# سوانح عمری عمرو عیار

## معروف بہ فسانۂ حیرت جلد اوّل

تمام دنیا کے دلچسپ فسانوں کا ٹھیکہ لینے والا۔ نئے اور برگزیدہ واقعات کو عجوبہ رنگ میں دکھانیوالا
یونان کی پُرشوکت سلطنت کا ایک دلکش نظارہ قسطنطنیہ کے دلفریب منظروں کا سچا فوٹو۔ ایک نوجوان
ترک اور نوعمر یونانی خاتون کے عشق بلاانگیز کا دردناک حال ہند کی گذشتہ دولت و عظمت اور طریق
جنگ کا مفصل تذکرہ۔ پدمنی اور عمرو عیار کی پاک و صاف محبت کی حسرت خیز رام کہانی اسلامی سیکا
فرحت بخش سین چاند کے ملک کی سیر۔ کرۂ خورشید میں جانے اور اس دنیا کی سیر کی کیفیت۔ محبت کا
اُتار چڑھاؤ۔ درد اور ناکامی کی اصلی صورت اور اُسکے دمبدم بدلنے کی کیفیت غرض جہاں تک
اق۔ درد۔ ناکامی کی نوعیت اور فطرت ہے۔ وہ سب اس ناول میں موجود ہے

**مُصنّفہٗ مولانا میرزا حیرت دہلوی** موجود ہے

مترجم الف لیلہ شہرزاد معروف بہ شبستان حیرت و مؤلف الف لیلہ دنیازاد معروف بہ مشاطہ بغداد
و مترجم حاجی بابا اصفہانی۔ ورونز الیمرٹ۔ و مصنف پیرنا بالغ ہر دو حصہ وغیرہ وغیرہ

باہتمام عمدہ سنجیدہ کارپردازان

**مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں شایع ہوا**

اور باہتمام پنڈت شیام ناتھ منیجر اشاعت پائی

ہو کو بصورت و کم عمر بھی ہون شریف زادی ہون آپکی چاہتی بیوی بھی ہون جتنا استحقاق مجھے آپ پر ہی اور کسیکو
نہین ہی یہ سب قحبائین پاگل ہوگئی ہین جو ایسی ایسی بیہودہ باتین بناتی ہین یہ ہوتی کون ہین یہ چیز کیا ہین
انکا استحقاق کیا ہی - کوئی ہی جو مجھسے آنکھ ملا سکے - یہ سنکر سب بیویان بھڑک اُٹھین اور اُنھون نے کہا او
کمبخت یہ کیا بکتی ہی تو ہی کیا حقیقت یون ہی باتین بناتی ہی ہم تجھے خوب جانتے ہین تو ایک آنکھ لگائی ہی
یہ سنکر ہوش و حواس میرے باپ کے باختہ ہوگئے اُنھین سناٹا آگیا سٹی گم ہوگئی کہ اب ضرور چیم چپا ہوگی -
و نک کر علیحدہ ہو کر بیٹھ گیا اور یہ زبان پر لایا - لڑنیکی کوئی بات نہین ہی سنو سنو سنو مین کیا کہتا ہون بھلا
اُنھین یہ تاب کہان تھی یہ بیوی جسکا چھٹا نمبر تھا اور جسنے سبکی مخالفت کی تھی اسپر سب پل پڑین اور وہ بھی
آستینین چڑھا کر آمادہ جنگ ہوئی - پھر جو جوتا چلا ہی اور چیم چپا اُڑا ہی توبہ ہی میری آیندہ ماں علیحدہ بیٹھی ہی
نہ وہ کسی طرف بولی اور نہ کوئی درخواست کی -

میرا آیندہ باپ اس قیامت خیز واقعہ کو علیحدہ ہٹ گیا اور اُن مین خوب جوت چلنے دیا - اسکی چُٹیا
اسکے ہاتھ مین اُسکی چٹیا اسکے ہاتھ مین - تمام کپڑے پھٹکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے کچھ ایک طرف ہوئین اور
کچھ ایک طرف ہوئین - تو چپل مین آیا -

گھنٹہ بھر تک کامل جنگ ہوتی رہی - بعد ازان جب وہ تھک تھکا گئین تو خود بخود جدا ہو ہو کر بیٹھ رہین اور
پھر بطلیموس کو اپنا حکم قرار دیکر یہ باتین ہونے لگین - ایک بولی - (دوسری کی طرف اشارہ کرکے) مین نے
آپکا لحاظ کیا ورنہ مین ابھی اُسے مار ڈالتی - دوسری بولی - کیا کہیے مجھے آپکا خیال تھا ورنہ ان قحباؤن کو
مزہ چکھا دیتی - وہ بھی یاد کرتین تیسری بولی جانتی کہان ہی او مالزادی نہ چُٹیا ایک دفعہ اور رگڑ دی ہو
دی - تو بھی کیا سمجھے گی کہ میرا کسی سے مقابلہ ہوا تھا - چوتھی بولی - ابھی آپ اشارہ کرین تو مین سبکی دھجیان
اُڑا سکتی ہون - صرف بدنامی کا خیال تھا -

غرض یون ہی اپنی ہر ایک کوتاہ اندیش عورت ہانکتی رہی اور کچھ نتیجہ نہ نکلا - میرے باپ نے سوچکر کہا کہ تمھارے
جوش نکل گئے اب مین کچھ عرض کرون چُپ ہو رہو تو بات بھی کرنی زیبا ہی اور نہین جو کچھ اور کرنا ہی وہ کرلو -
یہ سنکر سبکی سب خاموش ہو رہین اور اُنھون نے کچھ جواب نہ دیا - میری ماں کی خاموشی پر میرے باپ کی نظرین
پڑ رہی تھین وہ حیران تھا کہ یہ کیا معاملہ ہو رہا ہی کیا وجہ ہی جو یہ عورت دریاے سکتہ مین غرق ہی - بعد ازان نمبروار
پھر سب نے وہی معمولی درخواستین کرنی شروع کین کہ جن سے بطلیموس کی جان نکلی جاتی تھی - جب سب اپنی اپنی

آرزوئین اپنے خاوند کے سامنے دُہرا چکین تو آخر مین میری مان کی باری آئی - میری مان نے باری آنے
پر بھی کچھ نہ کہا -

میرا باپ - بیگم صاحب آپ کیون خاموش ہین جو کچھ کہنا ہو آپ بھی کہڈالیئے سکوت سے کام نہین نکلتا -
یہ سنکر میری مان کہنے لگی میری آرزو تمام میری سوکنون سے مختلف ہی - مین نہین چاہتی کہ انکے ساتھ
ہمزبان ہوکر گوناگون بے بنیاد خواہشین کرون جنکا سو سے روپیہ ضائع ہو سکے اور کوئی نتیجہ نہو مین یہ چاہتی ہون
اور یہی میری آرزو ہی کہ آپ ایک پیسہ بھی اپنا خرچ نہ کرین بلکہ جو کچھ ہمارے کھانے پینے مین خرچ ہوتا ہے وہ بھی
فضول خرچی ہی سبب یہ ہی کہ جب فاقہ کشی ہوگی اور ہمپر مصیبت آ کر پڑیگی ہم خواہ مخواہ محنت کرینگے اور اپنی خوراک
مُہیا کرینگے - یہ سنتے ہی میرا باپ پھڑپھڑا کر اُٹھ بیٹھا اور دوڑ کر میری آئندہ مان کو گلے لگا لیا اور کہا بس تو ہی میری
اصلی بیوی بن سکتی ہی ان سب نے تو میرے تباہ کرنے کی صلاح کر لی تھی لیکن بیشک تو ہی میری اصلی خیرخواہ ہی
اور تجھے وہی میری محبت ہی مجھے بھی حرام ہی کہ تیری زندگی مین مین دوسرے کو اپنا مدنظر کرون اور اپنی بیوی ہ
کا فخر بخشون - یہ کہکر اسنے آنکھین نکالکر اپنی اُنیس بیویون کی طرف دیکھا اور کہا او مُردارو چلی جاؤ میرے
گھر سے ہرگز نہ رکھنا قدم آئندہ میرے مکان کی چوکھٹ مین بتحقیق مجھے معلوم ہو گیا کہ تم میری جانی دشمن ہو
جاؤ مین نے تمھین طلاق دیدی ہات تیری بیوی کی دمون مین نمدا ادقمجا او خارج کیا مین نے تمھین زوجیت
اپنی سے - اگر میرے گھر سے نکلنے مین ذرا بھی چون و چرا کی تو یہ سمجھ لینا کہ ابھی ناک چوٹی کٹوا کر اُلٹے گدھون پر
سوار کرا کر تمام شہر مین پھراؤنگا کہ دیکھو یہ ان بیویون کا آخری نصیبہ ہی جو اپنے خاوند کی بدخواہ ہوتی ہین
اور اُسکے جمع کیے ہوے روپیہ کو برباد کرنا چاہتی ہین - خدا تمھین شرمائے تم بڑی حرامخور ہین ہو نا بابا ...
گذر میرے ہان ممکن نہین - لاحول ولاقوۃ - توبہ توبہ - مجھے تو ایک ایسی بیوی کی خواہش ہی کہ جو
بازوؤن کی محنت کرکے خود میری پرورش کرے اور جتنے کرتب اس سے ہو سکین وہ مجھے خوش رکھنے
کے لیے عمل مین لائے - میری خوشی صرف اسی مین ہی کہ کہین سے لائے اور کچھ کر کے نقد روپیہ میرے
لیے جمع کرے آپ بھی کھائے اور مجھے بھی دے -

یہ سنکر سب بیویان تھرا گئین اور دست بستہ یہ گزارش کرنے لگین کبھی ایسا قصور نہین ہوگا کہ ہم آپ سے کسی
چیز کے خواہشمند ہون گے ہم اپنی روزی آپ پیدا کرینگے لیکن آپ سے کبھی نہین کچھ طلب کرینگی - یہ جواب سنکر
میرا آئندہ باپ ہنسا اور کہا کہ مجھے جل مین لانا چاہتی ہو لیکن تم یقین کرو کہ ایسی باتین مین خوب سمجھتا ہون

یہ فریب میرے ناخنون مین بھرے پڑے ہوئے ہین۔ بھلا مین کوئی ایسا نوجوان رعنا نہین ایسا قوی زبردست آدمی نہین جسپر تم ایسی فریفتہ ہو کہ اپنی محنت سے کمائی مصیبتین اُٹھاؤگی اور مجھے کما کر کھلاؤگی ضرور اسمین فریب ہے اور وہ فریب یہ ہی کہ تم مجھے جلدی سے تیا پانچا کر کے میری بیزوال دولت پر قبضہ کرنا چاہتی ہو ہرگز نہ ہوگا اور کبھی نہ ہوگا بھلا یہ کہین ممکن ہی کہ تم سی چھوکریان مجھے جل مین پھنسائین۔ یہ پٹی کسی اور کو دینا۔ مین نے تم جیسی عورتون کو بہت چرایا ہی جاؤ اپنا کام کرو ہر چند انھون نے لجاجت کی ہاتھ جوڑے لیکن بھلا میرا آیندہ باپ کچھ پرواہ تھوڑے ہی کرتا تھا ایک ایک کی چُٹیا پکڑ پکڑ کر دھکے دیکر گھر سے باہر نکالدیا اور کہا اوقحباؤ چلی جاؤ جہان تمھارا سینگ سمائے۔

جب وہ سب نکل گئین تو میری آیندہ مان تنہا رہ گئی اور اُسنے اپنے کنجوس خاوند کی بیوی بننے کا فخر حاصل کیا میری آیندہ مان بڑی چلتی ہوئی تھی وہ بظاہر اس سے زیادہ کنجوس بنگئی تھی اگر وہ ایک پیسا اُٹھا کر دیتا تو اسمین سے دھیلا اُٹھاتی اور دھیلا اپنے خاوند کے آگے رکھدیتی۔ دونون کی محبت نے اتنی ترقی کی کہ عاشقی و معشوقی کے درجہ پر پہونچگئے خدا کی قدرت کہ ایکدن میرا حمل رہگیا میرے باپ کو اسقدر خوشی ہوئی کہ اسنے تین دن تک کھانا نہین کھایا اور اپنی چاہیتی بیوی کو بھی منع کیا کہ تم بھی نہ کھاؤ میری مان نے چھ دن تک اسکے دکھانے کے لئے کھانا نہین کھایا گو پیچھے خوب پیٹ بھر بھر کر کھاتی رہی ایک دن میرا باپ بیٹھا ہوا اپنی چاہیتی بیوی سے اِدھر اُدھر کی باتین کر رہا تھا کہ ایک فقیر نے دروازے پر آکر یہ صدا لگائی خدا کرے اے داتا تیرے ہان جیتا جاگتا فرزند پیدا ہو اور جو بڑا ہو کر اپنی عالی حوصلگی اور سخاوت سے تیرا نام روشن کرے یہ سنتے ہی میرے باپ کے تن بدن مین مرچین لگ گئین۔ اسکی آنکھون مین غصے کی شعلہ مارتی ہوئی آگ بھڑک اُٹھی۔ اسکے رونگٹے رونگٹے سے ایک تنور یا بھٹی جلتی ہوئی معلوم ہوئی۔ رنگت پر غضب انگیز جذبہ کی سرخی چھا گئی لٹھ لیکر فقیر پر دوڑا اور اس زور سے جڑا کہ بیچارہ دھڑام سے پیچھے جا پڑا اور اسنے ابھی تڑپ کر جان نہ دی تھی کہ پھر میرے باپ نے یہ کہکر کہ کیون میرے بچے کو سخی بنا کر میری دولت لٹوانا چاہتا ہی غصہ مین کچھ ایسا اندھا ہوا کہ کچھ نہ سوجھا اُس بیچارہ کو مار مار کر چورہ کر دیا۔ اتنے مین رہگیر جمع ہو گئے اور بطلیموس کو گرفتار کر لیا۔ سب نے حیران ہو کر دریافت کیا کیون تو نے اسے کیون مارا۔ اسنے تیرا کیا لیا تھا۔

میرا باپ۔ کیا کیا تھا میرے تباہ کرنے کی خدا سے دعا کرتا تھا مجھے غصہ آیا اسلیئے مین نے اسپر وار کیا۔

رہگیر۔ کمبخت یہ مرگیا تجھے خبر ہی کہ اسکا دم نکل گیا۔ تجھے اسکی سزا ملے گی۔

میرا باپ - پھر میں کیا کرون میں نے کوئی مارڈالنے کی نیت سے تھوڑے ہی مارا تھا مر گیا تو مر جانے دو اسکا علاج یہی تھا - یہ بہکی بہکی اور بیہودہ باتیں سنکر لوگون نے اس ناعاقبت اندیش کو گرفتار کر لیا اور گھسیٹتے ہوئے کوتوال کے پاس لے گئے میری مان کو میرے باپ کے پکڑے جانے پر بہت خوشی ہوئی اور یہ دعائیں مانگتی ہوئی کوتوالی پر آئی کہ خدا اسے پھانسی پر ضرور چڑھاوے - کوتوال ایک بہت بڑا چھٹا ہوا اشی تھا وہ بطلیموس کو گرفتار دیکھکر بہت خوش ہوا کہ یہ خون کا مقدمہ ہے اور خونی دولتمند ہے خوب خوب ہاتھ تر ہونگے اور پانچون انگلیاں گھی مین دکھائی دینگی - جون ہی میرا باپ کوتوال کے آگے پہنچا کوتوال نے ایک ڈانٹ بتائی کہ تجھے سولی دیجائیگی تجھے سولی دیجائیگی تو بڑا ظالم اور بڑا جابر ہے ایک بیگناہ فقیر کو تو نے مار ڈالا - کیا ہوا صاف صاف بیان کر اس بے پناہ فقیر سے تیری کیا دشمنی تھی آخر معلوم تو ہو کہ تیرا جابر ہاتھ اسپر کیونکر اٹھا سولی تو تجھے دی ہی جائیگی مگر اس خونی واقعہ کی کیفیت اپنی زبان سے بیان کر یہ ڈانٹ سنکر میرا باپ ڈر گیا اور اسنے ہاتھ باندھکر اپنے اس منت آمیز تقریر سے اپنی بریت چاہی حضور مین اپنی چاہیتی بیوی سے بیٹھا ہوا باتیں کر رہا تھا کہ اس فقیر نے دروازے پر آکر صدا لگائی مین کیا کرون کہ اس صدا سے مین جامہ کے باہر ہو گیا - وہ صدا یہ تھی کہ خدا کرے تیرا بیٹا سخی اور عالی حوصلگی مین یکتا ہو - یہ دعا میرے لیے زہر تھی گویا اسنے میرے بیٹے کی یہ آرزو کر کے چاہا تھا کہ میری جمع کی ہوئی دولت گاؤخورد ہو جائے بس اس غصہ مین مین نے تنبیہًا اسپر ایک لٹھ جمایا یہ غرض لٹھ مارنے سے تھوڑی ہی تھی کہ یہ کمبخت مکاری سے اپنی جان دیدے بلکہ مطلب یہ تھا کہ اپنے قصور پر آگاہ ہو جائے اور پھر کسی شریف شخص کو ایسی بد دعا نہ دے - کوتوال میرے باپ کی یہ بہکی بہکی تقریر سنکر بہت ہنسا مگر اسکی ہنسی مین زہریلا پن ٹپکتا تھا غصہ کے مارے کوتوال کانپ اٹھا اور کہا کہ تو نے خود اقرار کر لیا ہے کہ مین نے قتل کیا ہے بس کل شاہ کے دستخط کرا کر پرسون تجھے سولی دیجائیگی -

میرا باپ - خواہ مخواہ سولی دیجائیگی یہ بھی کوئی بات ہے دیوانہ ہوا ہے کیسی سولی خود بخود تو مجھے قاتل ٹھہراتا ہے مین نے کب اقرار کیا کہ مین نے اسے قتل کیا ہے دیوانہ پاگل سودائی ہے دیکھ مین تجھے لٹھ مارتا ہون دیکھون تیری جان کیسے نکل جائیگی تو کوتوالی کرنے بیٹھا ہے تجھے معلوم ہے کہ کہین لٹھ سے بھی جان نکلی ہے -

کوتوال - تو گستاخانہ کلام نکر ناحق سولی ملنے کے علاوہ تجھپر مار پڑیگی پھر نہ کہیو کہ تجھپر ظلم کیا -

میرا باپ - نہین مجھے سولی نہین مل سکتی کسکا مقدور ہے جو میری طرف آنکھ بھر کر بھی دیکھ لے -

یہ سنکر کوتوال نے پابزنجیر اسے جیلخانہ کی کوٹھری مین بھیجا اور آپ اظہار لکھکر بادشاہ کے دستخط کے لیجانے لگا چلتے چلتے یہ خیال آیا کہ یہ سونے کی چڑیا اگر ہاتھ سے نکل گئی تو کچھ لطف نہین آئیگا اسلیے جہانتک ہوسکے کچھ

اس کنجوس سے اینٹھنا چاہیے۔ کوتوال تنہا اسکے پاس آیا اور یہ کہا اے کمبخت حماقت کی باتین نہ کر اور یقین سمجھ کہ تجھے قطعی سولی دیجائیگی۔ تو نے خون کیا ہی اور اب تو نہین بچ سکتا مگر پھر بھی اگر تو چاہی تو ایک طرح سے بچ سکتا ہی

**میرا باپ۔** منہ کھولکر۔ خدا آپکو زندہ و سلامت رکھے فرمائیے مین کیونکر بچ سکتا ہون۔ جان بُری بلا مین پھنسی ہی۔

**کوتوال۔** دیکھو تمھارے یہ اظہار موجود ہین اب مین شاہ کے پاس دستخط کرانے جاتا ہون۔ اگر آج ہی دستخط کر دیے تو کل تمھین سولی مل جائیگی اور جو کل دستخط کر دیے تو پرسون مل جائیگی۔ دیکھو یہ فیصلہ بھی جو مین نے لکھا ہی موجود ہی۔ اگر تم بچ سکتے ہو تو ایک طرح سے کہ اپنی جمع کی ہوئی دولت مین سے کچھ مجھے بھی حصہ دو اور وہ حصہ ایک لاکھ روپیے سے کم نہ ہو۔

**میرا باپ۔** آنکھین ہٹی کی ہٹی رہکر۔ ایک ایک ایک لاکھ روپیہ ایک لاکھ روپیہ یہ تو بہت ہی کچھ کم کیجیے روپیہ یہ تو بہت ہی کچھ کم کیجیے اتنا تو میرے پاس ہی بھی نہین اتنا روپیہ مین نے کبھی نہین دیکھا۔ اُف رے ایک لاکھ روپیہ العظمت للہ ایک لاکھ روپیہ

**کوتوال۔** تیرے مال اور تیری جان کے آگے یہ کچھ بہت زیادہ نہین ہی ناحق تو یہ باتین بناتا ہی تو دس بارہ لاکھ روپیہ کا آدمی ہی ایک لاکھ روپیہ تیرے پاس سے نکل جانا تجھے اتنا بار ہوگا۔ اسکے عوض مین تیری جان بھی تو بچ جائیگی۔ اور کیا چاہتا ہی۔

**میرا باپ۔** اجی جان تو ڈالو جو لکھے مین آپ ایک لاکھ کا ذکر کیجیے مین بے سولی مر جاؤنگا ذرا اس درخواست پر کم کیجیے

**کوتوال۔** اچھا دس ہزار اور کم سہی بس اس سے کم نہین ہوگا کیونکہ اس نوّے ہزار روپیہ مین کئی حصّے ہونگے یہانتک بادشاہ سلامت کو بھی نذر دیجائیگی۔ اگر تمھین اس سے بھی کم کرنا ہو تو مین اُٹھکر چلا جاتا ہون۔

**میرا باپ۔** تم اُٹھو نہین۔ میری بات سُنو مین یہ کہتا ہون کہ ایسی بات میرے حق مین ہو کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے بے ہلدی پھٹکری لگے میرا کام نکل جائے۔ تم میرے دوست ہو اور مین بھی تمھین اپنا اصلی خیرخواہ سمجھتا ہون مین اگر تمھارے طفیل سے زندہ بچ جاؤنگا تو علاوہ تمھارے شکریہ ادا کرنے کے تمھین چائے پلاؤنگا تمھارے آگے خوش ہو ہوکر اپنی دولت کی دلچسپ حکایت دہراؤنگا۔ اور روز تمھین مال و متاع کے ذکر سے خوش کرونگا۔ یہ سنتے ہی کوتوال چونکا اور سمجھا کہ اسنے میرے اس فیصلہ کو تفنن سمجھ لیا ہی یہ جانتا ہی کہ اس سلطنت مین ایک فقیر کی جان کی کچھ قیمت نہین ہی۔

وہ پھر مستعدی سے یہ کہنے لگا دیکھو او بطلیموس تو روپے کی لالچ مین اپنی جان کھوتا ہی خیر نوّے ہزار اب تجھسے نہین دئیے جاتے تو اسی ہزار سہی اس سے کم ایک کوڑی بھی نہو گی آگے تجھے اختیار ہی یہ مین نے تجھسے بہت ہی کم کہا ہی

اگر اسپر بھی تو راضی نہو تو کل اپنے کو سولی کی لکڑی پر چڑھا ہوا دیکھے گا یہ میری خیرخواہانہ باتین ہین مین تجھے سمجھا رہا ہون۔

میرا باپ۔ یہ مجھے یقین ہی کہ بیشک تم میرے خیرخواہ ہو اگر واقعی ایسا ہی ہی تو آپ میری معروض پر نظر کرین اور وہ یہ ہی کہ آپ کو علاوہ چائے پلانے کے ایک دن دعوت بھی کھلا دونگا۔ وہ دعوت جو پرتکلف مالامال ہوگی یعنے شہد اور شیر شتر جو کا دلیا بس اور کیا آپ چاہتے ہین نواب تو خوش ہوکر اپنا فیصلہ بھاڑ ڈالو تم بھی کیا یاد کروگے کہ کسی سے میرا واسطہ پڑا تھا۔

کوتوال۔ اَبے کمبخت تجھکو کہین دیوانہ کتے نے تو نہین کاٹا ہی۔ یہ وقت مذاق کا ہی۔ اچھا اگر ہزار تجھے نہین دیئے جاتے تو ستر ہزار سہی اس سے کم ایک کوڑی بھی نہوگی بھلا تو خیال تو کر کہ تیری جان شیرین کے آگے ستر ہزار کچھ بھی حقیقت رکھتے ہین۔ پھر تو نہ کہیو کہ مجھسے نہ کہا جب شاہ کے دستخط ہو جاینگے تو پھر اگر تو اپنی تمام دولت بھی دیدیگا جب بھی کچھ نہ ہوگا۔

میرا باپ۔ نہین مجھے دیوانہ کتے نے نہین کاٹا ہی نہ مین خدانخواستہ آپ سے مذاق کرتا ہون۔

کوتوال۔ اچھا اگر مذاق نہین کرتا تو جو کچھ تجھے نذر کرنا ہو وہ تو صفائی سے سوچکر کہدے جا تجھی پر انصاف چھوڑا

میرا باپ۔ تو جو کچھ مین کہونگا آپ منظور فرمالین گے نا۔ چون وچرا اسمین نہ کیجیے گا۔ میرا آپکا معاہدہ ہو چکا۔

کوتوال۔ ہان صاحب ہو چکا۔ تم قاضی مفتی وغیرہ وغیرہ کا حق رکھکر بیان کردو مین منظور کرلونگا۔

میرا باپ۔ اچھا لاؤ بچن دیدو۔ (بچن لیکر) دیکھو پھر نہ پھرنا۔ مین نے جو سوچ لیا ہی وہ ہی کہتا ہون

کوتوال۔ کہین کہ چک جو کچھ تجھے کہنا ہو حجت ناحق کرتا ہی مجھے دیر ہوتی ہی۔

یہ باتین جب ہو رہی تھین میری مان ایک کونہ مین کھڑی ہوئی سن رہی تھی وہ دل مین دعا کر رہی تھی خدا کرے اسکے منہ سے کوئی رقم نہ نکلے اور یہ موا جوانا مرگ دھینگا سولی ہی دیا جائے تو بہتر ہی۔ میرا باپ خوب سوچ سمجھکر یہ زبان پر لایا حضرت اصل یہ ہی کہ تمھاری ایک دن نہین بلکہ دو دن دعوت کردونگا۔ اور دوسرے حصہ دارون کو چائے پلا دونگا بس اور کیا چاہتے ہو اب تو خوش ہو جاؤ کیون نہ کہوگے مین نے تمھین کتنا عظیم الشان صلہ دیا ہی۔ تم بھی کیا یاد کروگے۔

یہ باتین گوش گذار کرکے کوتوال اچھل پڑا اور غصہ مین کھڑے ہوکر یہ الفاظ زبان پر لایا تحقیق مجھے معلوم ہو چکا کہ تیرے سر پر اجل سوار ہی تو اپنی خوش مذاقی اور رنگینی طبع کا لحاظ رکھکر مجھسے یہ ہنسی کر رہا ہی۔ اچھا استاد

جاتا کہان ہو۔

مگر مجھ سے بیر اور دریا مین رہنا — اچھا ہی بنا کے نہ چھوڑون تو کہنا

پھر یہ پڑھکر کوتوال چلنے لگا کہ پھر میرے باپ نے آواز دی ای میان کوتوال ای میان کوتوال خدا کے لیئے ایک بات مجھسے اور سنتے جاؤ۔ یہ آخری بات ہو اگر یہ بھی تمھین منظور نہو گی تو تم مجھسے بلا دریافت کیئے چلے جانا۔ کوتوال سمجھا کہ شاید اسے اپنی زندگی کی محبت آگئی اور یہ روپیہ دینا چاہتا ہو وہ واپس پھرا اور اسنے نرمی سے یہ کہا کہ یہ چند منٹ مین جنمین تو اپنی بریت کر سکتا ہے کہ جو کچھ تجھے کہنا ہو۔

**میرا باپ**۔ آپ مجھپر بڑی زیادتی کرتے ہین آپکا ارادہ ہو کہ میرا دیوالہ ہی نکل جائے خیر آپکی بات کو مین ٹال نہین سکتا میری یہ مرضی ہو کہ نہ صرف آپکی چاے کے ساتھ پرتکلف کھانون کی دعوت کرونگا بلکہ آپکے ہمراہ آپکے اور دوستون کو بھی وہ ہی پرتکلف کھانے کھلا دونگا کوتوال آپ سمجھے کہ اسمین بھی میرا دیوالہ نکلتا ہی لیکن جب آپ یہ فرماتے ہین خیر **مصرع** ہرچہ از دوست میرسد نیکوست یہ میری زندگی گویا یہ پہلا خوفناک واقعہ دیکھیگی اور آپ کی بدولت مجھپر یہ جانکاہ صدمہ پڑیگا لیکن مروت اسکی مقتضی ہو کہ آپکی مروت سے مین اتنے خرچ کی آفت اپنے ذمہ لون۔ بہت اچھا مجھے آپکے ساتھ آپ کے دوستون کو بھی کھانا کھلانا منظور ہو اگر اسپر بھی آپ راضی نہونگے تو اپنا راستہ لیجیے اور جو کچھ آپ سے کیا جائے میرے لئے کیجیے۔ مین حاضر ہون یہی ہوگا نا کہ میری جان جاتی رہیگی۔ بلا سے جاتی رہے۔ پروا نہین ہے۔

اتنے مین میری مان دروازہ کے آگے جا کھڑی ہوئی اور اُسنے زور کی آواز مین یہ کہا۔ جان کئی ایسی کی تیسی مین لے ناعاقبت اندیش یہ تو نے کیا غضب کیا کہ سب کی دعوت کا وعدہ کر لیا کوئی پاگل ہوا ہے۔ کوتوال کے بہکائے مین آتا ہی۔ ایک جان کیا ہزار جانین چلی جائین لیکن کوڑی خرچ نہو کوتوال کی طرف مخاطب ہوکر یہ ہوا تو بڑا فضول خرچ ہوگیا نہین کوتوال صاحب ہمین منظور نہین ہی بھلا ہم کہانسے شہد اور اونٹنی کا دودھ کئی پرخوراک آدمیون کے کھانے کے لیے لائینگے۔ یہی ہوگا نا کہ آپ اسے پھانسی دلوا دینگے بہت خوب اسکی ہمین پروا نہین ہو۔ یہ تقریر سنکر میرا باپ بہت خوش ہوا اسنے مارے شادمانی کے باچھین پھاڑ دین اور کہا ای کوتوال صاحب اب اپنی قسمت کو روئیے یہ آپکی تقدیر اب تو شاید آپکی چاے کا بھی بندوبست نہو سکی۔

**کوتوال**۔ ہمک کر اور آنکھین نکالکر۔ تو نے ہمین مسخرا بنایا ہی ہمین بھی قسم ہی جو تجھے سولی نہ دلوائین یہ کہکر وہ تیز قدمون مین جیلخانہ کی کوٹھری کے باہر نکلا اسکے پیچھے میری مان بھی برآمد ہوئی۔ اور کوتوال کو آواز

دیکر ٹھہرایا۔

**کوتوال**۔ ایسی بیہودہ اور خرافات باتین سننے کے لیے میرے پاس وقت نہین ہے چلی جا مین نہین ٹھہرنا چاہتا

**میری مان**۔ آپ دو ہی منٹ کھڑے ہوکر میری بات سنین مین آپکی خواہش کے موافق آپسے گفتگو کرنا چاہتی ہون یہ سنکر کوتوال ٹھہرا اور پھر میری مان سے کوتوال سے جو جو باتین ہوئی وہ مین درج کرتا ہون۔

**کوتوال**۔ کیا مطلب ہے بیان کرو تمھاری عقل کا بھی وزن دیکھ لون تم بھی کیا یاد کروگی کہ میری بات نہین سنی

**میری مان**۔ حضرت میرا خاوند جیسا کنجوس مکھی چوس ہے آپ بخوبی جانتے ہین اگر آپ اس سے ایک ادھی بھی لینا چاہین گے وہ ہرگز نہین دینے کا اسکے مقابلہ مین اپنی جان کھونی اسکو اچھی معلوم ہوتی ہے مین ایک اور امر کا تم سے معاملہ کرتی ہون مگر شرط یہ ہے کہ اسمین تم کسیکو شریک نہ کرو اور اپنے ہی تک رکھو کیونکہ اسمین کسیکی مدد کی ضرورت نہین ہے۔

**کوتوال**۔ رازداری کی صورت بنا کر۔ اچھا تو پھر کہو کیا کہتی ہے مین ہرگز کسی سے ذکر نہ کرونگا۔

**میری مان**۔ وہ بات یہ ہے کہ مین آپکو دس ہزار روپیہ دونگی اگر آپ میرے خاوند کو سولی دلوا دینگے۔ کیونکہ یہ بڑا جابر اور ظالم شخص ہے تین تین چار چار روز کا مجھے فاقہ دیتا ہے اور مجھپر ہر طرح سے ظلم کرتا ہے یہ موقع بہت اچھا ہے مین تمام عمر خوشی وخرمی مین زندگی گذارونگی۔ یہ سنتے ہی کوتوال خوش ہو گئے اور اسقدر خوش ہوئے کہ بیان نہین کیا جاتا چنداں اس خوشی مین یہ سمجھے کہ یہ عورت اپنے خاوند کو دس ہزار روپے مین چھوڑانا چاہتی ہے۔ دانت نکوس کر یہ گویا ہوئے۔

دس ہزار تو بہت کم ہے اگر تم بتیس ہزار روپیہ دو تو اسکی جان یقیناً بچ سکتی ہے۔

**میری مان**۔ آنکھین نکالکر عجب اوسان باختہ شخص ہے۔ مجھے اسکی زندگی درکار نہین ہے مین چاہتی ہون کہ اسکو پھانسی دیجائے یا سولی ہو غرض وہ کسی نہ کسی طور سے قتل کر دیا جاوے اسکے قتل کرانے کی کوشش کے صلہ مین مین تمھین دس ہزار روپیہ دیتی ہون۔

**کوتوال**۔ معافی مانگ کر۔ ہان تم یہی چاہتی ہو نا کہ وہ قتل نہ کیا جائے مین تیس ہزار روپیہ لیکر اسکی جان ہلاکت سے بچا دونگا

**میری مان**۔ عجب بیوقوف شخص ہے تو دس ہزار کا نام سنکر باؤلا کیون ہو گیا بڑا ہی کم ظرف شخص ہے۔

**کوتوال**۔ اری دیوانی ہوئی ہے قحبہ تو مجھسے ایسی بد تر پا اور بے ادبانہ باتین کیون کرتی ہے تو نہین جانتی کہ ہم کوتوال ہین ابھی کاٹھ مین تیرا بھی پاؤن ٹھوک دینگے۔ تو بھی ایسے خاوند کی جورو ہے نا۔ تو سہی جو تیرے خاوند کو

پھانسی دلوا کر نہ رہوں۔

**میری ماں** ۔ ارے دیوانہ مین بھی تو یہی کہتی ہون کہ اگر تو نے پھانسی یا سولی دلوادی مین تجھے دس ہزار روپیہ نقد دونگی۔

**کوتوال** ۔ دس ہزار مین ہرگز کام نہین چل سکتا ہان اگر تیس ہزار روپیہ دے تو ممکن ہو کہ تیری جان بچ جائے

جب میری ماں نے یہ الٹی اُلٹی تقریر سنی وہ اسکو برا بھلا کہتی ہوئی اپنے گھر چلی آئی اور کوتوال یہ کہتا ہوا کہ بغیر سولی دلوائے اسے نہین چھوڑنے کا شاہ وقت کے پاس چلا گیا۔ میرے ناظرین فسانہ خیال کرسکتے ہین کہ اگر کوتوال کی سمجھ مین سیدھی بات ٹیڑھی نہ آتی تو وہ میری ماں سے دس ہزار روپیہ ضرور ہی لے مرتے قصہ مختصر یہ کہ بادشاہ نے دستخط کردئے اور سولی دینے کی تاریخ بھی ٹھہر گئی۔ بادشاہ کے دستخط لیکے کوتوال پہلے میری ماں کے پاس آیا اور اسنے یہ کہا۔ تو نے دیکھا کہ تیرے خاوند کے سولی دینے پر دستخط ہوگئے ہین۔ تو نے تیس ہزار روپیہ بچانے پر اپنا رانڈ ہونا افضل جانا تو بڑی کمبخت ہو کہ تیرے سامنے تیرا خاوند یون خاک و خون مین لوٹے گا۔ میری ماں کا منشا چونکہ کوتوال کو اُسے سولی دینے پر آمادہ کرنا تھا اسلئے اسنے یہ کہا۔ کوتوال صاحب یہ آپ کچھ لینے کے لئے دھمکی دے رہے ہین آپ اگر سر کے کنوان کھود ڈالیں گے جب بھی ہم سے ایک دھیلا وصول نہوگی آپ خوب سمجھ لیجئے۔ تمام عمر مین اگر زیادہ نہین تو دو تین جیتی ایسے ہم نے بھی کیئے ہین یہ باتین ہمارے ناخنون مین بھری پڑی ہین ہم سمجھتے کیا ہین آپ سے جو کچھ ہو کیجئے ممکن ہو کہ میرا خاوند پھانسی پا جائے۔

**کوتوال** کو برافروختہ ہوکر۔ مین نے آج تک ایسے کوتاہ اندیش جورو خاوند نہین دیکھے یعنے شاہ کا مہری فرمان اسکے قتل کے لئے صادر ہوچکا کل تک بھی اسکا بچنا ممکن نہین ضرور ہی علی الصباح سولی دیدیا جائیگا۔ اور پھر بھی تجھے یقین نہین آتا۔

**میری ماں** ۔ اجی کوتوال صاحب جائیے اپنا کام کیجئے۔ مین نے ایسے بہت سے خواب پریشان دیکھے ہین۔ یہ آپ کی نری گیدڑ بھبکیاں ہین جائیے آپ سے جسقدر ہو سکے زور لگائیے۔ میرا خاوند مطلق بے گناہ ہو اسنے کیا ہی کیا ہی جو اسے سولی ملے گی۔

یہ سنکر کوتوال دانت پیستا ہوا اور غصہ ہوتا ہوا سیدھا میرے باپ کے پاس گیا اور کہا لیجئے حضرت ہوشیار ہوجائیے پھر نہ کہئے گا کہ بالا بالا یہ کارروائی کرلی۔ یہ مہری فرمان شاہ کا موجود ہے ملاحظہ کرلیجئے کل آپکو پھانسی دیجائیگی نہین توبہ توبہ مین بھولا سولی دیجائیگی اور تم بہت سختی سے مار جاؤ گے۔

میرا باپ - کیا حکم ہو گیا پھر میں کیا کروں یہ تمھاری بدقسمتی اگر میری بیوی نہ آتی تو میں نے تم سے وعدہ کرلیا تھا کہ تمھارے حوارین کے ساتھ تمھاری بھی دعوت کردونگا تم نے مانا نہیں اب چاہو کہ چائے کا بندوبست ہو سکے وہ بھی ممکن نہیں - ہائے بدقسمتی بھی عجیب چیز ہے - اے کمبخت کوتوال تو نے پہلے ہی سے کیوں نہ منظور کرلیا کہ اب تو اپنی بدبختی سے چائے سے بھی محروم کیا گیا -

کوتوال - احمق - خر دجال - خرناشخص - نالائق - پدرسگ - اہیچ ! تو یہ کیا بک رہا ہے اب اپنی خیر منا کل تو قطعاً سولی دیا جائیگا -

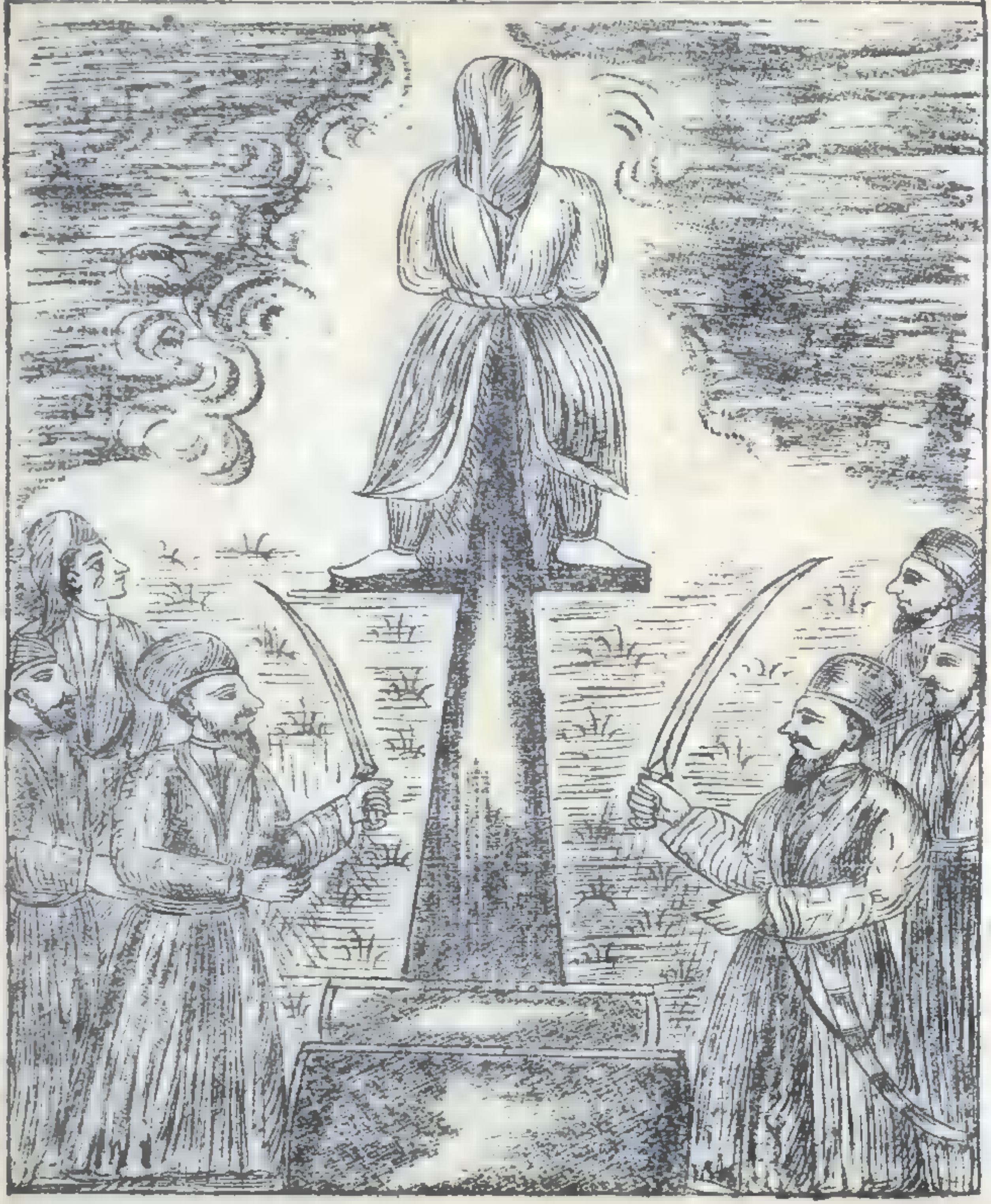
میرا باپ - یہ مانا کہ میں سولی دیا جاؤنگا لیکن یہ فرمائیے کہ آپ دنیا میں کب تک جئیں گے خیر یہ مجھپر ناظلم ہے جو آپ کرتے ہیں آپکو اختیار ہے میں موجود ہوں بقول میری بیوی کے اگر ایک جان کیا ہزار جانیں بھی چلی جائیں جب بھی یہ محض ناممکن ہے کہ ایک پیالی چائے کا بھی نقصان کیا جائے یہ سب جانتے ہیں کہ ایک دن تمام دنیا فانی ہوگی نہ شاہ رہیگا جسنے میرے لیے حکم جاری فرمایا ہے نہ آپ رہیں گے کہ مجھے حکم دکھارہے ہیں ایک دن ملک الموت آپ کو یونہی خدا کا بھی ٹھہری فرمان دکھائیگا اُسوقت آپ کیا کرینگے خیر میں تو قطعی پھانسی دیدیا جاؤنگا مگر یہ میری ورد زبان رہیگا اور اسکا اثر آپکی روح پر مرتے دم تک قائم رہیگا نہ صرف مرتے دم تک بلکہ قیامت تک اور آپ سخت عذاب میں مبتلا ہونگے -

| | |
|---|---|
| دوران بقا چو باد صحرا بگذشت | تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت |
| پنداشت ستمگر کہ جفا بر ما کرد | برگردن او بماند و بر ما بگذشت |

کوتوال - آپ بھی عجیب شخص ہیں مرد آدمی فقیر کو تو نے قتل کیا اسکے عوض میں پھانسی تو دیا جائیگا - اور پھر مجھے ظالم ٹھہراتا ہے خیر قیامت میں دیکھا جائیگا اب تو آپ سولی چڑھ جائیے اور دو دن تک اسپر تڑپیے آیندہ جو کچھ ہونا ہوگا ہو جائیگا - یہ کہکر کوتوال پھر باہر چلا آیا - دوسرے دن نوکدار نیز لکڑی کھڑی کی گئی تمام قصبہ میں غل پڑ گیا تھا کہ کل بطلیموس کو سولی دیجائیگی ادھر میرا باپ سولی چڑھنے کے لیے آمادہ اُدھر میری ماں اپنے خاوند کے مارے جانے سے خوش اور تمام شہر افسوس کرتا ہوا عین سولی کے موقع پر پہونچا بطلیموس مشکوں کے شکنجہ میں کھچا ہوا تھا طوق گلے میں اور زنجیریں تمام جسم میں کسی ہوئی تھیں -

میری ماں بھی ساتھ ہی عین موقع پر بطور مذاق کوتوال نے میرے باپ کے کان میں کہا لو اب کے چائے کی پیالیاں پلواتے ہو -

بطلیموس سولی پر لٹکا ہوا ہی اسکی بیوی دیکھکر روتی ہی اور سیکڑون آدمی افسوس
کر رہے ہین



میری ماں بھی قریب کھڑی ہوئی تھی اس نے یہ کھسر پھسر باتیں ہوتے ہوئے دیکھیں باآواز بلند کوتوال سے بولی
مخاطب ہوئی آپ ناحق میرے خاوند کو دہشت دیتے ہیں اگر اسکی ایک دفعہ نہیں ہزار بار جان چلی جائیگی جب بھی وہ ایک
پیالی چاے کی آپکو نہیں پلائیگا۔ یہ سنکر میرا باپ بہت خوش ہوا اور کہا کہ گو مجھے سولی ملتی ہے لیکن میں مطمئن ہوں اسلیئے
میری پیاری بیوی میری دولت کی کامل حفاظت کریگی غرض اسی کشمکش میں بطلیموس کو نوکدار لکڑی پر بٹھا کر دونوں
ٹانگیں نیچے سے گھسیٹ لی گئیں میری ماں بظاہر لوگوں کے دکھانیکے لیے خوب دھاڑیں مار مار کر روئی لیکن دل
میں بہت خوش تھی وہ سمجھتی تھی کہ میری دیرینہ امیدیں بر آئینگی۔ وہ جانتی تھی کہ اب میں بھی راج کرونگی سب محلہ اور غیر محلہ
والے لوگ میری ماں کو عین موقعہ واردات پر تعزیت دینے آئے میری ماں انکی تعزیت پر شکریہ ادا کرتی رہی۔ وہاں کا
یہ دستور تھا کہ جب تک جان نہ نکلجاتی تھی وہ شخص سولی ہی پر ٹنگا رہتا تھا۔ شاہ کی طرف سے چار آدمی اسکی درندے
جانوروں سے حفاظت کرتے تھے یہ سولی دینے والونکے اختیار میں ہوتا تھا اگر انھوں نے پوری قوت سے ٹانگیں گھسیٹ لیں
وہ سولی کی لکڑی دماغ تک پہونچی اور اسے گھڑی آدھ گھڑی میں کام تمام کردیا اور جو کسی سے دشمنی ہوئی اسکو ادھورا
گھسیٹکر چھوڑ دیا وہ دو تین دن بغیر کبھی فنا نہ ہوتا تھا چنانچہ بطلیموس سے بھی یہی سلوک کیا گیا۔ دوسرے یہ تو ظاہر
ہے کہ کنجوس کی جان بہت مشکل سے نکلتی ہے پورے پانچ دن میں تڑپ تڑپ کر اسنے جان دی۔ میری ماں چھپ چھپا کر
جاتی تھی اور رات بے رات کو اسکے منہ پر دو تین پیزاریں مار آتی تھی۔ اور جب وہ مرگیا اسکی نعش کو کتوں سے بھڑوا دیا
خدا کی شان ہے کہ کنجوس کے لوگ دشمن نہیں ہو جاتے بلکہ وہ اپنا ہی جانی دشمن بنجاتا ہے۔ اگر یہ کمبخت دس بارہ
ہزار کا کوتوال سے معاملہ کرلیتا تو بھلا یہ روز بد اسے کاہیکو دیکھنا پڑتا۔ مگر یہاں وہ مثل صادق آتی ہے۔

گر جان طلبی مضائقہ نیست — زر میطلبی سخن درین ست

اب کیا تھا میری ماں کے لیئے دن عید رات شب برات ہوگئی۔ میری ماں گو ایسی یا حسین نہیں تھی لیکن کچھ ایسی
بدصورت بھی نہ تھی کہ لوگ برا کہیں ہر شخص چاہنے لگا کہ وہ میری ماں سے نکاح کرے لیکن میری ماں صرف
دوراندیشانہ نظر سے انکار کرتی تھی اور کبھی اپنی طبیعت کا میلان بھولے سے بھی اس طرف نہ کرتی تھی کہ نکاح
کرنے کی آرزو ہو اور جوش خواہش موجزن ہو۔ غرض ایک رات کو میری ماں کو درد لگے اور میری آمد آمد ہوئی
جو رات کہ میرے تولد ہونے کی تھی عجیب غریب شب تھی درد کی حالت میں میری ماں مبتلا تھی کہ یکایک دروازہ پر
دستک کی آواز آئی چونکہ اب میری ماں کی خدمت میں بیسیوں لونڈیاں خواصیں خدمتگارنیاں مامائیں اصیلیں
حاضر رہتی تھیں دستک کی آواز سنتے ہی ایک خواص باہر گئی اور اسنے نصف دروازہ کھولکر نام دریافت کیا

اُسنے کچھ جواب نہین دیا۔ اور سیدھی اندر چلی آئی۔ یہ عورت برقع اوڑھے ہوئے تھی لیکن سر سے پانوٗن تک آگے سے صاف معلوم ہوتا تھا چہرہ پُر رعب اور شوکت برستی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ کسی عظیم الشان کام کی انجام دہی کے لیے آئی ہی اسکے آتے ہی میری مان کے درد تھم گئے تھے یہ عورت سیدھی برقع اُتار کر سرہانے آ بیٹھی اور میری مان سے یہ باتین ہونے لگین ۔

**میری مان** ۔ بوا تم کون ہو اسوقت کیونکر آئین معاف کرنا تمھاری خاطرداری نہین کر سکتی مین ایسی حالت مین مبتلا ہون ۔

**عورت** ۔ خوش ہو کر ۔ نہین بیگم نہین اسکا تم ہرگز خیال بھی نہ کرنا مجھے فرض ہی کہ مین تمھاری اس حالت مین مدد دون نہ کہ تم سے مدد کی خواستگار ہون ۔ میرا آنا صرف اسوقت تمھاری مدد کے لیے ہی اور مجھے بھی امید ہی کہ تم میری مدد قبول کروگی ۔ یہ سنکر میری مان بہت خوش ہوئی اور کہا آپ اگر میری یہ مشکل آسان کردین تو آپ کی بڑی عنایت ہوگی ۔

**عورت** ۔ اصل مین اسی لیے آئی ہون کہ تمھین اس تکلیف سی نجات دون گو یہ میرا کام نہین ہے کہ مین بچے جنواتی پھرون لیکن پھر بھی مجھے تمھاری تکلیف دیکھکر گوارا نہ ہو سکا تم سب کو ہٹا دو تو مین دو تین ہی منٹ مین بچہ کو پیٹ کے باہر نکال لاؤن ۔ یہ سنکر اسنے سب خواصون کو حکم دیا کہ ہٹ جاؤ ۔ دائیان تک علحدہ کردی گئین ۔ یکایک وہ عورت سمٹی اور اسقدر سمٹی کہ میری مان کے پیٹ مین غائب ہوگئی ۔ دہشت کے مارے میری مان کی گھگی بیٹھ گئی اور وہ خوفناکی سے چیخنے لگی کہ خواصین بھاگی ہوئی آئین دیکھا کہ شدت سے درد ہو رہا ہی اور وہ عورت ندارد ہی ۔

**خواصین** ۔ باہم ہم تو دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے یہ کیا معاملہ ہوا ہائین سمجھ مین نہین آتا ۔

اتنے مین میری مان کے اوسان درست ہوئے اور وہ حیرانی سے یہ کہنے لگی خواصون تم نے سُنا وہ عورت میرے پیٹ مین چلی گئی ۔ اور اس طرح سے گئی کہ مجھے مطلق نہین معلوم ہوا نہ تکلیف ہوئی ۔

**خواصین** ۔ حضور بیگم صاحبہ یہ آپ کیا فرما رہی ہین کہین اتنی بڑی عورت پیٹ مین جا سکتی ہی ۔

**میری مان** ۔ مین سچ کہتی ہون ابھی یہ معاملہ ہوا ہی اچھا اگر تمھین یقین نہین ہی تو تم بتاؤ کہ وہ کہان غائب ہوگئی

**خواصین** ۔ ہان بیگم صاحبہ ہم بھی دیکھ رہے ہین کہ یہ بات کیونکر ہوئی آخر اسکے غائب ہونیکی کوئی وجہ تو ہوگی ۔

یہ باتین ہی ہو رہی تھین کہ یکایک ایک ہولناک آواز آئی اور وہ آواز یہ تھی ۔ ہٹو اے خواصون ہٹو کہ بچہ پیدا

ہوتا ہی۔ خواصین ہکّا بکّا اِدھر اُدھر تکنے لگین کہ یہ آواز کہان سے آئی ہی کہ اتنے مین وہ عورت پیٹ مین سے نکلنی شروع ہوئی۔ پہلے اُسکے ہاتھ کی انگلیان نکلین پھر دوسرے ہاتھ کی اُنگلیان نکلین پھر شانہ نکلا غرض ہوتے ہوتے وہ مجھے لیے ہوے پوری نکل آئی جو ہین بچہ کی ہوان ہوان کی آواز آئی خواصین متوجہ ہوئین دیکھا کہ وہی عورت بچہ کو گود مین لیئے بیٹھی ہی۔

**خواصین** - اے بُوا تم ابھی چلی گئین تھین - اور پھر آگئین - یہ بھی عجیب جادو ہے -

**عورت** - عورت بناکر مین گئی کہان تھی صرف پیٹ مین گئی تھی اس عیار کو لانے کے لیئے اور نہین بھلا یہ حضرت تھوڑے ہی تشریف لاتے - لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ بڑی دقت سے فریب و مکر مین اسے لائی ہون - یہ ننھا تھوڑے ہی آتا -

یہ باتین ہو رہی تھین کہ اُسنے بچّہ کو یعنے مجھے میری مان کی گود مین لٹایا اور چلتی بنی - دروازے تک تو جاتے ہوئے سب نے دیکھا لیکن پھر خبر نہین کہ زمین کھا گئی یا آسمان جس شب کو مین پیدا ہوا تھا آسمان پر مختلف آوازین اس جوش و خروش سے آرہی تھین کہ جو کڑاکے دیتی تھین کبھی قہقہون کی آوازین آنی شروع ہوئی تو بڑی دیر تک انکا ہی سلسلہ نہ ٹوٹا اور جو کسی کے منہ چڑانے کی آوازین آئین تو لگاتار بڑی دیر تک وہی آتی رہین - لیکن ان آوازون مین لطف یہ تھا کہ کوئی خوف نہ کھاتا تھا بلکہ مین ہر آواز کا ساتھ ساتھ جواب دیتا تھا اور پیدا ہوتے ہی کلکاریان مارنے لگا تھا۔

یہ ساری شب عجیب شب تھی - کبھی گڑگڑاہٹ ایسی ہوتی تھی کہ جیسے ہزارون گاڑیان چل رہی ہین کبھی روشنی اسقدر ہو جاتی تھی کہ گویا سیکڑون آفتاب نکل آئے غرض میرے پیدا ہونیکی خوشی آسمان پر ساری رات ہوتی رہی

## دوسرا باب

### میری مان پر قاہرہ مین ایک نئی آفت

میری مان پیدا ہوتے ہی بڑے لاڈ سے پرورش ہونے لگی - لطف یہ ہوا کہ جو عجیب و غریب مشاہدے پیدایش کے وقت ظاہر ہوئے تھے دوسرے دن کسیکے دماغ مین بھی انکا خیال تک نہین رہا اور میری پیدایش کو معمولی پیدایش سمجھی گئی - جب میری مان چلّا نہا چکی اور اچھے کپڑے بدل بدلا کر گاؤ تکیہ لگا کر صدر پر بیٹھی تمام خواصین حاضر خدمت تھین خاصہ ایک چھوٹا سا دربار لگا ہوا تھا۔

گو میری مان کے رخسار وغیرہ پر میرے پیدا ہونیکی وجہ سے زردی چھا گئی تھی لیکن پھر بھی ایک صفائی ایسی چمک رہی تھی کہ جس سے وہ بدصورت نہ معلوم ہوتی تھی - میرے دودھ پلانیکے لیے ایک شریف انا مقرر بھی ہو گئی تھی اور

میری ماں کو نفیس نفیس کھانوں کے کھانیکے لیئے خاصی فرصت مل گئی تھی۔ چونکہ روپیہ کثرت سے تھا وہ خوب دل کھول کر اُٹھاتی تھی۔ یہاں رہنے کو اسکا دل نہ چاہا۔ موسم خشک اور بے مزہ تھا۔ نہ ہوا فرحت بخش اور صحت بیز تھی اور نہ کوئی خوش منظر تھا مجھے ہمراہ لیکر مع اپنی سب خواصوں کے دریائے نیل کی ہوا کھانیکے لیئے قاہرہ آئی۔ یہاں کی خوشگوار آب وہوا جو میری ماں نے کبھی نہ دیکھی تھی جان وتن میں تازہ روح پھونک رہی تھی مجھے خواص کی گود میں دیکر میری ماں روزمرہ دریا کے کنارہ کی سیر کرنے آتی۔ ایک نفیس اور پر تکلف مکان کرایہ پر لے لیا اور بخوشی وخرمی زندگی کے دن گذارنے شروع کیے۔ دو مہینے کامل رہتے ہوئے ہوگئے۔ میری ماں کے رخسار و نپر صحت کی کامل سرخی چھا گئی تھی۔ اسکی مجموعی ہیئت سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکے ہاں کبھی بچہ پیدا نہیں ہوا اور یہ بن بیاہی ہے شباب نے اپنا جوبن نرالے طرز وانداز میں پیدا کیا تھا۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میری ماں سچی عصمت والی تھی اور ملائکہ بھی اسکے قدموں کی مٹی اُٹھا کر اپنی آنکھوں میں سرمہ دیتے تھے لیکن ہاں یہ میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ایک عاقلہ اور ضابطہ عورت تھی جتنی اُسے اپنی عصمت کا پاس تھا اُسی قدر زمانہ کے طعن وتشنیع کا خیال بھی اُسے دہلاتا تھا اور وہ خوف کا بڑا پاس ولحاظ رکھتی تھی۔

اُسے معلوم تھا کہ میں اور میری عزت خواہ اپنے ملازمین کی نگاہ میں یا اپنے ہمجنسوں کی نگاہ میں جب ہی تک ہی جب تک کہ عصمت کا تاج میرے سر پر جگمگ جگمگ کر رہا ہی۔ مگر ہاں قاہرہ کی خوشگوار آب وہوا نے اور روزانہ نئے نوجوانوں کی صورت دیکھنے نے میری ماں کو نکاح کے لیے آمادہ کیا۔ یہ ارادہ اسنے اپنا کسی سے ظاہر نہیں کیا تھا اپنے دل ہی دل میں یہ سوچتی تھی کہ کوئی دولتمند خاوند مل جائے تو میں اُس سے نکاح کرلوں اگر کسی مفلس سے نکاح کرونگی تو اور مفت کا روپیہ کا نقصان ہی۔

ایک دن شام کا وقت تھا میری ماں صرف ایک خواص کے ساتھ تنہا کنارہ پر ٹہل رہی تھی آفتاب اپنا سنہری تاج لیے ہوئے عنقریب غرق ہونیکے تھا۔ کہ اسکا خونی نظارہ میری ماں کو اچھا معلوم ہوا۔ میری ماں کھڑی ہوگئی اور بہت غور سے سمندر میں آفتاب کو غروب ہوتے ہوئے دیکھنے لگی۔ شاید چار منٹ اسمیں محو ہوئی ہوگی کہ پیچھے نرماہٹ سے قدموں کی آواز آئی اس آہٹ کے ساتھ کسی نے موسیقی لہجہ میں یہ کہا یہ خونی منظر اسے پیاری تمھیں شاید بہت اچھا معلوم ہوتا ہی۔ یہ آواز ایسی رسیلی اور دلبر اثر کرنیوالی تھی کہ اس محویت سے میری ماں نے اپنا دل آواز کی طرف متوجہ کیا اور پھر کر دیکھا۔ ادھر میری ماں نے پھر کر دیکھا اور اُدھر ایک نوجوان شخص کو اپنے پہلو میں کھڑا پایا۔

اس نوجوان کی مشکل سے اٹھارہ برس کی عمر ہوگی۔بظاہر وہ کسی رئیس کا بیٹا معلوم ہوتا تھا۔اسکی شباہت شباب خیز تھی۔اسکی صورت پر تمکنت اور دولتمندی برستی تھی۔سر تا پا مجسم حسن بن رہا تھا۔کپڑے گو سادے اور کم قیمت تھے لیکن اسکے شباب خیز جسم پر ایسے بھلے معلوم ہوتے تھے کہ اس جیسا جامہ زیب گویا پیدا ہوا ہی نہین ایک تلوار سادگی سے اسکے پہلو مین لٹکی ہوئی تھی۔زلفین لانبی اور عطر بیز تھین۔قد لانبا تھا۔مبصر اسکی شکل و شباہت سے اسکی پوری عمر کا اندازہ کر سکتا تھا لیکن یہ محض ناممکن تھا کہ معمولی نظرین اسکی اٹھارہ برس کی عمر جانچتین۔ایک خوش قطع اور چکلی ہڈی کا شخص تھا۔اسکی یہ شاندار صورت دیکھکر پایا جاتا تھا کہ یہ نازون کا پالا ہی اور ہنوز اسکی پرورش لاڈون مین ہوتی ہی۔اسنے اپنے ہنس مکھ چہرے سے سلام کیا اور نہایت ادب سے یہ زبان پر لایا۔کیا آپ اجازت دینگی کہ مین آپ سے چند باتین عرض کرون جسکی مجھے مدت سے خواہش ہی۔

**میری مان**۔خوش ہوکر۔بیشک اے نوجوان مین بخوشی اجازت دیتی ہون جو کچھ تمھین کہنا ہو کہو۔

**نوجوان**۔مین پہلے آپ سے آپکے وقت ضائع ہونے کی معافی مانگتا ہون اور پھر جو کچھ مجھے عرض کرنا ہی وہ التماس کرتا ہون۔

**میری مان**۔نہین نہین اے خوشرو نوجوان یہ کوئی ایسی بات نہین ہی جس سے تم معافی چاہتے ہو جو کچھ تم کہوگے مین بخوشی سنون گی۔

**نوجوان**۔میرا نام اسمٰعیل ہی اور مین اسی سرزمین کا رہنے والا ہون جہان تم کھڑی ہوئی ہو میری ہنوز شادی نہین ہوئی اسی آرزو مین میرے والدین کا انتقال ہوگیا اب کوئی بزرگ میرے سر پر نہین ہی کہ جو میرے لیے کوشش کرے اور میری سرپرستی کرکے کسی خوشرو اور نیک سیرت بیگم سے میری شادی کردے۔اب مین اپنا سودا آپ ہی کرتا ہون۔یہ کہنا سخت بے ادبی ہی کہ مین آپ کا خاوند بنا چاہتا ہون بلکہ یہ کہہ سکتا ہون اور یہی کہنا مجھے زیبا ہی کہ مین آپ کا غلام بنا فخر خیال کرتا ہون۔

جب سے آپ یہان تشریف لائی تھین میرا ارادہ تھا کہ کسی کے ذریعہ سے اپنا مدعا دلی آپ تک پہونچاؤن لیکن پھر مین نے مناسب نہ جانا کہ یہ رازداری کی بات دوسرے سے کہتا۔خود جلدی جرأت نہ پڑی آخر ہمت کرکے ناچار اصالتًا مین نے آپکی غلامی مین آنیکی آپ درخواست کی ہی شاید میری زار حالت پر توجہ ہو۔دولت کا اگر خیال ہو تو میرے پاس دولت بھی اسقدر ہی کہ ہم اپنی تمام عمر بڑی عیش سے گذار سکتے ہین۔

غرض مین تیرا پیاری مشاہوا ہون اگر میری زندگی تمھین پیاری ہو تو میری درخواست پر عنایت کی نظر ڈالو۔

خدارا یک نظر خواہم جہانم زان نجرن آید　　که دور نرگس مستت بگردش آورد دلہا

یہ سنکر میری مان کی طبیعت بہت خوش ہوئی اور اسنے بچالاکی اپنے اس خوشی کے اثر کو اپنے چہرے پر نہ آنے دیا۔ اور نہایت ہی روکھے پن سے یہ جواب دیا۔ واہ واہ واہ جہ خوش کیون نہون۔ پر جوش نوجوان ایسے ہی ہوتے ہین۔ شاباش ہے۔ لوگون کی بہو بیٹیون پر نظر ڈالتے ہو یہ کسنے سبق پڑھایا ہے کیا نوجوانی کی امنگین اور نو عمری کے زندہ دل جوش اسکے شاہد ہین کہ عصمت پناہ انجان خواتین پر نظر پڑے اور نظر بھی وہ نظر کہ جس سے یہ دل چاہے کہ اپنے قبضہ مین کر لین۔ تم صورت سے تو نہایت حلیم اور مسکین معلوم ہوتے ہو لیکن گن تم مین یہ بھرے ہوئے ہین۔ واقعی تم بڑے دلیر اور آزاد ہو۔ تم جس خاتون سے کہ نکاح کی درخواست کرتے ہو آیا تمنے یہ بھی دریافت کر لیا کہ میرا خاوند زندہ ہے۔ مین شادی کرنا چاہتی ہون۔ یا ابھی میری مرضی ہی نہین ہے۔ لیکن ہان جب مین غور کرتی ہون اسمین تمھارا بھی قصور نہین ہے تمھاری کم عمری کی وجہ ہے اس عمر کے نوجوان اکثر اندھا دھند ہو گر پڑتے ہین آندھی کی طرح آئی طبیعت جدھر آئی۔ یہ اس عمر کا خاصہ ہے۔

یہ گفتگو نوجوان نے بہت غور سے سنی اور آخر رونے لگا یہانتک کہ اسکی ہچکی بندھ گئی جب وہ اسقدر رویا تو میری مان کو اسکے رونے پر ترس آیا اور کچھ ایسا طبیعت پر اثر ہوا کہ وہ خود بھی رونگی سی ہو گئی۔ مگر پھر بھی اپنی زور طبیعت سے اپنی رقت کو ضبط کیا اور بظاہر مسکرا کر یہ کہنے لگی۔ کیا تماشہ کی بات ہے اس رونے سے فائدہ بھلا کوئی المتھین کیا کہے۔ یہ بچپن کی خوبیان کہ جیسے بچے اپنے والدین سے ضد کرتے ہین کہ ابا ہمین فلان چیز دیدو اور نہین ہم رونے لگین گے۔ اگر مجھے ضرورت بھی ہوگی جب بھی مین چھچھورے لونڈون سے ہرگز شادی نہین کر سکتی۔ تم میری طبیعت کے لائق ہرگز نہین ہو۔

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز　　کبوتر با کبوتر باز با باز

اول تو مجھے خاوند کی ضرورت نہین اور جو ضرورت بھی ہوگی تو ایک متین اور سنجیدہ عالی ظرف شخص کی نہ کہ تم جیسے چھچھورے اور کم ظرف نوجوان کی۔ میری خواہشات نفسانیہ مجھے مجبور نہین کرتین کہ مین شادی ہی کرون بلکہ مین اگر متلاشی ہونگی تو ایک حافظ کی جو میری صحت اور عصمت کی حفاظت کرے

نوجوان نے اپنے کو ان باتون پر ضبط کیا اور آہستگی سے قدم آگے بڑھا کر یہ کہنے لگا جو کچھ اے پیاری بیگم تمنے میری نسبت رائے قائم کی ہے اسکا مین مشکور ہون لیکن افسوس یہ ہے کہ اس اضطراب کو دیکھکر جو ایک پاک طینت شخص کا خاصہ ہے آپنے یہ حکم لگایا ہے مین فریبی نہین ہون - میری طبیعت صاف ہے ہان اگر مکر میری طبیعت مین مضمر ہوتا تو مین کبھی نہ روتا - اور یہ ظاہر کرتا کہ مین لاپروا ہون کیا میری سچائی اور صاف دلی اسی کی شاہد ہے کہ مین چھچھورا ٹھہرایا جاؤن - کیا میری سچائی اور دلی محبت کا یہ اثر ہوا کہ مین کمظرف بنایا گیا - ای نوجوان بیگم تم معاف کرنا اگر مین صاف طور پر اپنی حالت بیان کرونگا - عالی ظرفی - عالی ہمتی دلیری اور جرأت یہ سب اگر آپ تلاش کرنا چاہین گی تو صرف ایک صاف اور بے لوث طبیعت مین ملیگی - اور ایک مکار زمانہ کی گرم و سرد دیکھی ہوئی طبیعت بالکل اسکے متضاد ہوگی - جو کچھ تھا وہ مین نے صاف صاف عرض کر دیا - محبت کی درخواست ہے جبر نہین ہے ظلم نہین ہے - زبردستی نہین ہے کچھ نہین اگر تم اپنی مرضی سے اطلاع دوگی زہے نصیب اور جو تم نے انکار کیا تو میری مجال کیا ہے جو اشارہ سے بھی اس امر کا ذکر تم سے یا کسی اور سے کر سکون -

میری مان - پھر اپنا دلی ارادہ پوشیدہ رکھکر - تمھاری یہ باتین تمھاری ناتجربہ کاری ظاہر کرتی ہین دوسری زبان مین مین تمھین ایک بھولا بھالا نوجوان کہہ سکتی ہون تمھاری درخواست کا ہان یا کچھ جواب نہین دیتی ہان تمسے یہ کہتی ہون کہ کبھی کبھی جب مین اس کنارہ کی سیر کرنے آؤن تم ضرور مجھسے مل لیا کرو -

میری مان کی اتنی سی بات نے اس نوجوان کے مرجھائے رخسارون کو دوبارہ تر و تازہ کر دیا اسکا مایوسانہ خیال بہت جلد امید سے بدل گیا اب اُسے یہ خیال ہوا کہ یہ نوجوان خاتون ضرور نکاح کرنیکی خواہش رکھتی ہے مگر تاہم کچھ امید کچھ ناامیدی کچھ خوف اسکی صورت پر جلوہ دینے لگا اور وہ گھبرا کر یہ دریافت کرنے لگا آپکے آنیکا کوئی دن مقرر ہے یا آپ روزمرہ تشریف لایا کرتی ہین - میری مان نے اسکا جواب مطلق نہ دیا اور قدم آگے بڑھاتے ہوئے یہ کہدیا جب اتنی سی جستجو کی محنت تجھسے گوارا نہ ہو سکے گی تو کیا خاک محبت کا سودا کرنا چاہتا ہے جون ہی نوجوان کے کان مین یہ آواز پہونچی وہ بت کی طرح جہان کھڑا تھا وہین رہ گیا یہانتک کہ میری مان کوئی سو قدم تک نکل آئی لیکن وہ کھڑا ہوا دیکھا کیا تین دن تک میری مان وہان نہ گئی - اسکی وجہ یہ تھی کہ اسنے ارادتاً وہان جانیکا قصد نہ کیا ہو بلکہ اسکی طبیعت خراب ہو گئی تھی اور نزلہ کے سبب سر مین بھی درد تھا حالانکہ نوجوان کو پتہ اپنے مکان کا نہ بتایا تھا لیکن خبر نہین اسے کیونکر معلوم ہو گیا کہ چوتھے دن علی الصباح یکایک دستک کی

آواز دروازہ پر آئی - خواص نے آکر دریافت کیا کہ میاں تم کون ہو تمہارا کیا نام ہے - اسنے اپنا نام اسمعیل بتایا -
یہ سُنتے ہی گو میں نہ چاہتی تھی کہ اسکو اندر بلا لوں لیکن پھر بھی طبیعت کے خلاف زبان سے نکل گیا کہ اچھے
آنے دیں اندر بُلا لو جوں ہی اسنے اندر قدم رکھا میں اُسے دیکھکر دھک ہو گئی اور میں نے چاہا کہ اسکو اپنے پاس
بیٹھنے کے لیے کہوں لیکن میری زبان سے کچھ نہ نکلا - جب تک کہ میں نے اشارہ نہ کیا وہ کھڑا رہا -

**نوجوان اسمعیل** - میں کسی اور خاص غرض سے حاضر نہیں ہوا ہوں - صرف یہ مطلب ہے اور اسی لیے میں
آیا ہوں کہ اک نظر سے آپکو صحیح و سالم دیکھ لوں - لیکن افسوس ہے کہ آپکے چہرہ پر اپنی بدقسمتی سے میں علالت
کے نشان پاتا ہوں خدا کرے آپ تندرست ہوں -

**میری ماں** - کسی قدر بے پروائی اور بے رُخائی سے ہاں تین دن سے مجھے نزلہ کے باعث درد سر لاحق رہا
اب تو گونہ آرام ہے -

**نوجوان** - میں بہت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ کا ارشاد ہو تو میں کسی حاذق طبیب کو آپکے لیے حاضر کروں

**میری ماں** - اسکو اس سرگرمی سے آمادہ دیکھکر نہیں میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں تین دن نزلہ کا زور رہتا
ہے پھر آرام ہو جاتا ہے چنانچہ یہی ہوا مجھے اب آرام ہے طبیب کی چنداں ضرورت نہیں ہے -

**نوجوان** - خوش ہو کر - خدا ایسا ہی کرے کہ اے عصمت پناہ خاتون آپ ہمیشہ صحیح و سالم خوش و خرم رہیں
یہ کہکر نوجوان اُٹھ بیٹھا اور کہا بس اسی قدر دریافت کرنے کے لیے آیا تھا اب میں اجازت چاہتا ہوں -

**میری ماں** - نہیں آپ تشریف رکھیے قہوہ وغیرہ نوش کیجیے - اتنی جلدی کیوں کی جاتی ہے

**نوجوان** - یہ درخواست گوشگذار کر کے اسقدر خوش ہوا اسقدر خوش ہوا کہ پھولا نہیں سمایا میں سلام کر کے بیٹھ گیا -
اُسوقت نوجوان کے رنگ کا کوئی تماشہ دیکھتا کھلا چلا جاتا تھا - ناظر اندازہ کر سکتا تھا کہ گیا تو اسے ہفت اقلیم کی
سلطنت مل گئی ہے یا آیندہ ملنے کی قوی امید ہے - وہ پژمردگی اس صاف دور ہو گیا تھا اور اب نئی نئی امیدوں کی
امنگیں اور طرح طرح کے جوش طبایع میں پیدا ہونے لگے تھے - یہ مبارک خوشی صرف ایک ناتجربہ کار نوجوان کے
چہرہ پر اپنا جلوہ نہیں دکھا رہی تھی بلکہ میری ماں بھی اس سے فیضیاب تھی - نوجوان چونکہ نہایت سیدھا سادھا اور
بے ریا طبیعت رکھتا تھا اسلیے جو کچھ اسکے دل میں ہوتا تھا وہ فوراً ظاہر ہو جاتا تھا - برخلاف میری عقلمند ماں کے
جسکی کوشش ہمیشہ اس امر میں ہوتی تھی کہ کسی طرح میں اپنی دلی خواہشوں اور ضرورتوں کو چھپاؤں - اور ظاہر نہ ہونے
دوں - یہ نوجوان جسکو واقعی زمانہ سے ابھی تجربہ کا بہت کم حصہ ملا تھا نہایت صاف باطن اور آزاد شخص تھا - یہ نہیں

ذرا سبھی فراست و عقل ہو اور کیاست کے نور بیز اور تقدیسی جلوے اُسکی آنکھوں مین امتیاز سے نہ روشن ہون بلکہ جبین آزادی اور صاف گوئی کی صفات سے وہ مملو اور مشحون تھا اسکو وہ اپنا دین و ایمان سمجھتا تھا اور یہ جانتا تھا کہ کمال انسانی اسی کا نام ہی۔ حالانکہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔ یہ صرف ایک شاعرانہ خیال نہین ہی بلکہ ایک حکیمانہ یا ایک طرح سے الہامی مسئلہ ہی جو کل الہامی صحائف انبیا مین موجود ہین غرض یہ ہمہ صفت موصوف نوجوان بیٹھ گیا تو میری مان نے قہوہ نہایت پر تکلف ظروف مین منگائی اور اسکو اپنے ساتھ بٹھا کر پلائی جب نوجوان پی چکا تو اسنے اپنی وجد انگیز حالت مین بہت خوشی سے یہ کہا جب مین نمک خوار ہو چکا پھر کیا ہی اب اگر غلام بننے کا فخر حاصل ہوگا تو مجھ ہی کو میری مان نے صرف آہستگی مین آنکھ اوپر کر کے دیکھ لیا اور پھر کن انکھیون ہی کن انکھیون مین اس بات کا وہ جواب دیا جسنے نوجوان کو تڑپا دیا اور وہ دو زانو کھڑے ہو کر پیرون پر بوسے دینے لگا اسوقت کمرہ مین کوئی نہین تھا خواصین میری مان کے اشارہ سے پہلے ہی ٹل گئی تھین۔

**میری مان** ۔ نوجوان کا اپنے قدمون پر سے سر اُٹھا کر۔ اُٹھو اُٹھو اے نوجوان ایسا نہ کرو ایسا نہو کہ کوئی خواص دیکھ لے۔

نوجوان نے مشکل سے اپنے کو ضبط کر کے اُٹھایا۔ اور پھر ہاتھ باندھکر چاہتا تھا کہ پیرون پر گر پڑے کہ میری مان نے پکڑ لیا اور ذرا سختی سے یہ الفاظ زبان پر لائی۔ گو تمھاری یہ حرکت مجبوری ہی کی کیون نہو لیکن مین اس سے گھبراتی ہون اگر تم ایسا کروگے تو میری طبیعت کے سخت خلاف ہوگا

**نوجوان** ۔ یہ تنبیہی گفتگو سنکر بہت گھبرایا پھر اس جلوہ دیتی ہوئی خوشی پر خوف کی ظلمت نے اپنا احاطہ کیا۔ وہ رخسارے جو ہنوز پورے نہ کھلنے پائے تھے مرجھا گئے۔ وہ اُمنگین جو پورے جوش مین نہ اُٹھی تھین سرد ہو گئین۔ وہ جوش جن مین بہت کچھ آرزوؤن کا رنگ رنگینی دے رہا تھا آنًا فانًا ہین خنک پڑ گئے۔ وہ آنکھین جنمین دلی ارمان نکلنے شعلہ مشتعل ہو رہے تھے انمین کچھ تاریکی سی چھا گئی غرض تمام عضو عضو کی حالت ایسی بدل گئی کہ جیسے یک بیک نظام عالم بدل جاتا ہی۔

میری مان کی نظر جب نوجوان کی اس کایا پلٹ حالت پر پڑی تو وہ بہت خوش ہوئی اسکی خوشی کہین اس سبب سے نہ تصور کیجائے کہ جیسے بید رد معشوق کی طرح اپنے عاشق کو تکلیف دینے پر ہوتی ہی بلکہ صرف اس باعث سے کہ میرے حسن اور ظاہر سنجیدگی کا رعب خوب چھایا ہوا ہی اور اگر مینے اس سے نکاح کیا تو یہ تمام عمر میرا غلام ہی بنا رہیگا

**میری مان** - بس اب رخصت اگر زندگی بخیر ہو تو پھر کبھی مل لین گے - اس فقرے سے نوجوان اسمعیل نے یہ جانا کہ کہین عصمت پناہ خاتون مجھسے خفا ہو گئی ہو اس خیال سے وہ کانپ گیا - اسکے چہرے پر یاس و مایوسیون کے اور ہوائیان اُڑنے لگین - رنگت فق ہو گئی کاٹو تو خون نہین - ہر چند چاہتا تھا کہ حکم ہوتے ہی باہر چلا جائے لیکن وہ بے قصور معاف کرائے نہ اُٹھ سکا -

ہاتھ باندھکر یہ عرض کرنے لگا کہ مین ابھی چلا جاتا ہون لیکن چلتے چلتے اے عصمت پناہ خاتون یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ کہین آپ میرے کسی فعل سے خفا تو نہین ہوئین اگر خفا ہوئی ہین تو جو کچھ آپ سزا دین اسکے لیئے مین حاضر ہون اے عصمت پناہ خاتون اگر تمھارے دل پر ذرہ پر سفیدی کے برابر بھی رنج بیٹھے تو مین اس رنج کے رفع کرنے کے آگے اپنی جان کچھ مال نہین سمجھتا - یہ مین بناوٹ سے نہین عرض کرتا سچ عرض کرتا ہون کہ اگر اشارہ ہو تو اپنا سر کاٹ کر آپ کے پیرون مین ڈال دون -

اس تقریر نے جس مین بناوٹ کی بو ذرا بھی نہ تھی میری مان کے دل پر نہایت اثر کیا وہ اثر کہ جسکا جلوہ چہرہ پر ظاہر ہو آیا -

میری مان اُٹھ بیٹھی اور اسنے نہایت اخلاق اور مروت سے یقین دلاتے ہوئے لہجہ مین یہ کہا نہین نہین خفگی کی کوئی بات نہین ہے چونکہ اسوقت مجھے کام کرنا ہے اس لیے مین تمھین رخصت دیتی ہون زندگی بخیر کل شام کو مین تم سے فلان کنارہ پر ملون گی -

اسکے اس وعدہ نے دم مسیح کا کام کیا اور جسقدر ہولناک اثرات نوجوان کے چہرہ پر ہویدا ہوے تھے یکلخت دور ہو گئے ایک عجیب تماشا ہو رہا تھا - صرف زبانی الفاظ وہ اثر کر رہے تھے جنھون نے چہرہ کے تغیر و تبدل کے آگے گرگٹ کے رنگت بدلنے کو مات کر دیا تھا - اسی خوشی مین اس نوجوان نے سلام کیا اور چلتا بنا -

اسے گئے ہوے شاید نصف گھڑی نہ گذری ہوگی کہ پھر دروازہ پر دستک کی آواز آئی - یہ دستکی صدا کسی قدر پہلے کی نسبت نرم آواز مین تھی پہلے نوجوان کی دستکی صدا مین اور اس صدا مین جو فرق معلوم ہوتا تھا دستک کی آواز سنکر دوبارہ خواص دوڑی ہوئی گئی جو ہین اسنے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ایک برقع پوش سبز نقاب ڈالے ہوے دروازہ کے اندر چلی آئی اسنے منھہ نہ کھولا بلکہ نقاب پڑے ہوے چہرہ مین اس نے خواص سے یہ باتین کرنی شروع کین -

کیا تم ططائینوس (پہلے میرا یہ نام تھا لیکن بعد ازان عمرو عیار پڑ گیا جسکی وجہ تسمیہ مین آگے بیان کرونگا)

کی ماں کی خواص ہو اور وہ یہیں رہتی ہو۔
**خواص**۔ ہاں میں طالینوس کی ماں کی ملازمہ ہوں اور وہ یہیں رہتی ہیں۔
**برقع پوش**۔ تم جاکر کہو کہ ایک عورت تم سے ملنا چاہتی ہے۔ اگر تم اجازت دو تو دو دو باتیں کرنی ہیں۔
**خواص**۔ تمہارا نام کیا ہے اور تم کس غرض سے آئی ہو۔
**برقع پوش**۔ تعجب ہے کہ ایسی عاقلہ بی بی کی ایسی کوتاہ اندیش اور ناداں ملازمہ ہوں۔ میں محض اجنبی ہوں جب مجھسے واقفیت ہی نہیں ہے پھر میرے نام دریافت کرنے سے نتیجہ جسقدر میں اجنبی ہوں اُسی قدر میرا نام بھی اجنبی ہے۔ راز کی بابت جو تم دریافت کرنا چاہتی ہو تو یہ تمہاری حد سے زیادہ حماقت ہے کیا تم گوارا کروگی کہ تمہاری بی بی کی تمام بھید کی باتیں تم پر آشکارا ہو جائیں۔ یہ باتیں سنکر خواص حد سے زیادہ خفیف ہوئی اور اسقدر خفیف ہوئی کہ اسکے آنسو تک نکل آئے۔ مجبوراً اسنے اس اجنبی برقع پوش سے معافی مانگی اور کہا کہ خدا کے لیے آپ میرے ان احمقانہ سوالات کو میری بی بی صاحبہ کے آگے نہ دُہرائیے گا۔ اسنے مسکرا کر جواب دیا مجھے ان باتوں سے مقصد ہی کیا ہے میں صرف ایک ضروری بات کی اطلاع دینے کے لئے آئی ہوں تم اتنا جاکر اپنی بیگم صاحبہ سے کہدو۔ یہ سنتے ہی خواص ہوا ہوئی اور میری ماں سے اسنے اجنبی عورت کی بابت بیان کیا۔
اسنے سنتے ہی فوراً اندر بُلا لیا۔
**اجنبی عورت**۔ معمولی سلام اور مزاج پرسی کے بعد۔ میں آپ سے تنہائی میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں
**میری ماں**۔ بہت خوب! اسکے بعد خواصوں کو اشارہ کیا کہ تم یہاں سے چلی جاؤ جب بالکل تنہائی ہوگئی تو وہ اجنبی عورت یوں مخاطب ہوئی میں جو کچھ کہونگی اس شرط پر کہ تم کسی حالت میں دوسرے سے اسکا ذکر نہ کرو کیونکہ وہ باتیں صرف تمہارے مفاد پر مبنی ہیں۔
**میری ماں**۔ نہیں میری یہ عادت نہیں ہے کہ میں کسی سے بیان کروں اور جب تم نے منع کر دیا ہے تو پھر اور بھی مضبوطی ہوگئی۔
**اجنبی عورت**۔ دیکھو پھر بھی جتا دیتی ہوں کہ اپنے دودھ پیتے بچہ سے کہنے کی جرأت کی تو تم جانو پھر تمہیں ان نامعلوم دقتوں کا سامنا کرنا پڑیگا جو تمہیں ہیبت میں ڈالیں گی اور جن سے جان بچانی بھی مشکل ہو جائیگی۔
**میری ماں**۔ متحیرانہ صورت بنا کر میں کہتی ہوں ناکہ میں ہرگز کسی سے ذکر نہیں کرونگی اور کس طرح سے

کیکر تمھیں یقین دلاؤں۔
اجنبی عورت۔ اصل یہ ہی کہ وہ نوجوان اسمٰعیل نامی جو ابھی تمھارے پاس سے اُٹھکر گیا ہی جانتی ہو کون ہی۔
میری ماں۔ ہکا بکا ہوکر۔ نہیں میں نہیں جانتی یہ کون ہی لیکن ہاں صورت سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی رئیس زادہ ہی اور شریف ہے مگر نوجوان ہی یہی اسکی تقریر سے معلوم ہوا باقی میں اور کچھ نہیں جانتی۔
اجنبی عورت۔ افسوس ہی کہ ایسی عاقلہ ہو کر تم اُسکے دھوکے میں آگئیں۔
میری ماں۔ پھر وہ کون شخص ہی۔ (سناٹے میں آکر) کیا وہ رئیس زادہ نہیں ہی اور اسکی شرافت میں کچھ فرق ہے۔
اجنبی عورت۔ قاہرہ میں اپنے باپ کے بعد وہ ایک عظیم الشان قزاقوں کے گروہ کا افسر بنا ہی یہ اور اسکے تمام ماتحت قزاق تم جیسی ناواقف پردیسی عورتوں کو تلاش کرکے علاوہ ان کے عصمت کی تاج چھین کے انکو برباد کردیتے ہیں اور جو کچھ اُنکے پاس ہوتا ہی سب چھین چھنا کر انھیں اپنی غلامی میں کھ لیتے ہیں یا فروخت کر ڈالتے ہیں۔ میں نے دو ایک بار تو فلاں کنارہ پر دریا کے تم سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا اور بعد ازاں پھر یہاں سے نکلتی ہوا وہ نوجوان قزاق نظر پڑا گو میرا تم سے کچھ تعلق نہیں ہی نہ میں تمھارے محلہ میں رہتی ہوں لیکن مجھے صرف پردیسی سمجھکر تم پر ترس آیا ہی جتا دینا میرا کام تھا ہوشیار رہنا اور اس قزاق سی بچنا یہ تمھارا کام ہی۔
میری ماں گو عقلمند اور دور اندیش تھی آدمی کو پہچانتی تھی اور انسان کی نگاہ کو تاڑ جاتی تھی لیکن وہ اس اجنبی عورت کے دم پر چڑھ گئی اور اسے یقین ہو گیا کہ بیشک وہ نوجوان اسمٰعیل قزاقوں کے گروہ کا افسر ہی۔ گھبرا کر یہ کہنے لگی۔
بوا خدا تمھاری آنکھوں میں روشنی اور گھٹنوں میں طاقت دے اچھی بتاؤ اب میں کیا کروں اور کہاں جاؤں۔
اجنبی عورت۔ ہاں یہ بات بیشک قابل غور ہی۔ اسپر توجہ کرنی لازم ہی۔
میری ماں۔ تو پھر میں کیا کروں لاؤ بلا سے یہاں سے چلی جاؤں۔
اجنبی عورت۔ نہیں نہیں تم اسقدر کیوں گھبراتی ہو اگر بندوبست ہو جائیگا پھر کیا مجال ہے جو کوئی آنکھ ملا کر بھی دیکھ سکے تم پریشان نہو۔ اضطراب کو اپنے دل میں راہ نہ دو یہ کام سہولت کے ہیں انکا بندوبست میں کر سکتی ہوں

میری ماں - ہاں تو مین یہ پوچھتی ہون کہ اسکا بندوبست کیونکر ہو گا - خدا کے لیے تم جلدی سی بتاؤ
تاکہ میرے دم مین دم آوے - اسوقت میری ماں کے چہرے پر خون کی زردی چھا گئی تھی اور اسکی یہ کیفیت
ہو گئی تھی گویا عنقریب اسپر کوئی جانکاہ آفت ٹوٹے گی وہ گھبرا گھبرا کر دریافت کرتی تھی - ہی ہی کیا وہ
نوجوان قزاقون کا سردار ہی - یا اللہ پناہ دیجیو -
اجنبی عورت - تو مین جاتی ہون تم اپنا انتظام کر لینا - خدا کرے تم ہمیشہ خوش رہو اور کبھی پریشانی گلوگیر نہو -
میری ماں - تم بغیر تدبیر بتائے ہوئے جاتی ہو یہ مروت کے خلاف ہی تمھارا فرض ہی کہ مجھے اپنی پناہ مین لیلو -
اجنبی عورت - سینہ پر ہاتھ رکھکر - آنکھو نسے - یون تو مین کس قابل ہون کہ تمھین اپنی پناہ مین لیلون
لیکن مین تمھین اس امر کا یقین دلاتی ہون کہ آیندہ تم پر اگر تم میری صلاح پر چلوگی تو کوئی آفت آکر نہ پڑیگی -
میری ماں - مین تو موجود ہون آپکی ہر صلاح اور ہر مشورہ پر عمل کرنیکے لیے جو کچھ ارشاد ہو گا اُسپر عمل کرنا
اپنی سلامتی خیال کرونگی -
اجنبی عورت - میری رائے یہ ہی کہ تم کوتوال سے ملو کیونکہ جب تک تم اُنسے نہ ملوگی مطلب برآری ممکن نہین -
میری ماں - کوتوال سے میری ملاقات کہاں وہ ایک دولتمند شخص ہی مین بیچاری پردیسن دُکھیا رانڈ -
اجنبی عورت - مین تمھین لیچلونگی اگر تم راضی ہو جاؤگی جب مین نے تمھین سربستہ راز سے آگاہ کیا پھر
کیا ہی اتنی سی بات مین مدد نہ دونگی - چھپانے سے فائدہ مین تم پر ظاہر ہی کر دیتی ہون کہ یہان کا کوتوال
میرا بھائی ہے -
یہ سنتے ہی میری ماں خوش ہو گئی اور کچھ کچھ اسکے چہرے سے ہراس کی زردی کم ہو گئی بے اختیار یہہ
کہہ اُٹھی پھر کیا ہی کامیابی بہت آسان ہی اچھا جسوقت تم کہو مین چلنے کو موجود ہون خواہ ابھی خواہ
جب اور جس وقت مرضی ہو -
اجنبی عورت - شام کو ہواخوری کرنے نہ تشریف لیجانا عین مغرب کے وقت آؤنگی اور تمھین اپنے
بھائی کے پاس لے جاؤنگی -
میری ماں - کیا اسکا مکان کچھ دور فاصلہ پر ہی یا یہان سے قریب ہی مطلب یہ ہی کہ اگر دور ہو
تو تخچرون کا بندوبست ہو جائے
اجنبی عورت - نہین مکان ایسا بہت دور نہین ہی کہ سواری کی حاجت ہو مکان بہت قریب ہے ٤٤

یہ کہکر وہ خاتون چلی گئی اور میری مان حیرت و استعجاب مین غرق رہگئی کبھی اپنے پردیس کا خیال آتا تھا کبھی نوجوان کی فراق اور فریب پر تصور جاتا تھا کبھی یہ دل مین کہتی تھی کہ اس شہر کو چھوڑ دون اور اسکندریہ چلی جاؤن۔ صدہا قسم کے خیالات یون ہی اسکی طبیعت مین موجزن ہو رہے تھے لیکن آخری نتیجہ کیا ہوگا یہ بالکل نہین کھلتا تھا۔ سارے دن اسی پیچ وتاب مین غلطان وپیچان رہی مگر گوہر مقصود اسکے ہاتھ مین نہ آیا۔ اتنے مین دروازہ پر دستک کی آواز آئی اور وہ اجنبی عورت آموجود ہوئی۔

**میری مان**۔ بھلا ہوا تم آگئین مین رستہ دیکھ رہی تھی۔ مجھے لینے آئی ہو نا مین پہلے سے تیار بیٹھی ہون۔

**اجنبی عورت**۔ ہان مین آگئی آپ تشریف لے چلیین (میری مان کے کپڑون پر اک نظر ڈالکر) کپڑے تو اچھے بدلے ہوتے اور جو کچھ گہنا پاتا ہو وہ پہنلو کیونکہ میرے بھائی کا یہ خاصہ ہے کہ سوائے دولتمند کے کسی سے بات نہین کرتا جب وہ تمھین دولتمند سمجھے گا تو تمھارے پاس پہرہ دار بھی مقرر کردیگا اور خود بھی تمھین رئیس زادی سمجھکر تمھاری عزت کریگا اور ساتھ ہی اسکے اُسکی نگاہ مین میری وقعت بھی بڑھیگی کہ اسکی سہیلیان رئیس زادیان ہین

میری مان نے فوراً اپنی سب سے قیمتی پوشاک پہنی اور اپنا جسقدر گہنا تھا سب زیب گلو اور زیب بازو کیا اور خوشی خوشی تنہا اُسکے ساتھ ہوگئی دو تین خواصین جو ہر وقت ساتھ رہتی تھین جانے لگین۔ اجنبی عورت نے انکو بھی ساتھ نہین لینے دیا اور تنہا ہی میری مان کو لیکر پہونچی۔

گو رستہ تین میل سے کم نہ تھا لیکن پھر بھی باتون مین میری مان کو مطلق نہین معلوم ہوا کہ مین کہان جا رہی ہون اور کتنی دور نکل آئی آخر ایک دروازہ کے پاس جاکر اجنبی عورت ٹھٹک گئی۔ اور آہستگی سے دستک دی دستک دیتے ہی دروازہ کھلا اور اجنبی عورت میری مان کا ہاتھ پکڑے ہوئے اندر لیکر گھسی۔

یہ مکان باہر سے نہایت خراب اور ذرہ ٹوٹا ہوا دکھائی دیتا تھا لیکن اندر سے یہ مکان مصفا اور پُر تکلف تھا۔ سامنے بڑے بڑے دالان اور آگے برآمدے پڑے ہوئے خوشنما معلوم ہوتے تھے۔ میری مان کو اتنا معلوم ہوا کہ پیچھے سے دروازہ بند ہوگیا۔ وہ اجنبی عورت میری مان کا ہاتھ پکڑے ہوئے لیکر کوٹھے پر چڑھی۔ اور ایک کمرہ مین اُسے چھوڑ کر چلتی بنی۔

**میری مان**۔ کوئی سات منٹ کمرہ مین تنہا بیٹھی رہی آٹھوان منٹ پورا نہ گذرا ہوگا کہ یکایک سامنے والا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان سبز عمامہ باندھے ہوئے مسکراتا ہوا آیا۔ میری مان اُسے دیکھکر اُٹھ بیٹھی اور نہایت ادب سے تعظیم وتکریم کرکے بیٹھ گئی۔ نوجوان جو ریشمی پوشاک پہنے ہوئے تھا تقریباً چالیس برس کا معلوم ہوتا تھا۔

اسکے چہرہ پر جھریان پڑی ہوئی تھین اوران جھریون مین سیاہی مائل دھاریان اسکی بداعمالی کی شہادت دیتی تھین۔ ٹھوڑی ایک لمبی سی ایسی بدنما معلوم ہوتی تھی جیسے ایک سینگ گوشت کا آگے اٹھا ہوا ہی۔ آنکھین چھوٹی چھوٹی اور گڑھے مین گھسی ہوئی تھین۔ کلون پر سرخی ایسی تھی کہ جیسے بندر کے ہوتی ہی۔ بال بھورے بھورے تھے ڈاڑھی پر مہندی لگی ہوئی تھی۔ قد متوسط درجہ کا تھا۔ صورت پر شرارت برستی تھی اور ایک مبصر اسکے چہرہ پر سرسری نظر ڈالکر یہ اندازہ کر سکتی تھی کہ یہ دنیا مین اول نمبر کا شریر اور بدمعاش ہی لیکن معمولی نظرین اسکی صورت سے اسکا دلی عندیہ کبھی شناخت نہین کر سکتی تھین۔ جب وہ پلنگ پر آکر بیٹھا تو اسنے اس بیوقوف عورت (یعنے میری مان کو) آگے بلا کر اپنے پاس پلنگ پر بٹھالیا اور کہا تمھارے آنے کا سبب مجھے نہین معلوم۔ میری مان بہت چکرائی اور نہایت خفیف ہو کر یہ کہنے لگی۔ کیا آپ کوتوال شہر مین مین آپ کے پاس فریادی آپ کی بہن کے ساتھ آئی ہون۔

**کوتوال**۔ کیا فریاد کرتی ہی اگر قابل سماعت ہوگی مین اُسپر توجہ کرونگا بشرطیکہ وہ صحیح ہو۔

یہ سنکر جو کچھ کیفیت تھی اول سے آخر تک میری مان نے بیان کر دی۔ وہ بہت خوش ہوا اور اسنے نہایت بے پروائی سے یہ جواب دیا اوہ وہ کیا بات ہے کل ہی اسکا فیصلہ کر دونگا۔ بعدازان جب میری مان شکریہ کر کے چلنے لگی تو اسے بازو پکڑ کر بٹھالیا اور لگاوٹ کی باتین کرنے لگا۔ اسکی یہ باتین میری مان کو سخت ناگوار گذرین اس لیے کہ وہ صاحب عصمت تھی اور عصمت ہی مین رہنا زیادہ پسند کرتی تھی منع کرنے پر بھی جب وہ باز نہین آیا تو میری مان نے تڑخکر یہ جواب دیا۔

تمھین شرم نہین آتی کہ تم پردیسن پر جو تمھارے ہان فریادی آئی ہو اُسپر نیت بد رکھنے ہو تمھاری بہن نے تمھاری بہت تعریف کی تھی مجھے اگر یہ خبر ہوتی تو مین کاہیکو آتی

**کوتوال**۔ ایسی بیہودہ باتین بنانے سے فائدہ کیا ہی تو نہین جانتی کہ مین تجھپر مٹا ہوا ہون کوئی صورت تیرے حاصل ہونے کی سوائے اسکی نہین تھی کہ مین اپنی بہن کے ہاتھ اس بہانہ سے بلواتا۔ نہ وہ نوجوان جس سے تیری آشنائی ہو قزاق ہی اور نہ اسنے تیرے برباد کرنے کا ارادہ کیا ہی یہ محض دھوکے بازی تھی۔

یہ ادھیڑ شخص گو باتین کر رہا تھا لیکن نشۂ شراب مین جھوما پڑتا تھا اور کبھی کبھی اسکی گفتگو اسکے عندیہ کے خلاف بھی اسکی زبان سے سرزد ہو جاتی تھی۔

**میری مان**۔ حیرت زدہ۔ ہائین ہائین یہ کیا۔ اے شخص تو بڑا فریبی ہی مین ابھی غل مچاتی ہون خبردار

جو تو نے دست درازی کی۔

**کوتوال**۔ مین فریبی نہین لیکن اے پیاری تیرے لیے مجھے یہ فریب گانٹھنا پڑا تو چاہے کہ مین نکل جاؤ مگر یہ کبھی نہین ہو سکتا۔

**میری مان**۔ تو مین غل مچاتی ہون چیختی ہون دُہائی ہی شادہ وقت کی کہ اسنے مجھے بے عزت کر ڈالا۔

**کوتوال** ہنسکر۔ تو تو کیا اگر کئی ہاتھی ملکر بھی چنگھاڑین جب بھی یہ محض ناممکن ہی کہ یہانسے آواز باہر جاوے یہ کہکر وہ ادھیڑ شخص آگے بڑھا اور میری مان خوف زدہ ہوکر بھاگی اس کمرے مین ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی جسکے نیچے راستہ چلتا تھا یہ خوف زدہ ہوکر بھاگی تو اُس کھڑکی مین جا بیٹھی اور کہا کہ اگر تو میرے پاس آیا اور تو نے پلنگ سے ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو مین نیچے گر پڑونگی۔ یہ کمرہ سہ منزلہ بنا ہوا تھا۔

**کوتوال** ہے پرے سرک کر نہین نہین خدا کے لئے تم گرنا نہین میرا کچھ بھی نہین جانے کا مفت مین جان کا نقصان ہے۔

**میری مان**۔ گھبرا کر۔ اچھا تو تم ذرا اپنی بہن کو جو مجھے یہان لائی ہو بلا دو مین اُس سے دو دو باتین کرون۔

**کوتوال**۔ وہ تو کہین چلی گئی اب یہان کہان رکھی ہوئی ہی اچھا آؤ مین تم سے وعدہ کرتا ہون کہ پھر تم پر دست درازی نہ ہوگی۔

**میری مان**۔ اسکا مجھے اطمینان کیونکر ہو یہ تیری اے بدذات شخص نری شرارت کی باتین ہین مجھے کیا خبر تھی کہ میری جان آفت مین پھنس جائیگی مجھے کیا معلوم تھا کہ مجھپر غضب الٰہی ٹوٹ پڑیگا مین کیا جانتی تھی کہ یہ ہولناک سانحہ دیکھنا پڑیگا مین کیا واقف تھی کہ جان لیوا مصیبت مجھپر آپڑے گی۔ دیکھیے مین اس مصیبت اور اس آسیب سے کیونکر رہائی پاتی ہون۔

**کوتوال**۔ اچھا مین تم سے ایک فیصلہ کرتا ہون ایک بات پر کہ تم مجھے اپنا گہنا دیدو اور دوسری یہ کرو کہ مین کسی سے اسکا ذکر نہین کرنے کی۔ یہ کامل معاہدہ ہوا اس مین فرق نہ ہو۔

یہ سنکر میری مان نے اپنے تمام قیمتی گہنے اُتار کر دیدیے اور کہا اب تو مجھے جانے دے۔ کوتوال علیحدہ اٹھکر گویا ہوا تجھبن اب مین کچھ نہین کہتا چلی جاؤ یہ یہ سنکر میری مان اُتری اور سیدھی دروازہ کی طرف بڑھی اس بدذات شریر نے پھر پکڑ لیا اور خنجر ہاتھ مین لیکر کہا اے بدنصیب عورت مین تجھے ذبح کر ڈالونگا ورنہ تمام عمر کے لیے تو میرا دل خرید لے۔ دیکھ پھر مین تجھسے کہتا ہون کہ مین دل سے مٹا ہوا ہون تیری وصل گویا

پھر از سرِ نو زندہ ہونا اور میری امیدوں سے بھری ہوئی روح میں نئی جان پھونکنا ہے۔ میں کوئی مفلس شخص نہیں ہوں پاجی نہیں ہوں۔ ایک دولتمند اور عہدہ دار ہوں۔ تمام شہر میرے اختیار میں ہے لاکھوں روپیہ بھرا پڑا ہے اگر تم راضی ہو جاؤ تو میں اپنا تمام مال تمھارے سپرد کر سکتا ہوں۔ تمھارے لیے تمام دنیا کے عیش کے سامان مہیا کرونگا اور ایسے ایسے بے مثل گھوڑے تمھارے لیے خریدونگا کہ ملکہ زمانی کو بھی میسر نہ ہونگے۔

اسکی اس تقریر نے اور بھی بُرا اثر کیا۔ تن بدن میں مرچیں لگ گئیں اور ایسی بُری حالت ہوئی کہ وہ زور کر کے اسکی بغل سے نکل علیحدہ کھڑی ہو گئی۔ اور یہ زبان پر لائی۔ سن اے شریر آدمی تیری کسی بات کا ہرگز اعتبار نہیں ہے پہلے تو صرف گہنے پر فیصلہ کرتا تھا اور گہنا لینے پر تو نے کہا تھا کہ میں نہیں بولونگا اور سیدھا چلا جانے دونگا لیکن پھر جو دوبارہ لپٹ گیا یہ تو نے عہد شکنی کی جب تیرے پہلے وعدہ کا یہ حال ہے تو اس وعدہ کا جو اب کر رہا ہے کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے۔ تو اسوقت مجھے چھوڑ دے پھر کل یا پرسوں تو میری مکان ہی پر آئیو وہاں باتیں ہو جائینگی۔

کوتوال۔ ایسی کچی گولیاں میں نہیں کھیلا ہوں اگر تو میری درخواست منظور کرتی ہے تو زندہ بچکر جا سکتی ہے اور نہیں تو جانے اور تیرا کام یہ محض ناممکن ہے کہ تو میری درخواست بغیر قبول کیے جا سکے۔

جب میری ماں نے دیکھا کہ کوئی صورت بچنے کی نہیں ہے۔ اور یہ محض ناممکن ہے کہ یہ شخص بغیر جان چھوڑے اسنے ایک دفعہ اور بھی زور کیا اور پھر کھڑکی میں جا بیٹھی اور جب ہی کوتوال چھری لیکر لپکا اسنے دھڑام سے اسنے نیچے کو پھینک دیا۔

## تیسرا باب
### لڑائی

جوں ہی میری ماں نے اپنی عصمت کے تاج برقرار رکھنے کے لیئے اپنی آنکھیں بند کر کے دھڑام سے نیچے گری تو ایک نوجوان نے اُسے سنبھال لیا باوجودیکہ میری ماں زمین پر نہیں گری تھی لیکن پھر بھی اتنی بلندی سے گرنے نے اسے بیہوش کر دیا۔

جب میری ماں کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ میں اپنے گھر میں پڑی ہوئی ہوں اور میری خواصیں میرے پلنگ کے ارد گرد بیٹھی ہوئی ہیں اور نوجوان اسمٰعیل دور ایک تپائی پر چپکا گردن ڈالے ہوئے بیٹھا ہے ضعف اسقدر ہو گیا تھا کہ وہ بڑی دیر تک کھلی آنکھیں نہ رکھ سکی لیکن جب نہایت ہی نرمی سے نوجوان اسمٰعیل نے پکارا اے عصمت پناہ

میری ماں کھڑکی سے نیچے گر رہی ہے اور ایک نوجوان سنبھالنے کو دوڑا ہے



خاتون ایک بات تو کرو یہ آواز میری ماں کے کان میں موسیقی خیز لہجہ میں پڑی اور اسنے فوراً آنکھیں کھول دیں

**نوجوان اسمٰعیل** - تمھاری طبیعت کیسی ہے میں جانتا ہوں کہ سوائے ہول کے کسی عضو میں چوٹ نہیں آئی

**میری ماں** - نہیں میں اچھی ہوں سوائے ضعف کے مجھے اور کوئی شکایت نہیں ہے -

**نوجوان** - بس تو میں جاتا ہوں کل میں آؤنگا مجھے یقین ہے کہ کل تمھاری طبیعت بحال ہو جائیگی -

یہ کہکر نوجوان اسمٰعیل تو چلا گیا اور میری ماں کی لحظہ لحظہ طبیعت درست ہونے لگی یہانتک کہ اب ہمیں گفت و شنید کی بخوبی قوت آگئی - ایک خواص نے اپنی بیگم کو ہوش میں دیکھکر یہ کہا یا اللہ شکر ہے کہ آج سات دن کے بعد ہماری بیگم صاحبہ ہوش میں آئی ہیں - سات دن کے الفاظ جب میری ماں کے کان میں پڑے وہ بہت گھبرائی اور اضطراب میں یہ دریافت کرنے لگی کیا میں ساتویں دن ہوش میں آئی ہوں -

**خواص** - بیگم صاحبہ یہ آٹھواں دن ہے جو آپ ہوش میں آئی ہیں -

**میری ماں** - یہاں مجھے کون اُٹھا کر لایا تھا - میرا بچ جانا بیشک اعجاز ہوا کیونکر بچ گئی -

**خواص** - حضور بیگم صاحبہ یہ تو ہمیں نہیں معلوم کہ آپ پر ایسی کیا آفت گذری تھی جس سے آپ مدہوش ہو گئی تھیں لیکن یہ معلوم ہے کہ نوجوان اسمٰعیل آپکو اُٹھا کر لایا تھا -

**میری ماں** - یہ نوجوان اسمٰعیل جو ابھی اُٹھکر گیا ہے - کیا یہ بہت دیر سے بیٹھا ہوا تھا -

**خواص** - سات دن سے یوں ہی بیٹھا ہوا تھا سوائے دو تین روٹی کے نوالوں اور قہوہ کی پیالیوں کے اسنے نہ کچھ کھایا اور نہ پیا -

**میری ماں** - متعجب ہوکر - تو پھر یوں ہی بیٹھا رہا اور میری تیمارداری کرتا رہا -

**خواص** - جی حضور - بعد ازاں میری ماں نے اپنی خواصوں سے ساری کیفیت اس مکارہ عورت کے ساتھ جانے اور اس مکان سے گرنے کی بیان کی وہ سب سخت نادم ہوئیں اور کہا افسوس بیگم صاحبہ اگر آپکی دو تین لونڈیاں بھی ساتھ ہوتیں تو یہ اسکی مجال ہرگز نہ ہوتی کہ وہ کچھ چھین جھپٹ کر سکتا خیر گذشت آنچہ گذشت خدا نے عزت بچالی مال تو ہاتھ کا میل ہے - عزت کے آگے اسکی کچھ پروا نہیں ہے -

**میری ماں** نے قطعی ارادہ کر لیا کہ چاہے جو کچھ ہو میں ہی نوجوان اسمٰعیل سے شادی کرونگی اس سے بہتر خیرخواہ اور چاہنے والا محافظ مجھے ہرگز نہیں مل سکتا - بار بار دل میں اسکی ممنون ہوتی تھی اور اپنی بے توجہی پر جو اسوقت تک عمل میں آئی سخت خفیف اور شرمندہ تھی کہ وہ ایسا محسن اور جان نثار اور پھر میں اس سے بے اعتنائی

پیش آؤن۔

غرض یہ دن اسی خفت اور انتہا درجہ کی شرمندگی مین گذرا دوسرے دن وہ نوجوان اسمٰعیل پھر آیا اور گردن جھکائے ہوے آہستگی مین قریب آکر سلام کیا اور میری مان کو خوش وخرم اور صحیح دیکھکر بہت خوش ہوا اسنے مبارکباد دی اور کہا اے عصمت پناہ خاتون مبارک ہو کہ خدا نے تمھین اچھا کر دیا۔

**میری مان**۔ نہایت ممنونی ظاہر کرکے مین آپکی اتنی ممنون ہون جتنی کہ میرا دل اندازہ کر سکتا ہے بیشک تم میرے سچے محسن ہو مین تم سے ایک سخت بدگمانی کی جو تمھاری طرف سے میرے دل مین پیدا ہوگئی تھی معافی مانگتی ہون۔

**نوجوان**۔ حیران ہوکر۔ مین نے تو کوئی ایسی بات نہین کی جس سے کسی قسم کی بدگمانی آپکی طبیعت مین پیدا ہوتی اور جو ہو بھی گئی ہو اسکو مین دل سے معاف کرتا ہون لیکن یہ التجا کرتا ہون اگر قبول ہو کہ جو بدگمانی مجھپر ہوئی تھی اُسکا سبب مجھسے بیان کیا جاے۔

**میری مان**۔ مین جانتی ہون کہ اسکا نہ بیان کرنا تمھارے حق مین بہتر ہوگا۔ اس لیے اسکے دریافت کرنیکی کوشش نہ کی جائے۔

**نوجوان**۔ تمھارے حکم کی تعمیل میری عین سعادت ہے میرا فرض ہے کہ مین تمھاری مرضی پر قدم بقدم چلون لیکن یہ سنکر مین اپنے اصرار پر سخت معافی مانگ کر یہ عرض کرتا ہون کہ جو میرے لیے برائی ہے اسکا افشا کیا جاے اگر آپ نہ بیان فرمائین گی تو صرف ایک خلش سی میرے دل مین باقی رہے گی اور ایک کانٹا سا کھٹکے گا۔

جب اسنے ٹوٹتے ہوے الفاظ مین رونگٹا ہوکر یہ بیان کیا تو میری مان نے اپنی ساری گذشتہ کیفیت حرف بحرف سنا دی۔ یہ سنکر نوجوان نصف گھنٹہ تک سکتہ مین بیٹھا رہا بعد ازان یکایک ایک خیال سے چونکا اور یہ زبان پر لایا۔

تو سہی اے کوتوال جو تیری گردن دھڑ سے الگ نہ کرون اور تیری بہن کو کتون سے نہ پھڑواؤن۔

**نوجوان**۔ پھر اُٹھ بیٹھا اور باہر جانا چاہا میری مان ہر چند مُصر ہوئی لیکن اُسنے اُلٹکر جواب نہ دیا اور سیدھا دروازے کے باہر اُٹھا چلا گیا۔ اُدھر وہ گیا اور اِدھر میری مان پر ہولناک اور جگر کے ہلا دینے والے خیالات پیدا ہونے لگے کبھی یہ خیال کرتی تھی کہ مین نے اس سے ناحق کہدیا کبھی سوچتی تھی دیکھیے وہ بچ بھی سکتا ہے یا نہین۔ کبھی روتی تھی کہ میری اس سے کیسی سخت بدنامی ہے کبھی یہ چاہتی تھی کہ یہانسے بھاگ کر اسکندریہ چلی جاؤن لیکن وقت یہ تھی کہ اپنا دل نوجوان رعنا کی لمبی لمبی پیچ دار زلفون مین پھنسا چکی تھی کیونکر رسیان تڑا کر

بھاگتی۔ ممکن تھا کہ یہ خیالات اسکے لیے آفت خیز نہ ہوتے۔ یہ خیال گھر کے روتی تھی کہ اگر مین قاہرہ نہ آتی تو مجھپر یہ آفت کبھی نازل نہوتی۔ آیندہ دیکھیے میری قسمت کیا ہوتی ہے۔ ان سب مختلف باتون کے خیالات نے اُسے مجبور کیا کہ وہ بہت قاہرہ کو چھوڑ دے ہرچند اس خیال کو نوجوان کی محبت نے ٹالا لیکن پھر بھی اپنی جان اور اپنی عزت مقدم سمجھی گئی آخر شب کو ایک جہاز پر بیٹھکر مع میرے اسکندریہ وارد ہوئی۔ وہ تو ادھر روانہ ہوئی۔ اور نوجوان سیدھا اپنے گھر پہونچا اپنے تمام ہتھیار زیب تن کیے اور پہلے نہایت سنجیدگی اور متانت سے ایک رقعہ کو توال کو لکھا جسکا مضمون حسب ذیل ہے۔

مشفقی شفیقی جناب سلیمان صاحب کوتوال

شب کو آپ کی ایک ناشایستہ حرکت کی خبر مجھے ہوئی ہے۔ افسوس ہے جو ہمارے لیئے محافظ مقرر کیا جاے وہ ہی قزاق بنکر لوٹ مار کرے۔ آپ دیکھین گے کہ ایک عصمت پناہ خاتون کے بیجا ستانے اور اُسکی عزت کے درپے ہونے کا اثر آپکی جان شیرین پر کتنا پڑتا ہے پھر آپ کو یاد ہوگا اور آپ سمجھین گے کہ دنیا مین یہ مثل صادق آتی ہے۔ کیا خوب سودا نقد ہے اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے۔

مین نہین چاہتا کہ شاہ وقت کے دربار مین تمھارے گلے مین طوق و زنجیر ڈلوا کر گھسٹواؤن یہی مناسب خیال کرتا ہون کہ تم وادی سلیمان مین جو شہر سے بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اپنی بہن کو لیکر چلے آؤ جو کچھ مناسب ہوگا فیصلہ ہوجائیگا۔ ابھی اسی شخص کو جو میرا رقعہ لیجاتا ہے جواب دیدینا۔ فقط راقم اسمٰعیل۔

یہ رقعہ لکھکر ایک سوار کے ہاتھ روانہ کیا گھنٹہ بھر مین کوتوال صاحب کا جواب رقعہ کی پشت پر لکھا ہوا آیا اور وہ جوابی عبارت یہ تھی۔

شرافت و نجابت دستگاہ میان اسمٰعیل

تمھارا غضب انگیز رقعہ پہونچا مجھے۔ تمھاری ناتجربہ کاری پر مجھے اسیقدر افسوس ہے جسقدر کہ اس عورت کو کھڑکی مین سے گرنے دینے پر۔ تم محض کودن ہو معاف کرنا یہ مین بے تکلفانہ آزادی سے کہتا ہون تمھارے باپ سے میری اتنی دوستی تھی وہ میرا لنگوٹیا یار تھا جتنا سخت چاہون مین تمھین لکھ سکتا ہون تم میرے چھوٹے ہو۔ تم بچے ہو ہر گز ابھی بیسواؤن کے پھندے مین مین تمھین نصیحت کرتا کہ نہ پھنسنا ورنہ تم جانو علاوہ روپیہ خرچ ہونے کے تمھاری عزت پر بن جائیگی اور پھر ایک سخت مشکل کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ وہ مثل جسکا اثر تمھاری جان پر پڑیگا۔ اگر تمھاری مرضی ہے کہ تم مجھسے سلیمان وادی مین ملو بہت خوب مین کل اپنی بہن کو

لیکر چلا آؤنگا - تم سے کوئی بارہ بجے دن کے وہین ملونگا - فقط راقم سلیمان کوتوال بقلم خود -
یہ رقعہ دیکھتے ہی نوجوان اسمٰعیل جسنے اپنی نسبت یہ الفاظ کسی سے نہین سنے تھے بھڑ اگیا اور چاہا کہ ابھی کوتوالی مین ہی جاکر اسکا سر اُتار لاؤن لیکن پھر اپنے کو ضبط کیا اور دوسرے دن کا منتظر رہا - رات کے تین ہی بجے سے اُٹھکر اپنے عربی گھوڑے پر سوار چل کھڑا ہوا - نوجوان کی گو عمر ایسی کم تھی کہ ابھی ہلکی ہلکی مسین بھیگتی تھین لیکن چہرہ پر شجاعت کے آثار ایسے چمکتے تھے کہ دشمنون کے سینہ مین بھالون کی نوکونکی طرح پر کھُپے چلے جاتے تھے - خود فولادی کا وہ لوہا جو گردن پر کانون کو ڈھانکتا ہوا پڑا رہتا ہی یہ معلوم ہوتا تھا کہ غلیظ اور کندرا ابر نے چاند کو چارون طرف سے گھیر لیا ہی - اسکی ہیئت مجموعی سے معلوم ہو رہا تھا کہ جس کام کے لیے اسنے قدم اُٹھایا ہی اور جس معاملہ کی انجام دینے کے لیے اسنے کمر باندھی ہی گو وہ ایک عظیم الشان معاملہ ہی لیکن پھر بھی یہ اسکی پروا مطلق نہین کرتا ہو رہ اُسے کچھ بھی نہین جانچتا - سر سے پانون تک لوہے کے دریا مین غرق تھا - اور مُنھ پر فولادی حلقہ والی نقاب پڑی ہوئی تھی - ایک شمشیر آبدار برہنہ ایک ہاتھ مین اور دوسری طرف پہلو مین دوسری تلوار آویزان - پشت پر ترکش لٹکی ہوئی سینہ مین کٹار اُڑسی ہوئی - ایک فیل پیکر ران کے نیچے گھوڑا کُداتا ہوا سلیمان وادی کی طرف بڑھا -

فانوس مین ہی شمع کہ ہو رخت بدن مین　　رخسارون پہ گیسو ہین کہ ہے چاند گہن مین
ہر شخص کی آنکھون کو چکا چوند ہے رن مین　　سہرہ مین یہ چہرہ ہے کہ سورج ہے کرن مین

تڑپے گا وہ تربت مین جگر بند ہے جسکا
کیا گذریگی اُس مان پہ یہ بستر بند ہے جسکا

رخسارہ روشن ہین کہ دو آئینہ نور　　ٹھہرے نہ کبھی جن کی صفا پر نظر حور
بینی کی ضیا پائے کہان شمع سر طور　　گر لب کو کہین لعل تو یہ عقل سے ہے دور

وہ سنگ ہے پھر سنگ مین گویائی کہان ہے
گویائی بھی یک سو یہ مسیحائی کہان ہے

غنچون نے کہا پائے لب ایسے دہن ایسا　　باتون مین مزا قند کا شیرین سخن ایسا
ہے عکس سے ملبوس گلابی بدن ایسا　　غل تھا کہین دیکھا نہین گل پیرہن ایسا

انداز سراپا سے عجب لطف ملا ہے

جنت کا چمن سامنے آنکھوں کے کھلا ہے

یوسف نے یہ ترکیب یہ صورت نہیں پائی
ہے سرو بھی خوش قد یہ قامت نہیں پائی
یہ بو یہ صباحت یہ ملاحت نہیں پائی
گل نے یہ لطافت یہ نزاکت نہیں پائی

گلدستۂ عالم ہے کہ مجموعہ ہے تن کا
دولھا کا پسینہ ہے کہ ہے عطر دلہن کا

آنکھیں وہ غزالان ختن جن پہ تصدق
لب ایسے کہ سو لعل یمن جن پہ تصدق
رخسار وہ نازک کہ چمن جن پہ تصدق
دانت ایسے کہ دریائے عدن جن پہ تصدق

داتوں سے لڑائے کوئی موتی کی لڑی کو
ہو جائیں گے یاقوت کے نگ کوئی گھڑی کو

ہر چند کہ ملبوس میں مستور ہے سینہ
ظاہر ہے کہ اک آئینۂ نور ہے سینہ
روشن صفت روشنی طور ہے سینہ
اللہ کے اسرار سے معمور ہے سینہ

نہ بدر میں یہ نور نہ یہ مہر میں ضو ہے
تکمہ تو ستارہ ہے گریبان مہِ نو ہے

باریک ہے کیا ذہن میں وصف کمر آئے
یہ فکر رسا جائے کہاں اور کدھر آئے
سو رنگ سے باندھیں اسے جو شئ نظر آئے
ممکن ہی نہیں یہ کہ عدم کی خبر آئے

واں عقل خرد حکم رسائی نہیں دیتا
یاں تار نظر ہے کہ دکھائی نہیں دیتا

ثابت قدمی میں کوئی اسکا نہیں ہمسر
ہے اسکے لیے کاہ سے کم کوہ کالنگر
ٹل جائے زمیں پر نہیں ہٹنے کا یہ صفدر
جانباز ہے لخت جگر شیر و غضنفر

زور اسکا کسی جنگ میں گھٹتے نہیں دیکھا
پیچھے کبھی اس شخص کو ہٹتے نہیں دیکھا

گھوڑا دوڑاتا ہوا سیدھا جائے مقررہ پر پہونچا دل میں خونی امیدیں بھر رہی تھیں آنکھوں میں خون ٹپک رہا تھا یہ نوجوان جسکی آرزو ایک شخص کے قتل پر منحصر ہے کس سج دھج سے جا رہا ہے اسوقت اسے نہ کہیں کا

ہوش

خیال ہے نہ اپنی جان کا خوف ہے نہ خواہش ہے کہ جسکے لیے مین نے اپنے سر پر بلالی ہے آیا وہ یہین ہے یا نسہ اچوگئی اور اُسکی طبیعت کا کیا حال ہے۔

نوجوان کو پہونچے ہوئے کوئی نصف گھڑی ہوئی ہوگی کہ کوتوال بیس پچیس اردلی کے سوارون کو ہمراہ لیے ہوئے اور ایک گھوڑے پر اسکی بہن سوار آموجود ہوا۔ دور سے دیکھتے ہی کوتوال گھوڑے سے اُتر پڑا ادھر نوجوان اسمٰعیل بھی نیچے اُترا اور دونون بغلگیر ہوئے۔ کوتوال نے کہا کہ تمھاری یہ بھولی بھولی صورت اور یہ فوجی وردی بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔

نوجوان اسمٰعیل۔ مین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپنے میری تعریف کر کے میری عزت افزائی کی۔

کوتوال۔ کہو اسقدر گرم کیون ہو اور یہان مجھے کیون طلب کیا۔ تمھارے بچپن سے مجھے ڈر لگتا ہے ورنہ میرا فرض ہے کہ مین تمھین زجر و توبیخ کر کے سمجھاتا۔ جو کچھ مجھے کہنا ہے وہ مین نے پہلے ہی سے اشارتاً اپنے رقعہ مین تحریر کر دیا ہے۔ اور پھر مین تمھین سمجھاتا ہون کہ اس قوم کا کچھ اعتبار نہین ہے یہ بیسوائین بڑی قحبہ اور حرامزادیان ہوتی ہین مردون کو جال مین پھنسا کر انکو تباہ و برباد کر دینا انکا شعار ہے مجھے یہ پہلے معلوم ہوا کہ جس عورت کو مین نے بلایا تھا وہ تمھاری بھی آشنا ہے مین نے فوراً اُس سے دست برداری کی اور جانے دیا۔ اسنے یہ غضب کیا کہ مجھے پھنسانے کے لیے آپ کھڑکی مین سے جا پڑی۔ یہ معلوم نہین کہ وہ زندہ ہے یا مر گئی لیکن یقیناً وہ زندہ ہوگی اسلیے اُسکی نعش صبح کو مین نے مکان کے نیچے پڑی ہوئی نہین دیکھی یہ مین جانتا ہون کہ تم اُلوالعزم نوجوان اور جوشیلے نوعمر ہو تمھارا جوش یقیناً اس قسم کے ناموزون کامون کے لیے تمھین اُبھارتا ہوگا لیکن تمھاری فراست اور عقل اسکی شاہد ہے کہ تم ایسے نامعقول اور غیر نتیجہ جوشون کو ضبط کرو۔ تمھاری بہادری اسی مین ہے کہ تم کچھ کر رہے ہو اسکے آیندہ نتائج کو دیکھو مجھے ڈر ہے کہ کہین تمھاری خوجوان جان پر نہ بنجائے۔

نوجوان اسمٰعیل۔ جو کچھ آپنے فرمایا وہ سب صحیح بلکہ اصح ہے لیکن جو آپکی بہن صاحبہ نے ناشایستہ حرکت کی ہے اسکی سزا مین نے یہ تجویز کی ہے اسکو کتون سے پھڑوا دیا جائے۔ اگر تم منصف ہو اور خدا کے قہر کا خوف ہے تو فوراً اپنی بہن کو میرے حوالہ کر دو۔

سلیمان۔ دیوانہ ہوا ہے اے ناتجربہ کار لڑکے یہ باتین جو میرے خون کو جوش مین لاتی ہین مت زبان سے زبان سے نکال۔

اسمٰعیل ۔ تو اپنی زبان کو لگام دے تو نہین جانتا کہ مین کس تہذیب و ادب سے تجھسے باتین کر رہا ہون اور تو اپنی وہی ناشایستہ باتین بناتا ہی پہلی باتون کو اپنے دل سے بھلا دے تو یہ ہرگز نہ سمجھ کہ میرے باپ سے تیری ملاقات تھی ۔ تیری بہن نے تیرے بہکانے سے مجھپر قزاقی کا الزام قائم کیا ہی اگر مین واقعی ہون تو یہ امر مجھپر ثابت کرنا چاہیے تاکہ مین اپنے قصور پر شرمندہ ہون جب تک تو اسکا منصفانہ فیصلہ نہ کریگا یہ سمجھ لیجیو کہ مین تجھے اور تیری بہن کو یہان سے زندہ نہین جانے دونگا یا اپنے کو مٹا دونگا ۔

سلیمان ۔ برافروختہ ہو کر تو نہین جانتا کہ مجھ مین کتنی قدرت ہے اور مین دم بھر مین تجھے خاک سیاہ کر سکتا ہون ۔ تو کون میری بہن کی نسبت ایسے ناشایستہ الفاظ کہنے والا ہوتا ہی تیری کیا مجال ہی جو تو آنکھ بھر کر بھی دیکھ سکے ۔ ایک طمانچہ مین تیرا سر ادھر سے ادھر پھیر دونگا تو بچہ ہی تیرے منھ سے دودھ کی بو آتی ہے ۔

اسمٰعیل ۔ خیر مین اس سخت گیری سے تجھپر دھوکہ مین حملہ آور ہونا نہین چاہتا بہتر ہی کہ تم اپنی بہن کو علٰحدہ ہٹا کر مجھسے جنگ کے لیے آمادہ ہو ۔

سلیمان ۔ دیکھ اب بھی مان جا رہ کر مجھے تیرے مرے ہوے باپ کی مروت یاد آتی ہی دوسرے اپنی بدنامی کا خیال ہی کہ لوگ کیا میرے جنم مین تھوکین گے کہ مین نے ایک جیوا پر اپنے مرحوم دوست کے بیٹے کو قتل کر ڈالا ۔

اسمٰعیل ۔ مین تجھسے کہ چکا کہ تو دیرینہ مروت و محبت کو بالکل بھلا دے اور انصاف مجھسے کر لے ۔

یہ سنکر سلیمان اپنے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا اور اپنے سوارون سے کہا کہ بہت جلد اس نوجوان کوتاہ اندیش کو گرفتار کر لو ۔ اسمٰعیل بھی اپنا گھوڑا لگام پکڑ کر آگے لایا بڑھتے ہوئے سوارون کی کچھ پروا نہ کی پہلے گھوڑے کی پیشانی پر بوسہ دیا اور آہستگی مین گھوڑے پر چڑھ بیٹھا اور دس قدم پیچھے ہٹکر للکارا اے نامرد سلیمان اگر تجھ مین کچھ بھی حمیت ہے ۔ اگر تیری رگون مین ذرا بھی بہادری کا خون موجزن ہے ۔ اگر تجھے اپنے مرے ہوئے بزرگون کی کچھ بھی لاج ہے ۔ اگر زمانہ کی شجاعت سے تجھے ذرا بھی حصہ ملا ہے ۔ تیرے دماغ مین انصاف کی ذرا بھی بو ہے تو ان سوارون کو جو میری گرفتاری کے لیے تیرے حکم سے آگے بڑھے ہین واپس پھیر اور تو خود گھوڑا اگداتا ہوا میرے سامنے آ ۔ تاکہ تجھے مردانگی کی سچی بانگی معلوم ہو اور تو سمجھے کہ بہادرون کی جنگ مین یہ لطف آتا ہے ۔

یہ سنکر بھی وہ نامعقول آگے نہ بڑھا اور ہنسکر اپنے سوارون سے کہا کیا سوچتے ہو گرفتار کیون نہین کرتے زیادہ دیر نہ لگاؤ سوار اپنے آقا کی آواز سنکر یکبار حملہ آور ہونے کے لیے تیار ہو لیے ۔ نوجوان نے یہ بے انصافی

دیکھکر پھر یہ کہا - واہ قربان ایسی جوانمردی کے کہ مجھ ایک تن پر تم تنہا تن تن ملکر حملہ آور ہو کچھ بھی مردی ہو تو ایک ایک کرکے سامنے آؤ - وہان کون سنتا تھا جب نوجوان جوانمرد نے دیکھا کہ یہ ایسے نہ مانینگے اور یہ بغیر ملکر حملہ کیے باز نہین آئینگے تو اسنے بھی سمٹ کر اپنے کو جنگ کے لئے مستعد کیا اور وہ ننگی تلوار جو ہاتھ مین لیے ہوئے تھا گھوڑے ڈپٹا کر چمکائی -

آمد سے بہادر کی تزلزل ہوا رن مین
لشکر کی ترقی کو تنزل ہوا رن مین
غارت صف اعدا کا تجمل ہوا رن مین
شبیر آتا ہے یہ چار طرف غل ہوا رن مین
سب زیر و زبر مجمع مردم نظر آیا
دریا بھی ہٹا کچھ یہ تلاطم نظر آیا

شیر دن کے نیستان مین جگر خوف سے کانپے
حور و ملک و جن و بشر خوف سے کانپے
تھرانے لگے کوہ شجر خوف سے کانپے
پریون کے پرے دور تھے پر خوف سے کانپے
چلاّ کے بنی جان تو پنہان ہوئے در مین
سرقاف چھپانے لگا نقطون کی سپر مین

ہل چل تھی کہ شیرونکے قدم رن مین نہ ٹھہرے
صحرا کے پرندے بھی نشیمن مین نہ ٹھہرے
وحشت ہوئی ایسی کہ ہرن بن مین نہ ٹھہرے
برسون کے جو ساکن تھے وہ مسکن مین نہ ٹھہرے
غل تھا کہ یہ فوج اب غضب حق مین گھریگی
بھاگو نہین بجلی کوئی ساعت مین گریگی

تھی شان خدا چہرۂ انور پہ جری کے
لہراتا تھا دامان علم سر پہ جری کے
کلغی تھی عجب حسن سے مغفر پہ جری کے
ہوتا تھا ہما فرق مطہر پہ جری کے
شانہ پہ کمان بر مین زرہ تیغ کمر مین
دس بیس کا لشکر نہ سماتا تھا نظر مین

اس سج دھج سے نوجوان نے ان سوارون سے جنگ کی کہ انکے منہ پھر پھر گئے - گھنٹہ بھر کی جنگ مین پورے گیارہ آدمی قتل ہوئے جو نامرد بچے وہ سب بھاگ بھاگ کر غائب ہو گئے -

گو نوجوان کو نمایان فتح حاصل ہوئی تھی لیکن نوجوان کا جسم زخمون سے چور چور ہو گیا تھا اگر نوجوان

نوجوان اسمعیل لاشون کے ساتھ بیہوش پڑا ہے



اپنے کو نہ تھامے رہتا تو گھوڑے پر سے بیہوش گرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہتا۔ فولاد کی زرہ خون سے سرخ ہوگئی تھی اور اسکی تمام فولادی کڑیاں نرم جسم میں بیٹھ گئی تھیں۔ خود فولادی پیروں میں پڑا ہوا تھا جب سلیمان اور اسکی بہن نے یہ خستہ حال دیکھا وہ دونوں ملکر اس مجروح یا زخمی شیر پر تازہ دم حملہ آور ہوئے خیال یہ تھا کہ بہت جلد اسکا سر کاٹ لیں گے لیکن خبر نہ تھی کہ زخمی شیر غضب کا آفت انگیز اور بلا خیز ہوتا ہے نوجوان نے اپنی اُسی ناتوانی کی حالت میں اپنا دل مضبوط کرکے اور اپنے خدا کا نام لیکر مقابلہ کیا۔ آناً فاناً میں سلیمان کی گردن اُڑ کر پیروں پر آپڑی۔ بہن یہ سانحہ دیکھکر بھاگی اسمعیل نے اسکے پیچھے گھوڑا دوڑایا اور بہت جلد اُسے گرفتار کرکے اُسکی چھاتی پر بیٹھکر ذبح کر ڈالا۔ اُدھر اُسکو ذبح کیا اِدھر خود ضعف سے چاروں خانہ چت جا رہا۔

## چوتھا باب

### میری ماں کا نکاح اور غم

جب نوجوان کی آنکھ کھلی تو اُسنے اپنے کو ہسپتال میں دیکھا وہ اسپتال کہ جو وضع میں اپنے شہر سے بالکل عجیب معلوم ہوتا تھا اور اپنے پلنگ کے گرد ان غیر غیر آدمیوں کو بھی بیٹھا ہوا دیکھا جن سے کبھی آنکھ آشنا نہ تھی۔ اپنی جرأت اور دلیری سے چاہا کہ اُٹھکر اپنی مطلوبہ کی کیفیت جسکے سبب سے اسکی جان پر ہم بنا پڑی تھی دریافت کرے لیکن ضعف و ناتوانی نے اجازت نہیں دی یہ پھر بیہوش ہوکر گر پڑا کہ اتنے میں ان میں سے ایک شخص نے جو پلنگ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے یہ کہا اسمعیل تم بہت کمزور ہو ابھی اُٹھ بیٹھنے کی کوشش نہ کرو خدا نے تمھیں بچا دیا ہے۔ جب تمھارے گہرے گہرے زخم اچھے ہوگئے پھر تمھارا اُٹھ بیٹھنا یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

یہ آواز جس قدر اطمینان بخش تھی اسی قدر جرأت اور مردمی بھی دینے والی تھی۔ اس صدا میں جو بالکل غیر تھی اور اس سے کان کبھی مانوس نہ ہوئے تھے اخلاق اور مروت اخوت حمیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

**نوجوان اسمعیل**۔ اپنی اُسی ضعیف اور لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں۔ میں آپکی اس تسلی دینے کا دلی ممنون ہوں۔ مگر آپ معاف کیجیے گا اگر میں آواز کی بابت یہ ریمارک کرونگا کہ یہ آواز میرے لیے غیر مانوس ہے ایسا ہی میں مکان اور آب و ہوا کو بھی نیا ہی پاتا ہوں۔ خدا کے لیے آپ مجھے مطلع کریں گے کہ میرا

یہ گمان صحیح ہے یا ضعف دماغ کی وجہ سے یہ خیالات مجھے پیدا گئے ہین اور درحقیقت ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔

**مہربان**۔ آواز دینے والا شخص۔ نہین تمہارا یہ شبہہ بہت ٹھیک ہے مگر ہم التجا کرتے ہین کہ آپ ابھی اسکی تفتیش کی تکلیف برداشت نہ کرین دو ایک دن ٹھہر جاؤ ساری مفصل کیفیت سُن لینا۔ طبیب کی سخت ممانعت ہے کہ آپ سے ایک لمحہ بھر بھی ہم باتین کرین۔ یہ سنکر اسمٰعیل خاموش ہو رہا اسکی خاموشی نہ صرف اس شخص کی تعمیل حکم کی وجہ سے تھی بلکہ اس سبب سے بھی تھی کہ اسے غش آگیا تھا۔

اس دن سے تین چار دن کے بعد نوجوان اسمٰعیل مین اُٹھکر بیٹھ جانیکی قوت آگئی اور اب جو کچھ انکا شبہہ تھا وہ اپنے ایک نامعلوم محسن کی آواز سے سب جاتا رہا۔ جو آواز یہ تھی۔ الحمدللہ کہ اب تم اچھے ہو اور ایسی جگہ پر ہو جہان تمھاری صحت کے سامان پوری طرح سے مہیا ہین۔ جب اسمٰعیل نے اُٹھکر اسس نامعلوم محسن کی آواز کا شکریہ ادا کیا اور پھر خواہش کی کہ میری مشتبہ حالت دور کیجائے اور بتایا جای کہ یہ مکان جہان مین بیٹھا ہوا ہون کس شہر مین ہے اور مجھے مجروحی حالت سے کون اُٹھا کر لایا ہے۔ ایک شخص جو زیادہ تر تیمارداری مین سرگرم تھا آگے بڑھا اور یہ کہنے لگا۔ پیارے اور بہادر اسمٰعیل ہم اسکندریہ کے رہنے والے ہین اور یہ شہر اسکندریہ ہے جہان بیٹھے ہوے ہو جب ہمارا قافلہ وادی سلیمان مین پہونچا تو ہم نے متعدد نعشین پڑی ہوئی دیکھین عورت کی نعش کو کتون نے پھاڑ کر ٹکڑے اُڑا دیا تھا لیکن ان نعشون مین جب تم پر نظر پڑی تو معلوم ہوا کہ تم مین ہنوز سانس باقی ہے اور اگر علاج کیا جاے تو تمہارا جینا اغلب معلوم ہوتا ہے۔

چنانچہ مین نے اُٹھا لیا حالانکہ میرے ساتھیون نے روکا کہ مفت کی آفت مول لینے سے فائدہ مگر مینے انکی ایک بات بھی نہ سنی اور تمھین اُٹھا کر اپنے ساتھ ایک محافہ مین بٹھا لیا مجھے نہ صرف تمھاری بھولی بھولی صورت پر رحم آیا تھا بلکہ تمھاری شجاعانہ وضع دیکھکر اور شریفانہ ہیئت پہچان کر میرا یہی جی چاہا کہ خدا انھین جلدی اچھا کردے۔

دو روز تک مین قاہرہ مین رہا اور تیسرے روز اسکندریہ چلا آیا آج ۱۹ انیسوین دن تم ہوش مین آئے ہو

**اسمٰعیل**۔ حیران ہوکر کیا یہ اسکندریہ ہے۔ اور آپنے اپنی آنکھون سے دیکھا تھا کہ کتون نے عورت کی نعش کو پھاڑ کر ٹکڑے اُڑا دیے۔

**شخص**۔ ہان مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ اسکے ٹکڑے اُڑ گئے تھے۔

**اسمٰعیل** ۔ خوش ہو کر شکر کی بات ہے کہ اللہ نے میری مراد دلی دی کہ اُسے دشمنوں سے چھڑوایا - یہ سنکر نوجوان اسمٰعیل نے کوشش کی کہ پوری سرگرمی اور مستعدی سے ایسے محسن کا شکریہ ادا کروں کہ جسنے میری جان بچائی ہے لیکن ضعف سے نہو سکا اور پھر اُسے حالت غشی طاری ہونیکو تھی کہ محسن نے سنبھالا اور کہا اے نوجوان تو اس بات کی ہمت نہ کر جو تجھسے نہو سکے ہمیں تیرے شکریہ کی ضرورت نہیں ہے ہم نہیں چاہتے کہ تو حد سے زیادہ ممنونی ظاہر کر کے ہمیں شرمندہ کرے ہم سے تیری پوری خدمت نہو سکی خیر اللہ نے تجھے اچھا کر دیا یہی ہماری خوشی اور ہمیں شکریہ کرنے کا مقام ہے -

**نوجوان** ۔ نہیں نہیں میرا فرض ہے کہ میں آپکا شکریہ ادا کروں اور آپسے امید ہے کہ آپ قبول فرمائیں گے - غرض اسی قسم کی باتیں ہوتی رہیں بعد ازاں محسن اُٹھکر چلا گیا اور اسمٰعیل نوجوان آرام کرنے کے لیے لیٹ رہا پندرہ بیس دن کے بعد اسمٰعیل تندرست ہو گیا اور غسل صحت کر کے گھوڑے سوار ہو کر اپنے محسن کے ساتھ اسکندریہ کے بازار کی سیر کرنے نکلا - ایک سڑک اپنی جائے قیام سے بہت مشکل سے طے ہوئی ہو گی کہ یکایک دور سے پاپیادہ اسمٰعیل کو ایک ایسی صورت نظر آئی جو اُسے دلچسپی دیچکی تھی اسنے بہت غور سے دیکھا لیکن جب تک وہ پاس نہ آگئی معلوم نہ ہوا کہ یہ کون ہے اور اس سے کیا تعارف ہے اِدھر اُس آتی ہوئی صورت نے دیکھا کہ وہ شکل جو دل لبھانے والی ہے اور جسمیں غضب کی مقناطیسی قوت ہے یہ اُسی نوجوان کی ہے کہ جسنے میرے لیے بہت کچھ آفتیں سہی ہیں جب دونوں قریب ہوے تو معلوم ہو کہ یہ میری ماں تھی جو اپنی ایک خواص کے ساتھ آرہی تھی - اسمٰعیل نے دیکھتے ہی اپنے گھوڑے اور اپنے محسن کو چھوڑ دیا اور تن تنہا میری ماں کے پاس آیا نوجوان کی یہ کیفیت تھی کہ سڑک ہی پر وہ قدمبوسی کے لیے جھکا چلا جاتا تھا لیکن راہ کا خوف اور میری ماں یا اپنی مطلوبہ کا ادب مانع آتا تھا میری ماں بھی یہ صورت دیکھکر کہ اسکندریہ میں اسمٰعیل کیونکر آگیا اور اسے کیونکر معلوم ہو گیا کہ میں یہاں ہوں حیران تھی - لیکن وہ پوشیدہ ہی پوشیدہ خوشی جسکا وجد انگیز سرور از خود طبیعت میں موجزن ہو رہا تھا چہرہ پر بخوبی جلوہ دے رہی تھی - میری ماں قاہرہ سے صرف اپنی جان کی دہشت سے بھاگی تھی لیکن پھر بھی نوجوان اسمٰعیل کا خیال شب و روز دامنگیر رہتا تھا اور اُسے یقین ہو چکا تھا کہ نوجوان اسمٰعیل کی اب کبھی صورت دیکھنی نصیب نہیں ہو گی لیکن خدا نے قدرتی سامان اسقدر کر دیے کہ از خود دونوں عاشق و معشوق کا ملنا ہو گیا - وہ ملنا جسکی امیدیں طرفین سے منقطع ہو چکی تھیں - ہر چند میری ماں نے کوشش کی

کہ اپنی اضطرابی حالت کو ظاہر ہونے دے لیکن اس کمبخت عشق کی بھڑکتی ہوئی آگ اور اسکے شعلے ایسے دھیمے نہیں ہوتے کہ انکا خوفناک اثر ہولناکی سے اعضا پر خصوصاً چہرہ پر ظاہر نہ ہو۔

**اسمٰعیل** ۔ نہایت ادب اور محجوبانہ طرز سے ۔ کیا آپ مجھے اجازت دینگی اگر مین آپ کے ہمراہ آپکے جائے قیام پر چلنے کی خواہش کرونگا۔

یہ سنتے ہی میری ماں نے ساتھ لے چلنے پر خوشی ظاہر کی ۔ پھر اسمٰعیل نے اپنے محسن سے اجازت لیکر میری ماں کے ساتھ اسکی جائے قیام پر آیا۔

جب میری ماں اسمٰعیل کو اپنے مکان مین لیکر آئی تو ایک کمرہ مین تنہا لیجا کر جو کچھ گذری تھی سب اپنی اصلی حالت بیان کی اور کہا کہ یہ یہ آفت مجھپر گذری تھی شکر ہے کہ قافلہ مین سے ایک شخص نکل آیا اور اسنے یہ کیا کہ میری جان بچائی آج ہی مین نہا دھو کر اور غسل صحت کر کے نکلا تھا کہ تم مل گئین مجھے اور چاہیے ہی کیا تھا۔

**میری ماں** ۔ خوش ہو کر ۔ تم معاف کرنا اگر مین صاف طور سے عرض کرونگی کہ مین قاہرہ چھوڑ کیونکر چلی آئی اور کس وجہ سے مین وہان ایک دن بھی نہ رہ سکی ۔

**اسمٰعیل** ۔ کیا تم ایک دن بھی میرے جانے کے بعد نہ رہ سکین ۔ مجھے یہ خبر نہ تھی مین سمجھا تھا کہ تم ابھی اسکندریہ آکر پہونچی ہو ۔

**میری ماں** ۔ نہین جسوقت تم کوتوال سے سلیمان وادی مین لڑنے گئے ہو مین شب کو جہاز مین بیٹھکر اسکندریہ چلی آئی ۔

**اسمٰعیل** ۔ پھر تمھین میری خبر نہ ہوئی کہ مین نے کیا کیا اور آخر تمھیں میری جنگ کا کیا ہوا۔

**میری ماں** ۔ بولا کر ۔ نہین پھر مجھے خبر نہ ہوئی ہان افواہاً مین نے سنا تھا کہ تم میدان مین قتل ہو گئے ۔

یہ سنکر نوجوان نے ٹھنڈا سانس بھرا اور افسوس کنان یہ کہنے لگا ۔

ہرچند ترا زنام ما ننگ ست — ہرچند ترا زیاد ما عار ست
با نام توام ہزار ہنگامہ — با یاد توام ہزار ویک کار ست

**میری ماں** ۔ خفیف ہو کر اور نیچی نگاہین کر کے ۔ نہین نہین یہ تم ہرگز نہ خیال نہ کرو مین تمھین یقین دلاتی ہون کہ مین تیری دلی شیدا ہون اور یہ الفاظ اظہار محبت تمھاری بے اطمینانی کے لیے مین نے کہے ہین ۔

**نوجوان** ۔ آہ مارکر ۔ اے خاتون تیرا کچھ قصور نہین ہے یہ صرف میری محبت کی خامی ہے کہ جس کا اثر

تمھین مطلق نہین ہوا-

**میری ماں**- یقین دیتے ہوے لہجہ مین- مین اس امر کے اظہار کرنے کی کوشش نہ کرونگی کہ مجھے تم سے کتنی محبت ہے ہان اس بات پر آمادہ ہون کہ مین تمھین اپنا خاوند بنا نا فخر سمجھون-

یہ سنتے ہی نوجوان کھل گیا اور اسقدر خوش ہوا کہ اسکی تمام افسردگی آناً فاناً مین جاتی رہی سنی ننھی اُٹھتی ہوئی خوشی کا عکس چہرہ پر موجین مارنے لگا اور مبارک جذبون نے اپنا نیا رنگ پوری قوت سے رونگٹے رونگٹے مین ہویدا کیا-

فوراً نوجوان دو زانو کھڑا ہو گیا اور اپنی مطلوبہ کی قدمبوسی کے لیے آمادگی ظاہر کی- میری مان نے بہت نرمی اور خلق سے اپنے دونون ہاتھون سے اسکا سر اُٹھایا اور اپنے گلے سے لگا لیا- بڑی دیر کی گفتگو کے بعد تاریخ شادی قرار پائی-

ایک دن شب کو شادی کی رسم ادا کی گئی اور دونون نے اپنی مراد دلی کو بر آتے ہوئے دیکھا میری مان نے اپنی حیثیت سے زیادہ روپیہ خرچ کیا اور جس قدر ممکن تھا خوشی و خرمی کے سامان بہم پہونچائے- جب وصل کی گھڑی قریب ہوئی اور نوجوان دولھا سج سجا کر دُلھن کے کمرہ مین جانے لگا تو پیچھے سے زور سے دروازہ پر سخت دستک کی آواز آئی- اس آواز مین تحکم اور درشتی پائی جاتی تھی نوجوان اُلٹے قدمون پھرا اور پہلے جاکر دروازہ کھولا تاکہ دریافت کرے کہ یہ کون دستک دے رہا ہے- دروازہ کھلتے ہی بیس پولیس کے سپاہی درانہ اندر چلے آئے اور جلدی جلدی دریافت کرنے لگے کہ اسمٰعیل یہین رہتا ہے اسمٰعیل یہین رہتا ہے اسمٰعیل نے جواب دیا وہ مین ہی ہون جسکو تم دریافت کر رہے ہو- اُنھون نے فوراً اسمٰعیل کو گرفتار کر لیا- ہرچند اسمٰعیل نے غل مچایا اور دریافت کیا کہ تم میری گرفتاری کا سبب تو بتاؤ بیوجہ کیا ہے جو تم نے مجھے پکڑ لیا-

**سپاہی**- تو زبردست خونی ہے تو نے کوتوال اور کوتوال کی بہن کو قتل کر ڈالا ہے- تلاش کرتے ہوے بڑی دقت سے تو آج ملا ہے- اب ہم تجھے قاہرہ لیجائینگے یہ سنتے ہی اسمٰعیل سناٹے مین رہگیا اور اب وہ بے دست و پا تھا اس سے کچھ نہ ہو سکتا تھا جب بہت غل مچا تو میری مان دُلھنون کی پوشاک پہنے ہوے نکلی اپنے نئے دولھا کو گرفتار پاکر دھڑا دھڑ پیٹنے لگی اور اسقدر روئی کہ اسکی ہچکی بندھ گئی- یہ واقعی ایک خوفناک نظارہ ہے کیسا ہی سنگدل کیون جب بھی ایسے واقعہ کو دیکھکر رو اُٹھتا ہے- نوجوان کی ریشمی زلفین ہتھکڑیون مین ڈوبی ہوئی تھین سپاہیون کے ہاتھون مین گھسٹنے لگین- اور اسکے تمام پر تکلف مین

کپڑے سپٹ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ تمام نئی نئی اُمنگوں اور دلی آرزؤں کا خون ہو گیا۔ وہ امیدیں جو مدت سے اُٹھ رہی تھیں اور جنکی بر آنے کی اس گھڑی مین آرزوئیں سب خیرباد ہو گئیں۔ نوجوان کی آنکھوں کے آگے اُسکی موت کی تصویر پھر گئی تھی اسے یقین ہو چکا تھا کہ اب مین قتل کیا جاؤنگا۔ لے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ کی تصویر کا نقشہ اسکی آنکھون کے آگے کھنچگیا تھا مایوسانہ چارون طرف اپنے کسی معاون کی تلاش مین اسکی نگاہین دوڑ رہی تھین مگر کوئی ایسا بھی نہ تھا کہ جو اسکی مدد کو آتا اور اُسے دم بھر کے لیے رہائی دلوا آتا۔ وہان کون تھا کہ جو اس مظلوم کے حال زار پر رحم کھاتا۔ وہان کون تھا جو اس کے زدہ خیالات او شکستہ قلب پر ترس کھا کر اس بیدرمان بلا سے نجات دلوائے۔ کون تھا جو اسکی زاری پر کچھ دیر پکار کر خون کے آنسو بہائے۔ نوجوان کی آنکھون مین زمین آسمان دشمن معلوم ہوتا تھا۔ اسس حالت مین بھی اپنی دُلہن کے محبت کے شعلہ اسکی طبیعت مین برابر بھڑک رہے تھے اور وہ بار بار یہی کہتا تھا

نکل جائے دم تیرے قدمونکے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

میری مان۔ یا نوجوان اسمٰعیل کی نئی دُلھن نے باآواز بلند کہا۔

ہے آپ کو منظور مرا رانڈ بنانا
آنا مرا اور آپ کا سر دینے کو جانا
راس آیا نہ صاحب کو مجھے بیاہ کے لانا
رو کون تو بھلا کسنے مرے کہنے کو مانا

اتنا تو کہے جاؤ کہ کب ہوگی ملاقات
دولھا نے کہا حشر مین اب ہوگی ملاقات

جب یہ کیفیت ہوئی تو تمام خواصین سپاہیون پر پل پڑین اور ہر دو ایک کو قتل کر کے اپنی بیگم صاحب کے دولھا کو چھڑا لیا۔

نوجوان اسمٰعیل نے رہا ہوتے ہی فوراً اپنے جنگ کے کپڑے زیب تن کیے اور چاہا کہ بہت جلد انکا تیا پانچا بنا کر اپنی بیوی کو لیکر چلتا بنون۔ نوجوان کو جنگ مین بڑی مشاقی تھی گو اسکے پاس گھوڑا نہ تھا لیکن پھر بھی اپنے ہتھیار باندھکر وہ بیچ دیچ دکھائی کہ حملہ آور دنگ رہ گئے۔ اسس موقع پر میری مان کی خواصون نے بڑی داد مردانگی دی جب تک کہ نوجوان زرہ بکتر پہنکر درست ہو گیا وہ انھین برابر روکتی رہین۔

رات کا وقت تھا آفتاب کو غروب ہوئے چار گھنٹے گذر چکے تھے ہلکا ہلکا ابر بھی جگمگ جگمگ کرتے ہوئے

ستارون پر چھا گیا تھا اور دھیمی دھیمی سرد سرد ہوا بھی چلنے لگی تھی ایسے سرور کے وقت نوجوان اپنے بے ریش و بروت رخسارون سے زرہ بکتر پہنے ہوے ننگی تلوار ہاتھ مین دروازہ کے باہر نکلا۔

باہر آکر دیکھا کہ قریب سو سوا سو آدمیون کے جن مین کچھ سوار ہین اور کچھ پیادے ہین آمادۂ پرخاش کھڑے ہین ہین۔

ایک شخص نے بآواز بلند یہ کہا۔ او اسمٰعیل اگر تو چاہتا ہے کہ زندہ رہے تو ہمسے جنگ کرنے پر آمادہ نہو۔

**اسمٰعیل**۔ مین مطلق بے قصور ہون یہ کبھی نہوگا کہ جب تک میری جان مین جان باقی ہے مین تمھین اپنے کو زندہ حوالہ کرون۔ مین اپنی خواصون کا بہت ممنون ہون گا جنھون نے مجھے رہائی دلوائی یہ مردانگی نہین ہے کہ دھوکے مین ایک شخص کو گرفتار کرلیا۔ نوجوان کو یقین کامل تھا کہ آج مین ہرگز نہ بچونگا لیکن اپنی مطلوبہ کے سامنے اسکو اپنی داد مردی دینے کا خاصہ موقع مل گیا۔ خدا کمبخت عشق سے بچائے کہ جو اس نوعمری مین یہ یہ آفتین ڈھاتا ہے

منجھلا سا قد اور عطر ملے ہوئے جسم مین چلتا اور زرہ بکتر آراستہ ایک ایک قسم کے دو دو ہتھیار زیب تن ایسے سرور اور ٹھنڈے وقت مین یکایک جو چاند نکل آیا اور اُسکی خنک شعاؤن کے نور پر عکس جون ہی اسکے رخسارے پر پڑے اور ہی عالم ٹھٹکتی ہوئی نوجوانی کی بانکی تخانقین کی آنکھون مین کھنچ گئی۔

شمع حرم الم نزلی تھا قد بالا
پایا یہ کہان ماہ دو ہفتہ مین اجالا
شانہ پہ کمان بر مین زرہ ہاتھ مین بھالا
اک حسن کی تصویر تھا وہ گیسوؤن والا
نقشہ کسی انسان کو گر دے تو حق ایسا
عالم کے مرقع مین نہین اک ورق ایسا

تھا صولت و شوکت سی سوارون کا جگر آب
لڑتا تو کجا آنکھ ملانے کی نہ تھی تاب
چہرے کی لطافت پہ تصدق گل شاداب
غیرت سے اُڑا جاتا تھا رنگ رخ مہتاب
حق نے رخ روشن کو عجب نور دیا تھا
خورشید نے بھی شرم سے منھ پھیر لیا تھا

حیران تھا لشکر یہ ملک ہے کہ بشر ہے
گیسو ہے کہ ہالا ہے جبین ہے کہ قمر ہے
یہ ابروؤن کی بیت ہے یا حسن کا گھر ہے
پلکین ہین کہ سرپنجۂ شہباز نظر ہے

ہاں دیدۂ آہو بھی نگاہوں سے گرے ہیں
آنکھیں ہیں کہ دو شیر نیستاں میں کھڑے ہیں

بولا کوئی بیدرد کہ لڑکا ہے یہ جانباز
نکلا ہے نہ سبزہ نہ مسیں ہیں ابھی آغاز
تیور ہیں مگر شیر کے چتون کا ہے انداز
برگشتہ ہوا اس سے فلک تفرقہ پرداز

آئی ہے مہاب بیاہ کے پھولوں کی بدن سے
کس وقت میں دولہا کو چھوڑایا ہے دلہن سے

گزری جو شب عقد تو قسمت نے رلایا
جاگے تھے خوشی میں مگر آرام نہ پایا
قسمت سے اسے مسند شادی سے اٹھایا
رونے کے سوا اور سہنے کو نہ بن آیا

دیکھا ہے دلہن کو جو محبت کی نظر سے
اب دیکھتے ہیں گھر کو وہ حسرت کی نظر سے

نوجوان نے پہلے بڑھکر ایک سوار پر جو آگے بڑھا تھا وار کیا وہ گھوڑے سے بے سر جدا ہو کر نیچے آپڑا نوجوان اسمٰعیل جھٹ پٹ اسپر سوار ہوگیا اور اب تلوار چلنی شروع ہو گئی جب دو تین آدمی مارے گئے تو اس رسالہ کا سردار جو سب میں زور آور اور طاقتور تھا اسمٰعیل کے مقابلہ میں آیا۔

آیا وہ ستمگار سجے اسلحہ تن پر
شانہ پہ کمان رخ پہ جھلم فرق پہ مغفر
ترکش بھی دہن کھولے ہوئے صورت اژدر
بر میں تو زرہ اور کمر خس میں خنجر

کف غیظ سے منہ میں تھی سخت زباں پہ
اک ہاتھ تو شمشیر پہ اور ایک عنان پہ

نیزہ صفت مار زباں منہ سے نکالے
ترکش تھا کہ بانبی میں نظر آتے تھے کالے
تلوار کا منہ ایسا کہ فولاد کے کھالے
ڈھال ایسی کہ جو کوہ کے دامن کو چھپالے

گرز ایسا فلک خاک کا پیوند ہو جس سے
چار آئینہ وہ تیغ کا دم بند ہو جس سے

اور زیر زرہ پہنے تھا اس طرح کا بکتر
خنجر نہ اثر جسپہ کرے اور نہ جمدھر
زنجیر سے باندھے تھا کمر یوں وہ ستمگر
حلقہ میں ہو جس طرح لئے کوہ کو اژدر

وہ رشک تہمتن تو فرس پیل دمان تھا
اسوار نہ تھا کوہ پہ اک کوہ روان تھا

پرکار سے میدان میں پھرنے لگے مرکب
بندھتا تھا کوئی بند نہ بندھتا تھا کوئی چھب
رد کر دیا نوشاہ نے وار اُسنے کیا جب
جرأت میں یہ نوشاہ تھا اور وہ مرحب

اُٹھتے تھے سُم گرد کے میدان بلا میں
چنگاریاں اُڑتی تھیں سنانوں سے ہوا میں

نیزوں کی ہوئی رد و بدل آن میں برابر
گھوڑے بھی تک و پو سے پسینہ میں ہوئے تر
تھک تھک گئے پسپا نہوا وہ نہ یہ سرور
تھے غیظ میں نوشاہ تو غصہ میں ستمگر

وہ گونجتا تھا شیر کے مانند اُدھر سے
یاں یا اسد اللہ کے نعرے تھے جگر سے

دولھا کی طرف بڑھکے لگا کہنے وہ بے پیر
خالی گئے گو نیزہ و گرز و تبر و تیر
مشہور ہے دست ملک الموت یہ شمشیر
اے طفل حسین اب نہ بچیگا کسی تدبیر

دو ٹکڑے کرونگا تجھے یکتائے جہان ہون
تو مور سے کمزور ہے میں پیل دمان ہون

دولھا نے کہا نول کے شمشیر دو دستی
پہونچائیگی دوزخ میں تجھے ظلم پرستی
اک دم میں نہ یہ زور رہیگا نہ یہ مستی
دیکھیں کسے ہو آج بلندی کسے پستی

اس تیر کا دیکھیں گے بھلا کون ہدف ہے
شیطان ترا حامی ہے خدا میری طرف ہے

یہ کہکر نوجوان اسمٰعیل نے بڑھکر ایک وار کیا لیکر اسنے وار خالی دیکر ایک گرز اسمٰعیل کے گھوڑے کے سر پر مارا۔ اِدھر گرز کھا کر گھوڑا گرا اور اُدھر مخالف نے بڑھکر ایک تلوار ماری نوجوان نے خالی وار دیکر ایک پیترا کاٹ کر تلوار کے ہاتھ سے صاف گردن اُڑا دی۔ اسکا قتل ہونا تھا کہ سب سوار بھاگے مگر نوجوان کی بدقسمتی سے بھاگتے ہوئے سوار نے ایک تیر مارا تیر ایک طرف کنپٹی میں لگ کر دوسری طرف پار نکل گیا۔ وہ تو سب بھاگ گئے لیکن نوجوان گر پڑا میری ماں نوجوان کی نعش پر سر کھولے ہوئے بھاگی۔

افسوس ہیکہ ایک بات بھی نہ کرنے پایا تھا کہ نوجوان نے میری ماں کے زانو پر جان دیدی۔
نوجوان کی خون آلودہ صورت اور چمکتے ہوئے رخساروں پر شرارہ خون کا بہنا اور پھری ہوئی پتلیاں جو زبان حال سے قاتل کی خدا کی درگاہ مین فریاد کر رہی تھین میری ماں کے کلیجہ کو چھاتی سے نکالے لیتی تھین۔ میری ماں خواصون کی مدد سے نوجوان کو گھر مین اُٹھا کر لے گئی اور پھر سب نے مل کر ماتم کرنا شروع کیا ایک قیامت برپا ہوگئی۔

## پانچوان باب

### نئی مصیبت

یہ وہ نظارہ تھا کہ جسنے میری ماں کو تباہ و برباد کر دیا اسکو یقین ہوگیا کہ اب میری زندگی کے دن آخر ہو گئے۔ اور اب ہرگز میری خوش نصیبی کے دن کبھی نہین آئین گے میری بدبختی انتہا درجہ پر پہونچ گئی ہے کہ ایک نوجوان نے مجھسے دل لگایا وہ بھی بیچارہ نہ رہا۔

| | |
|---|---|
| حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد |

کبھی اس خون آلودہ کپڑے کو جو مُردنی چھائے رخساروں پر پڑا ہوا تھا اُٹھا کر ماتم کرتی تھی کبھی اپنا گریبان چاک کر کے بیہوش زمین پر گر پڑتی تھی کبھی اسکا ارادہ تھا کہ خودکشی کر لے۔ مگر خواصین روکتی تھین اور سمجھاتی تھین کہ اس شہید کی نعش کو نہلا دھلا کر تدفین کرنی چاہیے۔ غیر شہر ہے غیر جگھہ ہے ہر شخص ناواقف ہے اگر ہمپر کوئی نئی آفت آپڑے گی تو اپنی جانون کے لالے پڑ جائین گے۔ یہ غم ایسا تھا کہ جسنے میری ماں کے جگر کو شق کر دیا۔ اسکا خون پانی ہوکر آنسوؤن کے ذریعہ سے آنکھون سے بہگیا۔ کبھی اسکے خون مین اپنا دوپٹہ تر کرتی تھی کہ قیامت مین خدا کے آگے فریاد کرونگی مگر برخلاف اسکے نوجوان خاموش پڑا ہوا تھا اسے خبر بھی نہ تھی کہ میرے سرہانہ بیٹھا ہوا کون غل و شور مچا رہا ہے۔
خواصون نے جب دیکھا کہ ہماری بیگم صاحبہ کا حال گھڑی بہ گھڑی بدتر ہوتا جاتا ہے کیا عجیب ہے جو پھڑک پھڑک کر جان دیدے اُنھون نے میری ماں کو خاک سے اُٹھایا اور علٰحدہ کمرہ مین لے گئین۔ صبح تک وہ یہ زاری کرتی رہی اور ہر وقت نعش کو دیکھا دیکھکر مفصلہ ذیل بین مین بیٹھتی رہی۔
جب تک کہ مدفن تک نعش نہ گئی اُسکی یہی کیفیت رہی بیتابی مین یہ حال ہوگیا کہ اسنے نوجوان کو زندہ سمجھا اور یہ خیال اسکی بہکی بہکی باتون سے بخوبی ہویدا تھا۔ کیونکہ کبھی زندہ سمجھکر خطاب کرتی تھی

اور کبھی مردہ سمجھکر اس سے باتین کرتی تھی۔ چنانچہ ایک بار گھبرا کر یہ کہنے لگی۔

ای چارہ گر آ چک کہ دم چارہ گری ہے
اپنی ہی تو کر دیکھ عبث نسخہ دری ہے
مین جان سے مرتی ہون تجھے بیخبری ہے
ہو جاؤنگی مین جانبر تو تری ناموری ہے
کیون پہلے ہی درمان سے یقین ذرا تری ہے
یون دعوی ہے صفا تو یہ بیہودہ سری ہے
گر تجھ سے مریضون کی دوا ہوئی تو جانین
بیمار محبت کو شفا ہووے تو جانین

ہر چند کہ درمان ہی نہین عشق تپان کا
پر شکر ہے مسہل علاج اپنی تو جانکا
زخم دل مجروح پہ لگتا نہین ٹانکا
وہ حال نہین ہے دل بیتاب توان کا
فرقا فلق ہجر مین بچنا ہے یہان کا
تھمتا نظر آتا ہے لہو زخم نہان کا
تاثیر دوا اب تری کر جائے تو جانے
ہر چند کہ ناسور ہے بھر جائے تو جانے

یہ کہکر یکایک دھڑام سے پیچھے جا پڑی اور اسقدر لوٹی کہ بیہوش ہو گئی۔ خواصین دوڑین کیوڑا چھڑکا اور بیگم کو پھر زاری کرنے کے لیے ہوش مین لائین۔ یقیناً اگر خواصین نہ روکتین تو میری مان خودکشی کر لیتی۔

اسپر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا اسکے پریشان اور مضطرب دل پر ایک ایسا الم کا بھالا لگا تھا جسنے قریب قریب اسکا کام تمام کر دیا تھا ایک آہ مارتی تھی اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر چپکی ہو رہتی تھی کبھی سینہ پر ہاتھ رکھکر جھک جاتی تھی۔ پھر یکایک نعش کو جا چمٹی اور مرے ہوئے نوجوان کی صورت دیکھکر یون مخاطب ہوئی۔

دیکھو تو ادھر کو کہ کبھی دیکھتی ہین ہم بھی
آئینہ نمط پشت بدیوار تھی ہین بھی
غیرونکی طرح محرم اسرار تھی ہین بھی
منظور نظر صورت اغیار تھی ہین بھی
حسرت کش حسرت دیدار تھی ہین بھی
اس چشم عنایت کی سزاوار تھی ہین بھی
یون شربت دیدار سم آمیز نہین تھا
کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا

کہدیجے تو یہ کیا بات ہے قربان تمھارے
اے کس لیے رہتے نہین تم گھر مین ہمارے
کچھ طور نظر آتے ہین بدلے ہوئے سارے
آئے کبھی برسون مین تو آتے ہی سدھارے
ہے ناز نہ ایما نہ ادائین نہ اشارے
لیٹے بھی اگر پاس تو چپ شرم کے مارے
پھر کس لیے برقع رخ روشن پہ لیا ہے
پھر کیون نئے سر سے وہی پہلی سی حیا ہے

| | | |
|---|---|---|
| وہ جسکے ہوا صرف سب انداز تمہارا<br>پوشیدہ نہ تھا جس سے کوئی راز تمہارا | مدِ نظرِ چشم نظرباز تمہارا<br>وہ محرم ہر غمزۂ غماز تمہارا | وہ یون تو ہوئین ہمدم و دمساز تمہارا<br>اک عمر تلک جس پہ رہا ناز تمہارا |
| | حسن آئینہ دیدۂ دیدار طلب تھا<br>سر حلقۂ عشاق وفادار طلب تھا | |
| بیہودہ سدا بوئی خمار مین چمن ہے<br>اب ہوش کہان آپ کہین دھیان کہین ہے | یا طبع مین الطاف تھی یا بر سر کین ہے<br>آتے ہی یہان بس چلی جانیکی کہین ہے | وہ مہر وہ الفت وہ محبت ہی نہین ہے<br>بیوجہ شب و روز شکن بر جبین ہے |
| | فرق آہ پڑا طرز ملاقات مین کیسا<br>غصّہ ہی چلا آتا ہے ہر بات مین کیسا | |
| وہ ناز کی اب نرگس بیمار کہان ہے<br>وہ رنگ رخِ غیرتِ گلنار کہان ہے | وہ کشمکش کاکل خمدار کہان ہے<br>وہ بوئی تن رشک سمن زار کہان ہے | وہ پیچ و خم طرۂ طرار کہان ہے<br>وہ تازگی و رونق رخسار کہان ہے |
| | گلگونہ سی چہرہ پہ وہ جلوت ہی نہین اب<br>بدلے گئے کچھ تم تو وہ صورت ہی نہین اب | |

غرض یون ہی پیٹتے پیٹتے صبح ہوگئی - خواصون نے جلدی نہلا دھلا کر کفن پہنایا - اور گورستان کی طرف لیکر چلین - جسوقت جنازہ اٹھا ہی در و دیوار سے یہ صدائین بلند ہو رہی تھین - عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے -

چُپ چپاتے بیچارہ کو دفن کر دیا اور پھر خاموشی سے سب اپنے گھر چلی آئین -

خواصین - حضور بیگم صاحبہ آپ اپنی طبیعت کو ذرا ڈھارس دین اور دل کو سنبھالین اور اپنی جان کی حفاظت کا فکر کرین - میری عمر شاید سات آٹھ مہینے کی ہو گئی تھی مین ہنوز دودھ ہی پیتا تھا لیکن نوجوان کے قتل نے مجھے بھی دو روز تک بھوکا پیاسا مارا - میرا یہ وہ زمانہ تھا کہ مجھے اس پیچ و تاب اور کشمکش کی خبر بھی نہ تھی کہ کیا ہو رہا ہے اور زمانہ کا رنگ کیسا ہے مین چھوٹی سی پلنگڑی پر لیٹا ہوا انگوٹھے چوسا کرتا تھا - جب خواصون نے یہ خوف انگیز باتین کین تو میری ماں نے بولا کر جواب دیا جو کچھ تمہاری صلاح ہو کیا جائے -

خواصین - بس صلاح یہی ہے کہ اس کمبخت شہر سکندریہ کو چھوڑ کر کہین دوسری طرف رخ کرین -

عاشق کا جنازہ خواصین لیے جا رہی ہین



**ہیری مان** - جب تک منزل مقصود کا تعین نہ ہو جائیگا ہم کیونکر اسکندریہ سے جا سکین گے۔
**خواصین** - بہتر ہے کہ ہم بغداد چلین پھر وہان سے جو کچھ بندوبست ہو گا کیا جائیگا۔
**ہیری مان** - یہانسے بغداد کتنی دور ہے اور وہ کوئی اچھا شہر ہے - یا قصبہ ہے یا کوئی جزیرہ ہے -
**خواصین** - یہ تو ہمین بھی نہین معلوم مگر ہان جب ارادہ ہو گا تو معلوم ہو جائیگا -
**ہیری مان** - اچھا تمھین اختیار ہے چلو مجھے تو انکار نہین لیکن میرا قدم اسکندریہ سے نہین اُٹھتا میرا ارادہ ہے کہ مین یہین اپنی زندگی کے دن گذاردون اور ایک بہت بڑا نوجوان کا مقبرہ بنواکر اُس مین جاروب کشی کیا کرون -
**خواصین** - یہ آپ صحیح فرماتی ہین لیکن پھر یہی آپ اپنی ننھی سی جان (میری طرف اشارہ کرکے) کی طرف دیکھیے اگر آپ فقیر ہو جائین گی تو یہ بے دودھ تڑپ تڑپ کر مرجائیگا - جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو گیا لاکھ آپ روئین گی اور فقیر بنکر اُسکی قبر پر جاروب کشی کرینگی لیکن وہ نوجوان پھر کر واپس نہین آجائیگا انسانی زندگی کا خاصہ ہے کہ اسپر ایسے ایسے اتفاقی سانحات اکثر گذرجاتے ہین لیکن یہ عقلمندی ہے کہ نہایت سہولت سے انکو ٹالا جائے اور خدا کی رحمت سے مجبور ہو کر ایک ہی آفت کی نذر اپنی جان نہ کردینی چاہیے یہ ہمین یقین ہے کہ ہماری یہ باتین شاید اس تازہ تازہ غم مین سمجھ مین نہ آئین گی لیکن اگر آپ بغور ملاحظہ فرمائین گی تو آپکو معلوم ہو گا کہ جو کچھ ہم عرض کر رہے ہین یہ بڑے بڑے آیندہ نتائج پر مبنی ہین - ہان اگر یہ بات ہوتی کہ رونے پیٹنے فقیر بننے سے وہ نوجوان زندہ ہو جائیگا اور اُسکی خون آلودہ صورت دُھلکر پھر صاف خون سے چمکنے لگے گی کیا مضائقہ ہے ہم بھی آپ ہی کے ساتھ فقیر ہوتے ہین - مگر نہین یہ ہرگز نہین جب روح جسم سے نکل گئی پھر یہ ممکن نہین کہ ہزار آدمیون کے رونے دھونے سے بھی وہ واپس مردہ تن مین پھر کر آئے -

| | |
|---|---|
| عرفی اگر بگریہ میسر شدی وصال | صد سال میتوان بہ تمنا گریستن |

یہ باتین ایسی نہ تھین کہ جنکا اثر ہیری مان کے دل پر نہوتا - اسنے گوش دل سے خواصون کی اِس نصیحت کو سنا بڑی دیر تک سنکر خاموش بیٹھی رہی بعد ازان گریبان تفکر سے سر نکال کر یہ کہنے لگی تمھاری یہ نصیحت آمیز باتین میری سمجھ مین آگئین - مین تمھاری اس دردمندی کا شکریہ ادا کرتی ہون لیکن مین تم سے اس امر کی معافی مانگتی ہون کہ تین چار روز مجھے یہان قیام کرنیکی اجازت دو

بعدازان جدھر تم کہو گی مین چلی چلونگی - مجھ مین قوت نہین ہے کہ مین ایک فرسنگ بھی راستہ طے کر سکون -

**خواصین** - خیر دو تین دن کا کچھ مضائقہ نہین لیکن اسباب وغیرہ سب باندھکر تیار کر لینا چاہیے -

**میری ماں** - ہان یہ بہت ٹھیک ہے - چنانچہ فوراً سفر کی تدبیر ہونے لگی اور جو کچھ اسباب اوپر پریشان پڑا ہوا تھا سمٹنا شروع ہو گیا -

تین دن مین میری ماں کو صبر آیا اور کچھ کچھ اسکا دل قرار پر آیا - چوتھے دن ایک قافلہ کے ساتھ بغداد کی طرف رخ کیا -

شاید اسکندریہ کو چھوڑے ہوئے گیارہ دن گذرے تھے کہ قافلہ نے ایک پہاڑ کی گھاٹی مین قیام کیا جس جگہ قافلہ نے قیام کیا تھا وہ بہت خوبصورت فطرتی چراگاہ تھا - ایک مصفا ٹھنڈے پانی کا چشمہ ایک طرف دامن مین بہ رہا تھا - اور دوسری طرف صدہا قسم کے پھول کھل رہے تھے جنکی عطر بیز لپٹین لوگون کے تنون مین نئی روحین پھونکتی تھین - یہان کی آب وہوا نے میری ماں کو گویا نئے طور سے زندہ کر دیا - اسکو یہ مقام بہت اچھا معلوم ہوا - پہاڑ کی خوشگوار آب وہوا - جنگل کی نکھری ہوئی اور پاکیزہ ہواؤن کے جھونکے - چشمہ کا لہرین مارنا - قافلہ والون کا غل وغپاڑہ - کسی کا گانا کسی کا قہقہہ مارکر ہنسنا کسی کا کسی پر پھبتیان کہنا - غرض ہر طرف سے ایک نیا سمان نظر آرہا تھا اور یہ وہ فرحت بیز مقام تھا کہ یہان رونا بھی بھلا معلوم ہوتا تھا -

شام کو یہان قافلہ پہونچا رات بھر سب نے آرام کیا صبح ہونے پہلے میری ماں مجھے لیکر اٹھی اور اسنے اپنی خواصون کو ساتھ لیکر پہاڑ کی چوٹی پر نکلتے ہوئے آفتاب کو بلندی پر سے دیکھنے گئی -

صبح کاذب کی عمر ختم ہو چکی تھی اور ابھی صبح صادق کا گویا یہ پورا نشو ونما کا زمانہ تھا صبح صادق کی اٹھتی ہوئی جوانی اور اسکی بڑھتی ہوئی رنگین امنگین - نوعمری کے جوش وخروش - زندہ دلی کے دم خم - اپنا ایک عجیب سمان باندھ رہے تھے - فطرت کا مزاج اسوقت معتدل اور ساکن تھا - آہستہ آہستہ خرامان خرامان میری ماں مجھے گود مین لیے ہوئے اپنی جان نثار خواصون کے ساتھ پہاڑ کی چوٹی پر پہونچی - ہوا کی دھیمی دھیمی سائین سائین - اور باد نسیم کے زندہ کرنے والے عطر بیز جھونکے کیا مزے سے لے کر مستانت سے چل رہے تھے -

**میری ماں** - پہاڑ کی چوٹی پر پہونچکر - مین جانتی ہون کہ اس سے بہتر مقام اور کہین دنیا مین نہوگا -

**خواصین** - واقعی یہ وہ مقام ہے کہ جہاں مردہ بھی زندہ ہو جائے -
یہ سنکر میری ماں خاموش ہو گئی اور چند لمحہ کے بعد یکایک ایک خیال نے چونکا کر اسکا سکوت توڑا -
**خواصین** - آپ کیوں چونکیں کیا آپ کے دل مین کوئی خیال آیا یا کوئی خوف معلوم ہوا -
**میری ماں** - نہیں خوف کچھ بھی نہیں مین یہ کہتی ہون کہ اگر میرا سچا عاشق اور پیارا خاوند نوجوان حالت شہادت ہی مین یہان چلا آتا تو یقیناً زندہ ہو جاتا -
**خواصین** - نہیں ہمارا یہ مطلب نہین ہے کہ وہ مردہ زندہ ہو جائے جسکی روح تن سے نکل چکی ہو نہین بلکہ اُس مردہ دل سے غرض ہے جو زندگی مین مردون کی برابر ہوتا ہے - اُسکی آس ٹوٹی ہوئی ہوتی ہے - اُسکی امیدون کا خون ہو چکتا ہے - اور اُسکی تمام آرزوئین خاک مین مل جاتی ہین -
**میری ماں** - تو وہ دل مین ہون - سچ کہتی ہو -

| | |
|---|---|
| ایک ہم ہین کہ ہوئے ایسے پشیمان کہ بس | ایک وہ ہین کہ جنھین چاہ کے ارمان ہونگے |

یہ باتین ایسے سہانے وقت مین ہو رہی تھین کہ اتنے مین یکایک قافلہ مین گڑبڑ مچی -
**خواصین** - نیچے کی طرف ذرا جھک کر - یہ کیا معاملہ ہے کہ باہم جنگ ہو گئی -
**میری ماں** - ذرا دیکھنا - میری ماں کا دل تو پہلے ہی سے پژمردہ تھا یکایک ایک ایسا جھگڑا دیکھکر وہ تھر تھر کانپنے لگی اور اُسکی رنگت پر ہوائیان اُڑنے لگین - میری ماں تھر تھرا کر پڑتی اور مین سانھو گرتا لیکن خواصون نے دوڑ کر سنبھال لیا -
یہ سب وہین خاموشی سے بیٹھکر دیکھنے لگین - کہ چند سوارون نے حملہ کیا اور دس بیس قافلہ کے آدمیون کو قتل کر ڈالا - کچھ بھاگے اور کچھ گرفتار ہو گئے -
ایک سوار نے اس رستخیز مین بڑھکر کہا دیکھو کہین اسمٰعیل کی جورو نہ بھاگ جاوے -
دوسرا بولا ہمین دھوکا دیا گیا ہے شاید وہ اس قافلہ ہی مین نہین ہے -
تیسرا بولا نہین وہ قطعی اس قافلہ مین ہے ہمین جھوٹی اطلاع نہین ملی - جتنا مخبر نے کہا تھا وہ سب صحیح نکلا پھر اسکا نہ ہونا یعنے چہ -
چوتھا بولا قافلہ کو سارا ٹٹول لیا اور ہر جگہ دیکھ بھال لیا لیکن ہمین تو اُسکا پتہ نہ لگا -
**پانچوان** - کیا اسکی خواصین بھی یہین ہین جنھون نے ہمارے سپاہیون سے پہلے مقابلہ کیا تھا

چھٹا۔ یہان تو کسی کا بھی پتہ نہین۔ افسوس ہے کہ اتنے آدمی بیچارے بے گناہ مارے گئے لیکن مدعا ہی برآمد نہوا

دوسرا۔ دیکھو مین کہتا نہ تھا کہ ہمین دھوکا دیا گیا ہے وہ ہرگز اس قافلہ مین نہین ہے۔

پانچوان۔ میان کسی پتھر کے پیچھے نہ چھپ رہی ہو تلاش تو کرو۔

دوسرا۔ عجب پاگل شخص ہے وہ بھی کوئی چھپکلی ہے جو کسی پتھر کے پیچھے لپٹ رہی ہوگی۔ کیا بیہودہ باتین ہین۔

ساتوان۔ پہاڑ کی طرف نظر اٹھا کر۔ ارے میان کہین اوپر نہ چڑھ گئی ہو وہان تو جا کر دیکھو۔

یہ آواز سنکر میری مان اور تمام خواصون کا گویا دم نکل گیا۔ اور وہ ایک دوسرے سے اشارہ کرنے لگین کہ اب بچنے کی کوئی صورت نہین ہے کاش اگر ہتھیار ہوتے تو ہم کتے کی موت نہ مارے جاتے۔ میری مان نے مجھے اپنی چھاتی سے لگا لیا تھا۔ اور تھر تھر کانپ رہی تھی اسکی آنکھون سے خون کی ندی جاری تھی یہ سب عورتین پتھر سے لپٹ کر چپک گئی تھین۔ جب تک انکے کان مین یہ آواز نہ آئی انکی یہی حالت رہی جو لمحہ بہ لمحہ ترقی کر رہی تھی اور کیا عجب تھا جو تھوڑی سی دیر مین سب وہین مردہ ہو جاتین۔ میری حالت بالکل وہی تھی مین چھاتی سے لپٹا ہوا دودھ پی رہا تھا۔ اور خوش تھا۔ از خود خوشگوار اور حیات بخش ہوا سے گھڑیون میری صحت مین قوت بڑھ رہی تھی۔ اس زندہ کرنے والی ہوا کے ساتھ میری مہربان مان کی شفقت بھری چھاتی کی مبارک گرمی اور چشم زدن مین نئی روح میرے چھوٹے سے تن مین پھونکتی تھی۔ وہ اطمینان بخش آواز یہ تھی۔

آٹھوان۔ عجب کمبخت گیدڑون اور ناتجربہ کارون کا ساتھ ہوا ہے۔ ابے یہ بھی کوئی ہنسی کا وقت ہے جو تو کر رہا ہے۔ خیال کرنے کی جگہ ہے کہ بیخبری مین تو ہم انپر آ کر پڑے ہین وہ کوئی جن تھی کہ اڑ کر پہاڑ پر جا بیٹھی

اس نوجوان کی بات کی اور ون نے بھی تائید کی اور سب نے اس نوجوان کو دیوانہ بنایا جسنے یہ کہا پہاڑ پر اسمٰعیل کی جورو نہ چڑھ گئی ہو۔ جب انھون نے یہ دیکھا کہ ہمارے سر سے بلا ٹل گئی کچھ کچھ انکی گھبراہٹ مین اطمینان کی صورت نظر آئی۔ گھنٹہ دو گھنٹے تک سوارون نے ادھر ادھر دیکھا جب انھین اپنے مطلوب کا پتہ نہ ملا وہ جدھر سے آئے تھے چلتے بنے۔

میری مان مع ان خواصون کے اٹھی اور اپنی جان بچنے پر خدا کا شکر ادا کیا۔ مگر مال اور اسباب کے لٹ جانیکا بہت افسوس کیا اور باہم یہ باتین ہونے لگین۔ ناظرین فسانہ کو مین یہ بھی جتا دینا اپنا فرض سمجھتا ہون کہ ان باتون مین مجھے سب بھول گئے تھے اور پتھر پر بٹھا کر میرا مطلق خیال نہ رہا تھا۔

**میری ماں** - اب تو ہم بالکل ننگے ہو گئے کیا کریں کہاں جائیں نہ سونے کو بستر رہا نہ خرچ کرنے کو روپیہ رہا - کہاں جائیں کیا کریں -

**خواصین** - غنیمت ہوا کہ مال جا کر ہماری جانیں بچ گئیں مال کا پیدا ہونا ممکن ہے لیکن یہ لعل سی جانیں کہاں پیدا ہوتیں -

**میری ماں** - جان کے بچنے کی خوشی تو اُسی حالت میں ہو سکتی ہے جس حالت میں کچھ جان کی بجائے سامان مہیا ہو سکیں

**خواصین** - خدا بہت بڑا مسبب الاسباب ہے - فکر کرنے کی جگہ ہے زندگی بخیر چاہیے سب کچھ ہو جائے گا -

**میری ماں** - یہ باتیں اطمینان تسلی بخش ہیں ایسی حالت میں کہ ہم جنگل میں بے سر و سامان پڑے ہوئے ہیں یہ محض ناممکن ہے کہ کوئی بات ایسی ہو کہ جس سے ہماری پریشانی دور ہو - یہ باتیں ابھی پوری نہ ہوئی تھیں کہ یکایک سامنے سے ایک بھیڑیا نمودار ہوا میری ماں اور خواصوں کو مطلق خیال نہ رہا وہ اُسے دیکھ کر بھاگ گئیں اور مجھے پتھر ہی پر پڑا رکھا بھیڑیا سیدھا آیا اور مجھے اُٹھائے ہوئے چلا گیا - بہتیرا میری میری ماں نے غل و شور مچایا روئی پیٹی لیکن وہ جا وہ جا پتہ نہ لگا -

## چھٹا باب

### میری پرورش

خدا کی قدرت ہے جب بھیڑیا مجھے لیکر چلا ہے اور پہاڑ کے نیچے اُترا ہے تو سامنے سے ایک شکاری چلا آرہا تھا اُسنے ایک تیر مارا وہ تیر بھیڑیے کے دل پر بیٹھا بھیڑیا تڑاخ سے پیچھے جا پڑا اور اب میں ایک انسان کی سرپرستی میں آگیا -

میں جب آٹھ برس کا ہوا تو مجھے اپنے نئے محسن یا باپ کی سرپرستی اور پرورش کا حال معلوم ہوا - ایک دن میں بیٹھا ہوا اپنا سبق یاد کر رہا تھا اور اپنے پڑھنے میں ایسا مشغول ہوا کہ پھر مجھے اپنے کھانے پینے کی بھی خبر نہ رہی - میرا پرورش کنندہ جسکا نام فغفور شتری تھا محبت سے میرے پاس آیا اور اسنے پیار سے مجھے گود میں لیکر یہ کہا کہ پیارے تمنے سبق یاد کر لیا اور اب تک کھانا نہیں کھایا میں نے نہایت ادب اور آہستگی میں جواب دیا جناب بھلا جب تک آپ تشریف نہ لاتے میں کیونکر تنہا کھا سکتا تھا - اس سے پہلے میں فغفور سے اپنی باتوں کا ذکر کروں یہ کہنا اور بھی مناسب جانتا ہوں کہ صرف اس حال کی گفتگو سے جو میں بیان کر رہا ہوں مجھے یہ معلوم ہوا کہ یہ میرا اصلی باپ نہیں ہے ورنہ اسوقت تک میں اسے اپنا باپ ہی خیال کرتا تھا

فغفور شنتری نے جب میری یہ مہذبانہ و شائستہ تقریر سنی مجھے بہت پیار کیا اور کہا کہ تجھ جیسے ہونہار بچہ کو تیری ماں کی غفلت سے بھیڑیا لیکر بھاگا تھا اگر میں اس موقع پر نہ ہوتا تو بیشک وہ تجھے کھا جاتا۔

میں۔ کیا آپ مجھے بھیڑیے سے چھڑا کر لائے ہیں یہ کہکر میں نے اپنے سچے محسن کے قدموں پر سر رکھدیا اور نہایت لجاجت سے اُنکی خدمت میں عرض کیا کہ اب تو آپ ہی میری ماں ہیں اور آپ ہی باپ ہیں سوا آپکے میرا کون ہے۔

فغفور شنتری۔ بیشک میں تمھیں اپنا جگری فرزند خیال کرتا ہوں تمھاری نیک اطواری اور خوش طینتی اور تمھارے ادب آداب نے مجھے تمھارا شیدا بنا دیا ہے اگر میرا اصلی بیٹا بھی ہوتا جب بھی ایسی محبت نہ ہوتی جو تم سے ہوئی ہے۔ تمھاری ہر کام میں اطاعت اور تمھارا معتقد ہونا اے میرے فرزند مجھے اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ میں اپنی جان تک تمھارے آگے نکال کر رکھدوں۔ لیکن جب میں تمھاری صورت دیکھتا ہوں تمھارے بدنصیب والدین کا خیال آتا ہے کہ وہ کیسے بدنصیب تھے کہ قدرت نے انھیں تم سے جدا کر دیا وہ فرزند آج تک کسی ماں نے نہیں جنا۔ خنک آنکہ کو چو تو دارد پسر۔

میں۔ جسوقت آپ نے مجھے وہاں سے اُٹھایا ہے کیا کوئی میرا ممد و معاون نہ تھا۔ نہ میرا باپ دکھائی دیا تھا۔ اور نہ میری پیاری ماں۔

فغفور شنتری۔ نہیں وہاں کوئی نہ تھا۔ سوائے پہاڑ کے دامن اور سبزہ زار کے۔

میں۔ میں کتنا بڑا تھا جب آپ مجھے لائے تھے۔ کیا میں بہت ہی بچہ تھا۔

فغفور شنتری۔ ہاں تمھاری عمر تقریباً سات یا آٹھ مہینے کی یا اس سے ایک آدھ مہینہ کم ہوگی۔ لیکن اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔

جب میں تمھیں وہاں سے اُٹھا کر لایا ہوں مجھے فکر ہوا کہ تمھاری پرورش کیونکر ہوگی۔ کیونکہ اسوقت تم رو رہے تھے اور تمھاری بیوں سے معلوم ہوتا تھا کہ پیاسے اور بے دودھ رو رہے ہو۔ میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور سخت بیتاب ہوا کہ دیکھیے تمھاری جان کیونکر بچتی ہے۔ گو اب بھی تمھارے رخسارے کھلے ہوئے اور تر و تازہ تھے۔ تمھارے اعضا سے معلوم ہوتا تھا کہ تم صحیح اور تندرست ہو تمھاری گوری گوری اور بھولی صورت سے ظاہر ہو رہا تھا کہ تمکو کسی مامتا بھری ماں نے لاڈ سے پالا ہے تمھاری صورت سے شرافت ہویدا تھی۔ مجھے دو باتیں رُلائے دیتی تھیں ایک تو تمھاری بے بسی اور دوسرے تمھارے والدین کی تڑپ جنھوں نے تم جیسے خوبصورت بچہ کو کھویا گو تم اُسوقت رو رہے تھے لیکن تمھارے رونے کا انداز ایسا تھا کہ جس سے

تمھارا رونیکا مزاج نہ معلوم ہوتا تھا بلکہ اس سے تمھاری خوش خلقی اور حلیمی پائی جاتی تھی۔ میرا قاعدہ ہے
کہ مین تین تین دن اور چار چار روز کی دوری پر شکار کھیلنے گھر سے چلا آتا تھا لیکن ابکی یہ آفت ہوئی کہ مین
اپنے مکان سے مہینہ بھر کے رستہ پر چلا آیا تھا۔ ہر چند مین نے کوشش کی کہ ادھر اُدھر کہین کچھ دھوان
اُٹھتا ہوا معلوم ہو اور کسی بستی کا پتہ ملے لیکن کہین معلوم نہ ہوا۔ حیران تھا کہ کہان جاؤن اور کیا کرون
دھوپ چڑھتی چلی آتی تھی۔ اور ایک آفت مجھپر یہ پڑی تھی کہ تم اپنی سسورتی ہوئی صورت سے بے چین تھے
تمھارے پتلے پتلے حنائی رنگ کے لب خشک ہوئے جاتے تھے اور تمھارے چہرہ پر ہوائیان اُڑ رہی تھین۔
تمھاری یہ مایوسانہ صورت مین نہین بیان کر سکتا کہ میرے کلیجے کو چاک کیے ڈالتی تھی۔ اور میری آنکھون
سے خون کے آنسو رلوا رہی تھی۔ یہانتک کہ ٹھیک دوپہر ہوگئی اور آفتاب نصف النہار پر خوب زور شور
سے چمکنے لگا۔ گو یہ مہینا معتدل تھا اور وہ زمانہ تھا کہ جب فطرت کا مزاج ساکن اور خاموش رہتا ہے
لیکن پھر بھی خنک جھوکون کے ساتھ گرم گرم کسی قدر بے چین کرنے والے جھونکے اور بھی تمھارے سبب سے
مجھے دہلائے دیتے تھے۔ تم ہونہار عقلمند بچے ہو تم جانتے ہو کہ ایک شخص جسکا نہ کوئی معاون نہ مددگار اور
پھر وہ ایسے جنگل مین بیٹھے کہ جہان کوسون بستی کا پتہ نہو۔ اور غضب کہ اسکے پاس گود مین پانچ
چھ مہینے کا بچہ ہو اور وہ بے دودھ تڑپے۔

میری حسرتناک بجھی ہوئی نظرین کس پژمردگی اور ٹوٹے ہوئے دل سے کسی نامعلوم معاون کی طرف
اُٹھتی تھین مگر جب انھین خشک جواب ملتا تو وہ اس سے زیادہ مجروح ہوکر واپس پھر آتی تھین۔ انکا
واپس ہونا میرے دل مین ایسا کھٹکتا تھا کہ جواب بھی خیال آنے پر خلش دیجاتا ہے میرے خیالات
شکستہ پر پرند کی طرح اُڑتے تھے لیکن پھر پھر اگر نیچے آپڑتے تھے۔ آج تک زندگی مین مجھے ایسا جگر شق
کرنے والا زخم نہ لگا تھا۔ مین نے کبھی ایسا مایوسانہ سمان نہ دیکھا تھا کہ جو میری جان گھلائے دیتا تھا
ایسے نازک وقت کو جو مجھپر گذر چکا ہے مین کبھی نہ بھولونگا۔ اپنے مختلف خیالات کی خوفناک پیچیدگیان اور
انکا مایوسی سے اُلجھاؤ مجھے آدھا کیے دیتا تھا۔ مین جانتا تھا کہ تمھاری زندگی معرض خطرہ مین پڑ چکی
ہے مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ یہ تروتازگی جو قدرے تمھارے رخسارون پر ہویدا ہے عنقریب صورت مردنی
مین تغیر ہو جائیگی۔ مجھے قدرتی آگاہی دی گئی تھی کہ ہونہار بچہ جو اس چٹیل میدان مین درخت
کے نیچے تیری گود مین لیٹا ہوا انگوٹھے چوس رہا ہے آناً فاناً مین اسکی روح جسم سے پرواز کرجائیگی

مین اپنی تکلیف بھی بھول گیا تھا۔ میری عادت علی الصباح کھانا کھانے کی ہے اور پھر مجھ بھوکا پیاسا دوپہر گذرنا اور اس نا امیدی اور حیرانی کے ساتھ تم خود اندازہ کرسکتے ہو کہ مجھ پر کتنا قہر توڑنے والا تھا۔

کبھی مین خدا کی طرف نظر کرکے یہ کہتا تھا یا اللہ اسوقت یہ ننھی سی جان تیری قدرت مین ہے تو ہی ہے بے سامانون کا سامان کرنے والا اور تو ہی ہر مصیبت زدگان کا سہارا دینے والا تو ہی ہے اپنے بندون کو آفت سے بچانے والا۔ یہ یتیم بچہ جسکا کوئی وارث نہ کوئی پشتی لینے والا پڑا ہوا ہے تیرا ایک اشارہ کافی ہے اگر تو اپنی ذرا سی توجہ مبذول کرے تو ابھی بیڑا پار ہو جائیگا۔

نظر کی جدھر کردیا پار بیڑا
رہا پیش و پس کا نہ پھر کچھ بکھیڑا

مین اپنے خیالات کے اسی ادھیڑبن مین تھا کہ پیچھے سے قدمون کی آہٹ معلوم ہوئی آہٹ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ کسی عصمت پناہ خاتون کے قدم ہین گھبرا کر پھر کر دیکھا مجھے ایک خاتون دکھائی دی۔ لباس اسکا نئی تراش خراش کا تھا جو مین نے ہنوز نہین دیکھا تھا۔ چہرہ پر سیاہ شکنون والی نقاب پڑی ہوئی تھی وہ آئی اور مسکرا کر میرے پاس بیٹھ گئی۔ اس اضطرابی اور بیکلی مین قدرے مجھے تسکین ہوئی اور کچھ کچھ میری ڈھارس بندھ گئی۔

مین۔ اے عصمت پناہ خاتون اسوقت تمھارا آنا مجھے غنیمت ہوا خدا کیلئے تم کوئی اس بچہ کی پیاس بجھانیکی تدبیر بتاؤ۔

خاتون۔ کیا یہ بچہ تمھارا ہے اسکی مان کہان ہے اور تم یہان اس جنگل مین جہان کوسون بستی نہین معلوم ہوتی کہان چلے آئے تھے۔

مین۔ اصل مین مین اسکا باپ نہین ہون یہ کمبخت بچہ اپنے بدنصیب ملعون والدین سے جدا ہو کر کہین ایک بھیڑیے کے منہ مین پڑ گیا تھا مین شکار کھیلتا کھیلتا ادھر آنکلا اور فوراً اسے بھیڑیے کے منہ سے اسے نجات دی۔ یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ بھیڑیے سے اسکی جان بچ گئی مگر اب مجھے اسکی جان کے لینے کے دینے پڑ گئے ہین اے عصمت پناہ خاتون اگر تم سے ممکن ہو سکے تو مجھے اسکی پیاس کی دفع کرنیکی کوئی تدبیر بتاؤ۔

خاتون۔ آپ اسقدر پریشان نہون میرے پاس ایک مشکیزہ ہے اور وہ دودھ کا بھرا ہوا ہے یہ کہکر اس عورت نے وہ مشکیزہ اپنی بغل سے نکالا اور چلو مین لیکر تھین وہ دودھ پلایا تمنے چپڑ چپڑ دودھ پیا اور تم خاموش ہو رہے تمھارے خاموش ہونے سے مجھے تسکین ہوئی۔ اور اب مجھے قدرے امید ہوئی کہ تمھاری زندگی قریب قریب معرض خطر سے نکل چلی ہے پھر مین نے اس خاتون سے دریافت کیا کہ تم کہان رہتی ہو اور تم اسس جگہ کیونکر چلی آئین۔ میرے لیے تمنے رحمت کے فرشتہ کا کام کیا ہے تم بیشک خدا کی برگزیدہ خاتون ہو۔

**خاتون** - میرا مکان جانب شرق تین میل کے فاصلہ پہ ہے اگر تم تکلیف گوارا کرو تو اس بچہ کو بھی آرام ملے گا اور تم بھی چین سے ہو جاؤ گے -

خاتون کی یہ مہربانی کی بھری ہوئی درخواست سنکر مین بہت خوش ہوا اور اُسکے ہمراہ چلنے پر مستعدی ظاہر کی - مگر پھر تمھاری نسبت مجھے یہ خیال آیا کہ تین میل اس دھوپ مین یہ بچہ کیونکر جا سکے گا - یہ خیال پورے طور سے میرے دل مین نہ آیا تھا کہ اس خاتون نے مجھسے یہ کہا - کچھ فکر کی بات نہین ہے تین میل ہم آناً فاناً مین پہونچینگے مین اسے گود مین لے لونگی کیا مجال ہے جو دھوپ ذرا بھی اسے تکلیف پہونچا سکے - گو یہان آپ قیام کر سکتے ہین لیکن جنگل مین بے سروسامان پڑا رہنا یہ نازیبا بات ہے - کوئی درندہ جانور آجائے تو تمھارے پاس دفع کرنے کا کیا آلہ ہے - اور پھر جنگل ہے - ہزار بات ہے - نہ کسی چیز کا آرام نہ چین نہ کوئی پناہ کی صورت - اسکی یہ باتین میرے لیے گویا خدا کی رحمت تھین مین پُرارادہ دل اور مستقل طبیعت سے اُٹھ بیٹھا اور اس خاتون کی گود مین بچہ دیکر مین اسکے ساتھ ہوا - مین نہین کہہ سکتا کہ مین نے تین میل کا رستہ کتنی دیر مین طے کیا مجھے مطلق نہین معلوم ہوا کہ کتنے عرصہ مین مین اسکے مکان پر پہونچ گیا -

باہر سے وہ مکان امیرانہ اور پُرشوکت تھا - دروازہ پر چند سنتری پہرہ دے رہے تھے جون ہی یہ خاتون دروازہ پر پہونچی سب باادب کھڑے ہو گئے -

**خاتون** - سنتری کیا وہ کمرہ جس مین ہماری بانو ٹھہری تھین صاف ہے -

**سنتری** - حضور بیگم صاحبہ وہ صاف ہے - اور ہر طرح سے سجا ہوا ہے -

یہ دریافت کر کے وہ آگے بڑھی اور مجھے بھی کہا حضرت میرے ساتھ چلے آئیے مین اسکے ساتھ ہولیا - اندر جاکر دیکھا تو عجب امیرانہ سامان مُہیا ہے کہ آج تک خواب مین بھی نہین دیکھا تھا - سامنے ایک سفید کمرہ سنگ مرمر کا معلوم ہوا یہ کمرہ پانچ سو فیٹ طول مین اور تین سو فیٹ عرض مین تھا - قیمتی مخملی غالیچہ جیسے کہ کاریگر نے خاص اسی کے لیے بنایا تھا بچھا ہوا تھا - اس مکان یا ہال مین ایک ایسے قسم کے پردہ لٹک رہے تھے کہ جن سے یہ شناخت نہوتی تھی کہ یہ کپڑے کے ہین یا شیشہ کے - جون ہی ہم ہال کے پاس پہونچے وہ پردے خود بخود اُٹھ گئے اور ہم تینون اندر داخل ہوے دور سے تو ہمین معلوم ہوا تھا کہ پردے اٹھے ہوے ہین لیکن قریب سے پڑے ہوئے معلوم ہوے - ہال کو اندر سے دیکھکر ہوش اُڑ گئے - سامنے چار تصویرین چوکھٹون مین لگی ہوئی تھین - ایک تصویر جو پیشانی پر موزون تھی ایک ایسے پُرشوکت شخص کی معلوم ہوتی تھی کہ جسکی صورت کبھی نہین دیکھی تھی - اور آگے قدم رکھتے ہوے خوف معلوم ہوتا تھا ہر چند

مین نے چاہا کہ قدم آگے اُٹھاؤن مگر ایک نامعلوم قوت قدمون کو بڑھنے سے روکے لیتی تھی - اور دل مین از خود تھرتھراہٹ پیدا ہوئی - تمھاری مین نے عجیب کیفیت دیکھی کہ تم خاتون کی گود مین سے گر پڑے اور نہایت باادب ہوکر تین سلام کیے -

تمھاری اس حرکت نے مجھے اور بھی حیرت و استعجاب مین ڈالا مین دانتون مین انگلی دبکر خاموش ہو رہا سکتہ نے ایسا دامن پکڑا کہ جب تک خاتون نے زبردستی میرا بازو پکڑ کر نہ ہلایا مین چونکتا نہ ہُوا -

**خاتون** - تم ایسے سکتہ مین کیون ہو گئے جس بات سے کہ تم استعجاب مین گئے ہو یہ بات ایسی تحیر انگیز نہین ہے -

**مین** - یہ اے عصمت پناہ خاتون آپ کیا فرماتی ہین - تحیر انگیز کیا معنی عقل کے خلاف ہے وہ بچہ جو ہنوز شیرخوار ہے وہ بچہ جسکو زمانہ کی ہوا نہین لگی ہو وہ بچہ جسکی نہ زبان کُھلی اور نہ حواس خمسہ نے اُسے مدد دی - پھر اُسپر ایسا عجیب بیٹھے کہ وہ گودی مین سے گر کر تین سلام ادا کرے - اس سے زیادہ تعجب کی بات اور کیا ہوگی - اور پھر اور حیرت یہ ہے کہ تم کہتی ہو کوئی تعجب کی بات نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ تعجب خیز امر کوئی اور ہوگا -

**خاتون** - نہایت ادب اور تہذیب سے - جی ہان یہ چندان تعجب کی بات نہین ہے اس سے زیادہ آپ اور بھی حیرت انگیز باتین سنین گے -

**مین** - اس سے بھی زیادہ یہ کہکر مین خاموش ہو رہا اور اپنے تحیر آمیز خیالات مین غلطان و پیچان ہُوا -

**خاتون** - (دوبارہ میرا بازو ہلا کر) پھر دریاے تعجب مین تمنے غوطہ مارا - چہ خوش تم اپنی طبیعت کو آیندہ نئی نئی باتون کے سننے کے لیے مستعد بناؤ اور اگر اتنی سی بات مین غت ربود ہو گئے تو پھر مجھے خوف ہے کہ کہین ان باتون سے محروم نہ رہجاؤ یہ سنتے ہی مین خوش ہو گیا اور آیندہ نئی اور ان سنی باتون کے گوش گذار کرنے کے لیے مستعد ہوا

**خاتون** - کسی قدر تحکمانہ لہجہ مین - آپ اور اس یتیم بچہ نے مجھے اپنی بھلائی کا شرف بخشا ہے - مین حیران ہون کہ آپکی اس بندہ نوازی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرون - آپ تھوڑی دیر آرام فرمالین کھانا کھالین پھر جو کچھ ہو گا مین مفصل بیان کرونگی گو میری طبیعت مین نئی نئی باتون کا شوق جوش زن تھا لیکن پھر بھی اسکے حکم کی تعمیل مجھپر فرض ہوئی - اور مین وہان پھر کر دوسری طرف جانے لگا پیٹھ شاید پوری بھی نہ پھری ہوگی کہ ایک گرجتی ہوئی اور کڑکتی ہوئی پُرخوف قہرناک غضب انگیز آفت ناک صدا آئی اور وہ صدا یہ تھی - ہوشیار ہوشیار اے فغفور شغتری ہوشیار ہوشیار - ادب دب دب تین سلام کر اور سیدھا اُلٹے پیرون پیچھے ہٹ دیکھ اگر پیٹھ ہوئی تو ایک ہاتھ مین تجھے فنا کر دیا جائیگا - یہ آواز اس بلا کی دہلا دینے والی اور دہشت انگیز تھی کہ مین دہل گیا

عمرو عیار گود مین ہے او فغفور شنتری ہال مین چار تصویرون کی طرف
دیکھکر باتین کر رہا ہے



اور جھپاک سے مین نے اُلٹے پانوُن قدم اُٹھائے۔

مین۔ خوف زدہ ہوکر۔ یہ کسکی آواز ہی۔ اے بیگم صاحبہ یہ کسکی آواز ہو کیا مجھپر کوئی آفت تو آگر نہ پڑیگی۔

خاتون۔ خاموش ہو رہو اس کمرہ سے چلے آؤ پھر مین بیان کردونگی۔ ہان کچھ خوف کی جگہ ہے۔

مین۔ کیا مجھ سے بڑی خطا سرزد ہوئی ہو۔ ہے ہے مین نے بڑا غضب کیا۔

پھر دوبارہ وہ صدا آئی اور ابکی کسی قدر پہلے سے نرماہٹ اور دھیماپن پایا جاتا تھا۔ اور وہ دوسری آواز یہ تھی۔ خوف نکر اے صاحب حمیت شخص نیز انجانی سے قصور معاف کیا گیا مگر آیندہ ہمیشہ ادب آداب کا پابند رہیو۔ بچہ کو نہین دیکھتا کہ ادب سے جھک پڑا۔ اور امیر کبیر شہنشاہ بحر و بر۔ مالک جن و بشر۔ خاقان زمان۔ سکندر دوران۔ محبوب سبحانی۔ مطلوب یزدانی۔ صاحب تخت و تاج۔ مالک زینت لہاج۔ مخزن جود و کرم۔ مخرج سخا و حکم۔ آقائے تاج رنگین۔ مخدوم ماچین و چین۔ شاہد بزم وحدت۔ زینت مجلس الوہیت۔ فخر جرأت و شجاعت۔ ناز دولت و شوکت کو جھک کر تین سلام کیے۔ اور تو صرف اپنی جہالت اور انجانی مین بیٹھ موڑ کر چلا تیرا قصور درگاہ صولت و شوکت پناہ سے معاف کیا گیا۔ آیندہ اسکا لحاظ ضروری امر ہے۔

مین۔ اے خاتون عصمت پناہ یہ نہین کھلا کہ یہ فخر عالم کون شخص ہی۔ صرف چند حمیدہ اور برگزیدہ صفات سے مین نہین پہچان سکتا۔ کہ یہ کون مالک جن و بشر ہین۔ مین چاہتا ہون کہ حضور بندگان عالی کے نام سے مین آگاہ کیا جاؤن۔

خاتون۔ یہان تم مجھسے نہ دریافت کرو باہر چلکر بتا دونگی۔ بیٹا میرے پانوُن سو سو من کے ہو گئے تھے اور مجھسے قدم نہ اُٹھ سکتا تھا۔ اس نیک بخت خاتون نے مجھے جبرًا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا۔ اور دوسرے کمرہ مین لیجا کر بٹھایا نہایت تکلف سے میرے آگے طرح طرح کے کھانون کا دسترخوان بچھایا اور اپنے ساتھ بٹھا کر مجھے کھانا کھلایا جب مین کھانا کھا چکا اور فارغ ہوا تو وہ باعصمت خاتون میرے پاس بیٹھ گئی اور اُسنے مجھسے مخاطب ہو کر یہ کہا۔ جو باتین کہ اس تصویر کی نسبت مین تم سے بیان کرونگی وہ صرف ایسی ہونگی کہ نہ تمھین حیرت استعجاب مین ڈالین بلکہ تمھین ایک ایسی واقفیت کا حصہ دین کہ جسکی تم بہت دیر سے کوشش کر رہے ہو اور جسکی نسبت تم کبھی تمام عمر کچھ نہ سن سکتے۔

مین۔ خوشی مین منھ کھولکر۔ ہان مین اپنے کو بڑا خوش نصیب خیال کرونگا اگر آپ مجھے مطلع کرینگی۔

خاتون۔ یغفور شنتری اصل بات یہ ہی کہ جو کچھ تم سے کہا جاوے اُسکو بھلا دینا یعنے کسی سے بھولکر بھی

اس کا ذکر نہ آوے ۔

**مین** ۔ یہ کبھی نہ ہوگا کہ مین اس راز سربستہ کے افشا کرنے کا وہم بھی دل مین لاؤنگا جو کچھ آپکو فرمانا ہو ارشاد کیجیے۔

**خاتون** ۔ یہ تصویر جو تم نے سب کی پیشانی پر چوکھٹے مین لگی ہوئی دیکھی ہے یہ شاہ وجاہ ۔ امیر لشکر اسلامیہ حضرت صاحبقران جناب امیر حمزہ صاحب عم بزرگوار جناب سرور عالم فخر انبیا ہادی مخلوق باری تعالی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ۔

**مین** ۔ بات کاٹ کر ۔ یہ مبارک نام مین نے کبھی نہین سنے ۔ یہ اصحاب کہان آباد ہین ۔

**خاتون** ۔ حضرت امیر حمزہ پیدا ہو چکے لیکن جو کہ تمام عرب کو جہالت کی تاریکی سے نکالین گے عنقریب اسکا ظہور ہونے والا ہے ۔

مین نے اپنے نجوم کے زور سے معلوم کر لیا ہے کہ وہ ٹھیک دسوین نومبر ۵۷۱ء کو پیدا ہوگا ۔

**مین** ۔ وہ زمانہ جسکو تم بتا رہی ہو گذر چکا ۔ اور اسکو گذرے ہوے بھی گیارہ بارہ برس کے قریب ہو گئے ۔

**خاتون** ۔ ابھی ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی زبان سے نہ نکالین ۔ اسلیے یہودی اسکے دشمن بہت ہین ۔ اگر وہ یہ سن لین گے کہ آیندہ زمانہ مین یہ کفار عرب کو مٹا کر خاک سیاہ کر دیگا اور منکران خدا کو زیر و زبر کریگا تمام معبودان اور معبد ونکو توڑ کر انکی اینٹ سے اینٹ بجا دیگا تو وہ لوگ ابھی سے دشمن ہو جائین اور اس معصوم بچہ آیندہ شہنشاہ کو تکلیف دین اور کیا عجب ہے جو اسکی ہلاکت کا سامان بھی کرین اسلیے مین زبان سے نہین نکالتی اور حال آیندہ زمانے کا اسلیے بتاتی ہون کہ کسیکو چندان خیال نہو اور میری بات کو نرا لغو تصور کیا جاے ۔ اسی لیے مین نے پہلے تمسے اقرار کرا لیا پھر مین زبان پر لائی ۔ جب یہ نبی ہو کر کفار عرب سے جنگ کریگا اسوقت حضرت امیر حمزہ اپنے بھتیجے کی مسلمان ہو کر مدد کرینگے ۔ تو امیر حمزہ کے لشکر کا بڑا رکن یہ بچہ ہوگا جو تمھاری گود مین پڑا ہوا انگوٹھے چوس رہا ہے ۔ یہی وجہ اسکے تین سلام کی ہوئی کہ اسنے شیر خوارگی مین اپنے آقا کو پہچان لیا ۔ یہ سنتے ہی مین اسقدر خوش ہوا کہ گویا مجھے تمام دنیا کی سلطنت مل گئی ۔ اس گھڑی سے تمھاری وقعت میری نگاہ مین اور بھی زیادہ ہو گئی ۔ مجھے غایت درجہ اور بے اعتدالی سے خوش دیکھکر اس خاتون نے یہ فرمایا ۔ خوشی تو تم تمام عمر کرو گے لیکن فخر کرکے اسکی پیشانی پر بوسہ دو تا کہ تمھین اسکے گذشتہ حالات کا نقشہ بخوبی تمھاری آنکھون کے آگے کھنچ جائے ۔ اسکے حکم سے مین نے اے عمرو عیار تیری پیشانی پر بوسہ دیا اسوقت جو کچھ تیر یا تمھاری مان پر گذری تھی سب کھل گئی کوئی بات چھپی ہوئی نرہی جب مین نے یہ دیکھا کہ قاہرہ مین

تمھاری ماں کو بارہ برس کی قید ہوئی ہے۔ مین نے بہت افسوس کیا اور ہر چند کوشش کی لیکن اُسکی رہائی ممکن نہین ہوئی۔

پھر وہ خاتون یہ زبان پر لائی۔ تم جانتے ہو کہ یہ اور تصویرین جو نیچے کی طرف آویزان ہین کسکی ہین۔

**مین**۔ نہین مجھے تو خبر نہین۔ مین ان صاحبون کو بھی نہین جانتا۔ خاتون نے جواب دیا اصل مین یہ تینون شخص عیار ہین جو ہمیشہ عمرو عیار سے عیاری مین لپاڈگی کرتے رہین گے۔ لیکن سر آنا معلوم

**مین**۔ کیا اے خاتون انکے نام بھی مجھے بتاؤ گی۔

**خاتون**۔ ان مین سے ایک کا نام کاؤس کوفی۔ دوسرے کو عقاب تیز پر تیسرے کو شہباز سقلانی کہتے ہین۔ یہ تینون صرف عیار ہی نہ ہونگے بلکہ بلا کے عقیل عالم فاضل۔ جرأت کے بیشہ کے شیر۔ میدان شجاعت کے دلیر ہونگے۔

**مین**۔ کیا یہ بچہ بھی ایسا ہی ہوگا اور ان ہی صفات سے موصوف ہوگا۔

**خاتون**۔ نہین بلکہ اول نمبر ان سب سے افضل اور غالب۔ تم اسکی نہایت ہوشیاری سے پرورش کرنا اور اپنے سے زیادہ اسکی حفاظت مین کوشش کرنا۔ یہ کہکر وہ عورت اُٹھکر چلی گئی۔ پیارے اس خوشی مین مجھے کچھ خیال نہ رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد نیند آگئی مین تمھین لیکر سو رہا جب میری آنکھ کھُلی تو مین نے اپنے کو مع تمھارے اپنے گھر مین دیکھا۔ یعنی دمشق مین۔

مجھے وہ خاتون خواب و خیال ہوگئی اور یہ یقین ہوگیا کہ مین اس قسم کا خواب دیکھ رہا تھا۔ خواب کا جتنا اثر ایک انسانی طبیعت پر پڑ سکتا ہے اس سے زیادہ مجھپر نہ ہوا ہان خاتون کی نصیحت قابل توجہ رہی کہ مین تمھین توجہ سے پرورش کرون۔

الحمد للہ کہ آج تم بارہ برس کے ہو گئے اور ہر طرح تندرست و چاق و چست ہو۔ اور تم نے وہ کچھ لکھ پڑھ لیا ہے کہ اتنی عمر والے بچہ کے لیے نا ممکن ہے۔ تھوڑے دن تمھارے بچپن کے اور ہین جب وہ بھی نکل جائین گے۔ مین اپنا سا کارخانہ تمھارے حوالہ کر دونگا۔ پھر تم مزے مین ان تمام نوکرون پر حکومت کرنا مجھے صرف تھوڑا سا شیر شتر ایک ٹکڑا پنیر اور کچھ منھ میٹھا کرنے کو شہد چاہیے اور مجھے کسی چیز کی ضرورت نہین ہے ہان اگر ہے تو صرف یہ ہے کہ تم میری زندگی مین پروان چڑھو اور میرے سامنے جوانی نکالو اور ایک منگنا سی دُلھن بیاہ کے لاؤ۔

پھر میرا محسن فغفور شنتری دو تین دن کے بعد مجھسے کہنے لگا۔ بیٹا ایک بات اسوقت تک میری سمجھ مین نہین آئی نہ زیادہ طبیعت مین اسکی کُرید ہی کہ ضرور ہی سمجھ مین آوے اور آوے مین تمسے مصلحتاً کہدیتا ہون شاید کبھی تمھین اسکا اظہار ہو جاوے۔ وہ بات یہ ہی کہ آٹھوین دن ایک خاتون برقع پوش آتی ہی اور تمھین لیجاتی ہے مین نے ہر چند کوشش کی کہ اسکا نام پتہ دریافت کرون لیکن جہان وہ آئی اور مین اسکی خاطرداری مین اتنا ہوتا ہون کہ مجھے پھر خبر نہین رہتی کہ مین نے کیا سوچا تھا۔ پہلے پہل جسدن وہ آئی ہی اور اُسنے مجھسے مسکرا کر کہا کہ مین تمھارے بچہ کو ایک دن کے لیے لے جاؤنگی تو مین نے اُسکو یہ جواب دیا اسکی ماں تو مرگئی ہی اور بڑی دقت سے انشاء اللہ آمین کرکے اسکی عمر چھ برس کی ہوئی اور یہ مجھسے ہلا ہوا ہی ایک منٹ کے لیے بھی یہ مجھسے جدا نہین ہوسکتا تو وہ خاتون یہ سنکر چپکی ہو رہی اور اسنے تھوڑی دیر کے بعد تمھین اُٹھایا اور دروازہ کے باہر قدم رکھا مین تکتا کا تکتا رہگیا ہر چند مین نے چاہا کہ غل و شور مچاؤن لیکن میری گھگی بندھ گئی اور میرے ہاتھ پاؤن بیکار ہوگئے۔ جب کوئی نصف گھنٹہ گذرا ہی تو مجھے ہوش آیا مین پریشان خاطر اُٹھا چارون طرف دیکھا۔ کہین اُس عورت کا جو تمھین لے گئی تھی پتہ نہ ملا۔ ساری رات تک مین اسقدر رویا کہ میری آنکھون سے پانی کے آنسوؤن کی جگہ خون کی بوندین ٹپک گئین اور مین نے ارادہ کرلیا کہ خودکشی کرکے مرجاؤن۔ کبھی پشت دست کاٹتا تھا اور کبھی اپنی حماقت اور سکتہ پر ہزارون نفرین بھیجتا تھا۔ کبھی اپنے خوف پر لعنت بھیجتا تھا مگر میری یہ ساری باتین بیکار تھین۔ انسے کوئی نتیجہ نہوتا تھا آخر دوسرے دن شام کو انتہا درجہ کا مجبور ہو کر جب مین نے خودکشی کے لیئے ایک تیز کٹار ہاتھ مین لی اور چاہا کہ سینہ چاک کرڈالون کہ یکایک سینہ پر ہاتھ جاتا ہوا کٹار کا گھبرا کر مین نے آنکھ کھولدی دیکھا تم نے میری کلائی کو پکڑ لیا ہے اور روک رہے ہو ابا جان یہ غضب نہ کرو مین نے کٹار پھینک کر فوراً تمھین چھاتی سے لگا۔ جونہی تم میری چھاتی سے لگے تمھارے جانے کا خیال میرے لوح دل سے بالکل مٹ گیا اور اسکو بھی مین ایک خواب سمجھنے لگا چنانچہ اب تک یہی ہوتا تھا چھ مہینے سے موقوف ہوا ہے۔

یہ مین نہین کہ سکتا کہ اسکی کیفیت تمھین بھی معلوم ہو گی یا نہو گی لیکن مجھے جو کچھ معلوم تھا وہ ظاہر کردیا مین اپنے محسن فغفور شنتری کو سوائے نفی کے اور کیا جواب دے سکتا تھا وجہ یہ تھی کہ جو کچھ اسنے عورت کے روزمرہ لے جانے کی نسبت مجھسے کہا تھا مجھے اُسکی ذرہ برابر کیفیت بھی نہین معلوم تھی۔

میرا آقا فغفور شنتری بھیڑون دنبون کی تجارت کرتا تھا اور عموماً اسکے خچر اور اونٹ قافلہ مین کرایہ پر

چلا کرتے تھے - یہ ایک بہت بڑا دولتمند نہ تھا بلکہ متوسط درجہ کا شخص تھا لیکن ساتھ ہی اسکے اس شان و شوکت سے رہتا تھا کہ شاہ دمشق کو بھی یہ شان نصیب نہ ہوتی تھی جسقدر امرا او وزرا تھے سب میری حاضر جوابی - خوش خلقی تیزی ذہن اور طباعی سے مجھ سے بہت محبت کرتے تھے اور ہمیشہ اپنے پاس گھنٹوں بٹھایا کرتے اور ادھر اُدھر کی باتیں سنا کرتے تھے -

خصوصًا میرا باپ سچا محسن میرا پرورش کرنے والا مجھ سے بہت خوش تھا - قدرتی میری طبیعت مین علاوہ تیزی عقل اور کثرت فراست کے بھولپن اسقدر تھا کہ جس نے جو چاہا مجھے کہدیا - مین اسے بے کم و کاست یقین کر لیتا تھا -

میری عادت مین داخل تھا کہ کبھی کسی کی بات کو غلط نہ سمجھوں اور اگر کوئی فوق العادت امر مین بھی مجھ سے کہا جاتا مین اُسے اس سے زیادہ یقین کرتا جتنا کہ متکلم خود یقین دلانے کی کوشش کرتا تھا -

شب و روز مجھے اپنی پیاری ماں کا خیال رہتا تھا کبھی یہ تصور آتا تھا کہ اگر وہ زندہ ہوگی تو تو یہ امید ہو سکتی ہے کہ مین مل سکون اور اگر وہ مرگئی تو یہ خیال بھی عبث ہے کبھی ممکن نہین کہ مین اُسے زندہ دیکھ سکون پھر یہ خیال آتا تھا کہ اگر یہ بھی تسلیم کیا جاے کہ وہ زندہ ہے پھر ملنے کی سبیل کہان سے نکل سکتی ہے ان سب خونی تصورات کا مجمع ہوکر میرے نازک دماغ پر حملہ آور ہوتا تھا اور مین کچھ ایسا افسردہ دل ہوجاتا تھا کہ جس حالت سے نکلنے کی ہرگز امید نہ کی جاتی تھی -

میرا محسن گو میری ایسی خاطر کرتا تھا کہ ایک شفیق باپ بھی اپنے اصلی بیٹے کی نہین کر سکتا مگر پھر بھی ماں کے مامتا بھرے سینہ کی مبارک گرمی جو چھ سات مہینے کامل میری بے لوث چھاتی پر اثر کر چکی تھی وہ کبھی کبھی بھڑک اُٹھتی تھی اور اسکی آگ ایسی مشتعل ہوتی تھی کہ جسکا بجھانا فورًا ناممکن معلوم ہوتا تھا -

ایک دن مین انھین خیالات مین بیٹھا ہوا تھا کہ میرا محسن اور سچا منعم فغفور شستری میرے پاس آیا مجھے سُست دیکھکر چھاتی سے لگا لیا اور پیشانی پر بوسہ دیکر یہ دریافت کرنے لگے جہانتک اے پیارے فرزند مین اندازہ کر سکتا ہون کوئی بات ایسی نہین ہے کہ جو تمھین رنج دے اور تمھاری افسردگی طبیعت کا باعث ہو خدا کے لئے تم اپنی نازک طبیعت پر ذرا بھی بار غم نہ ڈالو - تمھارا رتی برابر رنج میرے لئے ایک آفت ہے -

مین نے اپنے محسن اسے ادب سے ہاتھ باندھکر یہ کہا حضرت آپنے میری راحت کے لیے جسقدر سامان مہیا کیے مین انکو مین شکریہ ادا کرنیکے لئے دُہرا بھی تو نہین سکتا شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو - مجھے انسے ایسا ہی

آرام ہے جتنا کہ ایک خوش طبع انسان حاصل کر سکتا ہے اور ان سب باتوں کے علاوہ حضور کی مہربانی اور نوازش کیا کم ہے مجھے ہرگز کسی شے کی خواہش نہیں ہے صرف کبھی کبھی اپنی ماں کا خیال آجاتا ہے اس سبب سے میرا دل افسردہ ہو کر پریشان و مضطر ہو جاتا ہے۔

**فغفور شنتری**۔ خدا پر نظر رکھو کیا عجب ہے جو تم کبھی نہ کبھی اپنی ماں سے مل لو۔

مین کچھ ممکن نہیں معلوم ہوتا کوئی ایسی اطمینان بخش آواز نہیں ہے کہ جو مجھے تسلی دے۔

**فغفور شنتری**۔ خدا سے کوئی بات دور نہیں ہے۔ ایسی آواز بھی تمھیں سنوا دیگا کہ جو جان بخش ہو گی اور تمھارا یہ رنج کھو دیگی۔

یہ سنکر مین اسقدر رویا اسقدر رویا کہ میری ہچکی بندھ گئی اور مین بیہوش ہو کر گر پڑا۔

## ساتوان باپ

### بچھڑے ہوئے مسافر

کامل گھنٹہ بھر کے بعد مجھے ہوش آیا میرا سر اپنے آقا یا محسن فغفور شنتری کے زانو پر تھا اور وہ میری پیشانی کا پسینہ اپنے رومال سے پونچھ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں مین آنسو ڈبڈبائے ہوئے تھے اور وہ کچھ رونکی سی صورت بنائے ہوئے بیٹھا تھا۔ کہ اتنے مین فقیر نے دروازہ پر یہ صدا لگائی۔ کچھ راہ خدا دیجا جا بابا بھلا ہوگا۔ میرے باپ نے جواب دیا شاہ صاحب مین بچہ کو لئے بیٹھا ہوں اور مکان مین کوئی آدمی نہیں ہے آپ ٹھہر کر تشریف لائیے گا۔

یہ سنکر فقیر نے قہقہہ مارا اور کہا بابا کیوں بہانہ کرتا ہے تیرا بچہ کچھ مریض نہیں ہے صرف اسے اپنی امان یاد آرہی ہے۔ جون ہی یہ آواز فغفور شنتری کے کان مین پڑی وہ چونکا اور آہستہ سے میرا سر زانو سے رکھکر باہر دیکھنے گیا۔ وہان کسی کا پتہ بھی نہ تھا۔ اِدھر اُدھر دو چار قدم پریشان گیا لیکن وہ فقیر کچھ ایسا غائب ہو گیا کہ خبر نہیں زمین کھا گئی یا آسمان۔ میرا باپ خفیف سا ہو کر واپس چلا آیا اور اسکے چہرہ پر ناکامی کی زردی چھا گئی۔

مین اُٹھ بیٹھا اور مین نے اپنے محسن کی چگونگی طبیعت کا حال دریافت کیا۔

**فغفور شنتری**۔ فقیر صاحب خبر نہیں آواز دیکر کہاں غائب ہو گئے چارون طرف دیکھ آیا کہیں پتہ نہ ملا۔

یہ فقرہ زبان سے نکلنے نہ پایا تھا کہ پھر ایک لہراتی ہوئی صدا آئی۔ اور وہ صدا وہی تھی جو پہلے آچکی تھی لیکن ابکی بار اس صدا کے لہجہ مین نرمی اور عاجزی پائی جاتی تھی۔ فغفور شنتری پھر دوڑا ہوا باہر گیا۔ ایک فقیر دروازہ پر کھڑا ہوا دیکھا۔

فقیر - بابا بڑی دیر سے فقیر کھڑا ہوا ہے - جو کچھ تیری توفیق ہو وہ ہمین دیدے - اور تجھے بڑا ثواب ہو گا اگر تو ہمین پیٹ بھر کر کھانا کھلادیگا ہم تیرے تمام عمر ممنون رہین گے گویا تو ہمین مول خرید لیگا -

فغفور شنتری - شاہ صاحب کھانا حاضر ہے جسقدر چاہے آپ تناول فرمائین یہ سنکر وہ فقیر خوشی خوشی اندر چلا آیا - جون ہی یہ اندر آیا اسنے مجھے گود مین اُٹھا لیا اور بہت پیار کیا پھر مین باادب علیحدہ ہو کر بیٹھ گیا -

فقیر - صاحبزادہ تمھارا نام کیا ہے -

مین - حضرت شاہ صاحب قبلہ مجھے عمرو کہتے ہین -

فقیر - مسکرا کر نہین شاید یہ غلط ہو - لیکن معاف کرنا کہ لفظ غلط مین نے تمہاری نسبت استعمال کیا ہے -

مین - نہین حضرت مین نے جھوٹ تو نہین بولا یہی میرا نام ہے میری باجان تشریف رکھتے ہین انسے دریافت فرمالیجے

فقیر - نہین مین تم سے ہی دریافت کرتا ہون تم خوب سوچکر بتاؤ -

مین نے تقریباً نصف گھنٹہ تک سوچا لیکن کچھ خیال مجھے دوسرے نام کا نہین آیا -

فقیر - معلوم ہوتا ہے بچہ تمھارے خیال مین اب تک یہ نہین آیا کہ تمھارا اصلی نام کیا تھا اور یہ نام جو اسوقت تم نے لیا ہے کیونکر پڑ گیا -

مین - حضرت شاہ صاحب پیر و مرشد مجھے نہین یاد پڑتا -

فقیر نے یہ جواب پاکر میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا - جو کچھ مجھپر پیدا ہونے کے دن سے اسدم تک گذری تھی مفصل کیفیت معلوم ہو گئی - پہلے مختصر حقیقت کھلی تھی لیکن اب ایک ایک منٹ کی کیفیت کھل گئی پھر نام یاد آجانا کون بات تھی

مین - مجھے اپنا نام یاد ہو گیا پہلے میری ماں نے میرا نام طالبنوس رکھا تھا اور جب میرا باپ اپنی حماقت سے سولی دیا گیا ہے اسکے آٹھ مہینے کے بعد مین پیدا ہوا - وغیرہ وغیرہ -

دوبارہ فقیر نے بایان ہاتھ میری پیٹھ پر پھیرا جو کچھ مجھے گذشتہ یاد آیا تھا سب بھول گیا اور اسی طرح پھر باادب ہو کر بیٹھ گیا -

فغفور - حضور یہان آپ کہان تشریف رکھتے ہین اور آپکا جائے قیام کس جگہ ہے -

فقیر - ہنسکر - درویش ہر کجا کہ شب آمد سرای اوست - ہمارا کیا پوچھتے ہو ہم کہان رہتے ہین اور ہمارا جائے قیام کہان ہے - اپنا مسکن نہ زمین پر ہے نہ آسمان پر زیادہ تر ہمین معلق رہنا پسند ہے -

فغفور - معلق رہنا - (آنکھین کھولکر) معلق رہنا آپ پسند فرماتے ہین - اجی حضرت یہ بات کیونکر ہے -

فقیر۔ مسکرا کر۔ تم کچھ تعجب نہ کرو۔ اتنے کیون حیرت زدہ ہوتے ہو۔ ہان مین معلق ہی رہتا ہون۔
فغفور۔ مین معلق کو نہین سمجھا اگر آپ اسکی تشریح فرمائین گے تو احسان ہوگا۔
فقیر۔ تم مفہوم نہین سمجھے یا معلق لفظ کے معنی بھی تمھاری سمجھ مین نہین آے۔
فغفور۔ نہین مین لفظ کو بھی سمجھتا ہون اور لفظ کے معنے کو بھی سمجھتا ہون لیکن مفہوم نہین سمجھا۔
فقیر۔ بابا جب تو دریافت کرتا ہی اور تجھے استفسار معاملہ کا اتنا شوق ہے تو خبر سُن جو کچھ مین کہتا ہون میرا قصہ پُر درد ہی میرا افسانہ دلگداز ہی۔ اور مین ایک عجیب الخلقت اور سراپا غم ہون۔

یہ کہکر وہ فقیر اپنی اصل حقیقت ظاہر کرنے لگا پیشتر اسکے کہ مین اسکی رام کہانی بیان کرون اسکی شباہت کا نقشہ پہلے بیان کر دیتا ہون۔ یہ فقیر لمبا اور دُبلا پتلا شخص تھا۔ اسکی آنکھین اعتدال سے زیادہ بڑی اور نکیلی تھین انکی سرخی بھی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی۔ یہ سرخی نہ فطرتی سرخی تھی نہ ریاضت اور شب بیداری کی معلوم ہوتی تھی نہ یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کسی مرض کے سبب سے عارضی ہو گئی ہے بلکہ جگری اور اصلی سرخی معلوم ہوتی تھی ایک ناظر اندازہ کر سکتا تھا کہ آنکھون کے ساتھ یہ سرخی بھی پیدا ہوئی ہی یا فطرت نے کسی خاص امتیاز کے لیئے یہ سرخی قائم کی ہے۔

اسکے گلابی ڈورے اس سرخی مین عجب کیفیت دیتے تھے یہ وہ ڈورے تھے جو گفتگو کے وقت تیز سرخی مین رنگے جاتے تھے یہ وہ ڈورے تھے کہ جو دو سرونکے لیئے کمین گاہ اور جال کا نمونہ دکھاتے تھے۔ اسکی سرخی بالکل بیر بہوٹی کی سرخی سے ہم مشابہ تھی۔ وہی نرماہٹ وہی سرخی مائل جلوہ وہی حسن کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اس سرخی سے کچھ خوف نہین معلوم ہوتا تھا نہ اسکی آنکھین مریض جیسی تھین بلکہ صحت و تندرستی برس رہی تھی ڈھیلے کی سفیدی مین بھی سرخی جھلک مارنے لگی تھی پلکین جو انگارا آنکھون پر چھائی ہوئی تھین ایک عجیب دلفریب سمان ناظر کی نگاہون مین کھینچتی تھی انپر ایک نظر ڈالکر یہ اندازہ ہو سکتا تھا کہ ایک خونی کی حفاظت جستی کر رہی ہین جو اسکو چارون طرف سے گھیرے ہوے ہین۔ اسکی پیشانی نہایت چمکدار اور صاف تھی۔ جھریان جو زمانہ کی گرم و سرد سے پڑجاتی ہین اسکے چہرہ پر مطلق نہ تھین۔ ہان ایک خط ✕ اس قسم کا اسکی پیشانی پر کھنچا ہوا تھا۔ یہ خط سمجھ مین نہ آتا تھا کہ اصل مین کیا چیز ہے دو ہلال پشت پر چسپان تھے جنکی کیفیت کوئی چشم دوربین معلوم نہ کر سکتی تھی۔ یہ دو چسپان ہلال کچھ فطرتی خطون کا معلوم ہوتا تھا یہ نہین کہ کسی نے تلوار یا کسی دوسرے تیز آلہ سے ڈالا ہو جیسے عموماً مختلف نقوش گود اکرتے مین پیشانی کی روشنی آنکھونکی

روشنی سے کم نہ تھی بالکل فانوس مین شمع روشن ہو رہی تھی ۔ بھوین محراب آسا انتہا درجہ کی سیاہ اور گہری
گہری نلاہٹ کی ایسی جھلکی جس سے سرمئی رنگ آخر مین جلوہ دیجاتا تھا جھلی دکھائی دیتی تھی ۔
اسکی ناک گو ستوان اور پھیلی ہوئی تھی مگر اسکا حسن ایک ایسے چہرہ پر جو سرخ و سفید تھا کھاے جاتا تھا
ناک کا خط مستقیم اور اسکا وہ ابروون کا جدا جدا کرنا اس بات کی شہادت دے رہا تھا کہ ان دو محرابون مین
ایک ستون کھڑا ہوا ہے جسنے ان محراب نما جھکی ہوئی ہلال آسا گہری گہری سیاہی مائل ابروون کو الگ الگ کر دیا تھا
دانت چمکدار اور خوشنما تھے جن لبون مین کہ یہ دانت مقید رہتے تھے ۔ یا جن لبون کے کواڑون مین یہ چمکدار
دانت بند تھے وہ لب پتلے اور گلابی تھے ۔ ان لبون کی گلابی مائل سرخی نہ آنکھون کا عکس تھا اور نہ
نورانی پیشانی کا پرتو تھا بلکہ فطرت نے اعجاز مسیحی ظاہر کرنے کے لئے یہ سرخی مربوط کی تھی ۔ بیساختہ اسکے لبون
پر نظر پڑتے ہی یہ منھ سے نکل جاتا تھا (اے در لب لعل تو اعجاز مسیحائی) لب نہ بہت پتلے تھے نہ زیادہ
موٹے تھے بلکہ خیر الامور اوسطہا کا سچا نقشہ مستعدی سے کھینچ رہے تھے ۔ دانتون کی صفائی اور آب و
تاب مین جب لبون کی سرخی کا عکس پڑتا تھا تو گوہر مین لعل کی سرخی ہویدا ہوتی تھی یا سفید بادلون مین
سرخ اور کڑکتی ہوئی بجلی کی چمک دیتی تھی ۔ دانتون کی موزون اور مساوی نشست اور انکا عمدگی سے
چسپان ہونا کیا ہی بھلا معلوم ہوتا تھا ۔ دانت نہ بہت بڑے تھے نہ چھوٹے چھوٹے چوہیا کی طرح تھے بلکہ
متوسط درجہ کا عمدہ نمونہ پیدا کرتے تھے ۔ پتلی ٹھوڑی سے اسکی زنانی صورت پائی جاتی تھی ۔ غرض یہ چہرہ گردن
تک ایسا حسین اور خوبصورت دلکش تھا کہ جسکی نظیر آجتک دنیا مین پیدا نہوئی تھی ۔ ڈاڑھی موچھون کا
چہرہ پر نام و نشان تک نہین تھا ۔ رخسارون پر گو ہلکی ہلکی سرخی اور اسمین نیلی نیلی رگین فطرت کی پوری
بانگی اور ہنر کا نمونہ دکھا نے تھے مگر اس عمدگی اور لطافت کے ساتھ کچھ کچھ اضطراب اور گھبراہٹ بھی
پہلو بہ پہلو ہو کر اپنا زور باندھ رہی تھی لیکن خوشی یہ ہوتی تھی کہ سرخی آمیز گھبراہٹ عارضی تھی جو دنیا کی
نشیب و فراز سے عائد ہو گئی تھی ۔ اس قدر بے پریشانی نے جسم کے رونگٹے رونگٹے کو مخزن رنج و الم بنا دیا
تھا ۔ ظاہرًا اسکی صورت سے عمر شاید کہ اکیس بائیس برس کی جچتی تھی لیکن اعضا ایسے لمبے اور قوی تھے
کہ جس سے یہ پایا جاتا تھا کہ یہ کوئی چالیس برس کا شخص ہے اسکے ہاتھ لمبے لمبے اور مضبوط تھے انگلیان
بہت پتلی پتلی اور خوشنما تھین مگر گورے گورے ہاتھون پر سیاہ سیاہ گنجان بال ایسے تھے گویا اسنے
بالون کی اون کی آستین پہن لی ہے حالانکہ صرف ہاتھون پر بال ہی فطرت نے خمیر مین گوندھے تھے صرف

ایک لنگوٹا بندھا ہوا تھا لیکن اس لنگوٹے پر بالوں کی رسیاں کسی ہوئی تھیں اور ان رسیوں میں دو چھریاں اُڑسی ہوئی اسکی بہادری اور اُلوالعزمی کی بانگی دکھا رہی تھیں۔ پیر برہنہ تھے مگر برہنگی کی حالت میں خاک آلودگی مطلق نہ تھی بلکہ صفائی ایسی تھی گویا اسنے ابھی جرابوں سے پیر نکالے ہیں یا حمام سے نہا دھو کر ابھی بیٹھا ہے۔ مجموعی ہیئت سے خلق اور خوش مزاجی ٹپکتی تھی۔ فطرت نے جیسا اُسے ظاہری حسن کا حصہ دیا تھا ایسا باطنی ہنر سے بھی اُسے مزین کیا تھا۔

اپنی اس شکل و شباہت سے وہ فقیر اپنی رام کہانی دُہرانے لگا۔ پہلے فقیر نے یہ چند اشعار پڑھے

## فقیر کی رام کہانی

کہاں تک ہو قا غفلت شعاری
یہ کیسی آگئی آفت جہاں پر
اجازت دو دل کو اپنے گردون
اڑا دوں ایں دھوئیں ہفت آسمان کے
مرے نالوں سے نالاں ایک عالم
ترے گھر کے سوا سب شہر ویران
مرے ہاتھوں سے سودا ظلم پیشہ
کہ جیب محتسب اور پنجۂ مست
بلا کا شوخ ہر گستاخ ترین
قیامت ہمنشین کی جان پر روز
تصور سے ترے ہر دم حکایت
ہوے کس طرح بارے مہربان تم
کبھی شکوے نصیبے کے ہزارون
ہنسی کی بات مین بھی رونے لگنا
بگڑنا نالہاے نارسا سے
نہ دے آرام شوقِ دشت گردی

خبر لے ہے بری حالت ہماری
فرازِ عرش ہے شور تظلم
اُٹھا کر پھینک دے بنیاد گردون
مری آہین جلا دین خرمن برق
سبھی بیگانہ و احباب ہمدم
مرے غوغا سے شب صبحگاہان
گریبان پاؤن پڑتا ہے ہمیشہ
جنون کی کیا کہون زور آزمائی
کہین تم سے زیادہ خرقہ درین
سدا سودائیوں کی طرح بکنا
کہ شوق وصل ہی اور بے نہایت
کبھی قول و قسم ترکِ جفا پر
کبھی طعنے نصیبہ کے ہزارون
کبھی ہنسنا تو حال چشم تر پر
بنے کیونکر کہ لڑتا ہون ہوا سے
کدورت سے غبار دل نکالون

مرے غوغا سے غل ہے آسمان پر
خدا کے واسطے کافر ترحم
کہین شعلے شرر افشان فغان کے
فغان سے رعد آب شرم مین غرق
مرے گریہ سے آب رنگ طوفان
سدا دیوان مین شور داد خواہان
رفو سازون سے وہ گستاخی دست
جواب حرف ناصح ہاتھہ پائی
جہنم تاب حرف ہر جگر سوز
در و دیوار کو حیرت سے تکنا
کبھی کہنا کہ کیونکر آئے یاں تم
کبھی تکرار پیمانِ وفا پر
کچھ آپ ہی آپ مضطر ہونے لگنا
ہمیشہ نوحہ تا بوستِ اثر پر
سدا آوارگی صحرا نوردی
جفا سے آسمان پر خاک ڈالون

اُڑائی خاک یون ہیہات اپنی
کرے فخر زمان یون ہرزہ تازی
قیامت ہے وہ پامال جفا ہو
جو صدر مجلس اہل کرم ہو
نظر سے محو شوق گرمجوشی
تغافل ناز سے پرناز کب تک
نہین اب قابل جور و جفا مین
نہ سمجھو کھیل میری عشقبازی
نہ جاؤ آہ بے تاثیر پر تم
نہین اس چرخ کجرو کا ٹھکانہ

ملائی خاک مین اوقات اپنی
مسیح وقت کی بیچارگی حیف
کہ جسکا چرخ ہفتم خاک پا ہو
نہین کچھ عیب آخر قدردانی
نہ کر اے بے مروت چشم پوشی
اگر ہے شوق بے اندازہ بیداد
سدا غش رہتے رہتے مر گیا مین
نہ بھولو اسقدر سنگین دلی پر
کرو تغیر حالت پر نظر تم
نہ سمجھو یہ غرور جاودانی

سمجھ تو کس کی ہے بے امتیازی
وحید عصر کی آوارگی حیف
ستم ہے اس مکرم پر ستم ہو
کرو تم دل دہی مین جانفشانی
یہ بے پروا ترے انداز کب تک
مگر جو ملکہ ہے یہ تازہ بیداد
نہ جانو یہ تگ و دو ہرزہ تازی
نہین فریاد سے کچھ مین بھی تم پر
بدل جاتا ہے اِک دم مین زمانہ
کہ میری جان نثاری جانفشانی

معاذ اللہ اگر معجز نما ہو
سرایت عشق کی وہ بد بلا ہے
تو بعد مرگ بھی کیا جانے کیا ہو
کہ جس سے خاک مین عاشق ملا ہے

پیارے میری کہانی پر درد ہی میرا قصہ غضب کا رنج والم سے بھرا ہوا ہے ۔ وہ مین ہی ہون جس نے زمانہ ہوا کہ اہل دنیا اور دنیا سے قطع تعلق کر لیا ہی ۔ وہ مین ہی ہون کہ جسپر فلک ظلمون مین اپنی پوری قوت صرف کر چکا ہے ۔ وہ مین ہی ہون کہ جس نے چرخ فتنہ پرداز کے بہت کچھ ستم سہے ہین ۔ وہ مین ہی ہون جس نے درد بے پایان کے طفیل سے مدت تک حرمانی و مایوسی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہے ۔ وہ مین ہی ہون جسپر ایک وقت مین فلک نے بھی خون کے آنسو روئے ہین ۔ وہ مین ہی ہون جسکی دل خستگی نان خستہ سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی ہی ۔ میرے خیالات گو صد درجہ کے پژمردہ اور شکستہ ہین لیکن پھر بھی ان مین جان باقی ہی اور وہ کبھی نہ کبھی اپنی خونی اور پیس ڈالنے والی تاثیر دکھا دیتے ہین اور مجھے کانٹون کی طرح چبھتے اور تکلیف دیتے ہین ۔ میرا دل کبھی کا ٹوٹ چکا ۔ میری آنکھین کبھی کی کسی کا رستہ دیکھتے دیکھتے تھک گئین ۔ میرے دلی ارادون نے جواب دیا ۔ اب وہ اُمنگین ہین نہ جوشیلے عزم ہین ۔ نہ جرأت ہی کہ خطرون کے میدان مین دلیری سے قدم زن ہون ۔ نہ وہ پُر حوصلہ مستقل قصد ہین جنھون نے کسی زمانہ مین فلک کے نیچے ایک تہلکہ برپا کر دیا تھا

گر انسے کام لون نہ اپنی عظمت باقی ہی کہ اس سے مین اپنے کو اورون سے افضل خیال کرون۔ میرے وہ حوصلے جو کسی زمانہ مین دنیا کی وقعت اور شوکت کو کچھ نہ سمجھتے تھے اور زمانہ کی تعیش خیز سامانون کو ہیچ سمجھتے تھے آج ایسے پست ہو گئے ہین کہ جنکا صرف گمان ہی گمان باقی ہی دیکھو میرا جسم برہنہ ہی اور مین ننگے پیر ہون میری طبیعت مین اب کسی چیز کی خواہش نہین ہی نہ مین کسی آیندہ بھلائی یا اپنی ترقی کی آرزو کرتا ہون نہ یہ میرا دل چاہتا ہی کہ مین کسیکو اپنا مطلوب بناؤن میری یہ کیفیت صرف ایک فتنہ پرداز اور شوخ و شنگ ناتجربہ کار بیہودہ ظالم۔ بلکہ اظلم۔ پرکالہ آتش نامی لڑکی کے سبب سے ہوئی ہی۔ یہ وہ لڑکی ہی جسنے بارہ برس تک ہزارون آدمیون کو چین سے نہین سونے دیا یہ وہ ظالم ہی جسنے صدہا کو اپنے ہاتھون سے ذبح کیا ہی۔ یہ وہ بے پروا ہے کہ جسنے نیم بسملون کی کبھی پروا نہ کی۔ یہ وہ ستم شعار ہوئی ہی کہ جسنے دین و ایمان اپنا دوسرے کا ستانا اور ایذا دینا سمجھا ہے۔ مجھے شرم آتی ہے کہ اپنی پہلی اور گذشتہ حالت پر دون کی لون۔ لیکن چونکہ صدق اور راستی عیب مین داخل نہین ہے۔ اس لئے جو کچھ اپنی اصلی حالت تھی وہ بیان کرتا ہون۔

مین شہنشاہ بحر و بر۔ مالک ملک بربر سلطان روم کا بیٹا ہون۔ میرا باپ ابتک تخت سلطنت پر فرمان روائی کرتا ہی۔ اور اُسے ابتک یہی آرزو ہی کہ وہ میری صورت دیکھے اور مجھے تخت نشین کردے لیکن میری طبیعت دنیا کی شان و شوکت سے بھاگتی ہی اور مین نہین چاہتا کہ خدا کی مخلوق پر حکومت کرون۔ انسانی فرض ہی کہ اپنی خواہشات نفسانیہ پر حکمرانی کرے نہ کہ دوسرون پر اپنا سکہ جمائے۔ میرا نام قیصر زندہ پیل ہے۔ جب مین پیدا ہوتا تھا تو میرے اعضا نہایت قوی اور مضبوط تھے جسکی صلاح سے میرا نام قیصر زندہ پیل رکھا گیا۔ میری پرورش کا طریقہ سب سے نرالی طرز کا تھا آج تک شاید ہی والدین نے اپنے بچہ کو اس طریقہ سے پرورش کیا ہو۔

میری پیدایش کا مکان نئی طرز پر تعمیر ہوا تھا۔ اسکی تعمیر زمین پر نہ ہوئی تھی بلکہ زمین کے نیچے ایک ایسے مکان مین ہوئی تھی جو کئی پشت سے ہماری سلطنت مین چلا آتا تھا لیکن یہ نہین معلوم ہوا کہ اسکی تعمیر کب ہوئی اور کسنے کی تھی۔ دو میل تک زمین ہی زمین مین راستہ طے کرنا پڑتا تھا۔ آپ کو تعجب ہوگا کہ آدمی کیونکر بے ہوا اتنی دور جا سکتا ہی اور روشنی کس طرح رہنمائی کرسکتی ہی لیکن

جب آپ یہ سنین گے تو یہ شبہ بھی رفع ہو جائیگا کہ جو شخص جاتا تھا اسکی بغلون مین دو نلیان دیدی جاتی تھین۔ ایک نلی کے ذریعہ سے ہوا دی جاتی تھی اور ایک نلی کے ذریعہ سے وہ کھینچ لی جاتی تھی۔ یہ اختیار تھا کہ چاہین جس تیزی سے ہوا پہونچائین۔ یعنی اس دو میل کی سرنگ مین ان ہی نلیون کے ذریعہ سے آندھی برپا کر سکتے تھے سو قدم رستہ سرنگ کا طے کرتے ہی آفتاب کی روشنی تو نا پید ہو جاتی تھی اور پھر شمع کی روشنی جو ہر وقت دس دس قدم پر وہین روشن رہتی تھین کام دیتی تھی۔ اس سرنگ کی سڑک کا عرض پچاس فیٹ سے زیادہ ہی ہے۔ کئی سواریان بخوبی جا سکتی ہین۔ یہان ان سنتریون کی کوٹھریان بھی بنی ہوئی ہین کہ جو اس سڑک کا پہرہ دیا کرتے ہین۔ کہ سوائے حرم سلطانی کے اور کوئی نہ آسکے اور یہ سنتری جو یہان پہرہ پر مقرر ہین خواجہ سرا ہین پانچون ہتھیار باندھکر پہرا دیتے ہین۔ جب میری مان کو پانچوان مہینہ شروع ہوا اور میرے پیدا ہونے مین صرف چار مہینے رہ گئے تو جوتشیون اور نجومیون رمالیون کے مشورہ سے سلطان اپنی بیوی کو لیکر اس سرنگ کے رستہ سے تہ زمین کے مکان مین لے گیا۔ یہ مکان زمین کے اندر بنا ہوا تھا۔ اور ان ہی مذکورالصدر نلیون کی اعانت سے اسمین روشنی اور ہوا کا بندوبست کامل طور سے ہوتا تھا جس حکیم نے یہ مکان بنایا تھا اسنے ایک عجیب ترکیب اسکی تعمیر مین رکھی تھی مکان پر ایک نیلی چھت چھائی ہوئی تھی بہت غور سے بھی کوئی دریافت نہ کر سکتا تھا کہ یہ اصلی آسمان نہین ہی بلکہ کوئی اور مصالح کی چھت بنی ہوئی ہے جتنے غور سے دیکھتے جائین نیلی چھت کی بلندی ہویدا ہوتی جاتی ہی۔ اور اسکے علاوہ ایک استادی یہ ہے کہ شب کو اس نیلی چادر مین ستارے بھی چمکنے لگتے ہین۔ اور اصلی آسمان کی طرح چاند کا گھٹا و بڑھاو بھی ہوتا ہے دن کو آفتاب جس مین نلیون کے ذریعہ سے روشنی پہونچتی تھی خوب زور شور سے جگ جگ کرتا تھا۔

مکان کیا ایک وسیع محل بنا ہوا تھا۔ چارون طرف باغ۔ انکے اردگرد تراشی ہوئی مصنوعی نہرین بہتی ہوئی عجب لطف دیتی ہین پھولون کی وہ ہی آب و تاب اور سرسبز پتون کی وہ ہی تازگی کہ جسکے ایک سرسری دیکھنے سے بھی آنکھون مین تراوٹ آتی ہی اپنا رنگ خوب جما رہی تھی۔ میوہ دار درخت اسس خوش اسلوبی سے جھوم رہے تھے کہ جنکی بارآوری سے باغبان کی پیشانی کا پسینہ ٹپکتا تھا پھولون کے تختے بس انداز سے لگائے گئے تھے کہ جس سے بہتر شاید فطرت بھی موزون نہ کر سکے یہین ہاس مکان کا بہت مختصر حال اس نظم مین ظاہر کر دیتا ہون۔ گو یون اسکی ایک کوٹھری کی تعریف بھی بیان نہین ہو سکتی لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ اسکا فوٹو تمہاری آنکھون کے آگے کھنچ جائیگا۔

روے زمین پہ یون تو مبیا خوب ہین مکان ... پر اس مکان کی خوبیان کیا کیا کرون بیان
سنگ سفید سے جو بنا ہے قمر نشان ... ایسا چمک رہا ہے تجلی سے یہ مکان
جس سے بلور کی بھی چمک شرمسار ہے

گنبد ہے اسکا زور بلندی سے بہرہ مند ... گرد اسکے گمریان بھی چمکتی ہوئی ہین چند
اور وہ کلس جو ہے سر گنبد سے سربلند ... ایسا ہلال اسپہ سنہری ہے دل پسند
ہر ماہ جسکے خم پہ مہ نو نثار ہے

گنبد کے نیچے اور مکان ہین جو آس پاس ... وہ بھی برنگ سیم چمکتے ہین خوش اساس
برسون تک اسمین رہیے تو ہووے نہ جی اداس ... آتی ہی ہر طرف سے گل یاسمن کی باس
ہوتا ہی شاد اسمین جو کرتا گذار ہے

دیوار و پیر ہین سنگ مین نازک عجب نگار ... آئینہ بھی لگے ہین مجلا و تابدار
دروازون پر لکھا خط طغرا سے طرفہ کار ... ہر گوشہ پر کھڑے ہین جو مینار اسکے چار
چارون سے طرفہ اوج کی خوبی دوچار ہے

جو صحن باغ کا ہے وہ ایسا ہے دلکشا ... آتی ہی جسمین گلشن فردوس کی ہوا
ہر سو نسیم چلتی ہے اور ہر طرف ہوا ... ہلتی ہین ڈالیان سبھی ہر گل ہے جھومتا
کیا کیا روش روش پہ ہجوم بہار ہے

سرو سہی کھڑے ہین قرینہ سے سبز تن ... کوکو کرے ہین قمریان ہو کر شکر شکن
راہیل سیوتی سے بھرے ہین چمن چمن ... گلنار نالہ و گل و نسرین و نسترن
فوارے چھٹ رہے ہین روان جوئبار ہے

مختصر تم اتنا سمجھ سکتے ہو کہ سلطانی اُن محلات سے جو زمین پر بنے ہوے ہین یہ محل کسی طرح کم وقعت نہین ہی-اسکی وسعت بھی معقول ہی اور اسپر سلطانی دبدبہ بھی بخوبی پایا جاتا ہی وہ قیمتی سامان جو اور سلطانی محلون مین کم دکھائی دیگا-اس محل مین زینت دیا گیا ہی-لاکھون روپیہ کی جواہر نگار تصویرین آویزان ہین اور جس قدر عیش کے سامان کہ ممکن ہو سکتے ہین یہان دستیاب ہو سکتے ہین یہ بات نہین ہی کہ جس چیز کی ضرورت ہو وہ دو میل آکر حاصل کی جاے بلکہ وہین ہر قسم کا تعیش کا سامان مہیا ملتا ہی-

جب میری آیندہ ماں یہاں داخل ہوئی تو اُسے نہایت فرحت ہوئی اور وہ بہت خوش تھی - کہ سلطان نے مجھے لاکر یہاں رکھا ہین تمھین یہ بھی بتا دیتا ہون کہ سلطان کی عنایت اور مہربانی جسپر حد سے زیادہ ہوتی تھی وہ ہی بیگم یہان آکر رہتی تھی - مرد کا کہین نام تک نہین تھا ہمیشہ یہ مکان خالی پڑا رہتا تھا مہینہ مین ایکدو دفعہ سلطان بجرو بر چند خاص خاص بیگمون کے ساتھ گھنٹہ دو گھنٹہ کے لیئے آیا کرتا تھا جب سلطانہ جو آیندہ میری ماں بنےگی یہان آکر رہی تو مجبورًا سلطان کو روز آنا پڑا - اور شب کو بھی وہ یہین رہتا تھا - خدا خدا کرکے مین پیدا ہوا میرے پیدا ہونے سے پہلے یہ بندوبست کر لیا گیا تھا کہ اگر لڑکی پیدا ہوگی تو میری ماں قتل کردیجائیگی بادشاہ کو سخت نفرت تھی لڑکی کے نام سے بھی وہ کبھی کبھی عند الذکر خفا ہوکر کہا کرتا تھا یہ ممکن نہین کہ مین کسی کا خسر بنون میری شان سلطانی اسکی شاہد نہین ہی کہ میری بیٹی ایک غیر نوجوان کی ملک بنے - اس کمبخت یعنے میرے باپ سلطان روم نے بیسیون بیگناہ لڑکیون کا خون کردیا تھا جہان لڑکی پیدا ہوئی اور اس ظالم نے بچّی کا مع زچہ کے فیصلہ کیا جب تک مین پیدا نہ ہوا تھا میری ماں کا حال سخت پریشان اور جانکندنی کی حالت مین رہا - وہ ہمیشہ یہ ہی جانتی تھی کہ میری عمر ختم ہونے کا زمانہ آگیا جو جو بچّہ پیدا ہونے کا زمانہ قریب ہوتا تھا وہ یہ سمجھتی تھی کہ حضرت عزرائیل کا پنجہ میری طرف دراز ہوتا چلا ہی - خیر جسدن مین پیدا ہوا اسوقت میرا باپ سلطان ننگی تلوار لیے ہوئے سرہانے بیٹھا ہوا تھا میری ماں کی جان مین جان آگئی میرا باپ سقدر خوش ہوا کہ اسنے اپنا جواہر کا کنٹھا اپنے گلے سے اُتار کر میری ماں کو پہنا دیا اور میری ماں کو خوشخبری دی کہ آج سے سکّہ مین میرے نام کے ساتھ تیرا نام بھی کندہ کیا جائیگا -

میری ماں کی بڑی خوشی تو یہ تھی کہ اسکی جان بچ گئی اور پھر سلطان کی گوناگون عنایتون نے اسے اور بھی پھُلا دیا -

بادشاہ نے چند خواصون کو میری نگہبانی کے لیے وہان چھوڑا اور آپ باہر آکر شادیانے بجنے کا حکم دیا اور اشتہار دیدیا کہ سلطان چالیس دن تک بیٹا پیدا ہونے کی خوشی مین جشن کریگا - تمام دار الخلافتہ کی چالیس دن تک دعوت ہی - بڑی حفاظت اور غور سے میری پرورش ہوئی اور دان بدن سلطان کی نگاہ مین میری ماں کی عزت افزائی ہونے لگی چھٹی کی تقریب اس دھوم دھام سے ہوئی کہ تخت نشینی پر بھی یہ دھوم نہ ہوئی ہوگی - کروڑون روپیہ پر نوبت پہونچ گئی تھی -

بڑھتے بڑھتے اور پرورش پاتے پاتے سولہ برس کی عمر ہوگئی سولہ برس تک مین نے مین کی تہ ہی مین پرورش

پایا گیا۔ مجھے یہان سے باہر نکلنے کی پہلے خبر نہ تھی کہ خدا کی سلطنت کتنی وسیع ہی اور دنیا صرف میرا ہی خوشنما اور خوش قطع مکان ہی یا اور بھی کہین اسکی عمارتین تعمیر ہین ۔ مین صرف اس مکان کو اپنا تمام عالم سمجھتا تھا جب مین سولہ برس کا ہو کر نکلا ہون تو مین نے دنیا کے عجیب و غریب نظارے دیکھے انھین دیکھکر مجھے صرف حیرت و استعجاب ہی نہین ہوا بلکہ دلچسپی کی آگ ایسی طبیعت مین بھڑکی جس نے مجھے سیاحت پر آمادہ کیا اور میرا جی چاہا کہ مین تمام دنیا مین عجائبات دنیا کو دیکھتا پھرون ۔

ہان تمھین یہ بھی جان لینا چاہیئے کہ مین نے ابتک کچھ نہ پڑھا تھا لیکن میرا قابلیتی مادّہ ایسا قابل تھا کہ جون ہی میری تعلیم شروع ہوئی مین نے تھوڑی مدت مین وہ کچھ حاصل کر لیا کہ کوئی تمام عمر مین بھی اس سے زیادہ نہین حاصل کر سکتا۔

ایک دن مین سلطانی کتب خانہ مین بیٹھا ہوا مختلف کتابون کی سیر کر رہا تھا۔ ایک کتاب مین نے مجلد دیکھی یہ بظاہر بہت پرانی معلوم ہوتی تھی لیکن جب اسکے مضامین پر نظر ڈالی تو اول ہی صفحہ پر جو کچھ لکھا ہوا تھا وہ مفصلہ ذیل تھا۔

"خدا نہ کرے کہ کوئی اس کتاب کو دیکھے کیونکہ جب کوئی اس کتاب کو دیکھے گا ممکن نہین کہ اسپر عمل نہ کرے"
"اس دار الخلافت کے شرقی مغربی گوشہ مین ایک پرانا مقبرہ بنا ہوا ہی لیکن اس مقبرہ کا نشان"
"صرف چند شکستہ دیوارون سے معلوم ہوتا ہی۔ اسکے ایک کونہ مین ایک سنگ مرمر کا تعویذ لگا ہوا ہی"
"ناظر کتاب اسے علیٰ زندہ و پائندہ اور گشتاسپ کا نام لیکر اٹھا لے اٹھاتے ہی اُسے ایک آواز"
"آئیگی وہ آواز سنتے ہی سیدھا دھڑام سے اُس گڑھے مین کود پڑے پھر جو کچھ ہوگا اُسے معلوم ہو جائیگا"
"اگر وہ ایک نامعلوم آواز کی نصیحت پر قائم رہا تو تو اُسکے ساتھ ایک ایسی حسین لڑکی ملیگی"
"کہ جسکا نظیرہ دنیا مین پیدا ہوا نہ پیدا ہوگا اور جو اُسنے خلاف صدائے نامعلوم کیا تو"
"تو ہزارون بے گناہ جدا مارے جائینگے اور اُسپر الگ مصیبت برپا ہوگی۔"

یہ پہلے ہی صفحہ کا مضمون تھا اور یہ کتاب زبان عبرانی مین لکھی ہوئی تھی۔ یہ پڑھتے ہی مجھے اتنا بھی تو خیال نہ رہا کہ مین اس کتاب کو پورا تو دیکھ جاؤن آگے معلوم تو ہو کہ کیا مطلب لکھا ہی بلکہ ایک وحشت انگیز گھبراہٹ یہ چند سطرین پڑھکر از خود مجھ مین پیدا ہوئی گویا کسی زہریلے سانپ نے کاٹ کھایا کہ آن کی آن مین اسکا زہر تمام رگ رگ مین لہو کے ساتھ دوڑ گیا یہی اس تحریر نے مجھپر زہر کا سا اثر کیا تھا۔ مین ایک مضبوط

قوی دل بہادر حسین سنجیدہ شاہزادہ تھا لیکن اس حالت میں میری طبیعت کی حالت معمولی شخص سے بھی زیادہ گھٹ گئی تھی۔ مجھ میں یہ قدرت نہ تھی کہ ایک منٹ بھی اپنے کو سہارا دیتا اور سوچتا کہ کیا کرنا چاہیے۔ اور کیونکر نہ بیر ہوتی زیبا ہے۔ کتاب کو بغل میں دبا کر سیدھا پاپیادہ اُس ٹوٹے ہوئے مقبرہ کی طرف قدمزن ہوا۔ رعیت نے مجھے کبھی پاپیادہ نہ دیکھا تھا جب میں گھبرایا ہوا پریشانی کی حالت میں شہر کی سڑکوں پر دوڑا تو میں نے دیکھا کہ لوگ سخت تحیّر کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں اور میری حالت پر انھیں صدہا قسم کی بدگمانیاں ہو رہی ہیں مجھے انکا مطلق خیال نہ تھا ایک دیوانگی میری رگ رگ اور پٹھے پٹھے میں سما رہی تھی۔

غرض میں گرتا پڑتا سیدھا پریشانی کی حالت میں اس ٹوٹے ہوئے مقبرہ میں پہونچا۔ میں نے ایک کونہ میں اس سنگ مرمر کے تعویذ کو دیکھا وہ میں نے گھبراہٹ میں اٹھایا اِدھر اسکا اٹھانا تھا اور اُدھر ایک زور کی آواز میرے کان میں آئی! اور وہ آواز یہ تھی "چلے آؤ اے پیارے چلے آؤ میں تمھارے لیے مدت سے منتظر ہوں میرا دلفریب حسن مدت سے تمھاری راہ دیکھ رہا ہے"۔ اس آواز نے مطلق مجھے ہوش میں نہ رکھا کیوں اگر مجھے ہوش آتا تو میں ہرگز اُس گڑھے میں جسکی گہرائی معلوم ہوتی تھی نہ اسمیں سوائے سخت ظلمت کے کچھ دکھائی دیتا تھا کاہے کو گرتا تھا۔ میرے ہوش و حواس رخصت ہو چکے تھے آواز سنکر میں نے ایک لمحہ بھی نہیں فکر کیا ژندہ و پاژندہ اور گشتاسپ کا نام لیکر دھڑام سے اُس میں آنکھیں بند کر کے کود پڑا۔

گرتے ہی میں نے اپنے کو ایک پُر تکلف شہر کی سڑک پر کھڑے ہوئے دیکھا۔ یہ مجھے خبر نہ رہی کہ میں کون ہوں اور کہاں سے آیا ہوں لیکن ہاں اتنی تمیز باقی تھی کہ میں ایک پردیسی ہوں اور دور دراز ملک سے آیا ہوں۔ اس شہر میں پہونچکر جیسے کہ مسافر متلاشی رہتے ہیں کہ کوئی آرام دہ سرائے مل جائے اسی طرح میں نے بھی ایک سرائے کو تلاش کیا۔

بہت جلدی ایک پختہ نفیس سرائے مل گئی وہاں میں جاکر ٹھہرا تین دن میں نے کامل قیام کیا۔ اب میرا ارادہ ہوا کہ میں تلاش روزگار میں سرگرم ہوں۔ ایک دن میں نے بھٹیارنی سے دریافت کیا کہ اس شہر میں کس قسم کا روزگار مل سکتا ہے۔ بھٹیارنی نے جواب دیا کہ یہاں روزگار ملنا تو بہت مشکل ہے ہاں ایک اور ترکیب میں بتاتی ہوں جو عموماً پردیسی کیا کرتے ہیں اگر اسمیں کامیاب ہو گئے تو یہاں کے حکمران کی لڑکی تمھارے ہاتھ آئیگی اور جو تم کامیاب نہیں ہوئے تو ذبح کر دیے جاؤ گے یہ سنتے ہی میں خوش ہو گیا اور میں نے اسکی خوشامد کی کہ یہ بہت جلد مجھے بتا دے۔

**مہترانی** ۔ مسافر تم خوب سوچلو اور فکر کر لو یہان جانبازی کرنی پڑیگی - بیکدست گوہر بیکدست تیغ -
**مین** - مجھے اپنی جان کی بھی کچھ پروا نہین ہے مین آپ روزی سے تنگ آرہا ہون -
**مہترانی** - میان نوجوان مسافر خوب سمجھ لو ایسا نہ ہو کہ عین موقع پر کچے پڑجاؤ تو پھر سواے جان دینے کے اور وہ بھی کتے کی موت کچھ فائدہ نہ ہوگا - یہ جان کی بازی ہے نہ کسی دکان کا سودا کرنا ہے اور نہ کسی پُرفضا شہر کو اک نگاہ سے دیکھنا ہے -
**مین** - مہترانی جو کچھ بتانا ہو بتادو زیادہ جھِک جھِک سے فائدہ کیا ہے جان میری جائیگی یا رہیگی پھر تمھین کیا -
**مہترانی** مُسکرا کر مجھے کچھ نہین لیکن جب مین نے ایک امر کی طرف آپ کو توجہ دلائی ہے میرا فرض ہے کہ اُسکی نیکی بدی سب مفصل بیان کردون - اور خوب جتادون -
یہ سنکر مجھے غصہ آگیا گو مین نہین جانتا تھا کہ مین کون ہون لیکن میری فطرت میرے نہ جاننے سے کچھ پلٹ نہ گئی تھی نہ اُسمین کوئی فرق آگیا تھا وہ جلال اور حرارت شاہی میرے خون مین اب بھی جوش دکھلا رہا تھا اور میرے اُلوالعزم دل کی وہ ہی کیفیت تھی بھٹیاری کی جھِک جھِک سُنکر مجھے سخت غصہ آیا اُچک کر پہلے تو ایک تھپّڑ رسید کیا اور بعدازان اسقدر ٹھوکرین ماربن اور ایسے مُکّے رسید کئے کہ وہ ادھموئی ہوگئی چارون طرف سے اسکے غل مچانے پر لوگ دوڑ آے اور مہترانی کو مجھسے رہائی دلوائی - رہائی پاکر وہ مہترانی میرے قدمون پر گر پڑی اور گھگیا کر یہ عرض کرنے لگی مین ابھی اے غضب انگیز نوجوان عرض کرتی ہون تو میری یہ بُری نوبت نہ کر نہین مین مرجاؤنگی -
جب بیچ بچاؤ کرنے والے آدمی اپنی اپنی کوٹھریون مین چلے گئے تو مہترانی نے یہ کہنا شروع کیا حضور آپ فجر اُٹھتے ہی سیدھے سامنے والے محل کی طرف تشریف لے جائین جسکے قُبّے یہانسے سنہری جھلک مار رہی ہین - جہان یہ سڑک ختم ہوتی ہے وہان دو بڑے بڑے نقارہ رکھے ہوے ہین تم جاتے ہی بغیر پوچھے گچھے نقارہ پر چوب مارنا اور اس زور سے مارنا کہ محل تک جنبش کھا جاے - پھر تمھین چار حسین خواصین اُٹھا لے جائین گی - بعدازان جو کچھ شہزادی کہیگی اُسپر تم عمل کرنا - اگر تمنے اسکے کہنے پر عمل کیا تو تمھین اُسپر قبضہ ہو جائیگا - اور جو تمنے کچھ چون چرا کی تو یاد رکھنا کہ پھر تمھاری جان بچنی مشکل ہو جائیگی اور تم سخت مصیبت مین مبتلا ہو جاؤگے - اُسکی یہ دھمکی سنکر پھر مجھے غصہ آیا پہلے سے زیادہ مینے اسکی گت بنائی قصہ مختصر یہ کہ دوسرے دن علی الصباح کمر باندھکر سیدھا سڑک پر ہولیا آفتاب نصف النہار پر آگیا ہوگا جب مینے

اس سڑک کو طے کر کے ختم کیا۔ جون ہی محل کے دروازے پر پہونچا دو نقارے دو چوکیون پر رکھے ہوے دکھائی دیے اور بہت سے سنتریون کو پہرہ دیتا ہوا پایا۔ چوب اُٹھاتے ہی بغیر پوچھے گچھے مین نے اپنی قوت کے موافق نقارہ پر رسید کی۔ نقارہ کی آواز ایسی ہوئی کہ اس سے زمین تک ہل گئی جیسے سخت زلزلے سے جنبش ہوتی ہے بلکہ محل کا ایک کنگورہ گر پڑا ایک شور عظیم برپا ہو گیا کہ جانباز مسافر امتحان دینے کے لیے آیا ہے۔

گھڑی بھر تک مین خاموش کھڑا رہا کہ اتنے مین چار خواصین حسین میرے پاس آئین پہلے اُنھون نے شاہانہ آداب سے سلام کیا اور پھر نہایت گڑگڑا کر مجھ سے یہ ملتمس ہوئین۔

حضرت ہماری بیگم صاحبہ پرکالۂ آتش نامی آپ کو طلب فرماتی ہین آپ اگر تشریف لے چلین گے آپکی عنایت ہوگی

**مین**۔ بخوشی چلنے کو موجود ہون زہے نصیب کہ پرکالۂ آتش یاد فرمائین اور مین سر کے قدم بنا کر حاضر خدمت ہون۔ اُنھون نے مجھے ساتھ لیا اور آہستہ آہستہ مجھے دروازہ کے اندر لیکر پہونچین۔

جون جون مین اندر چلتا جاتا ہون مکان کی وسعت اور شان میری عقل کو دنگ کیے دیتی ہے۔ نئی نئی قسم کی محرابین طرح طرح کے جواہر نگار ستون اور پچی کاری کے کام کی چھتین ایک نیا انداز پیدا کر رہی تھین محل مین مختلف کھلے ہوے پھولون کے گملون نے جو ہر گوشۂ مکان مین رکھے ہوے تھے تمام حویلی کو مہکا رکھا تھا۔ اس مکان کی یہ بھی خاصیت تھی کہ خود وجد انگیز سرور دل مین پیدا ہوتا جاتا تھا اور خوشی کا بھرا ہوا نشہ دماغ پر اپنا قبضہ جدا جما رہا تھا۔ اب تک مجھے وہ سرور یاد ہے مین کبھی نہین بھولونگا۔ مین جانتا ہون شاید ایسا نفیس مکان دنیا کے پردہ پر نہ ہوگا۔

### مکان کی نظم مین صفت

عمارت کی خوبی درونکی وہ شان
لگے جس مین زربفت کے سائبان
چھتین اور پردے بندھے زرنگار
درونپر کھڑی دست بستہ بہار
وہ مقیش کی ڈوریان سر بسر
کہ مہ کا بندھا جسمین تار نظر
چھتون کا تماشا تھا آنکھونکا جال
نگہ کو وہان سے گذرنا محال
سنہری مغرق چھتین ساریان
وہ دیوار اور در کی گلکاریان
دیے ہر طرف آئینے جو لگا
گیا چوگنا لطف اُس مین سما
وہ مخمل کا فرش اُسکا ستھرا کہ بس
بڑھے جسکے آگے نہ پائے ہوس
رہین لخلخے اُسمین روشن مدام
معطر شب و روز جس سے مشام
چھپر کھٹ مرصع کا دالان مین
چمکتا تھا اس طرح ہر آن مین
زمین پر تھی اس طور اُسکی چمک
ستارون کی جیسے فلک پر چمک

زمین کا کروں و انکی کیا میں بیان
گئی چار سو اُسکے پانی کی نہر
ہوائے بہاری سے گل لہلہے
روش پر جواہر لگا جیسے سنگ
چمن سے بھرا باغ گل سے چمن
کہیں ہرے بیل اور کہیں موگرا
کہیں ارغوان اور کہیں لالہ زار
سمان شب کو داؤدیونکا کہیں
کہیں زرد نسرین کہیں نسترن
کریں قمریاں سرو پر چہچہے
کہیں تخم پاشی کریں گو دکر
رہیں ہاتھ جوں مست گردن میں ڈال
کھڑے نہر پر قاز اور قرقرے
درختوں پہ بگلے منڈیروں پہ مور
صبا جو گئی ڈھیریاں کرکے پھول
تعشق کی آپس میں باتیں کریں

کہ صندل کا اک پارچہ تھا عیان
قرینہ سے گرد اُسکے سرو سہی
چمن سارے شاداب ورڈ ہرے
روش کی صفائی پہ بے اختیار
کہیں نرگس و گل کہیں یاسمن
کھڑے شاخ شبو کے ہر جا نشان
جُدی اپنے موسم میں سب کی بہار
کھڑے سرو کی طرح چمپے کے جھاڑ
عجب رنگ پر زعفرانی چمن
لئے ہاتھ میں مالنیں بیلچے
پسینہ ری جا دین کہیں کھود کر
خراماں صبا صحن میں چار سو
لئے ساتھ مرغابیوں کے پڑے
چمن آتش گل سے دہکا ہوا
پڑے ہر طرف مولسریوں کے پھول
درختوں نے برگوں کے کھولے ورق

بنی سنگ مرمر سے چوپڑ کی نہر
کچھ اک دور دور اُس سے سیب و بہی
زمرد کے مانند سبزہ کا رنگ
گل اشرفی نے کیا زر نثار
چنبیلی کہیں اور کہیں موتیا
مدنبان کی ہے اور ہی آن بان
کہیں جعفری اور گیندا کہیں
کہے تو کہ خوشبوئیوں کے پہاڑ
پڑی آبجو ہر طرف کو بہے
چمن کو لگیں دیکھنے بھالنے
کھڑے شاخ در شاخ باہم نہال
دماغوں کو دیتی ہر اک گل کی بو
صدا قرقروں کی بطوں کا وہ شور
ہوا کے سبب باغ مہکا ہوا
خوشی سے گلوں پر سدا بلبلیں
کہیں طوطیاں بوستاں کا سبق

سمان قمریاں دیکھ اس آن کا
پڑھیں باب پنجم گلستان کا

ایسے پُر فضا اور دلکش محل اور باغ محل سے جب میں گذر کر عین موقع پر پہونچا جہاں پر کالہ آتش بیٹھی ہوئی تھی ۔ مجھے دیکھتے ہی وہ کھڑی ہوگئی اور اُسنے اس ادب سے مجھے سلام کیا کہ میں دھک رہ گیا ۔
جوں ہی اُسنے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر تخت پر بٹھایا سب خواصیں ہمیں تنہا چھوڑ کر چلتی بنیں ۔
**میں** ۔ اے مہجبین تم نے بڑا احسان کیا کہ مجھے اپنی مہمانی کا شرف بخشا ۔
**پرکالہ آتش** ۔ واہ یہ آپ کیا فرماتے ہیں استغفر اللہ ۔ آپ کا احسان مجھپر ہوا کہ آپ یہاں تشریف لائے یا اُلٹا میرا ۔

**مین** - نہین یہ بات بیجا ہے اس کو مین تسلیم نہین کرونگا مین ایک مجہول پردیسی غریب شخص آپنے اتنی نوازش کی اور اس مہربانی سے پیش آئین گویا مجھے خرید لیا -

**پرکالۂ آتش** - اجی حضرت یہ باتین آپ کیون بناتے ہین -

قدم آپنے گھر مین رکھا ہے میرے ❊ مین آنکھون پہ رکھون تمھین تو بجا ہے

**مین** - یہ باتین آپکی مجھے آپ کا شیدا بنائے دیتی ہین یہ جی چاہتا ہی کہ ایک ایک ادا پر اپنی جان قربان کر ڈالون -

**پرکالۂ آتش** - سنیئے حضرت یہ بات ذرا کان کھولکر سن لیجیے اصل یہ ہے کہ جو کچھ اوپر لکھا ہوا ہے اِسے دیکھ لیجیے اگر اسپر آپ عمل کر سکین تو تو یہان ٹھہریے اور نہین تو رفوچکر ہو جیئے -

یہ سنکر مین نے گھبراہٹ سے اوپر نگاہ کر کے دیکھا - ایک روشن تقطیع پر یہ الفاظ کندہ تھے -

"کبھی بھولے سے بھی جھوٹ نہ بولنا اور جو کچھ وعدہ کرو اُسکے ایفا کرنے مین پس و پیش نہو"

"ورنہ اس کے نتائج بُرے ہونگے -"

**مین** نے کئی کئی بار اُسے پڑھا پھر مین نے پرکالۂ آتش کی طرف دیکھا -

**پرکالۂ آتش** - کیون حضرت آپ نے ملاحظہ فرمالیا - دیکھا کیا لکھا ہُوا ہے -

**مین** - ہان پری رو مین نے خوب دیکھ لیا -

**پرکالۂ آتش** - دیکھ لیا یا سمجھ بھی گئے - دکھانے سے غرض نہ تھی بلکہ یہ مطلب جو اس فقرہ مین ادا ہوا ہے سمجھانا مقصد تھا

**مین** - جی ہان مین سمجھ گیا - اور خوب سمجھ گیا -

**پرکالۂ آتش** - اچھا اگر تم سمجھ گئے تو تم سے ایک بات کا اقرار اور بھی لینا ہے وہ یہ ہے کہ اسپر تمھین عمل کرنا پڑیگا -

**مین** - یہ کوئی نئی بات نہین ہے جب سے کہ مین دنیا مین پیدا ہوا ہون اور مین نے ہوش سنبھالا ہے ہمیشہ اس فقرہ پر عمل کیا مجھے یاد پڑتا ہی کہ نہ مین کبھی جھوٹ بولا - اور نہ مین نے کبھی عہد شکنی کی اسکو مین اپنے مذہب اور طرز معاشرت کے خلاف سمجھتا ہون میری فطرت ہی یہ ہی اسپر مصر ہونا بیجا ہے -

**پرکالۂ آتش** - تم اتنی عجلت نہ کرو جو کچھ مین کہتی ہون سمجھو اور کان کھول کر سُنو -

**مین** - تو یہ فرمائیے اگر آپ کو کچھ اور کہنا ہی - ظاہر امطلب تو مین سمجھ گیا اندرونی کوئی بات خیال مین نہین آئی

**پرکالۂ آتش** - دیکھو یہ مین بھی جانتی ہون کہ نہ تم نے کبھی جھوٹ بولا اور نہ عہد شکنی کی اسکے معنے یہ ہوے

کہ تم نے ان حمیدہ خصائل کی مشق بڑھائی لیکن یہ مکان جہان بیٹھے ہوئے ہو تمھاری مشق کے امتحان کا ہے یعنے ان دونون صفات مین تمھارا امتحان ہوگا۔ اگر تم امتحان مین پورے نکلے تو مین اور یہ تمام محلات تمھارے ہین اور جو تم امتحان مین پورے نہ اُترے تو پھر تمام عمر کے لیے سخت سخت آفتون مین مبتلا ہو کر مرجاؤ گے۔

مین۔ بہت خوب حاضر ہون۔ آپ میرا امتحان لین انشاء اللہ کبھی فرق نہ آئیگا۔

**پرکالۂ آتش**۔ اچھا دوبارہ اور بھی سمجھاتی ہون۔ دیکھو زبان سے صرف وہ ہی بات نکالنا جو تم سے ہوسکے شاعرانہ اور خیالی باتون کا یہ مقام نہین ہے۔ ہرگز وہ بات نہ کہنا جو تم سے نہوسکے یا تم اُسکے کرنے مین ہچکچاؤ پہلے دل مین سوچو پھر کوئی بات زبان سے نکالو یہان مبالغہ ذرا بھی حرام ہے حرام کیا بلکہ جان تک جاتی رہتی ہے

مین۔ بیگم صاحبہ اورائے شہزادی پرکالۂ آتش خوب سمجھ گیا مجھے معلوم ہوگیا کہ یہان کوئی بات بھی خلاف قیاس کہنی جان کا ضرر ہے۔

**پرکالۂ آتش**۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ۔ تم بھی کیا باتین کرتے ہو میری یہ مرضی نہین ہے کہ تم خلاف قیاس کوئی بات کرو بلکہ وہ بات زبان سے نہ نکالو جو تم سے نہوسکے یا اُسکے کرنے مین تم قاصر ہو۔

یہ سنکر مجھسے جہان تک ہوسکا مین نے اُسے یقین دلانے مین کوشش کی اور صاف صاف بیان کیا کہ جو کچھ مجھسے نہوسکے گا مین ہرگز اُسکی نسبت زبان سے نہ نکالونگا۔

**پرکالۂ آتش**۔ پیارے شہزادے خفا ہونے کی کوئی بات نہین ہے یہ حجت جسقدر مین نے تم سے کی ہے سب تمھارے فائدہ پر مبنی تھی میری اس مین کوئی غرض مضمر نہین ہے کیونکہ جھوٹ بولنے سے تمپر آفت پڑیگی نہ کہ مجھپر۔

غرض بڑی دیر کی حجت کے بعد یہ امر طے پاگیا۔ اور اب باتین ہونی شروع ہوئین۔ پہلے دسترخوان بچھایا گیا اور پھر کھانا کھانے کے بعد شراب کا دور چلا۔ پیارے یہ وقت شام کا تھا آفتاب کی الوداعی خونی کرنون کا عکس سامنے کے مطلع پر ہویدا ہو کر غائب ہوگیا تھا۔ جانور درختون پر چھپا چکے تھے۔ انسان و حیوان اپنے اپنے نشیمن مین کبھی کے آرام کرنے کے لیے چلے گئے تھے۔

ایسی سنسانی مین اور اس تنہائی مین کہ سوا میرے اور کوئی اس پرکالۂ آتش کے پاس نہ تھا اسنے اپنے ہاتھ سے شراب دو آتشہ اور سہ آتشہ کے دو تین جام بھر کر پے درپے دیئے وہ ہوش وحواس جو آئندہ اور گذشتہ وعدے وعید کا لحاظ و پاس رکھنے کے قابل تھے سب یکے بعد دیگرے رخصت ہوچکے تھے ہان اب اگر تھا تو صرف یہ ہوش تھا کہ مین پردیسی ہون یہان اس پری کے ہان مہمان ہون اور اس سے یہ وعدہ ہوگیا ہے

لیکن یہ ہوش کہ آیا اس وعدہ کا ایفا کرنا مجھپر فرض ہی مطلق نہ رہا تھا جب مین خوب جھوم جھوم کر یہ پڑھنے لگا

بہار آئی ہے بھر دے بادۂ گلگون سے پیمانہ
رہے لاکھون برس ساقی ترا آباد میخانہ

گذر یا رب گلستان مین ہوا ہے کس شرابی کا
کہ شاخین جھومتی ہین نالۂ بلبل ہے مستانہ

نبھے کیونکر ہمارے اُس پری پیکر سے یارانہ
وہ وحشی دل ہین سودائی وہ سنگین دل مین دیوانہ

یہ دو تین شعر پڑھنے پایا تھا کہ اسنے جام روک لیا اور کہا کہ مین نہین چاہتی کہ تم ایسی مدہوشی مین غت ربود ہو جاؤ کہ پھر تمھین اپنے وعدے وعید کا خیال نہ رہے اور پھر تم بیہودہ باتین زبان سے نکالکر خطرہ مین پڑ جاؤ وہ خطرہ کہ جس سے قیامت تک نکلنے کی اُمید ہی نہو۔ مین نے اُسکی ان باتون کا جو کچھ التفات اور کچھ تحکمانہ لہجہ مین تھین یہ جواب دیا۔ آپ ناحق بار بار فرمانے کی تکلیف برداشت کرتی ہین مین خوب سمجھ گیا ہون اور مجھے معلوم ہی کہ جو کچھ آپ کا مفہوم ہی۔ چونکہ مجھے مسرور اور وجد انگیز خوشی حاصل تھی اور مین اس مکان اور اس دل لبھانے والی تنہائی کے آگے جہان کو ہیچ سمجھتا تھا۔ اور سب سے زیادہ جہان کی کل نعمتون کا عطر وہ پری خجستہ خصال اور حمیدہ صورت تھی۔ باوجودیکہ وہ اس روکھے پن اور بے رخائی سے باتین کرتی تھی لیکن پھر بھی ایک ادا اُسکی ہر ہر بات مین مضمر تھی۔ بس یہ جی چاہتا تھا کہ سو سو جانین اُسکی ایک ایک ادنی سی ادنی ادا پر اور عشوہ پر قربان کرون اسکی آنکھین غضب کی پرتاثیر گردش کرنے والی تھین۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا کسی مست کے ہاتھ مین خوشرنگ شراب آتشین کا پیالہ ہی اور وہ اُسے سرخوش سرشاری مین جکر دے رہا ہی۔ مین نے اس وجد انگیز حالت مین پھر ایک شعر پڑھا۔

خرام ناز نے کس کے جہان کو کر دیا برہم
زمین گرتی فلک پر ہے فلک گرتا زمین پر ہے

یہ سنکر پرکالۂ آتش نے ایک آہ بھری اور خاموشانہ مسکرا کر یہ جواب دیا اس ہنسی مین خوشی مطلق نہ تھی بلکہ ایک گاڑھی تہ افسوس کی جلوہ دیتی تھی۔ ایسی حالت مین اسنے بہت زور شور سے جھومتی ہوئی صورت مین یہ کہا۔

چلا ہے او دل راحت طلب کیا شادمان ہو کر
زمین کوئے جانان رنج دے گی آسمان ہو کر

گو مجھے نشہ تھا اور میری حالت مستون کی سی تھی لیکن پھر بھی اس لہجہ سے اس شعر کا پڑھنا اور میری طرف حسرت کنان نظر ڈالتی مجھے کھٹک گیا۔ اس کھٹکنے کا اثر بہت جلد ایک جام سے جو اس پری نے عشوہ گری مین قدم رکھکر دیا تھا جاتا رہا بخوشی مین نے وہ جام پی لیا اور پھر مین سرخوش ہو کر ادھر ادھر کی باتین کرنے لگا ہین۔ کیا آپ مجھے اپنا غلام بنانا پسند فرماتی ہین۔

پری کالہ آتش مسکراکر۔ ہان پسند کرتی ہون۔ مگر۔ مگر۔

مین۔ تجھپر اے پری میرا دھن من تن قربان ہو یہ مگر مگر سمجھ مین نہین آتا صاف صاف بیان کرو کہ اسکا کیا مطلب ہے۔

پری کالہ آتش۔ غرض یہ ہے کہ غلام کا کام اطاعت ہی اور جو کچھ زبان سے نکلے اُسکو فورًا بجالانا ہی کیا تم بھی ایسا ہی کروگے

مین۔ ہان کیون نہین سب سے زیادہ اطاعت اور فرمان برداری کرنے کو موجود ہون۔

پری کالہ آتش۔ کوئی بات میری نہین ٹالنی ہے۔ دیکھو خوب سمجھ لو پھر چون و چرا کرنے کی گنجائش نہین رہے گی۔

مین۔ خفا ہوکر۔ یہ آپ کیا فرما رہی ہین لاحَولَ وَلاَ قُوَّۃَ۔ ایک دفعہ کہ چکا دس بار عرض کرچکا تعجب ہے کہ آپ کی سمجھ مین کیون نہین آتا عجب بدگمان اور وہمی طبیعت ہی۔ یہ سنکر وہ خاموش ہو رہی اور پھر پہلے اسنے ایک غزل ستار پر گانے کی فرمائش کی۔

اس مین جو یہ خوب منجھے ہوے تھے اس نشہ مین ستار اُٹھاکر یہ غزل گانے لگے۔

نہین تقصیر اُس بُت کی کہ ہے میری خطا لگتی ۔ مسلمانون ذرا انصاف سے کہیو حنا لگتی
تڑپنے لوٹنے رونے کا باعث تجھپہ ہے کُھلتا ۔ ترے دل کو بھی میری سی اگر اے بے وفا لگتی
ستم اے شور بختی میری ہڈی کیون ہما کھاتا ۔ سگِ لیلیٰ ادا کو گر نہ ظالم بدمزا لگتی
جو مرجاتا تو یہ دُکھ کاہیکو سہتا اگر آہین ۔ نہ کہتا ہین تو شاید دشمنون کی بددُعا لگتی
وہ پھر ہے گرم نظارہ کہان تک زخم دل ٹانکون ۔ کہ ہے ہر ہر نگہ کے ساتھ اک برچھی سی آ لگتی
نسیم مصر کا دم پیرِ کنعان کا ہے کو بھرتا ۔ اگر کوچہ کی تیری خاک آلودہ ہوا لگتی
جو گریہ تر نہ کردیتا تو جیسے نالہ کھینچا تھا ۔ چمن مین کوہ مین صحرا مین آتش جا بجا لگتی
کیے تھے کاٹ کاٹ آلودہ خون سے ہاتھ یان اپنے ۔ وہان دستِ عدو سے پانون مین بھی شب حنا لگتی
بلائے جان ہوا دھیان اُس سیاہ کاکل کی چوٹی کا ۔ نہ لگتا دل تو دل کے پیچھے کا ہے کو بلا لگتی

پری کالہ آتش واہ واہ خوب واقعی تم بہت بڑے اُستاد ہو تمھاری مین بھی قائل ہون اچھا ذرا کھڑے ہوکر تھرکو تو سہی۔ یہ حکم سنکر مین ذرا کچیایا کہ تف کیا سخت شرم کی بات ہی مین آج تک کبھی نہین ناچا تھا۔ مگر جب اس قرار کا خیال آیا کہ جو مین اُسے زبان دے چکا تھا تو مجھے سناٹا سا آگیا میری تذبذب حالت دیکھکر وہ یہ کہنے لگی۔ کیون حضرت دوسرے ہی حکم کی تعمیل مین آپ کچیانے ہین کیا خوب کیا غلامون کی یہی شان ہوتی ہی دیکھنا تم میرے غلام بن چکے ہو اگر تم نے میرے کسی ارشاد کو ٹالا اور اُس مین چون و چرا کی تو پھر مجھسے بدتر تمھین عالم بھر مین کہین

نہین دکھائی دیگی آزادی سے تھین وہ سخت سزائین دونگی کہ جو نافرمان غلام کو دیا کرتے ہین
اسکی ان باتون کا مجھپر ایسا رعب بیٹھا کہ مین اُٹھ بیٹھا اور جس طرح سے مجھسے ممکن ہوا مین تھرکنے لگا۔ تھوڑی دیر تک مین تھرکا پھر وہ یہ کہنے لگی۔ کہ ناک پر اُنگلی رکھکر ناچو اور یہ کہتے جاؤ کہ ناچین گے بھئی ناچین گے۔ یہ حکم اور اسکی تعمیل مجھے اور بھی سخت بری معلوم ہوئی۔ قہر درویش بر جان درویش کرکے وہ بھی تعمیل کی پھر اسنے کہا کہ ناچنے مین صرف ایک ہی کولا مٹکے جبراً قہراً طوعاً کرہاً وہ بھی کیا اسکے بعد اسنے ارشاد کیا کہ تمام کپڑے اُتار ڈالو اور برہنہ ناک پر اُنگلی رکھکر ناچو۔ یہ سنتے ہی میرے ہوش اُڑ گئے۔ میری طبیعت جلکر خاک ہوگئی اور مین نے غصہ مین یہ جواب دیا اور تو سب کچھ ہوجائیگا لیکن یہ کام مجھسے کبھی نہو گا غضب یہ ہوا کہ اسوقت وہ پردا بھی اُٹھ گیا جو میرے اسس علم پر پڑا ہوا تھا کہ مین سلطان روم کا بیٹا ہون۔ صاف مجھے معلوم ہوگیا کہ مین سلطان روم کا بیٹا ہون جلال شاہی کا جوش میری آنکھون مین روشن ہوگیا اور مین مارے غصہ کے تھرتھر بید کی طرح کانپنے لگا۔

**پرکالۂ آتش**۔ آنکھین نکالکر۔ یہ کیا واہیات ہے۔ ہوش مین آ اے ناتجربہ کار نوجوان یہان یہ نہ سمجھو کہ مین سلطنت روم کا ولی عہد ہون۔ ابھی بند ھوا کر لونڈیون سے اتنے کوڑے لگواؤن گی کہ چودہ طبق روشن ہوجائین گے اور سب ولی عہدی بھول جائیے گا۔ جو کچھ تو نے اقرار کیا ہے اگر اس سے تو پھر یگا تو تیری وہ گت بنائی جائے گی کہ جس کا خیال بھی تجھے نہ ہوگا۔

**مین**۔ یہ سب کچھ ہے کہ مین وعدہ کر چکا ہون لیکن ساتھ ہی اسکے ایسی قابل شرم باتین مجھسے کبھی نہونگی تم خوب سمجھ لو مجھے ان باتون کا تحمل نہین ہے جو تم زبان سے نکال رہی ہو۔ اگر تم اس کورہ کی شہزادی ہو مین بھی ولی عہد سلطنت رومیہ ہون۔

**پرکالۂ آتش**۔ ہاتھ سے ہاتھ ملکر اور دانت پیسکر پھر تم نے کس زبان سے کہا تھا کہ مین غلام ہون

**مین**۔ ہان یہ مین نے کہا تھا لیکن میرا غلام بننا اُن غلامون کی طرح نہین ہے کہ جو خریدے جاتے ہین بلکہ تمہارے آگے غلام کا لفظ اپنی نسبت استعمال کرنے کے یہ معنے تھے کہ تم مجھے اپنا شوہر قبول کرو۔

**پرکالۂ آتش**۔ پھر اپنے نازک حنائی ہاتھ اُسی طرح سے ملکر۔ اس تقطیع کو دیکھکر جو سامنے آ دیران ہے تم نے کیا وعدہ کیا تھا اور کس امر پر بڑی دیر تک جھک جھک اور بحث وغیرہ ہوتی رہی۔ دیکھا بار بار مین یہی کہتی تھی کہ جو تجھسے نہو سکے کبھی وہ لفظ زبان سے نہ نکالیو اور تو نے اس صدم صد کے بعد بھی یہی کیا نا ہا کمبخت بدنصیب نوجوان یہ باتین سنکر اور بھی میری چھاتی مین ایک دھوان اُٹھا میری آنکھون مین غضب انگیز طیش کے شعلے بھڑکنے لگے اور

مین ایسا بیتاب ہو گیا کہ مجھے ذرا خیال نہ رہا اور مین کوڑا لیکر اس کو مارنے کے لیے اُٹھا۔
اس نے میری یہ حالت دیکھکر ایک چیخ ماری اور پاس کے کواڑون پر ایک دوہتڑ مارنا تھا کہ آٹھ حبشنین ننگی تلوارین ہاتھون مین لیے آموجود ہوئین
حبشنون کی خوفناک صورت دیکھکر مین ڈر گیا اور مین نے پھر بہ لجاجت عرض کی کہ اچھا آیندہ سے آپ جو کچھ فرمائین گی مجھے منظور ہی بھلا ممکن تھا کہ اس پری کو رحم آتا اسنے ایک زور کی آواز مین اپنی حبشنون سے مخاطب ہو کر یہ کہا اسکی مشکین کسکر اسپر کوڑے بازی دکھاؤ یہان تک کہ خون مین شور بشور ہو جائے۔
بہتیرا واویلا مچایا مگر کس نمی پرسد بھیا کون ہو۔ اُنھون نے زنجیرون سے کس لیا اور پھر مجھپر کوڑے بازی کرنی شروع کی۔ ہرچند غل مچایا چیخا۔ فریاد کی لیکن وہان کون پرسر رحم آتا تھا۔
جب پیٹتے پیٹتے میری حالت غشی کی ہوئی اُنھون نے چھوڑ دیا اور میری زنجیرین کھولدین۔ تین دن کامل مین بے ہوش پڑا رہا جب مجھے ہوش آیا تو دیکھا کہ مین اس ہی کمرہ مین پڑا ہوا ہون اور ایک ضعیفہ میرے پاس بیٹھی ہوئی میرے زخمون پر مرہم لگا رہی ہے۔
مین۔ آنکھین کھول کر۔ وہ پرکالہ آتش ہے یا چلی گئی۔
بڑھیا۔ وہ اپنا کسی دوسرے نوجوان سے سودا کرنے گئی ہی۔ تم اچھے ہو جاؤ تو پھر تم سے دو دو باتین کرے۔
مین۔ ڈر کر نہین مین نہین چاہتا خدا پرکالہ آتش کی مجھے صورت بھی نہ دکھائے۔
بڑھیا۔ یہ زبان سے نہ نکالو دیکھو اگر تم نے اسکے کل احکام کی تعمیل کی تو وہ تمھاری ہمیشہ کے لیے لونڈی بنجائیگی
مین کیا کیا ایسا ہی۔ اچھا تو آیندہ مین کوشش کرونگا جس طرح سے ممکن ہو تعمیل حکم کرون
بڑھیا۔ ذرا اپنے کو خوب مضبوط کر لو پھر کیا ہے پانچون اُنگلیان گھی مین ہین۔
مین۔ لیکن پرکالہ آتش مجھے تیز مزاج بہت معلوم ہوتی ہی۔ اور ساتھ ہی اسکے ظالم بھی بہت ہے۔
بڑھیا۔ نہین نہین ایسا ہرگز زبان سے نہ نکالو۔ وہ نہ تیز مزاج ہی نہ ظالم ہی جھوٹ بولنے اور عہد شکنی پر جل جاتی ہی سچائی کو بہت پسند کرتی ہی تم اگر خیال کروگے کہ تم نے کیسے وعدہ وعید کیے اور پھر تم پھر گئے تو تمھین آنکھین چار کرکے باتین کرنے کی جگہ نہین رہی ہی۔ اسنے تمھین اتنا سمجھا دیا تھا لیکن تم نے مطلق نہ سمجھا اور پھر تم تاویلات کرنے لگے تم نے اسکا غلام بننا قبول کر لیا اور پھر تم یہ کہتے ہو کہ غلام سے مطلب وہ غلام نہین ہی۔ حیف صد حیف اسکی ان باتون سے مین بہت شرمایا اور مین نے اس سے راستبازی سے

ولی عہد سلطنت رومیہ لیٹا ہوا بڑھیا سے باتیں کر رہا ہے



اقرار کیا کہ آیندہ اسکی کسی بات کو رد نہین کرونگا اور جو کچھ وہ ارشاد کریگی بسر و چشم بجالاؤنگا۔ غرض سات آٹھ دن مین مین اچھا ہو گیا نہا دھو کر کپڑے بدلے اور اسی کمرہ مین جہان پہلے واردات ہوئی تھی مین جاکر بیٹھا۔ مین نے دیکھا کہ پر کالۂ آتش چھم چھم کرتی ہوئی چلی آتی ہے پہلے سے زیادہ حسین لگتی تھی۔ اُسکی صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ دنیا مین اس سے بہتر نہ پیدا ہوئی اور نہ پیدا ہونے کی امید ہے۔

**پر کالۂ آتش۔** مجھے دیکھکر مسکرائی اور شیرین زبانی سے یہ کہا پیارے ایک امتحان مین تم فیل ہو چکے اب یہ دوسرا امتحان ہے اگر اس مین بھی تم پورے اُترآئے جب بھی تمھاری سلطنت کہین نہین جاسکتی۔ تم وہی لعلون کے لعل رہو گے اور جو پہلے امتحان کی طرح تم فیل ہو گئے تو بڑی دقت پڑے گی اور پھر تمھارا بڑا درجہ ہوگا۔

**مین۔** نہین مین نے عہد کر لیا ہے مین خوب جانتا ہون کہ جو عذاب مین بھگت چکا ہون وہ سب میری حماقت یا زیادہ تر میری عہد شکنی کا نتیجہ تھا۔ آیندہ مین تم سے عہد واثق کرتا ہون کہ پھر ایسا کبھی نہ ہوگا۔

**پر کالۂ آتش۔** میرا کچھ نقصان نہین ہے صرف تمھاری خرابی ہے۔ تم جانو تمھارا کام۔

**مین۔** اچھا اگر آپ معاف کرینگی تو آپ سے چند باتین عرض کرونگا بشرطیکہ آپ اجازت دین۔

**پر کالۂ آتش۔** بہت خوشی سے سننے کو موجود ہون جو کچھ تم کہو گے اُس کو مین ایسی دلچسپی سے سنونگی کہ جس کا تمھین بھی خیال نہ ہوگا۔

**مین۔** کیا آپ امتحانات کے بعد میری مطیع و منقاد ہو جاؤگی۔ اور جو کچھ مین کہونگا اُسے تسلیم کر لوگی۔

**پر کالۂ آتش۔** ہان بہت خوشی سے اگر تم امتحانات مین پورے اُترے تو مین تمھاری لونڈی ہون بلکہ لونڈیون سے بھی بدتر

**مین۔** خوش ہو کر۔ بہت خوب آپ میرا امتحان لینا شروع کرین

**پر کالۂ آتش۔** جلدی کیا ہے تھوڑی سی مے گلرنگ کے دو تین جام چڑھائیے۔ ابھی تو اول ہی شام ہے پھر دیکھا جائے گا۔

مے گلرنگ کا نام سنکر مین کھل گیا اور مین نے بخوشی اُس سے جام شراب لینے کی استدعا کی۔

بڑی دیر تک شراب کا دور چلتا رہا اور پھر آدھی رات کو میرے امتحان کا وقت آیا۔

**پر کالۂ آتش۔** امتحان کا وقت آگیا تو ہوشیار ہو جاؤ اپنے دل کو میرے کام کے لیے آمادہ کر لو

گو میرے دماغ مین ہوائے نشہ بھری ہوئی تھی اور میرا دل سرشار تھا لیکن پھر بھی مار کے خوف کے مارے اور نیز پری پر قبضہ پانے کی غرض سے مین تعمیل احکام کے لیئے مستعد ہو گیا اور مین نے بڑی آمادگی ظاہر کی اور یہ زبان سے نکالا -

اے شہزادی مین پہلے ہی مستعد ہون جو کچھ آپ فرمائین مجھے اسکی تعمیل مین عذر نہ ہوگا -

راضی اُسی مین ہون صنم جس مین ہو تیری رضا — جو کچھ تو فرماوے پری ہے سب صحیح اور کل بجا
درچار حد کوئے تو افتادہ بینی بندہ را — تن یک طرف سر یک طرف جان یک طرف پا یک طرف

پری کالہ آتش - پھر مین بار بار یہی کہتی ہون کہ دل مین خوب سمجھ لو ورنہ تم جانو جو کچھ ہوگا تمھارے لیئے برا ہوگا -

مین - نہین مین خوب سمجھ گیا اپنی وہ مار مجھے یاد ہی مین ہرگز نہین بھولونگا - نہین بھولونگا -

پری کالہ آتش - تم یہ کوڑا جس سے تم پٹے ہو برہنہ کر کے مجھے مارو -

یہ سنکر مین نے پس و پیش کیا اور کہا کہ یہ کبھی نہین ہو سکتا کہ میرا ہاتھ تمپر اُٹھے - استغفر اللہ توبہ توبہ اسکے عوض مین اگر تم مجھے مار بھی ڈالوگی جب بھی یہ نہین ہوگا -

پری - آگ بگولا ہو کر - عجب جھنجکر آدمی ہو - اے بدنصیب تجھے اپنے قول و قرار کا بھی ذرا پاس نہین دیوانہ ہوا ہے جو کچھ مین حکم دیتی ہون کیون نہین آزادی سے تعمیل کرتا - سچ مچ قضا ہی تجھے یہان لائی ہے

جب اُسنے یہ کہا پھر تو مین دہل گیا اور مین نے کوڑا ہاتھ مین اُٹھا کر دو تین آہستہ آہستہ اُسکے رسید کیے گو تعمیل حکم ہو گئی مگر ادھوری رہ گئی پوری نہین ہوئی - تھوڑی سی مار کھا کر اُسنے منع کر دیا - میرا ہاتھ پہلے ہی کام سے جاتا رہا تھا -

تھوڑی دیر تک سکوت رہا بعد ازان وہ یہ زبان پر لائی یہ چھری ہے یہ طشت ہے یہ میری گردن ہے - تو زبردستی میری چھاتی پر چڑھ بیٹھ اور مجھے ذبح کر ڈال - اے میرے دوست لڑکے اور اے میرے معزز خلیق میزبان یہ سنتے ہی مین نے کانون پر ہاتھ رکھا اور کہا یہ درخواست آپکی نامقبول ہوئی ایسی درخواست یا ارشاد کے تعمیل کرنے سے بہتر ہے کہ مجھپر کوڑے بازی ہو اور عہد شکنی کا مجھپر الزام قائم ہو - تم بھی اے پری عجیب تماشے کی ہو جب مین تمھین ذبح کر ڈالونگا پھر مین کہان رہونگا میرا بچنا پھر کیا ضروری تسلیم کیا جائیگا - یہ دھوکے بازیان مجھے بھی آتی ہین -

پری - خفا ہو کر اور تیور بدل کر - یہ تو کیا بکتا ہے او پاجی لونڈے تجھسے ہم اقرار کرا چکے ہین کہ جو کچھ ہم

بڑھیا - یہ بھی خبر ہے کہ تجھے کتنے دن کے بعد ہوش آیا ہے
مین - نہین مجھے خبر نہین - ہان اپنے ضعف سے اندازہ کر سکتا ہون کہ شاید پانچ چار دن کے بعد مین ہوش مین آیا ہونگا -
بڑھیا - تجھے پورا ایک مہینہ ہوگیا - یہ ذکر کرنے سے میری غرض صرف یہی ہے کہ تو سزا سے خوف کر کے جو کچھ تجھے حکم ہو اسکی تعمیل مین چون وچرا نہ کی جاوے -
مین - ہان یہی تو مین کہتا ہون کہ مین نے خوب سزا پائی اب ایسا کبھی نہو گا کہ کسی حالت مین مجھ سے نافرمانی ہوگی
بڑھیا - اچھا اس امر کا بچن دیتے ہو - کہ مین آیندہ جو کچھ اقرار کرونگا اُس سے نہ پھرونگا -
مین ایک بچن کیا ہزار بچن دیتا ہون کہ جو کچھ اقرار کرونگا اُس سے نہین پھرونگا - یہ کہکر مین نے بچن دیا اور وہ بڑھیا بظاہر مطمئن ہو کر خاموش اُٹھ بیٹھی اور دوسرے کمرہ مین جاکر غائب ہوگئی اُسکے جانے کے بعد ہر چند مین نے چاہا کہ مین اُٹھ بیٹھون لیکن ضعف اس قدر تھا کہ مجھ سے نہ اُٹھا گیا - مین کوشش کر رہا تھا کہ اتنے مین ایک شیشی تیل کی لیے ہوے وہ بڑھیا آئی اور آتے ہی اُسنے میرے تمام جسم پر مالش کی پھر وہ ہی قوت وہ ہی طاقت وہ ہی اُلوالعزمی طبیعت مین آگئی گو یہ مجھے اب بھی خیال تھا کہ مین اس قدر پٹ چکا ہون اور میری یہ کیفیت ہے لیکن پھر بھی امتحان دینے کو آمادہ ہوگیا دوسرے دن شب کو مجھے بلایا گیا مین ایک نئی کمرہ مین پہونچا جسکی سجاوٹ مجھے تمام عمر یاد رہیگی وہان مین نے دیکھا کہ سرخ جوڑا پہنے ہوے پرکالہ آتش بیٹھی ہوئی ہے - دیکھتے ہی باادب کھڑی ہوگئی مجھے بر خلاف اخلاق سے پاس بٹھانے کا افتخار بخشا پھر دست بستہ یہ بیان کیا کہ شہزادے دو بار تجھسے سخت غلطی ہوچکی ہے اور اُس غلطی کا جو کچھ نتیجہ ہوا وہ تو نے بھگتا لیکن مین نے اُسے افسوس سے دیکھا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو میری انا کو بچن دیکر آیا ہے خدا کے لیے اس بچن کو خیال کر کے تو میری جان زار کو آفت سے نجات دے واقعی مین تجھے چاہتی ہون اور تجھے دل سے پیار رکھتی ہون مگر کیا کرون میرے کم بخت والدین نے تین امتحان مقرر کر دیے ہین جو کوئی انہین پاس ہو جائیگا اُسی سے میری شادی کرینگے - اگر تو اپنے عہد پر برقرار رہا - تو میرا اور مین تیری ہون اور جو اس آخری امتحان مین بھی تو نے عہد شکنی کی تو نہ مین تجھے نصیب ہونگی اور نہ پھر تجھے تیرے باپ کی سلطنت ملے گی اور اسکے علاوہ تیری جان زار پر جو کچھ

آفت گذرے گی تجھے آپ اُسکی قدر معلوم ہو جائے گی۔
جہان تک مجھ سے ہو سکا مین نے اس یقین دلانے مین کوشش کی کہ آیندہ پھر یہ بات نہ ہوگی۔ مین نے اپنی غلطی پر بہت کچھ سزا پالی ہے آیندہ مین نے کان پکڑا اگر مین مر بھی جاؤنگا جب بھی عہد شکنی نکرونگا۔ ان باتون کے بعد پھر دور شراب چلنے لگا۔ اور ہم دونون نے بارہ بجے تک خوب خوب شیشے کے شیشے خالی کیے یکایک وہ نازنین مسکرا کر یہ کہنے لگی کیا آپ مجھے اپنا دلبر سچے دل سے بنانا چاہتے ہین سچ کہیے گا اور اُسی قدر فرمایئے گا جتنا آپ سے ہو بھی سکے۔

**مین**۔ ہان مین تمھین اپنا دلبر بنانا پسند کرتا اور تمپر اپنی جان نثار کرنی اپنا فخر جانتا ہون۔

**پرکالۂ آتش**۔ کیا آپ مجھ سے کوئی چیز جو آپ کے قبضہ مین ہے آپ عزیز جانتے ہین۔

**مین**۔ لَاحَولَ وَلَاقُوَّةَ۔ ہرگز نہین۔ جب جان عزیز نہین ہے پھر کونسی چیز عزیز ہوگی کیونکہ جان سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہین ہو سکتی۔

**پرکالۂ آتش**۔ اچھا جو چیز بلا قید مین مانگون آپ مجھے عنایت فرما دینگے۔

**مین**۔ آنکھون سے۔ کوئی چیز کیا دل بھی مانگو تو مردود ہو اگر چھری سے کلیجہ کو چاک کرکے دل نہ نکال دیا ہو۔ یہ کہکر مین نے چھری اُٹھالی اور کہا ابھی اگر آپ اشارہ کرین تو پہلوئے چپ سے دلکو تراشکر نکالدون۔

**پرکالۂ آتش**۔ نہین نہین آپ چھری کو اپنے ہاتھ سے رکھدیجیے۔ اسکی ابھی ضرورت نہین ہے۔

**مین**۔ چھری رکھکر۔ اچھا پھر کچھ اور فرمایئے جو کچھ آپکو کہنا ہے۔ ابتو یہی ٹھان لی ہے۔

| | |
|---|---|
| جو کہو گی تم کہون گا مین بھی ہان یونہی سہی | آپ کی یون ہی خوشی ہے مہربان یونہی سہی |

**پرکالۂ آتش**۔ تو پھر درخواست کرون تذبذب مین تو نہ پڑ جاؤگے دیکھو تم جانو ایسا نہ ہو اسکے سنتے ہی تمھاری پران نکل جائین۔

**مین**۔ اب وہ بات نہین ہے دو امتحانون کی بات اُنکے ساتھ گئی اب طبیعت خوب مضبوط ہوگئی ہے ہرگز کسی درخواست پر چون و چرا نہ ہوگی پہلے مین محض بے تجربہ کار تھا اب مجھے تجربہ ہوگیا ہے کیا اب تھوڑے ہی عہد شکنی ہوگی۔

**پرکالۂ آتش**۔ آپ اپنے ہاتھ مین چھری لین اور بہت جلد مرے سے تجربے بن جایئے۔
بھلا سچ کہدون یہ درخواست سنکر تو مین گھبرا یا کہ اگر یہ کم بخت کہدیتی کہ اپنے کو ہلاک کر ڈالو وہ بہتر ہوتا

نہ کہ یہ غضب ہوا کہ اب اگر تعمیل حکم کرتا ہوں تو پتھر بنتا ہوں پھر مجھے نہ پری کچھ فائدہ دیگی اور نہ تمام جہان کی حوریں - اگر تمام حبشنیں یا بدصورتیں اس سے چوگنی حسن چڑہ ہو جائیں گی میرا کچھ فائدہ نہ ہوگا - ضرور اسکی شرارت ہے کہ مجھے پتھر اکر کے اپنے محل سے نکالنا چاہتی ہے -

جب اُسنے مجھے خاموش دیکھا گھبرا کر یہ کہنے لگی - اے کوتاہ اندیش ظالم جلدی کر جلدی کر - دیکھ صرف چند لمحہ وقت اور ہے پھر تو حسرت کی پشت دست کاٹے گا مگر سوائے تمام عمر کی حرمانی کے اور کچھ نہ ہوگا

میں - تعمیل میں تو اسکی بھی کچھ عذر نہیں ہے لیکن یہ بھی کوئی درخواست ہے کہ جس سے میں پتھر بن جاؤں - آخر یہ تو بتا کہ ایسی چیز کا تو کریگی کیا - بیکار ناحق مجھے دنیا سے کھوتی ہے محبت والفت اسکی مقتضی نہیں ہے کہ انسان کو بے کار کر دیا جائے -

پرکالۂ آتش - مجھے حاذق اطبا نے ایک سخت اور اندرونی مرض کی دوا یہ بتائی ہے کہ میں تجھ جیسے شکل و شباہت والے نوجوان کے آئے مردبٹ بھون کر کھاؤں - ہاں یہ اقرار کرتی ہوں کہ پھر تیری خادمہ بن جاؤں گی -

میں - پھر پتھر ہو کر میں تجھے لیکر کیا چاٹونگا - تجھے اماں جان بنا کر رکھنا تو منظور نہیں ہے -

پرکالۂ آتش - یہ کیا بکتا ہے پھر تو نے اقرار کیوں کر لیا تھا - پہلے ہی مستثنیٰ کر دیا ہوتا اب شکایت کرنے بیٹھا ہے

میں - اپنے ہاتھ سے یہ بدعت کبھی نہ ہوگی یوں تو اے پری قوی ہے اپنی حبشنوں سے بندھوا کر کٹوا سکتی ہے -

پرکالۂ آتش تھوڑی دیر تک سکوت میں بیٹھی رہی اور پھر اُسنے یکایک چونک کر یہ کہا - لے اب دوسری بات میں امتحان ہوتا ہے ہوشیار ہو جا پھر نہ کہیو کہ یہ مجھسے نہ ہوسکے گا جو چیز تجھے مستثنیٰ کرنی ہے کر لے پھر کچھ نہ سنا جائیگا

میں - میں بس اسکے علاوہ مجھے سب کچھ منظور ہے ہاں ایک بات یاد آئی ہے کہ پھر میں تجھے اپنے ہاتھ سے ذبح نکرونگا

پرکالۂ آتش - اور جو کچھ کہنا ہو کہلے جو کچھ تو مستثنیٰ کرے سب منظور ہے -

میں - نہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جو مجھسے نہو سکے اور میں اُسے مستثنیٰ کروں -

پرکالۂ آتش نے فوراً چھری کو اُٹھا لیا چھری اُٹھاتے ہی ایک حسین خواص ایک تین برس کے بچہ کو گود میں لیے آئی

پرکالۂ آتش - یہ بچہ کون سا ہے او خواص -

خواص - یہ بچہ وہ ہے کہ جسکا باپ اور ماں دونوں یتیمی اور بیکسی کا تاج اسکے سر پر رکھکر عالم ارواح کو چلے گئے اب اسکی پرورش میں کرتی ہوں - بچہ نے پھر ایسی میٹھی میٹھی باتیں کہیں کہ میرا دل اُسکے پیار کرنے کو

چاہا - مین اُسکی بھولی بھولی اور نرم صورت کو -

پر کالۂ آتش - چُھری میرے آگے رکھکر - تو اس بچہ کو ذبح کر کے اسکی کلیجی بھونکر مجھے کھلا اور آپ بھی کھا

اس درخواست نے سب سے زیادہ میرے چھکے چُھڑا دیے مجھپر قدرتی ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ مین نے صاف انکار کردیا - کیونکہ یہ سنکر بچہ کا تڑپ کر یہ کہنا آپ مجھ یتیم کی کلیجی کھاکر کیا کرینگے میرے کلیجے کو ہلائے دیتا تھا - پہلے تو مین نے کچھ دیر غور و توجہ کی پھر یہ کہا مجھے یقین ہے تمھاری نافرمانی سے مجھپر نامعلوم آفتین ٹوٹینگی مگر ایسی نافرمانی کو مین سبب نجات دارین سمجھتا ہون -

پر کالۂ آتش - کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہے مان جا اب بھی مان جا - باز آ اے عاقبت نااندیش باز آ

مین - تمھارے اس امر کے لیے کہنا بھی لا حاصل ہے مین کہ چکا کہ مجھسے یہ کام ہرگز نہ ہوگا -

یہ سنکر پھر وہ پری تمثال تھرّانے لگی اور بڑی دیر کے سکوت کے بعد یہ زبان پر لائی - دو امتحانون مین تو فیل ہو چکا ہے تیسرا اور رہا ہے اگر اسے تو نے پاس کر لیا تو تیری سلطنت اور جان دونون محفوظ رہینگی اور نہین ایسا برا درجہ ہوگا کہ تو بھی یاد رکھے گا -

مین - ہان اسکے علاوہ مجھے اور سب منظور ہے اسکے امتحان مین قطعی مین پورا اُترونگا -

پر کالۂ آتش - یہ مین نہین کہ سکتی کہ پورا اُتریگا یا نہین لیکن جتا دینا میرا اختیار ہے - نکریگا تو پچھتائے گا -

مین - نہین اب مجھے کسی بات مین عذر نہ ہوگا -

جب اُس پری نے خوب بچت و پز کرلی تو مجھسے یہ کہا میری خواہش ہے کہ تجھے گدھا بناکر چھوڑ دون -

مین - ڈر کر مجھ مجھے - ایسا تو ہرگز نہ چاہیے بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کس مذہب و ملت مین لکھا ہوا ہے کہ آدمی سے گدھا بنانا جائز ہے - نہین شہزادی صاحبہ یہ کبھی نہ ہوگا -

پر کالۂ آتش - دیکھ پھر تو نے نافرمانی کی نا - اب میری حجت ختم ہو چکی ہے مجھپر کسی قسم کا الزام قائم نہین ہو سکتا

مین - آپ خیال تو فرمائین کہ انسان سے گدھا بننا کون قبول کریگا مین نے یہ بات خلاف عقل تو نہین کی

پر کالۂ آتش - دیکھ اب بھی مان جا - اب بھی اپنی عقل کو درست کر لے - نہین تو پچھتائے گا -

مین - بلا سے وہ پچھتانا اچھا لیکن یہ کبھی نہوگا - یون تمھین اختیار ہے زبردستی ہو اپنی خوشی سے مین راضی نہوگا

پر کالۂ آتش - اسی منہ سے تو نے کہا تھا کہ مین نافرمانی نہین کرونگا اب وہ اقرار کہان گیا -

مین - ایسی تعمیل حکم کے قربان - کہ تمام عمر گدھے بنے رہو غرض جب ساری حجتین پوری ہوگئین اُسنے

ولی عہد سلطنت رومیہ کو خواجہ سرا خنجر لیے ہوئے ذبح کر رہا ہے



پھر کواڑوں پر دستک دی ایک خواجہ سرا قوی ہیکل خنجر اور طشت ہاتھ میں لیے ہوئے نکلا۔

**خواجہ سرا**۔ بہت ادب سے اور جھک کر حضور کیا وہ مجرم یہی بدنصیب نوجوان ہے۔ جو ذبح کیا جائیگا۔

**پرکالۂ آتش**۔ سخت غصّہ میں۔ ہاں وہ یہی بدنصیب کم عقل نوجوان ہے۔ وہ خواجہ سرا یہ اشارہ پاکر میرے پاس آیا میری ایک طرف کی نرم ریشمی زلف پکڑی اور جھٹکا مار کے مجھے گرا دیا میری چھاتی پر اپنا آبدار خنجر لیکر ہو بیٹھا اور یہ زبان پر لایا تو اب ذبح کیا جاتا ہے۔ صرف اس قصور پر کہ تو نے عہد شکنی کی۔

**میں**۔ خدا کے لیے تو مجھے نہ مار اور مجھ پردیسی پر رحم کھا میں اپنے والدین کا ایک ہی بیٹا ہوں۔ اُنکی تمام آرزوئیں مجھے سلطان بنانے پر منحصر ہیں۔ مگر اس ظالم نے میری لجاجت اور زاری پر مطلق توجہ نہ کی۔ میرے خیالات غضب کے غم والم میں لت پت ہو گئے تھے۔ فانی اور قاتل جانکنوں نے مجھ پر دورہ کر لیا تھا۔ تمام جلوسی شان و شوکت سلطنت رومیہ کی مجھے دکھائی جا رہی تھی اور لوگوں کی زور زور کی آوازیں جو میرے کان میں آ رہی تھیں کہ اس عظیم الشان سلطنت سے تو بدنصیب محروم کیا گیا۔ ایسے وقت میں کہ میں سلطنت کا ولی عہد بن چکا ہوں میری چھاتی پر کوئی ستمگر سوار ہو کر مجھے ذبح کر ڈالے۔ پھر بھلا میری طبیعت کی کیا حالت ہو سکتی ہے۔ میں اپنے فوجی اور ملکی افسروں کو اپنی مدد کے لیے بلاتا تھا لیکن محض بے سود تھا۔ میں کہاں تک بیان کروں غرض یہ کہ اُس سنگدل نے مجھے ذبح کر ڈالا۔ اِدھر میری گردن الگ ہوئی اور اُدھر میری آنکھ کھلی میں نے اپنے کو دیکھا کہ میں اپنی خوابگاہ میں پڑا ہوں اور میری خوفناک آواز سنکر میری ماں سلطانہ اور میرا باپ سلطان مجھے نیند سے جگانے کی کوشش کر رہے ہیں جب میں ہوشیار ہوا تو میرے باپ نے ہنسکر کہا بیٹا قیصر زندہ پیل خواب میں اس خوفناکی سے دہلا کرتے ہیں ذرا ہوشیار سویا کرو۔ ایسا کیا خواب دیکھا کہ تمہاری گھگی بھی بیٹھ گئی۔

**میں** یہ دیکھکر سخت پریشان ہوا اور مجھے خفت بہت حاصل ہوئی کہ میرا باپ سلطان میری قدر کیا کریگا اور وہ میری ولی عہدی میں کیا خاک خوش ہوگا ایسا زبردست اور پر شوکت سلطنت کا ولی عہد اور پھر خوابوں میں یوں چونکے۔ میں نے اپنی دہشت کھانے کی اپنے والدین سے سخت معافی مانگی میرے والد سلطان تو میرے ہوشیار ہونے پر چلے گئے تھے لیکن میری والدہ سلطانہ تشریف رکھتی تھیں اُنھوں نے میرے خفیف ہونے پر یہ کہا۔ بیٹا قیصر زندہ پیل تو خفیف نہ ہو اچھے اچھے بہادر جنگ آزما اور تجربہ کار خواب میں ڈر جاتے ہیں۔ یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔

**مین** - اماں جان پھر بھی تو نہایت شرم کی بات ہے کہ ایسی عظیم الشان سلطنت کا ولیعہد ہو کر مین دہشت کے مارے یون چیخ مارون

**مان** - تو بھی عجیب دیوانہ سودائی لڑکا ہے مین نے بڑے بڑے جنگ آورون کو بدخواب ہوتے ہوئے دیکھا ہے

**مین** - اماں جان یہ کیا بات ہے بدخواب ہونے کی وجہ کیا ہے - آخر کوئی بات تو ضرور ہوگی

**سلطانہ** - نہین کوئی ایسا دقیق بھید نہین ہے صرف خیالات کی پریشانی اور سوء ہضمی سے ہوجاتا ہے جہان انجزات دماغ کو چڑھے نئی نئی صورتین نظر آنے لگین اور وہ عموماً خوفناک ہی دکھائی دیتی ہین -

**مین** - بات کا تکڑ اسکا اثر انسانی زندگی پر پڑ سکتا ہے یا نہین - اسکی تفتیش بھی ضروری بات ہے -

**سلطانہ** - نہین بیدار ہونے کے بعد انسانی کامون اور طرز معاشرت پر کچھ اثر نہین پڑتا -

غرض میری مان مجھے اطمینان دے دلاکر چلتی بنی مجھے کچھ کچھ خیال ہونے لگا کہ واقعی جب آدمی کسی رنج و تردد مین سوتا ہے تو اُسے اُسی قسم کے خواب دکھائی دیتے ہین کچھ بات نہین میں اُٹھا خواصین خواجہ سرا منہ ہاتھ دُھلانے کے لیئے کھڑے ہوئے آئے غرض مین نے منہ ہاتھ دھو دُھلا کر کپڑے بدلے اور شام کی ہواخوری کے لیئے گھوڑے پر سوار جنگل کی طرف روانہ ہوا - اُسوقت میرا دل نامعلوم مایوسیون سے چور ہو رہا تھا - ایک غم کا سناٹا اُٹھتا تھا مگر وہ دماغ مین جاکر بجھ جاتا تھا لطف یہ ہے کہ اُسکا اثر نہ معلوم ہوتا تھا کہ جان و روح پر کہانتک پڑا اور اصل مین اس سناٹے کا مخرج کہان ہے -

کبھی یہ خیال آتا تھا - دنیا ہمہ ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ - سلطنت پر قابض ہونے اور اُسپر ایک محدود زمانہ تک حکمرانی کرنے سے نتیجہ کیا - بس سوا اسکے اور کیا ہوسکتا ہے کہ ہزارون بے گناہون کا خون ناحق میری گردن پر ہو اور شب و روز کے عذاب مین مبتلا ہون - اس سے فقیری بہتر ہے کہ اپنی تھوڑی سی زندگی کو آنند سے گزارون ہر وقت آنند کے تار بجاؤن - یہ ہوا کچھ ایسی دماغ مین سمائی کہ مجھے یہ نہ معلوم ہوا کہ مین کہان جارہا ہون اور میرا گھوڑا طرارے بھرتا ہوا کہان کا کہان پہونچا اس پیچ و تاب مین مین بیہوشانہ گھوڑے پر سوار جارہا تھا کہ یکایک ایک آواز نے جو کسی قدر تحکمانہ تھی مجھے چونکایا اور وہ آواز یہ تھی - اے گبرو جوان شہزادہ کیون اپنے کو ان بیہودہ خیالات کا شکار بناتا ہے - یہ سنکر مین نے پھر کر دیکھا - تو سامنے چند سرسبز درختون کے نیچے ایک چھوٹے سے چبوترہ مین ایک فقیر بیٹھا ہوا نظر آیا - یہ فقیر ایسا ضعیف تھا کہ مین نے اپنی سلطنت بھر مین ایسا ضعیف شخص کوئی نہین دیکھا تھا اسکی پلکین ایسی بڑی اور دودھ کی طرح سفید تھین

قیصر زندہ پیل فقیر سے بیٹھا ہوا باتیں کر رہا ہے



وہ آنکھون پر پوری نقاب نما چھائی ہوئی تھین۔ جب وہ ہانھو سے اُٹھاتا تھا تو دوسرون کو دیکھ سکتا تھا ورنہین اپنی پلکون کی نقاب ڈالے ہوے بیٹھا رہتا تھا مین اُسکی یہ آواز سنکر سیدھا اُسکے جھونپڑہ کی طرف چلا پاس پہونچکر گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ اور آپ اُسکی خدمت مین حاضر ہوا۔ فقیر میری تعظیم کو کھڑا ہوگیا اور جس بورئیے پر وہ بیٹھا ہوا تھا اُس سے سرک کر علیحدہ ہو بیٹھا۔

قریب آکر مین نے اُسکی صورت کو پورے طور سے دیکھا۔ بظاہر اُسکی عمر ایک سو پچاس برس سے کم نہ تھی بدن پر گوشت خاصہ تھا۔ اُسکے ڈنڈون کی مچھلیان بھری ہوئی تھین سینہ خوب چوڑا اور پرشوکت تھا۔ قد اسقدر لمبا نہ تھا۔ چہرہ پر صحت اور خوشی کے آثار ہویدا تھے رنگ ایسا چمکتا تھا کہ جیسے مصفا بلوری جام مین خوش رنگ شراب جھلکتی ہو۔ اسکے لب کسی قدر ڈوبل تھے معلوم ہوتا تھا کہ دانت دوبارہ نکلے ہین۔ کیونکہ دانتون کا پیلا پن اور نوکداری اس شبہہ کی صداقت کرتی تھی۔ جھریون کا کہین نام بھی نہ تھا۔ گو یقیناً اُسکی عمر میرے خیال مین ہرگز ڈیڑھ سو برس سے کم نہ ہوگی لیکن پھر بھی سوائے سفید بالون کے اور کوئی ضعیفی کا اثر اسپر نپایا جاتا تھا۔ سر کے بال خوبصورت چمکدار سفید اور لمبے تھے ایسے لمبے تھے کہ وہ اُسکے ٹخنون تک پشت پر پڑے ہوے بل کھایا کرتے تھے۔ مونچھین بہت بڑی بڑی اور گنجان تھین ڈاڑھی کا نام بھی نہ تھا۔ جسم ہیئت سے خونخواری برستی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص کچھ بہت بڑا شرابی ہے اور اسکو کوئی شراب موافق آگئی ہے جس نے اُسے یون پھُلا رکھا ہے

مین۔ حضرت کیا آپ یہین تشریف رکھتے ہین حالانکہ اکثر میرے آنے کا اتفاق ادھر ہوا ہے لیکن مین نے آپ کو کبھی نہین دیکھا۔

فقیر۔ بابا فقیر تو دو سو برس سے یہین رہتا ہے۔ شاید آپ نے نہین دیکھا ہوگا۔

مین۔ کیا آپکو یہان دو سو برس ہوے آپکی دو سو برس کی عمر ہے مین اتنی عمر نہین سمجھا تھا خدا کی شان ہے۔

فقیر۔ ہنسکر۔ بابا میری عمر تو پانچ سو برس کی ہے دو سو برس سے مین یہان رہتا ہون حضرت عیسیٰ کو مین نے نوجوان دیکھا ہے۔ اُنکے حوارین سے میری ملاقات تھی۔ مین نے بہت کچھ زمانہ کا سرد و گرم دیکھا ہے۔

مین۔ اتنی عمر آپ کی کس چیز نے بڑھائی۔ بڑے تعجب کی بات ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا۔

فقیر۔ بابا نہ مین کوئی جادوگر ہون نہ مجھے کسی قسم کی دوائی معلوم ہے معلق آسمان پر رہتا ہون تازی تازی آب و ہوا کھاتا ہون میری برابر عمر بڑھ رہی ہے اور مین بہت خوش ہون۔

**مین** - کیا میری عمر بھی یون ہی بڑھ سکتی ہے -
**فقیر** - ہان بابا کیون نہین - کیا تو چاہتا ہی اگر درحقیقت تیری یہی آرزو ہی تو ابھی مین وہ عمل کر سکتا ہون -
**مین** - ہان یہ میری آرزو ہے کہیے جو کچھ آپ کو اس کا نذرانہ دون اور جیسی خدمت آپ مجھسے چاہین مین ادا کرنے کو موجود ہون -
**فقیر** - مہربانی آمیز لہجہ مین - نہین مین تم سے نہین چاہتا کہ تم میری کوئی خدمت کرو نہ مجھے ضرورت ہی صرف تمھین آگاہ کرتا ہون جس امر سے وہ تم خوب سمجھ لو - دیکھو پہلی بات یہ ہی کہ دنیا کی کل نعمتون سے محروم کیے جاؤگے - سلطنت بھی پھر تمھین نصیب نہ ہوگی -
**مین** - مین نہین چاہتا کہ مین سلطنت اختیار کرون اور لاکھون جانون پر حکمرانی کرون بلکہ میری خاص غرض دنیا سے تکیہ کرنے کی ہی - مجھے اسکے دل لبھانے والے نظارے کاٹنے کو دوڑتے ہین مین نہین چاہتا کہ حشر مین مختلف جرائم کے صدقہ مین مجھپر عذاب ہو جتنی یہ باتین ہین یعنی دنیوی نعمتین سب فانی ہین انکے لیے سعی کرنی اور انپر دوڑنا اور اپنا قیمتی وقت صرف کرنا اس سے زیادہ حماقت ہو نہین سکتی - ایک حکیم کا قول ہی - از حق تعالیٰ چیزی مخواہ کہ زوال را در منفعت او راہ باشد بلکہ از و باقیات صالحات طلب کن - آنچہ نباید کرد بآرزو مخواہ - یہ مسلمہ امر ہی کہ آخر سب مرینگے اور مرکر بادشاہ یا سلطان ہین اور فقیر ہین کچھ فرق بھی نہین رہنے کا پھر چندروزہ زندگی مین غیر نتیجہ باتون پر حکمرانی کرنے سے نتیجہ - میرا دادا فلان مقام پر مدفون ہی اکثر اُسکے مقبرہ پر جانے کا اتفاق ہوتا ہی مین نے تو آج تک نہین دیکھا کہ وہان کوئی اور شوکت باقی ہو اور ایک فقیر کے مقبرہ مین کم شوکت برسے - قبر مین دونون مٹی ہین - مٹی مین کچھ تمیز نہین ہو سکتی کہ یہ سلطان کی ہے جو نصف دنیا کا حاکم تھا یا یہ اس فقیر کی ہے جو نان شبینہ کو بھی محتاج تھا -

سُن لے یہ التماس مرا دوستانہ ہے — ہشیار ہو کہ تیرا اجل کا نشانہ ہے
کب تک رہیگی مسند کمخواب زیر پا — کاخِ خمیدہ بار ترا آستانہ ہے
اے عندلیب جان چمن جسم پر نہ بھول — ویرانہ ایک روز ترا آشیانہ ہے
انفاس مستعار پہ کیا اعتبار زیست — اک دم مین مثل موج صبا تو روانہ ہے
یہ جلوہ ہاے بوقلمون بے ثبات ہین — ہے زندگی طلسم جہان اک فسانہ ہے
رکتی نہین ہی باگ کسی شہسوار سے — ہر دم سمند عمر کو اک تازیانہ ہے

کیا سرگشتان دہر کے قصے نہیں سنے — کیا ہو گئے وہ لوگ کہاں رہ زمانہ ہے

میری یہ باتیں سنکر فقیر بہت خوش ہوا اور کہا کہ بابا ابھی تو نوجوان ہے لیکن تیرے خیالات ستھرے ہوئے پاکیزہ اور مصفا ہیں۔ یہ باتیں بڑی عمر میں جاکر کہیں حاصل ہوتی ہیں۔ نوجوانی کی عمر میں ہمیشہ نئی نئی امنگیں اور تازہ تازہ جوشوں کا ہجوم ہوتا ہے وہاں ایسی باتوں سے جو تم کر رہے ہو سخت نفرت کی جاتی ہے۔ اور ایسے خیالات پر قہقہے اُڑتے ہیں دنیا میں وہ پہلے نوجوان تم ہی ہو جسنے مستعدی اور مضبوط طبیعتی سے یہ خیالات ذہن میں جما لیے۔ میں تم سے بہت خوش ہوں اور ایسا خوش ہوں کہ جو کچھ مجھے آتا ہے وہ سب تمہیں بتا دونگا۔

میں۔ یہ خیالات گو پہلے ہی سے کچھ کچھ بغیر صحبت فقرا میرے دل میں تھے لیکن ایک خواب نے مجھے پکا نافر دنیا کی طرف سے بنا دیا۔ سلطنت کیا اگر ہزار سلطنتیں ہوں جب بھی ایک جو سے میں نہیں خریدتا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ جو چیز فانی ہے اور فانی بھی کیسی کہ ایک دن اسکا نام و نشان بھی مٹ جائیگا پھر اس کی قیمت ایک کوڑی بھی نہیں ہو سکتی "خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا" جب اپنی زندگی کے گذشتہ واقعات پر نظر ڈالی جاتی ہے تو ایک خواب معلوم ہوتے ہیں اس میں اگر ہم نے بھلائیان کی ہیں وہ بھی فسانہ ہو گئیں اور جو برائیان کی ہیں وہ بھی کہانی ہے اور چند روز کے بعد ایک دور میں یہ فسانہ اور کہانی بھی دنیا کی پیشانی سے مٹ جائیگی۔ پھر اس سے زیادہ حماقت جہالت اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایسی چیزوں کے حصول میں اپنا قیمتی وقت برباد کیا جائے جسکا نہ اب کچھ نتیجہ ہے نہ آیندہ زندگی پر ہوگا۔ زندگی کی تمام نعمتوں۔ خوشیوں۔ زندہ دلیوں شوکتوں عظمتوں خوبصورتیوں۔ امنگوں۔ جوشوں۔ وغیرہ وغیرہ کا راستہ صرف قبرستان یا شہر خموشان کی طرف جاکر ختم ہو جاتا ہے جسکی ابتدا اور انتہا دونوں یکسان ہوا پھر کیا خیال کیا جائے۔ اور کیوں اسکی فانی اور زوالی دل لبھانے والی صورتوں پر اپنی عمر کا بیش بہا حصہ برباد کیا جائے۔

گذرتی عمر ہے یوں دور آسمانی میں — کہ جیسے جائے کوئی کشتی دخانی میں
رکاؤ خوب نہیں طبع کی روانی میں — کہ بو فساد کی آتی ہے بند پانی میں
کہانیان ہیں حکایات خضر آب بقا — بقا کا ذکر ہے کیا اس جہان فانی میں
ہمیشہ ہے مجھے سرمایہ بقا میں فنا — حباب وار ہوں میں آب زندگانی میں

یہ سنکر فقیر نے مجھے بغلگیر کیا یہان تک کہ وہ غائب ہو گیا اور اب میرا جسم خوب ڈبل موٹا تازہ ہو گیا۔ دنیا کی ہوا مجھے کاٹنے لگی اور تمام دنیوی صورتوں سے مجھے کامل نفرت ہو گئی یکایک جا ایک طرارا بھرتا ہوں تو سیدھا آسمان کی

طرف پہونچا۔ سیکڑون کوس پر جاکر قرار لیا۔ وہان نہ کوئی یار نہ غمگسار نہ دشمن نہ حاسد کوئی نہین دکھائی دیا۔ تنہائی اور علیحدگی بس یہی میری انیس اور یہی غمخوار تھی نہ اُس ملک مین میرا کوئی حاکم تھا نہ مین کسی کی رعیت تھا۔ نہ یہان ٹیکس کا بار رعیت پر ڈالنے کا فکر تھا اور نہ اپنے اوپر کسی کا قرض ادا کرنے کا غم۔ نہ خود کسی کے حاسد بن سکتے تھے نہ اپنا کوئی حاسد تھا۔ نہ والدین کی محبت کا اثر باقی تھا۔ اور نہ بچون کی الفت و انکی تعلیمات کا فکر تھا تازی تازی ہوا کھانے کو اور ہوا کا تخت سونے کو۔ ایسی سنسان حالت مین اگر بے خلش زندگی بسر ہوتی رہے تو اس سے بہتر انسانی زندگی کے لیے خوشی ہو نہین سکتی مگر نہین اُس کم بخت پر کالہ آتش کا خیال آدھا کیے دیتا ہی چونکہ دنیا سے اتنی مناسبت باقی ہی اسلیے دنیا کی نعمتون کی طرف کبھی کبھی دل دوڑتا ہی اور سلطنت کرنے کا خیال بھی طبیعت مین موجزن ہوتا ہی۔ دو تین مہینے کے بعد آسمان سے اُتر آتا ہون اور ایک آدھ ٹکڑا کہین سے بھیک مانگ کر کھالیتا ہون اور پھر اپنے ہوائے تخت پر جا بیٹھتا ہون۔ افسوس یہ ہی کہ جس لحاظ سے کہ دنیا کو چھوڑا تھا وہ بات حاصل نہ ہوئی بلکہ آسمان پر رہنے کے بعد بھی دنیا کم بخت کا خیال نہین گیا۔ چونکہ میرا تعلق قطع ہو چکا اس لیے مجھے دنیا کی آب و ہوا سخت ناگوار معلوم ہوتی ہی بس یہی میری سرگذشت اور یہ ہی رام کہانی ہی۔ فقط

یہان فقیر نے جو میرے جھونپڑے مین چلا آیا تھا اپنی سرگذشت ختم کی گو مین بچہ تھا اور میری عمر بہت زیادہ نہ تھی یعنے سن بلوغ کو بھی مین نہین پہونچا تھا لیکن پھر بھی پرکالہ آتش کا خیال میرے دل مین کچھ کچھ اپنے ہاتھ پیر پھیلانے لگا۔ اور مین نے اپنے دل کو خوب مضبوط کر لیا کہ اگر موقع ہوا اور وہان جانے کا اتفاق ہو تو اُس گڑھے مین چلکر ضرور پرکالہ آتش سے دو دو باتین کرنی چاہیین۔ مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ جلا لینو بس پرکالہ آتش تو خیر ملیگی جب ملیگی اگر میری مان مجھسے آکر مل جائے تو کیا اچھی بات ہو زندگی بھر مین اسکا ساتھ کبھی نہ چھوڑون یہ خیال میرے دل مین آیا تھا کہ اتنے مین قیصر زندہ پیل جو فقیرون کی صورت او رصفت مین بیٹھا ہوا تھا اور جو ابھی اپنی رام کہانی دُہرا چکا تھا یہ کہنے لگا کیا خوب بغل مین بچہ شہر مین ڈھنڈھورا۔ تم ناحق اپنی مان کو یاد کر کے اپنا دل دُکھاتے ہو وہ نخاس بازار مین حلوائی کی دُکان پر چھ ماہ سے نوکر ہی۔ تم جاؤ اُسے اپنا پتہ دو یقیناً وہ مل جائیگی اور تمھین پہچان لے گی۔ کیا تم بھی اُسے پہچانتے ہو۔

مین نہین مین نہین پہچانتا لیکن وہ اپنی مامتا سے مجھے خود پہچان لے گی۔ اور مین اپنی محبت سے اُسے شناخت کرونگا یہ کہکر وہ فقیر اُٹھ بیٹھا اور میرا ہاتھ پکڑ کر سیدھا اُس دُکان کی طرف روانہ ہوا جہان میری مان نوکر تھی میرا بچپا

محسن فغفور ششتری بھی میرے ہمراہ تھا۔ ہم تینون دُکان پر پہونچے۔ وہان مین نے ایک بڑھیا کو دیکھا کہ حلوائی کی کڑھائی مانجھ رہی ہے۔ قیصر زندہ پیل نے اشارہ سے کہا کہ یہی تمھاری مان ہے تم سو پچاس قدم پر جاکر کھڑے ہو جاؤ مین اُس سے جاکر تمھارا ذکر کرتا ہون دیکھو وہ کیا کہتی ہے۔ مین اور میرا محسن فغفور ششتری علٰحدہ اوٹ مین کھڑے ہو گئے اور قیصر زندہ پیل دُکان پر پہونچا اور بڑھیا سے جاکر کہا مائی تیرا بیٹا تجھے بلاتا ہے۔ بڑھیا ہمک کر اور آنکھین پھاڑ کر۔ کیا میرا بیٹا میرا بیٹا طالینوس۔ اے فقیر صاحب بھلا وہ کہان توبہ کیجیے وہ شیر خوارگی کی حالت مین تو وہ مجھسے علٰحدہ ہوا تھا بھلا وہ کہین زندہ بچ سکتا ہے۔ آپ کیون مجھسے مذاق کرتے ہین۔

قیصر زندہ پیل۔ بڑھیا مین نے آج ہی تیری صورت دیکھی ہے مین کون اور مذاق کون تیرا بیٹا طالینوس کھڑا ہوا ہے یہ کوئی جھوٹ بات نہین ہے۔ تو اُٹھ اور میرے ساتھ دس بیس قدم چل تجھے آپ معلوم ہو جائے گا

یہ سنتے ہی روتی ہوئی میری مان دُکان سے اُٹھی اور قیصر زندہ پیل کے ساتھ میرے پاس آئی۔ گو میری عمر تیرہ برس کی ہو گئی تھی اور جب مین اُس سے جدا ہوا تھا وہ زمانہ شیر خوارگی کا تھا لیکن میری صورت دیکھتے ہی میری مان دوڑ کر مجھے لپٹ گئی۔ خون نے کچھ ایسا جوش مارا کہ مین بھی پہچان گیا کہ یہی میری مان ہے خوب ہم دونون گلے مل کر روئے۔ اور پھر ہم تینون اپنے گھر آکر پہونچے۔

## آٹھوان باب

### موت۔ آوارہ گردی

اتنے مین کھانا تیار ہو گیا اور ہم تینون نے دسترخوان پر بیٹھکر کھایا۔ ایک نئی بات یہ دیکھی کہ جب وہ فقیر کھا چکا اُسنے پانچ منٹ کے بعد قے کردی اسکا سبب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ پانچ منٹ سے زیادہ دنیوی کھانا پیٹ مین رکھنے کا حکم نہین ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ فقیر یعنے قیصر زندہ پیل پھر جونکا اور بغیر کچھ سنے طرارے بھرتا ہوا آسمان کی طرف فراٹے سے اُڑتا چلا گیا۔ میری مان نے یہ نیا سمان دیکھکر بڑا تعجب ظاہر کیا۔ مین نے اُسے سمجھا کر اُسکا اطمینان کر دیا۔ میری مان نے پہلے میری کیفیت دریافت کی میرے سچے محسن فغفور ششتری نے اول سے آخر تک جو کچھ گذری تھی سب حرف بحرف کہہ سنایا۔ بیشتر اسکے کہ مین اپنے ناظرین فسانہ کو اپنی مامتا بھری مان کے احوال سے آگاہی بخشون کہ میری مفارقت کے بعد

اُسپر کیا کیا گذری اور کن کن مصائب مین وہ پھنسی۔ اسکا حلیہ بیان کر دیتا ہون۔ پہلے کی نسبت اس کی شکل مین زمین آسمان کا فرق نمودار ہو گیا تھا۔ اسکے چہرہ پر قدرتی سیاہی پھر گئی تھی۔ جھریون کی لٹین اسکی پیشانی پر شدت سے بدنما معلوم ہوتی تھین۔ گو اسکی ایسی عمر نہ تھی لیکن پھر بھی وہ ساٹھ برس سے کم نہ معلوم ہوتی تھی۔ بالون کی وہ گنجانی مطلق نہ رہی تھی چھدرے چھدرے بال پائے جاتے تھے جیسے گنجے کے سر پر ہوتے ہین۔ آگے کی لٹین سفید ہو گئی تھین۔ چہرہ پچکا سا نکل آیا تھا۔ آنکھون کی وہ روشنی جس مین ایک ممارزت پائی جاتی تھی نام کو بھی باقی نہ رہی تھی۔ پتلیون کی سیاہی اور ڈھیلون کی خوشنما سفیدی مدھم پڑ گئی تھی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گڑھے مین دو چنین پڑے ہوئے چمکتے ہین۔ رخسارون کا وہ شباب انگیز نور اور اُنکا اُبھار جن پر لوگ مرتے تھے خیرباد ہو گیا تھا۔ گردن جو کپڑون مین بلوری بوتل کی طرح چمکتی تھی اب جھریون اور بدنما میلی میلی لٹون نے اسکو اس طرح حلقہ کر رکھا تھا کہ جیسے نوجوان پھولون کے گجرے گلون مین ڈال لیتے ہین۔ ہڈی پسلی ایک ہو رہی تھی۔ گوشت کا تمام جسم پر نام بھی نہ تھا۔ بازوؤن پا ڈنڈون کی کھال لٹک رہی تھی۔ بڑے بڑے نیلے نیلے ناخن جس سے انتہا درجہ کی فلاکت اور نحوست برستی تھی اُس کی انگلیون کی بدنمائی ظاہر کر رہے تھے۔ کپڑے پھٹے اور ٹکڑے ٹکڑے تھے۔ وہ لب جنکی نسبت یہ کہنا کچھ زیادہ تعریف مین داخل نہ سمجھا جاتا تھا "اے در لب لعلِ تو اعجاز مسیحائی"۔ اب سفید سفید بے رونق لب ایسے بُرے معلوم ہوتے تھے کہ دیکھنے سے قے آتی تھی۔ وہ دانت جو موتیون کی آب کو پرے بٹھاتے تھے اور لبون کی جنبش کے وقت اُنمین بجلی سی کوند جاتی تھی وہ جوبن اب ہزارون کوس تھا۔ کئی دانت آگے کے ٹوٹ گئے تھے غرض اسنے اپنے کنجوس خاوند بطلیموس کو سولی دلوا کر کچھ نتیجہ نہ پایا اور نہ اسکی دولت سے کچھ کیفیت اُٹھائی میرے ناظرین فسانہ یہ بھی یاد رکھین کہ میرے چچے محسن فغفور ششتری نے میرا نام عمرو عیار رکھ دیا تھا اور مین آخر عمر تک اسی نام سے پکارا گیا اور جو میرے حالات لکھنے والے ہین اور جنھون نے بہت کچھ میرے حالات مین گڑھنت کی ہے اور نئی نئی باتین اپنی طرف سے ملائی ہین وہ بیچارے میری حقیقت اور اصلی حالت سے کیا واقف اور وہ کیا جانین کہ میرا اصلی نام کیا تھا۔ غرض بڑی دیر کے بعد طبیعت درست ہونے پر میری مان اپنی سرگذشت یون دُہرانے لگی۔

## میری مان یا بطلیموس کی بیوی کی سرگذشت

بیٹا جب مین تجھے تنہا چھوڑ کر چونکی اور پریشان اپنے گم شدہ اسباب کی طرف دیکھنے لگی تو نہ مجھے اور نہ میری خواصونکو

اپنی وحشت خیز سرگردانی میں تمہارا کچھ خیال نہ رہا جب ادھر اُدھر برسوں قدم میں بھٹکتی پڑی پھری تو پھر مجھے یکایک بیٹا تیرا خیال آیا میں نے اپنی جان نثار خواصوں سے شور مچا کر کہا دیکھنا طالینوس کہاں رہ گیا کہیں اُس پتھر پر جہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے وہ پڑا ہوا ہو جا کر اُسے اُٹھا لاؤ وہ پریشان نہایت اضطراب کی حالت میں دوڑی ہوئی آئیں اور تمہیں چاروں طرف دیکھا لیکن کہیں تم ہی نہ ملے وہ سر نوچتی ہوئی ماتم کناں حالت میں دوڑی ہوئی پھریں اور مجھسے یہ کہا کہ طالینوس کا کہیں پتہ نہیں ہے -

میں یہ سنتے ہی تاج سے پیچھے جا پڑی اور میرے دماغ میں گرنے سے بہت چوٹ آئی پانچ دن کامل مجھ سے اُٹھا نہ گیا چھٹے دن بڑی جرأت کر کے اور سر پر پٹی باندھ کر دیوانہ وار تمہاری تلاش میں نکلی بے آب و دانہ کئی روز تک اِدھر اُدھر ماری ماری پھری لیکن بیٹا کہیں تیرا ہی پتہ نہ ملا - میں اور میری خواصیں ایک دن بیہوشی کی حالت میں ایک درخت کے نیچے چشمہ کے قریب گر پڑے -

یہ بیہوشی زیادہ بھوک اور پیاس سے تھی لیکن اس مدہوشی میں ہم آدمی یا جانوروں کی آوازیں بخوبی سُن سکتے تھے اور ہمیں یہ بھی اندازہ تھا کہ آج سات وقت کا فاقہ ہم پر گذر چکا ہے اور اس وقت تک ایک کھیل کا دانہ بھی اُڑ کر ہمارے منہ میں نہیں گیا نہ کسی نے ٹھنڈے پانی کا ایک گھونٹ ہمارے حلق میں چُوایا - ہم ایسی جان کندنیوں کی حالت میں غلطان و پیچان پڑے ہوئے تھے کہ یکایک ہمیں اپنے سرہانے دو تین آدمی آہستہ آہستہ باتیں کرتے ہوئے معلوم ہوئے -

**ایک شخص بولا** - تحقیق یہ بطلیموس کی بیوی اور طالینوس کی ماں ہے اور یہ اُس کی خواصیں میں جو بھوک کی تڑپی ہوئی ہیں -

**دوسرا بولا** - نہیں جی یہ طالینوس کی ماں نہیں ہے وجہ یہ ہے کہ ایسا زدہ حال یکایک اسکا ہو کیسا گیا -

**تیسرا بولا** - صاحب ہم قطعی حکم تو لگاتے نہیں شبہ ہے کہ یہ اُسی نوجوان کی آشنا ہے کہ جس نے ہمارے سواروں کو اسکندریہ میں زک دی تھی یا کوئی اور عورت ہے - یہ کہکر وہ شخص آگے بڑھا اور میرے پریشان بال جو میرے رخساروں پر پڑے ہوئے تھے اُسنے آہستگی میں اُٹھائے اور میری صورت کو بہت غور کی نظر سے دیکھکر یکایک چونکا ذرا اپنی گردن ہلا کر یہ گویا ہوا ہاں ہاں میں نے پہچان لیا یہ یقیناً اُسی مقتول اور بہادر نوجوان کی بیوی ہے جو دولہا بنکر ہم سے اسکندریہ میں لڑا تھا - شکر ہے کہ آج اتنی مدت کے بعد اسکا پتہ ملا - اب ہم اسے قاہرہ لے چلیں گے اور وہ انعام لیں گے جو انکی گرفتاری کے لیے تجویز کیا گیا ہے -

یہ سنکر میرے ہوش وحواس اور بھی باختہ ہوگئے۔ مجھ مین اُسوقت اتنی قدرت بھی نہ تھی کہ مین اُنسے منت وعاجزی کرتی اپنی زدہ حالت بیان کرتی اُنسے معافی مانگتی۔ اُن ہی مین سے ایک شخص نے کہا۔ میاں یہ مُردے ہین اور عنقریب مرجائینگے چھوڑ کر چلے بھی چلو کیون خواہ مخواہ ہتیا اپنے سر لیتے ہو۔

دوسرا بولا۔ ہتیا کیا معنے ہم ابھی انھین پانی پلاتے ہین اور بھنا ہوا گوشت کھلاتے ہین جب یہ ذرا قوی ہوجائینگے ہم انھین قاہرہ لے چلینگے۔

یہ کہکر وہ ہی شخص ایک ظرف پانی کا بھر لایا اُسنے ہم سب کو کئی کئی گھونٹ پلائے ہماری پانی پیکر ذرا آنکھ کھلی اور ہم مین دو تین باتین کرنے کی قوت آئی۔ مین نے ہاتھ سے روٹی کی طرف اشارہ کیا۔ اُنھون نے ہمین روٹی کھلائی۔ اب گفتگو کی بھی ہم مین خاصی طاقت آگئی اور پھر مین نے اُن لوگون سے یہ باتین کہین:

**مین** ۔آپ نے بڑا احسان کیا کہ ہماری جان بچادی ورنہ ایک آدھ پہر کے بعد فیصلہ ہوجاتا۔

**سوار**۔نہین بیبی ہمنے تمپر احسان نہین کیا ہے اس مین ہمارا مطلب مضمر ہے جب ہم تمھین قاہرہ گرفتار کرکے لے جائینگے تو ہمین کئی ہزار روپیہ انعام کا ملیگا۔

**مین** ۔بھوچکّی ہوکر۔ بھلا تمھین کیا فائدہ ہوگا اگر ہمین سولی ہوجائیگی ہم نے تمھاری گورنمنٹ کا کچھ قصور نہین کیا ہے تم مجھ ستم رسیدہ پر خیال کرو کہ میرا ایسا چاہیتا خاوند جسنے مجھے دولتمند بنادیا تھا سولی پا گیا اور میرا دوسرا خاوند جو شجاعت حسن اور جرأت مین اول نمبر تھا یون قتل کیا گیا۔ میرا بچہ پہاڑ پر جاتا رہا اور میرا اسباب سامان میری آنکھون کے آگے آپ لوگون نے لوٹ لیا۔ اب مین کس قابل ہون خدا کے لیے آپ ہماری اس حالت پر رحم کھائین اور ہمین گرفتار کرکے نہ لے جائین

**سوار** ہنسکر۔ ابھی تم مین بہت کچھ باقی ہے ہماری نمک حلالی اسی مین ہے کہ ہم تمھین گرفتار کرکے واپس قاہرہ لے چلین تاکہ ہم سرخرو ہون اور تمام مصر مین ہمارا نیک نام ہو روپیہ جدا ہاتھ لگے۔

**مین** ۔ارے رحم بھی کوئی چیز ہے۔ دیکھو یہ ظلم تمھارا اچھا نہین ہے اسکا اثر تمام سلطنت پر بہت برا پڑیگا۔

**سوار**۔بے پروائی سے۔ تم لاکھ کچھ باتین بناؤ گی لیکن تمھین ہم نہین چھوڑینگے اور قاہرہ لیجاکر ہی رہینگے۔

بیٹا مین نے اور میری خواصون نے ہر چند منت وسماجت کی لیکن اُنھون نے ذرا بھی پروانہ کی اور ہمین گرفتار کرکے پاپیادہ قاہرہ کی طرف لے کر چلے۔

بیٹا میرا حال تو کچھ نہ پوچھ کہ اُسوقت کیا ہوا تھا۔ میرا نوجوان حسین خوبصورت شجاع دولتمند چاہیتا

یکتائے دوران خاوند قتل ہو چکا تھا۔

ایک صحبت نہ میسر ہوئی تنہائی کی ـــ جی کی جی ہی مین رہی تیری تمنائی کی

میرا تمام مال و اسباب لٹ چکا تھا اور تمام زخمون پر گھر اجڑ کا بٹھانے والا بھالۂ غم کا مختار تھا کہ تم یکایک آنکھون کے آگے سے غائب ہو گئے تھے۔ میری آنکھون کے آگے موت کی تصویر پھر رہی تھی۔ قاتل اور فنا کر دینے والے خیالات پے در پے میرے دل پر بڑھے چلے آتے تھے۔ کبھی مجھے یہ خیال آتا تھا کہ شاید مین نے اپنے خاوند بطلیموس کا برا چاہا اور اسکی سولی دلوانے کے لیے جو کوشش کی یہ اسکی سزا ملی ہو۔ اسی قسم کے صدہا تصورات تھے جو میری جان کو گھلائے دیتے تھے۔ یہ مجھے قطعی یقین ہو چکا تھا کہ مین مع اپنی خواصون کے بطلیموس اپنے خاوند کی طرح سولی دی جاؤن گی خبر نہین مجھپر کونسا سنگین جرم بغاوت کا عائد کیا جائیگا اور کن کن عذابونسے مجھے مارا جائیگا بیٹا مین تجھسے اپنی زار حالت اور پا پیادہ سفر کا کہانتک رونا روؤن کبھی سوارون سے التجا کرتی تھی اور کبھی آسمان کی طرف آنکھین اٹھا کر خدا سے دعا کرتی تھی۔ مگر میری خواصین خاموش تھین چپ چاپی سے ان کی آنکھون سے آنسو بہ رہے تھے اور وہ سوارون کی مار طعنے سہتی ہوئین سکوت سے رستہ طے کر رہی تھین۔ کبھی مین اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر اور جھلا کر یہ کہہ اٹھتی تھی (سوارون کی طرف اشارہ کر کے)

یہ اوج دو روزہ ہے تو کیا گاتا ہے ـــ پھر سوئے حضیض آسمان لاتا ہے
تنکا جو ہوا سے اڑکے ہوتا ہے بلند ـــ آخر وہ زمین پر ضرور آتا ہے

یہ سنکر وہ ہنس دیتے تھے اور مجھے دیوانی کہکر میری باتون کا خیال نہ کرتے تھے۔ میری حالت واقعی حد اعتدال سے خارج ہو چکی تھی اور میری پریشانی زندگی سے مایوسی نے بہت دور تک قدم بڑھا لیے تھے۔ جو کچھ میرے منہ مین آتا تھا کہہ اٹھتی تھی اور ہرگز کسی بات کا پس و پیش نہ کرتی تھی جب کوئی سوار مجھے گالیان دیتا اور مجھپر زیادتی کرتا مین یہ کہہ بیٹھتی

جو کوئی کسی کو یار کلپائے گا ـــ یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پائے گا
اس دیر مکافات مین سن او غافل ـــ بیداد کرے گا آج کل پائے گا

جب میری گفتگو اس حد تک بڑھ گئی تو ایک سوار نے جل کر مجھے یہ جواب دیا او شریر بد وضع عورت تو جانتی ہے

کہ نیکی با بدان کردن چنان است ـــ کہ بد کردن بجائے نیک مردان

تو وہ تحبہ ہے کہ تو نے اپنے خاوند کو سولی دلوائی اور تو وہ ہے کہ اپنے نوجوان خاوند سے تو نے بہت سون کو

قتل کرایا اور آخر اسکو مروادیا اور اب تو ایسی ایسی باتین کرتی ہے تو خود ظالمہ ہے تجھپر جتنا ظلم ہوگا وہ تھوڑا ہے ۔
بیٹا غرض اسی کشمکش مین مین قاہرہ پہونچائی گئی ۔ وہان پہونچتے ہی مین جیل خانہ پہونچادی گئی ۔ وہان مجھپر وہ ظلم ٹوٹا کہ مین بیان نہین کرسکتی ہمین فاقہ دیے گئے اور ہمپر مار پڑی میری کل خواہین پھڑک پھڑک کر بیچاریان مرگئین لیکن میری تقدیر مین بیٹا تیری صورت دیکھنی لکھی تھی کہ مین وہ ناقابل برداشت مظالم سہکر بھی زندہ ہی رہی برس دن تک مین قیدخانہ مین ہی آخر مجھے سولی کا حکم دیا گیا بس میری روح یہ سنتے ہی کہ مجھے سولی دیجائیگی نکل گئی میری آنکھین کھلی کی کھلی رہ گئین کبھی شور مچانے لگتی اور کبھی زانو مین سر دیکر خاموش ہو رہتی تین دن میری سولی دینے مین باقی تھے کہ یکایک جنگ ہوگئی اور باغیون نے شاہ وقت کو گرفتار کرلیا ۔ تمام محکمے پھونک دیے گئے خزانے لوٹ لیے گئے اور تمام جیل خانے توڑدیے گئے مین بھی سب قیدیون کے ساتھ رہائی پاکر بھاگی جب شہر قاہرہ سے کئی دن کے رستہ پر آگئی تو مجھے ہوش آیا اور اب مجھے قدرے اطمینان ہوا کہ مین زندہ بچ گئی ۔ ایک شخص نے رستہ مین مجھسے نکاح کرنا چاہا چونکہ مجھے ایک محافظ اور روٹی دینے والے کی ضرورت تھی اسلیے مین نے منظور کرلیا نکاح ہوتے ہی جو اسنے مجھپر ظلم کرنا شروع کیا مین بیان نہین کرسکتی چار چوٹ کی مار مجھپر توڑا کرتا تھا اور ہمیشہ مجھپر یہ ستم توڑتا تھا آپ کھانا پکواکر کھالیتا تھا اور مجھے تین تین وقت کھانے کو نہین دیتا تھا ۔ اگر ذرا بھی مین فریاد کرتی تو مجھپر کوڑے بازی کرتا تھا کہ محلہ والے بھی ہماری شب و روز کی لڑائی اور فضیحتی سے ناچار ہوگئے تھے ۔ ایک دن میرے خاوند نے شراب کے نشہ مین خودکشی کرلی ۔ مین نے ڈر کے مارے پولیس کو اطلاع دی اسنے مجھے گرفتار کرلیا اور کہا تو نے ہی اپنے خاوند کو مارا ہے ۔ ہرچند مین نے غل مچایا اور فریاد کی لیکن کسی نے نہین سنی ۔ یہ شہر خرطوم تھا جہان مین اس شہر مین خاوند کے ساتھ رہتی تھی ۔ اس شبہ مین کہ یہ قاتلہ اپنے خاوند کی ہے مجھپر سپاہیونکے ڈنڈے اور جوتے پڑنے لگے میرا آچار نکل گیا اور مین بیہوش ہوگئی جب مجھے ہوش آیا تو مین نے اپنے کو ایک تنگ و تاریک مکان مین ایک چٹائی پر پڑا ہوا دیکھا ۔ یہ مکان شفاخانہ خرطوم تھا مجھے ہوش مین آکر معلوم ہوا کہ سترہ دن مین مجھے ہوش آیا ہے اور یہ بھی مجھسے اطلاع کی گئی کہ تندرستی کی حالت مین مجھے سولی دیجائیگی یہ سنتے ہی مین رونے لگی اور بیساختہ میری زبان سے یہ نکلا ہائے کیا میرا کوئی بھی مددگار بھی نہین ہے جو میری زار حالت پر توجہ کرے اور مجھ بےگناہ کو سولی سے بچاوے ۔

وہ طبیب جو میرے سرہانے بیٹھا ہوا تھا میری دردناک فریاد سنکر آنکھون مین آنسو ڈبڈبا لایا اور درد کی آواز مین مجھسے یہ کہا کہ اے کم بخت عورت تو سچی ہے واقعی تو نے اپنے خاوند کو نہین مارا یہ الزام تجھپر یونہی لگایا گیا ہے مین ۔ بیشک مجھپر یہ الزام لگایا گیا ہے میری حالت قابل رحم ہے اے طبیب صاحب مین بیگناہ ہون میرا خدا گواہ ہے

کہ میں بے گناہ ہوں خدا کے لیے مجھے سولی پانے سے نجات دلوائیے۔
میری یہ زاری سنکر کچھ دیر تک طبیب سکوت کی حالت میں بیٹھا رہا اور بعد ازاں یہ گویا ہوا۔ اے بے گناہ عورت چاہے تو نے اپنے خاوند کو قتل کیا ہو چاہے نہ قتل کیا ہو لیکن میری نظروں میں تو مطلق بے گناہ ہے اس لیے میں نے تیری زندگی کی ایک تدبیر سوچی ہے اگر وہ تدبیر چل گئی تو تو بچ سکتی ہے اور نہیں پھر تیرا بچنا محال ہو گا۔ وہ تدبیر یہ ہے کہ تم آنکھوں کو بند کیے ہوئے چپکی پڑی رہو اگر کوئی تیری چٹائی کے پاس تجھے دیکھنے آئے تو تو دم چرا لیجیو۔ میں شفاخانہ میں بھی اور تمام شہر میں یہ مشہور کر دیتا ہوں کہ وہ قاتلہ عورت مر گئی۔ لامحالہ مجھے ہی حکم ہو گا کہ میں تیری تدفین کروں پس پھر دو تین آدمیوں کے کندھوں پر میں تجھے لے جاؤنگا اور قبرستان تک ہو چکر میں اُن آدمیوں کو اپنے ہمراہ لے آؤنگا صرف اس بہانہ سے کہ یہ ظالمہ عورت کی نعش ہے اچھا ہے اگر شکاری پرندکھا لیں۔ جب تم تنہا رہ جاؤ اُٹھکر کسی طرف نکل جانا۔
یہ سنکر مجھے اپنی زندگی کی امید بندھی اور میں خوش ہوئی کہ یہ نوجوان ضرور مجھے سولی ملنے سے بچا دیگا۔ قصہ مختصر یہ کہ میں اسی ترکیب سے بچی ایک دن میں جنگل میں پھرتی ہوئی دریائے ابیض کے کنارے پر پہونچی سامنے ایک جہاز آتا ہوا معلوم ہوا۔ میں نے ناخدا کی طرف ہاتھ اٹھا کر فریاد کی اسنے کنارے سے بہت دور کے فاصلہ پر اپنا جہاز ٹھہرا لیا اور ایک کشتی دیکر چند ملاحوں کو میرے لینے کے لیے روانہ کیا۔ جونہی کشتی کنارہ پر پہونچی میں اُسپر سوار ہو گئی۔ اور پھر جہاز میں سوار کی گئی۔ جہاز والے نے مجھسے دریافت کیا کہ تو کہاں جائیگی اور تو کون ہے تیرا خاوند زندہ ہے یا مر گیا یہ سنتے ہی میں نے کچھ نہ کہا اور میں رونے لگی روئی اس قدر کہ میری ہچکی بندھ گئی۔ پھر ناخدا سمجھ گیا کہ یہ عورت بے وارثی ہے اُسنے مجھپر بڑی عنایت کی دو چادریں دیں اور کچھ روٹی بھنا ہوا گوشت کھانے کو دیا۔ دو تین دن تک میں نے جہاز میں بحری رستہ طے کیا۔ چوتھے یا پانچویں شب کا یہ بیان ہے۔
شب کا وقت تھا رات اندھیاری اور تیرہ و تار تھی۔ آسمان پر بیرجی سے غلیظ اور انتہا درجہ کے مکدر ابر نے اپنا قبضہ کر لیا ستاروں کی جگمگاہٹ اور انکی روشن صورت پر تظلم انگیز غلاظت کا برقع پڑ گیا تھا ستاروں کی وہ روشن آنکھیں جو ساکنان زمین کو مقدس فرشتوں کی صورت میں ہو کر ڈھارس بندھواتی تھیں چھپ گئی تھیں۔ مطلع کی سیاہی بنیر نلاہٹ جو عمدگی سے خوشنما معلوم ہوتی تھی بدنصیبی سے گم ہو گئی تھی۔ ستاروں کی وہ چمک جو اپنی دھیمی دھیمی اور ہلکی ہلکی روشنی سے اپنا نورانی پرتو نلاہٹ بنیر سیاہی مائل سطح پر دکھا رہی تھی پر شوق ناظر کی آنکھوں سے چھپ چھپا کر مکدر ابر سے بغلگیر ہو چکی تھی۔ ایسے دھواں دھار اور گہرے سیاہ ابر میں جب بجلی کڑکتی تھی تو یہ ظاہر ہوتا تھا

کہ آسمان مع اپنے بے گناہ ستاروں کے ابر کے ظلم سے آہ شرربار کھینچتا ہے - وہ آہ جسکی کڑک اور دمک سائنسدانوں کو جتنا دہلاتی تھی اُسی قدر مضطرب و پریشان بنا دیتی تھی - خدا مظلوم کی آہ شرربار سے بچائے -

اُس سنہری اور لہراتی ہوئی لکیر سے جو مکدر اور سیاہ ڈل ابر پر بجلی چمکتے وقت کھنچ جاتی تھی دوربین بصر یہ دیکھ سکتا تھا -

اڑا دو نگاہ دھوئیں اک آن میں اس ابر ظالم کے | اگر چکر دھوئیں نے دل کے گرد اب بھی باندھا

مختلف دوربین بصروں کی مختلف نظریں اُس اچانک لہراتی ہوئی روشن اور زرق البصر لکیر سے جس کی زندگی خیالات سے بھی بہت کم تھی نئے نئے مضامین استنباط کرتی تھیں - کبھی یہ دکھائی دیتا تھا -

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن | اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

کبھی یہ آناً فاناً میں پیدا اور ناپید ہو جانے والی لکیر یہ شہادت دیتی تھی کہ دنیا میں جو چیز ہے عاقل کی نظروں میں اسکی عمر کچھ مجھ سے زیادہ نہیں ہے غافل ان پر تکیہ کرتا ہے اور پھر اسکا بھی بہت جلد خاتمہ ہو جاتا ہے اسکا حادث اور پھر نامعدوم ہو جانا کبھی ان مفصلہ ذیل اشعار کی مفہوم کی طرف توجہ دلاتا ہے -

اک روز اس سرا سے ہوگا کلام کوچ | سُن تو سہی پکارتا ہے یہ مقام کوچ
حرص و ہوا الٰہی نہ دل میں مرے رہے | میرے مقام خاص سے کر جائیں عام کوچ
بحر جہان میں آب رواں سے کھلا یہ حال | افتادگی کی جا نہیں یاں ہے دوام کوچ
جب دیکھو رہ گزری میں ہوں ہیں یگانہ کی طرح | میرا مقام وہ ہے کہ جسکا ہے نام کوچ
دن رات روز و شب ہی وطن میں سفر نہیں | وہ پختہ مغز سمجھے ہیں سودائے خام کوچ

ایسی نازک اور دہلا دینی والی حالت میں ہمارا بے پناہ ہوائی جہاز سطح آب پر فراٹے بھرتا ہوا جا رہا تھا - ناخدا کے اس غلیظ ابر اور تند ہوا کے جھونکوں کے ساتھ اوسان اُڑ رہے تھے - اسکے تمام مطمئن خیالات ایسے پریشان ہو گئے تھے کہ وہ سکان جہاز کو بھی تسلی نہ دے سکتا تھا - اسکے منہ پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں - اسکی رنگت فق ہوئی جاتی تھی - ہونٹ تھر تھرانے لگے تھے - مایوسانہ نظروں سے آسمان کی طرف جہاز میں سے جھک جھک کر دیکھتا تھا اور اُسپر اس خوفناک صورت سے اور بھی خوف معلوم ہونے لگتا تھا - رعشہ نے اسکے تن بدن میں اپنی پوری قوت سے کام لیا تھا - اسکے حواس خمسہ میں فرق آچلا تھا یکایک پھر زور سے بجلی چمکی اور ہوا کا تند جھونکا آیا ناخدا نے اپنی پتھرائی آنکھوں کو منہ کھول کر پھر آسمان کی طرف اُٹھایا اور نہایت سوز سے یہ پڑھا -

شب ابر کہ پیش رو ہو دریا جس کا | آباد دل داغ کر گیا جس تس کا

| | | | |
|---|---|---|---|
| | اُس سے ناگاہ ایک بجلی چمکی | کیا جانیے اپنے گھر جلایا کس کا | |

آسمان کا یہ سماں تھا اور پانی کی سطح کا حال بھی بیٹا تو گوش گذار کر توبہ ہی یا اللہ ایسا خوفناک نظارہ پھر نہ دکھائیو۔ سامنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سطح سطح آب پر یکایک ایک طوفان پہاڑ اٹھ کھڑا ہوا اور اس پہاڑ نے جہاز کی طرف حملہ کیا۔ پانی کا تلاطم۔ گرداب کا پڑنا۔ لہروں کا زور شور میں گرداب کے ساتھ دست وگریبان ہو کر اِدھر اُدھر لہراتے پھرنا۔ موجوں کا خوفناک بھنور اور پھر سب سے زیادہ دہلا دینے والی پانی کی آوازیں اور بھی ہم مظلومین کے دل پر خوفناک اثر دکھا رہی تھیں۔ سُکّان کشتی اپنے ننھے ننھے بچوں سے خدائے برتر کی درگاہ میں دعا منگوا رہے تھے کہ کسی طرح سے یہ ناگہانی آفت ٹلے مگر توبہ ہر لمحہ اسکی تندی زیادہ ہوتی تھی کشتی بیچاری عجیب حالت میں مبتلا تھی۔ ایک لہراتی ہوئی موج آئی اور اُسنے ایک تھپیڑا مار نصف میل کے فاصلہ پر کشتی جا پڑی پھر دوسری تلاطم انگیز بھنور والی لہر نے ایک تھپیڑا اور رسید کیا اور اسے وہیں پہونچا دیا کشتی یابادی جب از میں پانی بھرا چلا آتا تھا خلاصی بڑی مستعدی سے اُس پانی کو نکالتے تھے۔ قدرتی اندھیرا اسقدر ہوا چلا جاتا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ کشتی ہی میں نہ دکھائی دیا۔ دہشت اور جان کے خوف نے ہوش وحواس پر نمایاں فتح حاصل کی جب بیچارہ ناخدا انتہا درجہ مایوس ہوگیا اور اب اُسے یقین کامل تھا کہ میں نہیں بچونگا۔ آخری دردناک آواز جو اسکی زبان سے سرزد ہوئی یہ تھی "سب سے زیادہ مجھے اُس بے وارثی عورت کا خیال ہے جو اپنی زندگی بچنے کی امید پر ہماری کشتی میں بیٹھی تھی اور اب افسوس ہے کہ وہ بھی ہمارے ساتھ غرق ہوتی ہے" یہ آواز خاص میرے لیے سم قاتل کا اثر رکھتی تھی۔ مجھے اگر کچھ آس اپنے بچنے کی تھی بھی وہ بھی اس آواز سے جاتی رہی۔ اور اب ہم سب کو یقین ہو گیا کہ ہم نہیں بچنے کے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| | شب تاریک بیم موج گرداب چنین حائل | کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا | |

ہمارا نہ کوئی فریاد سننے والا تھا۔ نہ کوئی داد خواہ تھا۔ نہ ہمیں امید تھی کہ دوبارہ ہم اپنی زندگی پھر دنیا میں گذارینگے میں ایک خوف ودہشت میں یکایک ایک خیال سے از خود چونکی اور وہ خیال یہ تھا کہ تیرا ستارا ایسی گردش میں آگیا ہے کہ تو نے او بدنصیب عورت اپنے ساتھ اوروں کو بھی ڈبویا۔ اگر تیرا سبز قدم اس کشتی میں نہ آتا تو بیشک کشتی پر کوئی آفت نہ آتی میں اپنے خیالات کی اُسی اُدھیڑبن میں تھی کہ یکایک بجلی چمکی اور بجلی کے کڑاکے کے ساتھ ایک آواز دردناکی سے اور بھی گوش گذار ہوئی اور یہ آواز فوراً معلوم ہوئی کہ ناخدا کی تھی جس کو ایک زور کی موج بہا کر لے گئی تمام کشتی میں ایک غل مچ گیا کہ ناخدا کو موج نے کشتی پر سے

علیحدہ کرلیا - پھر سہ بارہ بجلی چمکی اور ایکبے یہ پانچ لمحہ تک برقرار رہی مین نے اپنی آنکھون سے کشتی سے کوئی پچاس قدم کے فاصلہ پر ناخدا کو پانی پر تیرتا ہوا دیکھا وہ مظلوم کوشش کر رہا تھا کہ مین کسی طرح سے کشتی تک پہونچ جاؤن مگر اسکی تمام کوششین غیر مفید ثابت ہو رہی تھین بھلا پانی کا زور اور پھر پے در پے موجون کی آمد و رفت اس مظلوم شکستہ دل کو کاہے کو کشتی تک آنے دیتین - پھر چوتھی بار بجلی چمکی اور ایکبے یہ معلوم ہوا کہ ناخدا کشتی کے بہت قریب ہے اور غل مچاتا ہے کہ لبنا یہ میرا آخری دم ہے پھر مین نہین بچونگا - کشتی والون کو ایک تو اپنا ہی ہوش نہ تھا اور اگر چند اولوالعزم بہادرون نے کوشش کرکے ناخدا کی مدد بھی کرنی چاہی لیکن موجین کیا بر سر آنے دیتی تھین اور انھین انکی کوشش مین کامیاب ہونے دیتی تھین - پانچوین مرتبہ جو بجلی چمکی تو مین نے اپنی آنکھون سے کوئی دو سو قدم پر کشتی سے اسے ڈوبتا ہوا دیکھا وہ ڈوب رہا تھا آخری آواز جو اسکے منھ سے نکلی یہ تھی - مین تو جاتا ہون اے پیارے ستم رسیدہ کشتی والون خدا انھین بچائے - اور سب سے زیادہ داغ جو مین اپنے دل پر لے چلا ہون یہ ہے "کہ وہ رانڈ بیوہ بے وارثی عورت بھی سب کے ساتھ ڈوبے گی" - چھٹی بار جو بجلی تو اسکا نام و نشان بھی دور دور نہین دیکھا - پھر گھنٹہ بھر کامل ہماری کشتی اِدھر اُدھر ڈانواڈول رہی بعد ازان ہوا کے تند جھونکے اور پانی کی ہولناک زبردست موج نے کشتی کا ایک تختہ صاف الگ کر دیا اب کیا تھا آناً فاناً مین پانی بھر آیا اور سب بیچارے مع اپنے ننھے بچون کے ڈوب گئے نہ انکی زاری نے کچھ کام دیا اور نہ انکا واویلا بکا کچھ کام آیا جسوقت کشتی مین پانی بھرا ہے کسی کی آواز بھی نہ تھی - سب پانی کے پیٹ مین اس طرح چلے گئے تھے کہ جیسے پانی حلق مین اُتر جاتا ہے وہ تختہ جو اس کشتی سے علیحدہ ہو گیا تھا مین اُسپر پڑی ہوئی تھی یہ مین نہین بتا سکتی کہ مین اُسپر کیونکر جا پڑی اور کس چیز نے مجھے اُسپر بٹھا دیا - جب مین نے دیکھا کہ مین ایک تختہ پر سوار ہون اور میرے پہلو بہ پہلو پانی لہرین مارتا ہوا بہ رہا ہے اس خوفناک نظارہ سے مین بیہوش ہو گئی اور مجھے یہ ہوش نہ رہا کہ مین کہان ہون اور کون ہون - جب میری آنکھ کھلی تو مین نے اپنے کو ایک کوٹھری مین پڑے ہوئے دیکھا - اور دو لڑکیان زمیندار کی پاس بیٹھی ہوئین سرہانہ معلوم ہوئین - مین نے ہر چند کوشش کی کہ مین انسے دریافت کرون کہ مین دریا سے یہان کیونکر چلی آئی لیکن میری قوت نے مجھے یارا نہ دیا - ہان یہ خوشی مجھے ہوئی کہ مین بچ گئی اور میری جان حفاظت مین آگئی تھوڑی دیر کے بعد ایک بوڑھی عورت آگئی اپنے تھوڑا سا شوربہ مجھے پلایا گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد مجھے باتین کرنے کا ہوش آیا - مین نے اُس لڑکی سے جو میرے قریب ہی تھی یہ دریافت کیا - بیٹا یہان مجھے کون اُٹھا لایا اور یہ کونسا ملک ہے -

لڑکی۔ یہ ایک ہمارا گاؤن ہے اسے اشہد کہتے ہین یہان سے دمشق تین دن کی راہ پر ہے۔ میرا باپ تمھین یہان اُٹھا کر لایا ہے آج گیارہ دن کے بعد تم ہوش مین آئی ہو۔ یہ سُنکر مین بہت خوش ہوئی لیکن میری یہ خوشی میری حماقت پر مبنی تھی۔ بھلا اب میرا رہا ہی کون تھا کہ مین اپنی زندگی پر خوشی مناتی صرف زندگی کی خوشی اگر تھی تو تمھارے خیال سے تھی کہ شاید تم زندہ ہو اور مین ایک دفعہ تمھاری صورت دیکھ لون۔

قصہ مختصر یہ ہے کہ مین مصیبتین سہتی ہوئی دمشق مین آئی اور یہان مین نے حلوائی کی دُکان پر نوکری کی روز تمھین یاد کر کے روتی تھی۔ آخر خدا نے یہ دن دکھایا کہ آج مین تم سے باتین کر رہی ہون اور تم تندرست خوش اور صحیح معلوم ہوتے ہو۔ فقط۔

یہان میری مان نے اپنی رام کہانی ختم کی۔ اپنے ناظرین فسانہ سے مین یہ عرض کرتا ہون کہ میری مان گو تندرست اور کسی قدر صحیح تھی لیکن پھر بھی ضعف نے اسے ایسا تنگ کر دیا تھا کہ وہ آہ کر کے اُٹھتی تھی اور آہ کر کے بیٹھتی تھی۔ یہانتک نوبت پہونچی کہ وہ چارپائی سے لگ گئی اور مرض نے آخر یہانتک شدت کی کہ ایک شب کو فیصلہ ہو گیا مین اپنی مان کی آخری نظرین کبھی نہین بھولونگا اسکی وہ حسرت گُنان نگاہین جو جانکندنی کے وقت مجھپر دوڑتی تھین حسرت کی ایک نئی دنیا میری آنکھون کے آگے قائم کر رہی تھین۔ وہ ہر چند چاہتی تھی کہ مجھسے دم توڑتی ہوئی حالت مین کچھ کہے لیکن نہ کہہ سکی۔ ہان اسکی مرتی ہوئی صورت اور پھرتی ہوئی آنکھون سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہ الوداعی نگاہون سے خدا کو سونپتی ہے۔ مین اور میرا محسن فغفور شستری اسکے سرہانے بیٹھے ہوئے رویا کیے بارہ بجے شب کو ٹھیک اسنے اس دار فانی سے کوچ کیا۔ نہ اسے میری جوانی کی بہار دیکھنی نصیب ہوئی اور نہ میرا بیاہ کرنا اسکی قسمت مین لکھا تھا اسی کی آرزو اسکو بہت تھی۔ اپنے قاعدہ کے موافق ہمنے اسکی تجہیز و تکفین کر کے دفن کر دیا۔

میری مان کو مرے ہوے چند روز نہ گذرے تھے کہ میرا آقا فغفور شستری بیمار ہوا۔ مان سے زیادہ مجھے اُسکا بہت رنج تھا کیونکہ اسنے ایک شفقت بھرے باپ سے زیادہ پرورش کیا تھا اسنے میری دلدہی مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا تھا وہ مجھپر جان دیتا تھا میرے قدمون کے نیچے آنکھین بچھاتا تھا۔ غرض میری اتنی خاطرداری کرتا تھا کہ جسکی نظیر شاید ہی کہین نکلے۔ مین نے بری سرگرمی سے اُسکا علاج کیا لیکن وہ مرض بڑھتا گیا جو جود وا کی ہے بڑے چالیس دن کے بعد میرے محسن فغفور شستری کا بھی انتقال ہو گیا مین اپنے محسن کے انتقال پر اتنا رویا کہ میری آنکھین سوجھ سوجھ گئین۔ کئی دن تک مجھے ہوش نہ رہا۔ آخر ایک دن شب کو دروازہ پر دستک کی آواز آئی مین اور میرے دو نوکر مکان مین تھے میری عمر شاید چودہ برس کی ہوئی ہوگی۔ دستک کے ساتھ یہ آواز بھی

گوش گذار ہوئی عمرو عیار، عمرو عیار۔ دروازہ کھولو مجھسے تو اٹھا نہ گیا میرے ایک آدمی نے جو دروازہ کے پاس کھڑا ہوا تھا دروازہ کو فوراً کھولدیا۔ جون ہی دستک دینے والے پر نظرین پڑین معلوم ہوا کہ ایک حسینہ عورت ہی جسنے گھر مین قدم رکھتے ہی برقع کو اپنے منھ سے اٹھا دیا۔ اسکی عمر اصلی شباب سے کسی قدر تجاوز کر گئی تھی شاید تیس برس کی عمر ہوگی مگر چہرہ پر رعب برستا تھا۔ اور رنگت ایسی تیز اور چمکیلی تھی کہ آنکھ نہین ٹھہرتی تھی۔ چہرہ پر کسی قدر بےچینی جلوہ دے رہی تھی ہیئت ماسے ناظر اندازہ کر سکتا تھا کہ یہ کسی ضروری کام کے انجام دہی کے لیے گھر سے نکل کر آئی ہے۔

میری صورت دیکھتے ہی میری بلائین لینے لگی اور خوش ہو کر کہا اللہ کا شکر ہے کہ تو ہنوز زندہ وسلامت ہے۔

مین اسکی صورت دیکھکر سخت متحیر ہوا کیونکہ مین نے اس شکل وشباہت کی عورت اپنی عمر مین کبھی نہین دیکھی تھی۔ مین اسکی یہ متعارفانہ ہمدردی کی تقریر سُنکر ہکا بکا اُس کی طرف تکنے لگا۔

**خاتون**۔ تم متعجب ہو جب مین تمھین یاد دلاؤنگی تو تمھین معلوم ہوگا کہ دراصل مین نے تمھین پرورش کیا ہی

**مین**۔ منھ کھولکر اپنی پتھرائی ہوئی آنکھون سے۔ آپ نے میری پرورش کی ہے میرا محسن تو فغفور شنتری تھا۔ مین نے معاف کیجیے گا آپ کی کبھی صورت بھی نہ دیکھی۔ اسی لیے مین تذبذب اور متحیر ہون۔

**خاتون**۔ میری پیٹھ پر ہاتھ رکھکر۔ کیا اب بھی مین تمھین یاد نہین آئی تم سمجھے کہ مین کون ہون۔

جون ہی اُسنے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھا چودہ طبق روشن ہو گئے اور مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ میری مہربان ہے۔

میرے ناظرین فسانہ کو یاد ہوگا کہ مین اپنی پیدایش کے ذکر مین یہ بیان کر چکا ہون کہ جب مین پیدا ہونے لگا تھا میری مان کو اس شدت سے درد لگے تھے کہ اسکی جان پر بن گئی تھی اور مین پیدا نہوتا تھا اتنے مین ایک برقع پوش عورت آئی اور وہ میری مان کے پیٹ مین جا کر مجھے نکال لائی اور پھر مختلف موقعون مین وہ میری مدد کرتی رہی روزمرہ بھی مجھے تعلیم دینے کے لیے فغفور شنتری سے لیجایا کرتی تھی اور کئی برس اس عورت نے میری پرورش کی تھی جب مجھے پوری کیفیت معلوم ہو گئی تو مین اُٹھکر اُس خاتون سے لپٹ گیا اور اُسکے قدمون پر سر رگڑنے کے لیے مین نے اپنا ماتھا جھکایا۔ اسنے نہایت مہربانی سے میرا سر اُٹھایا اور مجھے اپنے گلے سے لگالیا۔ اسکی شفقت مادری کی چھاتی کی گرمی نے مجھے اور بھی اسکا فریفتہ بنا دیا۔

**خاتون**۔ پیارے عمرو عیار مجھے تمھارے باپ فغفور شنتری کے مرنے سے سخت افسوس ہوا خدا تمھین صبر عطا کرے یہ سنتے ہی مین پھوٹنے لگا یہانتک کہ میری ہچکی بندھ گئی اسنے اپنے رومال سے میری آنکھون کے آنسو پونچھے

اور کہا بیٹا صبر کرو تمھارے رونے کا وقت ہوچکا اب کام کرنے کا وقت آیا ہے میں چاہتی ہوں کہ تم اسم با مسمی بنو۔

مین ۔جو کچھ اے مادر مہربان آپ حکم دینگی اُسپر بہت مستعدی سے عملدرآمد کرونگا۔

خاتون ۔تم سے اصل میں ایک کام لینا ہے اور وہ کام ایسا ہے کہ جو تمھیں دین و دنیا میں سرخرو بنائے گا۔ اور صرف اسی کام کی بشارت دینے میں تمھیں آئی ہوں ۔گو ابھی ایک مدت مدید درکار ہے لیکن اس عرصہ میں تمھیں اپنے کو عیاری کے فن میں کامل بلکہ اکمل بنانا پڑے گا۔ وہ کام یہ ہے کہ تمھیں صاحبقران حضرت امیر حمزہ امیر لشکر اسلامیہ کی مدد کرنی پڑے گی۔

مین ۔بات کاٹکر ۔اسلام کیا چیز ہے اور یہ بزرگ کون ہیں میں نے تو کبھی انکا نام بھی نہیں سنا ہے ۔ اور مجھ ایک ناتجربہ کار بچّہ سے لشکر کی امداد جنگ کیونکر ہو سکتی ہے نہ میں نے کبھی میدان جنگ میں تلوار چلتی ہوئی دیکھی اور نہ تیر و تفنگ کی شائیں شوں سنی نہ مجھے گھوڑے پر چڑھنا آتا ہے اور نہ تلوار ہاتھوں میں پکڑنی آتی ہے

خاتون ۔ابھی بہت زمانہ پڑا ہے سب کچھ آجائیگا گھبرانے کی کیا بات ہے تم ہی ہزاروں بہادروں اور شمشیرزن نوجوانوں میں نمبر اول گنے جاؤ گے وہ زمانہ عنقریب آئیگا کہ حضرت امیر حمزہ تمھیں اپنی آنکھوں پر بٹھائیں گے ۔لیکن اب تم کیا کرو گے اور یہا ںیہیں زندگی لسبر کرنے کا ارادہ ہے

مین ۔جو کچھ حکم ہو وہ کیا جائے مجھے ہرگز عذر نہ ہوگا۔

خاتون ۔بہتر ہے کہ جو کچھ تمھارے مغفور شتری کا ہے وہ تم ان نوکروں کو سونپ دو اور تم میرے ساتھ چلے چلو تاکہ میں تمھیں تمھارے امیر کی زیارت کرادوں گو حالت شیرخوارگی میں اپنے محسن مغفور شتری کی گود میں تم اُن کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہو لیکن اب عقل اور سمجھ کے زمانہ میں تمھارا فرض ہے کہ قبول اسلام سے پہلے تم اُنکی شبیہ کی زیارت کرلو۔

مین نے اُسی وقت اپنے دو نوکروں کو بلایا اور جو کچھ گھر کا سامان تھا سب اُنکو تقسیم کردیا ہرچند میری مفارقت پر اُنھوں نے آنسو بہائے اور روئے پیٹے غرض میں نے اُنھیں روتا پیٹتا چھوڑا اور میں اپنی مہربان خاتون کے ساتھ حضرت حمزہ کی زیارت کے لیے روانہ ہوا۔گھر سے شاید تین سو قدم کے فاصلہ پر پہونچا ہونگا کہ اُس عورت نے میری آنکھوں پر پٹی باندھی اور کوئی دو ہی منٹ میں پٹی کھولدی مین نے اپنے کو اُسی کمرہ میں کھڑا ہوا دیکھا کہ جس میں مغفور شتری مجھے لایا تھا۔

میرے ناظرین فسانہ مکان کی خوبی اور سجاوٹ کا بیان پہلے گذشتہ بابوں میں گوشگذار فرماچکے ہیں اُسکی نسبت

کچھ اور بیان کرنا فضول ہوگا۔ غرض مین نے شبیہ امیر حمزہ صاحبقران کی زیارت کی اور پھر مین دوسرے کمرہ مین اپنی مہربان خاتون کے ساتھ چلا آیا۔ میری مہربان خاتون نے مجھے شفقت سے کھانا کھلایا تھوڑی سی انگوری شراب پلائی۔ پھر حسین حسین لڑکیون کا گانا سُنوایا بعدازان سب کو رخصت کرکے وہ مجھے گلے لگا کر رونے لگی اسکے رونے نے خود مجھے بھی رُلادیا یہانتک کہ ہیچکی بندھ گئی پھر وہ خود بھی خاموش ہوئی اور مجھے بھی تسکین دی۔

**خاتون** ۔ بیٹا عمرو عیار تجھے معلوم ہوا کہ یہ بے وقت رونا مجھے کیسے آگیا

**مین** ۔ نہین مجھے مطلق خبر نہین مین نہین جانتا۔ آپ کے رونے نے مجھے بھی رُلادیا۔

**خاتون** ۔ اصل مین بارہ برس تک تمھین جنگل در جنگل آوارہ گردی کرنا پڑیگی اس بارہ برس مین تم زندگی کے عجیب عجیب عجائبات دیکھوگے تمھین معلوم ہوگا کہ دنیا مین ایسی ایسی متحیر کرنے والی صورتین نظر آتی ہین جو تمھین تجربہ کار بنائین گی۔ اور زندگی کا پورا اُتار چڑھاؤ دکھائین گی۔ کبھی آوارہ گردی مین بے بسی کی مصیبت تمھین خودکشی پر آمادہ کریگی اور کبھی صدہا بار اپنی بدعہدہ خلافیون سے سخت اور شدید آسیب مین پھنسوگے۔ جب بارہ برس گذر جائین گے مین پھر تم سے ملون گی لیکن ہان یہ مین تمھین خوشخبری دیتی ہون کہ تمھاری زندگی بیشک بارہا خطرہ مین پڑجائیگی مگر اُسپر آنچ نہ آئیگی۔ یہ باتین اپنی مہربان خاتون کی سُنکر میرے ہوش وحواس باختہ ہوگئے اور مجھے خاتون بیوفائی کا سخت صدمہ ہوا مین نے سوچا کہ اس کم بخت خاتون نے دھوکا اپنے گھر سے ویران کیا ہے۔

**خاتون** ۔ یہ باتین تو ہوچکین آؤ ایک جام اور بھی شراب کا پیئین اور پھر سرمستی کی حالت مین تمھین ایک چلتی ہوئی غزل سنادین۔ پھر تم چھپر کھٹ پر جاکر آرام کرو۔

اسکی اس درخواست نے میرے دل سے وہ بدگمانی جو اُسکی طرف سے پیدا ہوگئی تھی سب دھودی اور اب مین جام مے کا خواستگار ہوا گو مین سن بلوغ ابھی نہین پہونچا تھا ان جوشون نے میرے دماغ مین اپنا دورہ کیا تھا کہ جو ایک نوجوان کے دماغ کی حالت ہوتی ہے مگر پھر بھی خود بخود اُمنگین اُٹھتی آتی تھین اور اسوقت طبیعت ایسی بشاش تھی کہ جو تمام عمر یاد رہیگی جسکا اثر ہمیشہ خیال آنے پر میرے دل پر پیدا ہوجاتا تھا۔

پے در پے شراب کے جامون نے مجھے پورا مدہوش بنادیا اُس وقت اس خاتون نے ستار لیکر مجھے یہ غزل سنائی

| | | | |
|---|---|---|---|
| کھودی خزان نے رونق گلزار ہائے ہائے | | پژمردہ ہوگئے گل رخسار ہائے ہائے | |
| پھرتی نہ تھی جو پردہ نشین گھر مین بےحجاب | | نعش اُسکی جائے ہے سربازار ہائے ہائے | |
| سرو فتادہ قامت محشر خرام ہے | | کیا ہوگئی وہ شوخی رفتار ہائے ہائے | |

وہ شمع مہر پر تو یہ جلد بجھ گئی — دن رات ہو فروغ شب تار ہائے ہائے
ہے کچھ خبر بھی گھر مرا ویران ہو گیا — سر پھوڑ رہا اپنا لئے در و دیوار ہائے ہائے
اب پوچھے مجھ سے عاشق بیکس کی بات کون — اس میں نہیں ہے طاقتِ گفتار ہائے ہائے
روتا ہوں جان کو ملک الموت کی ذرا — کہہ میرے ساتھ تو بھی تو غمخوار ہائے ہائے
اے چرخ بار کش تجھے پاس وفا نہیں — میں اور رنج محنت و آزار ہائے ہائے
اس مہر وش کی مرگ نے تخاش کر دیا — ہے اضطراب مانع دیدار ہائے ہائے

نظارہ ہے محرک ماتم ہزار حیف ہو
ابرو ہوئے ہلال محرم ہزار حیف

مدفن بنے زمین چمن وا مصیبتا — معدوم ہو وہ غنچہ دہن وا مصیبتا
جس نازنین صنم پہ گران تھا حریر چین — اس کا غلاف کعبہ کفن وا مصیبتا
ہے منکر و نکیر کو ناچار دو جواب — جو حور سے کرے نہ سخن وا مصیبتا
جسکو شکستن دل عاشق عذاب ہو — وہ اور رجا نکنی کی محن وا مصیبتا
جو عرض مہر تابہ مرے ہو سرنگون — اسپر جفائے چرخ کہن وا مصیبتا
دیتے تھے حور وش جسے آرام دل پہ جان — اس کا غم ہلاک شدن وا مصیبتا

کیا اعتبار دہر کا عبرت کی جا ہے یہ
عشرت سرا کبھی کبھی ماتم سرا ہے یہ

یہ آخری مصرع میں نے ایسی مدہوشی کی حالت میں سنا کہ پھر اسکے مفہوم نے اپنا قابل اثر نہ کیا۔ صرف اتنا مجھے ہوش تھا کہ خاتون نے اُٹھا کر ایک چھپر کھٹ پر مجھے لٹا دیا تھا جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے کو ایک بہتے ہوئے چشمہ کے پاس ایک صاف پتھر پر پڑا ہوا پایا۔ جو میری آوارہ گردی کی پہلی سیڑھی تھی۔

## نواں باب

### پہلا برس اور ایک نیا سماں

آنکھ کھول کر میں نے پھر آنکھ بند کر لی مجھے معلوم ہوا کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں لیکن وہ خواب نہ تھا اصل بیداری تھی جو مجھے مزا چکھائے گی اور نئی نئی باتیں دکھائیگی۔ دو تین بار آنکھ کھول کھول کر جب میں نے بند کر لی تو میں

وحشت کے مارے اے میری مہربان خاتون اے میری مہربان خاتون پکارنے لگا وہاں پتہ بھی نہ تھا۔ ناچار جب آفتاب اپنی تیز تیز کرنیں میری آنکھوں میں بھونکنے لگا میں اٹھکر چشمہ کے کنارے پر آ بیٹھا۔ میری چھوٹی عمر نا تجربہ کاری کا زمانہ۔ والدین کی شفقت کا وقت کسی سرپرست کی خبرگیری کا زمانہ تھا برخلاف اسکے میں چٹیل میدان میں پھینک دیا جاؤں اور میرے پاس کوئی یار غمگسار نہ ہو کبھی میں اپنی ماں کو یاد کرکے روتا تھا اور کبھی اپنے محسن حقیقی کی بیوقت موت پر آنسو بہاتا تھا کبھی اپنی اس جلاوطنی پر آہ مارتا تھا عجیب نوبت تھی کامل دوپہر تک میں روتا رہا ہاں میرے فسانہ کا ناظرین بھی سمجھ لے کہ میں صرف خاتون کی مہربانی پر افسوس کرتا تھا اسلیے کہ مجھے اسکی آخری باتوں کا خیال نہ تھا۔ نہ یہ یاد رہا تھا کہ اسنے بارہ برس کی آوارہ گردی کی مجھے خبر دی ہے۔ اگر اتنا معلوم ہو جاتا پھر بھی گونہ اطمینان ہوتا۔ ہاں بار بار شفقت اور اپنی مہربان خاتون کی عنایت یاد آتی تھی جو خون کے آنسو رلواتی تھی جب آفتاب نصف النہار پر چمکنے لگا مجھے تحقیق ہو گیا کہ تو کسی جرم میں یہاں پھینکا گیا ہے زیادہ رنج کرنے سے اور اپنی جان گھلے گی بہتر ہے کہ اپنے پیٹ بھرنے کی کوئی تدبیر کی جائے۔

میں نے اٹھکر چاروں طرف دیکھا سوائے چند خزاں رسیدہ درخت اور خشک ٹھنٹوں کے کچھ نہ معلوم ہوا۔ ایک آہ سرد بھری اور پھر بیٹھ گیا۔

دھوپ گھڑی بگھڑی بڑھتی ہوتی جاتی تھی اور اسکی تیزی دورسے جان و تن کو جھلسائے دیتی تھی۔ پیاس کی شدت سے میں نے دو تین گھونٹ پانی کے چشمہ سے پیے۔ پانی پیتے ہی میں تازہ دم ہو گیا تمام بھوک پیاس سب کافور ہو گئی۔ میں بہت خوش ہوا کہ میں یہاں سے کبھی نہیں ٹلنے کا۔ پانی میں یہ عجیب اثر ہے کہ بھوک و پیاس دو ہی گھونٹ میں کھو دیتا ہے۔ آب حیات کا تو نام ہی سنا تھا یہ پانی آب حیات کا بھی قبلۂ عالم نکلا۔ اس پانی سے مجھے آرام آیا اور میں ایک درخت کے نیچے پتھر کا سرہانہ کرکے سو رہا شاید مجھے گھنٹہ بھر نیند آئی ہو گی کہ یکایک مجھے اپنے سرہانے چند آدمیوں کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ گو میں سو گیا تھا لیکن پھر بھی میں چونکتا تھا اور میرا یہ چونکنا پن صرف جنگل اور تنہائی سے میری نیند میں آمیز ہو گیا تھا۔ قدموں کی آہٹ کے ساتھ کھسر پھسر کی آوازیں بھی گوشگذار ہوئیں میں اس خوشی سے کہ چند آدمیوں کی ملاقات نصیب ہو گی اُٹھ بیٹھا۔ میرے اُٹھتے ہی ایک شخص نے میری طرف مخاطب ہو کر کہا کہ یہی ہمارا چور ہے۔ اسی نے ہمارے چشمہ سے پانی پیا ہے۔

دوسرا بولا۔ تو بس جب یہی چور ہے تو پھر اسے گرفتار ہی کیوں نہیں کر لیتے۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ یکایک

چار سپاہی بڑھے اور انھوں نے بے رحمی سے مجھے گرفتار کرلیا۔ سختی سے پشت پر میری مشکیں باندھ دیں اور میرے پُٹھے پکڑ کر مجھے گھسیٹا دو تین لاتیں رسید کیں۔ مجھپر یہ نامعلوم آفت ایسی آناً فاناً میں ٹوٹی کہ جیسے کسی پر بجلی گرتی ہے۔ میں ہر چند غل مچایا اور فریاد کی کہ ارے یہ بھی کوئی انسانیت ہے کہ مجھ پردیسی کو تم خواہ مخواہ مارے ڈالتے ہو۔ میں نے کسی کو قتل نہیں کیا۔ کسی کا مال کچھ نہیں چرالیا پھر کیا وجہ ہے کہ مجھپر یہ ظلم توڑا جاتا ہے۔ میری فریاد اور بات کا کسی نے کچھ جواب نہ دیا اور مجھے پکڑ کر لے چلے۔

شام تک میں بھوکا پیاسا روتا پیٹتا جھینکتا ہوا انکے ساتھ مشکیں بندھی ہوئی ایک تنگ و تاریک مکان میں پہونچا۔ مکان میں ایک ناپاک کوٹھری کے اندر مجھے قید کردیا باہر سے قفل لگا کر چل دیے۔

تین دن تک میں اسی کوٹھری میں پڑا رہا کوئی شخص میرے پاس آ کر نہ پھٹکا نہ میری آہ و زاری اور شور مچانے نے کسی کو میری ڈھارس دینے پر آمادہ کیا۔ نہ کوئی شخص مجھے روٹی یا پانی دینے آیا میں اسقدر چیخا اسقدر چیخا کہ میری آواز بیٹھ گئی بھوک کے مارے میرا پیٹ کوکوں میں گھسا جاتا تھا اور میری آنکھیں گڑھے میں بیٹھی جاتی تھیں۔ نہ میں اپنے ہاتھ پھیلا سکتا تھا۔ اس لیے کہ پشت پر میری مشکیں کسی ہوئی تھیں اور نہ میں پیروں کو لمبا کر سکا اس لیے کہ وہ جکڑے ہوئے تھے۔

اس عذاب اور سخت قید سے میرا دل چاہتا تھا کہ خدا مجھے موت دیدے تاکہ میں اس سخت آسیب سے بچوں۔

چوتھے دن علی الصباح چند آدمی تلواریں سونتے ہوئے میری کوٹھری میں چلے آئے میری آنکھیں کھولیں اور کہا چل ہمارے بیچ میں ہولے۔ گو مجھ میں کامل تین دن کے فاقہ سے طاقت نہ رہی تھی کہ میں قدم اٹھا سکتا لیکن جان کا خوف اور تلواروں کے کچوکے خود بخود میرے قدم آگے اٹھائے دیتے تھے۔

دھوپ نکلتے نکلتے میں ایک بڑے اور وسیع قلعہ کے دروازہ پر پہونچا۔ راہ میں میں نے انسے ہر چند فریاد کی تھی لیکن انھوں نے میری کسی بات کا جواب نہ دیا۔ جب میں دروازہ پر پہونچا تو کوئی اٹھارہ منٹ مجھے وہاں ٹھہرنا پڑا۔ ایک چوبدار نے جاکر اندر اطلاع کی پھر وہی برہنہ شمشیر والے سپاہی مجھے اندر لیکر پہونچے محل یا قلعہ کی وسعت اور عمدگی کی تعریف کر کے میں اپنے ناظرین کا قیمتی وقت نہیں لونگا صرف اتنا ہی کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ وہ محل اپنا نظیر شاید ہی دنیا میں ایک آدھ جگہ ہی اور رکھتا ہوگا۔ اسکے وسیع وسیع ستون اور عالی شان محرابیں انکی صولت اور شوکت کی شہادت دیتی تھیں۔

غرض میں اس وسیع کمروں اور عالی شان محرابوں میں ہوتا ہوا ایک بڑے کمرہ میں پہونچا سامنے ایک تخت پر

اس آواز نے میرے چھکے چھڑا دیے اور مجھے اپنی جان کے لینے کے دینے پڑ
ہوا کرو ذہین بدل رہا تھا کہ اتنے میں دو تین دھیمی دھیمی آوازوں سے میں چونکا ہوا لوٹ
عمرو عیار کو قتل کر ڈالو عمرو عیار کو قتل کر ڈالو اس نے ہمارے سپاہیوں اور بادشاہ کو قتل کر۔
عمرو عیار کو قتل کر ڈالو۔

بھلا ناظرین فسانہ خود خیال کر سکتے ہیں کہ جب کوئی کسی کو کسی کی قتل کی خبر سناتا ہے اسکا کیا حال ہوتا ہے مجھے اپنی زندگی کی کچھ کچھ امید ہو تی چلی تھی لیکن یہ آواز سنکر زندگی کی آس ٹوٹ گئی اور اب ایک سناٹا سا میری رگ و پے میں دوڑ گیا۔ میں اپنی بدقسمتی پر رو تا تھا کہ بادشاہ نے میری پشتی لی وہ بھی بیچارہ قتل ہو گیا۔ یہ مایوسانہ خیال پورے طور سے میرے ذہن میں نہ جمنے پایا تھا کہ میرے متلاشی میرے سرہانے آکھڑے ہوئے اُن کی آنکھیں مشعلوں کی طرح روشن تھیں جن سے خون ٹپکتا تھا۔ انکے تیور سختی سے بدلے ہوئے تھے بڑھکر ایک شخص نے یہ کہا کیا یہی عمرو عیار ہے۔ دوسرا شخص جھکا اور اُسنے آنکھیں پھاڑکر میری طرف توجہ کی نظر سے غور کیا۔ اور پھر چونک کر اور پرے سرک کر یہ کہنے لگا نہیں یہ نہیں ہے یہ کوئی اور مسافر ہے۔ عمرو عیار نہیں ہے۔

تیسرا۔ خاصے۔ یہ تحقیق عمرو عیار ہے۔

چوتھا۔ اس ہی سے نام کیوں نہیں دریافت کر لیتے۔ آپ معلوم ہو جائیگا کہ یہ کون شخص ہے۔ انکی اس گفتگو سے میں چونکتا ہو کر اُٹھ بیٹھا اس خیال سے مبادا کوئی تلوار نہ مار بیٹھے اُٹھتے ہی ایک شخص نے میری طرف ہاتھ دوڑایا جوں ہی اسنے ہاتھ لمبا کیا قدرتی ایک تلوار نے اُسکے ہاتھ کو علیحدہ کر دیا۔ وہ ہاتھ کٹتے ہی پیچھے ہٹا۔ پھر دوسرا شخص آگے بڑھا اُسنے ہاتھ اُٹھا کر مجھپر وار کیا تھا کہ اُسکی گردن میرے پیروں پر آپڑی غرض اُس چھپے ہوئے ہاتھ نے پندرہ بیس آدمیوں کو قتل کر ڈالا ہاتھ صرف پہنچے تک دکھائی دیتا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ ہاتھ کسی عورت کا ہے۔ اس ہاتھ نے میری بڑی پشتی لی اور مجھے قاتلوں کے ہاتھ سے محفوظ کیا۔

اب میں مطلق اچھا ہو گیا ہاتھ پیر بھی شل نہ رہے تھے قوت مشی بھی بخوبی آگئی تھی اپنی جان کے خوف کے مارے میں بھاگا اور سیدھا جانب شرق نکلا چلا گیا۔ خبط ایسا سوار ہو گیا تھا کہ اِدھر اُدھر بھاگتا پھرتا تھا۔ نہ یہ خبر تھی کہ میں کہاں جاتا ہوں نہ یہ معلوم تھا کہ امن کی جگہ میرے لیے کونسی ہے

[...]ھر تاوے کھائے تھے کہ پھر میرے پیچھے زور زور کی آوازین آنے لگین اور وہ آوازین
[...]در جاتا ہو دیکھو کہین نکل جائے یہ آوازین پوری گوشگذار نہ ہوئی تھین کہ تین چار آدمیون
[...]سائی میں جو مشکوک تھین مجھے گرفتار کر لیا نہ صرف میری گرفتاری پر قانع رہے بلکہ مجھپر جوتا برسانا بھی
شروع کر دیا - ابکے ایک غضب مجھپر اور ہوا کہ میری آواز بھی بند ہو گئی - بہتیرا چاہتا ہون کہ چیخون آواز
ہی حلق سے نہین نکلتی - قدرتی کسی نے میرا گلا بھینچ دیا - میرے مارنے والون مین سے ایک شخص نے
درشت آواز سے یہ کہا مارنے سے کیا حاصل ہے چھاتی پر چڑھ کے ذبح کر ڈالو پاپ کٹے ایسا نہ ہو کہ زندہ رہکر
یہ کچھ اور فساد برپا کرے -

اُنھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا کہ پھر پہنچے تک وہ ہی زنانہ ہاتھ ننگی تلوار لیے ہوئے نکلا اور اُسنے
میرے مارنے والون کی شرا شر گردنین اُڑا دین - گو مجھپر خوب مار پڑ چکی تھی لیکن جان کا خوف بُرا ہوتا ہے
مین پھر بھاگا اور اِدھر اُدھر دوڑتا پڑا پھرا - میری آنکھون سے نور بصارت ناپیدا ہو گیا تھا اور کانون سے
بھی صاف نہین سُنائی دیتا تھا غرض میرے حواس خمسہ مین فرق آگیا تھا - وحشی اور ڈرے ہوئے بچھڑے
کی طرح مین پھر چکر کھانے لگا - شاید میرے چکرانے کو کوئی نصف گھنٹہ گذرا ہوگا کہ غرغر آواز پانی کی آنے لگی
پھر کر جو دیکھتا ہون کہ سامنے سے دریا لہرین مارتا ہوا دوڑا آرہا ہے - اب پھر موت کی تصویر میری آنکھون کے
آگے کھچ گئی اور مین سمجھا کہ ایک ہی لمحہ مین میرا فیصلہ ہو جائیگا - اِس خیال نے دماغ مین پوری جگہ نہ پکڑی
تھی کہ ایک موج نے پانوٗن کو تر کر دیا اور پھر ایک لمحہ کی چوتھائی مین وہ پانی گردن تک آگیا مین ڈبک ڈبون
ڈبک ڈون کرتے لگا مین کیا بیان کرون کہ مجھپر کیسی آفت ٹوٹ رہی تھی - دلی آرزوٗن نے ہاتھون کو خدا
کی درگاہ مین استدعا کے لیئے اٹھوایا یا اللہ تو بہت جلد مجھے موت دے - کہ پھر یہ سختی مجھے نہ اُٹھانی پڑے
میرا ناظر فسانہ میری قہر آلودہ طبیعت کا یہ کیفیت دیکھکر خود اندازہ کر سکتا ہے

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید
ناامیدی اُسکی دیکھا چاہیے

ایک غوطہ کھا کر دوسری بار غرق آب ہونے کو تھا کہ پھر وہ ہی زنانہ ہاتھ نکلا جسنے میرا کمر بند پکڑ کر مجھے چت کر کے
اُٹھا لیا اور بلند کرنا شروع کیا - جون جون مین بلند ہوتا جاتا ہون پانی بھی میرے ساتھ اونچا ہوتا جاتا
ہے - یہانتک کہ مین آسمان کی پہلی حد طے کر چکا جب وہ پانی اُترا ہی مین بھی آہستہ آہستہ نیچے اُتارا گیا
نصف دوری آسمان کی طے کی ہو گی کہ مجھے مطلق ہوش نہ رہا جب میری آنکھ کھلی تو مین نے اپنے کو اُسی چشمہ کے

کنارے پڑا سی درخت کے نیچے جہاں سے مین گرفتار ہوا تھا پڑا ہوا دیکھا۔ جب مین اُٹھا اور چارون طرف ہکا بکا دیکھا اور خیال کیا کہ یہین سے مین گرفتار ہوا تھا اور مجھپر یہ آفت ٹوٹی تھی یہان سے اب چل دینا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ پھر دوبارہ کوئی آفت نہ ٹوٹ پڑے۔ یہ ارادہ کرکے پتھر پر سے اُٹھا اور سیدھا جانب مشرق بھاگا۔ شاید کوئی سو قدم گیا ہونگا کہ مجھے کئی سو شیر بھاگتے ہوئے نظر آئے یہ سب اسی طرف آرہے تھے جس طرف کہ مین کھڑا ہوا تھا میری روح نکل گئی اور مین دوڑ کر ایک درخت پر چڑھ گیا۔

پتون اور گنجان ٹہنیون مین چھپکر مین نے اُنھین دیکھنا شروع کیا۔ اس اضطرابی اور پریشانی سے شیر بھاگ رہے تھے گویا اپر کوئی آفت عنقریب آنیگی یا آگئی۔ پھر جنگل کے مختلف درندے چوپایے جانور دیکھے وہ بھی یون ہی بھاگے ہوئے چلے جاتے تھے لطف یہ تھا کہ اگر شیر کے ساتھ بیل ہے تو کچھ شیر کو سروکار نہین اور جو بھیڑیے کے ساتھ پہاڑی بکرا یا ہرن چوکڑیان مارتا ہوا بھاگ رہا ہے تو اُسے کچھ خبر نہین۔ وہان اپنی جان کے لالے پڑ رہے تھے نفسی نفسی ہو رہی تھی مین دل مین بیٹھا ہوا کہہ رہا تھا یا اللہ آخر ایسا کون شخص ہے جسکا یہ خوف ان درندون اور چوپاؤن پر بیٹھا ہے۔

تعجب اور حیرت نے خوف کے ساتھ مجھے اپنا محاط بنالیا تھا چاہتا تھا کہ درخت سے نیچے اُتر کر اس امر کی کچھ حقیقت دریافت کرون لیکن جان ایسی پیاری تھی گویا کسی نے درخت سے زنجیرون سے کس دیا۔ اِدھر تحقیق کا شوق اور اُدھر خوف جان عجب کشمکش مین جان پھنس رہی تھی۔

جب تمام درندے اور چرندے نکل گئے تو مین نے لنگور کے برابر ایک جانور آتا ہوا دیکھا۔ یہ ہی جانور تھا کہ جس سے یہ شیر وغیرہ خوفناک درندے بھاگ رہے تھے اسکی تصدیق یون ہو کہ ایک بوڑھا شیر پیچھے رہ گیا تھا اور اس جانور نے اُسے آلیا ہر چند اسنے کوشش کی کہ بھاگ بھوگ کر اپنی جان بچائے لیکن بڑھاپے اور بھاری پن کے سبب بھاگا نہین گیا۔ اس چھوٹے سے جانور نے اُچک کر اُسکی پشت پر ہاتھ مارا اور نہایت بے تکلفی سے آبیٹھا۔ اسکے بیٹھتے ہی شیر خود بخود بیٹھ گیا اس نے اپنے بڑے بڑے تیز تیز ناخونون سے بھیجا نکال کر کھالیا بدقسمتی سے جب وہ شیر کا بھیجا کھا کر آگے چلنے لگا تو اُسنے میری طرف بھی دیکھا۔ گو اُسکی آنکھین بہت چھوٹی چھوٹی تھین لیکن بصارت اُن مین اس بلا کی تھی کہ چیل کی آنکھون کو بھی مات کرتی تھین۔ اُسکی آنکھون مین کچھ ایسی مقناطیسی کشش فطرت نے مربوط کی تھی کہ مین درخت پر لڑکھڑا گیا اگر گنجان شاخین مجھے نہ روکتین تو مین گر پڑتا۔ مجھے خوف یہ ہوا اگر یہ کم بخت اوپر چڑھ آیا تو بس پھر یہ گمان

بھی کرنا کہ مین زندہ بچ جاؤنگا سخت کفر ہوگا - جب اس کے ایک دفعہ کے دیکھنے مین مین نہ گرا تو اسنے پھر دوبارہ کسی قدر تیز نظرون سے دیکھا - لیکن ایکے مین نے اپنی آنکھین بند کر لی تھین - وہ ظالم جانور درخت کے نیچے بیٹھ گیا - میری جان نکلی جاتی تھی جو باتین اور خوفناک تماشے مین گذشتہ زمانہ مین دیکھ چکا تھا سب خیرباد ہو گئے یہ خوف کہ حضرت عزرائیل اس چھوٹے سے جانور کی صورت مین میری ننھی سی جان پر آفت ڈھا رہے ہین اور در پے ہین کہ مجھے کھا جائین ان سے مین کیونکر اپنی جان بچا سکونگا -

اپنے ہاتھون سے ٹہنیون کو خوب مضبوط پکڑ لیا اور ٹانگون سے شاخون مین پھندہ دے لیا - یہ مجھے اطمینان تھا کہ اس جانور کو درخت پر چڑھنا نہین آتا - گھنٹہ بھر کامل وہ جانور بیٹھا رہا پھر یکایک اسنے پیشاب کیا اور اپنی دم پیشاب مین لپیٹ کر اسنے درخت کی طرف پھرائی جس ٹہنی پر کہ اسکی چھینٹین پڑین آگ لگ گئی جب آگ کے شعلہ مشتعل ہوئے تو مین اور بھی مایوس ہوا اور مجھے اپنی پیاری زندگی سے کامل ناامیدی ہوگئی - گو درخت مین آگ لگ گئی تھی لیکن پھر بھی وہ جانور اپنی حماقت سے درخت کے نیچے ہی بیٹھا رہا شاید یہ آگ سے کم ڈرتا ہوگا -

یکایک ایک قریب کا ٹہنا جل کر اسکی پیٹھ پر گرا وہ چیخ کر بھاگا مگر پھر کوئی دس قدم جاکر گر پڑا - مجھے تحقیق ہوگیا کہ اسکے کاری زخم آیا ہے - ادھر درخت کی آگ بھی بجھ گئی تھی - مین ڈرتا ڈرتا آہستگی سے نیچے اترا اور سیدھا اس جانور کے پاس پہونچا - وہ جانور سسک رہا تھا مین نے چپکے سے ایک پتھر اسکے سر پر مارا وہ تڑپ کر مر گیا -

پھر مین نے خدا کا شکر کیا کہ اللہ نے اس ظالم جانور سے جان بچائی - مین اس فکر مین تھا کہ جہان مین پھر رہا ہون یہ سرزمین کس ملک کی ہے اور یہان سے بستی کتنی دور ہے - مگر یہ امر تحقیق کیونکر ہوتا کوئی آدمی ملتا یا دور سے کہین دھوان اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو بستی کا گمان ہوتا یہان ان دونون باتون کا نشان بھی نہ تھا مجھ جیسی عمر کا مسافر ہو اور اسکے لیے ایسے جنگل اور چٹیل میدانون کا سفر جنکا رستہ نامعلوم ہو بھلا میرے فسانہ کا ناظر خیال کر سکتا ہے کہ طبیعت کی کیا حالت ہوگی - لوگ زیادہ تر ایسے مسافر پر افسوس کرتے ہین بلکہ روتے ہین کہ جو چلتے چلتے تھک کر بیٹھ جاتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ منزل مقصود وہ دکھائی دے رہی ہے لیکن تکان سے ایک قدم بھی نہین اٹھتا یہ حالت گو قابل زاری اور حسرت سے بھری ہوئی ہے لیکن اگر میری مسافرت اور بے کسانہ حالت پر نظر ڈالی جائے ممکن ہے کہ آنسو نہ بہین اور خواہ کیسا ہی

سنگین طبیعت شخص ہو پھر بھی خون کے آنسو نہ روے ۔
وہ نوجوان مسافر نہ جسکا کوئی ایسے پرخطر جنگل مین رہبر نہ ڈھارس بندھوانے والا نہ جسکی منزل مقصود نہ جسکے دل مین کوئی ارمان نہ آرزو نہ نئی نئی امنگین نہ تازے تازے جوشیلے جوش ۔ نہ تعیش خیز خواہشین ۔ ہان اگر ہے تو صرف ایک بجھی ہوئی آرزو جان بچنے کی ہے ۔ آنکھین چارون طرف اپنے معاون کو دیکھتی ہین ۔ مگر جنگل کی کوسون کی سنسانی اسکا جواب دیتی ہے کہ تجھے یہین بھٹکنا پڑیگا ممکن نہین کہ تو اپنی مراد کو پہونچے ۔

حسرت پہ اس مسافر بیکس کے روئیے
جو تھک گیا ہو بیٹھکے منزل کے سامنے

مین یون ہی دن بھر اِدھر اُدھر مارا مارا پھرتا اور شب کو کسی درخت کے نیچے پتھر کا سرہانہ کرکے پڑ رہتا ۔ خوراک صرف بناس پتی تھی یا جنگل کے خشک سوکھے ہوئے گرے پڑے پھل تھے جو خود جھڑ جاتے تھے یا جانور کتر کر پھینک جاتے تھے ۔

سات آٹھ دن برابر یون ہی گذر گئے ۔ ایک دن مین ایسے جنگل مین بیٹھا ہوا تھا کہ جہان میلون نہ کوئی ٹیلہ تھا نہ درخت ایسی مسطح زمین فطرت نے شاید ہی کہین اور کی بھی بنائی ہوگی مطلع بہت صاف تھا گرد و غبار کا کہین نام و نشان نہ تھا ۔ علاوہ ٹیلہ یا درخت نہ ہونے کے کوئی کنکر پتھر یا روڑا بھی نہ دکھائی دیتا تھا ۔ کہ جو اسکی صفائی مین کچھ رخنہ اندازی کرے ۔ اس میدان کی یہ پرفضا صورت ۔ دلکش نظارہ ۔ دل لبھانے والا سین ۔ گو میری پژمردہ اور بجھی ہوئی صورت طبیعت کو مستعدی سے بشاش اور جوش بنانے کے لیے کوشش کر رہا لیکن تنہائی اور بے سر و سامانی کا خیال جان کو آدھا کیے دیتا تھا نہ خودکشی کی جاتی تھی کہ جان کسی قدر عزیز تھی ۔ نہ زندہ ہی رہا جاتا تھا اسلیے کہ یہ خوفناک منظر نہ دیکھے جاتے تھے نہ یہ ہمت تھی کہ اپنی لعل سی جان کو خطرہ مین پڑا ہوا دیکھا جائے اور کچھ خیال نہ آوے ۔ یہ وقت ٹھیک صبح صادق کا تھا ہنوز آفتاب مشرق کے گوشہ سے نہ نکلا تھا ۔ ہان اسکی روشنی کے خطوط متوازیہ سامنے کے مطلع پر کھنچ گئے تھے ۔ یہ دھاریان جو سامنے کے مطلع پر پڑ گئی تھین جون جون آفتاب نکلتا آتا تھا مٹتی جاتی تھین یہ سہاونا وقت اور مین ناتجربہ کار مایوسیون اور حیرانیون کا اسباب سفر اپنے کندھون لادے ہوے کیا کیا کروٹین نہ بدلتا تھا ۔ میری دلولعزمی اور جرأت خیرباد ہوگئی تھی اور مین ایسا ڈرپوک و خوف زدہ ہوگیا تھا کہ اِدھر پتا کھڑکا اور مین چونک کر دس قدم پیچھے جا کھڑا ہوا ۔ یکایک مجھے خیال گذرا کہ دیکھیے آج دن کو کیا ہوتا ہے اور میری اس حالت مین کیا تغیر اور فرق معلوم ہوتا ہے ۔ کبھی یون ہی دیوانہ وار اشعار پڑھنے لگتا تھا اور کبھی اپنے کو مخاطب بناکر

کہتا تھا عمرو عیار یہ عمر کی ابتدا ہی جسکی ابتدا یہ ہو اسکی انتہا کیا ہوگی۔ کبھی آفتاب کو دیکھکر یہ کہتا تھا اے
مہر جہانتاب ابتک مصیبت مین مین نے تجھے مشرق سے طلوع ہوتے اور مغرب مین غروب ہوتے ہوے
دیکھا ہے کبھی تو چشم عنایت ادھر بھی خدا کرے وہ دن آئے کہ مین تجھے طلوع اور غروب ہوتا ہوا حالت عیش
مین ملاحظہ کرون۔ بڑی دیر تک فطرت کا یہ خوشنما سین دیکھتا رہا کہ یکایک مین قدمون کی آہٹ سے چونکا
جو شتابانہ میرے پیچھے سے آرہی تھی۔ گو مین اپنی مصیبت کی حالت اور اس دلکش نظارہ مین محو تھا
لیکن پھر بھی مجھے قدمون کی آہٹ نے چونکایا اور ایسا چونکایا کہ مین منھ پھیرنے پر مجبور ہوا۔ ادھر مین نے
منھ پھیرا اُدھر میری نظر ایک حسینہ لڑکی پر پڑی۔ اسکی عمر شاید کوئی گیارہ بارہ برس کی ہوگی۔ ابھی
پورے شباب نے اسپر اپنا دورہ نہ کیا تھا۔ اسکی صورت پر معصومیت برستی تھی۔ بیکسی نے کھلے ہوے
رخسارون پر اپنا زردی مائل رنگ اس تیزی سے پھیر رکھا تھا کہ جو اُدہ بد اگر ناظر کو رحم کی طرف مائل کرتی
تھی۔ اسکی آنکھین گو ردشن اور ممتاز تھین لیکن پھر بھی کسی خونی سین کو دیکھکر مدھم پڑ گئی تھین۔
ان مین معلوم ہوتا تھا کہ خوف کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہی۔ اور یہ عنقریب ایک ہیبتناک نظارہ دیکھین گی
اسکے ہونٹ پھڑپھڑا رہے تھے اور اسکی آنکھین ڈگر ڈگر ادھر اُدھر پھرتی تھین۔ مجھسے زیادہ مصیبت زدہ
بھلا اور کون ممکن ہو سکتا تھا۔ ایسی حالت مین بھی مین نے ہمدردانہ اُسکی طرف دیکھا۔ وہ مجھے دیکھکر
ٹھٹکی اور اُسپر کسی قدر خوف طاری ہوا۔ لیکن پھر بھی مین نے اُسکو ڈھارس اور اطمینان بندھوانے
مین کوشش کی اور کہا تم مجھسے خوف نہ کرو مین خود مصیبت زدہ ہون۔

لڑکی۔ تھرتھراتے ہوے لہجہ مین۔ تم مجھے کچھ تکلیف تو نہ دوگے۔ خدا کے لیے یہ غضب نہ کرنا کہ مجھے ستاؤ۔

مین۔ اے پیاری لڑکی مین خود مصیبت زدہ ہون مین کسے تکلیف دونگا مجھے اپنی جان کے لالے پڑ رہے ہین

لڑکی۔ کیا آپ اجازت دینگے اگر مین کچھ دیر آپ کو اپنا محافظ بنا کر آپ کے پاس بیٹھون گی۔

مین۔ گو مین مجبور ہون مجھ مین یہ قدرت نہین ہی کہ مین تمھاری حفاظت کرون اور کسی طرح کی
تمھاری مدد کر سکون۔ اس لیے کہ مین خود بے پناہ ہون۔ فاقہ کش۔ مصیبت زدہ خستہ حال
مسافر ہون نہ مجھے کھانے کو ملتا ہے اور نہ رہنے کو کوئی مکان ہے شام ہوئی اور مین پڑ رہا کسی
پتھر پر سر رکھا اور سو رہا

لڑکی۔ رو کھی مگر کچھ مطمئن صدا مین نہین نہین مین آپسے کچھ نہین چاہتی مجھے کوئی مدد درکار نہین ہے

میں ایسی دیوانی یا اندھی نہیں ہوں کہ آپ سے کسی قسم کی مدد کی خواہش کروں آپ کی مدد یہی بہت ہے کہ مجھے اپنے ہمراہ رکھیں اور جہاں تک میری زندگی وفا کرے میں نہیں چاہتی کہ آپ سے مفارقت ہو۔

یہ سنکر میں بہت خوش ہوا کہ اس تنہائی اور پریشان حالت میں درد دل سننے والی تو ایک لڑکی ملی۔

میں۔ خوشی میں بہت خوب نہایت عمدہ بات ہے یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے آج تم جیسی باعصمت مجروح دل خاتون کی زیارت ہوئی اور پھر یہ وعدہ کہ میں تمھارے ساتھ رہونگی اور یہی اس مصیبت میں میرا ڈھارس بندھوانے والا ہے۔

میری اس گفتگو نے لڑکی مطمئن کیا اور اسکی صورت سے وہ خوف جو پہلے طاری ہو رہا تھا صاف جاتا رہا۔ طبیعت بھی مطمئن معلوم ہوئی اور وہ تسلی بخش صورت میں میرے پاس بیٹھ گئی۔

میں۔ تم مجھے اپنا خادم سمجھنا میں تمھاری راحت کو اپنے آرام پر ترجیح دونگا۔ گو میں بھی مصیبت میں پھنسا ہوا ہوں لیکن اس حالت میں بھی تمھارے ساتھ ہمدردی کرنے کو موجود ہوں کیا تم مجھے بتاؤگی کہ تم کون ہو اور تمھاری یہ حالت کیوں ہوگئی۔ تمھاری صورت سے پایا جاتا ہے کہ تم کسی امیر خاندان کی لڑکی ہو اور اس بالی عمر میں تم پر جو مصیبت ٹوٹی ہے یہ گویا ایک نئی بات ہے۔

لڑکی۔ ذرا آپ میرے دل پر ہاتھ رکھکر دیکھیں کہ کیسا دھڑک رہا ہے تھوڑی دیر قرار لیجیے ذرا میں مطمئن خاطر ہو جاؤں تو آپ سے اپنی حالت بیان کروں میری رائے میں یہاں سے اٹھ کھڑے ہو اور کہیں پناہ کی جگہ تلاش کرو کہ جو گرم گرم لوؤں اور باد سموم کے تند و تیز جھونکوں سے ہمیں نجات دے کیونکہ دن چڑھا چلا آتا ہے پھر اس مسطح اور چٹیل میدان میں گھڑی بھر بھی ٹکنا مشکل پڑ جائیگا۔ اسکا یہ سمجھانا اور ایسی دوراندیشی جس سے میں غافل تھا مجھے اچھی معلوم ہوئی اور میں اسکے ساتھ اٹھ بیٹھا اور پناہ کی جگہ تلاش کرنے لگا۔ پورے چار میل کے فاصلہ پر ایک ٹوٹا ہوا مینارہ دکھائی دیا۔ گو یہ وقت آفتاب کے نصف دورہ پورے کرنے کا آگیا تھا لیکن ابھی نصف النہار پر وہ نہیں پہنچا تھا اور اسکا یہ تخت خالی تھا۔ کہ ہم اس ٹوٹے ہوئے مینارہ میں داخل ہوئے یہاں ہمیں اور بھی اطمینان ہوا جب ہم نے ایک مشکیزہ پانی کا بھرا ہوا دیوار سے لٹکا دیکھا۔ اور کئی چارپائیاں ایک طرف پڑی ہوئی پائیں لیکن کہیں آدمی کا نام بھی نہ تھا۔ اتنا معلوم ہوتا تھا کہ یہاں کوئی فقیر رہتا ہے مگر وہ کہیں چلا گیا ہے۔ ہم دونوں ایک چارپائی پر بیٹھ گئے اور مشک اتار کر ٹھنڈا پانی پیا۔ گویا یہ ایک غیبی مدد تھی جہاں کوسوں پانی کا پتہ نہو وہاں ایسا صاف اور خنک پانی کثرت سے مل جائے۔ گو دو تین وقت کھانا کھائے گذر گئے تھے

مگر پھر بھی پانی نے خاصی تسکین دی لڑکی کے دل کی دھڑکن بھی جاتی رہی - چونکہ ہم دونون بہت تھکے ہوے تھے اور دوسرے ہمین یہ نہایت عمدہ پناہ کی جگہہ مل گئی تھی اس لیے ہم نے مشورہ کرکے سونے کی ٹھانی اور پھر ہم بے ہوشی کی نیند مین پڑ کر سو رہے -

## دسوان باب

### خوشی

آفتاب عنقریب غروب ہونے کو تھا کہ ہم دونون کی ایک دھیمی آواز سے آنکھ کھلی - جون ہی آنکھ کھولی دیکھا کہ ایک فقیر کھانا لیے سرہانے کھڑا ہوا کہہ رہا ہے اے بھوکے مسافرون کھانا کھا لو -

ہم دونون ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے اور متحیرانہ نظرون سے اس فقیر کی ہمدردی پر توجہ کی نگاہ ڈالی -

**مین** - حضرت کیا آپ ہی یہین تشریف رکھتے ہین یہ تکیہ حضرت شاہ صاحب آپ ہی کا ہے -

**فقیر** ہنس مکھ صورت مین - ہان بابا یہ میرا ہی شخصیت جھونپڑہ ہے - یہان مین ہی رہتا ہون - سات برس تک مین اِدھر اُدھر جنگل مین مارا مارا پھرتا ہون پھر ساتوین برس کے شروع ہوتے ہی با اختتام پر مین یہان چلا آتا ہون - آج مین یہان آیا ہون - تمھاری تقدیر کی بات ہے کہ رستہ مین میرے ہاتھ یہ کھانا لگ گیا چونکہ تمھاری صورت پر ہوائیان اُڑ رہی ہین اس لیے مین نے اندازہ کر لیا کہ تم دونون بھوکے ہو -

ہم نے ملکر اس فقیر کی دلی ممنونی ظاہر کی اور منھ ہاتھ دھو کر بطیب خاطر خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا - فقیر نے ہماری بہت خاطر کی اور ہم کو ہر طرح اطمینان دلایا اور ہر قسم کی تسلی دینے کی کوشش کی - رات کو وہ چونکہ تھکا ہوا تھا پڑ کر سو رہا اور ہم دن کو سو چکے تھے اسلیے ہمین رات کو بہت جلد نیند نہین آئی - وہ لڑکی میرے حکم پر اپنی رام کہانی بیان کرنے لگی جسنے مجھے جتنا مغموم کیا اُسی قدر متعجب کیا -

## اجنبی لڑکی کی رام کہانی

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مین اور میرا تمام خاندان صرف ایک کم بخت مسافر کے ستائے ہوے ہین جسکا نام مین بھولتی ہون شاید عمرو عیار ہے - یہ ملک جہان ہم تم بیٹھے ہوے ہین یونان ہے اور یہ سرزمین شہر سمیس کی ہے جہان یہ ٹوٹا ہوا مینارہ بنا ہوا ہے - یہ رستہ جو سامنے کی طرف جانب شمال جاتا ہے اولمپس پہاڑ کی سیدھ مین جا کر ختم ہو جاتا ہے وہ پہاڑ کہ جہان سالانہ تمام خدا آکر جمع ہوتے ہین اور اُنکے نور سے پہاڑ پر ایک آگ روشن ہو جاتی ہے میرا

باپ سیمس کا حکمران تھا - وہ ایک ایسی ناگفتہ بہ مرض میں پھنس گیا کہ نوعمری ہی میں اسے یقین ہو گیا تھا کہ
میں نہیں بچنے کا - ایک طبیب نے جو جادوگر بھی تھا یہ ترکیب کی کہ ایک چشمہ مختلف دوائیوں کا اسکے لیے بنایا اور
حکم دیدیا کہ میل بھر تک کوئی اسکے پاس نہ جائے دور سے اسکی نگہبانی کی جائے - اُس چشمہ میں لاکھوں روپیہ
کی قیمتی دوائیوں کا عرق بھرا گیا تھا جس دن وہ مسافر عمرو عیار آکر پہونچا ہی اسکی بدقسمتی سے چشمہ کے امتحان کے لیے
چند سپاہیوں کے ساتھ خود طبیب بھی چشمہ کے پاس پہونچا - وہ شخص پانی پی کر سو رہا تھا جب یہ لوگ پہونچے میں
طبیب نے پہچان لیا کہ اس مسافر نے اسمیں سے پانی پی لیا ہی - اُسنے سخت افسوس کیا کہ یہ چشمہ محض بیکار ہو گیا -
پھر لاکھوں روپیہ لگے گا جب کہیں بادشاہ کے پینے کے قابل یہ عرق ہو گا - سپاہیوں نے اس انجان مسافر کو طبیب
کے اشارہ سے گرفتار کر لیا - اصل میں یہ چشمہ جادو کا چشمہ تھا ادھر وہ گرفتار ہوا اور اُدھر وہ حکیم سپاہیوں سے
کہکر رفوچکر ہو گیا - اصل میں طبیب کی مرضی مدت سے یہ تھی کہ کوئی ایسی صورت پیش آئے کہ جس سے
بادشاہ کی سلطنت پر قبضہ پالوں - وزراء اور جنگی حکام کو مدت سے گانٹھ رہا تھا مگر اپنی کوشش میں ناکام ہوتا
تھا - ان سپاہیوں نے اُس بیچارے انجان مسافر کو علاوہ گرفتار کرکے اس قدر مارا اس قدر مارا کہ ادھموا کر دیا
اور پھر اُسے سخت قیدخانہ میں پھینک دیا جہاں وہ تین چار دن بھوکا پیاسا شکنجہ میں بندھا ہوا پڑا رہا - بعد
ازاں میرے باپ کے آگے مقدمہ پیش ہوا میرا باپ ایسا رحمدل اور منصف مزاج تھا کہ مقدمہ میں کسی کی بھی
رعایت نکرتا تھا جن سپاہیوں نے کہ اُس مسافر کو مارا تھا - انھیں سر دربار پٹوایا اور کئی کئی سال قید
تنہائی کی سزا دی جسپر اقدر اور افسر تھے سب بدگمان ہو گئے - میرا باپ تمام دربار کی آنکھوں میں کھٹکنے لگا
اب جادوگر طبیب کی خوب بن پڑی وہ سیدھا اُمرا کے پاس گیا اور اُسنے انھیں سمجھایا کہ یہ بادشاہ سخت
کوتاہ اندیش اور ظالم حکمران ہی - ہماری وقعت اسکی نگاہوں میں مطلق نہیں ہے یہ ہمیں بھی کسی نہ کسی دن
یونہی دربار میں خراب کریگا بہتر ہے کہ اسکا فیصلہ کیا جائے چنانچہ سب امرا اور جنگی افسر بگڑ گئے -
اور خوابگاہ میں میرے باپ کو قتل کر ڈالا - چونکہ اس مسافر نے یہ غضب ڈھایا تھا اس لیے تمام باغی
شفاخانہ میں اسے قتل کرنے چلے گئے -

خدا کی قدرت ہی کہ اُسنے تمام باغیوں کو قتل کر ڈالا - طبیب نے جونہی سنا کہ اجنبی مسافر ایسا قوی ہی وہ
خود اُسپر منہ کھولے ہوے دوڑا - اسنے اسکو بھی زک دی یہانتک اپنی جادو کی قوت بھی سب صرف کر دی
لیکن پھر بھی سب بیکار گئی اور آخر وہ بھی قتل کیا گیا - میری ماں میری خالہ میری تمام خواصیں سب

قتل کی گئین صرف مین ایک گوشہ مین چھپی ہوئی تھی جب باغی قتل کرتے ہوے نکل گئے تو مین پریشان وہان سے نکلی اور پناہ کی جگہہ ڈھونڈھتی ہوئی محل کے باہر آئی۔ شہر مین بدمعاشون کا خوب اون چل رہا تھا بازار مین قتل و غارت کی اس قدر شدت تھی کہ الاَمان۔ پریشان و خستہ مین سرگردان ایک چادر مین لپٹ کر شہر کے باہر دروازہ پر نکل آئی۔ آخر تھوڑی دیر چلکر مین اپنی وہ چادر بھی کھو بیٹھی یہ کپڑے جو تم میرے تن پر پھٹے ہوے دیکھتے ہو یہ ایک خارستان مین جا پھنسنے سے دھجی دھجی ہوگئے مین تین دن تک کانٹون پر پڑی رہی چوتھے دن شب کو منھ چھپا کر نکلی آب مجھے خبر نہین کہ سیمس مین کیا ہوا میرا تمام خاندان لُٹ گیا باپ جو انصاف اور عدل مین اپنا نظیر نہ رکھتا تھا قتل کیا گیا تمام شاہی جلوس لُٹ گیا اور مین خستگی کی حالت مین یہان آکر پہونچی ہون۔

اپنی سلطنت جانے کا تو بہت صدمہ ہوا اور ایسا صدمہ جسنے مجھے ہلاک کر ڈالا۔ لیکن اس عظیم الشان اور جگرخراش رنج مین مطمئن بات جو پیدا ہوئی وہ یہ ہو کہ اس اجنبی مسافر نے تمام باغیون کو طمع سبب قتل کر ڈالا اُنھون نے بھی مزا چکھا کہ اپنے خلیق اور بے گناہ شاہ کے قتل کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔

میری عمر گیارہ برس کی ہو اور جس ناز و نعمت سے مین پالی گئی ہون شاید کسی بڑے سے بڑے سلطان کی بیٹی کو بھی نصیب نہ ہو گا۔

میری آنکھون کے سامنے میری مان جو حاملہ تھی ذبح کی گئی۔ کاش مین بھی کم بخت ماری جاتی تو یہ آفت مجھے کاہے کو سہنی پڑتی۔ بس یہ میری کیفیت ہو اور یہ حال ہو افسوس ہو کہ اُس اجنبی مسافر نے دو چُلو پانی کے پی کر تمام سلطنت کو تباہ کیا۔ اور آپ خبر نہین کہان چل دیا۔ یہان لڑکی کی رام کہانی ختم ہو گئی فقط۔ جب مین نے یہ کیفیت اسکی گوش گذار کی تو مین خوش ہوا مین نے بے ساختہ اس سے نہایت آہستہ لہجہ مین یہ کہا پیاری وہ کم بخت مسافر مین ہی ہون جسنے تمھاری سلطنت کو تباہ کر دیا! ور تمھاری یہ گت بنائی

لڑکی۔ پیچھے ہٹ کر۔ اور اپنی آنکھین پھاڑ کر۔ کیا تم ہی عمرو عیار ہو۔

مین۔ ہان میرا ہی نام عمرو عیار ہے۔

وہ تعجب جسکی تہ مین کچھ کچھ خوف بھی مضمر تھا اچانک جاتا رہا اور خوشی کی سرخی اُسکی رنگت پر چھا گئی۔ وہ پھر نہایت شادمانی سے یہ کہنے لگی کہ گو اپنی سلطنت اُجڑنے اپنے والدین کے قتل کیے جانے کا رنج تمام عمر میری طبیعت سے نہین جانے کا لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بات بھی تمام عمر یاد رہیگی کہ اس پریشانی مین

حسینہ لڑکی ہوچکی ہو کر عمرو عیار سے دریافت کررہی ہے



ایسا دردخواہ شخص مجھے ملا گویا دوبارہ مجھکو سلطنت مل گئی۔ مجھے یقین ہے کہ تمام عمر ہماری مفارقت نہوگی مجھے امید ہے اور خدا سے یہی دعا ہی کہ میں تمھارے آگے اپنی جان دوں خدا نہ کرے کہ اس کے خلاف میری آنکھوں کے آگے ظہور پذیر ہو۔

میں - پیاری شہزادی تو میری مخدومہ ہے میرا فرض ہی کہ جہانتک مجھسے ہوسکے میں تیری خدمتگاری میں کوشش کروں اللہ کرے ہم دونوں ہمیشہ ہمیش ایک دوسرے کے دیدار سے خوش رہویں اور یہ ہیبت خیز ساعت ہم میں سے ایک دوسرے کا کسی کو بھی دیکھنا نصیب نہ ہو۔ اب یہاں سے اے پیاری کدھر چلنے کا ارادہ ہے

شہزادی میں تمھارے ساتھ ہوں جدھر تمھارا جی چاہے چلے چلو۔ میں تمھارے تابع حکم ہوں۔

میں - زیادہ تر میں یہاں کا رستہ نہیں جانتا نہ مجھے ان ممالک کی جغرافیائی کیفیت سے آگاہی ہے۔

شہزادی - میرا ارادہ ہی کہ ہم سیدھے ہندوستان کی طرف ہولیں اور وہیں جاکر تمام عمر اپنی بود و باش اختیار کریں۔

میں - بہت خوب [illegible] دراز ملک میں پہونچیں گے کیونکہ دوسرے حوادث اتفاقیہ اور راہ کے خوفناک دشمنوں کی آفت سے جان بچنی شرط ہے

شہزادی - توکل خدا کی ذات پر کافی ہے وہی ہماری مدد کریگا۔ اور وہی ہمیں منزل مقصود تک پہونچادیگا اُسپر نظر رکھنی چاہیے جو ایک چشم زدن ہمارا اٹکا ہو کھیوا پار لگھادیگا وہ خدا خود میر سامان است اسباب توکل را اثنا کسی کام کے لیے صرف ارادہ کافی ہے سب جو بندہ یابندہ

میں - بیشک اے شہزادی یہ تقریر تمھاری اطمینان بخش ہی لیکن پھر بھی ظاہری سامان کی طرف ضرور نگاہ جاتی ہے - میں ایک ناتجربہ کار بچہ ہوں تقدیر سے اس نوعمری میں مجھپر یہ آفت ٹوٹی ہے - کہ سو برس کی عمر والا بھی ان مصائب سے بیرا ہوگا - لیکن پھر بھی مجھپر اللہ کی عنایت ہے جسنے میری ایسی ایسی آفتوں میں مدد کی ہے - تمھارے باپ کے قاتلوں کا میں قائل نہیں ہوں بلکہ خدا کے پرزور ہاتھ نے اُنھیں جہنم واصل کردیا - اچھا اگر ہندوستان چلنے کی خواہش ہو بہت خوب میں بھی موجود ہوں - چلو چلو تو سہی جو کچھ کرے میرا مولیٰ کرے -

پھر ہم دونوں باتیں کرکے سو رہے اور جبتک آفتاب خوب نہ چمکنے لگا اور فقیر کی سُریلی آواز ہمارے جگانے کے لیے نہ نکلی ہم دونوں بیدار نہ ہوے - جاگتے ہی ہمنے دیکھا کہ فقیر نے ہر چند پرند شکار کرکے ہمارے لیے

بھون رکھے ہین اور وہ ہمارے کھلانے کے لیے روٹیان پکا رہا ہے۔

فقیر۔ہمین خوش و خرم دیکھکر۔بابا معلوم ہوتا ہی کہ شب کو غیر جگہہ ہونے کے سبب تمھین دیر سے نیند آئی اسلیے دیر سے اُٹھے ہو۔دیکھو مین نے تمھارے لیے شکار بھی کھیلا تیار بھی کر لیا۔اور روٹی بھی پکانے لگا۔

ہم نے اپنی مشکوری ظاہر کی اور بہت عاجزی سے۔اس فقیر کو اسکی پراخلاق تقریر کا یہ جواب دیا آپ نے ہمپر ایسا احسان کیا ہی کہ ہمارا ہی دل جانتا ہی۔آپ ہمارے والد بزرگوار کے برابر ہین اگر آپ اتنی مہربانی نہ فرماتے ہمارا جینا مشکل پڑ جاتا۔

فقیر۔بیشک تم میرے بچون کے برابر ہو بابا مین تو آرزو کرتا رہتا ہون کہ کوئی مسافر میرے شخصیت کے جھونپڑہ مین مہمان آئے اور مین اپنی قدرت کے موافق اسکی خاطرداری کرون۔اول تو مین نے تمھاری خاطر ہی کیا کی ہے نہ بچھونا ہے نہ کوئی بیٹھنے کی جگہہ ہے نہ کوئی پرفضا مقام ہی لیکن خیر یہ غنیمت ہی کہ جنگل کی لوؤن اور تند ہوا کے زہریلے جھوکون سے یہ جھونپڑہ نجات دیتا ہے مجھے امید ہے کہ تم چند روز یہان قیام کر کے اپنی مہمانی کا فخر ضرور بخشو گے۔

وہی معمولی فقرون مین جواب دیکر ہم نے ساتھ بیٹھکر کھانا کھایا۔اور پھر ہم دوپہر کو پڑ کر سو رہے۔

تین دن کے بعد فقیر نے بعاجزی ہم سے یہ کہا تم نے میری اتنی مدد قبول کی مین تمھارا مشکور رہین چاہتا ہون کہ میری ایک مدد آپ اور بھی قبول کرین۔اور وہ یہ ہی کہ اگر آپ اجازت دین تو مین آپ کے لیے کپڑے جا کر لے آؤن۔آپ کو بھی عظیم الشان سفر درپیش ہے یہ کپڑے جو آپ دونون کے جسم پر ہین نہایت زدہ اور پھٹے ہوے ہین۔ان سے آپ کو کوئی آرام اور سہولت نہین ملنے کی اس لیے اگر آپ مجھے اجازت دین تو مین دو ایک روز مین آپ کے لیے کپڑے بنوا لاؤن۔

سوائے ہان کے اور مین کیا کہہ سکتا تھا۔چنانچہ وہ فقیر ہمارے لیے تین چار دن کا کھانا چھوڑ کر چلتا بنا ہم دونون اِدھر اُدھر کی باتین کر کے ایک دوسرے کا دل بہلاتے تھے اور ایک دوسرے کو خوش کرتے جانے کے چوتھے دن وہ فقیر کپڑے سلوا کر ہمارے لیے لایا ہم نے اپنے وہ کپڑے اُتارے اور یہ نئے کپڑے جو متوسط قیمت کے تھے پہنے۔

فقیر نے ایکدن ہمین بہت خوش دیکھکر کہا۔بابا تمھارا ارادہ قطعی کس طرف جانے کا ہے۔

ایمن۔ہان شاہ صاحب ہندوستان جانے کا ارادہ ہے دیکھیے اللہ ہمارے ارادہ مین برکت دے اور

ہمیں منزل مقصود تک پہونچا دے۔

فقیر۔ ایک آہ بھر کر۔ کیا کوئی تمہارا دوست یا جان پہچان ہندوستان میں ہے جسکے پاس تم جانا چاہتے ہو

میں۔ نہیں۔ ہمارا نہ کوئی دوست ہے نہ پہچان ہے صرف خدا کے بھروسہ پر ہم نے ارادہ سفر کیا ہے۔

فقیر۔ یہ سب کچھ سہی لیکن تمہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اول تو رستہ دور و دراز کا ہے وہاں تک بے سہارے پہونچنا مشکل اور دوسرے اگر تم پہونچ بھی گئے پھر کیا وہاں نہ تمہارا دوست ہے نہ غمگسار ہے کہ تمہیں اُسکے گھر آرام ملے گا اور تم قیام کرو گے۔

تم ابھی بچہ ہو سفر کی شدائد سے خدا پناہ میں رکھے اگر تم چاہو اور منظور کرو تو یہیں تمہاری راحت کے سامان مہیا ہو سکتے ہیں۔ جب تک میں زندہ ہوں میری خوشی یہی ہے کہ تم میرے پاس رہو تمہاری خدمت کرنی میں اپنے حق میں کیمیا سمجھونگا۔ یہ کہکر اس بوڑھے فقیر نے ایک گڑھا کھود کر ایک بڑا ظرف لوہے کا نکالا جو اشرفیوں اور سونے کے مختلف سکّوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ اسنے آگے لاکر رکھا اور منّتیں کرکے یہ کہنے لگا یہ سب سامان تمہارا ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ جب میں مرجاؤں تم دونوں اپنے ہاتھ سے مجھے دفن کردینا بس یہی میری آرزو اور یہی خواہش ہے۔

یہ درخواست فقیر کی سُنکر میں خوش ہو گیا اور میں نے اپنی شہزادی کی صلاح سے اس کی درخواست پر یہ الفاظ کہے۔

اے ہمارے معزز میزبان اگر آپ یہ چاہتے ہیں بہت خوب ہمیں آنکھوں سے منظور ہے چونکہ آپنے ہمپر احسان کیا ہے اس لیے ہم ہرگز آپ کی بات کو نہیں کاٹ سکتے اور نہ آپکے خلاف کرنا چاہتے ہیں۔

میرے ناظر فسانہ یہ خیال نہ کریں کہ میں نے ایک اجنبی بوڑھے فقیر پر کیوں ڈنڈا ڈیرا ڈالدیا اور کیا سبب تھا کہ جسنے مجھے اسکے شخصیت کے جھونپڑہ میں رہنے کو مجبور کیا۔ وجہ یہ تھی کہ اول تو ایسے عظیم الشان سفر پر ہمت نہ بندھتی تھی اور دوسرے درحقیقت ہمارا کوئی منزل مقصود بھی نہ تھا۔ میں صرف ایک آرام کی جگہہ اور اپنا کوئی سرپرست چاہتا تھا تو وہ دونوں باتیں یہاں موجود تھیں۔ میرے پاس نہ دولت تھی نہ سلطنت تھی کہ مجھے یہ شبہہ ہوتا کہ یہ کوئی فریب کرتا ہے۔ دوسرے اگر وہ فریبی ہوتا تو کاہے کو اپنی زندگی کا سرمایہ بے تکلفی سے میرے آگے رکھدیتا دوسرے اسّی برس سے ہرگز کم نہیں ہوگا۔ ان سب باتوں پر خیال کرکے اور اپنی شہزادی سیمیں تن سے مشورہ لیکر میں نے اُس فقیر کی مرضی کے موافق عملدرآمد کیا۔ جب فقیر کو یقین ہو گیا کہ انہوں نے

یہاں رہنا قبول کر لیا وہ خوشی خوشی سیدھا ایک کوٹھی کی طرف دوڑا اور وہاں سے ایک دری اور ایک سادا سا بچھونا نکال لایا۔

میں۔شاہ صاحب اسکی آپ نے کیوں تکلیف کی ہمیں یہ کھری چارپائی ہی مخملی چھپرکھٹ سے بہتر ہے۔

فقیر۔نہیں بابا معاف کرنا مجھے یاد نہ تھا کہ میرے پاس بچھونا بھی رکھا ہی جب تم نے میری نصیحت کو تسلیم کر لیا اور میری بات کا اُلٹ کر جواب نہیں دیا تمھاری محبت کے نقوش میری لوح دل پر کندہ ہو گئے اور اب یکایک میرا ذہن دوڑا کہ ان کھری چارپائیوں پر تمھیں تکلیف ہوتی ہو گی طبعیت کے زور اور ذہن کی رسائی نے یکایک میرے خیال کو اس طرف پھیرا اور مجھے یہ بچھونا اور دری یاد آگئی۔میں ایک غریب شخص ہوں جوانی میں میں نے یہ روپیہ کمایا تھا۔ہمیشہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہی یہیں رہتا ہوں۔اپنے بازوؤں کی محنت کا جمع کیا ہوا روپیہ ہے نہ میں نے آج تک بھیک مانگی نہ کسی کا دیا ہوا لیا۔اب میں ضعیف ہو گیا ہوں مجھسے محنت نہیں ہو سکتی۔اس لیے اس چھوٹے سے خزانہ میں کچھ توقیر بھی نہ ہو سکی میں جانتا ہوں کہ اگر احتیاط سے اُٹھایا گیا تو یہ چھوٹا سا خزانہ ہمارے لیے بہت ہی

میں۔بیشک بہت ہی اور دوسرے اگر آپ کوئی محنت کا کام بتائیں گے میں کرنے کو موجود ہوں۔

فقیر(گھگیا کر)۔نہیں بابا نہیں۔یہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ میری آنکھوں کے آگے تم محنت و مزدوری کرو۔میں زندہ بیٹھا ہوا ہوں اور دوسرے یہ روپیہ بہت ہے جس قدر چاہے تم فضول خرچی کرو گے جب بھی یہ کم نہ ہو گا۔

شہزادی۔یہاں کی آب و ہوا تو نہایت خوشگوار معلوم ہوتی ہے میدان بھی مسطح ہے۔

فقیر۔ہاں یہاں کی آب و ہوا خوشگوار ہے۔یہ مسطح میدان یورپ بھر میں کم نکلے گا۔اس میدان کی لوگ آرزو کرتے کرتے مر گئے لیکن شیروں کے بن نے انھیں اس مقبرہ میں بھی جہاں تم بیٹھے ہوئے ہو نہیں ٹکنے دیا۔جب میں آیا اور میں نے شیروں پر نمایاں فتح حاصل کی تو اب چین ملا ہے۔

میں۔کیا حضرت شاہ صاحب یہیں قریب ہی شیر رہتے ہیں۔یا انکا بن دور فاصلہ پر ہے۔

فقیر۔بابا جہاں تم بیٹھے ہوئے ہو یہاں بھی شیر ہی رہتا تھا۔یہ تمام بن جہاں جہاں تمھاری نظر پڑ رہی ہی سب شیروں ہی کے قبضہ میں تھا۔نہ صرف شیر بلکہ تمام درندے اور زہریلے جانوروں نے اپنی اپنی حدیں باندھ رکھی تھیں خدا کا شکر ہے کہ جو جو میل وہ پرے ہٹ گئے ہیں اور یہاں بغیر بلائے

وہ آ کر بھی نہیں بھٹکتے - میری تمھارے ٹھہرانے سے بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تمھیں اپنا علم بتا دوں خدا ایسا نہ کرے کہ میرے ساتھ میرا شریف علم بھی رخصت ہو جائے - مجھے اب تک تم جیسے شخص کی تلاش تھی الحمد للہ کہ تم مجھے آسانی سے مل گئے - تمھاری پیشانی سے معلوم ہوتا ہے کہ تم سے عجیب عجیب کام سرزد ہونگے اور تم اپنی عمر مین بہت کچھ وہ کر جاؤ گے جس کے حروف دہر کی پیشانی سے کبھی نہ مٹین گے -

مین ایک ایسے عظیم الشان نصیبہ کی پیشین گوئی کرتا ہون کہ جس کا ایسی زدہ حالت مین خیال کرنا جنون اور حماقت ہوگی - لیکن نہین تم یقین کرو کہ تم لشکر اسلامیہ کے سپہ سالار مقرر ہو گے اور بڑے بڑے لشکر شکن اور عیاران پُرفن کو چٹکیون مین اُڑا دو گے - اور سب سے زیادہ بشارت تمھین تمھاری نام آوری پر دیتا ہون ہون جو مرنے کے بعد بھی تمھین یادگار زمانہ لوگون مین سے شمار کروائیگی -

فقیر کی یہ باتین گو اس وقت زیادہ تر خوش کرنے اور اطمینان پر مبنی معلوم ہوتی تھین لیکن نہین انکا آخر ظہور ہوا اور اسکی پیشین گوئی مین ذرا بھی کمی نہین ہوئی - چونکہ مین بچہ تھا مجھے اسکی ساری باتین یقین آ گئین اور مین اس قدر خوش ہوا کہ شاید تمام عمر بھی کبھی نہ ہوا ہونگا - نئی نئی اُمنگین پھر میری طبیعت مین پیدا ہونے لگین نئے نئے جوش پھر ایک اُبھری ہوئی اور جوشیلی طبیعت کی طرح از خود دل مین حادث ہوئے - آنکھین ایسی بڑی بڑی پُرشان و شوکت دیکھنے کی انتظاری کرنے لگین رخسارون پر شادمانی کی سرخی کھنڈ گئی اور دل پر نامعلوم اور جدید جدید آرزوون - اُمیدون - خواہشون کا ایسا ہجوم ہوا کہ جسنے تمام گذشتہ مصائب کو بھلا دیا - جو مشکلین اور جانکاہ آفتین کہ مجھپر پڑی تھین وہ ایسی نہ تھین کہ مجھے یاد نہ رہین لیکن اس فقیر کی بشارت نے خبر نہین کیا تاثیر کی کہ تمام جانگداز سمان دل و دماغ سے محو ہوگیا - یہ معلوم ہوتا تھا کہ مین ہمیشہ اس خوش حال مین پیدا کیا گیا ہون جس مین کہ اب ہون اور کوئی دل کا دہلا دینے والا اور جگر شق کرنے والا سانحہ مجھپر آکر نہین پڑا ہے میرے ساتھ میری پیاری اور آزردہ دل شہزادی سمیس بھی خوش تھی - جون جون وہ گھڑی بہ گھڑی مجھے بشاش دیکھتی خود بھی ویسی ہی بشاش ہوتی - باوجودیکہ فقیر نے اُسکے لیے کوئی پیشین گوئی نہ کی تھی نہ جیسے امیدون کا (خواہ جھوٹا یا سچا) سبز باغ دکھایا تھا مگر کچھ میری چند روزہ محبت اُسکی طبیعت مین ایسی ترقی کر گئی تھی کہ میری ذرا سی رنجیدگی اُسے سخت اور جانکاہ غم مین مبتلا کر دیتی تھی اور میری رتی برابر خوشی اُسے کھلا دیتی تھی - اور وہ حد سے زیادہ خوش و خرم معلوم ہونے لگتی تھی بس

بالکل یہ ہی کیفیت تھی ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| وہ اُدھر خوش تو مین ادھر خرّم | | وہ اُدھر غمگین مین ادھر دلگیر | |

میری اور اسکی محبت گو ایک عاشق و معشوق کی الفت سے کم نہین تھی لیکن ہمارے خیالات نتھرے ہوے اور پاکیزہ تھے ہمارے جذباتی تصورات مین کسی قسم کا لوث نہین تھا ہمارے مقدس جوش ایک دوسرے سے افضل اور زمانہ سے بہتر تھے گو ہماری عمرین چھوٹی چھوٹی اور کم تھین لیکن حفظ مراتب کا علو باوجود اس اتحاد اور رفاقت انتہا درجہ کا طرفین سے بڑھتا جاتا تھا ۔

ایک دن فقیر نے جسکا نام **جلال شاہ** تھا یہ کہنے لگا بیٹا عمرو عیار آج مین تمھین ایک ایسا سمان دکھاؤنگا کہ جس سے بہتر اس قسم کا شاید تم نہین دیکھ سکتے ۔ اور پھر مین وعدہ کرتا ہون کہ جو کچھ میرا علم ہے سب تمھین بتا دونگا

**مین** ۔ وہ کونسا دلکش نظارہ ہے کہ جو عجیب تر ہے ۔ اور ہم تمام عمر نہین دیکھنے کے ۔ کیا آپ اسکی نسبت کچھ بیان فرمائین گے ۔

**فقیر** ۔ بابا جلدی کیا ہے شام قریب ہے دیکھ لینا جو کچھ تماشا ہوگا ۔

فقیر کی اس بشارت سے مین بہت خوش ہوا اور مین یہ خیال کرنے لگا کہ اگر فقیر نے اپنا کل علم مجھے بتا دیا تو مین بھی دنیا کے ممتاز اشخاص مین شمار کیا جاؤنگا ۔ یہ خوشی میری جان کو دونا کرنے والی تھی جسنے میرے گلِ قلب کو کھلا دیا اور میری روح کے تن مین نئی روح پھونکدی میری شادمانی کی کیفیت اُس دل سے زیادہ تھی کہ جو ایک سلطنت کا امیدوار کیا جائے ۔ زیادہ خوشی و خرّمی کا سبب یہ تھا کہ میرے خیالات محدود تھے اور میری دلی آرزو مین ایک تنگ اور چھوٹے سے دائرہ مین مقید تھین ۔ میری تمام بلند پروازی کرتی ہوئی اُمیدین گویا خود مجسم تنگی کی محافظ بن رہی تھین ۔ ایسی حالت مین مین جس قدر خوش ہوتا تھوڑا تھا اسی خوشی اور فرحت مین مین نے بڑی دِقّت سے وہ وقت گذارا جو فقیر کے وعدہ مین حائل تھا ۔ خدا خدا کر کے وقت مقررہ قریب آکر پہونچا پیشتر اسکے کہ اپنے ناظرین کا دل اپنے چشم دید دلکش نظارہ سے بیان کرکے بہلاؤن یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین مکان کی پوری پوری کیفیت بیان کردون ۔

یہ مکان جہان ہم دونون مصیبت زدہ ٹھہرے ہوے تھے ایک مقبرہ کا ٹوٹا ہوا مینار تھا ۔ گو باہر سے

اسکی صورت اس قابل بھی نہ تھی کہ یہ آرام دہ مقام ناظر کی نگاہ میں جچے مگر اندر سے اس میں کئی چھوٹے چھوٹے دالان بنے ہوئے تھے۔ ایک کمرہ جو خصوصاً بند رہتا تھا اُسکی کھڑکیاں جنگل کی طرف کھلتی تھیں وہ کمرہ واقعی اس مینارہ میں رہنے سہنے اور اُٹھنے بیٹھنے کے قابل تھا۔ ایک دری اس میں بچھی ہوئی تھی اور تھوڑا سا گانے بجانے کا سامان بھی ایک طاق میں چنا ہوا تھا۔ گو اس کمرہ کے کھولنے اور اس میں بیٹھنے کا بہت کم اتفاق ہوتا تھا لیکن پھر بھی یہ آئینہ کی طرح اندر سے صاف ہی رہتا تھا۔ خبر نہیں کہ اس کمرہ کو کون اندر سے صاف کر جاتا تھا۔ جب اُس کی کھڑکیاں کھولی جاتی تھیں تو ایسا پر فضا میدان جسکی ہوا از خود جان بڑھاتی تھی دور دور تک نظر آتا تھا۔ یہ کمرہ زندہ دل اشخاص کی تو گویا جان تھا۔ خواہ کیسا ہی نیا آدمی ہو لیکن پھر بھی یہاں دل لگنا ایک لازمی امر تھا۔ گو تنہائی کی عمدگی ایک اعلیٰ درجہ کا خیال کرنے والے اور سوچنے والے کے لیے ہے لیکن ایسی تنہائی کہ جو کاٹنے کو دوڑے وبال جان ہو جاتی ہے اور پھر انسان کا خیال آبادی کی طرف رجوع ہوتا ہے مگر اس سادہ کی کمرہ کی نشست ایسے دلکش جادو سے بھری ہوئی تھی کہ یہاں سے اُٹھنے ہی کو جی نہیں چاہتا تھا۔

پہلے فقیر نے اپنے ہاتھ سے اسکا دروازہ کھولا اور پھر مجھسے کہا پیارے چلو آگے بڑھو ہم دونوں ایک دروازہ میں بیٹھ گیے۔

فقیر۔ چند باتیں میں تمھیں سمجھا دیتا ہوں ان پر بہت مضبوطی سے عمل کرنا۔

**پہلی بات**۔ خواہ کیسا ہی خوفناک نظارہ تمھیں دکھائی دے لیکن تم ہرگز کبھی نہ دہشت کھانا۔

**دوسری بات**۔ جب تک میں خود باتیں نہ کروں مجھسے کوئی بات نہ کرنا۔

**تیسری بات**۔ جب تک میں یہاں سے نہ اٹھوں تم دونوں بھی نہ سرکنا بس یہ تین باتیں ہیں اِنکو تم اپنے دامن سے باندھ لو ہمیں فرق نہ آکر واقع ہو۔ اگر فرق آئے گا تو تمھیں لطف نہیں آئے گا نہ میرے علم کی قدر تمھیں معلوم ہوگی۔

میں نے اور میری شہزادی سمبس نے بہت مستعدی سے وعدہ کیا اور فقیر کو یقین دلایا کہ ہم ہرگز اگر جان پر بھی بن جائیگی جب بھی ان تین نصیحتوں کے باہر قدم نہ رکھیں گے۔ فقیر ہماری یہ مضبوطی وعدہ سنکر بہت خوش ہوا اور ہم دونوں کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر اُسنے دل سے یہ دعا دی۔ خدا کرے ہمیشہ اسے نوجوانوں تم ایسے ہی عجیب عجیب تماشے دیکھو۔ یہ دعا دیکر وہ فقیر ہمارے برابر کے دوسرے دروازہ میں

جا بیٹھا اور بڑی دیر تک اپنا ستار درست کرتا رہا بعد ازان اُسنے ایک دل لبھانے والی دردناک غزل گائی پہلے مین غزل نقل کر دیتا ہون پھر فقیر کے گانے اور غزل نے جو کچھ جنگل کے درندون چوپاؤن اور زہریلے جانورون پر اثر کیا اور وہ نمبروار بیتاب ہو کر آبیٹھے پیچھے بیان کرونگا وہ غزل یہ ہے ۔

وہ جو زندگی مین نصیب تھا وہ ہی بعد مرگ رہا قلق
یہ قلق ہے کیسا کہ ہے ستم گئی جان پر نہ گیا قلق

کسی کی خرام کی یاد مین تہ خاک بھی یہ رہا قلق
کہ زمین کو زلزلہ آئے ہے جو اٹھائے مجھکو ذرا قلق

یہ ہم سے حالت جانکنی غرض اب تو جان پر آبنی
یہ عذاب مرگ ہی یا تپش یہ خدا کا قہر ہے یا قلق

یہ گمان کی جی کو بلا لگی مری ہائے کیونکر ہو زندگی
کوئی کیا جیے جو ہوا یک سا شب و روز صبح و مسا قلق

شب ہجر و روز وصال کی تری شوخیان جو نظر مین تھین
کہون کیا تغیر حال دل کبھی تھا سکون کبھی تھا قلق

نہین چاہ میری اگر اُنھین نہین آہ دل مین تو کس لیے
تجھے روتے دیکھ کے رو دیا مرا حال سنکے ہوا قلق

غم ہجر یار کے ہاتھ سے شب و روز ہو نہین عذاب مین
ہی ہمیشہ ایک نئی تپش ہے مدام ایک نیا قلق

شب وعدہ جذبۂ شوق سے ہوئی کشمکش یہ ستم ہوا
کہ وہ آہ آتے آتے جو تھم گئی تو کسی طرح نہ تھما قلق

کہا جان بلب ہون تو آئیے مری زندگی ہو تو یون کہا
ترے جینے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنے کا مجھے کیا قلق

یہ شرارتون کی شکایتین یہ جلانا غیر کا دیکھ لو
کہے مجھسے وہ ترے ہاتھ سے نہین چین مجھکو سوا قلق

نظر ابر پر جو کبھی پڑی تو خیال رونے کا آبندھا
جو تپش کو برق کی دیکھون تو مجھے یاد آئے ترا قلق

یہ غزل پوری نہ گائی تھی کہ تمام درندے وحشی چوپائے زہریلے رینگتے ہوئے جانور آموجود ہوے ۔ اول جون ہی ستار کے تارون پر مضراب کی لگی یا زخمہ نے کام کیا تو فوراً دور سے چند شیرون کی گرج کی آواز آئی ۔ ہرچند فقیر نے سمجھا دیا تھا لیکن میرا دل تو دہل گیا ۔ اور میری ایسی بُری حالت ہوئی کہ مین بیان نہین کر سکتا مگر شہزادی سیمس کی تیز تیز نگاہون نے مجھے روکا اور اشارہ ہی اشارہ مین مجھے سمجھا دیا کہ جب فقیر وعدہ کر چکا ہے کہ ہمارا بال بیکا نہ ہوگا پھر خوف و دہشت کی کیا وجہ ۔ اسکی ایسی تیز دیکھن نے مجھے سنبھال لیا ۔ سامنے سے کیا دیکھتا ہون کہ ایک شیر جو بہت بڑا اور ضعیف ہے سب سے آگے آگے ہے اور پندرہ بیس شیر اُس کے پیچھے پیچھے آہستہ آہستہ چلے آتے ہین فقیر کی کڑک کی آواز نے اُنھین ایسا محو کر دیا تھا کہ جیسے کسی نے کئی تولین شراب کی پلا دی ہون اور انھین

شیر ببر بھیڑیے تیندوے بھیڑیے نیل گائے ہرن وغیرہ اور سانپ ہر قسم کے فقیر کا گانا سن رہے ہیں اور ہم دونوں خاموش ایک دروازے میں بیٹھے ہوئے ہیں



دین و دنیا کی خبر نہ رہی وہ جھومتے ہوئے باادب فقیر کے قریب اپنے دو پنجے آگے کی طرف کرکے بیٹھ گئے ان کو آتے ہوئے دو ہی منٹ ہوئے ہونگے کہ ایک غول چیتوں کا آموجود ہوا پھر بگھیرے تیندوے بھیڑیے غرض سب درندے جانور آبیٹھے۔ بعد ازاں چوپائے آنے شروع ہوئے۔ نیل گائیں۔ ہرن دنبے۔ بکرے۔ وغیرہ وغیرہ آآکر بیٹھ گئے۔ پھر دور سے پھنکاروں کی آوازیں سنائی دیں۔ ایک سرخ سانپ شاید چھ انچ سے وہ بڑا نہ ہوگا۔ ایک اژدہے پر سوار آموجود ہوا۔ اسکے پیچھے صدہا قسم قسم کے سانپ آہستہ آہستہ آرہے تھے۔ جب یہ آکر جم گئے تو مذکورہ بالا غزل شروع ہوئی۔ ہر جانور نے اپنا سر اس قدر پٹکا ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا بلکہ بوڑھا شیر جسکے دانت بھی ٹوٹ چکے تھے سر پٹک پٹک کر مرگیا جس کی نعش وہ سب شیر اٹھا کرلے گئے۔ یہ سماں کامل تین گھنٹے تک میں دیکھتا رہا۔ جب فقیر کی آواز دھیمی پڑگئی اور ستار کی ٹن ٹن میں بھی کمی آگئی تو نمبروار وہ سب اٹھ اٹھ کر چلے گئے اور پھر اس کمرہ میں سوائے میرے اور میری شہزادی درویش کے اور کوئی ذی روح نظر نہیں آتا تھا۔ لطف یہ ہوا کہ سب ایسی وجد کی حالت میں تھے کہ نہ شیر کو یہ معلوم ہوا کہ ہرن یا نیل گائیں کھڑی ہوئی ہیں اور نہ یہ نیل گاؤں کو دکھائی دیتا تھا کہ ہمارے دشمن درندے جانور بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ مقام بہشت بن رہا تھا۔

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

**فقیر**۔ بیٹا عمرو عیار تم نے دیکھی کہ یہ سب جانور اپنی فطرت سے مدہوش ہوگئے تھے۔ انھیں یہ نہ معلوم تھا کہ ہم کون ہیں اور کس سے ان بیٹھے ہوئے ہیں۔ دیکھا پیارے گانے کا اثر یہ گانا بھی عجیب غضب کا اثر اپنے میں رکھتا ہے کہ جو انسان اور حیوان کو ایسا مدہوش کردیتا ہے کہ پھر اسے دین و دنیا کی خبر نہیں رہتی۔

**میں**۔ اے حضرت کیا یہ صرف گانے ہی کا اثر تھا یا کوئی اسم بھی ہے اور آپ جادو سے بھی کام لیتے ہیں۔

**فقیر**۔ نہیں بابا فقیر جادو نہیں جانتا۔ گانا ایک خود جادو ہے اور یہ بھی تمھیں سمجھنا چاہیے کہ جادو گانے ہی سے نکلا ہے۔

**میں**۔ اُف گانے کا بہت بڑا اثر ہے خدا کی شان ہے کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ یہ گانا آپ نے

کہاں سے سیکھ لیا اور آپ کو اس مین کیونکر ایسی مشق بڑھ گئی - مین نے آج تک نہین دیکھا کسی شخص کو کہ جس کے گانے مین یہ جادو بھرا ہو -

فقیر - بیٹا عمرو عیار ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے جب تم زندگی کے کھلے ہوے میدان مین قدم رکھوگے تو زندگی کی بھول بھلیون مین بہت کچھ عجیب عجیب کرشمے دیکھوگے اور تمھین معلوم ہوگا کہ خدا کی دنیا مین کیسی کیسی متحیر کرنے والی چیزین بھری ہوئی ہین وہ ہی شخص ان کے دلکش نظارہ سے اپنی طبیعت خوش کرسکتا ہے کہ جس کے دل مین تحقیق کی دل چسپی ہے اور جو چشم بینا رکھتے ہین - یہ گانا جس پر تمھین اتنا تعجب ہے مین چٹکیون مین تمھین بتادونگا مشق کی کوئی بات نہین یہ صرف گانون کی تاثیرین موجدون نے رکھی ہین علاوہ اس کے مجھ مین اتنی قدرت ہے کہ مین تمام جنگل مین اس گانے کے زور سے آگ لگا سکتا ہون - چلتا ہوا پانی بند کرسکتا ہون اور اُڑتے ہوئے پرند زمین پر گر سکتے ہین -

عمرو - کیا شاہ صاحب یہ گانے بھی آپ مجھے بتادینگے - پھر تو مین اپنے کو تما جہان سے افضل سمجھونگا -

فقیر - سمجھانے کے طور پر - یہ خیال تم ہرگز نہ کرنا کہ مجھے سب کچھ آگیا اور مین ایک جہان سے افضل ہون یہ تو تمھارے بائین ہاتھ کے داؤن ہونگے تم دیکھوگے تمھین کتنی عظمت زمانہ مین حاصل ہوگی اور تمھین ایسے ایسے ہنرون مین کمال حاصل ہوجاے گا کہ تمام جہان تمھین رشک کی نگاہون سے دیکھے گا -

فقیر - یہ باتین جتنی اطمینان بخش تھین اسیقدر فرحت خیز تھین - فقیر کی باتون سے میری طبیعت یہانتک رجوع ہوئی کہ مین اسپر اپنی جان قربان کردون اور پھر ذرا بھی خیال نہ ہو - فقیر نے مجھے ایسا امادہ دیکھکر اپنے گلے سے لگالیا - اور بڑی دیر تک پیار کرتا رہا -

بعدازان اُس نے اپنے وعدہ کے موافق مجھے سب گانے سکھادیے اور مجھسے نصیحتاً یہ کہا - بیٹا یہ گانا جس سے آگ لگ جاتی ہے کبھی خوا مخوا نہ صورت مین کام مین نہ لانا اسکا ہمیشہ دھیان رہے کہ کسی جان کو اس گانے سے ضرر نہ پہونچے گو گانے کا اثر تو نہین جائیگا لیکن تم پر کسی کی تکلیف دینے کا سخت عذاب نازل ہوگا یہ تو ایک ادنی سی بات ہے اور جسکو تم بخوبی سمجھ سکتے ہو کہ کسی کا دل دکھانا اچھا نہین ہوتا جتنا کہ تم دوسرے کا دل دکھانا چاہتے ہو یا اذیت دینے کی کوشش کرو تو تم پر

سمجھ لو کہ اگر اسی قسم کا سلوک تم سے کوئی دوسرا کرے تمھین کیسا بُرا معلوم ہو اور کتنی تکلیف ہو۔ میرے مذہب مین کسی کے دل دکھانے سے زیادہ کوئی بُری بات نہین ہے وہ کافر ہے جو کسی کی دل شکنی گوارا کرتا ہے۔ دیکھو اس شعر کا مفہوم کیسا پر اثر اور قابل غور ہے۔

| | |
|---|---|
| دل سے خوش طرح مکان پھر بھی کہین بنتے ہین | اسس عمارت کو ذرا دیکھ کے ڈھایا ہوتا |

فقیر کی جتنی باتین تھین وہ میرے دل مین نقش ہوتی جاتی تھین اور مین یہ سمجھتا تھا کہ میری دینی اور دنیوی بہتری صرف فقیر کی اس نصیحت کے عمل کرنے پر مبنی ہو۔ مین نے علاوہ زبانی اقرار کے اپنے دل مین یہ استوار عہد کر لیا کہ اگر میری جان پر بھی آبنے گی جب بھی مین ہرگز کسی کا دل نہین دُکھانے کا۔

قصہ مختصر فقیر نے اپنے تینون قسم کا گانا مجھے سکھا دیا اور پھر باری باری سے تینون کی آزمایش بھی کرا دی۔ یہ میری ترقی کی پہلی سیڑھی تھی جو مین نے فقیر کی مدد سے نہایت آسانی سے طے کی۔ یہ خوشی معمولی خوشی نہ تھی بلکہ آیندہ ترقی کرنے کی جتنی خوشیان انسانی طبیعت مین پیدا ہوتی وہ سب گانے کا ہنر آنے سے حاصل ہو گئی تھین مجھے اس خوشی مین یقین ہو گیا تھا کہ دنیا کوئی چیز ایسی نہین ہے کہ جو مجھے رنج دیگی۔

## گیارھوان باب

### وفات۔ سفر

دل تو چاہتا تھا کہ سفر کرون اور زمانہ کا عجائبات دیکھون مگر جب فقیر سے وعدہ ہو چکا تھا کہ فقیر کی زندگی مین ہم یہان سے نہین جانے کے اس لیے مجبور ا ہمین وہین رہنا پڑا شاید دس مہینے گذرے ہونگے کہ یکایک ایک دن فقیر کی بیٹھے بیٹھے طبیعت بگڑ گئی خبر نہین اُسے کیسا سخت مرض لاحق ہو گیا کہ پھر مرتےدم تک اُسسے ایک بات بھی نہ کی جب تک زندہ رہا اشارون ہی اشارون مین باتین کرتا رہا۔ پورے چھ مہینے مرض مین مبتلا رہا۔

اسکے مرض مین بہت سے نئے نئے تماشے دیکھے جن کا بیان کرنا یقینا ناظر کو دلی دل چسپی دیگا۔

فقیر کو بیمار ہوے سات آٹھ مہینے گذر گئے تو ایک دن علی الصباح ایک ضعیف شخص میرے سامنے آکھڑا ہوا اسکی عمر تقریباً اسّی برس سے کم نہ ہو گی مگر قد سیدھا اور ٹھنکنا تھا چہرہ پر گو جھریان پڑ گئی تھین لیکن اُسکے چمکتے ہوے رنگ پر بُری نہ معلوم ہوتی تھین۔ آنکھین کسی قدر بہتر اور روشن تھین دانتون کی

بتیسی ایسی ہی قائم تھی کہ جیسی نوجوانی میں ہوتی ہے۔ کپڑے امیرانہ زیب تن کیے ہوئے تھا چہرہ پر صحت کی رونق اور بشاشت پائی جاتی تھی لیکن پھر بھی پریشانی اور اضطرابی نے اپنا جلوا اجدا دکھایا تھا۔
میں نے اٹھکر اس کی تعظیم کی۔ اُسنے اخلاق سے کہا صاحبزادہ بیٹھ جاؤ۔ کہو تمہارے والد کی طبیعت کیسی ہے
میں۔ حضرت آج شاید آٹھ دن ہوئے ہونگے جب سے مرض لاحق ہو گیا ہے میں نہیں جانتا کہ کیا مرض ہے۔
بوڑھا۔ تم نے کچھ دوا درمن نہیں کی۔ کچھ کھانے کو دیا۔
میں۔ گھگیا کر حضرت بھلا یہاں دوائی کہاں میں تو کئی کئی میل تک ہو آیا مجھے کسی بستی کا پتہ نہ لگا۔
بوڑھا۔ ایک ڈبیا اپنی بغل میں سے نکالکر۔ بھئی یہ دوائی میں لایا ہوں اگر تمھاری سمجھ میں آوے تو تم اپنے باپ کو کھلا دو اس دوائی سے یہ ہوگا کہ کرب اور آزار تم جائیگا۔ یہ آزمایشی اور مجرب دوا ہے۔
میں۔ آپ کون ہیں اور کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ یہ سوال میں نے خوفزدہ ہو کر کیا میری یہ سوال کرنے وقت بھیانک صورت بن گئی تھی اور میرے چہرہ سے ہویدا تھا کہ اسے شبہ ہے اور وہ شبہ تذبذب میں جلوہ دے رہا ہے۔
بوڑھا۔ یقین دلانے کے طور پر۔ یہ تم کیا سمجھے تمھیں شبہ کس بات میں ہوا پیارے انجان لڑکے یہ اگر تمھارا باپ ہے تو میرا دوست ہے ایسا دوست جس کے مرض کی کیفیت سُنکر میں صدہا کوس سے اپنے گھر کی شادی چھوڑ کر بھاگوں بھاگ آیا ہوں۔ یہ میں خوب جانتا ہوں کہ تمھیں اختیار ہے چاہے جو کچھ سیاہ سفید کرو لیکن پھر بھی ہم نے اپنی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔
بوڑھے نے یہ باتیں نہایت بے اعتنائی اور بے رخائی سے کیں لیکن اسکی گفتگو کا لہجہ اس قسم کا تھا کہ جسنے مجھے آمادہ کیا کہ میں اسکی دوائی کھلا دوں جو کس سوز اور ہمدردی سے یہاں یہ دوائی لایا ہے۔
میں حضرت اگر آپ کو یقین ہے اور آپ کو تجربہ ہو چکا ہے کہ یہ دوائی مریض کا کرب و سختی کھو دیتی ہے بسم اللہ آپ مجھے دیجیے میں ابھی کھلا دیتا ہوں۔ شبہ کرنے کی یہ ہی وجہ تھی کہ آپ نے نہ مرض کی تشخیص کی نہ نبض دیکھی اور ایک مجہول دوائی کھلانے کی آتے ہی آمادگی ظاہر کی۔ دیا
بوڑھا۔ میری باتوں سے قدرے خفیف ہو کر بیشک تمہارا یہ گمان بہت درست ہی نہیں ہے تمھیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ دوائی جب کسی مریض کو دی جاتی ہے اسکے مرض میں تخفیف ہو دیگا ہے۔ ہاں مرض کا زائل ہو جانا اور بالکل جڑ سے اکھڑ جانا یہ اس دوائی کی قدرت سے باہر ہے

یہ سُنکر مین نے اُس بوڑھے کی ہدایت کے موافق جتنی دوائی کا مقدار بتایا اپنے باپ فقیر جلال شاہ کو کھلادی - دوائی کھانے ہی فقیر نے آنکھین کھول دین اور اپنے دوست بوڑھے کی صورت پر نظر ڈالکر اشارہ سے مزاج پُرسی کی -

بوڑھا - کیون اے میرے پیارے دوست تمھاری کیسی طبیعت ہے - کل مین نے سقنقور جن سے سُنا تھا کہ تم مریض ہو تمام شادی کا سامان چھوڑکر حاضر خدمت ہوا ہون خدا کرے آپکا سایہ کبھی ہم پر سے نہ اُٹھے - اور آپ ہمیشہ ہمارے سرپرست بنے رہین -

جلال شاہ سے زبان سے تو کچھ نہ کہا گیا لیکن صرف اشارہ ہی اشارہ مین اُسکی سب باتون کا جواب دیدیا اور اپنی اُنگلی آسمان کی طرف اُٹھائی جسکا مطلب یہ تھا کہ خدا کی سرپرستی اور اُسی کا سایہ کافی ہے

بوڑھا طبیعت تو کچھ بحال ہے کھانے کو لاؤن -

فقیر نے پہلے سوال کے جواب مین تو گردن ہلادی لیکن دوسرے سوال کے جواب مین اُنگلی سے انکار کا اشارہ کیا - بڑی دیر تک وہ بوڑھا بیٹھا رہا بعد ازان جلال شاہ نے رخصت ہونے کا اشارہ کیا اسپر بھی وہ بہت دیر تک بیٹھا رہا آخر جلال شاہ کے زیادہ اصرار پر اسنے دوائی کی ڈبیا کی ڈبیا مجھے سونپ دی اور کہا کہ تین تین گھنٹے کے بعد اسمین سے نصف نصف ماشہ کھلاتے رہنا - آج کے تیسرے دن مین پھر آؤنگا اور اگر یہ کچھ کھانے کو مانگین تو تم اس مینارہ کے باہر کھڑے ہوکر تین تالیان بجانا اور مطلوبہ شئے کا نام لے کر پکارنا فوراً وہ چیز آجائے گی -

گو مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہ جن ہے لیکن از خود طبیعت کچھ ایسی نڈر اور مطمئن ہو گئی تھی کہ مجھے ذرا بھی خوف نہ معلوم ہوتا تھا اور مین حیوان - انسان جن مین چندان فرق نہ جانتا تھا -

شاید بوڑھے جن کو گئے ہوئے گھنٹہ بھر ہوا ہوگا کہ اتنے مین دروازہ پر دستک کی آواز آئی جو انتہا درجہ کی دھیمی اور سکوت سے بھری ہوئی تھی اگر مین کواڑ کے پاس نہ بیٹھا ہوتا تو شاید اُسکا سُننا بھی دشوار ہو جاتا - مین نے اُٹھکر دروازہ کھول دیا دروازہ کھولتے ہی مین نے بارہ لڑکیان کھڑی ہوئی دیکھین مین اپنے ناظر قصہ کو یقین دلاتا ہون کہ مین نے ابتک کہ میری عمر اسّی برس سے تجاوز کر چکی ہے ایسی حسینہ لڑکیان اس سج دھج کی نہین دیکھین - اُنکی عمر بارہ بارہ تیرہ تیرہ برس سے ہرگز زیادہ نہو گی لیکن تند اور بھرے ہوئے جسم اٹھارہ برس کی عمر کا نقشہ کھینچتے تھے - جنکے چہرے ایسے ہنس مکھ تھے کہ کیسا ہی کُملایا ہوا دل ہو جب بھی

ایک نظر سے کھلجائے۔ اُنکی پوشاکین اورانکی تراش آج تک دیکھنے مین نہین آئی۔ اُنھون نے مجھے دیکھتے ہی جُھک جُھک کرسلام کیا اور کہا یہ ہی ہمارا مرشدزادہ ہے گو میری کم عمری اوراسپر ناتجربہ کاری حسین اور عجیر حسین کا پورا پورا اندازہ کرسکتی تھی لیکن پھر بھی مین ان پر اپنا دھن من تن قربان کرنے پر آمادہ ہوگیا۔ ایک بولی ۔ حضرت کیا آپ عنایت فرماکر شاہ صاحب کی خدمت مین ہمارے آنے کی اطلاع کردینگے مین ۔ آپ کا نام کیا ہے اورآپ کہان سے تشریف لائی ہین مین کس پتہ سے شاہ صاحب کی خدمت مین عرض کرون کہ وہ پہچان جائین ۔

دوسری ۔ صرف حضرت آپ یہ عرض کردیجیے کہ شاہ جن والی کوہ قاف انقاب نامے کی لڑکیان حاضر ہوئی ہین ۔ مین نے یہ ہی جاکر جلال شاہ صاحب کی خدمت مین عرض کردیا اُسنے لیٹے ہی لیٹے اشارہ سے کہاکہ بلالو۔ فوراً اُنکو اندر آنے کی اجازت دی گئی وہ برابر برابر نہایت ادب سے اندر آئین پہلے قدمون پر بوسہ دیا اور پھر دست بستہ یہ عرض کیا کہ حضور کی طبع مبارک کیسی ہے کل ہم لونڈیون نے سُنا تھا کہ جلال شاہ صاحب ملجا و ماوا اجنہ مریض ہین کل ہمارے والد بھی حاضر خدمت ہونگے ۔ جلال شاہ نے کچھ زیادہ توجہ نہ کی صرف اشارہ سے بیٹھ جانے کی تو اجازت دیدی لیکن انکے اس مودبانہ سوال پر صرف میری طرف اشارہ کیا جسکا مطلب یہ تھا کہ میرے مرض کا حال مفصل بیان کردیگا ۔

پریان ۔ میری طرف مخاطب ہوکر ۔ کیا آپ مفصل حال فرمانے کی تکلیف گوارا کرین گے ۔

جو کچھ حالت تھی وہ مین نے بیان کردی ۔ وہ سُنکر رونے لگین اور کہا کہ ہماری سخت بدقسمتی ہے کہ حضرت شاہ صاحب جلال شاہ صاحب مریض ہوگئے ۔ ہمارے والد سے آپنے وعدہ فرمایا تھا کہ مین تمام گانے کے اصول تمھاری لڑکیون کو چندروز مین بتادونگا ۔ وعدہ کے دن سے پہلے آپ مریض ہوگئے اور مرض بھی وہ لاحق ہوا کہ زبان ہی بند ہوگئی ۔

انکے اس کہنے سے مجھے فقیر کے گانون کی قدر کھلی اور مین سمجھا کہ فقیر کی اتنی عنایت یہ میری خوش قسمتی کا سبب تھی ورنہ ایسا شخص جسکے شہنشاہ اجنہ تابع ہون بھلا وہ مجھ غریب بےسروسامان پر کاہیکو توجہ کرتا جب تک وہ لڑکیان بیٹھی رہین انکی آنکھون سے آنسو نہین تھمے اور وہ برابر زار زار روتی رہین اور جب وہ جانے لگی ہین انکی ہچکی تک بندھ گئی تھی ۔ فقیر کے ہی اشارہ سے وہ اُٹھین اور روتی ہوئین باہر چلی گئین ۔ چند منٹ کے بعد پھر دروازہ پر دستک کی آواز آئی ۔ یہ آواز کسی قدر سخت اور دہشت انگیز تھی مین نے اُٹھکر

دروازہ کھولا۔ چالیس جنگی افسر خود فولادی سر پر رکھے ہوئے معلوم ہوئے۔ اُنھون نے مجھے دیکھتے ہی جھک جھک کر سلام کیا اور گھگیا کر یہ الفاظ زبان سے نکالے۔ حضرت کیا آپ شاہ صاحب کی خدمت مین اس عرض کرنے کی تکلیف برداشت کرین گے کہ حضور کا غلام وزیر جنگ حاضر خدمت ہوا ہے اجازت ہے کہ غلام قدمبوسی کرے۔

مین نے جلال شاہ صاحب سے یہ ہی آکر کہدیا۔ اُنھون نے پھر اشارہ کیا کہ بلالو۔ اجازت کے بعد وہ اندر آئے صرف چار آدمی اندر آئے تھے اور سب باہر کھڑے ہوئے تھے اُنھون نے پہلے قدمبوسی کی اور پھر پیر پکڑ کر بیٹھ گئے۔

فقیر۔ اشارہ سے۔ اچھے ہو۔

یہ اشارہ دیکھکر وہ اس قدر خوش ہوئے کہ گویا ہفت اقلیم کی سلطنت اُنھین بخشدی اور انھون نے تین تین بار اُٹھکر جھک جھک کر سلام کیا اور دست بستہ گذارش کی ہم اچھے ہین لیکن حضور کی طبع مبارک ناساز سنکر ہمارا کھانا پینا حرام ہوگیا۔ ہم دوڑے ہوئے بیتابانہ حاضر ہوئے ہین خدا آپ کو صحیح وسالم ہمیشہ ہمارے سر پر رکھے۔

فقیر اشارون سے جواب دیتا رہا۔ پھر وہ بھی اُٹھکر چلے گئے۔

فقیر نے مجھسے اشارتاً کہا کہ تمھین لوگون کے آنے سے تکلیف بہت ہوتی ہوگی مجبوری امر ہے اگر اپنے گھر کوئی آئے تو اُسے منع نہین کیا جاتا۔ ابھی بادشاہون کا جھگڑا باقی ہے۔

فقیر نے ان باتون کو ایسے عمدہ طور پر بیان کیا کہ میری سمجھ مین رتی رتی آگیا اسکا جواب مین نے مفصلہ ذیل الفاظ مین دیا۔ حضرت ہمین بالکل تکلیف نہین ہوتی وجہ یہ ہے کہ صرف آپکے صدقہ مین آج ہمین یہ دن نصیب ہوا کہ اتنے بڑے اجنہ کی زیارت نصیب ہوگئی ورنہ ہم کہان اور یہ نظارہ کہان خدا کی شان جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت۔ کیا بادشاہون کی سواریان بھی آئین گی اُنکا جلوس بیشک قابل دید ہوگا۔

فقیر ہان کئی بادشاہ بھی عیادت کے لیے آئین گے اور اپنے پورے جلوس اور فوج سے آئین گے تم اچھی طرح سے ملنا۔ اور اُن کی پوری پوری تعظیم کرنا۔

فقیر نے بعد ازان اشارہ کیا کہ مجھپر نیند کا غلبہ ہے مین سونا چاہتا ہون۔ یہ اشارہ دیکھکر مین اور میری

پیاری شہزادی سمیس باہر اُٹھکر چلے آئے اور باہر سے دروازہ کو بند کر دیا۔
مین۔شہزادی دیکھا یہ فقیر بڑی عظمت والا ہے مین جانتا ہون تمام عالم مین اس جیسا صاحب کمال فقیر نہ پیدا ہوا ہوگا۔
شہزادی سمیس۔واقعی یہ شہنشاہ اجنہ پر حکمرانی کرتا ہے اس سے زیادہ اور عزت کیا ہوگی۔
مین۔ضرور کوئی اسم بھی اسے آتا ہے اگر اسم نہ آتا تو جنون کے بادشاہ کبھی مطیع نہ ہو۔صرف گانے سے یہ کمال حاصل ہونا مشکل ہے۔اور اصل تو یہ ہے کہ خدا کی شان ہے۔
یہ باتین ہم نے پوری نہ کی تھین کہ اتنے مین ایک نامعلوم شخص کی آواز میرے کان مین آئی اور وہ آواز یہ تھی۔مت ذکر کرو اپنے محسن اپنے منعم اپنے سرپرست کا اِدھر اُدھر کی باتین کرو یہ سخت بے ادبی ہے۔اس آواز نے میرے اور شہزادی سمیس کے دل پُر رعب اثر کیا اور تھوڑی دیر تک ہم دونون کی زبان پر قفل لگ گیا اور ہم مردے کی طرح بے حس و حرکت بیٹھے رہے۔
ہمارا یہ سکوت بہت جلد ہٹ گیا۔اور ہم پھر اپنے آیندہ سفر پر گفتگو کرنے لگے۔
شہزادی سمیس۔جب تک کہ فقیر زندہ ہے اور خدا اسے ہمیشہ زندہ و سلامت رکھے ہم یہان سے نہین نکل سکتے خدا وہ روز بد ہمین نہ دکھاوے کہ جب فقیر کی آنکھین بند ہون ہمین سفر کرنا لازمی امر ہے یہ ہم جانتے ہین کہ سفر مین سوائے نئی نئی تکلیفون اور طرح طرح کی سختیون کے اور کچھ نہین ہے لیکن سفر کا ایک ادنیٰ نتیجہ ہے جو تم اور مین فقیر کے پاس دیکھ رہے ہین۔گانے کا جو ہنر کہ تمھین آگیا ہے جانتی ہون کہ دنیا بھر مین تمھارے برابر نہ ہوگا جب ہم سفر کرین گے تو دیکھین گے کہ فطرت کے کن کن پوشیدہ خزائن پر ہمارا قبضہ ہوتا ہے۔
مین۔پیاری شہزادی مین تمھاری رائے کی تائید کرتا ہون جہان اور جس طرف تم کہو گی مین چلنے کو موجود ہون۔
ہماری اس گفتگو نے طبیعت کے موافق کوئی نتیجہ نہین پیدا کیا تھا کہ سامنے چند شیر آتے ہوے معلوم ہوے گو یہ ایک خوفناک نظارہ تھا لیکن چند گھنٹے کی صحبت نے ان وحوش بہائم سے کچھ ایسا مانوس کر دیا تھا کہ مین اور شہزادی بے تکلف بیٹھے رہے۔اور ہم انکے قریب تو آنے پر بھی نہ جھجکے۔وہ شیر جو تعداداً پانچ تھے آتے ہی ہمارے قدمون پر لوٹ گئے۔اور اپنی خوشی ظاہر کرنی شروع کی کبھی سجدہ نما سلام کرتے ہین

کبھی تھوتنی رگڑتے ہین اور کبھی دم ہلاتے ہین غرض یہ تمام خوشامد کی حرکات کرتے رہے ۔مطلب صرف انکا یہ تھا کہ مین شاہ صاحب کی خدمت مین ان کے آنے کی خبر کردون ۔
مین نے اُنسے اشارہ سے کہا کہ شاہ صاحب آرام فرماتے ہین وہ یہ سنتے ہی دس قدم کے فاصلہ پر دُمین ہلاتے ہوے جا بیٹھے ۔
ان کی وہان بیٹھنے سے غرض صرف یہ تھی کہ جب تک شاہ صاحب آرام کر کے نہ اُٹھین ہم بیٹھے ہوے ہین ۔مین یہ دیکھ دیکھ کر خدا کی قدرت یاد کرتا تھا کہ دنیا مین ایسے بھی انسان پیدا ہوے ہین کہ جن کے تابع اور مطیع تمام شاہان اجنّہ اور وحوش و بہائم ہین ۔
دوائی کی دوسری خوراک دینے کا وقت آ گیا تھا آہستہ آہستہ مین دروازہ کے پاس گیا اور چرخ سے دروازہ کھولا ۔شاہ صاحب جاگتے تھے مین نے دوائی مقدار کے موافق نکال کر دکھائی اُنہے نے منہ کھول دیا ۔مین نے وہ دوائی منہ مین دیدی پھر حلق مین پانی چوا دیا فقیر نے اشارہ سے کہا ۔ایک روپیہ لاؤ کہ اس دوائی کی قیمت دی جائے مین نے آج تک کسی کا احسان نہین لیا ہے اگر قیمت دوائی کی نہ دی گئی تو میرے لیے زہر ہلاہل ہو جائے گی ۔
مین نے اسکے اشارہ کے موافق گڑھا کھودا اور اُس مین سے ہنڈا نکال کر فقیر کے آگے رکھدیا ۔اُس وقت فقیر مین نشست و برخاست کی طاقت آ گئی تھی اپنے ہاتھ سے ایک روپیہ فقیر نے نکالا اور اپنے سرہانے رکھ لیا پھر مین نے اُس ہنڈے کو وہین دفن کر دیا ۔بعد ازان شیرون کے آنے کی معروض گذرانی ۔فقیر نے خوش ہو کر کہا بلا لو ۔مین باہر گیا اور اُن شیرون کو اندر آنے کا اشارہ کیا ۔وہ اندر آتے ہی اپنا سر فقیر کے پیرون پر رگڑنے لگے اور کئی شیرون نے چارپائی کے گرد کئی چکر کاٹے فقیر نے سب کو پیار کیا اور سبکی پیٹھون پر ہاتھ پھیرتا رہا ۔اتنا التفات فقیر نے نہ ان حسینہ لڑکیون پر کیا اور نہ فوجی افسرون پر ۔یہ خیال برق کی طرح میرے دماغ مین کوند گیا ۔مین یکایک چونکا میرے چہرہ پر شبہ اور تذبذب کے آثار ہویدا ہو گئے میری یہ حالت دیکھکر فقیر مسکرایا اور مجھے اشارہ سے کہا کہ ٹھہرو مین تمھین اسکا سبب بتاتا ہون فقیر نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دعا کی وہ دعا شاید اپنی زبان کھُلنے پر مانگی ہوگی چنانچہ وہ دعا قبول ہو گئی اور پھر فقیر بڑی شستگی سے یہ بیان کرنے لگا ۔اے میرے پیارے تمھین ہرگز اس بات پر تعجب نہ کرنا چاہیے کہ مین نے بے زبان جانورون پر کیون زیادہ التفات ظاہر کیا وجہ یہ ہے کہ یہ غیر ذی عقول ہو کر پھر بھی حفظ مراتب رکھتے ہین جو

خداوند تعالیٰ کے امر و نہی کے یہ جانور مکلف نہیں کیے گئے ہیں مگر تم خیال تو کرو کہ کس خلوص نیت سے یہ احکام باری تعالیٰ کی تعمیل کرتے ہیں۔ باوجود جانور ہونے کے انھوں نے میری بہت مدد کی ہے انھوں نے صرف میری خاطر سے اپنا صدیوں کا قیام چھوڑ دیا۔ آج تک میں نے کسی آدمی یا جن کا احسان نہیں لیا ہے لیکن میرے یہ جانور محسن ہیں۔ ان کے حقوق مجھ پر بہت زیادہ ہیں۔
فقیر یہ باتیں کر رہا تھا اور وہ شیر اپنا سر رگڑ رہے تھے اور بار بار فقیر کی چارپائی کے گرد پھر رہے تھے ان کی ظاہرا صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ منع کر رہے ہیں کہ نہیں ایسا ذکر نہ کرو ہم کس لائق ہیں۔
پانچوں شیروں کے سر فقیر کے قدموں پر رکھے ہوئے تھے اور وہ برابر رو رہے تھے جانوروں کو میں نے سوائے آوار دن کے پھر کبھی روتا ہوا نہیں دیکھا۔ دوبارہ فقیر نے مجھ سے مخاطب ہو کر یہ کہا۔ افسوس یہ ہے کہ ہے اپنے محسنوں کی کچھ خدمت نہیں کر سکتا۔ انھیں روپے کی خواہش نہیں کہ دیدوں نہ انھیں ان کی بروں کی ضرورت ہے جو اجنہ یا انسانوں کی آرام کی ہوتی ہیں۔ ہاں اگر ان کی خدمت ہو سکتی ہے تو صرف یہ ہی ہے کہ میں انھیں اپنا گانا سناؤں مگر یہ دن انکے گانا سننے کا نہیں ہے مہینہ بھر میں ایک دن ان کو گانا سنایا جاتا ہے بس وہ ہی ان کے لیے کافی ہے۔
میں۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ مہینہ بھر میں ایک دن ان کے لیے کیوں مقرر کیا گیا ہے۔ اور وہ ہی کافی کیوں ہے۔
فقیر۔ وجہ یہ ہے کہ ایک دن کیا بلکہ تین گھنٹہ کے گانے کا سرور انھیں کئی دن تک رہتا ہے اور ایسی مدہوشی رہتی ہے کہ اگر ان بیچاروں کو کوئی شکار کر لے جب بھی خبر نہ ہو نہ کھانے کی خبر ہوتی ہے نہ شکار تلاش کرنے کی۔ اگر انھیں مہینہ بھر میں دوبار گانا سنایا جائے تو بیچارے فاقہ کشی کرتے کرتے جان دیدیں
فقیر کی یہ بات میری سمجھ میں آگئی۔ جب میری نگاہ شیروں کی خوفناک صورتوں اور ان کی خونخوار فطرت پر جاتی تھی تو میں کانپ اٹھتا تھا اور جب اس درندی اور ایسی ہولناک سرشت پر وہ عاجزی کرکے اپنی ناکیں رگڑتے تھے تو فقیر کے کمال پر ہزاروں آفرین کہنے کو جی چاہتا تھا۔
بڑی دیر کے بعد وہ شیر خود ہی اٹھے اور بظاہر انھوں نے جانے کی اجازت چاہی فقیر نے بضد ہو کر انھیں ٹھہرایا وہ اسکے کہنے سے نصف گھنٹہ اور ٹھہرے رہے۔ گو فقیر مجھے یقین دلا چکا تھا کہ میں جادو ہونے سے بالکل مشتبہ ہوں لیکن پھر بھی رہ رہ کر میرا خیال جادو کی طرف جاتا تھا اور میں دل میں کہہ رہا تھا کہ یقیناً یہ فقیر جادوگر ہے

جب وہ شیر چلے گئے تو فقیر نے مجھے اپنی گود میں بٹھا لیا اور اِدھر اُدھر کا ذکر کر کے مجھ سے یہ باتیں کہیں جن سے مجھے یہ یقین ہو گیا کہ بیشک یہ جادوگر نہیں ہے اور جو کچھ اور جتنی یہ اپنی سادگی ظاہر کرتا ہے وہ ٹھیک ہے

**فقیر** - بیٹا انسان کو چاہیے کہ جو کچھ اسکو شبہہ اگر واقع ہو جہاں تک ممکن ہو اُسے رفع کر لے غیب کا علم سوائے خدا کے اور کسی کو نہیں ہے لیکن انسان کی نگاہ میں اس قدر کمال تو ہے کہ وہ صورت سے دل کی خوشی - غم - شبہہ - تذبذب پہچان لیتا ہے -

شیروں کی حرکات اور مسکینی سے جو انھوں نے خصوصیت کے ساتھ مجھ سے برتی تمھیں میری طرف سے ضرور شبہہ پیدا ہوا ہے لیکن اس شبہہ کی حقیقت میں دریافت نہیں کر سکتا کہ کیا ہے اگر تم بیان کر دو گے تمھاری عنایت ہو گی اور دوسرے تمھارا شبہہ جاتا رہے گا -

فقیر کی یہ باتیں سنکر میں بہت خفیف ہوا اور میں نے اپنے تذبذب اور شبہہ کی جو اُسکے جادو کی طرف سے میرے دل میں پیدا ہوا تھا سخت معافی مانگی -

**فقیر** - میری پیشانی پر بوسہ دیکر - نہیں بیٹا خفیف ہونے اور معذرت چاہنے کی کوئی بات نہیں ہے تم ابھی بچہ ہو اگر کوئی بڑا تجربہ کار بوڑھا بھی ہو جب بھی اُسے شبہہ ہو اور یہ تحیر انگیز نظارہ دیکھکر وہ مجھے سوا اور کچھ نہیں جادوگر تو ضرور ہی کہے گا -

**میں** - نیچی نگاہیں کر کے - ہاں شاہ صاحب یہی خیال آپ کی طرف سے میرے دل میں بھی آیا ہے -

**فقیر** - ہاں اب میں تمھیں یقین دلا دونگا کہ تمھارا شبہہ درست نہیں ہے میں نے خداوند سے دعا کر کے تھوڑی دیر کے لیے پھر زبان مانگ لی ہے زبان کی گویائی کی قوت میں نے خداوند کو سونپ دی تھی اسکی وجہ یہ ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ اپنا شریف علم اُس شخص کو بتاؤں جسکے وہ قابل نہو جب مجھ میں گویائی کی قدرت جاتی رہیگی مجھ سے کوئی مصر بھی نہو گا - جو کچھ بتانا تھا تمھیں بتا دیا میرے بعد تمھیں اختیار ہو گا کہ تم چاہے جسے بتا دو لیکن میں نہیں چاہتا کہ یہ اپنی امانت کسی شخص کو دوں سوائے تمھارے کیونکہ یہ میں جانتا ہوں کہ ایسی پیاری امانت کے امین بننے کا ہر شخص کا ظرف نہیں ہوتا - یہ تمھارا شبہہ کہ جادو سے یہ تمام باتیں ہو رہی ہیں غلط ہے وجہ یہ ہے کہ اپنا حفظ مراتب کھنا ہی جادو ہے کہ جو غضب کا پُر اثر اور تیر بہدف ہوتا ہے جب سے میں نے دنیا میں ہوش سنبھالا ہے میں نے اپنا فرض یہی سمجھ لیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے دوسرے کی دلدہی کروں عموماً دشمنوں کا بھی دُکھانا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا اور میں نے کوشش کی کہ وہ ہمیشہ مجھ سے آرام میں ہے میں خوب جانتا ہوں کہ

دل بدست آور کہ حج اکبر است — از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
دل گذرگاہ جلیل اکبر است — کعبہ بنیاد خلیل آزر است

میرے دشمنون نے مجھپر ہرچند ظلم کیا اور میری تکلیف کے سامان مہیا کیے لیکن یہان ہمیشہ انکی نیکی پر نظر رکھی اسکا نتیجہ یہ ہوا جو تم اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہو جب میری یہ کیفیت تھی تو مین نے اپنا ایک ایسا محسن دوست پیدا کر لیا کہ جسنے یہ گانے سکھا کر مجھے اور بھی سب سے بے نیاز کر دیا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے دشمنون نے مجھے آکر گھیر لیا اور چاہا کہ وہ مجھے قتل کر ڈالین جب وہ میرے قتل پر آمادہ ہوے مین نے خدا کا شکریہ کیا اور ایک قہقہہ مارا وہ رک گئے اور انھون نے مجھسے سبب دریافت کیا کہ تو مارا جاتا ہے یہ موقع ہنسی اور شکر کا کیا ہے مین نے فورًا انھین ایک پوشیدہ بات سے آگاہ کیا اور وہ بات یہ تھی کہ مین نے انھین اپنے ہتھیار جو میری چادر مین چھپے ہوے تھے دکھاے اور انسے یہ کہا کہ ان ہتھیارون سے مین تمھارا مقابلہ کر سکتا ہون لیکن صرف اس لحاظ سے کہ تم اپنے ارادہ کی ناکامی پر رنجیدہ ہوگے مین نے ہتھیارون کا تمھارے مقابلہ مین استعمال نہین کیا۔ اور یہی وجہ میرے ہنسنے اور خندہ زنی کی تھی کہ ایسی حالت مین بھی مین نے اپنے فرض کی تکمیل کی۔

اب تم مجھے بیشک مار جاؤ مین نہین چاہتا کہ کسی طرح سے تمھارا دل آزردہ ہو۔ یہ گفتگو سنکر وہ میرے پیرون پہ گر پڑے اور انھون نے سخت معافی مانگی اور یہ کہا کہ اگر تمام شہر قتل ہو جاے تو تجھے ہم کبھی قتل نہ ہونے دینگے صرف تیری ایک جان لاکھون جانون سے قیمتی ہے۔ واقعی تو سچا دلاور اور سخی ہے۔

بیٹا دوسری بات یہ ہے کہ مین ہمیشہ اپنے بازون کی محنت پر منحصر رہا دوسرے سبب سے ایک پیسہ بھی حاصل کرنا مجھے سخت زہر معلوم دیتا ہے۔ اپنی تمام قوتون کو دوسرون پر منحصر کر دینا اسی کو کفر بلکہ کفر سے بھی بدتر سمجھتا ہون۔

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است — رفتن بپاے مردی ہمسایہ در بہشت

لعنت ہے انپر جو اپنی روزی دوسرون پر منحصر رکھتے ہین۔ تف ہے ان پر جو اپنی دنیوی خوشیون اور آرامون کو کسی غیر وسیلہ سے حاصل کرنا چاہتے ہین۔ آخ ہے ان پر جو محتاجون اور لنگڑے لولون کی مدد نہین کرتے اور تن پرستی مین سب سے اول نمبر ہین۔ تم جانتے ہو کہ تن پرستی سے بدتر دنیا مین کوئی عیب نہین ہے۔ یہی ہزارون عیبون کا ایک عیب ہے۔

نہاد تن پرستان راگان چندان گلخن دان | درون خبث ناپاکی بردن سود رم جانش

چنانچہ ابتک میری یہی کیفیت ہے میری اس صفت کا شہرہ تمام عالم مین ہوا نہ صرف آدمیون مین بلکہ جنون مین بھی شہرت ہوئی کہ فلان شخص اس صفت کا رکھتا ہے انھون نے ہرچند مجھے آزمایا لیکن مین امتحان مین پورا اترا انکی آزمایشین سیکڑون مجھپر ہوئین جنکو نہ مین بیان کرسکتا ہون نہ وقت کافی ملسکتا ہے ہان صرف جنون کی آزمائش کی ایک بات بیان کرتا ہون جس سے تم اندازہ کرسکتے ہو اور باقی آزمایشونکا ایک دن مین شہر کے باہر جنگل مین ہواخوری کرنے کے لیے جارہا تھا۔ دو شخص قوی ہیکل مجھسے آکر لپٹ گئے کہ تونے ہمارا لعل چرالیا ہے۔ مین نے اپنی اسی عاجزانہ فطرت کے موافق انسے انکار کیا نہین حضرت مجھے خبر بھی نہین مین نے آج تک لعل کی صورت بھی دیکھی نہین کہ کیسی ہوتی ہے چرانا درکنار۔ انھون نے نہ ایک سنی نہ دو اور مجھے مارنا شروع کیا گو پٹتے وقت مجھے سخت تکلیف ہورہی تھی لیکن نہ مین چیخا نہ مین نے فریاد کی صرف مین یہی کہتا رہا بھئی مین نے تو تمھارا لعل نہین لیا شاید تمھین غلطی ہوئی ہے جب انھون نے مجھے ادھموا کرلیا تو چند اور آدمیون کے بچانے سے وہ علیحدہ ہوکر بھاگ گئے انھون نے مجھے اٹھایا اور مجھسے دریافت کیا کہ یہ ظالم آپ کو کیون مار رہے تھے مین نے یہی جواب دیا کہ انسے غلطی ہوگئی تھی اس لیے انھون نے اپنی غلط فہمی کی وجہ سے مجھے مارا پھر اس بات پر آمادگی ظاہر کی کہ اگر حکم دو تو ہم انھین بھی ایسا ہی مارین اور اگر آپ کہین تو انکی گردنین اتار لین مین نے انھین یہی جواب دیا کہ نہین وہ لوگ جنھون نے مجھے مارا ہے مطلق بے قصور ہین انھین صرف شبہہ ہوا تھا۔ تم خیال کرسکتے ہو اے میرے ہمدردون کہ اگر انسان کا ایک پیسہ بھی جاتا رہتا ہے تو وہ سخت پریشان ہوجاتا ہے اور اسکا شبہہ ہر ایک پر جاتا ہے انکا تو بھلا قیمتی لعل گیا ہے مجھے اگر مار ڈالتے جب بھی ناگوار بات نہ ہوتی۔

گر مرد ہمتی زمروت نشان مخواہ | صدجا شہید شود بت از دشمنان مخواہ

یہ سنکر وہ بہت خوش ہوئے اور ایک دوائی میرے جسم پر ملکر چلدیے مین فوراً تندرست ہوگیا اور سیدھا اپنے گھر چلا آیا غرض اسی قسم کی بہت سی آزمایشین کی گئین اور سب مین مین پورا اترا بعد ازان تمام شہنشاہ اجنہ میرے تابع ہوگئے اور میری بیعت کی ہرچند انھون نے کوشش کی کہ مین انسے کوئی چیز مانگون لیکن ہمنے اسی بات کو کفر جانا۔ اور پھر ان گانون نے اور بھی وحوش و بہائم اجنہ کو میرا مرید بنادیا اتنی [illegible] اور تمھاری سمع خراشی سے صرف یہ غرض تھی کہ تم بھی ایسی طبیعت بناؤ پھر دیکھو تمھارے

قدموں کے نیچے فرشتے پر بچھائیں گے۔ یہ آخری الفاظ فقیر جلال شاہ نے بہت مشکل سے ادا کیے اور اُس کی گویائی قوت سلب کر لی گئی۔ اور میں تکتا کا تکتا رہ گیا۔

میں اپنے ناظرین کو مختلف واقعات بیان کر کے تکلیف دینا نہیں چاہتا صرف اتنا بیان کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ دوسرے دن کئی جنوں کے بادشاہ آئے اور اُن سے میری ملاقاتیں ہوئیں کہاں تک میں اپنی سوانح عمری کو طول دوں قصہ مختصر یہ کہ فقیر جلال شاہ نے انتقال فرمایا۔ جوں ہی انکا دم نکلا ہی تمام جنگل اور آسمان پر ایک دھندچھا گیا۔ ایسے ایسے جانور اور اجنہ دیکھے کہ آج تک نظر نہیں پڑے۔ ہزاروں عورتیں اور مرد انسانوں کی صورت میں ماتم کرتے ہوئے آئے اور فقیر کی نعش کو تزک اور احتشام سے دفن کیا۔

چالیس دن تک مع شہزادی شمس آسی مینارہ میں رہا اکتالیسویں دن وہ شہنشاہ جو فقیر کی زندگی میں آئے تھے پگڑی لیکر میرے پاس آئے ایک عظیم الشان جلسہ کیا اور سب نے اتفاق سے میرے سر پگڑی باندھی پھر میں نے اُن کے کہنے سے ایک غزل گاکر سنائی اُس وقت تمام وحوش صحرائی بھی موجود تھے۔ جب وہ غزل پڑھی جا چکی تو شہنشاہ جن نے مجھسے مخاطب ہو کر یہ کہا۔

عمرو عیار حضرت جلال شاہ جنت آشیانی کی پگڑی تمہارے سر پر سب کی صلاح سے باندھی گئی ہے۔ جہاں جی چاہے آپ تشریف لے جائیں آپ کو اختیار ہے لیکن آٹھ دس برس میں ضرور اس مینارہ میں بھی آپ اپنا گذر رکھا کیجیے گا اور اپنے گانے سے ہم لوگوں کو مشرف کرتے رہیے گا۔ شاہ صاحب مرحوم جب یہاں تشریف رکھتے تھے تو ضرور مہینہ مہینہ بھر کے بعد وہ گانا سنایا کرتے تھے۔ اب آپ کو اختیار ہے آپ چاہے جو کچھ روش اختیار کریں ہم آپ کے تابع فرمان ہیں اور آپ کے مطیع ہیں جس قسم کی مدد آپ چاہیں گے ہمیں ہرگز اسکی تعمیل میں عذر نہ ہوگا۔ اب ہمیں اجازت ہو کہ ہم رخصت ہوں فقط۔

چنانچہ میں نے اُنھیں اجازت دی وہ سب سلامیں کرتے ہوئے خوش وخرم اپنے اپنے گھر چلتے بنے۔

چند روز میں نے اور بھی گذارے بعد ازاں میں اور میری دوست شہزادی ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے میرا دل اُمنگوں سے بھرا ہوا تھا۔ میری طبیعت میں نئی نئی خوشیاں اور اُنکے اُٹھتے ہوئے جوش اُٹھنے تھے اور جلتی ہوئی شمع کی طرح روشن آن کی لو بھڑک رہی تھی۔ میں سمجھتا تھا کہ اب تمام عمر کبھی میرے پاس رنج آکر بھی نہیں پھٹکے گا

عمروعیار کے سر پر شہنشاہ اجنہ جلال شاہ کی پگڑی باندھ رہا ہے اور سب گرد و ن
درندے وحوش جن کھڑے ہوئے ہیں



مین اپنے برابر کسیکو زیادہ خوش نصیب نہین خیال کرتا تھا مین جانتا تھا کہ تمام عالم کی خوش قسمتی سب میرے ہی حصہ مین آئی ہی۔ مین سیدھا ایک طرف ہولیا۔ شہزادی سمیس میرے ساتھ تھی میری اور شہزادی کی کمر سے ہلال شاہ کی جمع بندھی ہوئی تھی اور ہم دونون ایک دوسرے کا دل بہلاتے ہوے نہایت عمدگی سے سفر کر رہے تھے ہم وہان سے سیدھے قسطنطنیہ پہونچے لطف یہ تھا کہ ہم مین سے ایک کو بھی راستہ نہین معلوم تھا۔ جدھر منھ اُٹھا یا چلدیے اور جہان جی چاہا ٹھہرے ہین راہ مین کوئی نیا واقعہ پیش نہین آیا۔

## بارھوان باب
## آسمان کی سیر

قسطنطنیہ کی ہم نے خوب سیر کی یہ شہر اپنی خوش قطعی مین ہمین سب سے اچھا معلوم ہوا یہان کی ہوا خوشگوار اور صحت بخش ثابت ہوئی باوجودیکہ شہزادی سمیس کا ملک اور حکومت جاتی رہی تھی لیکن پھر بھی میرے باعث سے آسنے کبھی اپنی گم شدہ حکومت اور سلطنت کی پروانہ کی اور وہ ایسی خوشی ظاہر کرتی تھی کہ گویا اُسے ہفت اقلیم کی حکومت حاصل ہے یا عنقریب حاصل ہوگی یہی میری کیفیت تھی اپنے محسن فغفور شنتری کو میری خوشحالی نے بالکل بھلا دیا تھا۔ نہ زیادہ تر مجھے میرا باپ فقیر جلال شاہ یاد آتا تھا صرف شہزادی سمیس کی ہمراہی میرے لیے گویا تمام جہان کی خوشی تھی۔ مین سمجھتا تھا کہ انسانی زندگی کا سرمایہ بس یہی ہے۔

ہم قسطنطنیہ مین ایک شاہراہ کے سرے پر ایک مختصر سے مکان مین جاکر ٹھہرے۔ جہان بیٹھتے ملکر بیٹھتے اور جہان جاتے ملکر جاتے تقریباً جس شہر کے حصہ مین ہم رہتا تھا تمام قریب قریب کے حصص مین یہ غل مچگیا کہ ایک نوجوان لڑکی اور لڑکا آئے ہوے ہین اور اُن مین محبت ایسی ہے کہ آج تک کسی جوڑے مین دیکھنے مین نہین آئی جب ہم دونون ملکر نکلتے تھے تو صدہا آدمیون کی نگاہین ہمپر پڑتی تھین اور لوگ حیرت و استعجاب سے ہمین تکتے تھے لیکن اس وقت ہماری کسی سے ملاقات نہوئی گو لوگون نے ہم سے ملنا بہتیرا چاہا لیکن ہم دونون ایک دوسرے کا دل خوش کرنے کے واسطے کافی تھے پھر دوسرے کی دوستی اور صحبت سے غرض کیا تھی۔ بلکہ دوسرے کی گھڑی بھر کی صحبت ہمارے لیے وبال جان تھی۔ ایک دن آفتاب طلوع ہونے پر ہم جنگل سے پھر کر اپنے گھر آرہے تھے کہ ہم نے اپنے پیچھے نرم نرم قدمون کی آہٹ سنے اور یہ بھی شریفانہ تھی جو لحظہ بہ لحظہ ہمارے قریب ہوتی جاتی تھی جب تک وہ قریب ہوکر ہمارے سامنے آگیا پاس رنج آکر نہ دیکھا۔ یہ نوجوان جو ہمارے سامنے آکھڑا ہوا سترہ اٹھارہ برس سے زیادہ عمر کا نہ تھا۔ ابھی

سین بھی بھیگنی نہ شروع ہوئی تھیں اسکے شباب خیز چہرہ کی روشنی اور اسکا لطافت خیز حسن دل شیدا بنائے دیتا تھا اسکی شکل بالکل میرے مشابہ تھی یہ معلوم ہوتا تھا گویا فطرت نے ایک سانچہ میں ہم دونوں کو ڈھالا ہے میں دیکھتے ہی خوش ہو گیا اور اسکا قریب آکھڑا ہونا اور ہماری تنہائی میں خلل ڈالنا گوارا نہ معلوم ہوا

**نوجوان** (ڈرتے ہوئے اور تھرتھراتے ہوئے لہجہ میں) میں آپ سے سخت معافی مانگتا ہوں کہ میں نے آپکی خوش صحبت میں خلل اندازی کی اور یوں بے محابہ میں آپ کے آگے آکھڑا ہوا۔ جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام کا مضمون ہے اگر آپ مجھے معاف کرینگے تو کچھ عرض کرنے کی جرأت ہوگی۔ ورنہ مجھ میں اتنی قدرت نہیں ہے کہ میں کچھ عرض کر سکوں۔

**میں**۔ خوش ہو کر۔ آپکے اس اخلاق اور تہذیب سے میں بہت خوش ہوں کچھ مضائقہ نہیں ہم آپ کی ہمراہی ہم مبارک سمجھتے ہیں جو کچھ آپ ارشاد کرینگے ہم بہت خوشی سے گوش گذار کرینگے۔ میرا یہ اطمینان بخش جواب سنکر وہ بہت خوش ہوا شباب خیز سرخی پر خوشی کی لالی کی جھلک چھا گئی۔ اور اسکا کھلا ہوا چہرہ اور بھی ترو تازہ ہو گیا۔ جیسے گل شگفتہ میں باد نسیم اپنا اثر دکھلاتی ہے اور اسکا جوبن اور دگنا بڑھا دیتی ہے یہی اسکی کیفیت تھی۔ اُسنے ایسی وجد انگیز اور شادمانی کی حالت میں یہ کہا حضرت اصل یہ ہے کہ میں یونان کا رہنے والا ہوں میرا باپ قسطنطنیہ کا ایک عظیم الشان تاجر تھا چندروز ہوئے اسکا انتقال ہو گیا لاکھوں روپیہ کی دولت اُسکی میرے ہاتھ لگی ہے میں تنہا ہوں یہاں نہ میرا کوئی رفیق ہے نہ دوست ہی نہ میرا کوئی رشتہ دار ہے۔ اتنا بڑا عظیم الشان شہر اور میں تنہا۔

نہ مونسے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم
حدیث دل بکہ گویم عجب غمے دارم

اگر آپ اپنی ملازمت کا مجھے شرف بخشیں گے تو میری زندگی ہو جائیگی اور یوں آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں پیسے والے کے ہزاروں دوست بن جاتے ہیں اور اب بھی لوگ میرے پیچھے پڑے ہیں لیکن چونکہ وہ خود غرض معلوم ہوتے ہیں اس لیئے میں انسے کنارہ کرتا ہوں اور مجھے اُنکی گھڑی بھر کی صحبت بھی ناگوار ہے۔ میں بہت مدت سے آپکو تنہا پھرتا ہوا اور تنہا سیر کرتا ہوا دیکھا کرتا تھا آپ کی بے غرضانہ وضع مجھے دل سے پیاری معلوم ہوئی اور میں اپنے کو انتہا درجہ کا خوش قسمت سمجھونگا اگر آپ اپنی ملازمت کا مجھے شرف بخشیں گے۔

مجھے اُسکی بے لوث اور پاک صاف باتوں میں کیفیت آئی اور میں خوش ہوا کہ یہ شخص رفاقت کے لیے موزوں ہے،

ہین - خوش ہوکراگرآپ کا یہ دل چاہتا ہے تو مین بہت خوشی سے آپ کی محبت قبول کرتا ہون اور آیندہ مجھے امید ہے کہ آپ بھی ہمیشہ ہمیش میرے دوست بنے رہین گے اور مجھے بہت کچھ خوشی کے سامان تمھاری خوش صحبت سے حاصل ہونگے -

میرے اس جواب نے اور بھی اسکو کھلا دیا اور وہ اس وقت ایسا خوش تھا کہ مین بیان نہین کرسکتا -

نوجوان - کیا آپ اجازت دینگے کہ مین آپکے ہمرکاب آپکے دولت خانہ پر چلون - تاکہ پھر مین آسانی سے بغیر جستجو کے آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہوا کرون مجھے ابتک نہین معلوم کہ آپ کی جاے قیام کہان ہے -

مجھسے زیادہ شہزادی سمیس اس نوجوان کی باتون سے خوش ہوئی اور اسنے بہ لجاجت کہا کہ آپ ضرور ہمارے غریب خانہ پر تشریف لے چلین ہم بہت ممنون ہونگے - وہ نوجوان ہمارے ساتھ ہمارے مکان پر آیا - ہمنے اُسکی دعوت کی اور اپنی قدرت کے موافق اپنے معزز مہمان کی خاطرداری مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا - مین بیان نہین کرسکتا کہ جوان نے ہماری خاطرداری پر کس قدر ممنونی ظاہر کی وہ ہمارے آگے بچھا چلا جاتا تھا اور ہمارا خادم بننا اپنا فخر جانتا تھا جب گفتگو کرتا تھا "وہ آپکا غلام یہ عرض کرتا ہے" بس اور کچھ نہین کہتا تھا - حالانکہ ہم نے روکا بھی کہ آپ ہمارے دوست ہین لفظ غلام ہماری نسبت استعمال نہ کیجیے لیکن اُسنے کہا کہ حضرت میرا فخر اسی مین ہے کہ مین اپنے کو آپکا غلام بناؤن -

روز صبح کو ہمارے مکان پر آتا اور دو تین گھنٹہ بیٹھکر چلا جاتا اُسکی لطیفہ سنجی اور خوش تقریری ہمین اس قدر خوش کرتی تھی کہ یہ جی نہین چاہتا تھا کہ وہ گھڑی بھر بھی ہمارے پاس سے جُدا ہو - چند روز مین اسنے اسی قدر اتحاد بڑھایا اور اُسکی دوستی نے ہمارے دلون مین اتنی ترقی کی کہ ہم نے اپنی دوستی مین اسکا نمبر اور بھی بڑھالیا یعنے ہم دونون اُسکے مکان مین جارہے - یہ نوجوان پاکباز اور صاف باطن تھا - ہمیشہ اپنے قول کا پابند رہتا اور کبھی یہ نہین ہوا کہ اسنے اپنا وعدہ ایفا نہ کیا ہو - صداقت نے گویا اسکی فطرت مین جنم لیا تھا - متین سنجیدہ - بامذاق لطیفہ سنج - صاف باطن - مین نے ایسا نوجوان کبھی نہین دیکھا - واقعی اُسکا کوئی دوست نہین تھا نوکر چاکر کثرت سے ہر وقت خدمت مین حاضر رہتے تھے - مکان نہایت خوش قطع اور وسیع بنا ہوا تھا مکان کے بیچ مین چمن اور بھی لطف دیتا تھا - نوجوان کی محبت مین کسی قسم کی کدورت نہ تھی - اسکی محبت کے جذبون مین تقدس مضمر تھا - اسکی الفت کے اُٹھتے ہوے شعلون مین طوری آگ جلتی تھی -

ایک دن ہم نیبوں چمن خانہ کی روشوں پر چہل قدمی کر رہے تھے۔ کہ یکایک ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ ایک ضعیفہ عورت اپنے دو چھوٹے چھوٹے بچے بیچتی ہی اور بہت روتی ہی کہ ان کی قوت کا مجھسے بندوبست نہیں ہو سکتا۔ کوئی خدا کا بندہ ایسا ہو کہ ان بچوں کی پرورش اپنے ذمہ لے۔
شہزادی۔ تم اُس بڑھیا کو یہاں بلاؤ۔ میں اُسکے بچوں کا معاملہ کرلوں گی شہزادی کے یہ فرماتے ہی نوجوان خود دوڑا ہوا گیا اور اُس بڑھیا کو بلا لایا۔ بڑھیا نے آتے ہی کئی کئی سلام کیئے اور نہایت عاجزی سے اپنے دو پیارے بچوں کو جنکی بھولی بھولی صورت پر بے رحمی کو بھی رحم آتا تھا اُنگلی پکڑ کر آگے کردیا اور یہ الفاظ زبان پر لائی۔ اے نوجوان بہن بھائیو خدا تمہارے حسن و دولت کو صحت کے ساتھ ترقی دے میں اپنے یتیم معصوم بچوں کا آپ کو سرپرست بنانے آئی ہوں۔ یہ بھولی بھولی صورت کے بچے جن پر تین تین وقت کا فاقہ گذر جاتا ہے عنقریب فاقہ کشی کرتے کرتے مرجائیں گے۔ یہ شریف زادے ہیں لیکن بھوکے ہیں مصیبت زدہ ہیں۔ گو ان کی عمریں سات سات آٹھ آٹھ برس کی ہیں لیکن آپکے مطیع رہیں گے اور ہمیشہ آپ بہن بھائیوں کی فرمان برداری اپنے حق میں اکسیر خیال کریں گے۔ دیکھیے ان کی بھولی بھولی صورت پر پژمردگی چھائی ہوئی ہے اور ان کے گلہائے رخسار کُملا گئے ہیں آج چوتھا وقت ہے کہ ایک کھیل کا دانہ بھی انکے منہ میں اُڑ کر نہیں گیا۔
وہ بڑھیا اپنی تقریر ختم کرنے نہ پائی تھی کہ بڑا بچہ جسکی عمر شاید آٹھ برس کی ہوگی یہ بول اُٹھا حضرت یہ گفتگو جب تک فیصل ہوگی ہمارا کام تمام ہو جائیگا ہم صرف آپ کے ادب کے مارے اپنے کو ضبط کیے کھڑے ہیں ورنہ پانچواں وقت بے آب و دانہ گذر رہا ہے ہمارے پیر لڑکھڑائے جاتے ہیں اگر ہماری زندگی منظور ہے تو خدا کے لیے کچھ کھانا کھلوائیے۔ بچہ کی اس تقریر نے میرے کلیجہ کے خصوصاً ٹکڑے کردیے اور مجھے ایسا صدمہ ہوا کہ اسکا چرکا تمام عمر مجھے یاد رہے گا۔
غرض اشارہ ہوتے ہی کھانا لایا گیا بڑھیا اور دونوں بچوں نے خوب پیٹ بھر بھر کر کھانا نوشجان کیا۔ اب ذرا انکے اوسان درست ہوے اور ان کی رنگت ٹھہری۔ بڑھیا اور اُسکے دونوں بچوں نے ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعا دی کہ خدا آپ کو قیامت تک زندہ سلامت رکھے بڑھیا نے پھر اپنے بچوں کو ہمارے حوالہ کیا اور سیدھی چلتی بنی۔ ہر چند چاہا کہ ہم اُسے کچھ زر نقد دیں لیکن اُسنے ایک نہ سنی اور چیل کی طرح سے جھپٹا مار کر باہر نکل چلی گئی۔ وہ بچے نہایت فرمانبردار اور مہذب تھے ہمیں اُنھوں نے اپنا فریفتہ بنالیا

دو بچے تین ہم نوکر چاکر کچھ ایسی دل لگی ہو گئی تھی کہ اب ہم نے بازار جانا بھی چھوڑ دیا۔ نوجوان کا حکم تھا کہ کوئی ملازم کسی قسم کی غم کی بات باہر کی یہاں آکر بیان نہ کرے ہمیں اس قدر خوشی ہوئی کہ ہم جلال شاہ کے مینار کا وہ سمان بھی بھول گئے کہ جسنے علاوہ خوش کرنے کے متعجب بنا دیا تھا طبیعت کچھ ایسی انس پرور اور شادمانی پسند تھی کہ جہاں راحت کے سامان مہیا ہوے وہیں کے ہو رہے۔ پھر یہ خبر نہ تھی کہ آیندہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا اور اسکا اب کیا اثر پڑ رہا ہے۔

یہ بچے جو بڑھیا ہمارے پاس چھوڑ گئی تھی اور بھی ہماری دل لگی کا سامان ہو گیا۔ وہ ایسی میٹھی میٹھی باتیں کرتے تھے کہ گھنٹوں ہم تینوں بیٹھکر سنا کرتے تھے اور ان کی محبت ان کی باتوں سے دن بدن ہمارے دل میں بڑھتی جاتی تھی۔ ہم نے ان کی کامل سرپرستی کی اور جب تک وہ ہمارے پاس رہے ہم سنے اپنی راحت کو اُن کے اوپر کبھی ترجیح نہیں دی۔

ہم اُنھیں اپنے بچوں سے زیادہ سمجھتے تھے اور انکی حفاظتیں اپنی جانوں کے برابر کرتے تھے۔ شہزادی گو بچہ تھی لیکن پھر بھی ان بچوں کو اپنا بچہ جانتی تھی۔ اور ہم سے زیادہ اُنکی نگہبانی اور پرورش میں اپنا قیمتی وقت صرف کرتی تھی۔ جہاں اُن بچوں نے کوئی بات کہی اور شہزادی سمیس نے گود میں اُٹھا کر اُنھیں پیار کیا۔ اپنے ساتھ دونوں کو لیکر سوتی تھی بیچ میں آپ لیٹتی تھی اور دونوں طرف بچوں کو لٹاتی تھی۔ شہزادی کا گو مصمم ارادہ تھا کہ میں ہندوستان کا سفر کرونگی لیکن ان بچوں کی دل لگی اور خوش صحبت نے اسکا یہ عزم نہ چلنے دیا اور وہ ان بچوں میں ایسی پڑ گئی کہ پھر اُسے دین و دنیا کی خبر نہ رہی۔

تمام جہان کی خوشیاں سارے عالم کی دولت دنیا کی نعمتیں شہزادی ان بچوں کو سمجھتی تھی اور وہ بار بار یہی کہتی تھی کہ گو میری سلطنت گئی میرے والدین قتل ہوے میرے رشتہ داروں پر میرے سامنے چھری پھری۔ لیکن یہ تمام الم اور غم صرف عمرو عیار کی خوش صحبت۔ جلال شاہ کے دل چسپ نظارے نوجوان کی دلکش صحبت نے بھلا دیا اور سب سے زیادہ مجھے ان بچوں نے مستغنی کر دیا اب مجھے پروا نہیں ہے اگر تمام دنیا کی خوشی میرے آگے رکھدی جائیگی اس خوشی کے آگے مجھے اُسکی پروا نہ ہوگی۔

ہم نے یقین کر لیا کہ کبھی ہم یہاں سے نہیں نکلنے کے اور اپنی تمام عمر یہیں گذار دینگے۔

دوپہر کے وقت شہزادی سمیس بڑے دالان میں ان بچوں سے بیٹھی ہوئی دل بہلا رہی تھی۔ میں اور نوجوان دور کی صحنچی میں لیٹے ہوے اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے کہ یکایک دروازہ پر دبل اور درشت دستک کی

آوازیں آئیں - یہ کسی ایک شخص کی دستک نہیں تھی بلکہ کئی آدمیوں کی دستکیں تھیں جن سے تحکم و تعجیل برستی تھی - ایک خواص نے دروازہ کی کنڈی اندر سے کھولی دروازہ کھلتے ہی شریف کے چند آدمی منع کرتے کرتے اندر چلے آئے اور جلدی جلدی یہ دریافت کیا یوسف (نوجوان کا نام تھا) یہیں رہتا ہے یوسف کا یہی مکان ہے

**خواص**- ہاں ہمارے آقا یوسف کا یہی مکان ہے مگر آپ اس توہین سے ہمارے آقا کا نام نہ لیں -

ایک پولیس کے سپاہی نے دھتکار بتائی اور کہا بتا وہ یوسف کہاں ہے -

یہ آواز نوجوان یوسف کے اور میرے کان میں بڑی درشتی سے آئی میں فوراً گھبرا کر باہر نکل آیا دیکھا کہ شریف کے آدمی کھڑے ہیں -

**میں** - آپ لوگ بغیر اجازت یہاں کیوں چلے آئے - کس کی تلاش ہے اور کس کو پوچھتے ہو -

**سپاہی** - تیزی میں آنکھیں نکالکر مت بک بک کر وہم صرف یوسف اور اُسکے ساتھ عمرو عیار کو چاہتے ہیں

**میں** - عمرو عیار تو میرا نام ہے اور میرا دوست یوسف وہاں لیٹا ہوا ہے -

یہ سنکر دراتہ وہ اس کمرہ میں چلے گئے اور بغیر پوچھے گچھے یوسف کی مشکیں کس لیں ہم میں یا ہمارے آدمیوں میں اتنی قدرت نہیں تھی کہ ہم سپاہیوں سے مقابلہ کرتے - بعد ازاں اُنھوں نے مجھے بھی باندھ لیا اور کہا کہ بتاؤ بچے کہاں ہیں جو تم نے چرائے ہیں -

**میں** - گھگیا کر حضرت یہ آپ کیا فرما رہے ہیں کیسے بچے اور کیسا چرانا -

**سپاہی** - وزیر جنگ کے دو بچے گئے ہوئے ہیں جنکو پورے ڈھائی برس کا عرصہ ہوا - آج تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ بچے تمھارے یہاں ہیں -

شہزادی ہمیس یہ غل غپاڑہ سنکر باہر نکل آئی دونوں بچے اُنگلیاں پکڑے ہوئے ساتھ تھے -

جوں ہی بچے باہر نکلے اور دیکھا تو ایک سپاہی آگے بڑھکر بولا ہاں یہی بچے وزیر جنگ کے ہیں -

**یوسف** - تم غلط کہہ رہے ہو یہ بچے ہم نے ایک بڑھیا سے فرزندی میں لیے ہیں چرانا کیا معنی -

پھر کیا تھا شہزادی ہمیس بھی گرفتار ہو گئی تمام گھر ہمارا لوٹ لیا گیا اور ہم سر بازار پٹتے ہوئے کوتوالی پہونچائے گئے -

صدہا تیجے بڑے ہمارے ساتھ ہو لیے تھے اور سب ہماری یہ حالت دیکھکر یہ کہتے تھے بھئی معلوم ہوا جب ہی یہ تینوں علیحدہ علیحدہ رہتے تھے اور ہمیشہ اپنے گھر کا دروازہ بند کیے ہوئے بیٹھے رہتے تھے -

صبح شام اپنے مکان مین بیٹھا رہتا اور کواڑ بند رکھتا ضرور دال مین کالا کالا رکھتا تھا ایسکا آج ظہور ہوا میرے ساتھ یوسف بھی پٹ رہا تھا لیکن شکر ہے کہ شہزادی کبیس بعورت سمجھ کر کسی کا ہاتھ نہین اٹھا۔ جب ہم تینون کو نوالی پہونچے ہمین حوالات دیدیا گیا اور ہم علیحدہ علیحدہ ایک ایک کوٹھرے مین قید کیے گئے سات دن تک ہم جیل مین رہے نہایت مکروہ اور غلیظ کھانا ہمین دیا جاتا تھا۔ آٹھوین دن ہماری پیشی شاہ وقت کے اجلاس مین ہوئی جتنے وقت نوجوان یوسف نے مجھسے کہا پیارے عمرو عیار یقیناً سمجھ لو کہ ہماری تمھاری تمام عمر کی مفارقت ہو گی۔ یہ بادشاہ جسکے دربار مین تم لیجائے جارہے ہو سخت ظالم اور بدکردار ہے ایسکے ظلم سے لوگ بھاگ کر مکہ مین آباد ہو گئے ہین اور دن بدن ملک خالی ہوا جاتا ہے یہ سخت بے رحم اور نا خدا ترس بدعتی عیسائی ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ تمام جہان حضرت عیسیٰؑ کی تصویر کی پرستش کرے خدا پرست عیسائیون کا یہ جانی دشمن ہے۔

مین۔ کیا وہ ہماری گفتگو بھی نہین سننے کا اور یون ہی ہمین قتل کا حکم دیدیگا۔ ایسا بھی کیا ظلم ہے۔

**یوسف**۔ ہان یہی کیفیت ہے وہ دیکھتے ہی اول یہ سوال کریگا۔ تم پوچھتر کی ترمیم کو مانتے ہو یا نہین وقت تو فوراً یہ جواب دونگا کہ نہین مین ترمیم کو نہین جائز رکھتا۔ وہ قتل کرادیگا۔ اگر مین ہزار بار بھی قتل ہو جاؤنگا جب بھی سچے عیسائی سے بت پرست بننا ہرگز پسند نہین کرنے کا۔

مین۔ کیا وہ مجھسے بھی یہی سوال کریگا پھر مین کیا جواب دون۔ مین نے تو پوچھتر کا نام بھی آج ہی سنا ہے

**یوسف**۔ تمھین اختیار ہے کہ جا ہے جو کچھ کہدینا لیکن میرا یہ مذہب نہین ہے کہ صرف جان کے ڈر کے مارے مین کافر بن جاؤن۔

مین۔ پوچھتر نے آخر مذہب مسیحی مین کیا ترمیم کی ہے معلوم تو ہو تا کہ وہ کیا کہتا ہے۔

**یوسف**۔ اصل یہ ہے کہ ہم حضرت عیسیٰ کو اسکا برگزیدہ پیغمبر مانتے ہین اور یہ سمجھتے ہین کہ خدا نے انھین ہماری ہدایت کے لیے بھیجا ہے لیکن پوچھتر نے ایک نئی بات یہ اوڑکالی کہ وہ حضرت عیسیٰ نہین تھے جو انسان کی صورت مین آے اور ہمین ہدایت کی بلکہ خود خدا تھا۔ وہ حضرت عیسیٰ نہین تھے جن کو یہودیون نے صلیب دی تھی بلکہ وہ خدا تھا جو یہودیون کے ہاتھ سے صلیب پر چڑھا تھا۔ یہ مذہب پوچھتر کم بخت نے پھیلایا ہے ہم ہرگز اسپر ایمان نہین لاتے اور اس عقیدہ کو مخل دین سمجھتے ہین۔

ناظرین فسانہ کو یاد ہوگا کہ میری پرورش کچھ ایسے ڈھنگ سے ہوئی تھی کہ مین یہی نہ جانتا تھا کہ دنیا مین کتنے مذہب ہین اور

عمرو عیار یوسف شہزادی کمیس روم کے بادشاہ کے دربار میں کیسی کیسی کھڑے ہوئے ہیں



کونسا مذہب ہی جو سب سے اچھا ہی اور نجات دہندہ ہی اور نہ مجھے اسکا علم تھا کہ مین کونسے مذہب کو اختیار کرون - ساتھ ہی ان سب باتون کے میری حمیت نے یہ تقاضا نہین کیا کہ مین اپنے دوست نوجوان یوسف کے کچھ برخلاف کہکر اپنی جان بچاؤن لعنت ہی ایسی زندگی پر کہ میرا سچا اور پاکباز دوست یون آفت مین پھنسے اور مین زندہ بچکر دنیا کی راحت والی تعیش خیز چیزون مین اپنے کو معروف رکھون - شک جیسے تو پھر کیا - آخر ایک دن مرنا ہی - اچھا ہی مرکر اتنا آرام تو ملے گا کہ زمانہ کی خوشی و غم کی کشمکش سے تو بچین گے - رہی بیچاری شہزادی سمیس اسکا خدا حافظ ہی یہ جانے اور اسکی قسمت اسی رد و بدل مین ہم سب شاہ وقت کے دربار مین پہونچے -

بادشاہ نہایت خوفناک صورت سے تخت پر جلوہ افزا تھا اسکی آنکھین بڑی بڑی اور سرخ تھین - از خود اسکی صورت پر پھٹکار برستی تھی - ہان رعب اس قدر تھا کہ آنکھین چار نہ ہو سکتی تھین - اسکی صورت اس امر کی شاہد تھی کہ یہ بے گناہ مجرمون کے قتل کرنے کے لیے آمادہ ہی بیٹھا ہی - جاتے ہی اسنے کئی منٹ تک بغور ہماری طرف دیکھا - مین اور شہزادی سمیس کانپے جاتے تھے - مگر نوجوان یوسف بالکل نڈر اور بے خوف تھا - اسکے چہرہ پر شاہ کا ذرا رعب نہ تھا - اسکی نگاہون سے برستا تھا کہ یہ قیصر روم کی کچھ بھی حقیقت نہین سمجھتا

**قیصر روم** - کوتوال کی طرف مخاطب ہوکر - کیا یہی تینون مجرم ہین - وزیر جنگ کے انھون نے ہی بچے چرائے ہین -

**کوتوال** - بچون کو آگے کرکے - حضور یہ ایک لڑکی اور دو نوجوان ہین جنھون نے ان بچون کو چرا رکھا تھا -

**قیصر روم** - کتنی مدت کے بعد تمھین پتہ ملا - ہمارے خیال مین ڈھائی تین برس سے کم نہین ہوے ہمین یاد ہے کہ یہ معرکہ عین جشن کے روز ہوا تھا کہ وزیر جنگ ڈبڈباتی ہوئی آنکھون سے ہمارے پاس اپنے بچون کے کھو جانے کی شکایت لایا تھا -

**کوتوال** - ہان حضور ڈھائی برس سے کچھ دن زائد ہوے ہین - انکے یہان پتہ ملنا مشکل تھا اسلیے کہ یہ اپنے وسیع گھر کا دروازہ ہر وقت بند کیے بیٹھے رہتے تھے - وہ تو ایک بڑھیا نے مخبری کی اس سے مین دوڑ لے گیا اور مع بچون انھین گرفتار لیا -

**قیصر روم** - میری طرف اشارہ کرکے - آیا تم کوئی جواب کہتے ہو یا وہ جرم قبول کرتے ہو جو تمپر عاید کیا گیا ہی

**یمن** - باادب ہوکر اور نیچی نگاہین کرکے حضور خداوند نعمت یہ محض غلط ہی کہ ہم نے ان بچون کو چرایا بچے سمجھدار ہین ان سے دریافت کرلیا جاسے - چھ سات مہینے ہوسے کہ ہم نے ان بچون کو فرزندی مین لیا تھا - اور ایسی حالت مین لیا تھا کہ جب یہ سخت فاقہ کشی مین مبتلا تھے - بچون کی طرح سے یہ ہمارے یہان رہتے ہین اور ہم نے ان کی پرورش اپنے بچون سے زیادہ کی ہے -

**قیصر** - یوسف کی طرف مخاطب ہوکر - تمھارا ساتھی سچ کہرہا ہے یا تم کچھ اور کہنا چاہتے ہو - کہو جو کچھ کہنا ہو -

**یوسف** - بس اور مین کچھ نہین کہنا چاہتا - جو کچھ میرے بھائی نے کہا ہے وہی درست ہے -

**قیصر روم** - یہ بات سمجھ مین نہین آتی تمھارا فرض تھا کہ جب بڑھیا تمھارے پاس بچے لیکر آئی تھی تم فوراً کوتوالی مین اطلاع کرتے جب تم نے یہ معاملہ گپ چپ کرلیا تو معلوم ہوتا ہی کہ ضرور اسمین تمھاری بدنیتی ہی -

**یوسف** - مین اپنی بدقسمتی سے خداوندی کی اس راے کی تائید نہین کرسکتا - اس لیے کہ وہ بڑھیا جو ان بچون کو اپنے ساتھ لائی تھی یہ کہتی تھی کہ یہ میرے بچے ہین اگر وہ دوسرون کے کہتی تو مین ضرور کوتوالی مین اطلاع کردیتا -

**قیصر روم** - تو بڑا بے ادب ہے شاہون کے دربار مین کہین بھی اس آزادی سے کلام کرتے ہین تیری باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ تیری طبیعت پر دربار کا رعب مطلق نہین ہو تو بڑا گستاخ اور شریر شخص ہے

**یوسف** - جھوٹ نہ بول اے قیصر - مین نے ابتک کوئی گستاخی تیری یا تیرے دربار کی نہین کی - جو کچھ تھا وہ سچ کہدیا اگر تجھے سچ سے چڑھ ہے تو مجھے بھی جھوٹ سے نفرت ہے - اصلی حالت بیان کردی جو کچھ تیرا جی چاہے کر -

یہ سخت کلمہ سنکر بادشاہ مارے غضب کے تھرانے لگا اسکی لال لال آنکھون کے ڈورے اور بھی سرخ ہوگئے - بالکل چہرہ پرخون ٹپکنے لگا - لرزتی ہوئی غصیلی آواز مین یہ کہا بچے چراتے کے جرم کے علاوہ تجھپر گستاخی کا جرم بھی عائد کیا گیا یقیناً اب تو قتل کیا جاے گا - نہ صرف قتل بلکہ اس عذاب سے تجھے مارا جائیگا کہ تو ہی جانے گا -

**یوسف** - اپنی اسی بیخوف اور نڈر صورت مین - کچھ پروا نہین جس عذاب سے تو قتل کر - آخر کب تک تو یہ ظلم کریگا مین نے تیرا کچھ قصور نہین کیا - نہ تیری گستاخی کی ہے تو ایک کافر قیصر ہے مجھے سیحیون کا مین

پہلے ہی جانتا ہوں کہ تو جانی دشمن ہے اور صدہا میرے بھائی تیری شمشیر جور و ستم کے نذر ہوئے یہاں کیا ہے لے ظالم شاد ایک جان ہے جس طرح سے تیرا دل چاہے قتل کر حشر میں تو ہوگا اور تیرا گریبان میں ہونگا اور میرا ہاتھ۔ کیا تو نہیں جانتا۔

کاٹیں گے اپنے ہاتھ سے اپنا گلا وہی
کاٹے جنھوں نے لوگوں کے ناحق گلے بہت

تیرے یہ ظلم تو بھی جانتا ہوگا کہ چند روزہ ہیں کاش اگر تجھے سچے دین مسیحی کی کچھ بھی شرم ہوتی تو حضرت عیسیٰ کے اس قول پر ضرور عمل کرتا۔ "اگر تمھیں کوئی بیگار میں ایک میل پکڑ کر لے جانا چاہے تم اُسکے ساتھ دو میل چلے جاؤ۔ جو تمھارے گلے پر ایک تھپڑ مارے تم دوسرا کلہ اُسکے آگے کر دو۔ اگر کوئی تمھیں گالی دے تو تم اُسے دعا دو۔"
یہ قیمتی نصائح حضرت عیسیٰ کے ہیں جن پر تو نے نہ تیرے پیر نے کبھی اُنپر عمل کیا۔ یہ تیری شوکت صولت دولت حشمت تخت سب بہت جلد رخصت ہو جائیں گے

پھولتے پھلتے نہ دیکھا شاخ کو تلوار کی
وہ نہیں سرسبز ہوتا جو غریب آزار ہو

قیصر۔ اپنے اُسی طیش اور غیظ میں۔ اب مجھے مشورہ سے تجھے سزا دینی پڑی وہ سزا کہ جو آج تک دنیا میں کبھی کسی کو نہیں دی گئی۔ مجھے تیری بالی عمر اور اس بے ریش و بروت چہرہ پر ترس آتا ہے خبر نہیں کس بے ادب گستاخ نے تجھے تعلیم دی ہے۔ تو ابھی ناتجربہ کار بچہ ہے موت کی سختیوں کو کھیل سمجھتا ہے لیکن جب تجھپر سختی ہوگی تو تو دیکھیگا کہ یہ سختی ہوتی ہے اور یوں سکرات الموت ہوا کرتی ہے۔ اور جان کندنیوں کے حیلے یہ یہ رنگ لاتے ہیں۔
یوسف۔ تو اے قیصر فضول باتیں نہ کر جو کچھ تجھے کرنا ہوگا کر لیجیو۔ تیرے دربار میں جو مقدمہ پیش ہے پہلے اسکا فیصلہ کر بعد ازاں تو ہمیر پورا قابض ہے چاہے جیسی سخت سزا دیگا اگر میں اُف بھی کروں تو مجھے مسیحی نہ کہیو بلکہ کسی یہودی کا جنا جانیو۔
جب ہمارا سچا ہادی عیسیٰ مسیح صلیب پر چڑھایا گیا ہمیں فخر ہے کہ ہم بھی اس سے زیادہ عذاب سے قتل کیے جائیں۔ مگر میں تجھے پھر بھی سمجھا دیتا ہوں کہ میرے قتل کرنے سے سلطنت میں ہلچل پڑیگی اور تجھپر آفت آئے گی۔

دیکھ لے گلزار عالم میں ہے کس ظالم کو عیش
پھول کتنے ہیں سپر میں ایک پھل تلوار میں

فطرت عالم ہی ایسی آگر واقع ہوئی ہے کہ ظالم ہمیشہ خوار و ذلیل رہتا ہے اور کبھی بھی وہ چین سے اپنی زندگی نہیں گذارتا۔

جو ضعیفوں کو ستائے گا سزا پائے گا ... آپ دُکھ پاتے ہیں جو روندتے ہیں خاق نکو
خاکساروں کو نہ دے ایذا کہ ظالم ایک بار ... ہاتھ اُٹھانا پاؤں سے پامال کرنا خار کا

میں اور میرے یہ دو ساتھی تیرے قبضہ میں ہیں۔ ہم ایک ضعیف ہیں اور تو قوی قہر والا سلطان ہے کیا یہ فخر کی بات ہے کہ ہم پر تو کوئی نمایاں فتح حاصل کریگا۔ جو نسبت کہ کاہ سے کوہ کو ہے یا جو نسبت کہ قطرہ کو بحر سے ہے یا جو نسبت کہ ذرہ کو آفتاب سے ہے ان میں سے کوئی نسبت بھی ہم سے تجھسے نہیں ہے ہمارا اور تیرا وہ درجہ ہی نہیں قائم ہوا کہ جس میں کوئی نسبت ہو سکے۔

ایسی حالت میں بھی سخت شرم کی بات ہے کہ تو ہم پر ظلم کے ہاتھ دراز کرے۔

خون بہائیگا کسی کا جو کوئی تلوار سے ... وہ بھی مارا جائیگا آخر اُسی تلوار سے

ہم بڑے خوش قسمت ہیں کہ خدا نے ہمیں مظلوم بنایا خدا کی درگاہ میں ہم مظلومین کی صفوں میں کھڑے ہونگے اور تو ظالموں کے گروہ میں طوق و زنجیر پہنکر کھڑا ہوگا۔

[illegible]انی سے پناہ اے ظالموں مانگا کرو ... دیکھ لو اک بال ہے بازو شکن شمشیر کا

[illegible]ن ایسی ملائم نہ تھیں کہ سلطان کے دل میں غیظ انگیز غضب کے شعلے نہ بھڑکاتیں۔ اور قیصر کو [illegible]ھلوں کے قتل پر آمادہ نہ کرتیں۔ یہ باتیں گوشگذار کر کے قیصر نے حکم دیا کہ انھیں محل کے [illegible]انجی حوس میں قید کرو کل ان کے لیے تدبیر سزا سوچی جائیگی جہانتک ممکن ہو انھیں تکلیف دیجائے [illegible]سی تکلیف کہ شب تک یہ تینوں مرد و عورت زندہ رہیں۔

حکم ہوتے ہی فوراً یہ بے گناہ کانجی حوس میں پہونچا دیے گئے۔ جیلر بہت بڑا عیاش اور بدکار شخص تھا جوں ہی اُسنے شہزادی سیمس کو دیکھا اُسکے منھ میں پانی بھر آیا اور اب وہ پر شوق نگاہوں میں اُس کی طرف تکنے لگا۔

جب آفتاب نے اپنا وسیع اور عظیم الشان دورہ طے کر لیا اور وہ یہ خونی باتیں دیکھ دکھا کر کسی اُٹھتے ہوئے پہاڑ کے پہلو میں غروب ہو گیا جیلر نے ایک آدمی کو بھیجا کہ شہزادی سیمس کو بلا لاوے۔ قیدخانہ میں ان قیدیوں کی حالت قابل رحم تھی۔ ان کے پیر جیل خانہ کی سلاخوں سے کس دیے گئے تھے اور

عمرو عیار۔ یوسف شہزادی سمیت قید خانہ میں پھنسے ہوئے ہیں ۱



ان کے ہاتھ دوسری طرف باندھ دیے گئے تھے گویا وہ شکنجہ مین کھنچے ہوئے تھے نہ وہ ہل سکتے تھے نہ اُن مین یہ قدرت تھی کہ وہ ایک دوسرے سے باتین کرین حکم تھا کہ اگر ان مین سے کوئی ایک بات بھی زبان سے نکالے اُسکو برچھی کے کچوکون سے خبردار کرو کہ بات مت کرو۔

جب وہ آدمی بلانے آیا تو عمرو عیار اور یوسف یہ سمجھے کہ شاید قتل کے لیے بلایا ہے۔ اُنھون نے چیخ چیخ کر رونا شروع کیا۔ اور پہرے والون نے کچوکے دیے تمام جسم سے شر شر خون بہنے لگا۔ غرض شہزادی سیمس مشکین کسی ہوئی جیلر کے پاس لائی گئی جیلر نے دیکھتے ہی مشکین کھلوا دین اور کمرہ سے اپنے آدمیون کو باہر نکال دیا۔ کمرہ مین صرف یہ بدکردار جیلر اور عصمت پناہ شہزادی سیمس اور دو مومی شمعین جل رہی تھین بس اور کوئی نہین تھا۔

جیلر۔ کہو پیاری تمھاری جو کچھ کیفیت ہے وہ تمھین ظاہر ہو گی صبح کو تم سخت عذاب سے قتل کی جاؤ گی مین نے تمھاری رہائی کی ایک تدبیر سوچی ہے اگر تم نے قبول کر لیا پھر تو تمھارا بچنا کچھ مشکل ہی نہین ہے اور جو تم نے انکار کیا تو تم جانو اور تمھارا کام۔

شہزادی سیمس۔ جیلر کو ہمدرد سمجھ کر۔ آپ کی بڑی عنایت ہو گی اگر آپ ہم بے گناہون کی رہائی کی کوئی صورت نکالین گے۔

جیلر۔ پر شوق آواز مین۔ اگر تم میری آشنا بننا قبول کرو اور ہمیشہ میری دوست بنی رہو تو یہ ممکن ہو سکتا

شہزادی۔ افسوس کہ تم افسر ہو کر ایسی باتین کرتے ہو افسر تو گویا ماں باپ رعیت کے ہوتے ہین پردیسی بیچارے ہین بے گناہ ہین اگر آپ ہماری مدد کرینگے خدا آپ کو اسکا بہت دیں گے سچ ہ

جیلر۔ قہقہہ مار کر۔ اے بیوقوف لڑکی تو یہ نہین سمجھتی کہ مین نے تجھ پر واقعی کیسی عیاری تو اس وقت پوری میرے قبضہ مین ہی ہین چاہے جو کچھ کر سکتا ہون لیکن انسانیت اسکی شاہد نہین ہے کہ بغیر کہے سنے آندھی اور مینہ کی طرح سے گر پڑین۔

شہزادی۔ بگڑ کر۔ یہ مانا اے بدکردار جیلر کہ مین بالکلیہ تیرے ہی قبضہ مین ہون لیکن تو یہ سمجھتا ہے کہ جیسی مین اپنی عصمت کی محافظ ہون اس سے زیادہ خداوند نگہبان ہے تو کیا تیرا فقیر بھی کچھ نہین کر سکتا

جیلر۔ گرم ہو کر اور تیور بدل کر۔ اے ناتجربہ کار لڑکی اپنی بدبختی سے یہ باتین بنا تو نہین جانتی کہ ابھی مین تیری کیسی حالت کر سکتا ہون صرف چند نوجوانون کو اشارہ کرتا ہون وہ ابھی تیرے ٹکڑے اُڑا دین گے۔

تیری بھولی بھولی صورت پر رحم آتا ہے ورنہ مین کہان اور یہ التجا کہان - تم جیسی سیکڑون لڑکیان ران کے نیچے سے نکال دی ہین یہ باتین ناخونون مین بھری پڑی ہین - کہ خدا ہمارا محافظ ہے ہم نے تو کہین خدا کو نہین دیکھا کہ اس نے ایسے حالت مین کسی کی مدد کی ہو -

**شہزادی** - او مردود اپنی زبان بند کر ایسے ناشایستہ الفاظ اگر اپنی خیر چاہتا ہے تو زبان نہ لا ورنہ تو دیکھیگا کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا - عصمت پناہ خواتین سے تیرا پالا ہی نہین پڑا ورنہ تیرا نام و نشان صفحۂ عالم پر نہ رہتا -

یہ سنتے ہی وہ ملعون جیلر جھپٹا اور دوڑ کر شہزادی سمیس کی نرم ریشمی زلفین جو نصف رخسارون کو ڈھا کے ہوئے تھین مٹھی مین پکڑ کر جھٹکا مارا - شہزادی جھٹکا کھا کر نیچے آرہی یہ مردود اُسکی چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور اسکے عصمت کے قلعہ پر حملہ آور ہونے کو تھا کہ یکایک چھت پھٹی اور ایک شخص خونخوار صورت ہاتھ مین ننگی تلوار لیے ہوئے آکھڑا ہوا - اور جیلر کے پٹے پکڑ کر شہزادی سمیس کی چھاتی پر سے اُٹھایا -

**غیبی شخص** - او مردود تو نے دیکھا کہ خدا اپنی عصمت پناہ خواتین کی یون نگہبانی کرتا ہے کہ تجکو کیونکر قتل کیا جائیگا - جیلر کے تمام اندام پر رعشہ پڑ گیا تھا اور وہ نیچی نگاہین کیے ہوے کھڑا تھا کہ اس غیبی شخص نے چھاتی پر چڑھکر جیلر کو ذبح کر ڈالا - اور شہزادی سمیس کی کمر مین ہاتھ ڈالکر اُسے ایک ایسے سبز ہ مین پہونچایا کہ جہان نہ قیصر کی عملداری تھی اور نہ قیصر کو کوئی جانتا تھا -

**نکابیان تو مین یہین چھوڑتا ہون اب اپنی زار حالت بیان کرتا ہون -**

جب کہ [illegible] دن اُترچکی اور تھوڑی دیر کے بعد اسکے ماتحت اُسکے کمرہ مین آئے تو یہ کیفیت دیکھی کہ [illegible] مردار دیکھا انھون نے پر خوف نگاہون اور ڈراؤنی بھیانک صورتون مین ایسے ہوش ربا سانحہ کو تکا -

**ایک بولا** - تحقیق اس شہزادی نے ہمارے آقا کو قتل کر ڈالا ہے -

**دوسرا بولا** - نہین جی یہ کیونکر ہو سکتا ہے وہ ننھی ننھی اچھا اگر اسنے قتل کر ڈالا تو پھر وہ چلی کہان گئی -

**تیسرا بولا** - ہم تو باہر کھڑے ہوے تھے یہی دروازہ ہے اگر نکلتی تو یہین سے نکلتی - اسی تذبذب مین انھون نے کوتوال سے جا کر خبر کی کہ یہ کیفیت ہوئی - وہ بھاگا ہوا موقعۂ واردات پر پہونچا سخت متحیر تھا کہ یہ بات ہو کیونکر گئی کس نے قتل کیا اور وہ کہان بھاگ کر چلا گیا - جب کوتوال نے ہم سے دریافت کیا کہ تمھارے

ساتھ کی وہ لڑکی کہاں ہے ہین نے جواب دیا کہ جیلر نے اُسے پکڑوا کر بندھی ہوئی مشکون سے بلوالیا تھا۔ خبر ہے کہ وہ کہاں ہے۔

**کوتوال**۔ یہ سانحہ ہو گیا تمھین ضرور شہزادی کا پتہ معلوم ہو گا تم سے کہ گئی ہو گی کہ مین فلان جگہ جاؤن گی۔

**مین**۔ بگڑ کر اور اپنی جان سے عاجز ہو کر۔ عجب بے ڈھنگی عقل کا شخص ہے کئی پہرانی ننگی تلوارین لیے ہوے کھڑے ہین اگر ہم نے اس سے کوئی بات کی ہو تو یہ پہلے آپ کو آگاہ کر دینگے اور پھر یہ کیونکر ممکن ہے سکتا ہے کہ وہ قتل کر کے محل کی بلند بلند دیوارون سے بھاگ سکے۔

**کوتوال**۔ تم لوگ ضرور جادوگر ہو گے لڑکی کا بلند بلند سنگین دیوارون کو پھلانگ کر اڑ جانا کوئی معمولی بات نہین ہے۔

**مین**۔ عجب مسخرا دیوانہ ہے۔ خرد جال اگر ہمین جادو آتا ہوتا تو تو اس مصیبت مین ہمین کاہے کو دیکھتا۔

کوتوال نے یہ سخت کلامی سنکر اُسی شکنجہ کی حالت مین مجھے اور میرے ساتھ میرے نوجوان دوست یوسف کو خوب کوڑون سے مارا اس سے زیادہ مصیبت اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک تو بندھے ہوے ہاتھ پیر کسے ہوے اور دوسرے غضب یہ کہ آواز نکالنے کا حکم نہین ہم ہی جانتے ہین اور اسکا اندازہ ہم ہی کر سکتے ہین کہ کیا نوبت ہمارے دلون پر گذرتی تھی۔ وہ عیش اور آرام جو جلال شاہ کے صدقہ مین کیا تھا اسکا نام و نشان بھی طبیعت پر باقی نہ رہا تھا۔ ایسی غضب انگیز حالت مین ایک غضب شہزادی کے گم ہونے کا جان کو اور بھی فنا کیے دیتا تھا۔ ہمین یہ یقین ہو گیا تھا کہ تمام عمر کے لیے ہم شہزادی سمیس سے علیحدہ کر دیے گئے اور اب ہمین کبھی اسکے پر نور دیدار سے مشرف ہونے کا فخر حاصل نہ ہو گا۔

گو ہمین سنگینون اور تلوارون کی نوکون کے کچوکے دیے جاتے تھے مگر ہا[illegible] شہزادی[illegible] ہر وقت یہ زبان پر رہتا تھا تین دن ہم دونون اُسی حالت مین اُس جگہ مقید رہے جب ہمین کھولا گیا تو ہم بے ہوش ہو گئے ہمین ہوش آیا تو ہم نے اپنے کو سولی کے پاس کھڑا ہوا دیکھا۔ اور یہی بات نکل گئی کہ اتنی دقتین اور مصائب سہتے سہتے آخر اسکا نتیجہ یہ سولی ہے۔ ایسی نازک حالت مین کوتوال نے کہا اے ناتجربہ کار نوجوانو اگر تم اب بھی شہزادی کا پتہ بتادو تو تم رہائی پا سکتے ہو اور نہین تو گھڑی بھر کے بعد اپنے کو عالم ارواح مین سیر کرتا ہوا پاؤ گے۔

عمرو عیار اور یوسف آسمان پر اڑتے ہوئے جارہے ہیں اور ہزاروں آدمی تک رہے ہیں



اصل مین جینے سے تنگ آ گئے تھے اور یہ آفتین جو ہمپر پڑ رہی تھین یہ ایسی نہ تھین کہ جینی کی آرزو ہوتی۔ مین نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا اے ظالمون تمھارا احسان ہو گا اگر تم ہمین بہت جلد زندگی کی قید سے رہائی دو گے قصہ مختصر یہ کہ کوتوال آگے بڑھا ایک ہاتھ مین میرے پٹے پکڑے اور دوسرے ہاتھ مین نوجوان یوسف کی زلفین پکڑین اور سولی کی لکڑی پر چڑھانے لے چلا۔

حضرت عزرائیل کی بھیانک اور ہیبت ناک صورت ہماری آنکھون کے آگے پھر گئی تھی اور ہماری تمام آیندہ امیدین سب خونی کپڑے پہنے ہوے دکھائی دینے لگی تھین۔ جون ہی ہم دونون سولی کی لکڑی پر چڑھائے جانے لگے تو یکایک ایک نامعلوم ہاتھ آیا پہلے کوتوال اور قیصر کی گردن کا صفایا کیا اور پھر ہم دونون کو آسمان پر اٹھایا یہ سانحہ دیکھکر سیکڑون تو بے ہوش گر پڑے اور سیکڑون متحیر تکتے کے تکتے رہ گئے۔ تمام روم مین دھوم مچ گئی کہ آج تک یہ تعجب انگیز نظارہ دیکھنے مین نہین آیا۔

جب ہم بلند ہوے تو ہمین ہوش مطلق نہ رہا تھا۔ ہمین ہوش آیا تو ہم نے ایک دریا کے کنارہ پر اپنے کو پڑا ہوا دیکھا۔ ہمارا جسم زخمون سے چور ہو گیا تھا۔ تمام بدن خونم خون تھا۔ بعض جگہ تو ہڈیان تک نکل آئی تھین۔ گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے تھے۔

نہ یہ قوت تھی کہ دو قدم اٹھکر چل سکین۔ نہ یہ طاقت تھی کہ باہم گفتگو کر سکین۔ کئی دن کے بھوکے پیاسے سیرون خون جسم سے نکل گیا۔ اور ان سب زخمون پر طرہ یہ تھا کہ شہزادی سیمیس کا خونی مفارقت کا خیال کھائے جاتا تھا۔ کئی گھنٹے تک ہم ہوشیار وہین لوٹتے رہے بعد ازان ایک شخص جسکی صورت چھپی ہوئی تھی ہمین ایک قوی عرق آکر پلا گیا اور ایک روغن ہمارے تمام جسم پر مل دیا تین دن مین ہمین پھر وہی قوت آگئی نہ کوئی زخم باقی تھا نہ کسی قسم کا ضعف پایا جاتا تھا۔

ہم دونون جوان ایک مین اور ایک یوسف شہزادی سیمیس کو تلاش کرنے نکلے۔ سارے دن چارون طرف پھرتے لیکن شب کو پھر وہین کنارے پر آجاتے چند قدم بھی ایسا رستہ طے نہین ہوتا کہ کنارے سے ہم جدا ہو جاتے۔ چھ مہینے ہمین کامل ہو گئے کہ نا امیدی کی حالت مین جب مین رونے لگتا تو نوجوان یوسف ڈھارس دیتا اور جب وہ مختلف مایوسیون سے روتا تھا تو مین اسکو زمانہ کا آثار چڑھاؤ دکھاتا اور کسی نہ کسی طرح سے ڈھارس دیتا۔ ایک دن ہم نے آزردہ ہو کر نوجوان یوسف سے کہا جب تک ہم اس دریا کو طے نہ کرین گے کبھی گوہر مراد ہاتھ نہین لگے گا۔

یوسف - بھلا یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کوئی جہاز کوئی کشتی ہونی چاہیئے بغیر اسکے ہم کیونکر سمندر کو طے کرینگے جہان تک میری نگاہین کام کرتی ہین پانی ہی پانی دکھائی دیتا ہے

مین - بھائی یوسف بہتر ہے کہ ہم چاہے ہمپر جو کچھ آفت کیون نہ گذر جائے اس کنارے سے نہ سرکین شاید کوئی جہاز آتا معلوم ہو اور سکان جہاز کو ہماری زار حالت پر ترس آجائے اور ہم اس دریا کو عبور کر لین مہینہ بھر تک ہم وہین پڑے رہے نہ دھوپ نے ہمارے مستقل عزم کو کچا کیا اور نہ سمّی ہواؤن نے ہماری مضبوط طبیعت کو پراگندہ کیا - یکایک شام کو ہمین ایک جہاز کنارہ سے کچھ دور فاصلہ پر جاتا ہوا دکھائی دیا ہم دونون نے خوب غل مچایا آخر وہ جہاز ٹھہرا جہاز کے ناخدا نے ایک کشتی ہمارے لیے بھیجی ہم اُسپر سوار ہو کر جہاز مین آکر بیٹھے - خدا کا شکر کیا - کہ جہاز کے ذریعہ سے ہم اس دریا کو جو ہمارے مطلوب کے بیچ مین حائل ہو رہا ہے طے کر لین گے -

سات آٹھ دن تک ہم نے عمدگی اور آسانی سے بحری سفر کیا - نوین دن صبح کو ہمین جہاز مین رونے کی آواز آئی - یہ آواز دردناک اور نعارفی تھی - اور اسنے از خود مجھے اور نوجوان یوسف کو چونکایا ہم اونچے ہو ہو کر اُچک اُچک کر تکنے لگے لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ جس شخص کی یہ آواز آرہی ہے وہ کہان بیٹھا ہوا ہے ایک بوڑھا شخص جو میرے برابر بیٹھا ہوا تھا اُسنے یہ کہا - نوجوانو تم اونچے ہو ہو کر کیا دیکھ رہے ہو شاید تم آواز پر دھیان دوڑا رہے ہو کہ یہ آواز کہان سے آتی ہے اور کس کی ہے اصل مین یہ آواز ایک لڑکی کی ہے جو اپنے کو شہزادی سیمیس کہتی ہے - جب سے جہاز مین بیٹھی ہے اسکی یہی کیفیت ہے - دو نام لے لے کر پکارتی ہے ایک تو کوئی شخص عمرو عیار ہے اور دوسرا یوسف ہے -

مین - بات کاٹکر - وہ لڑکی کہان ہے - یہ سوال مین نے اس اضطراب اور پریشانی مین کیا کہ وہ بوڑھا چونک اُٹھا اور اسنے کہا معلوم ہوتا ہے وہ نوجوان تم ہی ہو جسکو وہ لڑکی یاد کر رہی ہے - مین نے اضطراب مین اُسکا جواب کچھ نہ دیا اور مین سیدھا آواز آنے کی جگہ پر پہنچ گیا شہزادی سیمیس منہ ڈھانکے ہوئے رو رہی تھی مین نے رونکی آواز مین یہ کہا میری شہزادی میری شہزادی کیا تو ہی ہے پیاری تو ہی ہے - میری آواز سنکر وہ چونکی اور اُسنے منہ کھولکر دیکھا - دیکھتے ہی مجھے چمٹ گئی اور کہا تم یہان کیونکر آگئے اور وہ نوجوان یوسف کہان ہے -

مین نے اُسے اطمینان دلایا اور کہا نوجوان یوسف بھی موجود ہے غرض ہم دونون یوسف کے پاس آئے

خوب خوب مل مل کر روئے۔ تمام سکان جہاز حیران تھے کہ یہ خبر نہین کب کے بچھڑے ہوے ملے ہین - اس بوڑھے شخص نے جب یہ صورت حال دیکھی تو ہنسکر کہنے لگا دیکھا پیارے ہم نے نہ کہا تھا کہ یہ تمھارا متعارف ہے بہت اچھا ہوا کہ خدا نے دو بچھڑے ہوے دوستون کو ملا دیا -

ہم گھڑی گھڑی ایک دوسرے کو گلے لگاتے کبھی رونے لگتے تھے اور کبھی ہنستے تھے یہ سب باتین ہماری مضطرب خوشی کی تھین کہ جو ہمین بولائے دیتی تھین کئی گھنٹے ایسی پریشان خوشی مین گذر گئے اور ہمین یہ ہوش نہین رہا کہ ہم شہزادی سے اسکے گذشتہ واقعات سنتے - نہ شہزادی کو مارے خوشی کے یہ حواس تھے کہ وہ ہماری گذشتہ زار حالت کے سننے کی دلچسپی ظاہر کرتی - علاوہ پریشان خوشی کے یہ اطمینان بھی تھا کہ اب ہم کبھی جدا نہ ہونگے اور ہمیشہ ہمارا میل جول بنا رہے گا - مفارقت کی بھیانک اور ڈراونی صورت خدا پھر نصیب نہ کریگا - جہاز نہایت عمدگی اور سہولت سے ساکن سمندر پر چلا جا رہا تھا اب تک کوئی صورت طوفان وغیرہ کی نہ معلوم ہوئی تھی - ہم اسی خوشی مین تھے کہ یکایک ابر نمودار ہوا اور طوفان کے آثار معلوم ہونے لگے -

ناخدا نے ہر قسم کی احتیاط آتے ہوے طوفان سے مقابل ہونے کی کی - مگر اس احتیاطی مقابلہ نے اُس آندھی کے آگے جو یکایک مشرق سے اُٹھ آئی تھی کچھ کام نہ دیا اور نہ اپنی قوت دکھا کر اُسے پست کیا - جہاز آندھی کے جھوکون سے تہ و بالا ہونے لگا اور ریلیان پانی مین ڈوب گئین - مگر جب ہوا کسیقدر کم ہوئی تو جہاز پھر سنبھلا اور جھاگ دار لہرون پر فتحمندی سے اُچھلنے لگا -

اسکے بعد نہایت تاریک رات شروع ہوئی مگر غلیظ تاریکی مین لہرون کی سفیدی نظر آتی تھی جب طوفان کا پھر زور بڑھنے لگا اور ہولناک آوازین پیدا ہونے لگین تو آسمان کی گرج کی گڑگڑاہٹ اور جھوکون کی سخت آوازون نے مجادلہ عناصر کے برپا ہونے کی ہولناک خبر دی -

ہوا ایک ڈھنگ پر نہ چلتی تھی کہ ملاحون کی کارگذاری اور جہاز کی مضبوطی کچھ کام آتی - بلکہ وقتاً فوقتاً بڑے شدید جھوکون سے خوفناک صورتین پیدا ہوتین اور غضب انگیز سمان برپا ہوتا -

اب جہاز پھر لہرون کے اوپر آگیا گو تیرہ و تار آسمان کی طرح ہوا کا وہ کرہ بھی جسنے جہاز کو محاط بنا لیا تھا انتہا درجہ کا دہشتناک گھٹا ٹوپ اندھیاری سے لبالب بھرا ہوا تھا - ایسا اندھیرا تھا کہ جس مین مستول تک نظر نہ آتا تھا مگر اس حالت مین بھی پھر وہ نیچے چلا گیا اور اُبلتی ہوئی لہرونکا جھاگ تاریکی مین چمکتا ہوا نظر آنے لگا

گرداب بلا مین پڑے ہوے جہاز پر عجیب وغریب خوفناک آوازین سنائی دیتی تھین شہتیرون کا ترقنا لچکدار تختون کا چرچرانا رسیون کا کڑکڑانا بادبان کے ٹکڑون کا پھڑپھڑانا مستولون کا گرنا کھلے ہوے پیپون کا لڑھکنا اور تمام جہاز کا وقتاً فوقتاً چرچرانا اس طرح کہ گویا کل ڈھانچہ ٹوٹنے والا ہے اور حوالی وجوانب کی لکڑیان عنقریب جدا ہونے والی ہین۔

ان مختلف قسم کی آوازون اور قہرناک طوفان کے ہولناک شور مین ملاحون کی زاری کنان آوازین سنائی دیتی توبہ واستغفار کی نہین جو خوف سے دھیمی ہون بلکہ کپتان کے احکام کو پکار کر کہنے کی کیونکہ وہ جہاز کو سنبھالتے جاتے تھے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ متلاطم لہرون اور سخت جھوکون سے جہاز کو لڑا رہے تھے پھر بڑے زور سے آندھی آئی اور گذر گئی جہاز مین کوئی مستول باقی نہین رہا گاودم مستول لمبی خوشنما بلیان سب ندارد ہو گئین رسیان ہر مقام سے جہان بندھی ہوئی تھین ٹوٹ گئین اور طوفان کے زور شور سے اس طرح ٹوٹین کہ گویا کسی نے عمداً تیز چاقو سے کاٹ دی ہون کشتیان جو اہالیان جہاز کی آخری اور مجبوری درجہ کا سہارا ہوتی ہین وہ بھی غت ربود ہو گئین۔

اب جہاز بالکل غضب ناک ہوا اور متلاطم پانی کے رحم پر منحصر تھا مگر اسکے ظلم کے ہاتھ جب جہاز پر دراز ہو چکے تھے تو پھر رحم کی امید کرنی لاحاصل تھی۔ اس اثنا مین نصف سکان جہاز کفدار لہرون کے غضبناک بھنور کے نذر ہوے اور باقی مانده پر سکرات الموت کی جان کندنیون کی ہوا چل گئی

اسی اثنا مین بہت سا پانی جہاز پر ایسا جلد جلد زور کرنے لگا کہ جہاز کے پمپ کو مشکل سے سطح آب پر قائم رکھ سکتے تھے آخر اُسی اندھیرے مین گو صبح قریب تھی ملاحون نے پمپون کا چلانا چھوڑ دیا جہاز کا ناخدا بے فائدہ حکومت کرتا تھا ساتھ ہی اسکے میری دھکیان اور وعدے کچھ سودمند نہ ہوتے تھے۔ سب کا ورطۂ اجل مین پڑنا ناگزیر معلوم ہو رہا تھا تاہم یہ لوگ جو ہلاکت کے کنارہ پر پیر لٹکائے بیٹھے تھے شراب کے گودام کی طرح دیوانہ وار دوڑے پھر تو ان جانبازون مین عجیب بدنظمی پیدا ہوئی ناخدا نے یہ دیکھ کر کہ یہ لوگ مستی کی حالت مین تھمیے آرائین گے اور شور وشغب برپا کرین گے بدمست ہو کر دند مچائین گے کودین گے ناچین گے آپ بھی ان مین جا ملا۔

اب کیا تھا پھر جو مستون کا شور ہوا الامان و الحفیظ مستون کے نعرے الہی توبہ عجیب عجیب فحش مضحکون او بھانڈون کے سے گیت نقلیون کی نقلون اور بدتہذیبون کی آوازون سے کان کر

ہوگئے - یہ قہقہے اور سنتون کے لاُ ابالی نعرے گویا ان ہیبت ناک آوازون کے جواب تھے کہ جو فطرت کی طرف سے سکان جہاز کو دہلا دینے والے آوازے آرہے تھے -

مگر مشکل سے ایک خفیف جھلملاہٹ مشرق کی طرف نمودار ہوئی تھی جسکو جھلملاہٹ بھی نہ کہنا چاہیے مگر رات کی تاریکی کی کمی سمجھنا چاہیے کہ ایک سخت اور تند جھونکے کے ساتھ نہایت بڑی لہر بدنصیب جہاز پر اپنی پوری قوت سے حملہ آور ہوئی اسکے حملہ آور ہوتے ہی شہتیرون کی چرچراہٹ لہرون کے کان پھاڑنے والے ہیبت ناک شور کے ساتھ سنائی دی اصل مین اب ہم تینون کو یہ خبر نہ تھی کہ ہم کون ہین اور کہان بیٹھے ہوے ہین اور ہم مین باہم کیا تعلق ہے - واقعی یہ نازک حالت مین کبھی نہین بھولونگا ہمارا ایسا جانبازانہ تعلق اور پھر اس ستخیز مین ہماری یہ نوبت ہو جائے کہ ایک دوسرے کی خبر نہ ہو -

جس تختہ پر کہ مین سوار تھا اور جسپر کہ میری پیاری شہزادی اور نوجوان یوسف بیٹھے ہوے تھے زور سے ایک لہر کا تھپیڑا لگا جس نے ہم تینون کو علحدہ علحدہ کر دیا -

جب میری آنکھ کھلی ہے تو مین نے اپنا سر ایک ایسے شخص کے زانو پر دیکھا کہ جس سے مین واقف تھا مگر اضطراب مین آنکھین کھولتے ہی بند کر لین - بڑی دیر تک مین اسی غوطہ مین پڑا رہا کہ یہ عالم ارواح ہے جہان مین لیٹا ہوا ہون یا کوئی اور عالم ہے اس لیے کہ ہم تینون ساتھ ہی غرق تو ہو چکے تھے پھر میرا زندہ رہنا ایک حیرت انگیز بات ہے -

وہ شخص جس کے زانو پر میرا سر تھا یہ وہ فقیر تھا کہ جب مین فغفو شنتری کے پاس رہتا تھا میرے پاس آکر اسنے اپنی سرگذشت سنائی تھی اور اپنے کو سلطان روم کا بیٹا بیان کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ مین آسمان پر رہتا ہون -

**فقیر** - پیارے عمرو عیار یہ سمان بہت اچھا ہے لو آنکھین کھولو گذشتہ آفتناک واقعون کو بالکل بھلادو اور اب اس خطہ کی سیر کرو کہ جو تمھاری دلی کلفت کو بھلادیگا اور تم مین نئی جان پیدا کر دیگا -

**مین** - میری شہزادی سیمیس کہان ہے اور یوسف کا بھی کہین پتہ ہے -

**فقیر** - شہزادی اور یوسف کی مجھے خبر نہین تم اگر اٹھو تو مین تم سے پوری کیفیت بیان کرون -

یہ سنکر مین اٹھ بیٹھا اور پھر جب مین نے خیال کیا تو اپنے کو ایک ایسے تخت پر دیکھا کہ جسکی نرمی کو مخمل رومی پہونچتی تھی اور نہ اسکی خنکی کو اور فرحت بخش لطافت سے دنیا مین کوئی چیز مقابل ہو سکتی تھی نہ کوئی

اُس پاس مکان تھا نہ محل تھا نہ کوئی چھت تھی نہ کوئی جانب تھی۔ نہ مشرق۔ نہ مغرب۔ نہ جنوب نہ شمال کچھ بھی نہ تھا۔ گو شہزادی کے غم جدائی اور یوسف کی مفارقت کے الموں نے میرا دل چور کر دیا تھا مگر تاہم یہان کا سماں دمبدم ایسی تازہ روح پھونکتا تھا کہ غمون کا اثر مجھ پر کم ہونے لگا۔ مین نے بھوچکا ہو کر دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہے کونسا شہر ہے کونسا مکان ہے یہان مجھے کون لے آیا ہے اور میرے سب ساتھی کہان ہین۔

فقیر۔ کیا تم مجھے بھول گئے جانتے ہو کہ جہان تم بیٹھے ہوئے ہو یہ آسمان ہے ہوا کے تخت پر تم اس وقت متمکن ہو۔ مین تمھین ڈوبتی ہوئی حالت سے نکال کر یہان لے آیا پہلے تم مختلف آسمانون کی سیر کر لو اگر تمھارا یہان رہنے کو جی چاہے گا ہمیشہ کے لیے رہنا ورنہ جہان طبیعت چاہے گی تو سیر کرنے کے بعد جس زمین پر تمھاری اُترنے کی مرضی ہو گی مین تمھین پہونچا دونگا۔

فقیر نے یہ باتین کچھ اطمینان بخش طریقہ اور لہجہ سے کہی تھین لیکن پھر بھی اپنے دونون رفیقون کا خیال میری طبیعت سے ڈھل گیا۔ اور مین آسمانون کی سیر کرنے کے لیے آمادہ ہوا۔

فقیر۔ مین جانتا ہون کہ یہان کی فرحت بخش ہوا نے تمھاری دلی کدورت کو دھو دیا اور اب تمھارے دل مین وجد انگیز شادمانی موجین مار رہی ہے۔ مین تمھارا ہمیشہ کا بہی خواہ ہون مین نے جب دیکھا کہ تم ڈوب رہے ہو نہایت پھرتی سے تمھین اُٹھا لیا۔ یہان تمھین آئے سترہ دن ہوئے اٹھارھوین دن تم ہوش مین آئے ہو لیکن یہ مین تمھین خوش خبری سُناتا ہون کہ آسمان کی سیر مین کم سے کم تین تین برس چاہیے ہین اگر دو تین برس مین بھی سیر کر لی تو اپنی خوش قسمتی سمجھنا۔

مین۔ یہان سیر کے قابل کیا بات ہے نہ کوئی پر فضا میدان ہے نہ کوئی بہتی ہوئی نہر ہے۔ نہ کسی مصفا چشمہ پر دو طرفہ سر سبز درختون کا … یہ ہے نہ کوئی عظیم الشان خوبصورت محل ہے۔ نہ کوئی خوش قطع شہر ہے۔ نہ کوئی بار آ… میوہ دار باغ ہے کہ جس مین جوانان خوش رو بستے ہوئے معلوم ہوتے ہین نہ حسینان شوخ و شنگ مجھے آرائین … اور غمزون کا کوئی شکار معلوم ہوتا ہے۔ نہ تیر ابرو کا کوئی گھائل دکھائی دیتا ہے۔ آپ بھی اد… اب … باز عاشقون کے خونی پرسے لطف دکھا رہے ہین۔ نہ سرخوش مستون کے نعرے فراد دے رہے ہین۔ نہ بلبلون کے نغمے نئی نئی روح تنون مین پھونک رہے ہین۔ اور نہ سرو پر بیچاری قمری اپنے دلبر کا وظیفہ پڑھ رہی ہے۔ آپ مجھے بھلا سیر کیا دکھائینگے جہان ان باتون مین سے کوئی بات

نہین ہے پھر بھلا وہان دل چسپی کی بات کیا ہو گی۔ یہ سنکر فقیر نے قہقہہ مارا اور کہا پیارے عمرو عیار یہ باتین تم کبھی نہ کرتے اگر اس عالم کی فطرت سے تمھین اطلاع ہوتی۔

جس دنیا مین کہ تم نے اتنی عمر گذاری ہے اور آیندہ یقیناً اور بھی کچھ مستعار حیات کے دن گذارو گے ویسی دنیا بلکہ اس سے عظیم الشان عالم ان آسمانون پر جنکی مین تمھین سیر کراؤن گا سیکڑون بلکہ ہزارون ہین۔ اور جتنی دل چسپیون کی باتین تم نے بیان کی ہین اس سے لاکھون حصہ زیادہ دل لگی کے سامان یہان بھی موجود ہین۔ ہر سیارہ بجاے خود ایک نئی دنیا ہے اور جو چیزین کہ تم نے بیان کین اس سے زیادہ افراط سے اور اس سے زیادہ دلکش یہان ملین گی۔

یہ سنکر مین خوش ہو گیا اور میری تمام مایوسیان کہ یہان کچھ بھی نہین ہے جاتی رہین بلکہ مین نے عزم کر لیا کہ اگر موقع ہو گا تو مین فقیر سے التجا کر کے یہین رہ جاؤنگا۔ فائدہ کیا کہ ہم دنیا مین جا کر آفت مین پھنسون۔ مین خوش ہو کر۔ تو پھر آپ مجھے لے چلین اور ہر نئی دنیا کی سیر دکھائین۔

فقیر نے مجھے اپنی گود مین لیا اور آسمان کی طرف چلا۔ مین اپنے ناظرین فسانہ سے معافی چاہتا ہون کہ مفصل حال وہان کے نئی روح پیدا کرنے والے اور دلکش سمان کا بیان نہین کر سکتا جہان مین اُڑ رہا تھا یہ خطہ آزاد تھا اور یہ ملک ہوا کا تھا نہ مجھپر کوئی حکمران تھا نہ مین کسی کا محکوم تھا نہ مجھپر کسی کا قبضہ تھا نہ مجھے ضرورت تھی کہ مین کسی کے خوش رکھنے کے لیے اطاعت کرون یا کسیکو اپنا محکوم بناؤن نہ امیدین تھین کہ جو مایوسی کی صورت بنکر مجھے تکلیف دیتین نہ کوئی نئی آرزو دل مین پیدا ہوتی تھی کہ جسپر کامیاب ہونے کی تدبیر نئی نئی خلش دل مین پیدا کرتی اور تازہ تازہ فکرون کا انبار میرے نازک دماغ پر ڈالتین طبیعت ایسی مطمئن ہو گئی تھی کہ نہ گذشتہ جانکاہ خیال رفقا کی مفارقت کا تکلیف دہ تھا اور نہ جہاز کی تباہی اور ساتھیون کے ڈوب جانے مین جو آفتین نازل ہوئی تھین انکا کوئی المناک اثر قلب پر باقی رہا تھا۔ یہان کا لطیف جانفزا سمان مین کیا بیان کرون کہ مجھے کیا کیا لطف دکھا رہا تھا۔ ایسے خطہ مین پرواز کرتا ہوا مین سیدھا "قمر کی دنیا" ایک نئی دنیا مین پہونچا۔ یہان کے جنگل گو ویسے ہی تھے مگر پھر بھی نرالی طرز کے تھے انکی رونق اور سبزی آنکھون مین کھپی جاتی تھی۔ انکی ہواؤن کے جھونکے اطمینان بخش تھے اور پژمردہ قلوب کے لیے اکسیر کا حکم رکھتے تھے۔

مین۔ یہ کونسی دنیا ہے اور یہ جنگل کس شہر کے ہین کہ جن سے آنکھون مین قوت ہے اور دل ہاتھون بڑھ رہا ہے

فقیر۔ یہ دنیا جہان تم نے قدم رکھا ہے چاند کا عالم ہے زمین پر جہان تم پیدا ہوے تھے چاند گا گھٹتا بڑھتا

دیکھتے ہو گے یہ وہی چاند ہے جہانکی صحت بخش ہوا اور اسکے جانفزا نظارے کیا کیا کچھ تمھاری طبیعت پر اپنا نیک اثر پیدا کر رہے ہین۔

مین۔ یہ چاند وہان سے تو بہت چھوٹا معلوم ہوتا تھا اور یہان ایک وسیع عالم دکھائی دیتا ہے۔

فقیر۔ یہ صرف دوری کا باعث ہے ورنہ چاند تمھاری دنیا سے اتنا چھوٹا نہین ہے کہ وہ کسی ایک حصہ دنیا کے برابر ہو وسعت مین ہان فرق ہے تو وہ فرق ایسا بہت نہین ہے۔

مین۔ کیا یہین سے شروع ہو گیا۔ اس مین آبادی نہین ہے۔

فقیر۔ نہین آبادی کیون نہین ہی یہ جنگل ہی جہان پہلے ہی تمھارا قدم پڑا ہے جب تم آبادی مین چلو گے تو تمھین معلوم ہو گا کہ چاند مین کیسی گنجان آبادی ہے۔ کرورون آدمی ہر قوم اور ہر ملت کے آباد ہین۔

مین۔ یہ داغ جو زمین پر سے دکھائی دیتے ہین کیا ہین۔ اور انکی فطرت کیسی ہے۔

فقیر۔ یہ داغ پہاڑ ہین اور زمین ہی جہان آبادی ہی۔ باقی جو حصہ صاف ہی وہ پانی ہی۔

یہکہکر فقیر نے پھر ایک سیارہ کی طرف اشارہ کرکے بتایا اور کہا یہ سیارہ جو سامنے چمک رہا ہے تمھاری وہی دنیا ہی جہان تم پیدا ہوئے اور تم نے یہ تکلیفین سہی ہین اور ابتک گوناگون مصائب جھیلتے رہے۔

مین۔ یہ چھوٹا سا سیارہ سخت تعجب کی بات ہے اتنا چھوٹا سا معلوم ہوتا ہے۔

فقیر۔ نہین کچھ تعجب کی بات نہین ہے اس سے بہت فاصلہ پر ہو لاکھون کوس کا فاصلہ ہے اس سبب سے تمھین تمھاری دنیا اتنی چھوٹی معلوم ہوتی ہی۔ یہی وجہ ہے کہ تمھین زمین پر سے چاند اتنا چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔

غرض مین کہان تک بیان کرون اصل یہ ہے کہ مین نے چاند کے ہر شہر کی جو اپنی خوش قطعی اور گنجان آبادی مین لاثانی تھا سیر کی۔ اور ہر قسم کے آدمیون کو دیکھا۔ وہی جھگڑے وہی ٹنٹے۔ وہی فسادجو ہماری زمین پر ہوتے ہین برپا دیکھے۔ وہی قوانین ملکی اور وہ ہی اُن کی پابندی کی تاکید اور وہی باہم سلطنتون مین جدال و قتال وہی مختلف مذاہب پر ردوکد غرض کوئی بات ایسی ملاحظہ نہین کی کہ جن مین کچھ بھی فرق ہماری دنیا سے دکھائی دے۔ جب مین چاند کی سیر کرچکا تو فقیر نے آفتاب کی طرف پرواز کی۔

فقیر۔ آفتاب کا عالم تمھاری دنیا سے ہزارون درجہ بڑا ہے جتنا وقت تمھارا اسکے دیکھنے مین صرف

ہوگا اسکی مدت ایک سال سے کم نہیں ہوگی۔ میری تیز پروازی کا یہ صدقہ ہے کہ تم ایک برس میں کرۂ آفتاب کو طے کروگے ورنہ کئی سال میں بھی کوئی آفتاب کے گرد نہیں پھر سکتا میں ایک لمحہ میں کئی سو میل طے کرلیتا ہوں اس حساب سے ایک سال میں میں تمھیں تمام عالم کی سیر کرا دونگا فقیر کے صدقہ میں میں نے آفتاب کے کرہ کی خوب سیر کی وہاں بھی یہی جھگڑے فساد یہی نخوت و غرور یہی عاجزی و انکساری ملاحظہ کی۔ ہزاروں باغ اور بڑے بڑے شاہوں کے محلات دیکھے بازاروں میں غول کے غول قسم قسم کے آدمیوں کے پھرتے ہوئے معلوم ہوئے۔

ہر شخص اپنے حال میں سرخوش دکھائی دیا۔ نئی نئی صورتیں نادیدہ و شنیدہ۔ ناشنیدہ اطوار والے اشخاص عجیب طرز و انداز کے پھرتے ہوئے معلوم ہوئے۔ خوب دل بھر کر سیر کی وہ وہ عمدہ گنجان آبادی کے شہر دیکھے کہ بس یہی جی چاہا کہ یہیں رہ پڑوں مگر پھر نئی دنیا کے دیکھنے کا شوق آگے چلنے پر مجبور کرتا تھا۔ ان مختلف سیاروں کی بھی سیر کی جو آفتاب کے برابر اور اس سے بڑے تھے اور ان کی پرفضا سموں کو دیکھا جن کا کبھی خیال خواب میں بھی نہیں آیا۔

یہ بھی معلوم نہیں کہ کتنے دن سیر میں گذرے اور اپنے بچھڑے رفقا کا کیا حال ہوا کیا وہ ڈوب گئے یا پریشان کسی تختہ پر کسی ویران کنارہ پر پہونچ۔

جب فقیر سیر کرا چکا تو اسنے اپنی خاص جگہ پر آکر مجھسے یہ کہا لو پیارے ہماری عمر تو پوری ہوگئی اب ہم جاتے ہیں تمھیں اختیار ہے کہ چاہو تم یہاں رہو یا کہیں اپنی دنیا کے کسی حصہ میں چلے جاؤ۔ چونکہ مجھے تم سے محبت ہوگئی تھی اسلیے میں نے تمھیں ان عالموں کی سیر کرادی کہ جنکا خطرہ بھی تمھارے دل میں گذرا تھا فقیر کی ان اکھڑی اکھڑی باتوں سے جو کسی قدر بیرخی سے کر رہا تھا مجھے میری راحت جان شہزادی سیمس اور یوسف کا خیال آگیا۔ تمام فرحت جو میں نے کئی برس آسمان کی سیر سے حاصل کی تھی صرف اپنے رفقا کے خیال سے خیرباد ہوگئی۔

فقیر۔ تمھاری طبیعت سے معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنی پیاری دنیا میں جانا چاہتے ہو۔

میں۔ ہاں یہ تو میں چاہتا ہوں کہ پھر اپنی دنیا میں جاؤں اور وہیں اپنی زندگی کے دن پورے۔ میں تو آفتابی دنیا میں رہتا لیکن میری پیاری شہزادی سیمس اور میرا جگری دوست یوسف کہاں ہوگا جسکی جدائی کا غم مجھے آدھا کیے دیتا ہے جب مجھے اپنی بدقسمتی پر خیال آتا ہے تو میں آٹھ آٹھ آنسو روتا ہوں

ذرا کچھ فرحت کا سامان میرے لیے مہیا ہوا اور پھر وہی مصیبت اور آفت دُگنی ہو کر مجھ پر ٹوٹی اگر کم بخت ہمیشہ مصیبت اور سختی ہی رہے تو وہ معلوم نہ ہو۔ اور نہ اس سے کچھ تکلیف ہو لیکن بڑا ستم یہ ہے کہ راحت کے بعد مصیبت غضب ڈھاتی ہے۔

اس طالع شور کا تو چارا ہی نہیں
اغیار کو نوشجان مے وصل کہ یان
دنیا مین ایک علاج ہمارا ہی نہیں
اک شربت مرگ کچھ گوارا ہی نہیں

فقیر۔ اچھا تم آنکھین بند کر لو کہ اسکے حکم کی فوراً تعمیل کی گئی یکایک مین نے اپنے کو پھر اسی پتھر پر دیکھا کہ جو یونان کے قریب سرحد مین پڑا ہوا تھا۔ یہین سے مجھ پر آفت آئی تھی اور یہین سے میرا ساتھ مختلف غمون کا ہوا تھا یہ وہی سرحد تھی کہ جہان شہزادی سیمبس کی سلطنت تھی اور وہ بیچاری میرے سبب سے تباہ و برباد ہو کر مجھ سے ملی تھی۔

## تیرھوان باب

### مصیبت پر مصیبت

جب میری آنکھ کھلی تو وہی چشمہ اور وہی پتھر پایا چشمہ خشک ہو گیا تھا اور سر سبز میدان خزان دیدہ ہو گئے تھے مین نے جب اس سرزمین کو خوب پہچان لیا تو اپنی بدبختی اور بدنصیبی پر ایک آہ بھری اور کہا حیف صد حیف پھر وہی کرب و بلا ہے خدا اپنا فضل کرے اسی سرزمین پر مین نے مختلف آلام اور طرح طرح کے آسیب سہے تھے دیکھیے اب مجھ پر کیا آفت آکر پڑتی ہے۔

مین کئی روز تک وہین پڑا رہا اور اپنی حماقت سے نہ مین نے اپنی خوراک کی جستجو کی اور نہ اس ستم مآب سرزمین کو چھوڑا کچھ تو غمون کا ہجوم اور اُنکا خونی اثر اور کچھ آفتون کا جھرمٹ اور اُنکا زور شور اور پھر کئی وقت کا فاقہ غش پر غش لا رہا تھا۔ مین اُن سب کا شکار بن رہا تھا اور مجھ پر ہر قسم کی نئی آفت اپنی پوری قوت بتا رہی تھی کبھی مین اس جان کندنی کی حالت مین چونک پڑتا تھا اور کبھی غنودگی کی حالت مین مدہوش ہو جاتا تھا اسی کشمکس اور ناگفتہ بہ حالت مین مین نے تیز تیز قدمون کی آہٹ پائی۔ بات اس ... طرابانہ قدم اُٹھاتے ہوئے میری طرف بڑھ رہے تھے۔

مجھے اپنی ہی جان کا ہوش نہ تھا کہ قدمون کی آہٹ سے چونکتا ہوتا اور اُنسے دریافت کرتا کہ تم کون ہو۔ مین اپنی اُسی قابل رحم حالت مین پڑا رہا اُنھون نے میرے سرہانے کھڑے ہو کر یہ باتین کین جنھون نے

رہی سہی اور بھی میری قوت کو توڑ دیا۔ ایک شخص بولا جسکی آواز سخت کرخت اور درشت تھی یقیناً یہ ہی شخص ہے جس نے طبیب اور کئی وزرا کو قتل کیا تھا۔ اور شہزادی کو لیکر بھاگ گیا تھا۔

دوسرا بولا نہین جی وہ نہین ہے مین نے قریب سے شفاخانہ مین اُسے دیکھا ہے وہ بالکل بے ریش وبروت تھا اسکے تو خاصہ سبزہ آغاز ہے وہ بچہ تھا اور یہ بہت بڑا چھپتا نوجوان ہے۔

تیسرا بولا عجب ناتجربہ کار اور حماقت شعار شخص ہے لاحول ولاقوۃ استغفر اللہ ارے میاں جبکہ پہلے بچہ ہوگا اب ہو بھی تو کئی برس گئے بڑا ہوگیا ہوگا۔ ہان خوف یہ کرنا چاہیے کہ یہ جادوگر ہے ایسا نہ ہو کہ ہماری خبر لے لے۔

پہلا بولا۔ میان جانے بھی دو ناحق اس مین اسکی گرفتاری سے اور آفت نہو اور ایک سخت خلل نہ پڑجائے بڑی دیر تک یہ لوگ مشورہ کرتے رہے بعد ازان مجھے چھوڑ کر چلے گئے

جب وہ دور نکل گئے تو مین اپنی جان کے خوف سے اُٹھا اور ایک جانب روانہ ہوا گو میری رفتار کی قوت سلب ہوچکی تھی اُن ہی مہلک اسباب سے جن کو مین بیان کرچکا ہون لیکن پھر بھی جان کا خوف میرا رہبر بن گیا تھا اور مین تیز تیز قدمون مین جانب غرب چلنے لگا۔ مین نے بہت مشکل سے تین فرسنگ کا راستہ طے کیا ہوگا کہ میری قوت رفتار نے جواب دیدیا۔ مین دھڑام سے جا پڑا اور مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک زمیندار میرے قریب آیا۔ اُس نے ترس کھا کر مجھے اُٹھایا اور اپنے جھونپڑہ مین لاکر ایک ٹوٹے ہوئے کھٹولے پر لٹا دیا۔

اسکی لڑکی جو بے گناہ اور باعصمت تھی میرے لیے اپنے باپ کے کہنے سے دودھ کا پیالہ لائی دودھ پیتے ہی مین نے آنکھین کھول دین۔ اور جن الفاظ کو کہ مین زبان سے ادا کرسکا مین اسکا شکریہ ادا کیا۔ زمیندار نے کھیت پر جاتے وقت اپنی لڑکی سے کہا تو اپنے مہمان کو تکلیف نہ دیجیو اور جس چیز کی اُسے ضرورت ہو بشرطیکہ تو مہیا کرسکے فوراً اسکی خدمت مین حاضر کیجیو۔ یہ ہدایت کرکے وہ چلا گیا جس جھونپڑہ مین کہ مین لٹا یا گیا تھا وہان سوائے لڑکی کے اور کوئی نہین تھا۔ وہ لڑکی جو میری تیمارداری کے لیے مقرر ہوئی تھی جہان کی آلائش اور ناقابل کدورتون سے پاک تھی۔ اسکی نرم بھولی بھولی صورت بے لوث اور شباب خیز چہرہ اسکے تیرہ سالہ ہونے کی شہادت دے رہا تھا۔ زمانہ کے مختلف عمرون اور چنچل عشوون سے اُسے مطلق حصہ نہ ملا تھا۔ وہ حسین تھی لیکن یہ نہ جانتی تھی کہ مین حسین ہون اور میرا حسن ناظرین پر کیا غضب ڈھائیگا

تمام جہان کی خوبیان تمام عالم کی بیش بہا صفات سے فطرت نے اُسے حصہ دیا تھا لیکن ہنوز وہ اپنے قیمتی ہنرون سے محض ناآشنا تھی - وہ اپنے کو ایک غریب کسان کی عاجز لڑکی جانتی تھی اور اپنے کو خدا کی مخلوق مین سب سے زیادہ کمتر خیال کرتی تھی -

اسکی رنگت مصفا اور ہلکی ہلکی گلابی مائل سرخ تھی - اسکی آنکھین گہری گہری سیاہ اور روشن تھین - اسکی آنکھون مین حسن کے بھڑکتے ہوے شعلہ روشن ہو رہے تھے - اسکی پیشانی حد اعتدال سے زیادہ چوڑی نہ تھی - اسکی بھوین زیادہ جھکی ہوئی اور گھندار تھین - انکی سیاہی روشن آنکھون اور چمکتے ہوے تر و تازہ گلابی رخسارون پر نہایت خوبصورت معلوم ہوتی تھین گو اسکی عمر تیرہ برس سے زیادہ نہ تھی لیکن پھر بھی اسکا قد لمبا اور خوبصورت تھا - اسکے اعضا قوی اور مضبوط تھے -

اسکے جسم پر خوب گوشت کے پشتارے چڑھ رہے تھے مگر اُس مُٹاپے سے وہ بھدی نہ معلوم ہوتی تھی بلکہ اُسکے جسم کی گُلائی اور بھی اُسکے حسن اور اُٹھتی ہوئی جوانی کی شہادت دیتی تھین - اسکے پاک اور بے لوث سینہ کا اُبھار اپنا غضب انگیز جلوہ حسن پرست نگاہ مین دکھا رہا تھا - اسکی گردن ایسی لمبی اور حسین تھی کہ شاید ہی کسی صورت مین فطرت نے گردن بنانے مین ایسا ہنر دکھایا ہو - ہمہ عشوہ ہمہ غمزہ ہمہ ناز - میری شہزادی سمیس بھی گو فطرت کی بانگی کا کامل نمونہ تھی لیکن اسکے حسن مین شاہی تمکنت دولتمندی کی عظمت کسی قدر امیری نخوت اور پھر اسکے اوپر اپنے حسن کا اندازہ کرنا یہ سب باتین بیشک جانباز عاشقون کی نگاہون مین کیا کیا نئے نئے کرشمہ نہین پیدا کرتین اور انکے اُنس پذیر قلب پر کیا کیا کچھ محبت خیز اثر نہین ڈالتین لیکن پھر بھی اس زمیندار کی لڑکی کی سادگی حسن اور سیدھی سادھی خوبصورتی اور ہی کچھ منہ سے بول رہی تھی - اسکے کپڑے بہت سادے اور زردہ تھے لیکن وہ لڑکی اپنی اُسی حالت مین خوش تھی وہ جانتی تھی کہ روز ازل ہی سے ہماری قسمت یہی ہوئی ہے اسلیے وہ خوش تھی اور اسکی اس مبارک خوشی کی انتہا مقدس قناعت پر ختم ہوتی تھی - وہ مقدس قناعت کہ جسکی آرزو بڑے بڑے ولی اور خدارس کرتے ہین - اپنی اس آب و تاب سے میرے پاس آبیٹھی اور بہت لجاجت اور ادب سے یہ عرض کیا حضرت جس چیز کی آپ کو ضرورت ہو وہ بلا تکلف فرما دیجیے گا کیونکہ میرا باپ مجھے تاکید کر گیا ہے کہ جہان تک تجھسے ہوسکے اسکی خاطرداری مین کوشش کیجو اس لیے اگر آپ مجھسے خدمت لین گے تو یہ میرے والد کی خوشنودی کا باعث ہوگا -

مین - مین تمھارا اسی قدر ممنون ہون جتنا کہ تمھارا احسان شہادت دیتا ہی تم نے یا تمھارے والد نے مجھ جیسے

احسان کیا ہے مین اسکا عوض تمام عمر بیش بہا صلون سے بھی نہین اتار سکتا مجھے کسی چیز کی چندان ضرورت نہین ہے صرف مین اتنا عرض کرتا ہون کہ آپ اپنا خالی اور فرصت کا وقت میرے ساتھ گذاریے مین خستہ حال پردیسی ہون تنہائی اور وہ بھی غیر جگہہ کی تنہائی مجھے کاٹنے کو دوڑتی ہے مدت ہوئی کہ مین انسان کی صورت کو ترس گیا ہون اب مین چاہتا ہون کہ تم جیسی پاک اور صاف خاتون میرے پاس کچھ دیر بیٹھے اور اپنی صحبت سے مجھے مشرف کرے۔

لڑکی۔ شرمندہ ہوکر۔ اس مین مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے مین بہت خوشی سے آپ کے پاس بیٹھون گی اور صرف خالی نہین بیٹھنے کی بلکہ آپ کا دل ادھر اُدھر کی دلچسپ حکایات اور خوش مذاق کہانیون سے بہلاؤنگی یہ باتین اسکی میرے لیے حضرت عیسیٰ کا کام کر رہی تھین پھر رفتہ رفتہ گذشتہ غمون کا اثر میری طبیعت سے ڈھلنے لگا اور اس جمیل لڑکی نے مجھے اپنا کچھ ایسا محو بنالیا کہ میرا دل پورا چارون طرف کے تفکرات سے قطع ہوکر اسی طرف جا ملا اور خود بخود میرا دل اس طرف مائل ہوا کہ میری دوامی خوشی کا باعث یہی جمیل لڑکی ہوگی۔

مین۔ تمھاری والدہ کہان ہین کیا اور کوئی تمھارا بھائی بند نہین ہے

لڑکی۔ روکر اور اپنی روشن مصفا آنکھون مین آنسو ڈبڈبا کر۔ میری والدہ کا جب میری عمر چھ برس کی تھی انتقال ہوگیا۔ مین سخت بدقسمت ہون کہ مین نے اپنی پیاری مان کی سرپرستی مین پرورش نہین پائی۔

یہ کہکر وہ لڑکی باوجود قوی ضبط اور زبردست روک کے بھی رونے لگی۔ ہرچند وہ کوشش کر رہی تھی کہ آنسوؤن یا گریہ کی اُٹھتی ہوئی گھٹا کو اپنے فکر کی تیز اور کوندتی ہوئی برق سے چاک کر ڈالے اور اسے مات دینے مین کامیاب ہو اور بظاہر اپنی آنکھین آنسوؤن سے صاف کرکے ہو بیٹھے لیکن وہ نہ کر سکی اور اپنی کوشش مین ناکام رہی۔

غضب انگیز گریہ نے اسکے قلعہ صبر پر نمایان فتح حاصل کر لی تھی جب وہ کامل بیتاب ہوگئی اُٹھ بیٹھی اور جھونپڑہ کے باہر چلی گئی اسکا یکایک یون اُٹھکر چلا جانا صرف میرے لیے تھا۔ اسے خیال تھا کہ کہین میری بے اختیار زاری میرے مہمان کو تکلیف نہ دے باہر سے وہ کامل گھنٹہ بھر مین آئی اسکی آنکھین سرخ تھین اور اسکے گلابی مائل رخسارون پر کسی قدر زردی و تیز سرخی جھلک مارنے لگی تھی غم کی خونی جھلاہٹ

کسی قدر اسکے بے لوث اور بے گناہ رخساروں چمکنے لگی تھی وہ شرمندہ ہوکر آئی اور خاموشی سے میرے سرہانے بیٹھ گئی میں بھی اٹھکر ہو بیٹھا تھا

لڑکی ۔ شرمندہ ہوکر۔ میں بڑی کم بخت اور بدنصیب ہوں کہ میرے سبب سے آپکی خوش صحبت میں ایسا عظیم الشان خلل پڑا لیکن آپ معاف کرینگے جب آپ یہ بیساختہ گریہ میرے اضطراب کے باعث سنیں گے ہر چند میں نے کوشش کی لیکن مجھسے نہ ہو سکا اور میں ناچار خوب دل کھولکر روئی۔ میری ماں مجھے بہت پیار کرتی تھی میری ماں بات بات پر اسطرح آمین کرتی تھی آپ تکلیف اٹھاتی اور ہر طرح مجھے آرام دیتی اُسکی ممتا بھری شفقت مجھے یاد آگئی ۔ میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ میرے اس بے محابا رونے میں مجھے معاف کرینگے ۔ اور اسکا ذکر بھولے سے بھی میرے والد کے آگے نہ کرینگے ۔ یہ کہکر وہ ہاتھ باندھکر میرے پیروں پر گر پڑی اور نجاجتانہ نہایت منت عاجزی سے اُس نے یہ التماس کیا ۔ واقعی میں سخت بدنصیب ہوں کہ میرے مہمان کی صرف مجھ کم بخت کے اضطراب اور بے اختیاری کے سبب طبع اقدس مکدر ہوئی ۔

نکل آیا اگر آنسو معافی ہو مجھے پیارے
سدا معذور ہے مضطر نکل آیا نکل آیا

یہ باتیں اسکی میری طبیعت پر پوری اور کامل شیفتگی کا اثر کر رہی تھیں ۔ میں اسکی ان باتوں سے اور بھی اُسپر فریفتہ ہوگیا میں نے لرزتے ہوے ہاتھوں سے اُسکے سر کو اُٹھایا اور یہ الفاظ زبان پر لایا ۔

یہ آپ کیا فرما رہی ہیں آپ میری مخدومہ ہیں میں اس اضطرابی کا اندازہ خوب کر سکتا ہوں جو آندھی اور مینہ کی طرح آپ کو ابھی لاحق ہوگئی تھی پیاری میں سچ کہتا ہوں تم یہ ہرگز نہ خیال کرنا کہ میں کسی پہلو سے بھی تمہاری تکلیف یا رنجش کا باعث ہونگا تمہاری بے لوث طبیعت اور نتھرے ہوے خیالات پر میں جان و دل سے فدا ہوں ۔ تم کسی قسم کا میری طرف سے ایسا خیال نہ کرو جو تمہاری تکلیف کا باعث ہو ۔ میں تمہارا خادم ہوں اور مجھے تمہارا خادم بننا فخر ہے ۔

میری ان باتوں سے اسکی گونہ تسلی ہوئی اور وہ کسی قدر خوش ہوکر یہ کہنے لگی اگر آپ یہ فرماتے ہیں میں بھی آپ کی لونڈی بننا اپنا فخر خیال کرتی ہوں ۔ واقعی آپ شریف اور معزز شخص ہیں آپ کا آنا مبارک ہو ۔ ابھی تک میں دیکھتا تھا کہ لڑکی کی طبیعت ٹھہری نہ تھی اور نہ اسکا اطمینان برقرار ہوا تھا ۔ اسکا دل اُمڈا چلا آتا تھا اور اُسکی چھاتی بھری آتی تھی وہ چاہتی تھی کہ خوب جی کھول کر رو دے اور اپنی جگہ ہی بھڑاس نکالے

لڑکی - مین ایک گنوار زمیندار کی لڑکی ہون اگر میری گریہ اور بھونڈی آواز سے آپ کو کدورت نہ حاصل ہو تو مین کچھ گاؤن مین چاہتی ہون کہ اپنے کو ضبط کرون لیکن اندرونی آگ جو میری چھاتی مین مشتعل ہو رہی ہے مجھے اُبھار رہی ہے کہ مین اپنی مان کے غم مین اپنا گریبان چاک کرکے جنگل مین نکلجاؤن اور صحرا بہ صحرا یون ہی ویران خاک اُڑاتی ہوئی پھرون - مین نہین جانتی کہ تمھارے صرف ذرا سے دریافت کرنے نے مجھپر کیا اثر کیا - رونا نہین تھمتا -

مین - بہت خوشی سے مین سنون گا بیشک تم گاؤ اس زور طبیعت کے وقت خواہ کیسا ہی بے اصول گانا گاؤ گی جب بھی وہ لطف پیدا کریگا -

میری یہ درخواست سنکر وہ بہت خوش ہوئی اور ایک پُرانا دف اُٹھا کر الاپنے لگی غزل پوری نہ کی تھی کہ اس کی ہچکی بندھ گئی یہان تک کہ وہ مدہوش پیچھے جا پڑی جب تک مین نے چکنی مٹی گیلی کرکے اُسے نہ سُنگھائی وہ چیت بیہوش پڑی رہی چونکہ وہ غزل دردناک اور رُلا دینے والی ہے اس لیے ادھوری ہی ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے - **غزل**

کیا مرے قتل پہ حامی کوئی جلاد بھرے
آہ جب دیکھ کے مجھ سا ستم ایجاد بھرے

خون دل پینے مین خود کردہ محنت اے کاش
ساغر دہر مین ساقی مے بیداد بھرے

کہین ہو جائے وصال آہ بلا سے چھوٹون
ہجر کا دکھ کوئی کب تک دل ناشاد بھرے

تیشہ کچھ دشنہ شیرو یہ نہین اے غیرت
اپنے ہی خون سے مگر دامن فرہاد بھرے

ہون مین وہ صید جگر خون اسیری مشتاق
جو پس ذبح بھی ہر دم دم صیاد بھرے

پھر تو سرگوشی دشمن مین بھی تاثیر نہو
گر نہ کان اسکے فغان گلہ ارشاد بھرے

چارہ گر اسکی خطا کیا مرے تن مین نہ رہا
خون اتنا کہ سر نشتر فصاد بھرے

دمبدم رنگ ہے تغیر مرا حیران سے ہے
رنگ کیسا مری تصویر مین بہزاد بھرے

نصف گھنٹہ کے بعد وہ بیچاری ہوش مین آئی اُسنے جلدی سے اپنے کپڑے درست کیے اور جھاڑ پونچھکر اُٹھ بیٹھی - جب وہ ہوش مین آئی اُسکی صورت پر خفت جلوہ دے رہی تھی - اور شرمندگی عیاں غضب برستی تھی - مگر وہ کوشش کر رہی تھی کہ بہت جلد اپنی شرمندگی کو اپنے چہرہ پر سے کھودے مگر اسکی

یہ کوشش محض بیکار تھی۔ اسی کشمکش کی حالت مین زمیندار چند پرند شکار کیے ہوے اور ایک ظرف مین دودھ لیکر آیا۔ لڑکی اپنے باپ کو دیکھکر اُٹھ بیٹھی اُسکے ہاتھ سے دودھ لیکر آگ پر رکھا اور آٹا لے کر روٹی پکانے لگی۔ بوڑھا میرے پاس آبیٹھا اور میری اُسکی یہ یہ باتین ہوئین۔

زمیندار مین جانتا ہون کہ آپ کسی قدر صحیح و سالم ہونگے۔ گو چہرہ پر کامل صحت نہین معلوم ہوتی لیکن تکان بھی اُسس قدر نہین ہے

مین۔ گھگھیاکر اور دانت نکوس کر۔ نہین مین اب بہت اچھا ہون آپ کی عنایت سے کل تک پورا تندرست ہوجاؤن گا مین آپکا بہت ممنون ہون واقعی آپنے اپنے گوناگون احسانات سے مجھے بیدامونکا غلام بنالیا

زمیندار۔ خفیف ہوکر۔ نہین نہین ایسا نہ کہو مین نے تمھارے ساتھ کچھ ایسا نہین کیا مین ایک غریب کسان ہون بھلا کوئی مسافر میرے گھر مین کیا خاک آرام پاسکتا ہے۔

مین۔ یہ آپ نہ فرمائین اپنی حیثیت کے موافق مہمان کی خاطرداری کرنا بس یہی انسانیت ہے۔

زمیندار۔ یہ آپ کی عنایت اور نوازش ہے۔ کہ آپ ایسا فرماتے ہین۔ کیا آپ معاف کرین گے اگر مین آپ کا نام اور پتہ دریافت کرون گا۔ کیونکہ یہ نوجوانی کی عمر اور اسپر یہ آوارہ گردی مجھے سخت حیرت مین ڈال رہی ہے۔

مین۔ میرا حال خون غم سے لبالب ہو رہا ہے مین ایک ایسا مصیبت زدہ ہون کہ جس کا ثانی تمام عالم مین نہین پیدا ہے۔

زمیندار۔ چونک کر۔ اتنی سی عمر مین کیا تم نے بہت مصیبت اُٹھائی ہے اللہ اپنا فضل کرے اور جناب مہ بہم مقدس آپ پر رحم کرے آپ فی الواقع خستہ حال اور ستم زدہ شخص ہین۔

مین سسکیاں بھربھر کر۔ مین کیا بیان کرون اور آپ کو اپنی زار حالت کی حالت کیا سناؤن اور مصائب تو درکنار بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ مجھسے میرے رفیق جدا ہوگئے اور اب مجھے ہرگز امید نہین ہے کہ وہ ملین گے سبب یہ ہے کہ اُن کی مفارقت کو کئی برس گذر گئے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| نیست معلوم کہ آن شوخ بکاشانہ کیست | | بر در دل ہنشینیم و یک آواز دہیم | |

میری یہ باتین سنکر بوڑھا شوہرے بہلانے لگا اور اپنی سیدھی سادھی عقل سے جس قدر اس سے ہوسکا مجھے اطمینان دینے مین کمی نہین کی بھلا مین کہان اور انکی تسلی آمیز باتون سے اطمینان حاصل کرنا کجا

بظاہر مین نے اسکی خوشی کے لیے اقرار کرلیا کہ تمھاری نصیحت نے مجھے قابل قدر اطمینان بخشا۔
اتنی دیر مین کھانا تیار ہوگیا اور ہم تینون نے اس جھونپڑہ مین بیٹھکر کھانا کھایا جب کھانا کھاچکا تو اُسنے جھونپڑہ مین لمبی تانی اور وہ لڑکی میرے پاس نچی نگاہون مین آبیٹھی۔ بوڑھا زمیندار اپنی لڑکی سے یہ کہکے سویا تھا کہ جب آفتاب غروب ہوجاے تو مجھے جگا دیجو چنانچہ شام ہوتے ہی اُسنے جگا دیا وہ اُٹھا اپنی کمر باندھی تلوار ہاتھ مین لی اور مجھسے یہ مخاطب ہوکر بولا۔ پیارے نوجوان عمر عیار مین چند قرضدارون کی جستجو مین جاتا ہون شاید مین کل دوپہر تک آؤن تمھین اپنا شخصیت کا جھونپڑہ اور اپنی لڑکی مریم سونپتا ہون پھر اپنی بیٹی سے مخاطب ہوکر یہ کہنے لگا۔ تم اس نوجوان کو چھوڑکر اِدھر اُدھر نہ جانا ایسا نہ ہو اسکی طبیعت گھبراے اور یہان کا گھڑی بھر رہنا اسکے لیے وبال ہوجائے۔
یہ کہکر وہ چل دیا اور لڑکی نے تھوڑی دیر کے بعد جھونپڑے کا دروازہ بند کرلیا۔
مین۔کیا تمھارے والد ہمیشہ ایسے ہی جایا کرتے ہین۔
لڑکی۔نہین جب کبھی انکا کوئی دوست میری حفاظت کے لیے آجاتا ہے تو دن کو چلے جاتے ہین شب کو آج تک نہین گئے۔
مین۔متعجب ہوکر۔ یہ پہلا ہی موقع ہے کہ تمھارے والد نے تمھین شب بھر تنہا چھوڑا۔
لڑکی۔ہان یہ پہلا ہی موقع ہے لیکن آپ کچھ فکر نہ کرین وہ علی الصباح اگر خداوند مسیح نے چاہا تو واپس آجائینگے وہ کئی دن سے کہ رہے تھے کہ جب تک شب کو ایک دفعہ جاؤنگا تو کبھی روپیہ وصول نہ ہوگا۔ چنانچہ آج اُنھون نے پورا موقع دیکھ لیا اور انکا بھروسہ بھی تم جیسے پاکباز شخص کی نسبت کامل طور سے پختہ ہوگیا یہی وجہ ہے کہ وہ مجھے تنہا یہان چھوڑ گیا ہے اور تمھاری حفاظت مین مجھے رکھنا اُسے نامناسب اور نازیبا نہین معلوم ہوا۔
باوجود اس تنہائی اور بے لوث و بیباک لڑکی کی اتنے التفات کے پھر بھی میری طبیعت کا وہی حال تھا اس پاکباز اور بھولی لڑکی کی محبت پیدا ہو گئی تھی تاہم میری محبت کی شمع مین عرشی تقدیسی نور جلوہ دے رہا تھا اور اسمین کسی قسم کی کدورت آگر نہ واقع ہوئی تھی یہی کیفیت میری پیاری مریم کی تھی دروازہ بند کرتے ہی وہ میرے پاس آبیٹھی اور ادھر اُدھر کی میٹھی میٹھی باتین کرنے لگی۔
مین۔پیاری تم اس گاؤن مین کتنی مدت سے رہتی ہو۔میری طبیعت کو جب سے مین یہان آیا ہون

بڑی فرحت حاصل ہوئی ہے آب و ہوا اچھی ہے۔
لڑکی۔ جب سے مین پیدا ہوئی ہون مین نے سامنے کے پہاڑون مین آفتاب غروب ہوتا دیکھا ہے۔ اور یہ مین نے اپنے والدین سے سنا ہے کہ انھین کئی پشتین گذر گئیں گو میل میل دو دو میل تک ہمارے شخصیت کے جھونپڑہ کے آس پاس آبادی کا نام و نشان نہین ہے لیکن پھر بھی اس امن اور خوشی سے ہماری زندگی بسر ہوتی ہے کہ ہمین ایسے تنہا جنگل مین یہان کا رہنا ناموزون نہین معلوم ہوتا۔
مین۔ تمھاری عمر کتنی ہوگی۔ یہ سوال اسکی شرمندگی کا باعث ہوا لیکن تاہم اسنے جواب دینے کی ہمت کی اور بہت زیادہ دلیر بنکر یہ جواب دیا۔ میری عمر کتنی ہے یہ مجھے ٹھیک ٹھیک نہین معلوم اکی تصدیق اصلی میری مامتا بھری مان کو تھی جس کا انتقال ہو چکا ہے۔ یا میرے باپ کو ہے جو اپنے اسامیون کے تعاقب مین روانہ ہوا ہے۔ ہان انکی زبان سے جو مین نے اپنی عمر کی نسبت سنا ہے وہ یہ ہے کہ میری عمر شاید تیرہ برس کی ہو۔
مین۔ سخت معافی چاہتا ہون کہ میرے اس سوال نے آپ پر اچھا اثر نہین کیا مین ایک اجنبی مسافر ہون دوسرے اس شہر کا رہنے والا نہین اس لیے مین یہان کی رسم رواج کو نہین جانتا۔ خدا کے لیے آپ معاف کیجئے گا۔
لڑکی۔ گھگیا کر اور ہاتھ باندھکر۔ حضرت میرے کسی قدر شرمندہ ہونے کا باعث یہ ہوا کہ ہمارے ہان صرف دولہ دولھن کی عمر دریافت کرنے کا مجاز ہوتا ہے دوسرا کوئی شخص عمر نہین پوچھتا چونکہ آپ ناواقف ہین اس لیے چندان خیال کی بات نہین ہے۔
اس بات نے مجھے سخت پشیمان کیا کیونکہ علاوہ رسم و رواج یونان کے یہ کیسی سخت بدتہذیبی ہے کہ کسی جمیل خاتون سے اُسکی عمر کی نسبت دریافت کی جائے۔ لاحول ولاقوۃ۔ ہر چند مین نے کوشش کی کہ اس سے معافی مانگون لیکن میری زبان ہی اس ذکر پر نہ اُلٹی اور مین متحیرانہ اسکی طرف خفیف خفیف نظرون مین تکنے لگا۔
لڑکی۔ بولا کر اور پریشان ہوکر۔ یہ کیون آپ بے چین کیون ہین شاید آپ کو آپ کا کوئی بچھڑا ہوا دوست یاد آگیا ہے یہ بات کیا ہے آپ یہ سمجھ لیجیے گا آپ کی ذراسی رنجش میرے لیے ظلم ہے مین معافی چاہ کر عرض کرتی ہون کہ اگر آپ کو کوئی ایسی بات یاد بھی آجائے کہ جو آپ کی کبیدگی خاطر کا باعث ہو تو اُسے

ظاہر نہ ہونے دیجیے اور دل ہی دل میں رکھیے میں نہیں چاہتی کہ میں آپ کی صورت پر ملال کے آثار ہویدا دیکھوں۔

اس کی ان باتوں نے گویا اور بھی میرے متاع دل کو پھونک دیا۔ بے ساختہ دل چاہا کہ میں دوڑ کر اس کی پیشانی پر بوسہ دوں لیکن پھر بدگمانی کے خیال نے باز رکھا اور میں اپنے کو ضبط کر کے یہ کہنے لگا۔ پیاری مجھے ہرگز اس وقت کسی دوسری طرف کا خیال نہیں آیا تھا میں صرف عمر دریافت کرنے پر ذلیل ہو رہا تھا مگر جب تم نے اپنی عنایت اور دلی مہربانی سے معاف کر دیا میری ذلت جاتی رہی اور اب میں خوش ہوں۔ انشاءاللہ کبھی ملول ہو کر تمہاری رنجیدگی کا باعث نہیں ہونگا۔

لڑکی۔ ذرا بے چینی کی صورت بنا کر۔ او ہو اتنی سی بات کا تمہیں اب تک خیال ہے اجی حضرت جانے بھی دیں آیئے اِدھر اُدھر کی میٹھی میٹھی باتیں کر کے اپنا وقت بہلا دیں۔

یوں ہی ہم بڑی دیر تک باتیں کرتے رہے ہماری طبیعت بہت خوش تھی۔ میری خوش قسمتی سے میری طبیعت پھر زمانہ کے دھندوں اور گذشتہ واقعات سے بے نیاز ہو گئی تھی اُسکی صحبت میں کچھ ایسا محو ہوا تھا کہ پھر مجھے یہ خیال نہ رہا کہ آیندہ مجھے کیا کرنا چاہیے اور اس جھونپڑہ میں ٹھہرنا میرے لیے کیا نتیجہ دیگا۔ گو میں نے شراب نہیں پی تھی لیکن پھر بھی میں ایسا مست تھا کہ سوائے پیاری مریم کے مجھے دین و دنیا کی اصلا خبر نہ رہی تھی۔ لطف یہ ہے کہ اس وقت میں اپنی پیاری شہزادی سیس سے بھی بے خبر تھا نہ مجھے اپنے جگری دوست یوسف کا خیال تھا اور نہ اپنی اس زدہ حالت پر میں خون کے آنسو بہاتا تھا۔ مفصلہ ذیل اشعار سے میری سرمست حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

بیا کہ قاعدۂ آسمان بگردانیم ‏ قضا بگردش رطل گران بگردانیم

ز چشم و دل بتماشا تمتع اندوزیم ‏ ز جان و تن بدر از زیان بگردانیم

بگوشہ بنشینیم و در فراز کنیم ‏ بکوچہ بر سر راہ پاسبان بگردانیم

اگر ز شحنہ بود گیر و دار نندیشیم ‏ و گر ز شاہ رسد ارمغان بگردانیم

اگر کلیم شود ہمزبان سخن نکنیم ‏ و گر خلیل شود میہمان بگردانیم

گل افگنیم و گلابی براہ گذر پاشیم ‏ مے آوریم و قدح درمیان بگردانیم

ندیم و مطرب و ساقی ز انجمن رانیم ‏ بکار و بار زنے کاروان بگردانیم

گہے بہ لابہ سخن باادا بیامیزیم — گہے بوسہ زبان در دہان بگردانیم
بنیم وشرم بگیسو باہم آویزیم — بشوخی کہ رخ اختران بگردانیم
زجوش سینہ سحر را نفس فرو بندیم — بلاے گرمی روز از جہان بگردانیم
بوہم شب ہمہ را در غلط بیندازیم — زنیمہ رہ رمہ را با شبان بگردانیم

یہ صرف میری ناتجربہ کاری کا باعث تھا ورنہ مین کہان اور یہ سرخوشانہ حالت کہان مجھے چاہیے تھا کہ اپنے بچھڑے ہوے دوستون کی یاد مین ادھر اُدھر پریشان کوہ ودشت چھان ڈالتا اور جہان کا کونہ کونہ باقی نہ چھوڑتا یہ مجھے کب زیبا تھا کہ ایک مجہول لڑکی پر اپنا دین وایمان قربان کردیتا اور دین ودنیا کی مایہ اسی کو جانتا۔

مشکل سے شب کے آٹھ بجے ہونگے اور ابھی ہم بیٹھے ہوے باتین ہی کر رہے تھے کہ اتنے مین ہمین اپنے شخصیت کے جھونپڑے کے پاس پھسر پھسر کی آواز آنے لگی۔

لڑکی۔ بھوچکی ہوکر اور چونک کر۔ یہ کون لوگ ہین مین جانتی ہون شاید بھٹکے ہوے مسافر ہین بھلا اس وقت یہان آدمی کا کیا کام۔

مین۔ بولا کر۔ باہر جاکر دیکھنا چاہیے کہ یہ کون لوگ ہین۔ مین یہ کہنے بھی نہ پایا تھا کہ یکایک ایک شخص کی دستک کی آواز آئی یہ آواز دستک کی نہ تھی بلکہ جبرًا وہ دروازہ کو کھولنا چاہتا تھا۔

مین نے اُٹھکر دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھلتے ہی چار آدمی دڑانہ بغیر پوچھے گچھے لوہے مین غرق اندر چلے آئے انکی صرف آنکھین چمکتی تھین اور کوئی عضو نہین دکھائی دیتا تھا ہر شخص کے کئی ہتھیار بندھے ہوے تھے جیسے انکا اچانک آنا خوفناک معلوم ہوا اسی قدر انکی صورت ہیبت خیز تھی۔

مریم۔ سخت ہولناکی کی حالت مین۔ آپ کون صاحب ہین اور یہان آپ رات کو کیسے چلے آئے

ایک شخص بولا۔ اگر اے خوبصورت لڑکی تو ہمین تھوڑی دیر کے لیے یہان بیٹھنے کی اجازت دے تو ہم اپنے آنے کا سبب بتائین۔

مین۔ ہان آپ تشریف رکھین یقینًا آپ کسی کی تلاش مین آئے ہونگے۔ ورنہ شب کو غریب بیندار کے مکان مین آنے سے غرض کیا ہے تھوڑی دیر تک اُنھون نے کچھ نہ کہا اور وہ ہم دونون کی طرف بہت غور سے تکتے رہے۔ بعد ازان اُنمین سے ایک شخص نے کہا کیا تمھارا ہی نام مریم ہے لڑکی نے تھرتھراتے

مریم کے جھونپڑہ مین چار آدمی لوہے مین غرق بیٹھے
ہوئے ہین ایک شخص ان مین سے مجھ سے مخاطب ہوا



ہوئے لہجہ میں جواب دیا کہ ہاں میرا ہی نام مریم ہے۔
وضع اور گفتگو سے معلوم ہو رہا تھا کہ جس شخص نے سوال کیا تھا یہ باقی ماندہ تین اشخاص کا سردار تھا اور سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے اور یہی شخص باتین کر رہا تھا۔ پھر اسنے میری طرف مخاطب ہو کر یہ کہا۔ تو کون ہے اور تیرا کام اس زمیندار کی لڑکی کے پاس کیا ہے۔ اسکا باپ کہاں ہے۔
مین کسی قدر گرم ہو کر۔ یہ بھی کوئی تہذیب ہے۔ شریفون کی یہ گفتگو نہین ہوتی۔ گو آپ لوہے مین غرق ہین لیکن پھر بھی لہجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ شریف ہین آخری سوال نے آپ کی شرافت و نجابت پر دھبہ لگا دیا۔
لوہے والا شخص بولا۔ تو زیادہ زبان درازی نہ کر جیسا شخص ہوتا ہے ہم اس سے ویسی باتین کرتے ہین اسکی یہ سخت اور درشت باتین مجھے سخت ناگوار گذرین میری آنکھون مین غیظ کے شعلے روشن ہونے لگے اور میرے رونگٹے رونگٹے مین گویا ایک ایک جہنم بھڑک اٹھی۔ مجھے غصہ مین یہ خبر نہ رہی کہ میری کیا نوبت ہے مین کتنا ضعیف ہون اور یہ کس قدر قوی اور ہتھیار بند ہین اگر مین ان سے مخالفت کرونگا تو یہ دم مین مجھے پیس ڈالین گے غصہ تو حرام ہی ہوتا ہی مین نے گرم الفاظ مین جواب دیا کیون بکتا ہے اے مجہول شخص تیرا کیا مجاز ہے جو تو یہان چلا آیا اور ہم سے یہ باتین کرتا ہے۔
میری اس زہریلی گفتگو نے اسپر ایسا اثر کیا کہ وہ تلوار نکال کر مجھے قتل کرنے پر مستعد ہو گیا۔
مین نے چاہا کہ اسکی تلوار چھین کر اسپر حربہ کرون لیکن اسنے مجھے اٹھا کر دے ٹپکا۔ اور چھاتی پر چڑھ کر کہا لے اب تجھے شرافت کی بانگی دکھاؤن۔
پیاری مریم کی یہ حالت دیکھکر غشی کی نوبت تھی وہ بید کی طرح تھر تھر کانپنے لگی ہر چند چاہتی تھی کہ منتین عاجزی کر کے مجھے چھڑا لے لیکن اسمین یہ قدرت نہ تھی وہ خوف زدہ ہو کر اس خوفناک واقعہ کو دیکھ رہی تھی اور اسکے حواس خمسہ عنقریب اسے چھوڑنے کو تھے کہ یکایک وہی نامعلوم ہاتھ آیا اور اسنے اس شخص کی جو میری چھاتی پر چڑھا بیٹھا ہوا تھا گردن اڑا دی۔ اسکی گردن اڑتے ہی مین اٹھ بیٹھا اور اس نوجوان کی تلوار لیکر مین نے باقی ماندہ تین آدمیون سے کہا تم نے دیکھا کہ تمھارے سردار کا کیا نتیجہ ہوا اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو صاف صاف بیان کرو کہ تم یہان دزدانہ کیون چلے آئے اور تم کون ہو اس واقعہ سے جو اچانک انکی آنکھون کے آگے گذرا تھا انکی رنگت زرد پڑ گئی تھی چنانچہ

انھون نے میرے ہاتھ مین تلوار دیکھکر اپنے اپنے خود اُتار کر میرے پیرون پر رکھدیے اور گھگیا کر دست بستہ یہ گذارش کرنے لگے۔ ہم مطلق بے گناہ ہین یہ شخص جو ابھی مارا گیا ہے ہمارا آقا تھا اسکی تمام عمر عیاشی اور بدکرداری مین گذر گئی یہ جزیرہ کریٹ (اقریطس) کا بادشاہ ہے متواتر خبرین مریم کے حسن وجمال کی اس کے پاس پہونچتی تھین یہ ہمین ہمراہ لیکر یہان آدھمکا۔ بے گناہونکو قتل کرڈالنا کچھ بات ہی اسکے آگے نہ تھی۔ اگر آپ فرمائین تو ہم اپنی جان لیکر چلے جاوین۔

مین۔ اُسی تیور بدلے ہوئی صورت مین۔ بہتر ہے کہ تم اس کی نعش بھی اُٹھالے جاؤ مین نہین چاہتا کہ یہ یہان پڑا رہے۔

مصاحب۔ پھر اُسی پرخوف صورت سے لجاجتانہ لہجے مین۔ نہ یہ مناسب ہے کہ ہم اسکی نعش اُٹھا کرلے جائین نہ یہ واجب ہے کہ آپ اسکی نعش کو یہین پڑا رہنے دین بہتر ہے کہ ہم تم ملکر قریب ہی جنگل مین اسکی نعش دفن کردین۔

انکی یہ رائے میری سمجھ مین آگئی میری پیاری مریم بے ہوش پڑی ہوئی تھی کہ یکایک اسی اثنا مین مریم کا باپ زمیندار آموجود ہوا مین اسے دیکھتے ہی دھک ہوگیا میری آنکھین پھٹی کی پھٹی رہ گئین۔ تلوار میرے ہاتھ سے گرپڑی اور مین گرنے کو تھا کہ اُن مین سے ایک شخص نے مجھے تھاما۔

زمیندار سخت متحیرانہ صورت مین آنکھین پھاڑ کر۔ یہ کیا ہوا ہائین عمرو عیار یہ کیا ہوا۔

مین نے پھر اپنے کو سنبھالا اور مستعد ہو کر کہا کہ اسے کیفیت جو گذری ہے ... ہمپر برپا ہوئی ہے اور یہ معاملہ یون ہے (مر بھی گیا)

زمیندار۔ کیا تم نے اس شخص کو مار ڈالا۔

مین۔ دلیرانہ صورت مین۔ ہان مین نے مار ڈالا ہے اور اسکے قتل کرنے کی یہ وجہ ہے۔ جب بوڑھے کو یہ حقیقت معلوم ہوئی وہ میرا بہت ممنون ہوا اور اُس نے سب کی مدد سے نعش کو دفن کردیا۔ وہ لوگ اپنی اپنی جان بچا کر چل دیے۔

دوسرے دن بوڑھے زمیندار کی مرضی یہ معلوم ہوئی کہ وہ اپنی لڑکی کی شادی مجھسے کرنا چاہتا ہے۔ یہ خوشخبری جس قدر مجھے شادمانی دینے والی تھی اُسی قدر میری روح کو بڑھانے والی تھی۔ مین دل سے یہی چاہتا تھا کہ میری اس سے شادی ہوجائے لیکن میری مجال نہ تھی کہ مین اسکی درخواست اس سے کرسکتا۔ نئی نئی مبارک اُمنگین میری پاک طبیعت مین اُٹھنے لگین اور میرے مقدس

جوشون نے آہستگی سے میرے قلب کی طرف قدم بڑھائے ۔میری آنکھوں مین آرزو برآنے کی تصویر پھرنے لگی ۔میرے ہاتھ پیرون مین خاصی قوت آگئی تھی اور مین نے اپنے دل مین یہ عہد کرلیا تھا کہ جب تک میری زندگی ہے اس جھونپڑہ کو نہین چھوڑنے کا پندرہ دن تک اشارون ہی اشارون مین باتین ہوتی رہین آخر میری مرضی پر ایک دن نکاح کا ٹھہرا ۔قریب کی بستی سے بوڑھا کپڑے جاکر لے آیا اپنی لڑکی کو سادگی سے آراستہ کیا ۔کئی اس بوڑھے کے رشتہ دار بھی اس دن جھونپڑہ مین موجود تھے کہ یکایک ایک ہلچل ہوتی ہوئی سنائی دی بوڑھا گھبرایا ہوا باہر نکلا دیکھا کہ کئی سوارون نے جھونپڑہ کو گھیر لیا ہے اور وہ اندر حملہ آور ہونے کو ہین بوڑھا تو دل پر ہاتھ رکھکر وہین بیٹھ گیا اس کا بیٹھنا تھا کہ ایک سوار نے تیر مارا وہ بیچارہ وہین ٹھنڈا ہو گیا ۔پھر کئی آدمی ننگی تلوارین لیے ہوئے اندر چلے آئے اور اُنھون نے سڑاسڑ گردنین اُڑادین ۔

صرف مین اور پیاری مریم بچ گئی تھی اُنھون نے مجھے گرفتار کرلیا اور میری پیاری مریم ہاتھون ہاتھ سپاہ مین پہونچادی گئی ۔پھر مین نے مریم کو نہین دیکھا کہ وہ کہان گئی ۔

جو لوگ کہ مجھے گرفتار کیے ہوئے تھے دس آدمی تھے جو پیلتن گھوڑون پر سوار تھے ۔اور اپنے گھوڑون کے ساتھ گھسیٹے ہوئے لیے جارہے تھے ۔مین نے دیکھا کہ میری پیاری مریم کو پچاس ساٹھ سوار لیے جاتے ہین ہرچند واویلا کیا اور غل مچایا لیکن وہان کون سنتا بعدازان جب مجھپر زیادہ آفت [illegible] دم نہ رہا تھا ۔[illegible] گھوڑے بازی مجھپر ہوئی کہ میرا [illegible] نکل [illegible] ۔کتے کی طرح مجھے گھسیٹے لیے جارہے تھے جب وہ کئی فرسنگ پر جاکر ٹھہرے مجھے بھی ہاتھ پاؤن باندھکر علحدہ ڈالدیا تو مین نے اُسی مجروح حالت مین اُنسے یہ دریافت کیا جو کچھ میری گت تم نے بنائی ہے اسکی مین تم سے شکایت نہین کرتا صرف دو سوال کرتا ہون مجھے امید ہے کہ اسکا جواب آپ مجھے دینگے یہ سنکر ایک شخص نے اس زور سے تھپڑ مارا کہ میرا منھ پھر گیا اور دانتون سے خون جاری ہو گیا ۔

تھپڑ مارنے والا ۔کیون آپ اور دریافت کرینگے اور بھی سوال کروگے ۔اگر تو نے ذرا بھی کوئی لفظ منھ سے نکالا تو گردن اُڑادی جائے گی ۔

مین ۔اس سے زیادہ ظلم اور کیا ہوگا کہ تم میری دو باتون کا جواب بھی نہین دیتے مین تم سے یہ نہین کہتا کہ تم مجھے چھوڑ دو نہ یہ درخواست کرتا ہون کہ مجھپر یہ ظلم نہ کرو ۔بلکہ مین اپنا گناہ اور اپنی

پیاری مریم کا حال دریافت کرنا چاہتا ہون۔ اسنے پھر دوسرا تھپڑ رسید کیا اس دوسرے تھپڑ سے میری نکسیر پھوٹ گئی اور مین بے ہوش ہو کر جا رہا۔

تھوڑی دیر کے بعد مجھے ہوش آیا تو مین نے ان دس آدمیون مین گرم گرم گفتگو ہوتی ہوتی جانئے۔

ایک شخص بولا۔ اتنا ظلم مناسب نہین ہے۔ یہ بیچارہ خود ستم رسیدہ ہے تھپڑ مارنے سے کیا فائدہ۔ بیچارہ آ

دوسرا بولو۔ جی جناب بے تکا آدمی ہے کیا تجھے معلوم نہین ہے کہ یہ ہمارے بادشاہ کا قاتل ہے۔

پہلا شخص۔ ہان مجھے سب معلوم ہے مین عین موقع پر موجود تھا اس نے قتل نہین کیا بلکہ ایک غیب کے ہاتھ نے اسکی بدکرداری کی سزا دی۔

تیسرا بولا۔ یہ مانا کہ غیب کے ہاتھ نے قتل کیا لیکن پھر بھی یہی شخص ہمارے شاہ کے قتل کا باعث ہوا۔

پہلا شخص۔ نہین یہ بات خلاف ہے ہم ہرگز خلاف انصاف کوئی بات نہ کہین گے۔ اس گرم گرم گفتگو نے یہان تک طول پکڑا کہ باہم تلوارین کھچ گئین اور سر اسر گردنین اڑنے لگین وہ دس کے دس قتل ہو گئے مین ایسا سخت زخمی ہو گیا تھا کہ مجھ مین یہ قدرت نہ رہی تھی کہ مین اپنی مشکین کھول سکتا۔ کبھی مجھے ہوش آ جاتا تو اپنی پیاری مریم کی جدائی کا خیال آتا اور جب بے ہوش ہو جاتا تو پھر مجھے دین و دنیا کا ہوش نہ رہتا۔

دو دن اسی ناقابل حالت مین پڑے ہوئے گذر گئے تیسرے دن مین نے ایک دھیمی دھیمی ستعار فانہ آواز سنی چونکہ ضعف اس قدر ہو گیا تھا کہ یکایک سنتے ہی مین آواز کو نہ پہچان سکا مگر پھر بھی مین نے دوبارہ وہ موسیقی خیز آواز گوش گذار کرنے کے لیے کان کھولے اور مشکل سے آنکھین بھی کھولین مجھے میرے دوست یوسف کا شبہہ گذرا۔ یہ شبہہ صرف اس آواز سے صورت یقین مین بدل گیا۔ اٹھو اسے میرے دوست عمرو عیار اٹھو۔ اس آواز نے مجھے توانا قوی بنا دیا کہ مین نے صفائی سے آنکھین کھول دین اپنے پیارے دوست کو پہچانا۔

مین۔ کیا تم ہو اے پیارے یوسف۔ تمھارا آنا مبارک ہو۔ مین بڑا خوش نصیب ہون کہ خدا نے تمھاری صورت ایسی حالت مین دکھائی کہ جب مین موت سے ہم آغوش ہو چکا تھا اور نیز تمھارے ملنے کی آس ٹوٹ گئی تھی۔

**یوسف** - تمہارا کیا حال ہے بظاہر تم سخت مجروح معلوم ہوتے ہو۔ کن بے رحمون نے تمہارا یہ حال کر دیا۔ اور یہ کون لوگ ہین کہ جو یہان مقتول پڑے ہوئے ہین۔

مظلوم یہ سب بات وقت ہے بس۔ مجھسے ابھی میری گذشتہ حالت دریافت نہ کرو مین ایسا ضعیف ہون کہ بات بھی کرنی مجھے دوبھر ہو رہی ہے اگر تم سے ہو سکے تو اتنا کرو۔ مجھے یہان سے اٹھا کر علیحدہ لے جاؤ ایسا نہ ہو کہ اور کوئی آدمی ادھر نکل آئے اور مجھے ملزم گردان کر میرا کام تمام کر دے۔

**یوسف** - گھبرا کر اور ادھر ادھر نظر دوڑا کر - مین تمھین چند قدم لے جا تو سکتا ہون لیکن افسوس ہے کہ میل میل بھر تک کہین نہ بستی معلوم ہوتی ہے اور نہ کوئی جھونپڑہ دکھائی دیتا ہے - کہان لے جاؤن اور کس جگہہ چلکر بٹھاؤن -

یہ کہکر مظلوم یوسف رونے لگا اسکے مرجھائے ہوئے رخسارون پر خونی رنگ آنسو بہ رہے تھے اور مایوسانہ کبھی میری صورت کی طرف دیکھتا اور کبھی ادھر ادھر کسی معاون کی تلاش مین تکنے لگتا یہ حالت یوسف کی رلا دینے والی اور جگر تراش تھی - اسکے ٹوٹے ہوئے دل کے خونی خیالات کسی ڈھارس بندھوانے والے کے تصور مین بلند پروازی کرتے تھے مگر جنگل کی سنسانی اور کوسون چٹیل میدان کا ہولناک نظارہ ان خیالات کو آگے نہ بڑھنے دیتا تھا - اسکی وہ آنکھین کہ جن مین عقل و دانش کا چمکتا ہوا نور روشن ہو رہا تھا سب مصیبت و آفت مین مجسم ہو گیا - بظاہر یہ ڈگر ڈگر پھرتی ہوئی آنکھین جو کسی موہوم مجہول دلاسا دینے والے کی تلاش مین مایوسانہ گردش کرتی تھین ایسی ڈراونی اور بھیانک معلوم ہو رہی تھین کہ گویا ان کی گردش کنان ہیئت نہایت بدشگون ہے ایسی بدشگون کہ جو ایک خشک سمان از خود اپنے اردگرد باندھ رہی تھین - زمین و آسمان پر آفت ناک قسمت برستا تھا - اسی حالت مین جب مین نے اسکے چمکتے ہوئے رخسارون پر نظر ڈالی تو زردی اور جھلسی ہوئی سیاہی کی جھلملاہٹ کس مستعدی سے جھلک مار رہی تھی پیشانی کی وہ صفائی اور صفا روشنی جو کسی زمانہ مین فطرت کی نہر کی بانگی دکھاتی تھی مختلف آلام اور گوناگون خونی تفکرات کے صدقہ مین بدشکل اور کریہ منظر معلوم ہوتی تھی - اسکی آواز جو کسی زمانہ مین نہایت درجہ کی ملایم اور موسیقی خیز تھی اب اس قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ درشت اور ناملائم ہو گئی تھی - اسکے دانتون کی آب و تاب اور تبسم کے وقت بجلی کا کوند جانا صرف خواب و خیال ہی نہوا تھا بلکہ اپنی جگہہ کدورت آمیز تک

اور غیر متصف آپ جو از خود افسوس و حسرت پر مائل کرتا تھا چھوڑ گیا تھا۔ گو نوجوان یوسف اپنی جان سے بھی تنگ تھا مگر پھر بھی واہ رے محبت والفت کہ میری یہ کیفیت دیکھ کر اور بھی پژمردہ ہو گیا اور اب اُسے خیال ہوا کہ کہیں جلدی سے میرا دوست عمرو عیار تندرست ہو جائے۔

گو اسکی کیسی ہی بُری حالت کیون نہ ہو پھر بھی مجھ سے بدتر نہ تھی اس لیئے کہ میری ہڈیاں ہی ہڈیاں نکل آئی تھیں اور بڑا غضب مجھپر میری دلربا اور میری دشمن کی مفارقت تھی کہ جو اس حالت مین بھی مجھے کھائے جاتی تھی اور میری نوبت دنیا کے تمام مصیبت زدہ لوگون سے بدتر کر رکھی تھی۔ نوجوان یوسف کی صورت شاہد تھی کہ یہ اس نو عمری مین کہ ہنوز اسکے دل کا کوئی ارمان نہین نکلا تھا کئی بار خودکشی پر آمادہ ہو چکا تھا مگر پھر کسی کے ملنے کی امید پر وہ اپنی طبیعت کو روک لیا کرتا تھا۔

نوجوان کی باغ جوانی کا وہ نو و تازہ غنچہ کہ جو کسی خنک باد نسیم کے جھوکے کی امیدواری کرتا تھا اور ابھی اسکی امید پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ ایک ظالم اور جابر ہاتھ نے اسپر یہ ظلم کیا کہ توڑ کر شاخ سے لٹکا دیا صرف سکتا ہے اور نہ ادھر ہوتا ہے نہ اُدھر۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے وہ اسی کشمکش مین بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے سے ایک عورت گذرتی ہوئی معلوم ہوئی یوسف نے آواز دیکر یہ کہا۔ اے بہن خدا کے لیے تو ادھر بھی ہوتی جا اور اگر تو واقف ہے تو کسی بستی کا پتہ بتا کہ مین اپنے مجروح دوست کو اُٹھا کر لے جاؤن۔ یہ آواز سنکر وہ عورت واپس آئی اور اُسنے یوسف سے یہ باتین کین جنکو مین غور سے گوش گذار کر رہا تھا۔ خاتون جسکی عمر شاید شکل سے تئیس برس کی ہو گی بظاہر متین سنجیدہ اور عالی حوصلہ معلوم ہوتی تھی اور اُسکی باتون سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ رحم دل اور عالی ہمم ہے۔

**خاتون**۔ اے نوجوان تم یہان اس حالت مین کیون پڑے ہوئے ہو تمھین معلوم ہو کہ بہت جلد اس کم بخت جگہہ کی مفارقت واجب سمجھو ورنہ اس طرف سے اکثر ڈاکوؤن کا گذر ہوتا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ تمپر مسافر سمجھکر کوئی حملہ کرین۔

**یوسف**۔ مین خود ہی اے رحمدل خاتون سناٹے مین بیٹھا ہوا ہون کیا کرون کہان جاؤن اور اس دوست کو جو دو قدم بھی نہین چل سکتا کس جگہہ لے جاؤن۔

**خاتون**۔ کیا یہ مجروح ہے اور ایسا مجروح کہ چل بھی نہین سکتا۔

**یوسف**۔ یقین دلانے کے طور پر نہین یہ اٹھ بیٹھ بھی نہین سکتا چلنا تو کجا۔

خاتون - اچھا مین تمھین ایک تدبیر بتاتی ہون چند لکڑیان درختون کی توڑلین اور اُسکی ڈولی بناکر اس مجروح نوجوان کو بٹھاکر کسی بستی مین لے چلین مجھ مین اتنی قدرت نہین ہی کہ مین تنہا اسکو میل دو میل اُٹھاکر لے جاؤن گی نہ مین تم مین یہ قدرت دیکھتی ہون تو جب تک ڈولی تیار نہوگی کبھی کوئی تدبیر نہین ہو سکتی خاتون کے مشورہ سے یوسف اور خاتون نے چند لکڑیان توڑین اور ان کو دوپٹے اور درخت کی چھالون سے کس کر میرے پاس لائی مجھے اس مین بٹھایا اور سیدھے ایک سمت دونون لیکر روانہ ہوے تھوڑی دور چلتے اور پھر ٹھہر کر دم لے لیتے - یون ہی اُٹھتے بیٹھتے قیام کرتے ہوے سیدھے ایک ٹوٹے ہوے مینارہ مین داخل ہوے -

جب مین نے اندر جاکر مینارہ کو دیکھا تو یہ وہی مینار تھا کہ جہان فقیر نے مجھے تین گانون کی تعلیم کی تھی - غالباً کئی برس کے بعد میرا اُس طرف گذر ہوا تھا لیکن مین ٹھیک مدت نہین بیان کر سکتا - اتنی مدت کے بعد بھی جو چیز کہ جس جگہ رکھی ہوئی تھی وہین پر دیکھی خاک یا جالون کا کہین نام بھی نہ تھا - گویا کوئی شخص روزمرہ آکر جاتا ہی - مین یہان پہونچکر کسی قدر مطمئن ہوا اور اب مجھے امید ہوئی کہ میری زندگی خطرہ مین پڑنے کی - مجھے یہان پہونچا کر وہ عورت چلتی ہی تھوڑی دیر کے بعد میرے لیے کھانا لائی ہم دونون نے ملکر کھانا کھایا - پھر اُسنے ایک دوائی ڈبیا مین سے نکالکر میرے جسم مین ملی چند ہی روز مین مین تندرست ہوگیا جب مین چلنے پھرنے لگا تو ایک دن شب کو یاد ہی وہی خاتون جسنے مجھے اچھا کیا تھا آئی ہم دونون پڑے ہوے سوتے تھے اُس نے آہستگی سے ہم دونون کو ہوشیار کیا -

جب ہم اُٹھ بیٹھے تو اُسنے مجھسے یہ درخواست کی - اے عمرو عیار مجھے ایک سخت ضرورت تمہارے پاس لے وقت لائی ہی مجھے یقین ہی کہ تم میری بات کو کبھی نہین ٹالنے کے اور ایسی سخت ضرورت مین میری مدد کروگے -

عمرو - آپ میری محسنہ ہین آپ جو کچھ فرمائین گی مجھے عذر نہوگا آپنے میری ایسی حالت مین مدد کی ہے کہ اگر آپ سہارا نہ دیتین تو مین بیشک ہلاک ہو جاتا - جو کچھ آپ فرمائین گی بشرطیکہ میری قدرت مین ہوگا مین ہرگز اُس سے باہر نہ ہونگا -

خاتون - مین اپنی ضرورت اس وقت بیان کرون گی کہ جب تحریری اقرار کرلوگے کہ پھر وعدہ سے نہ پھرونگا - اگر وعدہ سے پھروگے تو جان خطرہ مین پڑجائے گی اسپر بھی اگر تم میری مدد کرنے پر آمادہ ہو تو مین بیان کرون -

**مین** - گو میری کیسی ہی حالت ہو جب بھی اس بات کا مین مستقل اقرار کرتا ہون کہ اپنے عہد سے مین کبھی نہیں پھرونگا

**خاتون** نے میرے وعدہ پر کاغذ اور قلم و دوات نکالی اور کہا کہ تم صرف اتنا لکھ دو کہ جو کچھ مین وعدہ کرونگا اگر اس سے انحراف کرون تو جو چاہو میری گت بناؤ مجھے عذر نہوگا - مجھ کم بخت نے بغیر سوچے سمجھے یہ تحریر کر دیا اور ذرا بھی پس و پیش نہ کیا کہ یہ کیا لکھواتی ہے اور اسکی وجہ کیا ہے - مجھے لکھنے کی ضرورت کیا ہے میری اس تحریر کا نتیجہ کیا ہوگا - مجھ بد نصیب نے بے سوچے سمجھے تحریر دیدی اور اپنے دستخط کر دیے

(راقم بقلم خود عمرو عیار) آخر مین یہ لکھوایا گیا

**خاتون** - خوش ہو کر وہ درخواست یہ ہے کہ تین برس کے لیے مین آپ کے دوست یوسف سے کچھ کام لینا چاہتی ہون اور وہ کام یہ ہے کہ مجھے ایک ملک کی جانب سفر کرنا ہے میرے پاس سواری نہیں ہے کہ مین مسافت بعیدہ طے کر سکون -

**مین** - بات کاٹ کر - آخر آپ میرے دوست یوسف سے اپنے عظیم الشان سفر مین کیا مدد لین گے -

**خاتون** جھنجلا کر - جب تک کہ مین خاموش نہ ہو رہون اور تم سے دریافت نہ کرون تم ہرگز جواب دو - مین چاہتی ہون کہ تمھارے دوست کو ایک چلتا ہوا گھوڑا بناؤن اور اسپر سوار ہو کر کئی سو فرسنگ طے کرون

**مین** - ہکا بکا ہو کر اور صورت بت بنکر - ہائین یہ کیا - یہ کیسی درخواست تم نے کی ہے میری سمجھ مین نہیں آئی

**خاتون** - تیور بدل کر - تم نے اتنا تعجب کیون ظاہر کیا مین نے صاف الفاظ مین کہا تھا کہ مین تمھارے دوست یوسف کو تین برس کے لیے گھوڑا بنانا چاہتی ہون تین برس کے بعد مین وعدہ کرتی ہون کہ پھر اسے آدمی بنا کر تمھارے پاس چھوڑ جاؤن گی -

**مین** - سخت بھیانک صورت بنا - یہ کیونکر ہو سکتا ہے - بھلا کہیں آدمی بھی جانور بنا ہے -

**خاتون** - آنکھیں نکالکر - ہان کیون نہیں بن سکتا ہے - اگر تم اجازت دو تو مین ابھی تمھارے سامنے بنا دیتی ہون -

**مین** - گھگیا کر اور پر خوف لہجہ مین - ہے ہے خاتون خدا کے لیے ایسا کبھی نہ کرنا یہ مین نے وعدہ ہی کب کیا ہے

**خاتون** - آنکھیں سرخ کر کے اور غضبناک صورت بنا کر - نہیں او کاذب تو نے وعدہ کیا ہے اور تحریری وعدہ

**مین** - نیچی نگاہیں کر کے - آپ اتنی تند ناحق ہوتی ہین یہ وعدہ مین نے کبھی نہیں کیا یہ میرا جگری دوست ہے ممکن نہیں کہ اسپر مین یہ وعدہ کرون اگر میری جان جاتی ہو اور یہ بچتا ہو تب بھی مین اپنی ہی جان دینی فرض خیال کرونگا -

خاتون کی باتیں عمرو عیار بھوچکا ہو کر سن رہا ہے



خاتون - تیرا کوئی حیلہ بہانہ قبول نہیں ہوگا خوب سمجھ لیجو کہ میں تیرے وعدہ کے موافق تیرے دوست یوسف کو گھوڑا بنا کر لے جاؤں گی -
میں - رنجیدہ خاطر ہو کر - اے مہربان معزز خاتون یہ کیونکر ہو سکتا ہے
خاتون - چاہے ہو یا نہ ہو تمہیں مجبوراً اجازت دینی ہوگی کہ میں یوسف کو گھوڑا بناؤں -
میں - جل کر - او مردار تو ہرگز میرے دوست کو گھوڑا نہیں بنا سکتی -
بس میرا یہ کہنا غضب ہو گیا وہ مارے غصہ کے بھڑک اٹھی اور اسنے بآواز بلند یہ کہا اے عمرو عیار تو سہی جو تجھے مردار کہنے کا مزا چکھاؤں اور تجھے بتاؤں کہ ایک منعمہ کے ساتھ اس بدتہذیبی اور منعم کشی سے پیش آنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے -
چنانچہ اسنے سیدھے ہاتھ کا تھپڑ کچھ پڑھکر تو یوسف کے رسید کیا - تھپڑ لگتے ہی وہ ایک چالاک موٹا تازہ گھوڑا بن گیا - میں اپنے دوست کی یہ حالت دیکھکر تڑپ گیا اسنے الٹے ہاتھ کا تھپڑ میرے کلہ پر رسید کیا میں لوٹ پوٹ کر ایک بدصورت گدھا بن گیا - مجھے تو گدھا بناتے ہی اسنے لکڑی دکھائی اور آپ یوسف پر چڑھکر ایک طرف کداتی ہوئی نکل گئی

## چودھواں باب

### مریم

تھوڑی دور تک تو میں نے اُس کم بخت جادوگرنی کا تعاقب کیا لیکن وہ آناً فاناً میں قراٹے بھرتی ہوئی بہت جلد آنکھوں کے آگے سے غائب ہو گئی - میں اپنے ناظرین فسانہ سے ملتمس ہوں کہ وہ میری یہ رقت انگیز حالت ملاحظہ فرمائیں -
کہ انسان تھا تو یہ آفت آ کر پڑی اور جب اس آفت پر میں نے خون کے آنسو بہائے تو آدمی سے جانور بنا دیا گیا اور جانور بھی وہ جانور جو گدھا ہو مگر اس گدھا بننے میں بڑا غضب یہ تھا کہ عقل سب انسان کی سی تھی خوشی اور غم ویسا ہی محسوس ہوتا تھا کہ جیسے حالت انسانی میں - نہ میری قوت متفکرہ میں کچھ فرق آیا تھا اور نہ متخیلہ کی وسعت اور اسکی دوڑ میں کچھ کمی تھی - پیاری شہزادی شمس جگری دوست یوسف اور سب سے زیادہ باعث شادمانی مریم کا خیال گدھے بننے کی حالت میں جان کو آدھا کئے دیتا تھا چاروں طرف گردن اٹھا کر دیکھتا ہوں لیکن مجھے سوائے خشک بلکہ مصفا میدان کے کوسوں کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا تھا

عمرو عیار گدھے کی صورت مین دوڑا دوڑا پھرتا ہی اور قافلہ والے اسے گرفتار کر رہے ہین



کبھی پریشانی مین غل مچانے لگتا اُسی کر کیہ واز مین جو گدھے کی ہوتی ہی اور پھر اپنی آواز آپ مجھے بُری معلوم ہونی - مین خاموش ہو رہتا دن بھر جنگل مین ادھر اُدھر بھٹکتا پھرتا اور شب کو جہان کہین موقع دیکھتا پڑ رہتا درختون کے سوکھے ہوے پتے خشک گھانس اسی طرح سے جو چیز کہ مجھسے کھائی جاتی پیٹ بھرنے کے لیے کھالیتا ایک دن مین بیٹھا ہوا تھا اور تمام گذشتہ خیالات میرے دماغ مین بجلی کی طرح سے پے در پے کوندتے تھے اور ہر بار مجھے چونکاتے تھے کہ سامنے سے ایک قافلہ گذرا - قافلہ والون نے جو مجھے خالی خولی بیٹھا ہوا دیکھا وہ میری طرف دوڑے انکی صورت دیکھکر مین بھاگا کہ یہ مجھے گرفتار کر کے قطعی میری چڈی توڑین گے لیکن بھاگ کہان سکتا تھا - آخر گرفتار ہوگیا -

اُنھون نے فوراً مجھپر پالان رکھا اور ایک شخص نے سوار ہو کر ہانکنا شروع کیا - میرے منھ مین لگام ڈالدی گئی تھی اور بہت تیزی سے مجھے ہکایا جا رہا تھا - مین اس خیال سے دوڑتا تھا کہ اگر ذرا مین چلنے مین ٹھٹکا تو بے مارے کوڑون کے میری کھال اُدھیڑ ڈالے گا ناحق مجھپر اور ستم ہو گا - مگر کہان تک سو دو سو قدم تیسر چلا پھر قوت نے جواب دیدیا - ناطاقتی سے بیٹھنے لگا کہ سوار نے گالی دیکر ایک ایڑ لگائی اور دو تین چابک مارے پھر مین اپنی جان پر جبر کر کے دو گامہ چلنے لگا -

ایک شخص بولا - بھئی گدھا تو خوبصورت ہے لیکن اتنا تیز نہ ہکاؤ ورنہ ٹھے کرنا بہت ہے ایسا نہ ہو کہ راہ ہی مین بول اُٹھے -

سوار - اجی نہین خاصہ موٹا تازہ ہے اگر اس جسم پر بھی نہ چلا تو کاٹ ڈالونگا -

شخص - تمھاری آنکھین ہین یا بھینس کے چوتڑ بیچارہ کی فاقہ کے مارے تو ہڈیان نکل رہی ہین اور تمھین موٹا ہی دکھائی دیتا ہے -

سوار - بھائی یہ جلی جلی باتین مین بھی سمجھتا ہون تمھارے ہاتھ لگ جاتا تو تمام خوبیان آجاتین اب چونکہ میرے ہاتھ لگا ہے اس لیے یہ باتین ہین چلو ہمارا گدھا ہے ہم چاہے جس طرح ہانکین گے -

شخص - مین تم سے ہزار بار کہہ چکا ہون کہ مجھسے یہ جلی بھنی باتین نہ کیا کرو ورنہ تمھارے لیے بہتر نہوگا

سوار - بگڑتے کیون ہو تقدیر کی بات ہے اگر تمھاری قسمت کا گدھا ہوتا تو تمھین مل جاتا -

شخص - پھر وہی بکے چلا جاتا ہے مین تو کہتا ہون کہ مجھ سے یہ جلی بھنی باتین کبھی نہ کیا کر تو ہے کہ پھر اُن ہی کو دُہرا رہا ہے -

**سوار** - خفا ہو کر اور میری پیٹھ پر سے اُتر کر - کہیں شامت نہ آجائے تمھاری لایعنی باتون کا مین نے بہت ضبط کیا ہے صرف تمھارے باپ کا خیال ہے ورنہ یہیں تمھاری نعش کرگس کھاتے -

**شخص** - اُچک کر اور کمر بند مین ہاتھ ڈالکر - کیون اُٹھا کر پھینکدوگے تو نے ہمین سمجھا ہی کیا ہے -

بس پھر جوت پاڑگی ہونی شروع ہوئی ایک تہلکہ مچ گیا لوگون کے چھٹاتے چھٹاتے شخص نے سوار کی گردن اُڑادی - گردن اُڑتے ہی ایک غل مچ گیا اور سب نے اُس شخص کو جو میرے سوار کا قاتل تھا پکڑ لیا - اسکے دوستون نے اسکی رہائی کی کوشش کی مگر وہ بسبب کمی کے قاصر رہے -

اب تمام قافلہ مین یہ مشہور ہو گیا کہ یہ گدھا منحوس ہے وہ شخص سوار ہوتے ہی قتل ہو گیا - میری کچھ تقدیر اچھی تھی کسی نے ڈر کے مارے مجھپر اسباب بھی نہ لادا اور مین رسیون سے کسا ہوا اثینس دار الخلافہ یونان مین لایا گیا -

راہ مین مجھے ہری ہری گھانس چرنے کو مل جاتی اور کوئی لونڈا الارا قافلہ کا مجھے بچی بچائی روٹی کا ایک ٹکڑا بھی دیدیا کرتا جو شخص مجھے کوئی چیز دینے آتا اس کے آگے مین ماتھا ٹیک دیا کرتا تمام قافلہ مین یہ غل مچ گیا کہ یہ بڑا سمجھدار گدھا ہے اب اور بھی میری نگہداشت اور خبر گیری ہونے لگی جہان کہین قافلہ ٹھہرتا بچے بڑے میرے پاس آجاتے اور مجھ سے طرح طرح کے سوانگ کرتے مین سب کے سوالات کے جواب اشارون ہی اشارون مین اس عمدگی سے ادا کرتا کہ سب دنگ رہ جاتے اور باہم یہ کہتے کہ بھئی گدھا تو ہے لیکن سدھایا ہوا ایسا ہی کہ آدمیون کے کان کترتا ہے -

**ایک بولا** - ایلو ایلو یہ بولی بھی سمجھتا ہے ابھی مین نے کہا روٹی کھائیگا اسنے گردن ہلادی کہ ہان کھاؤنگا

**دوسرا بولا** - ہان صاحب خوب بولی سمجھتا ہی کئی باتون کا جواب اسنے اس عمدگی اور صفائی سے دیا ہے کہ مین حیران رہ گیا -

غرض رستہ بھر یہی کیفیت ہوتی چلی آئی کوئی کہتا تھا کہ گدھے مین کوئی بلا سما گئی ہے کوئی کہتا تھا میان ذرا ہوشیار رہنا یہ خود گدھے کی صورت بن جن ہی ہی باہم ایسی پر مذاق باتین ہوتی تھین اور ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح میرا مالک بن جائے لیکن ایک بوڑھا شخص جو خاموشانہ سب کی تقریر کو سُن رہا تھا یہ کہنے لگا اے شوقین نوجوانون خواہ مخواہ ایسی باتین بنا رہے ہو اور اس مین کج بحثی کرتے ہو یہ گدھا اثینس مین جاتے ہی شاہی عجائب گھر مین داخل ہو جائیگا - آخر اثینس پہونچکر یہی کہ مین عجائب خانہ

مین داخل ہو گیا۔

صبح سے شام تک آدمیون کا ٹھٹ لگا رہتا تھا گو یہ تو مجھے سہولت تھی کہ نہ مجھسے کام لیا جاتا تھا اور نہ میری چمڑی توڑی جاتی تھی مگر یہ آفت کیا کم تھی کہ جو شخص آتا نئی نئی باتین کر کے مجھسے جواب لینا چاہتا تھا اب مجھے کھانے کو بھی خوب ملنے لگا اور سونے بیٹھنے اٹھنے کی بھی کوئی تکلیف نہ رہی۔ مین اپنے دل مین یقین کر چکا تھا کہ اب مین کبھی اپنی اصلی حالت پر نہین آنے کا اور ہمیشہ ایسی بدنما حالت مین میری جان نکلے گی۔ موت کی آرزو اب خوب زور شور سے میری طبیعت مین موجزن ہو رہی تھی سبب یہ تھا کہ مجھے گدھے سے انسان بننے کی امید منقطع ہو چکی تھی اور مین جانتا تھا کہ جب تک تو زندہ رہے گا اسی قابل شرم حالت مین زندگی بسر کریگا۔

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید ناامیدی اسکی دیکھا چاہیے

گیارہ مہینے کامل اسی کشمکش مین گذر گئے۔ نہ گدھے سے آدمی بنتا ہون اور نہ موت ہی آتی ہے۔ ادھر جان تنگ رہی ہے۔ سب سے زیادہ خوفناک نظارہ جسنے رہا سہا میرا النس النس نکال لیا یہ تھا کہ مین نے شہزادۂ یونان کے ساتھ اپنی پیاری مریم کو کھڑا ہوا دیکھا۔ بس پھر جو میری جان پر بنی بیان نہین کر سکتا۔ یہ مصیبت کیا کچھ کم تھی جو یہ اور مصیبت مجھپر پڑی۔ وہ سیر دیکھنے کے لیے آئی تھی مگر رنگت زرد ہو رہی تھی اور ایسی بری نوبت تھی کہ گویا دائم المرض ہے اور اس سخت مرض سے اسکی نجات مشکل ہو گی۔ مین اپنی پیاری مریم کو دیکھتے ہی تڑپ گیا اور مین نے کوٹھری کے باہر آنا چاہا۔

**شہزادۂ یونان** ۔ مہتمم عجائب خانہ سے ۔ یہ گدھا کچھ شریر تو نہین ہے اور سینگ تو نہین مارتا۔

**مہتمم** ۔ حضور یہ گدھا بہت غریب ہے اور نہایت ہی مہذب ہے۔

**شہزادۂ یونان** ۔ اچھا تو ذرا اسے کھول دو۔ چنانچہ داروغہ نے مجھے کھول دیا۔ مین نے کھلتے ہی اپنا سر پیاری مریم کے قدمون پر رگڑنا شروع کیا یہان تک کہ اسکو ایسی محبت آئی کہ آخر شہزادۂ یونان سے یہ درخواست کی کہ یہ گدھا تو مین اپنے پاس رکھونگی۔ فوراً حکم ہوتے ہی مین اپنی پیاری مریم کے پاس پہونچا دیا گیا۔ اور اب اپنی پیاری دلھن کے ہاتھ سے میری پرورش ہونے لگی۔

شہزادی کو یہ مشغلہ خاصہ ہاتھ لگا ہر وقت وہ میرے پاس بیٹھی رہتی اور مجھے عمدہ عمدہ میوے اپنے ہاتھ سے کھلاتی۔ اسکی رنگت ترئی کے پھول کی طرح زرد ہو رہی تھی آنکھون مین بڑے بڑے حلقے پڑ گئے تھے اور تمام جسم کی ست ستا کر ہڈیان نکل آئی تھین۔ بظاہر مجھے کوئی مرض نہین معلوم ہوتا تھا یقیناً

باپ کے قتل ہونے اور ہمیشہ یون خوار و ذلیل گرفتار ہونے نے اسکی یہ کیفیت کردی تھی۔ وہ شباب خیز حسن جسنے اُسکو زمانے مین اول نمبر بنا دیا تھا بالکل مٹ گیا تھا۔ وہ نزاکت اور بھولا پن جسنے اسکی اُٹھتی ہوئی جوانی مین اور بھی جان ڈال دی تھی اسکا کھوج بھی اسکی شکل و شباہت مین نہ ملتا تھا۔ باوجود اس خاطرداری کے جو شہزادہ یونان کرتا تھا اسکی یہ کیفیت ہوگئی تھی اور جو کہین مصیبت مین ہوتی تو کبھی کی رخصت ہو جاتی کچھ میری محبت بھری تیز نگاہ تھی جو مین نے پہچان لیا یقیناً اگر اس حالت مین اسکا باپ بھی دیکھتا تو شناخت مین تکلف ہی کرنا پڑتا۔ خدا کی شان تھی کہ ایسی بدنما رذل حالت مین بھی شہزادہ یونان جان دیتا تھا اور ایسی خوشامد کرتا تھا گویا اسکی زندگی کی تمام خوشیان صرف پیاری مریم کے ایک ذرا سے التفات پر منحصر ہین۔

ایک دن مجھے میری پیاری دلھن کچھ میوے کھلا رہی تھی کہ شہزادہ یونان بھی آنکلا۔

شہزادہ۔ پیاری دل لگی خاصی ہاتھ لگی جب سے یہ گدھا آیا ہے تمھاری صورت مین بہت فرق ہو گیا ہے اور صحت کے آثار بھی ہویدا ہوتے جاتے ہین لیکن مجھے تعجب ہی تو یہی ہے کہ اسنے ایسی تعلیم کہان پائی کہ یہ کُل باتین بھی سمجھتا ہے جو حکم کیا جائے فوراً اسکی تعمیل کرتا ہے مین نے کبھی ایسا گدھا دیکھنا تو درکنار سنا بھی نہین۔

مریم۔ اپنی ڈگرڈگر کرتی ہوئی آنکھین اُٹھاکر۔ ہان شہزادہ صاحب اگر یہ گدھا آدمی ہوتا تو کس قدر مہذب اور وفادار خادم ہوتا۔

شہزادہ۔ خدا کی شان ہے بعض انسان حیوانون سے بدتر ہوتے ہین اور بعض حیوان ایسے ہین کہ جو آدمیون کے کان کترتے ہین۔ خدا کی باتین خدا ہی جانے۔ اُسکی حکمت وہی سمجھتا ہے کوئی نہین جانتا لیکن مین اپنے کو بڑا خوش قسمت سمجھتا ہون کہ خدانے تمھاری دل لگی کا از خود سامان کردیا بیگم مین تو پیچ کر بیٹھ رہا تھا اور مجھے تمھاری ٹوٹی ہوئی طبیعت سے ناامیدی ہو چکی تھی اور مین سمجھ چکا تھا کہ بس اب تم کبھی نہین اُبھرنے کی

مریم۔ اصل مین یہ ہے کہ میری آرزو یہی تھی کہ مین اپنے کو مٹا ڈالون بھلا جب میری خواہش دلی یہی ہو پھر مین کسی کے اصرار سے بھی اپنی راحت مین خلل کیون ڈالنے لگی اصل مین خداوند تاج و تخت تو یہ خوب سمجھتے ہونگے کہ خوشی کیا چیز ہے صرف دل کی آرزو برآنے کا نام خوشی رکھا گیا ہے اب یہ قید نہین ہے کہ فلان ہی آرزو ہو اور فلان آرزو نہ ہو نہین بلکہ کسی قسم کی کوئی خواہش اور کسی قسم کی کوئی آرزو ہو اُس کے پورا ہونے پر انسان اپنے کو خوش قسمت بھی سمجھے گا اور خوش بھی ہوگا چونکہ میری وہ آرزو نہین تھی کہ جو معمولی طبیعت مین پیدا ہوا کرتی ہے اس لیے تم مجھے مغموم سمجھتے تھے حالانکہ یہ بات نہ تھی۔

شہزادۂ یونان - ذرا آگے سرک کر - تو پیاری ان سب خیالات کو جنسے تم اپنے کو شاری تھیں بس گدھے نے کھو دیے

مریم - مین نہین بیان کر سکتی کہ میری طبیعت اس گدھے پر آندھی اور مینہ کی طرح سے آئی اب اسکی مفارقت گھڑی بھر کی بھی مجھے گوارا نہین ہے مجھے امید ہے کہ اگر میری زندگی رہی تو چند ہی روز مین میری حالت بدل جائیگی

شہزادۂ یونان - مین تو یہ چاہتا تھا کہ کوئی صورت تمھاری دل لگی کی ایسی نکلے جس سے تمھارا یہ مرض اور نکھانا پینا جاتا رہے - میری یہ آرزو پوری ہوئی (ہنسکر) یہ گدھا کیا ہے تمھارے لیے مسیحا کا کام دے رہا ہے - کیونکہ جب سے یہ آیا ہے تم کھانا بھی کھا لیتی ہو تمھین نیند بھی آجاتی ہے اور تم بظاہر کچھ خوش و خرم بھی معلوم ہوتی ہو - یہ کہکر شہزادہ چلا گیا اور میری پیاری مریم مجھے کھانا کھلا کر خوشی خوشی اپنے کمرہ مین اٹھکر چلی گئی -

گو مجھے گونا اطمینان ہو گیا تھا لیکن اس اطمینان مین اضطراب اس غضب کا تھا کہ مین بیان نہین کر سکتا کیا خدا کی شان تھی کہ اپنی گم شدہ مریم کا پتہ لگ گیا اور اسکے پاس بھی مین پہونچ گیا مگر گدھے کی صورت مین میرے دل کو بس یہ خیال چاک کیے ڈالتا تھا کبھی یہ خیال آتا تھا کہ شہزادہ کے مزاج کا کیا ٹھکانا آج وہ مہربان ہے کل کچھ خفا ہو جاے تو مجھے نکلوا دے یا ذبح کروا ڈالے یہ کس کو بھروسہ ہے کہ ہمیشہ یہی کیفیت رہے گی اور یہ یون ہی مریم پر مہربان بنا رہے گا -

اور پھر سب سے زیادہ قاتل اور جگر کا شق کرنے والا خیال یہ بھی آتا تھا کہ کوئی صورت ایسی نہین نکل سکتی کہ مین آدمی بنون پھر میری دلی مرادین کیونکر حاصل ہونگی - مگر ان تمام خیالات پر تسکین دینے والا صرف یوسف کا خیال تھا جو اپنی بدقسمتی سے گھوڑا بن گیا تھا خبر نہین اسکی کس سختی سے سواری لیجاتی ہوگی اور وہ کہان ہوگا اور اسکی کیا کیفیت ہو گی - ایسے ہی ایسے خیالات کی ادھیڑ بن مین میرا تمام تنہائی کا وقت گذرتا تھا نہ کوئی صورت ایسی نکلتی تھی کہ مین آدمی بن جاؤن اور نہ کوئی بات ایسی پیدا ہوتی تھی کہ انسان ہونے کا خیال بھی میری پژمردہ اور متذبذب طبیعت سے جاتا رہے -

ایک دن دوپہر کے وقت میری پیاری مریم تنہا اپنے کمرہ مین بیٹھی ہوئی تھی - ہان صرف مین کھڑا ہوا تھا آدمی کی صورت مین کوئی بچہ تک بھی نہ تھا آگے ایک مہین کپڑے کا پردہ پڑا ہوا تھا کہ یکایک خواجہ سرا نے آکر عرض کی حضور بیگم صاحبہ اگر آپ اجازت دین تو ایک ضعیفہ آپکی خدمت مین سلام کرنیکے لیے حاضر ہو

مریم - یہ وقت بھی کوئی ملنے کا ہے اس سے کہدو چلی جاوے اور اگر کچھ مانگتی ہے تو اُسے دلوا دو -

خواجہ سرا جاکر واپس پھر کر آیا اور عرض کیا کہ حضور وہ دست بستہ گذارش کرتی ہے کہ مین بس خوش تنہائی مین

ضعیفہ۔ پیاری مریم کے سامنے کھڑی ہوئی دست بستہ عرض کر رہی ہے
اور میں گدھا بنا ہوا سامنے کھڑا ہوا ہون



جسمین کیسی یگم صاحبہ خوش ہین مخل نہونگی بلکہ اور دلچسپی بڑھاؤنگی چند لمحہ کا کام ہے پہلے
مریم نے ناچار اجازت دیدی اجازت ہوتے ہی ایک بڑھیا نمودار ہوئی۔ اسکا منہ جھکا
بال چھدرے چھدرے اور برف کی طرح سفید تھے چندیا کے اکثر بال ندارد ہوگئے تھے۔ آنکھیں
اور چیان سی چھوٹی چھوٹی تھین۔ منہ مین دانت نہ پیٹ مین آنت کا مضمون تھا۔ ہونٹ حلق پیچ
نہ ہونے کی وجہ سے گھس گئے تھے۔ ہر وقت منہ چلتا معلوم ہوتا تھا خشک گلون مین گڑھے ایسے پڑ گئے تھے
کہ دو چلو پانی بے تکلفی سے قرار پکڑ سکتا تھا کنپٹیون مین غار کا نمایان نشان اسکی انتہا درجہ کی زیادتی عمر ظاہر
کر رہا تھا رگین نکلا سی کھڑی ہوگئی تھین بازوؤن کی کھال لٹکنے لگی تھی۔ غرض تمام صورت اور جسم ہیئت سے
پایا جاتا تھا کہ اسکی عمر ایک سو گیارہ برس سے ہرگز کم نہین ہے بلکہ دو چار برس اس سے زیادہ ہی ہوگی۔
بڑھیا نے آتے ہی سلام عرض کیا پیاری مریم اسکی یہ صورت دیکھتے ہی دنگ رہ گئی اور اسکی صورت سے
کچھ خوف کچھ ہنسی معلوم ہوئی بڑھیا نے آداب عرض کرکے یہ التماس کیا۔ ایک ضروری اور اشد
شدید کام کے لیے مین حاضر ہوئی ہون۔

مریم۔ بھوچکی ہوکر اور اپنی استعجابی نگاہین اسکی طرف اٹھاکر۔ مین تو تمھین نہین جانتی نہ مین نے
تمھین کبھی دیکھا ہے۔ کہو کیا کہتی ہو۔

بڑھیا کسی قدر اطمینان دلانے کے طور پر حضور بیگم صاحبہ یہ آپ درست فرماتی ہین بیشک آپ مجھے
نہین جانتین نہ آپنے کبھی مجھے دیکھا ہوگا جس غرض سے مین خدمت عالی مین حاضر ہوئی ہون وہ یہ ہے
کہ مین آپ کو ایک ایسی پوشیدہ بات سے آگاہ کرنا چاہتی ہون کہ جسکا علم آپکو لاانتہا خوشی دیگا اور
آپ کی ان بجھی ہوئی بلکہ مری ہوئی آرزوؤن کو ابھاریگا جو مدت سے جلتے ہوئے چراغ کی طرح بجھ گئی ہین

مریم شوقیہ صورت بناکر۔ پھر وہ کیا اسرار ہے جو تم مجھپر ظاہر کرنا چاہتی ہو۔ یہ بات مریم نے سخت تحیر خیز لہجہ
مین کہی اسکے ہر ہر لفظ سے پرشوق آمادگی برستی تھی اور وہ چاہتی کہ یہ بہت جلد اس چھپے ہوے بھید کو
مجھپر ظاہر کردے جو مجھے بے تعداد خوشی کا سرمایہ دیگا۔ مگر ظاہراً وہ متانت اور سنجیدگی سے کام لے
رہی تھی اور اپنا دلی مضطرب شوق ظاہر نہ ہونے دیتی تھی۔ یکایک وہ بڑھیا چونکی جیسے اسکے دل مین
اسی از کی بات کی نسبت کوئی اور نیا خیال پیدا ہوآیا ایسے واقعہ کی یاد آئی کہ پہلے اس کے دماغ مین
اس کا گمان بھی نہ تھا۔

ین کہتا ہے کہو خاموش کیون ہو رہین - مین سننے کے لیے ہمہ تن گوش ... در تم سکوت کے دریا مین غوطہ مار رہی ہو -

... یہ باتین سنکر بڑھیا مسکرائی اور کہا بیگم صاحبہ مین صرف عرض کرنے ہی کی غرض سے حاضر خدمت ... ہوئی ہون لیکن میرے خیال مین اگر آپ جلدی نکرین تو بہتر ہی کیونکہ آپکی کمزور اور ضعیف طبیعت ابھی ایسی قوی نہین ہی کہ وہ یکایک شادمانی کی خبر کی برداشت کر سکے گی مجھے ڈر ہی کہ کہین دوسری صورت نہ پیدا ہو - اگر آپ مجھے چند ساعت بیٹھنے کی اجازت دینگی تو مین آپکی طبیعت ٹھکانے پر لاکر پھر آپسے عرض کرونگی مریم نے اُسے بیٹھنے کی اجازت دی وہ بخوشی اسکے پاس بیٹھ گئی - اور نہایت گڑگڑا کر دعا دی کہ خدا اے بیگم تیرے بچھڑے ہوے دوست سے ملادے - یہ سنکر بیاری مریم رونے لگی اور کہا کہ یہ تیری دعا غیر نتیجہ ہے کوئی میرا دوست بچھڑا ہوا نہین ہے جو مجھسے آکر مل جاے -

بڑھیا - آپ بغور ملاحظہ فرمائین اور یاد کرین کہ آیا آپکا کوئی رفیق ایسا بچھڑا ہی کہ جس سے آپ ملنا چاہتی ہین -

مریم - نہین کوئی بھی نہین - اے بڑھیا تو میرا انگور لایا ہوا زخم نہ ترخا اور اُسپر نمک مرچ نہ چھڑک کون سے میرے ہزارون رفیق تھے کہ جنکو مین بار بار یاد کرون اور انکا خیال لاؤن صرف ایک میرا بوڑھا باپ تھا - وہ میرے سامنے قتل کیا گیا - ایک میرا بدنصیب دولہا تھا وہ بھی نہایت خواری اور ذلت سے مارا گیا - بس اور مین نے اپنی عمر مین کسی کو نہین دیکھا میری پیاری اور مامتا بھری مان میری صغیر سنی ہی مین مرچکی تھی - اب تو ہی بتا کہ مین کسے یاد کرون اور کس کو ڈھونڈون - ناحق تو گذشتہ واقعات یاد دلواکر مجھے رلواتی ہے اور میرا خون جگر ایک کراتی ہے -

بڑھیا نے یہ تقریر نہایت سنجیدگی اور متانت سے سنی مریم کی ہر ہر بات پر گردن ہلاتی رہی گویا وہ اسے قبول کرتی جاتی تھی اور یہ سمجھتی تھی کہ جو کچھ مریم کہ رہی ہی وہ سب صحیح ہی تھوڑی دیر کے سکوت کے بعد بڑھیا گویا ہوئی پیاری جو کچھ تم نے کہا وہ سب صحیح ہی - واقعی یہی کیفیت ہوئی تمھاری مان تمھارے سامنے مرگئی اور تمھارا بوڑھا باپ تمھاری آنکھون کے آگے بے گناہ مظلومی کی حالت مین قتل کیا گیا مگر تمھارے دولہا کی نسبت مجھے کلام ہی

مریم - ہائین کلام کیا - یہ تم نے کیا کہا - کیا تمھین اور بھی کچھ تحقیق ہے -

بڑھیا - نہین بیگم صاحبہ مین آپ ہی سے دریافت کرتی ہون کہ آپنے اپنے پیارے دولہا کو اپنی آنکھ سے خاک و خون مین لتھڑا ہوا دیکھا -

مریم - چونک کر - اور ادھر ادھر ہکا بکا نظر کر کے - ہان مجھے یہ یاد پڑتا ہو کہ مین نے اُسے صرف گرفتار دیکھا تھا
بڑھیا - دیکھیے ایک بات تو بھولی ہوئی یاد آئی مین عرض نہ کرتی تھی کہ بیگم صاحبہ آپ بھولتی ہین -
مریم - گو مین نے اُسے خاک وخون مین لتھڑا ہوا نہین دیکھا تھا لیکن اسکی طرف سے میرا دل ٹوٹ گیا
اور اب مجھے ہرگز امید نہین ہو کہ وہ زندہ ہو گا بھلا ظالم سوارون نے اُسے کاہے کو چھوڑا ہو گا -
بڑھیا - نہین بیگم صاحبہ آپ کو یقین دلاتی ہون کہ وہ زندہ ہو ابھی اسکی عمر کے جلتے ہوئے چراغ کو موت
کی ہوا کا جھوکا نہین لگا - اور وہ دنیا مین خواہ کسی حالت مین کیون نہ ہو زندگی بسر کر رہا ہے -
مریم - آنکھین کھول کر اور دانت نکوس کر - کیا وہ زندہ ہو - یہ بات اسنے اس خوفناک صورت مین کہی کہ اسکی
صورت بھیانک ہو گئی اور اسکی آنکھین ان گڑھون سے باہر نکل آئین کہ جو بسبب ضعف کے اندر
گھُس گئی تھین اور مختلف آلام سے اُن مین وہ گڑھے پڑ گئے تھے -
بڑھیا - کیون آپ اس قدر متعجب ہوتی ہین - دشمن اگر قوی ہست نگہبان قوی تر ست - کیا یہ کچھ
حیرت و استعجاب ہے کہ انسان اپنے خونی دشمنون کے ہاتھ سے نہین بچ سکتا ہے -
مریم - نہین یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہو ہان زندگی شرط ہو اور خدا کے قوی اور وسیع ہاتھ کا سایہ ہونا چاہیے
بڑھیا - بس اگر بیگم تمھارا یہ یقین ہو تو پھر یہ تو تمھین یقین ہی کرنا چاہیے کہ تمھارا دولھا ہنوز زندہ ہے -
مریم - گھبرا کر - کہین اسکا پتہ بھی مل سکتا ہو تمھین کیونکر معلوم ہوا اور تم نے کہان دیکھا یا کسی سے سنا ہو -
بڑھیا - مسکرا کر مگر سنجیدگی سے - شنیدہ کے بود مانند دیدہ - مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے
اور مین جہان وہ ہے بخوبی جانتی ہون -
مریم - ہڑبڑا کر - اچھی تم جانتی ہو خدا کے لیے بہت جلد بتاؤ وہ کہان ہین - اُسوقت مضطرب خیالات نے
یکایک اُسکو چونکایا اسکا رونگٹا رونگٹا کانپنے لگا اور وہ کسی آیندہ خوش خبری کے سننے کے لیے ایسی گھبرا گئی
کہ اُسکی زرد رنگت پر ہوائیان اُڑنے لگین اور وہ ایسی آمادہ معلوم ہوئی کہ ایک لمحہ کا بھی صبر گویا نہین کر سکتی
بڑھیا - خدا کے لیے بیگم صاحبہ آپ صبر فرماوین - دیکھیے گھبراہٹ کام نہین دیگی جو کچھ مجھے معلوم ہو
اس سے زیادہ ہے کہ جو مین عرض کر چکی ہون - آپ کو اگر آپ صبر کرینگی تو ایسی نامعلوم باتون سے
مطلع کرونگی کہ جن سے آپ محض ناواقف ہین -
مریم - بظاہر صبر کر کے - اچھا مین گھبراتی نہین تم اطمینان سے مجھسے بیان کرو - گو پیاری مریم نے ہر چند اپنی

دلی مضبوطی سے کوشش کی تھی کہ میری گھبراہٹ صورت پر آشکارا نہو لیکن اسکی جرأت خیز دلاوری نے کچھ کام نہ دیا۔
بڑھیا۔ نہایت مستقل اور سنجیدہ شکل بناکر۔ مین ابھی بیان کردیتی ہون لیکن آپ ذرا صبر کرین
مریم۔ بولاکر۔ یہ تم کیا کہ رہی ہو جون جون تم کوشش کروگی کہ مجھے صبر آوے میری پریشانی اور بھی بڑھتی جاتی ہے اور یہ بات میری قدرت کے باہر ہے مین کیا کرون۔ اگر تمھین کہنا ہو کہ جسکو سسکا سسکا کر قتل کرنے سے کیا فائدہ۔
بڑھیا۔ یہ کچھ خفگی کی بات نہین ہے آپ ناحق تعجیل کرتی ہین مین آپ کی خدمت مین صرف اسی نیت سے حاضر ہوئی ہون کہ جو کچھ مجھے معلوم ہے سب عرض کردون پھر گھبراہٹ کی کیا بات ہے۔
مریم۔ تم یہ کیا بیان کرتی ہو تم نہین جانتین کہ مجھے اس سے کیا تعلق ہے جسکا ذکر ہو رہا ہے۔ اگر وہ میری آنکھون کے سامنے ہو تو مین اپنی آنکھون مین بٹھالون۔ ہے ہے میرے بے گناہ عمرو عیار تو کہان ہے اور سفاکون نے تجھپر کیا کیا ظلم توڑا ہے۔
بڑھیا۔ اچھا آپ گھبرائین نہین مین بیان کردیتی ہون مگر ایک شرط ہے۔
مریم۔ بات کاٹ کر۔ وہ کیا شرط ہے مین موجود ہون جو کچھ میرے پاس ہے تن کے کپڑے بھی اس مین مجھے عذر نہین ہے۔
بڑھیا۔ نہین نہین لین دین کا کچھ خیال نہ کرو اسکا تو ذکر ہی کرنا فضول ہے۔ وہ اور شرط ہے جو مین تم سے کرنا چاہتی ہون
مریم۔ ہان بیان کرو مجھے سب منظور ہے جو کچھ تم شرط کروگی ہرگز انکار نہ کرونگی بشرطیکہ میرا دولہ مجھے مل جاے
بڑھیا۔ وہ شرط یہ ہے کہ کسی حالت مین اور کبھی آپ میری راے سے روگردانی نہ کرینگی۔ میری راے پر چلنا آپکے لیے ایسا مفید ہوگا کہ جیسے باران رحمت خشک ٹھونگ ٹھنون کے لیے کام دیتا ہے۔
مریم۔ بہت خوب آنکھون سے۔ مجھے اس مین کسی قسم کا عذر نہ ہوگا۔ مین ہر حالت مین اور ہر صورت مین آپ کی تقلید کرون گی۔
بڑھیا۔ خوب مضبوط ہوگئی نا۔ پھر دیکھو کسی حالت مین کچی نہ ہونا۔ اگر تم نے ذرا بھی خلاف وعدہ کیا تو یاد رکھنا تمھاری اور تمھارے دولھا کی جان خطرہ مین پڑجاے گی۔
مریم۔ مین دل سے اقرار کرتی ہون کہ مین ہرگز اپنے وعدہ سے نہین پھرنے کی۔

یہ سنکر وہ بڑھیا خاموش ہو رہی اور کوئی دس منٹ تک وہ خاموش بیٹھی رہی بعد ازان یکایک ایک نامعلوم خیال بجلی کی طرح اسکے دماغ مین کوندا اور وہ چونکی پھر وہ یکایک خاموش ہو رہی اور یہ زبان پر لائی مریم پیاری مریم یہ گدھا جو تیرے سامنے کھڑا ہوا ہے یہی تیرا دولھا ہے اور یہی ہے جسکو عمرو عیار کہتے ہین۔

یہ سنتے ہی مین رونے لگا اور میری آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے۔ مین نے اپنا سر اپنی پیاری مریم کے قدمون پر ڈال دیا تاکہ اسے شبہہ نہ ہو اور وہ یہ یقین کر لے کہ جو کچھ بڑھیا کہ رہی ہے وہ سب صحیح ہے۔

مریم بڑھیا کی صورت کو تکنے لگی اور ایسا سکوت اسپر چھا گیا گویا سخت سکتہ کے مرض مین مبتلا ہو گئی اور اب وہ کبھی ہل جل نہ سکے گی گویا کسی نے اسمین سے جان نکال لی ہے۔ وہ بڑھیا یہ صورت دیکھکر گھبرا گئی اور اب اسنے نہایت آہستہ سے بازو ہلا کر یہ کہا حضور بیگم صاحبہ آپ کیا سوچ رہی ہین آپ میری طرف خیال فرماوین

مریم۔ پھر آنکھین پھاڑ کر اور چارون طرف دیکھکر۔ کیا میرا دولھا گدھے کے بدن مین ہے۔

بڑھیا۔ ہان یہی آپ کا دولھا ہے اور یہی وہ شخص ہے جسکا نام عمرو عیار ہے آپ اتنا تعجب کیون کرتی ہین۔

مریم نے متجسسانہ نظرون مین کہا کیا یہی عمرو عیار ہے اور یہی میرا دولھا ہے۔ یہ کیونکر ہوا۔

بڑھیا۔ اصل مین آپکا تعجب بے بنیاد ہے آپ نہین جانتین کہ دنیا مین ایسے لوگ موجود ہین کہ جو زمین و آسمان بنا سکتے ہین آپ اپنے معاملہ کی طرف متوجہ ہون اور سمجھین کہ مین کیا عرض کرتی ہون اور آیندہ آپکو کیا کرنا چاہیے

مریم مشکل سے اپنے اوسان درست کر کے۔ اچھا بیان کرو۔ یہ کہکر میری پیاری مریم مجھے لپٹ گئی اور میری تھوتنی پر بوسہ دینے لگی اور مجھے گلے سے لگا کر کہا اے میرے پیارے اور بے گناہ دولھا تجھپر یہ آفت گذری ہے اور تو اتنی مدت سے اس سختی مین مبتلا ہے۔

بڑھیا۔ دیکھیے بیگم صاحبہ میری آپ کی شرط ہو چکی ہے کہ خلاف مرضی میرے آپ مطلق کچھ کبھی نہ کرینگی ورنہ آپ کی اور آپ کے دولھا کی قیمتی جانین خطرہ مین پڑ جائینگی۔

یہ سنتے ہی مریم علیحدہ ہو کر بیٹھی اور گھگیا کر عرض کیا کہ جو آپ فرمائینگی مجھے عذر نہ ہوگا چاہے میری جان جاتی رہے میرا دولھا صحیح و سالم رہے اسکی جان پر مطلق آنچ نہ آئے۔

بڑھیا۔ آپ یقین کرین مین آپکی خیر خواہ ہون اور مین چاہتی ہون کہ بہت جلد آپکو اور آپ کے دولھا کو ایسے لاعلاج مرض سے نجات ملے جتنی تدبیرین کی جائینگی وہ سب نہایت سہولت اور آہستگی سے عمل مین آئینگی پہلی تدبیر تو یہ ہے کہ تم نہ زبان سے اس امر کا کسی سے ذکر کرنا اور نہ ایسی کوئی بات یا اشارہ یا حالت اگر

واقع ہو کہ دوسرا شخص شبہ کرے بقیناً یہی گدھا تمہارا دولہا ہے اور اسی کا نام عمرو عیار ہے جہانتک جلد مجھسے ممکن ہو سکے گا میں اسے آدمی بنا دونگی مگر اسکی خبرگیری ضرور ہے اور حد سے زیادہ احتیاط شرط ہے۔

مریم جیسی اور جتنی احتیاط تم کہوگی میں مستقل طور پر کرونگی لیکن میرا جگری دوست اور میرا پیارا دولہا آدمی بن جائے۔

بڑھیا۔ اچھا یہ بتاؤ کہ شہزادۂ یونان تمہارے پاس کس دن آتا ہے۔

مریم۔ یہ میرے اختیار میں ہے جب میں اسے کہدیتی ہوں وہ چلا آتا ہے یہ مقدور نہیں ہے کہ بغیر میری اجازت کے میرے مکان کے احاطہ میں قدم بھی رکھ سکیں

بڑھیا۔ گو بغیر تمہارے موجود ہونے کے بھی میں اسے آدمی بنا سکتی ہوں لیکن بہتر ہوگا اگر تم بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔

مریم۔ کیا کوئی بڑی کیفیت ہوگی اور کوئی سماں دیکھنا پڑیگا۔

بڑھیا۔ جس عورت نے کہ اسے گدھا بنایا ہے وہ ایک زبردست ساحرہ ہے پہلے اسکو شکست دینی ہوگی اور پھر یہ آدمی بنے گا۔

مریم۔ میں تین دن باہر رہ سکتی ہوں۔ اگر اس عرصہ میں ممکن ہو تو میں چل سکتی ہوں اور اگر تین دن میں بھی ممکن نہ ہو تو میں ہمیشہ کے لیے شہزادۂ یونان کو چھوڑ دونگی بشرطیکہ تم میری محافظت کا مجھے اطمینان دلا دو۔

بڑھیا۔ آنکھوں پر بیٹیا تمہاری جان کے ساتھ میری جان ہے لیکن مصلحۃً میں یہی بہتر سمجھتی ہوں کہ تم اس سے دائمی انقطاع نہ کرو اور تین دن کے لیے میرے ساتھ چلنے پر تیار ہو جاؤ لیکن تدبیر کیا ہوگی آخر آپ کے خدام بھی تو ہیں وہ کیونکر اس راز کو اخفا کر سکیں گے؟ اسکا بندوبست قابل اطمینان کرنا چاہیے

مریم۔ جتنے میرے ملازم ہیں سب میرے جان نثار ہیں اور میرے رازدار ہیں جو کچھ میں کہدونگی اگر اُن کی گردن بھی اُڑ جائے گی جب بھی وہ بتائی ہوئی اور سمجھائی ہوئی بات کہے جائیں گے۔

بڑھیا۔ پھر آپ اپنے جانے کی بابت انسے کیا بیان فرمائیں گی میں بھی تو سنلوں دیکھوں وہ بات قابل اطمینان ہے یا

مریم۔ نہیں انسے کچھ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے صرف اتنا ہی کہدینا کافی ہوگا کہ مجھے ایک ضروری کام کے لیے جانا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ اور وہ اپنے ایمان دار اور جان نثار ملازمین سے رخصت

ہو کر مجھ سمیت بڑھیا کے ساتھ ہو لی۔

## پندرھوان باب

### دو جادوگرنیون کی جنگ

انتھس کے باہر کئی میل کے فاصلہ پر ایک تنہا مکان مین بڑھیا مجھے اور میری پیاری مریم کو لیکر پہونچی ناظرین میری تذبذب اور مضطرب طبیعت کا خوب اندازہ کر سکتے ہین۔ مجھے خوشی بھی انتہا درجہ کی تھی اور میرے دل مین شادمانی اور خرمی کے تازہ تازہ جوش موجین مارنے لگے مگر ساتھ ہی ان لازوال خوشیون اور لاانتہا بشاشیون کے مشکوک گریہ میرے دل مین پیدا ہو رہی تھی اور وہ گریہ صرف اس امر کی تھی کہ دیکھیے آخری نتیجہ جنگ کا کیا ہوتا ہے اور مین آدمی بنتا بھی ہون یا نہین اور آدمی بننے کے بعد مجھے میری پیاری مریم نصیب ہو جائے گی یا مین ہمیشہ کے لیے اس سے محروم ہو چکا ہون۔

پے در پے یہ خوفی خیالات اور رفانی تفکرات میرے سخت مجروح دل مین گردش کھاتے تھے اور انکا اثر مجھے ایسی ناقابل برداشت حالت مین مبتلا کر دیتا تھا کہ مین گھنٹون کھڑا ہوا تھرایا کرتا۔

جس مکان مین کہ بڑھیا ہمین لیکر پہونچی تھی یہ مکان خاصہ صفائی اور سادگی سے آراستہ تھا۔ گو نمائیت زیادہ نہ تھی لیکن صحن اتنا بڑا تھا کہ کئی ہزار فوج قواعد کر سکتی صحن نہایت دلکشا اور لطیف تھا گو مین گدھے کے بدن مین تھا لیکن پھر بھی مجھے فرحت ہوئی اور اسکی صحت بخش ہوا سے یکایک میرا غنچۂ قلب کھل گیا۔ میری پیاری مریم بہت خوش ہوئی اُسے ایسا وسیع فرحت خیز صحن والا مکان دلکش معلوم ہوا

بڑھیا۔ بیگم صاحبہ یہ مکان خاص میری پیدایش کا ہے اور لطف یہ ہے کہ یہین مین نے تعلیم پائی ہے۔

مریم۔ شادان و فرحان۔ یہ مکان تمھارا ہی ملک ہے اور بہت پرانا ہے کتنی مدت کا ہوگا۔

بڑھیا مسکرا کر۔ ہان یہ مکان میرا ہی ہے۔ اچھا بیگم تم بتاؤ کہ دیکھون آپ کتنے برس کا اسے جانچتی ہین دیکھیے کہین سے ٹوٹا ہوا اور گرا ہوا نہین ہے نہ کسی قسم کی کہنگی آئی ہے۔ صاف شفاف معلوم ہوتا ہے گویا ابھی کوئی بنا کر گیا ہے

مریم۔ شاید یہ مکان کم سے کم سو برس کی تعمیر ہوگا۔ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو برس کا

بڑھیا۔ پیاری یہ مکان دو ہزار برس کی تعمیر ہے اسکو طاحوق اسپر ساماتی نے تعمیر کرایا تھا۔ طاحوق کے خاندان مین سے میرا باپ تھا اس مکان کی یہ تاثیر ہے کہ طاحوق کے خاندان کا جو شخص یہان رہیگا

اُسکو از خود جادو آجائے گا اُسے ضرورت نہین ہے کہ وہ کسی سے سیکھے اور مدتون اسکی تعلیم پائے یہ مکان بنفسہ جادو کا نہین ہے بلکہ اُن عمدہ عمدہ قیمتی مصالحون سے اسے بنایا ہے کہ دو ہزار برس گزرے پھر بھی نہین بگڑا ہو رجون کی تون اُسکی صورت اور رونق باقی ہے - سوائے ہمارے اور کوئی اس مکان نہین رہ سکتا -

مریم - یہان تمہارا کوئی بیٹا پوتا لڑکی نواسیان نہین ہین یا وہ کہین اور شہر مین رہتی ہین - اتنا بڑا مکان اور یون ہو کا سمان اس مین ہا ہو - پھر تم بآرام زندگی بسر کرو یا تم بھی کہین اور رہتی ہوگی -

بڑھیا - بسور کر - پیاری میری اولاد اسّی کے قریب ہوئی تھی لیکن وہ سب ایک دوسرے کے حسد مین جھُن جھُن کر تمام ہو گئے - صرف مین اکیلی ہی یہان رہتی ہون جی مطلق نہین گھبراتا عادت پڑ گئی ہے - سوائے ہمارے کُنبہ کے یہان اور کوئی نہین رہ سکتا -

مریم - یہ کیا - کیا یہ بھی کوئی طلسم ہے کہ سوائے تمھارے یہ کسی اور کو نہین ٹھہرنے دیتا - تو پھر تم تو چراغ سحری ہو یون اللہ تمھاری عمر مین برکت دے مگر کب تک یہ مکان پھر یون ہی بیکار جائے گا -

بڑھیا - سرد آہ بھر کر - نہین بیکار تو نہین جائے گا -

یہ فقرہ کہکر بڑھیا غوطہ مار گئی اور پھر یکایک گھبراہٹ مین اسنے یہ کہا نہین بیکار تو نہین جائیگا - ابھی تک گھبراہٹ اُسکی رگ و پے مین دوڑ رہی تھی سہ بارہ پھر وہ ایک خیال سے چونکی اور یہی الفاظ زبان پر لائی - نہین بیکار تو نہین جائے گا -

مریم - بولائی ہوئی صورت مین - تم نے تین بار اس فقرہ کو مضطربانہ لہجہ مین کیون دُہرایا یہ کیا باعث ہے -

بڑھیا - اپنی اُسی گھبراہٹ کی دُھن مین - نہین بیکار تو نہین جائے گا -

جب چوتھی بار بھی اسنے یہی کہا تو پیاری مریم گھبرائی اور اسنے سوچا کہ شاید اسے خبط ہو گیا ہے جو بار بار ایک ہی بات کو دُہرائے جاتی ہے چنانچہ اسنے بے رُخائی کے طور پر اس سے دریافت کیا کہ آخر اس بار بار کے گھبرا کے کہنے کا کیا مطلب تم مجھے ہی کہتی تھین اور ضبط کے لیے فرماتی تھین اب تم اس قدر کیون گھبرا رہی ہو حالانکہ اتنا اضطراب مجھے بھی نہ ہوا تھا - چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی -

یہ سنکر اُسنے تھوڑی دیر سکوت کیا - اسکے صبر اور اضطراب کی سخت جنگ ہو رہی تھی - اور یہ بہت مستعدی سے صبر کی نمایان فتح کی امید کر رہی تھی - خدا خدا کرکے بڑی دقت سے اضطراب کو شکست

ہوئی اور وہ پوری مستقل مزاج ہو کر یہ کہنے لگی - میری عمر کا زمانہ ختم ہو گیا ہے - سوا سو برس کی یا اس سے کچھ کم میری عمر ہے چند روز کی میں مہمان ہوں اور میں چاہتی بھی نہیں کہ میں زیادہ زندہ رہوں زندگی مجھے وبال معلوم ہوتی ہے - مگر حیف صد حیف کہ چند ہی روز میں اس مکان پر ہلال اسلامی اُڑیگا اور صلیب کا نمایاں نشان مٹ جائیگا - یہ کہکر وہ رونے لگی - مریم کی متجسسانہ ہیئت سے یہ ہویدا ہو رہا تھا کہ وہ اس مطلب کو نہیں سمجھی - بڑھیا تو یہ کہکر خاموشانہ اپنی آنکھوں سے آنسو پوچھنے لگی مگر مطلب کے حل نہ ہونے نے مریم کو اُبھارا کہ وہ زور دیکر مفصل کیفیت خوب شرح و بسط کے ساتھ اس معاملے کی گوشگزار کرے گو میں حیوانی بدن میں تھا لیکن میرا بھی اسس معاملہ کی طرف پرشوق دل لگا ہوا تھا -

بُڑھیا (زیادہ اصرار پر) اصل یہ کہ ایک شخص محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نامی مکہ میں پیدا ہو چکا وہ جب چالیس برس کا ہو جائیگا تو خدا کی طرف سے اُسے ہدایت ہوگی کہ وہ تین سو ساٹھ بتوں کو کعبہ میں سے نکالدے صلیب اور حضرت عیسیٰ کی تصویر کی پرستش کو روکے چنانچہ وہ اپنی تیئیس برس نبوت کے زمانہ میں ہم لوگوں اور کافروں (یعنے یہودیوں کو) قتل کریگا - اور خدا کا نیا دین تمام دنیا میں پھیلانے کی کوشش کریگا - اپنی وفات سے پہلے اپنے صحابہ ایسے راسخ الاعتقاد چھوڑ جائیگا کہ وہ دنیا بھر کی مذہبی بنیادیں متزلزل کر دینگے اور اُنکی تلوار کی کہیں پناہ نہ ہوگی عیسائیوں کے وہ ممالک کہ جہاں انھیں ناز ہے اور جہاں اس وقت صلیب کا مقدس اور پرشوکت نشان اُڑ رہا ہے وہاں ہلال اسلامی اُڑیگا اور جتنے ہمارے پاک معابد ہیں سب اُن لوگوں کی عبادتگاہیں بن جائینگی - تو میں اس وقت کیوں روئی اور مجھے گھبراہٹ کیوں ہوئی - وجہ یہ ہے کہ اتنخص جو مدت سے مصدر علوم و فنون چلا آتا ہے اور جہاں کئی صدی سے دین مسیحی چمک رہا ہے دین اسلام سب کی بیخکنی کر ڈالے گا -

یہ کہکر اس بڑھیا نے سامنے والا دروازہ کھول دیا اُس میں حضرت مسیح کی ایک تصویر ایک سونے کی صلیب پر آویزاں تھی - اس سولی پر چڑھی ہوئی مسیح کی مجسم تصویر کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہی خاص جگہ ہے جہاں مسلمانوں کا ممبر بنے گا اور یہیں انکا پادری کھڑا ہو کر نماز پڑھائیگا حضرت عیسیٰ کی یہ مجسم شبیہ پھوکدی جائیگی - اور جہاں میں اور تم بیٹھے ہوے ہیں یہاں جماعتیں نماز کے لیے کھڑی ہونگی - بس اسی بات کا مجھے رونا ہے اور یہی پیٹنا ہے مگر سب بے فائدہ ہے میرے اختیار میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے میں اسکا تدارک نہیں کر سکتی ہاں صرف افسوس کرنا یہ میرے قبضہ کا ہے وہ میں خیال سے

زیادہ کرلیتی ہوں یہ سنکر مجھے بھی سناٹا آیا اور میری مریم بھی دنگ رہ گئی - کہ یہ اسقدر بعید از قیاس پیشین گوئی کی ہے مجھ میں تو یہ قدرت نہ تھی کہ میں اس سے کچھ دریافت کرتا اور اپنا شبہہ رفع کرتا ہاں میری پیاری مریم نے اس بڑھیا سے یہ استفسار کیا - یہ بات یکایک یقین کرتے ہوئے میری طبیعت ہچکچاتی ہے بھلا کہاں ریگستانی اور جنگلی عرب اور کہاں شائستہ اور مہذب یونان ممکن ہے کہ وحشی بہادر اور مہذب قوم پر فتح پا سکیں -

بڑھیا - بنی ہوئی اور انقطاعی آواز میں نہیں جو کچھ میں کہتی ہوں وہ سب صحیح ہے اس میں ہرگز فرق نہیں ہو سکتا یہ تسلیم کیا کہ وہ قوم وحشی اور جنگلی ہے یہ سب کچھ سہی لیکن اسی کدورت اور جہالت کی گھٹا ٹوپ تاریکی میں نور عقل کا چمکانے والا بھی تو پیدا ہو گیا ہے وہی اپنی قوم میں شجاعت اور تہذیب کی نئی روح پھونک دیگا اور وہی اپنی قوم کو دنیا کی برتر اور افضل قوموں سے ممتاز بنا دیگا -

مریم - کیا وہ ایسا شخص ہے - تو بیشک ایسے سے خوف کرنا چاہیے لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ موقع پاکر اُسے قتل کیوں نہیں کروا لیتے -

یہ سنتے ہی بڑھیا چونک پڑی اور کچھ عرصہ تک دانتوں میں اُنگلی دبے بیٹھی رہی آخر بڑی دیر کے بعد اسکی مہر سکوت ٹوٹی - اور وہ یہ گویا ہوئی - آجکل آپ کے چچا ابو طالب آپ کی سخت حفاظت کرتے ہیں اور وہ بھی نہ کریں خود خدا حافظ ہے -

مریم نے پھر کوئی اور سوال محمد عربی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بابت نہ کیا اور اپنے مسیحی مذہب سے پھر کر وہ مسلمان ہو گئی - گو میں گدھا بنا ہوا کھڑا تھا لیکن میں بھی پکا مسلمان ہو گیا اور میں نے ارادہ کر لیا کہ اگر زندہ رہے اور کفار عرب سے جنگ آکر واقع ہوئی تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرونگا گفتگو کا ڈھنگ دوسرا ہو گیا اور اب وہ ادھر اُدھر کی گفتگو کرنے لگی پھر اُسنے کھانا کھانیکے لیے کہا

مریم - رو کر - اے میری مادر مہربان جب تم جیسی سرپرست مجھے مل جائے اور پھر میں بغیر اپنے دولہ کے ساتھ بیٹھے کھانا کھاؤں -

بڑھیا نے یہ سنکر پھر چند منٹ سکوت کیا بعد ازاں یکایک یہ بول اُٹھی عمرو عیار کو ابھی اپنی اصلی حالت پر کردینا کچھ بات نہیں ہے لیکن بعد ازاں دقتیں بہت پڑیں گی اور جنگ طول کھینچے گی کیونکہ میرا اُس سے معاہدہ ہے کہ اگر میں اُسکے کسی آدمی سے جانور بنائے ہوئے کو پھر آدمی بناؤں تو

اس سے دریافت کرلوں اب تم یہ کہتی ہو چونکہ آیندہ تم میری مرضی پر کام کروگی اس لیے اس معاہدہ کو بھی جائز نہیں رکھتی بلا سے جو کچھ مجھپر گذرے گی گذر جائیگی تمھارا نہایت حسرت و یاس سے کہنا میرے دل پر کام کرگیا اب مجھے اس کم بخت لڑکی سے عہد شکنی کرنی پڑی -
یہ کہکر بڑھیا نے مجھپر پانی کے دو تین چھینٹے مارے اور کہا بہت جلد خلاف عہد تو گدھے سے آدمی بنجا
مین فورًا لوٹ پوٹ کر آدمی بن گیا -
مین اپنی خوشی کی کیفیت بیان نہین کرسکتا ناظرین فسانہ خود ہی اندازہ کرلین گے لیکن میری پیاری مریم کی شادمانی کی وہ حالت ہوئی کہ مین کیا کہون تمام اسکی وہ زردی جو بد صورتی کی باعث ہوئی تھی آنًا فانًا مین جاتی رہی پھر وہی جوشیلی مبارک اُمنگین اسکے دل مین موجزن ہونے لگین اور وہی تازہ تازہ آرزوئین اسکے دماغ مین بجلی کی طرح کوندنے لگین جب میری اسکی شادی ہوئی تھی اور مین نے اُسے جتنا حسین دیکھا تھا اُس سے کئی درجہ زیادہ اب حسین پایا آنکھون مین خرمی کی روشنی کے ساتھ نورانی جلوہ کے شعلے مشتعل ہونے لگے بجھے ہوئے اور پژمردہ رخساروں پر پھر وہی تر و تازہ گلابی مائل ہلکی ہلکی سرخی کھنڈ گئی اور لبون مین جو بالکل سفید پڑ گئے تھے پھر وہ ہی اعجازی سرخی جلوہ دینے لگی - دانتون کی آب و تاب جو مدت سے کہین کی کہین غت ربود ہو گئی تھی پھر اُسی تابش اور تابندگی سے چمکنے لگی - مین جانتا ہون کہ ایسی جلدی تبدیل ہیئت تو شاید کسی نے نہین دیکھی ہوگی - اعجاز مسیحائی کا معجزہ مین بھی دیر لگے گی - لیکن میری انسانیت نے معجزہ کے بھی کان کترے -
جون ہی مین بڑھیا کی عنایت سے آدمی بنا مجھے دیکھتے ہی مریم لپٹ گئی اور بے اختیاری کی حالت مین ایسی ڈاڑھین مار مار کر روئی کہ مجھے تو مجھے بڑھیا کو بھی رُلا دیا - گو اسکے رونے مین خوشی اور مبارک شادمانی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی لیکن پھر بھی آواز اس سوز اور درد سے نکلتی تھی کہ از خود سامع کی طبیعت بھری چلی آئے اور اُسے بغیر روے چارہ ہی نہو -
جب ہم دونون روڑ لاکر بیٹھے بڑھیا نے دسترخوان بچھایا اور طرح طرح کے پر تکلف کھانونسے دسترخوان آراستہ کیا ہم تینون نے بطیب خاطر جھکر کھانا کھایا - جب ہم کھانا کھا چکے اور ادھر اُدھر کی باتین کرنے لگے تو یکایک دروازہ پر دستک کی آواز آئی گو بظاہر آواز معمولی تھی لیکن بڑھیا چونکی اور ہم دونون سے مخاطب ہوکر یہ کہا جنگ کی تحریک ہونے لگی ہے اب تم سنبھل جاؤ بس صرف بچھنا

عمرو عیار مریم اور بڑھیا مکان مین بیٹھے ہوے ہین اور لڑکا پیغام لیکر آیا ہے



یہ ہے کہ کوئی نئی بات کیون نہ ہو تم نہ تعجب نہ کرنا نہ خوف کرنا۔

پھر اُس بڑھیا نے تالی بجائی تالی بجتے ہی ایک نوجوان لڑکا سولہ سترہ برس کا اندر چلا آیا۔ اُسکی خوشنما اندھیری زلفین اسکے شاداب اور کھلے ہوے رخسارون پر دونون طرف پڑی ہوئی تھین۔ اسکا قد خیر الامور اوسطہا کا نقشہ کھینچتا تھا۔ کمر پتلی اور خوبصورت تھی آنکھین بڑی بڑی اور ممتاز تھین بھوین انتہا درجہ کی سرمئی تھین۔ ایک سیاہ پوشاک نے جو وہ زیب تن کیے ہوے تھا اور بھی اسکے حسن کو چڑھا دیا تھا اسکے قدم قدم پر ناز و عشوہ قربان ہوتا تھا لڑکا کیا تھا فطرت نے ایک نمونہ اپنی پوری پوری بانگی کا پیش کیا تھا۔ ایک زرین پیٹی کمر سے بندھی ہوئی تھی دونون پہلوون مین مخملی غلاف کی دو پتلی پتلی تلوارین لٹک رہی تھین۔ کندھے پر ترکش۔ ایک ہاتھ مین چھوٹا سا گرز فولادی۔ بالکل یہ سج دھج تھا جو مفصلہ ذیل بیان کیا جاتا ہے۔

آئینہ جبین سے صفا آشکار ہے
چشم گہر فشان سے حیا آشکار ہے

ابرو سے ماہ رخ کی ضیا آشکار ہے
رخ سے جلال شیر خدا آشکار ہے

رستم بھی چڑھ سکے گا نہ منھ پر دلیر کے
چہرہ تو حور کا ہے پہ تیور ہین شیر کے

نور جبین نے جلوۂ قدرت دکھا دیا
ابرو نے رنگ تیغ شجاعت دکھا دیا

چہرہ نے حسن صبح صباحت دکھا دیا
قامت نے سب کو طور قیامت دکھا دیا

جنگل کو بوے کوچۂ گیسو بسا گئی
کپڑون سے نکہت گل فردوس آگئی

ابرو نہین ہین چشم مروت نہاد پر
دید اسکی فرض عین ہے خوش اعتقاد پر

نون لکھ دیا ہے صانع قدرت نے صاد پر
قربان ہے صبح و شام بیاض و سواد پر

سادہ نگین جدید یہ دُرِ نجف مین ہے
پتلی نہ جانیو دُرِ مکنون صدف مین ہے

اعجاز لب مین چشم مین سحر حلال ہے
تعریف کیا کرین کہ حسن بے مثال ہے

پتلی نہین ہے چہرۂ یوسف کا خال ہے
تقسیم جزو لاتجزی اجمال ہے

ٹھہرالیا ہے نقطۂ فرضی وہن نہین
اسرار کردگار مین جائز سخن نہین

شیرین لبونکی مدح مین اب ناطقہ ہے بند
پھیکی جو بات ہو وہ زبان کو نہین پسند
لا بگا ہر سخن مین نمک یہ کہان سے قند
عالم ہے انکے شور تکلم سے بہرہ مند

نہ قند مین یہ لطف نہ شاخ نبات مین
صانع نے بھردیا ہے مزہ بات بات مین

ہمشکل ہین خوشا درِ دندان آب و تاب
یوسف نے دیکھے تھے یہی اختر میان خواب
دُرِ عدن کو دیتے ہین دندان شکن جواب
طالع چمک گئے مہ کنعان ملا خطاب

باتون مین اب جو بنتے ہین اُس خوش جمال کے
ہیرون کی چھوٹ پڑتی ہے ٹکڑون پہ لال کے

قربان رونق خط رخسار سرخ فام
واللیل گرد سورۂ والشمس ہے تمام
یہ صبح ہی حلب کی تو گیسو ختن کی شام
گویا جناب خضر کا ظلمت ہے یہ مقام

تفسیر خط کی مصحف ایمان کے گرد ہے
دیکھو ہجوم مور سلیمان کے گرد ہے

یہ خط نہین ہے دفتر قدرت نگار ہے
لاریب فیہ مصحف پروردگار ہے
عنبر فشانی قلم مشکبار ہے
واضح یہ ہے کہ جلد سے خط آشکار ہے

منہ دیکھے جسکو نور کا سورہ نہ یاد ہو
تاریک شب مین پڑھنے جو روشن سواد ہو

روشن اگر زمانہ ہے صبح گلو کا نور
نور خدا کا صاف گریبان سے ہے ظہور
دیکھے اگر تو شرم سے گردن جھکائے حور
پروانہ شمع حسن پہ جسکے چراغ طور

بوسون کو حور بن رہ گئی جن ہونٹ چاٹ کے
پریون نے جان دی ہے گلے کاٹ کاٹ کے

اس سج دھج کا حسین جمیل نوجوان آکر کھڑا ہوا نہایت ادب سے اس نے بڑھیا کو سلام کیا اور ایک تحریری

رقعہ اُسی تہذیب اور ادب سے جس طرح کہ اُسنے سلام کیا تھا پیش کیا۔

**بڑھیا**۔ بیٹا اچھے ہو تمھاری بہن اچھی ہے

**نوجوان لڑکا**۔ ہان مین بھی اچھا ہون اور آپ کی عنایت سے میری بہن بھی اچھی ہین۔ یہ رقعہ آپ بہت غور سے پڑھ لیجیے اور مجھے تحریری جواب دیجیے۔

بڑھیا نے بہت غور سے اُس رقعہ کو دیکھا اور بڑی دیر تک سر کو دُھنا پھر اُسنے یہ رقعہ مجھے سنایا حالانکہ بڑھیا کا یہ امر نوجوان کو بُرا معلوم ہوا۔ رقعہ کا مفصلہ ذیل مضمون تھا۔

میری عہد شکن بجاے مادر مہربان نامہربان جنانہ قطانی

مجھ بدنصیب نے وہ عجیب و غریب باتین دیکھی ہین کہ جنکی نہ مجھے امید تھی نہ انکا کبھی خیال آیا تھا۔ اس سے پہلے اگر کوئی مجھے یقین بھی دلواتا جب بھی ہرگز ہرگز باور نہین آتا۔ حیف صد حیف آپ جیسی سلیم الطبع فہیم سنجیدہ عاقلہ خاتون عہد شکنی کرے۔ اگر کوئی اور چھوکری یہ بات کرتی اس سے بھی تاسف ہوتا نہ تم جیسی ضعیفہ۔

تُف ہے چرخ پر کہ تم جیسی عہد شکن عورتون کی پرورش کرتا ہے۔ اخ ہے اس زمانہ پر کہ جس مین تم جیسی بے وفا جیے۔ تمھین شرم تو نہین آئی ہوگی خدا تم سے سمجھے بس اور کیا کہون۔ اگر تم مین کچھ بھی غیرت ہے۔ اگر تمھاری آنکھون مین ذرا بھی حیا ہے۔ اگر تمھاری رگون مین ایفاے وعدہ کا خون موجزن ہے۔ اور اپنے گذشتہ عہد و پیمان کا کچھ بھی پاس رکھتی ہو تو فوراً مریم کو گدھی اور اُس کے دوست عمرو عیار کو گدھا بنا کر میرے بھائی کے حوالہ کر دو ورنہ تم یاد رکھنا کہ اس بڑھاپے مین تمھاری وہ مٹی خراب کرونگی کہ تم بھی یاد رکھوگی۔ مجھے خوف ہے کہ کہین تمھارا گالا اسا سر خاک و خون مین صرف دو مجہول النسب مرد و عورت کے سبب سے نہ لتھڑے اگر تمھارے دماغ مین خلل آگیا ہے تو مین تمھین آگاہ کرتی ہون اور سمجھاتی ہون کہ ایسا یہ خبط دماغ سے نکال ڈالو اور بہت جلد راستی پر آجاؤ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| نصیحتے کہ کنمت بشنو و بہانہ مگیر | | ہر آنچہ ناصح دلسوز گویدت بپذیر | |

راقمہ الطریہ

یہ رقعہ پڑھکر بڑھیا سر دھنتی رہی پھر اسنے نوجوان سے مسکرا کر کہا کہ تم نے دیکھا تمھاری بہن نے مجھے کس سختی سے لکھا ہے

نوجوان - اپنی موسیقی خیز آواز مین - یہ آپکا خیال صحیح نہین ہے آپنے جب معاہدہ کو توڑ دیا اور اپنے قول اور بچن کا پاس نہ کیا پھر میری بہن کا کیا قصور ہے مین یہ کہتا ہون کہ اُسنے بہت تہذیب سے لکھا ہے اگر اس سے زیادہ سخت لکھتی وہ بھی بیجا نہ ہوتا - کیا آپ اس دنیا مین اتنی عمر گذار کر یہ بھی نہین جانتین کہ عہد شکن کی کیا سزا ہوتی ہے - مین آپ ہی سے دریافت کرتا ہون کہ کیا آپنے دھوپ مین سر سفید کیا ہے کچھ تو عہد شکنی کی شرم کی ہوتی - چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد -

بڑھیا - مسکرا کر - (بڑھیا کے اس مسکرانے مین زہر ہلاہل برابر کا ملا ہوا تھا) تو کیا یہ چٹر چٹر باتین بناتا ہے تجھے شرم نہین آتی کہ جسکے آگے تو چپا چپا کر یہ باتین کر رہا ہے تو نہین جانتا کہ وہ تیری دادی کے برابر ہے - عہد شکنی بیشک مین نے کی اور مین اُس سے نہین مکرتی - لیکن تو یہ جواب دے کہ تیری بہن نے بے گناہ شخص کو کیون ایسی خراب حالت مین مقید کیا -

نوجوان - جھلا کر اسنے بھی عہد شکنی کی تھی اس لیے اُسے بھی یہی سزا ملی تھی -

بڑھیا - اچھا یوسف نے کیا کیا تھا جسپر تو سواری کرتا ہے اور اب وہی گھوڑا ہی جسپر تو سوار ہو کر آیا ہے اور وہ دروازہ کے باہر کھڑا ہوا ہے -

نوجوان - نیچی نگاہین کرکے - یہ مجھے نہین معلوم اسکا حال میری بہن انطریہ کو آشکارا ہوگا -

بڑھیا - پھر وہی زہریلی ہنسی ہنسکر - یہ بات تو تیری بہن کو معلوم ہوگی اور عمرو عیار کا حال تجھے بہت جلد روشن ہو گیا - چہ خوش چرا نباشد - جسپر تو سواریان توڑتا ہے اسی کا حال تجھے نہین معلوم -

نوجوان مجھسے آپ ناحق یہ چلی جلی باتین بناتی ہین آپ جانین اور انطریہ جانین مجھے تو جواب دیدو کہ مین چلا جاؤن

بڑھیا - جب تمھین ہمارے معاملہ سے سروکار ہی نہ تھا پھر تمنے ایسے گستاخانہ جملے میری نسبت کیون استعمال کیے

نوجوان (خفیف ہوکر) آپ مجھے معاف کیجیے اور بہت جلد رقعہ دیکر رخصت کیجیے -

بڑھیا - تم اس قدر کیون خوف کرتے ہو اگر رخصت ہونا چاہتے ہو تو گھوڑا میرے حوالہ کر جاؤ -

نوجوان - بھڑک کر - ہائین یہ آپنے کیا کہا گھوڑا - نوجوان کی خوبصورت گلابی مائل تر و تازہ سرخی رخساروں پر خون کے رنگ مین بدل گئی - اُس کی آنکھون مین غضب انگیز طیش کے شعلے بھڑکنے لگے اور سر بہر دگٹے مین جہنم بھڑک اُٹھی -

عمرو عیار نوجوان کے سینے پر بیٹھا ہوا ہے۔ نوجوان نے اپنی کٹار سے آپ اپنا
کام پہلو میں مار کر تمام کیا ہے



بڑھیا - درشت لہجہ مین - دیکھو جتا دیتی ہون کہ ہوشیار ہو کر باتین کرو - ایسا نہ ہو کہ تمپر کوئی آفت نازل ہو ابتک مین نے اپنے کو صرف اس خیال سے ضبط کیا تھا کہ تم جوان بچہ ہو تمھارے منھ سے دودھ کی بو آتی ہے لیکن تم دیوانہ نہین ہو کہ تمھاری باتون سے غصہ نہ آے اور انپر چندان توجہ مائل نہ کی جائے تم اپنی بہن کے وکیل بنکر آے ہو اور بظاہر تند تیز اور عقلمند معلوم ہوتے ہو تمھین سمجھاتی ہون کہ تم اگر اپنی خیر چاہتی ہو تو بہت جلد اپنے گھوڑے کو میرے حوالہ کر دو اور تم بخیریت چلے جاؤ - ورنہ -

نوجوان کے اور بھی تیور بدل گئے - مارے غصہ کے اسنے تلوار پر ہاتھ ڈالا - یہ حالت دیکھکر مجھے تاب نہ رہی وہ تلوار نکالتا ہی رہا اور مین اُسسے اُٹھکر لپٹ گیا - ہر چند نوجوان نے زور کیا لیکن مین نے اُسے پٹک دیا اور چھاتی پر چڑھ بیٹھا مین نے چاہا تھا اسکی بھولی بھولی صورت خاک و خون مین لتھڑے اور یہ نوجوان ہماری قید مین زندہ ہی رہے لیکن نوجوان نے شرمندگی کے مارے اپنی کٹار آپ اپنے پہلو مین مار لی اور دم بھر مین تڑپ کر جان دیدی -

مین چھاتی پر سے بہت جلد اُتر آیا - مین بیان نہین کر سکتا کہ مجھے کس قدر افسوس ہوا میرا دل بیٹھ گیا اور مین نے اُس نوجوان کی نعش پر خون کے آنسو بہاے - این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد گو اس کی بہن نے مجھپر اور میرے دوست یوسف پر کس قدر شدید مظالم کیے تھے لیکن پھر بھی اسکے مرتے وقت پھرتی ہوئی آنکھین میرے کلیجہ مین کھپ گئین اور مین اگر مضبوطی سے ضبط نہ کرتا تو روتے روتے میری ہچکی بندھ جاتی -

بڑھیا - پیارے عمرو عیار بہت پھرتی سے جاؤ اور گھوڑے کی لجام پکڑ کر لے آؤ - تاکہ اُسے بھی آدمی بنا دون مین - خوشی خوشی باہر گیا - اپنے دوست یوسف کو جو گھوڑے کی صورت مین کھڑا ہوا تھا لپٹ گیا گھوڑے نے بھی خوب منھ پھیرا اور اپنی آنکھون سے مجھے دیکھکر آنسو بہاے -

مین اُسے لیکر بڑھیا کے پاس آیا بڑھیا نے ایک چھینٹا پانی کا گھوڑے پر بھی مارا وہ تڑپ کر یوسف بن گیا مین خوب گلے مل مل کر رو دیا اور مین نے نوجوان یوسف کا پیاری مریم سے بھی تعارف کرایا -

بڑھیا - تم تینون خاموشانہ بیٹھ جاؤ نہ ایک دوسرے کو دیکھو نہ باہم باتین کرو اور جو کچھ دکھلائی دے اُسے نظر خوف سے نہ ملاحظہ کرو -

ہمین یہ حکم دیکر بڑھیا خاموش ہو بیٹھی - اسکی مضطرب وضع سے پایا جاتا تھا کہ کیسی آئندہ خوف کے لیے تیار ہے

یکایک بہت زور سے زمین پھٹی اور ایک بوڑھا شخص پیدا ہوا۔ وہ لکڑی ٹیکے ہوے آگے بڑھنے لگا۔
بڑھیا اُسے دیکھکر کچھ ایسی غضبناک ہوئی کہ اسکی جھکی ہوئی کمر سیدھی ہوگئی اور اسکے سر کے بال نکلون کی طرح کھڑے ہو گئے ایسی پرخوف صورت مین بڑھیا نے اُس جھکی ہوئی کمر والے بوڑھے سے للکار کر کہا خبردار جو آگے بڑھا بس وہین کھڑا رہیو ورنہ خاک سیاہ کر دونگی۔
بوڑھا گھگیاکر۔ آپ مجھپر ناحق خفا ہوتی ہین جو کچھ انطریہ نے پیغام بھیجا ہے کہنے آیا ہون مین تمھارا بھی نیازمند ہون اور انطریہ کا بھی۔ اگر اجازت ہو تو قریب سے پیغام گذار دون۔
بڑھیا۔ سخت غصہ کی حالت مین۔ او شلطامی تو نہین جانتا کہ مین کون ہون اور دم بھر مین انطریہ جیسی ہزارون جادوگرنیون کو فنا کر سکتی ہون۔ (رقعہ آگے پھینک کر) دیکھ اے کم عقل بوڑھے جس کی تو حمایت لینے آیا ہے اُسنے اس سخت لہجہ مین مجھے لکھا ہے۔
بوڑھے نے جسکی آنکھین غور کے بعد بھی مشکل سے معلوم ہوتی تھین اس رقعہ کو دیکھا۔ دانتون مین اُنگلی دیکر پھنکارے مارتا رہا اور بڑی دیر تک سر دھنتا رہا۔ اور پھر خاموش کھڑا ہوگیا۔
بڑھیا۔ اپنی اُسی ہولناک صورت مین۔ تو نے اے شلطامی دیکھا کہ اس مین کیا لکھا ہوا ہے۔
شلطامی خفیف ہوکر۔ ہان مین نے دیکھا۔ بیشک بہت سختی سے آپکو تحریر کیا ہے۔ یہان اسنے اپنی جوانی کو کام فرمایا ورنہ اگر ذرا بھی تجربہ کار ہوتی تو بیجا اور نامناسب الفاظ تحریر مین نہ لاتی۔ مگر۔ مگر۔
بڑھیا۔ تیرے مگر۔ مگر کو مین سمجھ گئی تو انطریہ کے بھائی کے قتل ہونے کی کیفیت پوچھتا ہوگا۔
شلطامی۔ جی ہان میرا یہی مطلب ہے کہ اُس خوبرو کو کیون قتل کر ڈالا۔ وہ محض بےگناہ تھا۔ اُسکی خوبروئی اور بھولی بھولی صورت پر دشمنون کو بھی رحم آتا تھا۔ مین نہین بیان کر سکتا کہ اسکی بہن انطریہ کی کیا کیفیت ہے۔
بڑھیا۔ اور بھی سخت غضب انگیز لہجہ مین۔ تو بھی سچ مچ کچھ پاگل ہی ہوگیا ہے۔ کیا تجھے نہین معلوم ہے کہ وہ کیونکر قتل ہوا۔
شلطامی۔ نہین مجھے مفصل کیفیت نہین معلوم مین نے انطریہ کی زبانی صرف اس قدر سنا ہے کہ آپ کے اشارہ سے عمرو عیار نے اُسے قتل کر ڈالا۔
بڑھیا (درشت اور تند طبیش مین بھر کر) جھوٹی ہے وہ مردار۔ یہان کسی نے اُسے قتل نہین کیا۔

خودکشی کر کے مر گیا ہے بلکہ میرا اور عمرو عیار کا دلی ارادہ اسکو زندہ چھوڑ دینے کا تھا مگر پچھڑتے ہی کچھ ایسی خفت حاصل ہوئی کہ اُسنے آپ اپنی ہی کٹار اپنے پہلو مین مار لی - افسوس ہے کہ تو نے بلا تحقیق یہ بات زبان سے نکالی -

**شلطامی** نے یہ سنکر سخت معافی مانگی اور کہا کہ واقعی انطریہ بہت بڑی کاذبہ ہے اگر مجھے معلوم ہوتا تو مین ہرگز اسکی طرف سے وکیل بنکر نہ آتا مین جاتا ہون اور اُسے قائل کرتا ہون -

**بُڑھیا** - تمھارا انطریہ سے کیا تعلق ہے اور کتنے دن سے ملاقات ہے -

**شلطامی** - اس بحث سے آپ کو غرض کیا ہے بس مجھے اجازت دین کہ مین چلا جاؤن اور انطریہ کو اُسکے کذب پر ملامت کرون -

**بُڑھیا** - بُڑھاپے مین کچھ تیرے او سانون مین فرق آ گیا ہے مین تجھسے کوئی بھید کی بات دریافت نہین کرتی صرف یہ دریافت کرنا چاہتی ہون کہ انطریہ سے تیرا کب سے تعلق ہے -

**شلطامی** - کیا آپ کی کوئی غرض مضمر ہے -

**بُڑھیا** - ہان میری غرض مضمر ہے - مین بیکار بات نہین بناتی میرا اس مین بڑا مطلب ہے -

**بوڑھا شلطامی** - یہ باتین سنکر یکایک خاموش ہو گیا اور بڑی دیر کے بعد سوچ سوچکر یہ کہا شاید تمھاری غرض شہزادی سمیس سے ہوگی جو میری خادمہ ہے - اُسکی طرف سے تو مجھے معاف ہی کیا جائے وہ میری چاہیتی خادمہ ہے جب تک میری جان مین جان ہے اُس کی مفارقت گوارا نہ ہوگی -

**بُڑھیا** - آنکھین نکال کر - نہین مجبورًا تمھین شہزادی سمیس کو حاضر کرنا پڑیگا ورنہ یاد رکھنا کہ تمھارا نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا -

**شلطامی** - بگڑ کر - کیا میری تہذیب اور ادب سے گفتگو کرنا اسی کا شاہد کہ مجھسے یون سخت کلامی کی جاے اور مجھسے جبر کر کے میری خادمہ لی جاے - کیا آپ نہین جانتین -

وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

**بُڑھیا** - اپنی بھیانک صورت بنا کر کیا بکتا ہے او پاجی بوڑھے تو ہمسے مقابلہ کریگا مردود تجھے یاد نہین کہ تو مدتون ہماری چوکھٹ پر پڑا رہا ہے اور تو نے ہمارے ہی خاندان کی برسون جوتیان سیدھی کر کے ٹوٹا پھوٹا جادو سیکھ لیا ہے -

**شلطامی** - معافی مانگنے کے طور پر - آپ ناحق اس قدر خفا ہوتی ہین - اور اپنا دیرینہ احسان جتاتی ہین - مین مکرتا تو نہین ہون بیشک مین آپکے دروازہ کا ٹکڑ گدا ہون لیکن نہ ایساکہ آپ مجھے خواہ مخواہ پیس ڈالین اور مجھپر ذرا رحم نہ کرین -

**بڑھیا** - پھر وہی اُکھڑی اُکھڑی باتین بنائے جاتا ہے مین تجھسے کہتی ہون کہ تو شہزادی سمیس کو میرے حوالہ کردے - ورنہ جنگ کے لیے مستعد ہو جا - یہ مین خوب سمجھتی ہون کہ انطریہ نے تجھے بہکا بہکو کر بھیجا ہے - تیری سمجھ مین سیدھی بات کاہے کو آئیگی -

**شلطامی** - گھگھیا کر - میری کیا مجال ہے کہ مین آپ سے جنگ کرنے پر تیار ہو جاؤن - مین یہی عرض کرتا ہون کہ آپ مجھے معاف کرین اور یہان سے جانے دین مجھے پھر غرض نہین آپ جانین اور انطریہ جانے وہ کم بخت اپنے کردار کی آپ سزا پائیگی -

**بڑھیا** - اپنا ہاتھ تیزی مین اسکی طرف بڑھاکر - وہی مرغی کی ایک ٹانگ کیے جاتا ہے کہتی کیا ہون جواب کیا دیتا ہے

**شلطامی** - بات کاٹ کر - نہین تو - جو کچھ آپ نے فرمایا اُسی کا جواب دیا -

**بڑھیا** - مین دریافت کرتی ہون کہ آیا شہزادی سمیس کو حاضر کرنا چاہتا ہے یا نہین بس اسکا صاف جواب دے

**شلطامی** - مجھے ہرگز آپکے حکم کی تعمیل کرنے مین عذر نہو گا - مین نے انکار ہی کب کیا تھا - مگر - مگر

**بڑھیا** - اچھا اگر تجھے میرے حکم کی تعمیل مین کچھ عذر نہین ہے تو شہزادی سمیس کو بہت جلد حاضر کر -

**شلطامی** - چبا چبا کر - وہ تو وہ تو نہین آسکتی -

**بڑھیا** - صاف کہہ کیا کہتا ہے - نہین آسکتی -

**شلطامی** - مین آپکا پرانا خادم ہون آپ مجھپر اتنا ظلم نہ کرین دیکھیے یہ ناجائز جبر کہلاتا ہے -

**بڑھیا** - آمادگی ظاہر کرکے - میری یہ آخری حجت ہے اگر تو اپنی اور اپنے تمام خاندان کی خیر چاہتا ہے تو شہزادی سمیس کو بہت جلد حوالہ کردے - ورنہ آناً فاناً مین سب کو فنا کردونگی - پھر تو شکایت نہ کیجیو تیرے آگے تیرا سارا خاندان تباہ برباد ہو گا اور پھر تو بھی دست افسوس ملتا ہوا فنا ہو جائیگا -

**بوڑھا** - آپ اتنی ناحق گرم نہ ہون اگر آپکی یہی مرضی ہے تو بہت خوب اتنا کہکر بوڑھے نے ایک چیخ ماری اور آسمان کی طرف اُڑا - اسکی آواز سے تمام مکان بنیادون سے ہل گیا اور آگ کی ایک سرخ لکیر نیچے سے آسمان تک کھچ گئی -

اس لکیر سے خون کی بوندین ٹپکنے لگین - بڑی دیر تک بڑھیا نے بہین سے خون کی بوندون کا جواب دیا بعدازان وہ بھی ایک چیخ مار کر آسمان کی طرف اڑ کر چلدی - اسکی بھی ایک لکیر شعلہ کی لکیر کے برابر کھچگئی - گویا وہ خطوط متوازیہ کھچکر باہم غتربود ہوگئے جسوقت وہ لکیرین باہم ٹکرائی ہین تو انہین سے بجلی کے کڑکنے کی آوازین پے درپے آنے لگین بجلی کی کڑک مین وہ گرج نہین ہوتی لیکن ان آتشین خطوط متوازیہ کے ملنے نے غضب ڈھادیا - یہ معلوم ہوتا تھا گویا آسمان بنیاد سے اکھڑ اکھڑ کر جھکرہا ہے - یا باہم فرشتون کی جنگ ہوگئی ہے اور جو فرشتے مجروح ہو جاتے ہین وہ سخت زخمون کی شدت سے غل مچا رہے ہین بڑی دیر تک جنگ ہوتی رہی بعدازان وہ خطوط متوازیہ جدا جدا ہوے - ادھر وہ علیحدہ ہوکر آنکھون کے آگے سے غائب ہوے تھے کہ ادھر دونون بوڑھا بوڑھی سامنے اپنی اپنی جگہہ کھڑے ہوے معلوم ہوے -

بڑھیا - ہنسکر تونے مزا اچھا نافرمانی کا - مین تجھسے نہ کہتی تھی کہ تیرے لیے بہتر نہ ہوگا - اگر اب بھی تو سمجھ جائے تو تیرا کچھ نہین گیا ہے - تیری جان بچ سکتی ہے - ورنہ پھر تو مجھے جانتا ہے -

بوڑھا - ہاتھ باندھکر اور سخت عاجزانہ طور پر - مین تو عرض کرچکا تھا کہ حضور کا خادم ہون یہ آپکی بڑی عنایت ہوئی کہ عین جنگ اور عین اس حالت مین جب مین مغلوب ہوچکا تھا آپنے مجھے فرصت دی اور میری معروضہ سننے کے لیے جنگ معطل کردی - پھر مین یہی عرض کرتا ہون کہ آپ شہزادی سیمس کو مجھسے نہ لین اگر ذرا بھی اپنے بوڑھے غلام کی شرم ہے تو شہزادی سیمس کو مجھسے نہ لیا جائے اسکے عوض مین جو کچھ مجھسے لیا جائے مین حاضر کرنے کو موجود ہون -

بڑھیا - مین نے بغیر نتیجہ جھک جھک کرنے کے لیے جنگ نہین موقوف کی ہے - اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو شہزادی سیمس کو صحیح وسالم میرے حوالہ کردے ورنہ پھر ان نامعلوم تکالیف اور سختیون مین تو پھنس جائے گا کہ پھر ان سے نجات پانا غیر ممکن ہوگا -

بوڑھا - یہ ہرگز نہوگا کہ مین اپنی زندگی مین شہزادی سیمس کو حوالہ کردونگا - ایسی کچی گولیان مین نہین کھیلا ہون -

بڑھیا - جب تیری یہ نیت تھی پھر تو نے جنگ مین تھوڑی دیر کی مہلت کیون چاہی تھی -

بوڑھا - دیکھو وہ پیاری انظریہ فوج لیکر آگئی یہان تو اسکی راہ دیکھی جاتی تھی - یہ کہکر وہ پھر آسمان کی طرف اڑکر چلا گیا اور بڑھیا بڑی دیر تک آسمان کی طرف تکتی کی تکتی رہگئی - اسکی نگاہون مین استعجاب اور کسی قدر خوف بھی بھرا ہوا تھا اور وہ آسمان کی طرف اس طرح تک رہی تھی گویا کسی تحیر خیز معاملہ کو دیکھ رہی ہے -

یکایک دیکھتے دیکھتے وہ سیدھی اٹھی اور آسمان کی طرف اڑی چلی گئی وہ جادو جا-
گھنٹہ بھر تک یہ معلوم نہوا کہ پہلے بوڑھا کہاں چلا گیا اور پھر بڑھیا کہاں جا کر غائب ہوگئی - چند ساعت کے بعد آسمان پر سیاہ وردی پہنے ہوئے صورتین نظر آئین - ان لوگون کے قدون کا اندازہ نہ ہوسکتا تھا - نہ اچھی طرح سے ہاتھ پیر دکھائی دیتے تھے -
اُن سیاہ وردی والون کا سیاہ سایہ ایسا عالم پر پڑا کہ دن اندھیاری اور طوفان خیز شب سے بدل گیا ان صفون کا ایک دوسرے کے مقابلہ مین بڑھنا گرجتے ہوے بادلون کی سی خوفناک آوازین پیدا کر رہا تھا - ان صفون کے بڑھنے سے جو ہوا چلتی تھی تو اسنے بجاے خود ایک تند جھونکے والی آندھی قائم کر دی تھی - ادھر صفون کا باہم خوفناکی سے بھڑنا اور ادھر تلوارون سے گردنین اڑنی اور زخمیون کی چیخ اور پکار - الہی توبہ ایک ہول بٹھانے والا صدمہ دے رہا تھا -
پھر یکایک خون کی ندیان آسمان پر بہنی شروع ہوئین - آسمان کے کھلی بن مین خونی ندیون کی رفتار طفلانہ نغمہ کے ساتھ نہ تھی بلکہ انکی تند رفتار سے کان بہرے ہوے جاتے تھے - نہ صرف کان بلکہ دل دہلے جاتے تھے - انکی گڑگڑاہٹ کی آواز ہواؤن کے تند اور تیز جھونکے - تلوارونکی جھنکار کی ہیبت خیز صدائین - زخمی دیوؤن کی درد کے مارے غراہٹ اور طوفان کے وحشتناک شور و شغب بہادرون کا اپنی تعریف مین درشتی سے لڑنا کا عجب ناگفتہ بہ حالت پیدا کر رہا تھا -
آسمان کی رواق پر سیاہ وردیان جن پر خون کی افشان ہورہی تھی کس بے چینی سے ادھر دوڑ رہی تھین اور جب ایسی حالت مین کوئی بہادر اپنے سیاہ میان سے تلوار اپنے مخالف پر دوڑاتا تھا تو ایک بجلی سی کوند جاتی تھی اس بجلی کا کوندنا دھوم دھام سے شہادت دے رہا تھا کہ کوئی ہولناک عفریت جو ہوا مین جنگ کر رہا ہے شرر باری کے واسطے اپنا سیاہ خوفناک منہ کھولے ہوے ہے - ہوا کے تند و تیز اور بے محابا جھونکون سے جس وسیع گھر مین کہ ہم بیٹھے ہوے تھے اسمین طرح طرح کی صدائین پیدا ہوتی تھین - اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اس عظیم الشان مکان کا صحن اور اسکی گنجان بھول بھلیان بھوتون اور شیطانون کا مسکن ہے جو طوفان خیز جنگ کی ہولناک آواز کے جواب مین چیختے چلاتے اور روتے ہین سچ فی الواقع یہ ایک بہت ہیبت ناک منظر تھا ہمین بڑا خیال بڑھیا کی نصیحت کا تھا کہ نہ ادھر ادھر دیکھنا اور نہ ہلنا جلنا - گو ہماری جانین تنون مین تڑپ رہی تھین اور ہر صدمہ کے ساتھ چاہتی تھین کہ پرواز

گرجاتین لیکن کچھ خدا ہی کو منظور تھا کہ ہم اور بھی دنیا مین اپنی زندگی بسر کرین اور فطرت کے نئے نئے
کرشمون سے استعجاب کے ساتھ دلچسپی لین -

ہمین ایک دوسرے کی واقعی خبر نہ تھی ہم یہ نہ جانتے تھے کہ ہم کون ہین اور کہان بیٹھے ہوے ہین - گویا
ایک سکتہ سا ہو گیا تھا اور سب کی کیفیت تو گویا بے خبری کی تھی لیکن چونکہ مین کئی خوفناک منظر پہلے
دیکھ چکا تھا اس لیے مجھ زیادہ خوف طاری نہ تھا اور مین دلچسپی سے ہر شے کو بغور دیکھ رہا تھا -
اس کشمکش مین یکایک جتنی چیخ پکار تھی سب دور ہو گئی - بڑی دیر تک سکوت رہا پھر یکایک گردنین
کٹ کٹ کر صحن مین گرنے لگین چند ہی منٹ مین سارا صحن بھر گیا کئی ہزار سر جوان بوڑھون کے پڑے
ہوے تھے چونکہ تازہ تازہ کٹے تھے اس لیے خون سب مین سے بہہ رہا تھا - جب صحن بھر گیا تو چشم زدن مین ہوا
کا تند و تاریک جھونکا صحن کو صاف کر گیا - یہ معلوم بھی نہ ہوا کہ آیا یہان ایک سر بھی گرا تھا صحن کا صاف
ہونا تھا کہ فوجین صفین خونخوارون کی آ آکر جمنی شروع ہوئین - ہماری محسنہ بڑھیا تنہا تھی اور اسکے
مقابل مین بڑے بڑے عظیم الشان دیو تلوارین سونتے ہوے کھڑے تھے -

بڑھیا - سپاہیون کی طرف مخاطب ہو کر - مجھے یقین ہے کہ تم خلاف قانون جنگ نہ کرو گے تم مین سے
جس بہادر کو اپنی دلاوری قوت اور نیزہ بازی پر بھروسہ ہو وہ میرے سامنے ایک ایک کر کے آئے اور
مجھے اگر تم قانون جنگ کی پابندی نہین کرنا چاہتے ہو تو تم جیسے چاہو میسر ہو کر حملہ کرو - چونکہ مین تمہارے کچھ
مین جو کچھ نہین سمجھتی اس لیے مین تن تنہا تم سے جنگ کرنے مین خوش ہون -

بڑھیا - دیکھا تو معلوم ہوا کہ بوڑھا شلطامی نامے بھی قلب لشکر مین کھڑا ہوا ہے -

بڑھیا کی یہ دلیرانہ گفتگو سنکر ایک عفریت مست گھوڑا کداتا ہوا لپک کر نکلا - بڑھیا اسکا خیر مقدم کرنے کو
آگے بڑھی - دونون کی دو تین لمحہ جنگ ہوئی وہ عفریت مست دیکھتے دیکھتے پیچھے جا پڑا پھر جو نظر ڈالی
تو اسکی گردن اسکے دھڑ سے بہت دور پڑی ہوئی تھی - پھر دوسرا آیا وہ بھی پھرتی سے یون ہی مارا گیا -
پھر تیسرا آیا اسکی بھی یہی گت بنی - غرض پورے دو سو تین آدمی مارے گئے جب یہ نوبت ہوئی تو شلطامی
نے عہد شکنی کی اور مع اپنی کل فوج کے حملہ آور ہوا -

بڑھیا - کیون یہ خلاف قانون جنگ حملہ ہوا ہے بھلا تو سہی جو ایک ایک کو اسی میدان مین ذبح کردون -
یہ سنکر بڑھیا نے نیزہ پھینک پھینکا کر تلوار گھسیٹی اور اب تلوار بازی ہونے لگی الامان والحفیظ

کی چاروں طرف دُہائی پڑ گئی

رعد نعرہ اگیا نعرے جو سنے ضیغم کے
تہ و بالا ہوئیں لشکر کی صفیں جم جم کے
استخواں کانپ گئے زیر زمیں رستم کے
برق شمشیر سے ڈر ڈر کے فرس بھی چمکے
نوبت جنگ نہ آئی تھی کہ دل ٹوٹ گئے
سپریں گر گئیں ہاتھوں سے نشان چھوٹ گئے

چھیڑ کر باگ فرس کو جو ذرا گرمایا
شیر سا فوج مخالف پہ جھپٹ کر آیا
غیظ میں آ کے گھوڑا بھی غضب کف لایا
روند ڈالا اسے دم میں جسے سرکش پایا
اسکا قاتل تھا جو دشمن سر عالی کا تھا
کاٹ ہر نعل میں شمشیر ہلالی کا تھا

حشر برپا تھا کہ تیغ ستم آگاہ چلی
کس کرشمے سے وہ لیلی ظفر راہ چلی
آگ برسانے کو بجلی سوئے جنگاہ چلی
گہ بڑھی گاہ پھری گاہ تھمی گاہ چلی
زخم سینوں کے گریباں کی طرح پھٹتے تھے
چال کیا تھی کہ ہزاروں کے گلے کٹتے تھے

سب صفیں صاف کیں اور منہ کی صفائی نہ گئی
کاٹ چھانٹ اور وہ لگاوٹ وہ دکھائی نہ گئی
کج ادائی کو نہ چھوڑا وہ لڑائی نہ گئی
سیکڑوں خون کیے اور کہیں آئی نہ گئی
شور تھا برق پئے جلوہ گری نکلی ہے
جان لینے کو اجل بن کے پری نکلی ہے

جس طرف دیدۂ جوہر سے نظر کرتی ہے
چشم ہر چند کہ پتلی کو سپر کرتی ہے
پل نہ گذرے کہ صفیں زیر و زبر کرتی ہے
ہے وہ طرار کہ آنکھوں میں یہ گھر کرتی ہے
اسکے افسوں سے جو ساحر ہو وہ جل جاتا ہے
سحر پریوں کا اسی طرح سے چل جاتا ہے

پھونکے بجلی کو یہ اس آگ کی ہے پرکالا
برچھیاں چل گئیں اس پر جسے دیکھا بھالا
کاٹ جائے تو کبھی لہر نہ لے پھر کالا
آ گیا دام میں جس شخص پہ ڈورا ڈالا

اسکے پانی مین کفِ مارِ سیہ گھولا ہے
باڑھ ہے یا ملک الموت نے مُنھ کھولا ہے

آئی جس غول پہ لاشون سے زمین پاٹ گئی
چاٹ ایسی تھی لہو کی کہ صفین چاٹ گئی
ہاتھ منھ صدر و کمر گردن و سر کاٹ گئی
دیکھی تیغون کی جدھر باڑھ اُسی گھاٹ گئی
جسپہ جاتی تھی نہ بیجان کیے پھرتی تھی
ایک بجلی تھی مگر لاکھ جگہ گرتی تھی

گل نئے پھولے جو برچھی پہ لگا پھل اسکا
ڈھیر تھا خاک پہ کاٹا ہوا جنگل اسکا
زور دکھلاتا تھا ہر ضرب مین کس بل اسکا
جو بڑھا جنگ مین قصہ ہوا فیصل اسکا
شور تھا دیکھیے کیونکر یہ بلا ٹلتی ہے
اس قدر جلد تو سیفی بھی نہین چلتی ہے

جنگ مین تیغ کو دعوی تھا کہ یکتا ہون مین
چرخ کہتا تھا کہ یارب تہ و بالا ہون مین
سر اُٹھایا تھا یہ گھوڑے نے کہ عنقا ہون مین
برق کہتی تھی کہ تلوار ہے یہ یا ہون مین
کس مین ہے یہ جو تڑپ زیرِ فلک میری ہے
تیغ کرتی ہے اشارہ یہ چمک میری ہے

نہ تھمی سنگ سے وہ اور نہ رکی آہن سے
نہ اُٹھی اسکی کڑی ضرب کسی جوشن سے
ہاتھ اُڑا دیتی تھی پہونچونسے تو سر گردن سے
چل گئی باد مخالف جدھر آئی سن سے
جوش طوفان کا دکھا کر وہ خوش اسلوب گئی
خون کے دریا مین ہر اک کشتی تن ڈوب گئی

صید کرنے کو جدھر صورت شہباز آئی
غل ہوا شہپر شاہین کے تلے قاز آئی
لاکھ تڑپا نہ وہ بے جان کیے باز آئی
اُڑ گیا طائرِ جان اور نہ آواز آئی
گرچہ قبضہ مین لیے تھی اُسے پر چھوڑ دیا
تھا نہ بس صید زبون کاٹ کے سر چھوڑ دیا

جب تلوار کی یہ کیفیت ہوئی تو تمام لشکر مع شلطامی کے دم بھر مین فنا ہو گیا یہ خوفناک اور خونی

منظر مین نے یہانتک دیکھا پھر یہ سارا سمان آنکھون کے آگے سے غائب ہوگیا۔
ایک پہر کامل کچھ نہ معلوم ہوا پھر یکایک دروازہ کی راہ سے چند قیدی مشکین کسی ہوئی گرفتار آتے ہوے دیکھے سب کی ڈوری بڑھیا کے ہاتھ مین تھی۔ یہ قیدی جن مین آگے آگے وہ عورت بھی جسنے مجھے گدھا اور یوسف کو گھوڑا بنایا تھا اور جسے مین نے اچھی طرح پہچان لیا تعداداً ستائیس تھے۔
بڑھیا کی صورت پر سخت پریشانی ہویدا تھی اسکے تمام کپڑے خون مخون ہو رہے تھے اور وہ بظاہر ماندہ بھی معلوم ہوتی تھی۔ اس ماندگی کی حالت مین بھی اسکی نظرون سے خون برستا تھا اور اسکے تیور اس خوفناکی سے بھرے ہوے تھے کہ دیکھکر کلیجہ دہلا جاتا تھا۔ اسکا قد بالکل سیدھا ہوگیا تھا اور اسکے سر کے بال اب بھی تکلون کی طرح سیدھے کھڑے ہوے تھے۔
اسنے آتے ہی مسکرا کر مجھسے دریافت کیا کیون دیکھا کیا خوب جنگ ہوئی ہے یہ فقرہ کہتے وقت آن کی آن کے لیے اسکی صورت پر خوشی نمایان ہوگئی گویا غضبناک طیش کا نشان بھی نہین ہے مگر پھر وہی کیفیت تھی اور وہی جوش وخروش تھا۔ اس خفگی سے وہ قیدیون کی طرف مخاطب ہوتی تھی گویا انھین کچا چبا جائیگی۔ وہ ستائیس قیدی مشکین کسی ہوئی [illegible]
بڑھیا۔ (اس عورت کی طرف مخاطب ہوکر جسنے مجھے گدھا بنایا تھا) تونے اپنی سرکشی کا مزا چکھ معلوم ہوا کہ اپنی محسنہ سے سرکشی کرنا آخر ان خراب نتائج کی پیشین گوئی کرتا ہے۔ تیری تمام شان و شوکت خاک مین مل گئی اپنے تمام جن معتقدون کو کٹوا دیا اور زمین کے اس کونہ سے اُس کونہ تک اپنی سخت ذلت اور بدنامی کرائی۔ اور سب پر طرہ یہ کہ اپنے اس علم کو چھنوا دیا کہ جو مدتون خون پسینہ ایک کرکے سیکھا تھا۔ اپنی سیاہ اعمالی کا اثر تو بک بوڑھے پر بھی ڈالا کہ مع کنبہ اُسے قتل کرا ڈالا۔
عورت۔ جو کچھ تقدیر کا لکھا تھا وہ ہوکر رہا۔ مین تو صلح پر راضی تھی لیکن میرے یہ مصاحبین جو از قوم جن ہین خلاف مشورہ دیتے رہے اور مجھے آپکی جنگ پر آمادہ کیا ورنہ مین کہان اور یہ سرکشی کجا۔
مصاحب۔ یک زبان ہوکر حضور یہ جھوٹی ہے سراسر کاذب ہے اسکے ہر ہر حرف مین دروغ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے ہم نے اسے اُلٹا یہ مشورہ دیا تھا کہ تو اپنی قدیم محسنہ سے ہرگز جنگ نہ کر کبھی سرسبز نہ ہوگی لیکن اس نے نہ مانا اور آخر جو اسکا نتیجہ ہوا وہ یہ بھی دیکھ رہی ہے اور ہم بھی نظر غور سے تک رہے ہین۔

**بڑھیا** - ہان مین خوب جانتی ہون کہ یہ ظالمہ عورت جھوٹی ہے جتنی باتین یہ کرتی ہے سب غلط اور محض غلط ہوتی ہین -

**عورت** - مین تو کچھ کہہ نہین سکتی - مردہ بدست زندہ کا مضمون ہے چاہے جو کچھ حضور ارشاد فرمائین لیکن ہان دبی زبان سے یہ ضرور عرض کرونگی کہ اگر مین جھوٹی ہون آپنے اپنے معاہدہ کی کونسی پابندی کی - بس سمجھ لیجیے اپنا عیب کسی کو نہین معلوم ہوتا -

**بڑھیا** - آگ بگولا ہوکر - پھر تو وہی گفتگو لائی جو محض بے نتیجہ ہے - تو جانتی ہے کہ مین اور میرا تمام خاندان ظالم کا دشمن ہے -

یہ صورتین (ہماری طرف اشارہ کرکے) جو تو بیٹھی ہوئی دیکھتی ہے میرا انسے نہ کوئی رشتہ ہے اور نہ انسے کوئی لالچ ہے انکے لیے جو مین نے اتنا کشت وخون کیا اور اس بڑھاپے مین اتنی سختی اُٹھائی انکی حالت ملاحظہ کرکے - انپر درحقیقت ظلم ہوا تھا وہ ظلم کہ جس سے بڑھکر کوئی ظلم نہین ہوسکتا - بس اسی باعث سے مین نے عہد شکنی کی اور تجھسے مخالفت کی -

چرخ لہا تھا کہ کیسے حالت مین ایہ منفس سے ہے تو بُری یا نہین -

بڑھیا - بیشک بُری اور بہت بُری ہے لیکن تو جانتی ہے کہ موذی اور ظالم کو شکست دینے اور پست کرنے کے لیے چاہے جسقدر فریب اور جھوٹ بولا جائے سب جائز ہے - دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

**عورت** - جو کچھ آپ فرمائین وہی درست ہے - اس مجبوری اور عاجز ہونے کے طور پر اسنے یہ بات کہی کہ گویا وہ مقید ہے چاہے جو کچھ کہوالو - یہ جادوگرنی نیچی نگاہین کیے بیٹھی تھی کبھی کبھی اپنی ان ہی افسردہ نگاہون سے ایک آدھ بار حسرت سے میری طرف اور یوسف کی جانب دیکھ لیتی تھی اور پھر جلدی سے انھین کسی اور طرف گردش دیتی تھی - وہ اپنے دل مین کہتی تھی کہ یکایک ہوا کا رخ ادھر کا اودھر پھر گیا اور میرے مطیع ومنقاد میرے سرتاج بن گئے -

**بڑھیا** - (میری طرف مخاطب ہوکر) عمرو عیار پیارے تم اٹھو اور اس قحبہ کی چٹیا پکڑکر پچاس جوتے تو رسید کردو - گو مین نے یہ سنکر پس وپیش کیا لیکن جب بڑھیا کی اس ہدایت کا خیال آیا کہ جس مین اسنے سخت تاکید کردی تھی کہ جو کچھ مین کہون اس مین ذرا بھی چون وچرا نہ ہو اور آنکھین بند کرکے اسکی تعمیل ہونی چاہیے چنانچہ اُسی ہدایت کے بموجب مین نے جوتا لیکر مارنا شروع کیا ادھر میرے

عمرِ و عیار اُس عورت کو جوتے مار رہا ہے کہ جس نے اُسے گدھا بنا دیا تھا اور سب لوُئ بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہین



جوتے کی تڑاخ پڑاخ آوازین اور اُدھر اُسکا غل مچانا الٰہی توبہ ایک شور مچ گیا تھا۔
پچاس جوتے مین نے گن گن کر مارے پھر یوسف کو حکم ہوا کہ پچاس تو مار اسنے بھی پچاس گن گن کر مارے
اسکے بعد بڑھیا نے کہا بتا تجھے اور سزا کیا دی جائے۔ قتل کرنے کی صلاح نہین ہے اسلیے کہ اگر تجھے مار ڈالا
تو نتیجہ کیا ہوگا عذاب دنیا سے چھوٹ جائیگی اور جب زندہ رہے گی تو اپنی تکلیف دہی اور ظلم وستم کا کچھ تو مزا چکھیگی
تبادو لگرنی ڈاڑھین مار مار کر رو رہی تھی اور بڑھیا کی کسی بات کا جواب نہ دیتی تھی۔ آخر بڑھیا نے خود اٹھکر
اُسکی ناک چوٹی کاٹی اور اپنے گھر سے جوتے مار کر نکال دیا۔ اور جو باقی ماندہ چھبیس جن تھے اُنسے عہدو
پیمان لیکر زندہ چھوڑ دیا

## سولھوان باب

### یوسف۔ شہزادی سیمس۔ مریم

بڑھیا کی عنایت سے جب اس تمام جھگڑے کا فیصلہ ہوگیا تو اسنے ایک دستک لگائی اُسی وقت شہزادی
سیمس آتی ہوئی دکھائی دی مین اور یوسف دیکھتے ہی خوش ہوگئے کہ جسکی ملاقات کی امید بھی
منقطع ہو چکی تھی آج خدا نے اُس کی صورت دکھائی۔

بڑھیا۔ الحمد للہ کہ آج خدا نے تم سب بچھڑے ہوؤن کو ملا دیا۔ (مریم کی طرف مخاطب ہوکر) حضور
بیگم صاحبہ جو کچھ مین نے عرض کیا تھا وہ سب آپنے اپنی آنکھون کے آگے عیان ملاحظہ فرما لیا۔ اب
آپ فرمائیے کہ کیا آپ شہزادہ یونان کے پاس رہنا چاہتی ہین یا کہین اور جانے کا ارادہ ہے کہ پھر
شہزادہ یونان کے دست قدرت سے آپ باہر ہو جائین۔

مریم۔ حد سے زیادہ شکریہ ادا کرکے۔ اے مادر مہربان مین کس مُنھ سے ان احسانون کا شکریہ ادا کرون کہ
جو آپنے ہم لوگون پر کیے ہین۔ خدا تو ہر کام کا سبب ہوتا ہی لیکن آپنے ہماری جانین بچا دین ورنہ کبھی
کی پھر دوبارہ ملنے اور ایک دوسرے کی صورت دیکھنے کی امیدین مایوسی مین بدل چکی تھین۔
آج اللہ کے فضل وکرم سے اور آپکی عنایت سے وہ بگڑی بات بنی ہے کہ جو کبھی بغیر آپ کے نہ بنتی۔
شہزادہ یونان گو مجھپر جان نثار کرتا ہے اور میرے تلوؤن کے نیچے آنکھین بچھاتا ہی لیکن چونکہ وہ غیر جنس
ہے اس لیے مین نہین چاہتی کہ اسکی بیوی بن کر رہون جس خدا نے مجھے اِسقدر بچایا ہے مین نہین چاہتی کہ
دوبارہ اپنی جان ہلاکت مین ڈالون۔ آپ ہم سب کو اگر ممکن ہو تو ہندوستان کی سرحدات مین پہونچا دین

بُڑھیا۔ خوش ہو کر بیٹی تو بیشک مبارک ہی تیری صفائی قلب اور نیک چال چلن کی مین قائل ہون خدا تمھین ہمیشہ خوش و خرّم رکھے۔ اچھا اگر تم یہ چاہتی ہو اور تمھارے سب ساتھیون کی بھی صلاح ہے تو مین ابھی ہندوستان کے جس شہر مین کہو پہونچا دون۔ ہم سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ ہان ہماری یہی مرضی ہی کہ ہم ہندوستان پہونچ جاوین شہر کا ہم نام نہین جانتے جس مین آپ مناسب سمجھین ہمین پہونچا دین

بُڑھیا۔ اچھا بنگالہ پہونچنا میری راے مین مناسب ہے۔ تم بھی راضی ہو۔

مین۔ بس یہی ہمارے لیے بہتر ہو گا جو آپنے مناسب سمجھا ہے۔ یہ سنکر اُس بُڑھیا نے کہا تم آنکھین بند کر لو ہم نے اُسکے حکم کی فوراً تعمیل کی۔ پھر ایک آواز آئی کہ آنکھین کھولدو چنانچہ جب ہم نے آنکھین کھولین اپنے کو ایک سڑک پر کھڑا ہوا دیکھا۔ نئی سڑک نیا جنگل اور نئی آب و ہوا دیکھی تھوڑی دور ہم چلے ہونگے کہ ہمین دو تین آدمی آتے ہوے معلوم ہوے ہم نے اُنسے دریافت کیا کہ یہ ملک کونسا ہے اور یہ سڑک کس شہر کی طرف جاتی ہے اور یہان قریب کوئی سراے ہے۔

ہماری بولی اُن آنے والون نے مطلق نہ سمجھی ہمین مسافر سمجھکر اُنھون نے اتنا اندازہ کر لیا کہ کسی سراے کے متلاشی ہین چنانچہ اُسنے اشارہ سے ہمارا رہبر بننا قبول کیا اور ہمین لیکر سامنے والی سراے مین پہونچا وہان ہم نے ایک کمرہ مین قیام کیا اور ہر طرح کے آسایش کے سامان ہمارے لیے مہیا کیے گئے۔ ایک شخص جو انھین مین تھا جو سراے مین قیام کیے ہوے تھے ہماری بولی سمجھتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جس شہر مین ہم ٹھہرے ہوے ہین یہ بنڈالی ہی۔ (جسکو اب بنگلو کہتے ہین) مین نہین کہہ سکتا کہ اس سراے مین ہماری کس قدر خاطر کی گئی۔ سرکار کی طرف سے تین دن تک ہماری دعوت ہوئی۔ ایک پہرہ ہماری اور ہمارے مال کی حفاظت کے لیے آگیا گویا ہم راجہ صاحب بنڈالی کے ہان مہمان ہی گئے تھے۔ دو تین دن تک ہم نے یہان آرام کیا جب ہر طرح سے طبیعت مطمئن ہو گئی مین نے پیارے یوسف اور شہزادی سیمس کو مجبور کیا کہ وہ اپنی گذشتہ رام کہانی بیان کرین۔ پہلے یوسف نے اپنی سرگذشت بیان کی

## یوسف کی رام کہانی

پیارے عمرو عیار جسوقت طوفان آیا ہی اور ہمارا جہاز اور اُسکے تختے چرچرانے لگے اور آخرکار وہ ڈوب گیا تو مین نے نہ شہزادی سیمس کو دیکھا اور نہ تمھین دیکھا مجھے یقین ہو چکا تھا کہ تم اور شہزادی سیمس ڈوب گئے ہو گے۔ مین نے اپنے کو جب آنکھ کھولی تو ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا دیکھا۔

آنکھ کھولتے ہی کئی شیر قریب ہی دہاڑتے نظر آئے - پھر مین نے خوف سے آنکھین بند کرلین کہ یہ شیر زندہ دیکھکر مجھپر حملہ آور نہ ہون - تھوڑی دیر کے بعد وہ شیر ایک بن کی طرف چلے گئے - مین نے اپنے دل کو مضبوط کر کے پھر آنکھین کھولین اور شیرون کو ایک جھاڑی مین غائب ہوتا ہوا دیکھا -

ناچار جان کے خوف سے مین اُٹھ بیٹھا اور جہانتک میری قوت نے گواہی دی مین تیز قدمون مین چلا - اور جب مین نے دیکھ لیا کہ شیرون کی دستبرد سے مین نے نجات حاصل کرلی مین ایک پتھر پر بیٹھکر اپنی گذشتہ حالت پر خون کے آنسو بہانے لگا - کبھی مجھے یہ خیال آتا ہے کہ مین نے اپنی زندگی تنہائی مین گذار دیتا گذارنے کیون عمرو عیار اور شہزادی سمیس سے اتحاد پیدا کیا اپنی سبز قدمی سے انھین بھی فنا کیا اور آپ بھی خوار ہوا - میری زندگی موت سے بدتر ہے - مین اپنی آرام سے زندگی بسر کرنا یاد کرتا تھا اور خون کے آنسو بہاکر چُپ ہو رہتا تھا کبھی فلک کی طرف مُنھ اُٹھاکر یہ کہہ اُٹھتا -

فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا
کہ جسکے عوض یون رُلانے لگا

میری حالت دنیا بھر کے مصیبت زدہ اشخاص سے بدتر تھی - میرا وطن چھوٹا - میری دولت گئی - عزت گئی - جوانی برباد ہوئی جنکا ساتھ دیا تھا اُنھین عالم ارواح کو پہونچایا بھلا اس سے زیادہ سبز قدم اور بدنصیب بھی کوئی اور پیدا ہوگا - کبھی دریا کی طغیانی اور موجون کے تلاطم کا خیال دل کو دہلائے دیتا تھا گو وہ خوفناک منظر گذر چکا تھا لیکن پانی کی آوازون کی بھیانک صدائین ہنوز میرے کانون مین گونج رہی تھین - تمھارا اور شہزادی سمیس کے غرق ہونے کا ہیبتناک منظر ابتک میرے دل پر نقش ہے اور اُس وقت تنہائی مین خدا ہی جانتا ہے کہ میری کیا کیا نوبت کر رہا تھا -

کبھی مین تم دونون کے غرق ہونے پر خیال کرتا تھا تو ایک چیخ مار کر رو اُٹھتا تھا اور کبھی اپنی اس خواری اور مصیبت پر تصور جاتا تھا تو وحشتناکی سے مجنونانہ ایسی بے معنے آوازین نکلتی تھین کہ جنکا مطلب مین خود ہی نہین سمجھ سکتا تھا - کہ میری زبان سے کیا سرزد ہوا اور اُسکا مطلب کیا ہے -

پیارے عمرو عیار ساری مصیبتون کو دونا کرنے والا صرف تیرے اور تیری شہزادی سمیس کے برباد ہونیکا غم تھا - ایسی نازک حالت مین یکایک ایک شخص کی آواز پشت پر سے آئی اور وہ آواز جیسی دہیمی تھی اُسی قدر تسکین بخش بھی تھی - یہ آواز بار بار آتی تھی - صبر کرو اے پیارے یوسف صبر کرو تمھارے دونون دوست زندہ ہین جس پوشیدہ ہاتھ نے تمھین بچایا ہے اُسی نے اُنکو بھی ڈوبنے سے محفوظ رکھا ہے -

پھر کر دیکھا تو اُس اطمینان دینے والے پر میری نظر پڑی - یہ شخص نمایاں جمیل صورت کا تھا اسکے خط و خال خوبصورت تھے اسکے چہرہ پر نوخیز اور عنفوان جوانی کی درخشانی کی تمتاہٹ مستعدی سے ناظر کی نگاہوں میں چکاچوند کر رہی تھی - اسکا قد لمبا اور ہاتھ پیر زبردست تھے - اسکی روشن انداز اور ظاہری وضع سے پایا جاتا تھا کہ یہ کسی امیر خاندان کا ممبر ہے اور اُسکی مجسم ہیئت اس امر کی شہادت دیتی تھی کہ یہ خود رئیس اعظم ہے - اُسکے چہرہ کی بناوٹ کسی قدر گول تھی - اور اسکی بیضاوی ہیئت کی خوشنما اسلوبی کو رخساروں کے موٹا ہونے نے زائل کر دیا تھا - اور اسی قصور نے اسکی نمایاں اور فراخ پیشانی کو بھی بے عیب نہیں چھوڑا تھا -

اُسکے بالوں کا کچھ غیر معین رنگ تھا وہ کبھی تو سیاہ اور دھواں دار شاہ بلوط کے سے رنگ کا جلوہ دیتے تھے اور کبھی اُنسے بھورے رنگ کی جھلکی ناظر کی آنکھوں میں غیر معینی پیدا کرتی تھی - فطرتی یہ بال گھونگروالے اور بل کھائے ہوئے تھے - اسکی عمر کچھ اوپر تیس برس کی معلوم ہوتی تھی اسکی پوشاک صاف اور نفیس مگر سادی تھی - اس چہرہ مُہرہ کا آدمی میرے آگے ہنس مکھ چہرہ میں آکھڑا ہوا - اسنے سامنے آکر بھی مجھسے یہی کہا - صبر کرو صبر کرو تمھارے دوست زندہ ہیں جس نامعلوم ہاتھ نے تمھیں بچا لیا اور ایسے متلاطم سمندر میں غرق نہ ہونے دیا اُسی قوی ہاتھ نے انھیں بھی محفوظ رکھا - یہ قاعدہ ہوتا ہے کہ عموماً ایسی حالت میں ڈھارس بندھوانے والے اس قسم کے کلمے کہدیا کرتے ہیں مگر انکا اثر قابل تعریف اطمینان بخش نہیں ہوتا مگر اس شخص کی آواز خود ایک ایسا زبردست اثر پیدا کر رہی تھی کہ مجھے تمھاری جانبری کا کامل یقین ہو گیا - اور اب میں یکایک کھلگیا - صرف اس یقین سے کہ تم دونوں ہنوز زندہ ہو میں اپنی تمام مصیبت کو بھول گیا - گویا پھر وہی عیش و آرام مجھے نصیب ہوا - میں نے جھک کر اپنے محسن کو سلام کیا کہ جو میری قاتل تکلیف سے نجات دینے والا تھا - اُسنے ہنسکر میرے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ یقیناً تمھیں یہ تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ تمھارے دوست زندہ ہیں -

میں - ہاں مجھے یقین ہے - اب اگر ہزار آدمی اسکے خلاف مجھسے بیان کریں جب بھی مجھے یقین نہ آوے -

اجنبی - بہت خوب بہت خوب - اب تمھیں کس چیز کی ضرورت ہے وہ تم مجھسے بیان کرو -

میں - حضور میں بھوکا ہوں - کئی دن سے مجھے ایک ٹکڑا کھانے کو نہیں ملا ہے - یہ سنکر اُسنے ایک

خوانچہ گرم گرم کھانے کا بھرا ہوا میرے آگے رکھدیا اور کہا پیارے خوب کھاؤ پیٹ بھر بھر کر اڑاؤ۔ چونکہ مجھے اطمینان ہو چکا تھا کہ تم دونوں زندہ ہو اسلیے میں نے خوب ہنستے مارے اور مزے میں کھاتا چلا گیا۔ جب پیٹ بھر گیا تو اُس نوجوان نے نہایت نفیس قند کا شربت مجھے پلایا اب میں ہر طرح سیر ہو گیا اور مجھے اُس کھانے نے نہ صرف بھوک سے سیر کر دیا بلکہ مجھے ہر بات سے مستغنی کر دیا۔ بعد ازاں وہ اجنبی شریف شخص یہ کہنے لگا کہ جو کچھ تمھاری خواہش ہو وہ کیا جائے جس قسم کی آرزو تم پیش کرو گے مجھے خوشی سے اُسکو پورا کرنا منظور ہے۔ میں اُس نوجوان کی گفتگو اور لذیذ تازہ تازہ کھانوں سے ایسا مطمئن ہو گیا تھا کہ مجھے کوئی آرزو نہیں رہی ہر چند اُسکے بار بار کے اصرار سے میں نے اپنے دل میں بہت غور کیا کہ کیا آرزو اپنی پیش کروں لیکن کوئی خواہش دل میں پیدا نہیں ہوئی۔ کیا خدا کی شان ہے یا تو دل پر ہزاروں حرمانیوں اور مایوسیوں کے ہجوم امنڈ امنڈ کر آ رہے تھے اور ہر طرح سے خواہش مگر ناامیدی کے ساتھ پیدا ہوتی تھی مگر آناً فاناً میں وہ بات ہی نہیں رہی دل بالکل مطمئن تھا۔ نہ مایوسی دل میں رہی تھی اور نہ کوئی خواہش بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی تمام نعمتیں مجھے حاصل ہو چکیں اور میں ہر خواہش سے بے نیاز ہو گیا

اجنبی۔ تو تم اپنی کوئی خواہش پیش نہیں کرتے میں جاؤں۔

میں۔ بہتر ہے آپ تشریف لے جاویں مجھے تو کچھ نہیں چاہیے کہ جسکا مطالبہ آپ سے کروں نہ کوئی آرزو ہے کوئی خواہش ہے

اجنبی۔ خوب غور کر لو پھر نہ کہنا کہ میں بھول گیا اگر مجھے یاد آ جاتا تو ضرور کہتا۔

میں (بے پروائی سے) نہیں حضرت میں کچھ نہیں چاہتا میرا ہر طرح سے اطمینان ہے۔ آپ تشریف لے جائیں

اجنبی۔ اچھا تو میں جاتا ہوں تم پھر سوچ لو۔ مجھے تمھارے پیچھے پچھتاوے کا خیال ہے۔

میں (سخت روکھے پن سے)۔ آپ مجھے ناحق اصرار کر کے تنگ کرتے ہیں کہہ چکا کہ مجھے کچھ ضرورت نہیں ہے۔

یہ سنکر اُس اجنبی شخص نے مجھ سے مصافحہ کیا اور سلام کر کے چلتا بنا۔ کوئی پچاس قدم تو وہ میری نگاہوں کے آگے رہا پھر ایک جھاڑی میں جا کر غائب ہو گیا۔ اِدھر اسکا آنکھوں کے آگے سے چھپ جانا اور اُدھر مجھے یہ خیال آنا کہ میں نے یہ خواہش کیوں نہیں ظاہر کی کہ میں عمرو عیار اور شہزادی سمیں سے ملنا چاہتا ہوں خوفناک سنسنیوں نے اس خیال کے آتے ہی میرے رگ و پے میں دورہ کرنا شروع کیا۔ میں جگر کلیجہ تھام کر ہو بیٹھا اور اپنی بوٹیاں چبانے لگا کہ مجھ کم بخت نے اُس اجنبی محسن کے اصرار پر کیوں نہیں اُس سے یہ خواہش ظاہر کی جو اب پچھتانے سے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت پھ

پہلے سے زیادہ مجھے یہ غم تباہ کرنے والا تھا۔ میرا کلیجہ بیٹھا جاتا تھا اور میری حالت ایسی بری ہو گئی تھی کہ سوائے سانس کے اور کوئی حالت زندگی کی نمایاں نہ تھی۔ چاروں طرف میں نے اس اجنبی شخص کو تلاش کیا۔ تین دن کامل جھاڑی میں جہاں وہ غائب ہو گیا تھا پھرتا رہا لیکن کہیں پتہ نہ ملا پہلے سے بھی زیادہ دیوانہ ہو گیا تھا اور مجنونانہ چاروں طرف تمھارے یوں یہ کہتا پھرتا تھا۔ سوا اسکے اور کچھ میری زبان پر نہ تھا۔

| حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد |
|---|---|

آٹھ نو روز کامل ہو گئے مگر اپنے مطلوب کا کہیں پتہ نہ ملا۔ جنون نے ایسا زور پکڑا تھا کہ نہ شیر کا خوف رہا تھا اور نہ کسی درندے جانور کی وحشت تھی نہ کوئی خچر حملہ ہی کرتا تھا آزادی سے ہر وحشی جانور کے آگے چلا جاتا تھا اور کچھ آنچ نہ آتی تھی بلکہ وہ جانور میری صورت دیکھ دیکھ کر بھاگ جاتے تھے جب کئی دن بھوک پیاس کو گذر گئے ایک دن میں یکایک ایک خیال سے چونکا۔ وہ خیال یہ تھا کہ ناحق ایسی شئے کے درپے ہونا کہ جس سے کوئی نتیجہ نہ نکلے فائدہ کیا ہی بہتر ہے کہ میں مستقل مزاجی سے اپنے دوست عمرو عیار کی جستجو کروں شاید میرا دوست گم شدہ مل جائے۔

اس ارادہ نے مجھے مستقل بنا دیا اور اب میں تمھاری جستجو کے خیال میں روانہ ہوا چلتے چلتے میں ایک بستی میں پہونچا۔ اور ایک سرا میں جا کر اترا۔ یہ بستی شاید پانچ چھ ہزار آدمیوں کی آبادی کی تھی۔ چونکہ جنگل در جنگل پھرتے ہوئے مدت گذر گئی تھی اس لیے میں نے یہاں پہونچ جانا غنیمت سمجھا تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ میں نے اپنا بستر ایک کوٹھری میں جمایا ہی تھا کہ اتنے میں ایک اور مسافر اپنی بیوی کو ساتھ لیے ہوئے آیا۔ سرا والے نے میرے برابر کوٹھری میں اسکو بھی جگہہ دی۔ صرف بیچ میں ایک دروازہ حائل تھا اگر اسے کھولو تو دونوں کوٹھریاں ایک ہو جاتی تھیں اور جو بند کر دو تو دو کوٹھریاں خاصی معلوم ہوتی تھیں ایک سے دوسری کو کچھ علاقہ نہ تھا۔

جوں ہی یہ دونوں میاں بیوی کوٹھری میں آئے انھوں نے بیچ کے دروازہ کو بند کر لیا۔ پیارے میری حالت خود ایسی تھی کہ میں کسی سے ملنے میں دلچسپی پیدا کرتا سبب یہ تھا کہ میں اپنی حالت میں آپ گرفتار تھا میں یہ بھی نہ چاہتا تھا کہ کوئی میرے پاس آ کر بیٹھے۔ دوسرے شخص کی صورت مجھے ابری معلوم ہوتی تھی۔

ایک دن سر شام ان دونوں میں کچھ کھسر پھسر ہونے لگی چونکہ میں اپنے خیال میں محو تھا مجھے کچھ سنائی نہ دیا اور نہ میں نے توجہ سے سُنا۔

لیکن جب انھون نے یہ کہا کہ۔ یوسف اگر ہماری کچھ مدد کرے تو ہماری جان بچ سکتی ہے۔ اس آواز نے مجھے چونکایا۔ اور پھر مین نے اُنکی طرف توجہ کی۔ بیوی نے کہا بھلا غیر شخص کو ہم سے کیا غرض جو ہماری مدد کریگا اور ہمارے لیے اپنی جان خطرہ مین ڈالے گا۔

خاوند۔ نہیں یہ تم نہ کہو خدا کے بندے ایسے بھی ہوتے ہین کہ مصیبت زدون کی مدد کرتے ہین کیا عجب ہے جو یوسف ہماری دستگیری کرے۔

بیوی۔ وہ بیچارہ اپنی مصیبت مین آپ مبتلا ہے مجھے تو اُس سے مدد کی درخواست کرتے ہوے بھی شرم آتی ہے۔

خاوند۔ یہ مانا کہ وہ مصیبت مین مبتلا ہے لیکن پھر بھی ہمین درخواست تو کرنی چاہیے شاید اُسے رحم آجائے اور وہ ہماری دستگیری کرے۔ اور آنے والی آفت سے شاید ہمین نجات مل جاے۔۔

بیوی۔ تمھین اختیار ہے خیر درخواست کر دیکھیے وہ تسلیم کرتا ہے یا نہین۔

اُنکی یہ تقریر مین نے خوب غور سے سنی اور بغیر اُنکے کہے مین اُنکی مدد پر آمادہ ہوگیا۔

باہم مشورہ کر کے نہایت آہستگی مین شکد ی مین نے اجازت دیدی وہ دونون یکے بعد دیگرے آموجود ہوے۔ گو مین اپنی مصیبت مین مبتلا تھا لیکن پھر بھی اُنسے بالتفات پیش آیا اور نہس مکھ چہرے سے اُنسے بیٹھنے کے لیے کہا

خاوند۔ گو مجھسے یا میری بیوی سے آپکا کوئی تعارف سابقہ حاصل نہین ہے لیکن پھر بھی اس لحاظ سے۔

بنی آدم اعضاے یکدیگر اند
بیک آفرینش زیک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضو ہا را نماند قرار

مین دعوے سے کہ سکتا ہون کہ آپ میری زار حالت پر رحم کرینگے۔ میری حالت ناگفتہ بہ ہے ہان آپ کی ادنی توجہ سے بیڑا پار ہو سکتا ہے۔

مین۔ ہان ہان آپ فرمائیے جہان تک مجھسے ممکن ہوگا مین آپ کی مدد کرنے پر موجود ہون۔

خاوند (بیوی کی طرف مخاطب ہوکر) دیکھا مین نے تم سے نہ کہا تھا کہ یہ جوانمرد شخص ضرور میری مدد کریگا مگر تم اسکے خلاف تھین۔ وہ سنکر بہت شرمندہ ہوئی اور مجھسے سخت معافی مانگی کہ حضرت آپ کی نسبت جو بدگمانی میری طبیعت مین پیدا ہوئی تھی مگر سخت خفیف ہون کہ میری ناقص رائے نے آپ پردہ

شبہ ظاہر کیا کہ جس سے آپ بالکل مبرا ہیں۔
میں۔نہیں یہ کوئی بات نہیں پیاری خاتون تم کچھ خیال نہ کرو ایک مجہول شخص کی نسبت اسی قسم کے خیالات پیدا ہوا کرتے ہیں میں بطیب خاطر آپ کی مدد کرنے کو موجود ہوں بشرطیکہ میری قدرت میں ہو۔میں تمہارے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں۔
پھر وہ شخص سوچ سوچ کر یہ کہنے لگا۔اصل یہ ہے کہ یہ میری بیوی ہے جو تم میرے پاس بیٹھی ہوئی دیکھتے ہو۔یہ میری چچازاد بہن تھی والدین نے اس سے میرا نکاح کر دیا ہے جب سے میرا نکاح ہوا ہے میں چین سے نہیں ہوں۔دن رات نئی نئی مصیبت مجھ پر پڑتی ہے۔
ناچار یہ ہوا کہ میں نے اپنا وطن تک چھوڑ دیا۔اور وطن چھوڑنے کا سبب یہ ہوا کہ میرا ہم محلہ میری بیوی پر عاشق ہو گیا۔اور اُسنے بالجبر اس عصمت پناہ خاتون پر اپنا قبضہ جمانا چاہا۔میں نے اُسکی شکایت شاہ وقت کی خدمت میں کی جب مقدمہ پیش ہوا وہ اسے دیکھتے ہی عاشق ہو گیا اور اسنے مجھے اور میری بیوی کو علیحدہ علیحدہ قید کر دیا۔
جیلر نے تین دن کے بعد مجھسے کہا کہ کل صبح کو تم قتل کر دیئے جاؤ گے اور تمہاری بیوی داخل محلسرائے سلطانی ہو گی۔یہ سنتے ہی موت میری آنکھوں کے آگے پھرنے اور گردش کھانے لگی گویا کل کا مرتا میں ابھی مر گیا۔میں کہاں جاتا کس سے فریاد کرتا۔آپ ہی آپ روتا۔اور آپ ہی آپ خاموش ہو رہتا۔ایک آہ بھر کر میں بے ہوش ہو گیا۔
تھوڑی دیر کے بعد میں ایک تند اور روکھی آواز سے چونکا اور وہ آواز اسی جیلر کی تھی جو مجھے اطلاع دے گیا تھا کہ یہ گذرے گی۔میں ڈر کے مارے اُٹھ بیٹھا اور اُس سے آواز دینے کا سبب دریافت کیا۔
جیلر۔اصل یہ ہے کہ رہ رہکر مجھے تم پر افسوس آتا ہے اگر تمہاری مرضی ہو تو میں تمھیں کسی نہ کسی ترکیب سے نکال دوں۔اگر تم رہو گے تمہاری جان جاتی رہے گی۔یہ میں جانتا ہوں کہ تم مطلق بے گناہ ہو۔
یہ سنکر میری حمیت نے یہ تقاضا نہیں کیا کہ میں اپنی بیوی کو تنہا چھوڑ کر اپنی جان بچا کر بھاگ جاؤں میں نے اُسکی درخواست پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میری غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ اپنی پیاری بیوی کو بادشاہ کے منھ میں دیکر چلتا ہوں۔
جیلر۔جھلاکر۔تو بھی عجیب نادان شخص ہے۔تیری بیوی بادشاہ کے قبضہ میں جا چکی تو کل قتل کیا جائیگا

پھر تیرے بچھڑے یہ خیالات ہیں میں نے تجھسے یہ درخواست ہمدردانہ کی ہے گو تیرے بھاگنے سے میری خرابی ہے مگر صرف ہمدردی اور خوف سے میں نے اپنی آیندہ ذلت کو بھی نہ گردانا اور تجھ سے یہ درخواست کرنے کو آمادہ ہو گیا۔

میں۔ یہ سب کچھ صحیح کہ کل میں قتل کیا جاؤنگا اور میری بیوی پر بادشاہ نے قبضہ کر لیا مگر میں زندہ اس شہر سے جانا نہیں چاہتا۔

میری یہ گفتگو سنکر وہ تیوری چڑھائے ہوئے برا بھلا کہتا ہوا چلا گیا۔ اور میں اپنی موت کے خیال اور وحشت کی حالت میں یہ پڑھنے لگا۔ شعر

| | |
|---|---|
| طالع میں نہیں طرب ذری بھی | منحوس ہے زہرہ و مشتری بھی |
| بیداد گری و سرنگونی | کیا فتنہ ہے چرخ چنبری بھی |

مشکل سے ڈیڑھ گھنٹہ بھی نہ گذرا ہوگا کہ اتنے میں غپڑ شپڑ کی آوازیں جیل کی کوٹھری کے چاروں طرف آنے لگیں اور ادھر ادھر آدمیوں کی جوتیوں کی آہٹیں بھی سنائی دیں میں پہلے ہی گھبرایا ہوا تھا سمجھا کہ شاید جیلر کو اسکی مدد منظور نہ کرنا برا معلوم ہوا اس لیے اسنے قاتلوں کو میرے قتل کے لیے بھیجا ہے میں زندگی کھونے کے لیے صرف اپنی بیوی کی جدائی پر تیار بیٹھا ہوا تھا مجھے مستعدی سے اپنے قاتلونکا انتظار کرنا پڑا۔ جو کچھ میرا خیال تھا اسکے خلاف ظہور پذیر ہوا یعنے میں نے اپنی بیوی کو دیکھا کہ ایک ہاتھ میں تلوار ہے اور ایک ہاتھ میں بادشاہ کا سر ہے۔ میں دیکھتے ہی کانپ گیا۔ اور میرے حواس باختہ ہو گئے۔ اسنے آتے ہی میری کوٹھری کی زنجیروں پر تلوار ماری وہ ٹوٹ کر نیچے آپڑیں دروازہ کھولکر مجھے نکالا اور کہا باہر چلو یہاں غدر ہو گیا ہے بادشاہ کی تمام بیویاں باغیوں نے قتل کر ڈالیں اور اب تمام محل لٹ رہا ہے میں یہ سنکر تھرتھراتا ہوا نکل آیا اور اپنی بیوی کے ہاتھ سے سر پھکواکر ہم دونوں اسی اندھیاری شب میں جیل خانے سے نکل کر بھاگے۔

میں زیادہ طول طویل بیان کر کے آپکو تصدیعہ دینا نہیں چاہتا صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ اب میری بیوی کو چھیننے اور مجھے قتل کرنے کے لیے جیلر سو سواروں کو لیے ہوئے آرہا ہے وہ جیلر کہ جسنے مجھے بھاگ جانے کی صلاح دی تھی۔ یہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ تم کچھ مدد نہیں کر سکتے اور سو سواروں کے مقابل میں تم مجھے محفوظ نہیں رکھ سکتے نہ میں اس امر کی درخواست کر سکتا ہوں صرف اتنی مدد چاہتا ہوں

کہ میں یہاں سے چلا تا ہوں اور اپنی بیوی کو تمھارے حوالہ کرجاتا ہوں جبکہ میری بیوی کو بالکل نہیں پہچانتا صرف وہ مجھے جانتا ہے میرے ساتھ جو عورت ہوگی میری سمجھ کر اُسے تو قید کرلے گا اور مجھے قتل کردیگا یقیناً وہ کل تک یہاں آجائیگا - میں اپنی بیوی کو تمھارے پاس چھوڑ کر جاتا ہوں پانچ چھ دن میں میں اگر اپنی بیوی کو لے لیلونگا - کیا آپ میری بیوی کو امانت رکھنا قبول فرماتے ہیں -

میں - (یعنے یوسف) ہان اگر یہ بات ہی تو میں قبول کرتا ہوں آپ بحفاظت میرے پاس چھوڑ جائیے - میری منظوری پر اُسنے میرا شکریہ ادا کیا اور سیدھا اپنی بیوی کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیکر چلتا بنا - گھڑی بھر نہ گذری تھی اور میں اُس خاتون سے کچھ باتیں بھی نہ کرنے پایا تھا کہ سامنے سے سوارون کے پرے معلوم ہوے - آن کی آن میں اُنھون نے سرا کا احاطہ کرلیا -

عورت - ہمارا خیال غلط نکلا ہم نے سوچا تھا کہ کل آکر پہونچے گا لیکن وہ آج ہی شب کو آگیا -

میں - کچھ مضائقہ نہیں ہی تم خوف نہ کرو تمھاری جان کے ساتھ میری جان ہے -

ایک سوار گھوڑے پر سے اُترکر سرا میں آیا اور سیدھا جہان میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ عورت بھی چلا آیا غالباً یہی جیلر تھا -

سوار - تحکمانہ آواز میں تم کہان سے آے ہو اور یہان آے ہوے کے دن گذر گئے -

میں - عاجزانہ - جناب میں فقیر آدمی ہون اکثر جنگلون میں پھرنے کا اتفاق رہتا ہی اس لیے میں خاص شہر کا نام نہیں بتا سکتا کہ وہان سے آیا ہون ہان یہ بتا سکتا ہون کہ مجھے یہان آے ہوے چھ سات دن گذر گئے

سوار - جب سے تم یہان آے ہو تم نے ایک شخص کو اُسکی بیوی کے ساتھ یہان دیکھا تھا -

میں - جب سے میں یہان آیا ہون میں نے نہیں دیکھا پہلے کی مجھے خبر نہیں -

سوار - یہ عورت کون ہی جو چادر میں لپٹی ہوئی بیٹھی ہی - ذرا اسکا مُنھ کھولکر دکھاؤ ہمیں شبہہ ہے -

میں - حضرت بھلا یہ آپ کیا باتیں بناتے ہیں توبہ کیجیے کسی کی بہو بیٹیون کو یون دیکھا کرتے ہین - یہ میری بیوی ہے -

سوار - تو اور کچھ خیال نہ کر میں صرف ایک نگاہ دیکھنا چاہتا ہوں سبب یہ ہی کہ ایک شریر شخص میری لونڈی کو بھگا لایا ہی اس لیے میں اسکی تلاش میں نکلا ہوں نیز احسان ہوگا اگر تو مجھے اسکی صورت دکھا دیگا

میں - بگڑکر - میں آپکو نہیں جانتا کہ آپ کون ہیں جہان آپکی لونڈی گئی ہے وہان جائیے میں نے

بیوی کو ہرگز نہین دکھانے کا۔

سوار۔ غضبناک ہوکر۔ تجھے ایک نظر دکھانی پڑیگی۔ ورنہ مین زبردستی برہنہ کرکے دیکھلونگا۔

جیمن۔ اُسی غصہ اور طیش سے۔ آپ جیسے بہت سے دیکھ لیے ہین بس جائیے اپنا کام کیجیے ایسی جہالت نہین کیا کرتے

نہ ہرجائے مرکب توان تاختن    کہ جاہا سپر باید انداختن

سوار۔ تو بھی نرا دیوانہ اور خبطی ہے مجھے تو تنہا ہی نہ سمجھیو میرے ساتھ سو جنگی سوار ہین جو دم بھر مین ہزارون کی صفین درہم برہم کرسکتے ہین اگر تو اپنی خیر چاہتا ہے تو اپنی بیوی کی صورت دکھا دے اور نہین تیری تو گردن اُڑا دونگا اور تیری بیوی کو جبرًا اپنے قبضہ مین لاؤنگا۔

جنون از سر بنہ دست عقل گیر و بیا    کزین بہانہ مسلم نئی کہ سودائی

جیمن۔ لال پیلا ہوکر اور زیادہ گرج کر۔ تو اپنے سو سوارون کی دہشت کسی اور کو دکھائیو۔ اگر تو اپنی جان کی خیر چاہتا ہے تو چلا جا ورنہ یاد رکھیو کہ تو بھی مارا جائیگا اور تیرے ساتھ تیرے سوار بھی بھرتا ہو جائین گے۔

غرور جوانی بران آردت    کہ گردن بشمشیر من خاردت

یہ سنکر اُسنے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر اس عورت کی چٹیا پکڑ کر گھسیٹ لے کہ مین نے اُسی کی تلوار چھین کر اُسپر وار کیا۔ ہرچند اُسنے کوشش کی کہ سرا کے باہر زندہ نکلکر چلا جاوے لیکن مین نے ایک ہاتھ بڑھکر ایسا مارا کہ اُسکی گردن دھڑ سے اُڑ کر پیچھے جا پڑی۔

**عورت**۔ یہی موذی جبیلر تھا کہ جسکے سبب سے سلطنت مین بغاوت ہوئی تھی اور جسنے بادشاہ کو میرے ہاتھ سے قتل کراکے ملک پر قبضہ کرلیا تھا۔ اور اپنا سکہ چلا دیا تھا۔

اس واقعہ کی کہ انکا افسر سرا کے مین جا کر مارا گیا سوارون کو خبر نہ تھی۔ عورت نے بولا کر کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے جس سے جان بچے۔

مین اپنی جان سے پہلے ہی تنگ آرہا تھا مجھے اپنا جینا آپ ہی خار ہو رہا تھا۔ **بھلا** جو کوئی ہتھیلی پر رکھکر میدان مین آئے اسکا کون مقابلہ کرسکتا ہے مین ایک ہاتھ مین سر اور **ایک** ہاتھ مین ننگی تلوار لیے ہوے باہر نکل آیا جبیلر مقتول کا گھوڑا خالی کھڑا ہوا تھا اُسپر چڑھکر مین نے سر اچھالا اور تلوار اسکے سوارون کے پرے پر گرا شاید دو تین مارے گئے ہونگے کہ سب بھاگ گئے اور انپر کچھ اپنے افسر کے قتل سے ایسا خوف طاری ہوا کہ ایک نے بھی تو پیچھے پھر کے نہین دیکھا کہ ہمارا مقابل ایک شخص ہے یا بہت سے ہین لیکن انکی

گھبراہٹ اور کھلابلی سے بھی پایا جاتا تھا کہ وہ یہ سمجھے کہ ہمپر ہزارون نے حملہ کیا ہی۔ خدا نے کس آسانی سے مجھے فتح دی ہے کہ مین خود سو سوارون کے بھاگ جانے پر حیران تھا۔

عورت میری یہ دلاوری اور اپنے ساتھ ہمدردانہ برتاؤ دیکھکر ششدر رہ گئی میرے زور بازو پر آفرین کہی اور مجھے ہزارون دعائین دین اور اُن مین سے ایک دعا یہ بھی تھی کہ خدا کرے دنیا مین ہر نیک بخت اور باعصمت خاتون کو نصیب ہو کہ تجھ جیسا بہادر اور جری خاوند اُسے ملے

چھ سات دن تک اُسی سرا مین نے ہم نے اُس شخص کا رستہ دیکھا مگر اُسکا پتہ نہ لگا تین چار دن اور بھی وعدہ پر گذر گئے جب بھی اُسکا پتہ نہیں آج آئے کل آئے عورت اپنے خاوند کے نہ آنے پر سخت پریشان تھی اور اُسکے سبب سے مین بھی پریشان تھا رستہ دیکھتے دیکھتے ہم دونون اسکی تلاش مین نکلے بستی سے تین چار فرسنگ کے فاصلہ پر ایک گڑھے مین ہم نے تین نعشین پڑی ہوئی دیکھین۔

ان تین نعشون مین ایک نعش اُس عورت کے خاوند کی تھی۔ اُن نعشون مین بو آنے لگی تھی عورت دیکھتے ہی اپنے خاوند کی نعش کو لپٹ گئی اور اُسنے جنگل مین ایک کہرام برپا کیا۔ اسس قدر پیٹی اس قدر پیٹی کہ مجھے سنبھالنا بھی مشکل پڑ گیا۔

اسکی دردناک زاری نے مجھے بھی رُلا دیا مین نے بھی کچھ دیر رونے مین اُسکا ساتھ دیا۔ اُسکا سوز سے بیان کر کر کے رونا واقعی غضب ڈھا رہا تھا ہر چند مین نے اُسے صبر دیا کہ تو نہ رو اور ذرا اپنے کو ضبط کر مگر توبہ استغفر اللہ سمجھانے سے وہ اور بھی دونی ہوتی تھی کیونکہ اسکا رونا بناوٹی نہیں تھا بلکہ بے اختیاری تھا ہر چند چاہتی تھی کہ جگر کو چاک نہ کرے اور زہرہ نہ پھاڑے لیکن مطلق وہ اپنی اس کوشش مین ناکام رہتی تھی۔ کبھی دیوانہ وار یہ کہنے لگتی۔

| | |
|---|---|
| تم ایسے کہان نکلے تھے گھر سے اودو سند کے | کرتا ملک الموت تقاضے کوئی دن اور |

پھر آخر کہانتک جب پہر دو پہر کامل نعش پر رو چکی تو ہم دونون نے اُسکو خون آلودہ دفن کیا۔

ہم دونون پھر وہان سے ایک تالاب کے کنارے گنجان درختون کے سایہ مین آبیٹھے۔ گو وہ غل اور چیخ و پکار نہ تھی لیکن پھر بھی آنسو برابر چلے آتے تھے اور ساتھ ہی ہچکی بھی نہ تھمتی تھی۔ مجھ سے جہانتک ممکن ہوا برابر صبر ہی دلوایا جب اُسنے اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھا اور دل کو مضبوط کر کے میرے حکم کی تعمیل کرنی چاہی کہ پھر اُسے اس زور کی رقت آئی کہ الٰہی توبہ اور پکار پکار کر یہ کہنے لگی۔

یوسف اور عورت تینون نعشون مین سے ایک نعش پر نظر کر کے رو رہے ہین



| | |
|---|---|
| نہ تن ہی کے تیر سے بسمل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں | ہے پاش پاش جگر دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں |

اس عورت کا غم مجھپر وبال ہوگیا لیکن جب میں اسکی بے کسانہ حالت پر نظر کرتا تھا تو مجھے ترس آجاتا تھا - اور ہر پہلو سے صبر دلانے کی کوشش کرتا تھا - وہ دن تو یونہی بے قراری اور آہ وزاری میں گذرا دوسرے دن اُسے کسی قدر صبر تھا -

**عورت** سسکیاں بھر بھر کر میرا خاوند کیونکر مارا گیا - ہے ہے تمہاری یہ بہادرانہ مدد بھی اسکے کچھ کام نہ آئی

**میں** - پیاری یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اِدھر آرہا تھا اور سوار بھاگے ہوئے جارہے تھے بس اُنھوں نے اپنا مجرم سمجھ کر مار ڈالا لیکن بہادر دو کو اپنے ساتھ قتل کرکے مقتول ہوا -

**عورت** - اُسی سسکیاں بھرتے ہوئے لہجہ میں - واقعی یہی بات ہوئی - اتنا جواب دینے پائی تھی کہ پھر اُسے جنون اُٹھا اور وہ آسمان کی طرف منھ اُٹھاکر یہ گویا ہوئی -

| | |
|---|---|
| مت کیجیو دیر آنے میں کیا جانے کیا بنے | پھنسا ہے جذب شوق میں یوسف کو چاہ میں |

**میں** - (جیسے یوسف) پیاری یہ بدیہی امر ہے کہ تمہارے دل پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اور تمکو ایسے جانکاہ صدمے ہوئے ہیں کہ جنکا سہار نا کم طبائع کرسکتی ہیں مگر پھر ایک غیر نتیجہ کے پیچھے پڑنا سخت مضر ہے تم یہ بھی جانتی ہوگی کہ میں بھی ایسی سخت مصیبت میں گرفتار ہوں کہ جسنے مجھے ناچ نچا رکھا ہے وطن سے جلا وطن کرایا - دولت عزت سب رخصت ہوگئی نوعمری کی یہ حالت اور جنگل در جنگل پھرنا تم خود ہی خیال کرسکتی ہو کہ ایسی ہی آفت پڑی ہے کہ جس سے میں در در پھر رہا ہوں - اگر تم اپنے کو پھر زندگی اور اپنی قسمت کا آخری فیصلہ نہ کروگی تو یہ وقت کسی کل نہ بیٹھے گا اور یہ معاملہ جھگڑے میں پڑ جائیگا

میری یہ باتیں عورت نے خوب غور سے سُنیں - اور پھر رونکی ہوکر یہ کہنے لگی جو کچھ آپنے فرمایا عین صواب ہے میں آیندہ اپنی قسمت کا فیصلہ سوا اسکے اور کیا کرسکتی ہوں کہ اپنے کو آپکے حوالہ کردوں -

اسکی اس بات نے مجھے سکتہ میں ڈالدیا اور میں سخت پریشان ہوا کہ اس امر کا متحمل میں کیونکر ہوسکونگا جب میرا سکوت اسنے ملاحظہ کیا وہ نہایت فصاحت سے یہ کہنے لگی - میں رانڈ ہوں یہ کہنا بے ضرورت ہے کہ میرا چاہیتا خاوند کس عاجزانہ اور حسرت بھری حالت میں خاک ہوگیا - میری بیکسی اور مسکینی کی حالت اگر قابل رحم ہو اور تم بھی سمجھو کہ قابل سرپرستی ہے تو مجھے اپنی لونڈی بنانا قبول کرو یقین کرنا اے حمیت والے مہربان کہ اگر تم نے مجھے تنہا چھوڑدیا میں تڑپ تڑپکر جان دیدونگی

یوسف نے جاتی ہوئی عورت کا منانے کے طور پر ہاتھ پکڑ لیا ہے



اسکی ان باتون نے مجھے رُلا دیا مین نے نہایت مہربانی سے اس سے یہ کہا کہ تم جب تک میری جان مین جان باقی ہی میرے ساتھ رہو۔ اپنے آرام پر مین تمھاری راحت کو ترجیح دونگا۔ مین تمھارا خادم ہون گو مین مصیبت مین پھنسا ہوا ہون لیکن ایسی حالت مین بھی تمھاری دلدہی کرنا اور ڈھارس بندھوانا مجھپر واجب کیا بلکہ فرض ہے۔

**عورت**۔ اگر آپکا یہ خیال ہی تو مین رخصت ہوتی ہون۔ یہ کہکر وہ چلنے لگی۔ اُسکی آنکھون مین آنسو بھر رہے تھے۔ اُسکا دل ٹوٹا ہوا تھا۔ اُسکے روشن چہرہ پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔ اسکے ہونٹ پھڑپھڑا رہے تھے۔ اُسکی آنکھون مین مایوسی کی زردی کوٹ کوٹ کر بھر گئی تھی۔ اُسکے پیر اکھڑے جاتے تھے اُسکی صورت سے وحشت اور الم انگیز غم کی تمتماہٹ جھلکی دے رہی تھی۔ حیرانی کی جھلملاہٹ نے غم کی تمتماہٹ کے پہلو بہلو اپنا پیارا رنگ جمایا تھا۔ جون ہی وہ ایسی شکستہ حالت مین ایک چٹیل میدان مین مجھ سے علحدہ ہونے لگی اور مجھپر اپنی مفارقت کی کوئی وجہ ظاہر نہ کی مین نے اُٹھکر اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور بہ لجاجت اُس سے یہ کہا پیاری ہی تم نے کیا غضب کیا۔ مین نے اپنے خیال مین کوئی بات ایسی نہین کہی ہی کہ جو تمھاری ناراضگی کا باعث ہو۔ ایسی حالت مین تمھاری مفارقت کبھی گوارا نہ ہوگی اگر تمھارا ارادہ واقعی مجھ سے جدا ہونے کا ہی بسم اللہ تم پہلے میرا فیصلہ کر جاؤ۔ گو میرے دوست بچھڑ گئے ہین اور مجھپر فرض ہے کہ جہانتک میری قوت گواہی دے مین اُنکی جستجو کرون لیکن دوسرا فرض جو مین نے اپنے لیے لازمی کرلیا ہے وہ یہ ہی کہ تمھارا ساتھ دون اور اپنی طاقت کے موافق تمھاری ہر حالت مین مدد کرون۔

**عورت** (رو کر اور پھر اپنی آنکھون سے آنسو پونچھکر) آپنے جو کچھ فرمایا وہ سب میرے لیے اکسیر ہے اگر مین تلاش کرتے کرتے مر بھی جاؤنگی جب بھی آپ جیسا بہادر اور رحمدل نہین ملنے کا۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ جیسا ہمدرد اور صاحب حیثیت شخص مجھسے یون بضد ہوکر سرپرستی کی درخواست کرے اور اس سے زیادہ بدنصیبی ہو نہین سکتی کہ مین اُسے قبول نہ کرون۔ یہ واقعی بہت درست ہے

| | |
|---|---|
| بھلا کب خیر خواہ انسان کو ملتا ہی دنیا مین | جنھین گھر بیٹھے مل جاوے بڑا اُنکا نصیبہ ہے |

مگر مین یہ نہین چاہتی کہ آپ کسی حالت مین کسی وقت مجھپر یہ غضب ڈھائین کہ اپنی راحت و آرام پر میری آسایش کو ترجیح دین مین خاطر دوست ہونا چاہتی ہون نہ بار خاطر ہان اگر آپ اپنی لونڈی بنانے کا فخر بخشین تو مجھے آپ کی ہمراہی ناگوار نہ گذرے گی اور جو آپ میرے سبب سے تکلیف گوارا کرنی چاہتے ہین تو میرا سلام ہے

ناچار مجھے اُسکا اطمینان ہی کرنا پڑا اور جو کچھ اُسنے درخواست کی اُسی پر چلنا لازم ہوا۔ قصہ مختصر یہ کہ ہم دونون ساتھ ہو گئے اور ہم نے ایک دوسرے کا دامن ہاتھ مین لیکر عہد کیا کہ جب تک جان مین جان باقی ہے ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے۔

چنانچہ ہم دونون نے پیارے عمروعیار صرف تمھاری تلاش اور جستجو مین تین مہینے ہمراہ گذارے وہ ہمیشہ کوشش کرتی تھی کہ میری آسایش مین ہمہ تن مائل ہو کر کوشش کرے اور مین اس امر کی کوشش کرتا تھا کہ کوئی بات خلاف طبیعت اسکے ظہور پذیر نہ ہو۔

ایک دن ہم آفتاب کی تپش سے سخت پیاسے ہو گئے تھے اور دو وقت سے ہمین کھانا بھی نہین ملا تھا ایسی پریشان حالت مین ہمین دور سے ایک سفید مکان نظر پڑا۔ ہمین تعجب ہوا کہ جب آس پاس بستی کا نام بھی نہین ہے پھر یہ مکان کس شخص کا ہے اور کس نے ایسے جنگل مین بنوایا ہے۔

**عورت**۔ میرے خیال مین کہین یہ جنون کا مسکن نہ ہو ورنہ ایسے ہولناک جنگل مین جہان کوسون آدمی کا پتہ نہین وہان بھلا کون ایسا شخص ہے کہ جو لاکھون روپیہ لگا کر مکان بنائے گا۔

مین۔ بے پروائی سے۔ کچھ پروا نہین ہے ہمین کچھ اُنسے لینا تھوڑے ہی ہے جن ہون یا آسیب ہون ہمین غرض کیا۔ چلو تو سہی آج کا یہ پہاڑ کا سا دن وہین گذارین گے۔ کبھی اس عورت نے جب تک میرے ساتھ رہی میری کسی بات کو نہین کاٹا اور ہمیشہ میری اطاعت کرنی اپنا فرض جانا حالانکہ اُسکی دلی مرضی نہ تھی کہ ایک ایسے مجہول مکان کی طرف قدم زن ہو کہ جس سے نہ وہ واقف تھی نہ مین تھا۔ مگر جب میری مرضی ہوئی تو اُسنے پرشوق قدمون مین راستہ طے کیا۔

ہم دونون اُس مجہول مکان کے دروازہ پر پہونچے دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن کوئی پہراتی وغیرہ نہ تھا۔ پہلے ہم نے دستک دی آواز نہ آئی پھر دوبارہ دستک دی پھر آواز نہ آئی پھر سہ بارہ دستک دی اُس وقت یہ تحکم نہ آواز آئی "بولا۔ تم کیون ہو پیارے یوسف ذرا ٹھہرو"

اس آواز نے میرے تن مین نئی روح پھونکدی مین کیا بیان کرون کہ مجھے کس قدر خوشی ہوئی پیارے عمروعیار وہ آواز تمھاری تھی کہ جسنے مجھے ایسا شادان و فرحان بنا دیا تھا مین نے اپنی رفیقہ کو بھی اطمینان دلایا کہ یہ مکان میرے اُس دوست کا ہے کہ جسکی تلاش مجھے مدت سے تھی اور اسی کا بار بار مین تمسے ذکر کرتا تھا وہ ہی دوست ہے کہ جسکے لیے مین نے جنگل چھان ڈالے مین الحمدللہ کہ آج خدا نے اُسے ملا دیا۔

وہ بھی ایسی عمدہ حالت مین کہ اس سے بہتر حالت ہماری کبھی نہین ہوئی۔
میری ان باتون سے عورت بھی بہت خوش ہوئی اور اُسکے چہرہ کی کلفت سفر سب دور ہوگئی۔ چند منٹ نہ گذرے تھے کہ ایک خواجہ سرا سونے کی چوب لیکر آیا اور کہا آپ دونون صاحب تشریف لے چلین عمرو عیار بلاتے ہین۔ ہم دونون نہایت پھرتی کی حالت مین مکان کے اندر آئے پیچھے سے مکان کا دروازہ بند کردیا گیا مکان کی وسعت جیسی قابل تعریف تھی اُسی قدر اسکی سجاوٹ بھی مکین کی دولت اور عظمت کی شہادت دے رہی تھی۔ جب مین نے کئی صحنچیان اور بارہ دریان طے کین تو مجھے ایک وسیع ہال نظر آیا یہ ہال انتہا درجہ کا وسیع اور آراستہ تھا سیکڑون غلام لونڈیان ہزارون روپیہ کی پوشاکین پہنے ہوئے ہمین لینے کو دوڑین۔ ہمین ہاتھون ہاتھ اُس تخت کے پاس پہونچایا کہ جہان میرا دوست عمرو عیار اور شہزادی سمیس بیٹھی ہوئی تھی مین عمرو عیار انھین دیکھتے ہی لپک کر جھپٹ گیا تخت پر چڑھنا تھا کہ غلامون نے بُری طرح گھسیٹکر مجھے اُتارا۔ اور اس گستاخی پر کہ مین تخت پر چڑھ گیا سخت مجھے اور میری رفیقہ کو مارا۔ جو شخص کہ تمھاری صورت مین بیٹھا ہوا تھا با آواز یہ کہہ رہا تھا کہ "مارنا ان شریرون کو یہ بڑے گستاخ ہین"
بڑی دیر کے بعد جب ہم نے مار سے فرصت پائی تو ہم فرضی عمرو عیار اور فرضی شہزادی سمیس کے آگے کھڑے کیے گئے ہین۔ واہ پیارے تم نے بھی خوب مہمان نوازی کی تمھاری طبیعت جب تم مفلس تھے ایسی نہ تھی تھوڑی سی دولت ہونے نے تمھین ایسا مغرور بنا دیا کہ تم نے ہم دونون کو جنکی بدولت وقت بے کھائے گذر گیا اسقدر پٹوایا۔ ع
این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ صرف اے پیارے تیرے سبب سے مین نے دشت و بیابان چھان ڈالے اور صرف تیرے باعث سے میری یہ نوبت ہوئی اور پھر تو ہی آج ہمارے حق مین ایسا ظالم نکلا۔ ہماری وہ بیکسی کی حالت ہی کہ غیرون کو بھی ترس آتا ہی مگر حیف صد حیف کہ تجھے مطلق ترس نہ آیا۔ اے شہزادی سمیس تو نے بھی نہین روکا کہ ہمارے تمام جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے رحم بھی کوئی چیز ہی۔ ترس بھی کسیکا نام ہے

رو یا کرینگے آپ بھی پہرون اسی طرح
اٹکا کہین جو آپکا دل بھی مری طرح

فرضی شہزادی سمیس کو ہماری ان باتون پر اور بھی غصہ آیا اُسنے اپنی خواصون سے اشارہ کیا کہ اب ہماری طرف سے بھی ان دونون کو باندھ کر مارو اور انھین انکی گستاخی کی سزا دو۔ یہ سنتے ہی ہمارے ہوش و حواس باختہ ہو گئے جب ہم سختی سے بندھنے لگے تو حسرت بھری آواز مین مایوسانہ نگاہین اُٹھا کر میری رفیقہ نے مجھسے یہ کہا کیا یہ ہی تمھارے دوست ہین کہ جنکی تم اسقدر تعریف کرتے تھے اور انکی خاطر تم نے جلاوطنی

یوسف اور اسکی رفیقہ ٹکٹکی سے بندھے ہوے پٹ رہے ہین اور فرضی عمر عیار
اور شہزادی سیمیس تخت پر بیٹھے ہوے خوش ہو رہے ہین



اختیار کی نحتی بلکہ یہی دوست نھے کہ جنکے نام پر تم اپنی جان نثار کرتے تھے۔ خیر مجھے اپنا تو کچھ خیال نہین ہے صرف تمھارا خیال ہے کہ ایسا بہادر جری کیسے کی موت مارا جا رہا ہے۔

مین کیا خاک جواب دیتا اور کیونکر اُسکی اس بات کو تسلیم کرتا شرمندگی کے مارے گردن جھکا کر خاموش ہو گیا۔ اور اگر میرے منھ سے نکلا بھی تو صرف یہ نکلا۔ ع

ما ز یاران چشم نیکی داشتیم خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

پھر جو ہمپر کوڑے بازی شروع ہوئی ہم کیا بیان کرین۔ روئی کی طرح کھال دُھنکنے لگی۔ جب ہم دونون نے گردنین ڈال دین اس وقت مار تھمی ہے۔

پھر فرضی شہزادی ہمیس کے حکم سے ہمپر ہلدی تھپی۔ پورے گیارہ مہینے اسی سخت آفت مین مبتلا رہے روزمرہ پٹتے تھے اور ہمارے جسمون پر ہلدی تھپتی تھی۔ ایک دن اُسی مکان مین مین بے ہوش پڑا ہوا تھا کہ یکایک مین نے ایک بوڑھے شخص کو اپنے سرہانے کھڑا ہوا دیکھا چونکہ اُسکی صورت ہمدردانہ معلوم ہوتی تھی مین نے اُسکا دامن پکڑ کر کہا حضرت اب سختی نہین سہی جاتی برائے خدا آپ مجھے مار ڈالیے اور میری رفیقہ کو اس تکلیف سے نجات دیجیے۔

بوڑھا شخص۔ تم گھبراؤ نہین مین تمھین اس تکلیف سے نجات ہی دینے آیا ہون تم جنون کے پھندہ مین پھنسے ہوے ہو اور تم نے یہ تکلیف صرف اپنی جہالت اور نافہمی سے اُٹھائی ہے تمھارا دوست عمرو عیار ہے نہ شہزادی ہمیس ہے۔ یہ کم بخت جن ہین جو تمھین ایسی تکلیف دے رہے ہین۔

مین۔ حضرت پھر مین کیونکر جنون کے پھندہ سے نجات حاصل کر سکتا ہون۔

بوڑھا جسکی صورت پر متانت اور سنجیدگی برس رہی تھی۔ گھبراؤ نہین مین تمھین تمھاری رہائی کی بتاتا ہون صبح کو جب تم تخت پر پہونچو اور تم سے حسب معمول تین سجدے کرائے جائین اور پھر تمھے تخت پر بوسہ دینے کے لیے آگے کیا جائے تم اُچک کر بجائے کی فرضی عمرو عیار کا تاج اُتار لینا۔ جہان تاج اترا بس پھر نہ وہ جن سلامت رہین گے اور نہ یہ مکان جسمین تم پڑے ہو دکھائی دیگا صرف تم ہی ہو گے اور تمھی یہ مین۔ (خوفزدہ) کہین جن اس امر کا ہم سے انتقام لیکر ہمین قتل تو نہین کر ڈالین یا دہ

بوڑھا۔ کیا کہتے ہو قتل کون کرنے آئے گا تاج اُترتے ہی وہ سب فنا ہو جائینگے پھر بھلا تم سے انتقام لینے کون آئے گا۔

بوڑھے نے ہر چند کہا کہ تم کچھ اور مانگو لیکن مین نے سوا اسکے اور کچھ خواہش ہی نہین کی کہ مجھے جنون کے پھندے سے نجات دی جائے۔

چنانچہ وہ بوڑھا اطمینان دیکر چلا گیا اور میری گھبرا کر آنکھ کھُل گئی مین نے اپنے کو اور اپنی رفیقہ کو ایک جگہ تڑپتا ہوا دیکھا وہ ہی مکان اور وہ ہی جگہہ دیکھی۔ اتنا تو تصور رہا کہ مین نے کوئی خواب دیکھا لیکن یہ یاد نہ رہا کہ کیا دیکھا صبح ہوئی اور آخر وہ وقت آیا کہ مجھے تخت کے پاس لے جاکر سجدہ کرائین اور پایہ تخت کو بوسہ دلوائین چنانچہ مین نے اُنکے حکم کے بموجب تین بار سجدہ بھی کیا اور تخت کے پایہ کو بوسہ بھی دیا بوسہ دیتے ہی یکایک مین بوڑھے کی ہدایت کے خیال سے چونکا اور وہ خیال وہ ہی ہدایت تھی کہ بڑھکر تاج اُتار لینا۔ چنانچہ مین نے اپنی جان پر کھیل کر فرعنی عمرو عیار کا تاج اُتار لیا۔ تاج اُتارتے ہی سخت سخت ہولناک آوازون سے مین بے ہوش ہو گیا جب میری آنکھ کھُلی تو مین نے اپنے کو معہ رفیقہ جنگل مین نہایت خرابی کی حالت مین پڑا ہوا دیکھا۔ میری پیاری بے ہوش اور مین کچھ کچھ ہوشیار تھا طبیعت مضبوط کر کے مین اُٹھ بیٹھا اور جو کچھ گیارہ مہینے کی سختی مجھپر گذری تھی وہ سب مجھے خواب معلوم ہوئی۔

## خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

مین نے بہت دقت سے اُسے ہوشیار کیا۔ گو اُسے بھی یہ معلوم تھا کہ مین نے خواب دیکھا ہی لیکن ساتھ اسکے اُسپر ہولناک خواب کا بھی ایسا بُرا اثر پڑا تھا کہ جسنے اُسے جنگل مین مریض بنا دیا۔ ایسے چٹیل میدانون طے کرنا اور ویران و غیر آباد شدہ جنگلون کا بھیانک نظارہ اور اُسپر طرح طرح کی ناکامیون کا ہجوم اور سخت مرض مین مبتلا ہونا پیارے عمرو عیار تم خود ہی اندازہ کر سکتے ہو کہ میری کیا حالت ہوگی کبھی اسکا سر اپنے زانو پر اُٹھا کر رکھ لیتا اور کبھی مین اُسکی پیشانی پر بوسہ دینے لگتا۔ مگر اُسکو ہوش مطلق نہ تھا اور بہت جھنجھوڑنے اور ہوشیار کرنے سے کبھی آنکھین کھولدین تو آہستگی مین یہ کہ اُٹھی "وہ وقت قریب ہی کہ مین تم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو جاؤنگی" اُسکی یہ ٹوٹی ہوئی تقریر سنکر مین زار و نزار رونے لگا میرا کوئی ڈھارس دینے والا نہ تھا اگر تھی تو یہ بیچاری تھی مگر میری آنکھون کے آگے وہ دم توڑ رہی تھی۔ کیا تمھاری یہ ہی مرضی ہی کہ تم مجھے زندہ درگور کر دو خدا کے لیے آنکھین کھولو اور مجھے اطمینان دینے کی کوشش کرو۔

مشکل سے بھرائی ہوئی آنکھین کھولکر آپ مضطرب نہ ہون اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھو میری

اور تمھاری مفارقت عارضی ہے پھر ہم تم ہمیشہ کے لیے ملین گے اور قیامت کے بعد کبھی جدا نہ ہون گے۔
اسکی یہ آواز گو اطمینان بخش تھی مگر کلیجہ کو چاک کیے دیتی تھی اور آہ سرد بار بار میری آنکھون سے خون کے آنسو جاری کرتی تھی۔
مین۔ تم گھبراؤ نہین یہان قریب بستی ہے وہان مین تمھین لے جاکر تمھارا معالجہ کراؤنگا صرف تمھاری طبیعت پر ہول بیٹھا ہوا ہے اگر تم مطمئن ہو کر اپنی طبیعت کو سنبھالو تو ابھی اچھی ہو سکتی ہو
یہ سنکر میری رفیقہ مسکرائی اور دقت سے آنکھین کھول کر کہا۔ کیا کہتے ہو پیارے یوسف میرا کام تمام ہو چکا ہے اور سب مجھے عیان ہے دم بدم جان کندنیون کا جھرمٹ یلغار کرتا ہوا مجھپر حملہ آور ہو رہا ہے تم دیکھو گے کہ تمھارے زانو پر سر رکھے ہوے جان دیدون گی مین بہت خوش ہون کہ میری دلی آرزو پوری ہوئی اور وہ دلی آرزو یہ تھی۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | نکل جاے دم تیرے قدمونکے نیچے | | یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے | |

یہ کہکر اسنے تین ہچکیان لین اور آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا دیے اور فوراً جان نکل گئی۔ اسکی نبض پر گھبرا کر مین نے ہاتھ رکھا وہان پتہ بھی نہ تھا۔ پھر دوسرے ہاتھ کی نبض دیکھی وہ بھی سرد تھی۔ ایک چیخ مار کر مین تڑاخ سے بے ہوش ہیچھے جا پڑا ایک گھنٹہ کامل تڑپا کیا پھر مجھے ہوش آیا پھر مین گر پڑا پھر ہوش آیا پھر گر پڑا۔ آخر کہانتک مین نے اپنی طبیعت کو ضبط کیا اور مین نے چارون طرف اپنے کسی معاون کی تلاش مین آنکھین دوڑائین۔ مگر وہان سواے غم کی سنسناہٹون کے جو خون کی طرح سے میری رگون مین دوڑی پھرتی تھین اور کیا رکھا ہوا تھا۔ ناچار مین اپنی رفیقہ کی میت کو لپٹ کر رونے لگا۔ اور مین نے پکار پکار کر یہ کہا۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | ناکامیون کے ڈر سے عبث تم چلین کہ مین | | ہون تیرہ روز میری سحر بھی تو رات ہے | |

مین مچھلی کی طرح ایسے جنگل مین جہان کو سون آدمیون کا پتہ نتھا اپنی رفیقہ کی نعش پر تڑپ رہا تھا کہ پھر وہی بوڑھا جسنے مجھے نجات دی تھی بظاہر آموجود ہوا اور تحکمانہ آواز مین مجھسے کہا کہ تیری یہ آہ و زاری اور یون جگر پھاڑنا محض بے سود ہے۔ اب تم جلد اسکی تجہیز و تکفین کا سامان کرو زیادہ دیر ایسی بری حالت مین پڑا رہنا کچھ تقاضاے محبت نہین بلکہ نعش سے دشمنی کرنی ہے
مین۔ (اپنی اسی گھبراہٹ اور آہ و زاری مین) حضرت مین کہانسے اسکی تجہیز و تکفین کا سامان کرون

بوڑھا۔ ہاتھ سے بتاکر۔ یہ سب موجود ہے۔ یہ عورت بھی نہلانے والی کھڑی ہوئی ہے۔ تم پانی گرم کرلو یہ عورت نہلا دیگی اور یہ ہی کفنا بھی دیگی۔ مین سامنے کھجور کے درخت کے نیچے قبر کھودتا ہون اُس بوڑھے نے حالانکہ کچھ تسلی نہ دی تھی اور نہ اطمینان بخش کلمات کہے تھے لیکن پھر بھی آپ سے آپ دل ٹھہر گیا اور مین پانی گرم کرنے لگا وہ بوڑھا قبر کھودنے لگا اور مین پانی گرم کرنے مین مشغول ہوا۔ اس عورت نے جسکو مین نے کبھی دیکھا نہین تھا بہت پھرتی سے پانی گرم ہونے کے بعد نہلا کر کفنا دیا اور پھر ایک جانب جنگل کی طرف جاکر غائب ہوگئی۔

بوڑھا قبر کھود کر آیا اور کہا بھائی اُٹھاکر لے چلو چنانچہ ہم دونون نے اُٹھایا اور عمدگی سے دفن کردیا۔

بوڑھا۔ دفن کرنے کے بعد۔ کہو کیا چاہتے ہو اب کیا خواہش ہے۔ جو کچھ تم کہو وہ کیا جائے۔

مین۔ اپنی اُسی ٹوٹی ہوئی طبیعت سے۔ مین کچھ نہین چاہتا صرف مرنا چاہتا ہون۔

بوڑھا۔ دیکھو اپنی طبیعت کو سنبھالو اور مجھسے کوئی ایسی آرزو کرو کہ جو تمھین بر آنی ناممکن معلوم ہو

مین۔ نہین حضرت میری کوئی آرزو نہین ہے مین کچھ نہین چاہتا۔ ہان صرف مرنا چاہتا ہون۔

بوڑھا۔ دیکھو پھر نہ کہنا کہ ہے ہے مجھے فلان بات یاد آئی تو مین ضرور کہتا۔

مین۔ نہین حضرت مجھے کچھ ضرورت نہین ہے آپ جون جون دریافت فرماتے ہین مجھے وحشت ہوتی ہے

بوڑھا۔ خیر تمھین اختیار ہے تم جانو تمھارا کام مین جاتا ہون۔ یہ کہکر وہ چلتا بنا۔ ادھر میری آنکھون سے وہ غائب ہوا اور ادھر میرے دل مین پیارے تمھارے ملنے کی خواہش موجزن ہونے لگی۔

چارون طرف دیکھتا ہون پھر بھلا بوڑھے کا پتہ مل سکتا تھا پہلے تو صرف تمھارا اور شہزادی کا خیال تھا اور اب اس بیچاری کا خیال آنے لگا دو دو خونی تصور تھے کہ جو میرے قلعۂ دماغ پر تاخت و تاراج کر رہے تھے۔ ایک مین بیچارہ اور میری جان زار اور اُسپر ہزارون غم کے حیرکون کا ہجوم۔

مجنون کا جنون مجھسے کچھ مناسبت ہی نہ رکھتا تھا۔ اُسے صرف ایک لیلیٰ کا خیال تھا یہان کئی کئی لیلی تھین کہ جو میری جان کو آدھا کیے دیتی تھین۔

مجنون سے کوئی دریافت کرنے نہ آیا تھا کہ کیا تو لیلی کو چاہتا ہے مگر یہان بوڑھے نے دریافت کیا لیکن پھر بھی خیال نہین آیا جب وہ چلا گیا تو پھر اپنے مطلوب کے ملنے کی آرزو موجزن ہونے لگی یہ جھٹکے بھلا

مجنون بیچارے کو کب ملے تھے -
مین یون دیوانہ وار جنگلون کی خاک اُڑاتا رہا مگر اپنی گردش اور آوارہ گردی کا کوئی نتیجہ نہ دیکھا - ایکدن جب سخت ناکامی نے مجھے اور میرے جبری استقلال کو فاش شکست دی تو مین خودکشی پر آمادہ ہو گیا وہ پتھر جس پر کہ مین اپنا سر رکھے ہوئے تھا چاہا کہ اسی سے سر پھوڑ کر مرجاؤن یہ ارادہ آیا ہی تھا اور اس ارادہ کی تکمیل نہ ہوئی تھی کہ ایک دل لُبھانے والی آواز میرے کان مین آئی یہ آواز گو شدت سے سوز و گداز سے بھری ہوئی تھی لیکن پھر بھی ایسی دلکش اور دل لبھانے والی تھی کہ مین نے اپنے ارادہ کو تھوڑی دیر کے لیے ملتوی کر دیا اور اُسکی آواز کو کان لگا کر سننے لگا -
بڑی دیر تک یہ آواز آتی رہی اور مین دل دیکر سُنتا رہا - یہانتک کہ وہ آواز بہت قریب اور قریب تر ہو گئی - آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو ایک حسینہ گیروے کپڑے پہنے ہوئے ستار پر غزل گاتی ہوئی آ رہی ہے -
مین اُسکی صورت دیکھتے ہی اُٹھ بیٹھا اور بڑی منت سے اُسکو بیٹھنے کے لیے کہا - وہ ہنس مکھ چہرہ سے بیٹھ گئی - اور مزاج پُرسی کے بعد یہ کہنے لگی -
اچھے ہو پیارے یوسف تم پر یہ آفت صرف تمھاری طبیعت سے پڑی ہے تم جانتے ہو کہ اپنی جان مین جان باقی ہے تو دوست بھی اپنے ہین اور تمام جہان اپنا ہے اور جب اپنی ہی پھڑک پھڑک کر جان نکل گئی پھر دوسرے کو لیکر کیا چاٹین گے تمھاری زندگی جانتے ہو عارضی ہے بھلا اس تھوڑے سے دن کی زندگی مین سخت پریشانی کی حالت مین گذارنی اس سے زیادہ حماقت کیا ہوگی - جو مر گئے وہ غم کرنے سے تمھارے پاس آ جائینگے جو زندہ ہین وہ کبھی نہ کبھی مل ہی جائین گے - یار باقی صحبت باقی - آؤ بھی کچھ دیر خوشی مین گذارین ع
کسے نکشود و نکشاید بحکمت این معما را - پیارے عمرو عیار مین نہین بیان کر سکتا کہ مجھ پر اس پر اثر تقریر نے کیا اثر کیا نہ اُس مردہ کا خیال رہا اور نہ تمھارا تصور بس یہی دل چاہا کہ حتی الوسع اپنی زندگی عیش مین گذارنی چاہیے
اجنبی خاتون - مین خوش ہوئی کہ تمھارے چہرہ پر غم کی جگہ خوشی کے آثار ہویدا ہونے لگے - تم نے میری اسپیچ کو بغور ملاحظہ فرمایا -
مین - خوش ہو کر - مین تمھارا بہت ممنون ہون کہ تم نے اس جان کندنی سے مجھے نجات دی اسوقت مین نے ارادہ کر لیا تھا کہ مین خودکشی کر لون لیکن جب اس مسلم اور برجستہ مسئلہ کا اثر مجھ پر پڑا آپ زندم جہان زندم پھر مین دیوانہ ہون کہ ناحق دوسرے کے خیال مین اپنے کو ہلاک کردن -

یہ سنکر وہ اجنبی عورت بہت خوش ہوئی اور یہ کہنے لگی مجھے ایسے سلیم الطبع اشخاص سے ملنے کا بہت کم اتفاق ہوا ہی۔ پھر وہ بافسوس کہنے لگی تمھاری یہ نوجوانی یہ اُلوالعزمی کے دن اُمنگون کا زمانہ نئے نئے اور مبارک جوشون کا دورہ اور پھر اسپر یہ آوارہ گردی اور یہ تنہائی۔ یہ مصیبت۔ اور یہ جان کندنیون کی شدت۔ فلک بھی کیسا بیرحم ہی کہ جسنے تمھین یون خوار و ذلیل کر رکھا ہی۔ پھر اُسنے مجھے اپنی باتون مین محو بنا کر ایک بوتل شراب کی اپنی بغل سے نکالی اور ایک بلُوری پیالی مین مجھے گلگون مے بھر کر دی وہ سرخوش مے کہ جسنے رہا سہا غم سب بھُلا دیا اور اب یہ مسئلہ زیادہ استواری سے میری طبیعت مین جما دیا کہ جو کچھ ہی اپنی راحت ہے کوئی مرے جیسے غرض پھر اس پری نے یہ کہا۔ جو کچھ مین نے کہا ہی اُسکی صداقت تو ضرور ہی تمھاری طبیعت پر جم گئی ہو گی لیکن پیارے تم یہ خوب سمجھ لو کہ اگر یہان تم اپنی زندگی خوشی مین گذارو گے تو دوسرے عالم مین بھی جہان ایک نہ ایک دن تمھین سفر کرنا ہی آسایش ہی سے رہو گے اور جو یہین آفت و مصیبت مین زندگی صرف ہوئی تو وہان بھی یہی آفت اور مصیبت سہنی پڑیگی۔ اور سب سے زیادہ تسلی بخش امر تو یہ ہی کہ لاکھ کچھ خیال کرو اور ہزار کچھ گذشتہ ضائع شدہ چیز پر خون کے آنسو بہاؤ مگر حصول مطلب معلوم۔

عرفی اگر بگریہ میسر شدی وصال ۔۔۔ صد سال میتوان بہ تمنا گریستن

کونسی گذشتہ مصیبت ہے کہ جو رنج کھانے اور اس خیال کرنے سے اور تازہ نہین ہوتی۔ پیارے خوب سمجھ لو۔ جو کچھ مین کہتی ہون۔

کسی کی مرگ پر اے دل نہ کیجے چشم تر ہرگز ۔۔۔ بہت سا رو ئیے اُنپر جو اس جینے پہ مرتے ہین

انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ موت کا اس شوق اور شادمانی سے انتظار کرے کہ جیسے کوئی اپنے مطلوب کا کرتا ہی۔ سمجھ لو موت کیا ہے گویا دنیا کی تمام خوشیون اور غمون سے بے نیاز کر دیتا ہی۔ موت کیا ہی ایک راحت ہے کہ جس سے بڑھکر دنیا مین اور کوئی راحت نہین ہو سکتی پھر اس سے زیادہ حماقت کیا ہو گی کہ موت پر افسوس کیا کرنا۔ لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃ۔

مین۔ (سرخوش آواز مین) بہت خوب جو کچھ آپ فرماتی ہین وہ سب صحیح ہی مین عہد کرتا ہون کہ ہمیشہ اسپر عمل کرونگا۔ پھر اُس پری پیکر نے اس سنسان جنگل مین دوسرا پیالہ بلوری شراب سے بھر کر میرے آگے بڑھایا۔ چونکہ پہلے پیالہ نے مجھے انتہا درجہ کا سرور دیا تھا اس لیے مین نے دوسرا پیالہ بھی بے تکلف پی لیا

اجنبی عورت۔ کچھ گاؤ۔ اے پیارے یوسف کچھ گاؤ۔

**مین** - مجھے تو گانا نہین آتا ہان آپ کی آواز کھٹکے کی ہے اور میری آرزو یہی ہے کہ آپکی خوش آوازی سنون تاکہ میرا سرور اور بھی بڑھے ۔

**اجنبی عورت** - اچھا پیارے اگر تمھاری یہی مرضی ہے تو بہت خوب گو میری آواز میٹھی ہوئی ہے لیکن پھر بھی تمھین تو محظوظ ہی کردونگی ۔

پیارے عمرو عیار مین کچھ ایسا اُسکی تقریر مین محو ہوگیا تھا کہ نہ مین نے اُسکا نام دریافت کیا نہ اُسکی اصلی حقیقت پوچھی نہ جنگل در جنگل پھرنے کا سبب دریافت کیا اور نہ یہ پوچھا کہ تم نے بغیر بتائے میرا نام کیونکر جان لیا غرض سب باتون کی طرف سے اپنا دل پھیر کر مین نے اُسکا گانا سننے کے لیے آمادگی ظاہر کی ۔ وہ اپنی سرخوشانہ حالت مین لہک لہک کر یہ گانے لگی - غزل

مجھے یاد آگئی بس وہین اُسکے قدو قامت کی — چمن مین دیکھ کر گل سرو مین نے کیا قیامت کی
دیا ظالم کو دل جان غیر کو آرام وحشت کو — کسی کا شکوہ کیا کیجیے یہ خوبی اپنی قسمت کی
ستم پیشہ ہے بدخو ہے ستمگر ہے جفا جو ہے — کرون کیا کیا شکایت دوستون اُس بیمروت کی
موے ہین حسرت دیدار مین خون روتے روتے ہم — عجب کیا ہے جو نکلے سرخ نرگس اپنی تربت کی
مبارک کشتگان خاک کو تصدیع بیداری — کہ گور تیرہ سے یاد آئی مکروہات فرقت کی
جفا کا شکوہ اب کیون جو کیا اچھا کیا اُس نے — سزا ہے اے دل ناداں اس الفت اس محبت کی
تری دل گرمیان آخر جلا رہینگی غیرون کو — کہ دوزخ نے قسم کھائی ہے میرے سوز غیرت کی
مزا خواب عدم کا بے ستون کو کاٹ کر پایا — ملی فرہاد شیرین کام کو راحت یہ محنت کی

گلہ کیا کیجیے اُس بدگمان عیار پرفن کا
کہ عرض حال سے جسکو شکایت ہو شکایت کی

میری مستانہ حالت نے ترقی کی اور میری طبیعت کی سرخوشانہ کیفیت تیزی سے ترقی پر بڑھ رہی تھی کہ یکایک اسنے غزل گاکر ستار رکھدیا اور میرے زانو پر وہ بدمست ہوکر لیٹ گئی - میری بھی حالت نشہ ایسی تھی کہ بیٹھا نہ جاتا تھا لیکن صرف اس پری تمثال کا ادب مانع تھا - پھر بھی کہانتک ضبط کرتے کرتے مین قرار ہوگیا - اور مین بھی اُس ہو جنگل مین اُسکے برابر لیٹ گیا میرے لیٹتے ہی اُسنے آنکھین کھولدین اور اپنی شکستہ نشیلی آواز مین یہ کہا تُم میرے بھائی کے برابر ہو اُٹھو بیٹھو میرے پاس سے اُٹھو بیٹھو خبر نہین اُس کمبخت نے

کیا جادو کر دیا تھا کہ جون جون وہ اس قسم کے غیرت انگیز کلمے کہتی تھی طبیعت کا رجحان اُسکی طرف اور زیادہ ہوتا تھا پھر اُسنے میرا زیادہ میلان دیکھکر یہ کہا باز آ اے ناعاقبت اندیش باز آ۔

مین۔ (نشیلی حالت مین) مین تیرا اپنا دھن من تن سب قربان کرتا ہون اور تمھین یہ اعراض ہے۔

اجنبی عورت۔ باز آ اے ناعاقبت اندیش باز آ۔ مین تیری سگی بہن ہون۔

مین۔ (ٹوٹی ہوئی اور جھومتی ہوئی صدا مین) مرتا ہون تیرا اے پری تمثال مرتا ہون۔

اجنبی عورت۔ پچھتائیگا اے ناعاقبت اندیش شخص پچھتائیگا کیون پاے خواہش آگے بڑھاتا ہے

مین (لہراتی ہوئی آواز مین) مرتا ہون اے پیاری مین تجھپر جان دیتا ہون۔

یہ کہکر ہم غت ربود ہو گئے۔ اور پھر میری حالت کا یہ مفہوم ہوا۔ سہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

بڑی دیر کے بعد جب میری آنکھ کھلی اور مین کامل ہوشیار ہوا تو مین نے دیکھا کہ ایک سورنی گلے مین بانہین ڈالے ہوے پڑی ہوئی ہے ایک تو نفرت اور دوسرے دہشت نے مجھے چونکا یا مین ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھا وہ بھی میرے ساتھ خوخو کرتی ہوئی اُٹھ بیٹھی ہر چند چاہتا ہون کہ اُسے علٰحدہ کر دون وہ ذرا بھی نہین سرکتی۔ یہ صورت دیکھکر میرا خون خشک ہو گیا دل مین کہتا ہون یا الٰہی یہ آفت تازہ مجھپر اور کیا نازل ہوئی جسنے گذشتہ مصیبتونکو بھُلا دیا ہر چند دوڑتا ہون لیکن وہ سورنی ساتھ لپٹی ہوئی ہے بہتیرا زور کرتا ہون لیکن اُسکے علٰحدہ ہونے سے کھال تک کھنچنے لگتی ہے۔ چارون طرف پھرتا ہون اور یہ کہتا ہون اے خدا رحم کر اے خدا رحم کر کبھی غل مچاتا ہون اے خدا موت دے خودکشی کرنا چاہتا ہون تو بن نہین آتا بیٹھتا ہون تو وہ ساتھ بیٹھتی ہے اُٹھتا ہون تو وہ ساتھ اُٹھتی ہے۔ نہ کہین بیٹھا جاتا ہے نہ لیٹا جاتا ہے جب وہ اپنی تھوتھنی ادھر اُدھر پھراتی ہے اور خوخو کرتی ہے تو اُسکا لعاب تمام میرے جسم پر گرتا ہے۔ کاش یہ بہتر ہوتا کہ مین خود سور بنجاتا تو یہ غیر جنسی کی حالت تو مجھپر نہ پڑتی تین مہینے کامل اسی بلا مین مبتلا رہا ایک دن مین اپنے خیال مین یہ کہ رہا تھا کہ خدا بھی بہت بڑا (معاذ اللہ) ظالم ہے کہ اُسنے تین ماہ سے میری وہ حالت کر رکھی ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی آج تک یہ ظلم کسی ظالم انسان نے بھی کسی پر نہ کیا ہوگا۔ کہ اتنے مین ایک غیب کی آواز آئی اور وہ آواز یہ تھی "یہ تونے اپنی بدکرداری کی سزا پائی ہے ناحق خدا کی شان مین بے ادبی کر کے تو داخل کفر ہوتا ہے بلکہ اسکے خلاف اگر تو دعا کرے اور گڑگڑا کر معافی مانگے تو اس بلا سے تجھے نجات ہو سکتی ہے۔

جوگن اور یوسف غنت ربود ہوئے پڑے ہین اور جوگن سوزنی کی صورت مین ہے



اس غیب کی آواز نے جو درحقیقت خدا کی آواز تھی مجھے کسی قدر مطمئن کیا اور مین اب دعا کی طرف رجوع ہوا۔ دعا کرتے ہی وہ سور نی علحدہ مردہ کی صورت جا پڑی مین وہان سے بھاگا کہ کہین پھر اُٹھکر نہ لپٹ جائے وہان سے بھاگ بھاگ سیدھا ایک گاؤن مین چلا گیا۔

جونہی مین نے گاؤن مین قدم رکھا دو یتیم بچے سڑک پر مجھے زاری کرتے ہوے ملے اُنکی حالت قابل رحم تھی لیکن مین نے جانکر اپنی طبیعت کو اُنکی طرف سے پھیر لیا ہر چند اُنھون نے زاری کی اور مجھسے مدد چاہی لیکن مین نے اُنپر مطلق توجہ نہ کی۔ گاؤن والون نے انھین اپنے خیال باطل مین منحوس سمجھ لیا تھا اسلیے وہ مطلق التفات نکرتے تھے مین نے بھی اُن ہی کا ساتھ دیا۔ اُنکی عمر سات سات آٹھ آٹھ برس سے زیادہ نہ تھی اُنکے والدین کسی باعث سے انتقال کر گئے تھے جب اُنھین میرے سامنے دھکے دیکر نکالا تو اُنھون نے میرے سامنے ہاتھ پھیلا دیے اور کہا خدا کے واسطے تم ہمین بچا لو ہمین اپنے ساتھ رکھو اور یہانسے نہ نکلنے دو ہم دونون بے مان باپ کے بچے ہین نہ ہم کسی طرف کا راستہ جانین نہ ہم راہ طے کر سکتے ہین خدا کے لیے ہماری داد کو پہونچو

| | |
|---|---|
| ترحمے بکن آخر کہ عاجزم عاجز | نگاہ کن کہ چہ مے خو بچانم از گفتار |

مگر صرف اس خیال سے کہ یہ لڑکے بعد از ان کوئی نیا شگوفہ نکھلائین مین نے اُنکی طرف توجہ بھی نکی وہ زاری کرتے ہوے میرے سامنے گاؤن کے باہر کر دیے گئے دوسرے دن اُنکے جسم پارہ پارہ سڑک پر پاے اندازہ سے معلوم ہوا کہ کسی درندہ جانور نے اُنھین پھاڑ ڈالا ہے۔ اُسوقت مجھے چندان افسوس ہوا لیکن وہ افسوس آناً فاناً مین جاتا رہا اس خوفناک اور قابل رحم واقعہ کو دو دن بھی نہ گذرے تھے کہ ایک مشتعل اور بھڑکتی ہوئی آگ نے جو کسی قدرتی باعث سے گاؤن مین لگ گئی تھی ایک بچہ کو بھی زندہ نہین چھوڑا سب بھسم ہو گئے میرا بچنا صرف اس سبب سے ہو گیا کہ مین علی الصباح ہوا خوری کے لیے جنگل کی طرف چلا گیا تھا۔ قریب آگر ہر چند مین نے کوشش کی کہ کسی شخص کو تو بچاؤن لیکن بچانا ممکن نتھا جو آگ سے پچاس قدم کے فاصلہ پر بھی ٹھہر ارہ سکتا۔ اُسکی آتش خیز لپٹین اس غضب کی ناری اور شعلہ فشان تھین کہ دور دور اُسکی گرمی جانون کا نقصان کیے دیتی تھی۔ آخر مین یہانسے بھی بھاگا۔ بھاگتے مین مجھے یہ صدا آئی۔

| | |
|---|---|
| ظلم کردن بر ضعیفان ظلم بر خود کردنست | ژالۂ بر شیرے کہ آتش در نیستان افگند |

پریشان اِدھر اُدھر دوڑا ہوا پھرتا تھا کہ تم دکھائی دیے بس پھر مین نے گویا اپنی زندگی کی تمام خوشیان پھر پائین لیکن فلک کم بخت کو یہ کہان منظور تھا کہ کچھ دن تمھاری صحبت سے میرا دل خوش رہتا۔

مجھ کم بخت کی نحوست کا اثر تمپر پڑا کہ اُس ظالمہ نے مجھے بھی گھوڑا بنایا اور تمھیں گدھا بنا دیا - میرا ابھی دل جاتا ہی جیسی سختیاں مجھ پر پڑی ہیں روز میری سواری لی جاتی تھی اور اگر ذرا میں تکان مان جاتا تھا تو اس قدر مہمیز پڑتے تھے کہ کھال تک اُدھڑ آتی تھی -

بس میں اپنی رام کہانی کو ختم کرتا ہوں اسکے بعد جو کچھ ہوا وہ تمھاری آنکھوں کے آگے وقوع پذیر ہوا - میں نے اپنے دوست یوسف کی کیفیت پر نہ صرف افسوس ہی کیا بلکہ مجھے عبرت ہوئی اور اس عبرت کو پُرشوکت الفاظ میں میں نے اپنے دوست کے آگے ظاہر کر دیا اور میں نے اسے یقین دلایا کہ خدا نے ہمیں یہ سبق دیا ہی کہ ہم کبھی ایسے ناشایستہ افعال کے مرتکب ہوں اور ہمیشہ اتقا کا سہارا دینے والا عصا اپنی مٹھی میں رکھیں -

**یوسف** - آیندہ میں نے توبہ کر لی ہے کہ ہمیشہ اپنے کو فحش سے بچاؤنگا - اور جو نفوس قابل رحم ہیں اُنپر رحم کھاؤنگا -

**میں** - پیاری شہزادی سمیس جو کچھ تمپر گذری ہے وہ تم بیان کرو تاکہ معلوم ہو کہ تم نے زندگی کی بھول بھلیوں کے راستے کتنے طے کیے - چونکہ شہزادی سمیس بیان کرنے کو آمادہ ہی بیٹھی تھی اُسنے اپنی رام کہانی یوں دُہرائی -

## شہزادی سمیس کی رام کہانی

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر ... اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

میں نہیں بیان کر سکتی کہ تمھاری علٰحدگی کے بعد میں کس جنگل میں پہنچ گئی اور مجھے کس نے اُٹھا کر وہاں پہونچا دیا جس سرزمین کو کئی مہینے کے بعد میں نے جانا کہ ارض روم کہتے ہیں - جہاز میں بیٹھنے تک سوا اسے پریشانی آوارہ گردی کے اور کوئی نیا واقعہ نہیں دیکھنے میں آیا میں تنہا جہاز پر سوار ہوئی تھی جب میں جہاز میں آکر بیٹھ گئی تو میں نے یوسف کو جہاز میں بیٹھے ہوے دیکھا چونکہ یہ کوئی نیا مشہور واقعہ نہیں تھا اسلیے میرے دوست یوسف نے اپنے واقعہ میں بیان نہیں کیا نہ جب سے ہم تینوں آدمی جدا ہوے تھے جب کے واقعہ دُہرائے یقیناً کوئی نیا سانحہ قابل بیان اسکی حالت میں از دیاد نہ ہوا ہوگا اسلیے میرے دوست نے ڈوبتے ہوئی حالت کی بعد کا ذکر کیا ہی چنانچہ یہی میری کیفیت ہی اسلیے میں اسوقت سے اپنی رام کہانی دُہراتی ہوں کہ جب ہم تینوں کو جہاز کے تباہ و برباد ہونے نے متفرق کر دیا اور ہم تینوں میں سے ایک دوسرے کو یقین ہوگیا کہ ہمارے ساتھی ڈوب گئے کیونکہ مجھے یقین ہی کہ سوائے ہمارے تینوں اور کوئی نہ بچا تھا القصہ

سکان جہاز تو مین نے اپنی آنکھون سے ڈوبتے ہوئے دیکھے اور نصف بعد ازان ڈوب گئے ہونگے۔
مین متلاطم پانی کی موجین اور ڈوبتے ہوے لوگون کا مستانہ غل شور سنکر بیہوش ہوگئی میرا بیہوش ہونا اگر
مین ڈوب بھی جاتی تو بہتر ہوتا کیونکہ ڈوبنے کی ہلاک تکلیف مجھے نہ ہوتی لیکن جب میری آنکھ کھلی تو مین نے
اپنے کو زمین سے بلند آسمان پر ایک تخت پر اُڑتے ہوے دیکھا مین سمجھ گئی کہ فرشتے مجھے آسمان کی طرف لیے
جاتے ہین مین بہت خوش تھی کہ خدا نے دنیا کی گوناگون مکروہات سے نجات دی مگر اس خوشی مین کسی قدر ملال
پیدا کرنے والا تمھارا اور پیارے یوسف کا خیال تھا کہ جو اپنی پوری قوت سے بے چین کر رہا تھا۔
آنکھین کھولتے ہی مین نے پھر آنکھین بند کر لین ہوا نہایت معتدل خنک اور صحت بخش تھی لمحہ بہ لمحہ
جان پیدا ہوتی تھی ہوا کی تازگی اور جان بخش جھوکے اور اُدھر تمھاری مفارقت کی تکلیف دو خیال
دست و گریبان ہو رہے تھے کبھی تو یہ جھوکا غالب ہو جاتا تھا اور کبھی تمھارا دل کا بجھا دینے والا خیال
غالب ہو جاتا تھا مگر اس حالت مین یکایک تمھاری مفارقت کے خیال کو تخت شکست فاش ہوئی
وجہ یہ تھی کہ جب مجھے یہ گمان ہوا کہ ہم تینون کی جب ایک ہی قسمت ہوئی پھر رنج کھانا میری حماقت ہے
بس اب مین خوش تھی اور دمبدم میری فرحت بڑھ رہی تھی۔
مین یہ نہین کہہ سکتی کہ مین اُس ہوا پر اُڑتے ہوے تخت پر کتنی دیر پڑی رہی لیکن ہان یہ کہہ سکتی ہون
کہ اتنی دیر مجھے تخت پر لگی تھی کہ گذشتہ واقعات کا دورہ کئی کئی بار میرے دل مین گذر گیا تھا اور مجھے
اپنی گذشتہ حال اور آیندہ قسمت پر غور و فکر کرنے کا بہت کچھ موقع مل چکا تھا اس حالت سے تم اندازہ
کر سکتے ہو۔ یکایک میرا تخت زمین کی طرف رجوع ہوا مین حیران ہوئی کہ یہ کیا بات ہے مجکو تو فرشتے آسمان
کی طرف لے جا رہے تھے اور میرا تعلق تو دنیا سے منقطع ہو چکا تھا پھر یہ زمین کی طرف لیکر کیون جھکتے ہین
وجہ کیا ہے مین ہڑبڑا کر چوکنی ہو گئی اور مین نے اُس کریہ منظر شخص سے پوچھا جو غالباً تخت کو لیکر اُڑ رہا
تھا کہ تم کون لوگ ہو اور مجھے کہان لے جا رہے ہو مین زندہ ہون یا مر گئی۔
میری یہ بات سنکر وہ چارون کریہ منظر شخص جو تخت کو لیکر اُڑ رہے تھے قہقہہ مار کر ہنسے اور پھر خاموش
ہو رہے میری بات کا مطلق جواب نہین دیا پھر مین نے وہی سوال دُہرایا جواب ندارد پھر وہی سوال کیا جواب
ندارد۔ یہ حالت دیکھکر مجھے سخت غصہ آیا اور مین نے ایکی جھنجھلا کر کہا کہ تم بھی عجیب قسم کے آدمی ہو کیا تمھارے مذہب مین
کسی کے سوال کا جواب دینا نادرست ہے ایک تو جواب نہین دیتے اور اوپر سے میرے سوال پر قہقہہ تی کرتے ہو

شہزادی میس تخت پر بیٹھی ہوئی متحیرانہ نظرون سے تک رہی ہے اور چارون دیو تخت اٹھائے ہین



یہ سنکر بھی اُنھون نے ایک قہقہہ مار دیا اور میری بات کا کچھ جواب نہ دیا اسی کشمکش مین میرا تخت ایک پہاڑ کی چوٹی پر اُترا جب تک مین پہاڑ پر نہ اُتر لی مجھے یہی گمان رہا کہ مین مرگئی ہون اور یہ فرشتے ہین جو مجھے آسمان پر لیے اُڑے جا رہے ہین ۔

جب مین پہاڑ پر اُتری تو تخت کو پہاڑ پر آہستگی مین رکھکر چارون دیو ایک پتھر پر جھکے اور اُسے اُٹھانے لگے ۔ بڑی دقت سے اُنھون نے پتھر جو سارے پہاڑ کا ایک آٹھوان حصہ ہوگا اُٹھا لیا اس پتھر کے اُٹھتے ہی مین نے ایک دروازہ فولادی دیکھا جس پر ایک دیو نے دستک دی دستک دیتے ہی دروازہ کھل گیا اور چند خوبصورت عورتین سادے سادے مگر نفیس کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آئین اور بہت عاجزی سے عرض کیا ہماری مخدومہ شہزادی سمیس آپ تشریف لے چلین ۔

چنانچہ مین اُٹھی اور اُنکے ساتھ ہولی اسوقت دماغ پر کچھ ایسا غفلت کا پردہ چھایا کہ مین نے اُنسے یہ دریافت نہ کیا کہ تم کون ہو اور مجھے کہان لیجاتی ہو ۔ یہ لوگ جو مجھے تخت پر بٹھا کر لائے ہین کون ہین مین اُنکے ساتھ چلنے پر ایسی خوشی خوشی آمادہ ہوگئی گویا مین اپنے گھر جاتی ہون اور خاص میرے ہی زمین یا خواب مین سینے کو آئی ہون ان عورتون کے ساتھ اُس فولادی دروازہ مین ہوکر مین مکان مین آئی مکان کی نفاست اور دولتمندی بیان کرنے مین تمھارا وقت نہ لونگی صرف ایک کمرہ کا جہان مین بٹھائی گئی اور وہ گویا میرے رہنے سہنے کا کمرہ نامزد ہوا کچھ بیان کرتی ہون ۔ یہ کمرہ جہان مین جا کر بیٹھی سفید تھا ۔ اُسکی سفیدی نہ سنگ مرمر کی سی تھی اور نہ برف کی سفیدی سے ہم مشابہ تھی بلکہ اُسکی سفیدی بالکل ایک ایسی ہی قسم کی تھی کہ مین نے آجتک نہین دیکھی تھی ۔ اُس مین صفائی ۔ قابل دید درخشانی ۔ اس بلا کی تھی کہ آنکھ نہ ٹھہرتی تھی ۔ غور کرتے کرتے مجھے معلوم ہوا کہ یہ صرف ایک پری کا مکان ہے جو میرے رہنے کے لیے بنایا گیا ہے ۔

جب وہ عورتین مجھے یہان پہونچا کر چلی گئین مین گھنٹہ بھر تک تنہا بیٹھی رہی ۔ گو یہ مکان نیا تھا اور جو کوئی صورت نظر آتی تھی بالکل اجنبی تھی لیکن مین نہین بیان کرسکتی کہ میری طبیعت پر اثر ایسا ہوگیا تھا گویا مین یہین آتی ہون اور یہ میرا ہی گھر ہے اور جتنی عورتین ہین سب میری خادمہ ہین ۔

یکایک گھنٹہ بھر کے بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان شخص آموجود ہوا ۔ اُسکی غیرت سے مین ذرا بھی نہ جھجکی اور مین نے نہایت ادب سے اُٹھکر اس نوجوان کو سلام کیا مین نے اسکا ایسا خوشرو نوجوان نہ کبھی دیکھا اُسکا رنگ گندمی نہایت پاکیزہ اور صاف تھا اسکا چہرہ موزون اور خوبصورت تھا اسکی ناک ستوان اور مناسب

تھی۔ اُسکی سنی ہوئی رنگت مین زعفرانی ملاحت کی ایک تہ نے اُسکا جوبن دُگنا کردیا تھا۔
پیشانی فراخ اور نمایان کشادہ تھی پیشانی پر دو خط X اس قسم کے ایک دوسرے کو کاٹتے ہوے قدرتی طور
پر کشیدہ تھے۔ مین نہین بیان کرسکتی کہ اُن خطوط کا مطلب کیا تھا اور کیون اُسکی پیشانی پر یہ نمایان نشان ہو رہے
تھے۔ بھوین نہایت ہی گنجان اور سیاہ تھین رنگ کے ملیح ہونے نے اور بھی ابرؤن کی سیاہی کو زیادہ کردیا
تھا۔ ابرؤن کے سیاہ بال نہایت گنجان اور تاریک تھے۔ اُنکی تاریکی سنگ موسیٰ کو بھی مات کرتی تھی۔
آنکھین جنکا نکیلا اور رسیلا پن ناظر کی نگاہ مین کُھبا جاتا تھا۔ مین نہین کہہ سکتی کہ اُن آنکھونکی پلکون
نے پتلیون پر کس عمدگی سے چلون ڈال رکھی تھی۔ آنکھون کے نیچے دو ہلالی خط اس قسم کے
کھنچے ہوے تھے جو گویا آنکھون کو سہارا دے رہے تھے یہ خطوط بھی قدرتی تھے۔
رخسارون کی آب و تاب مین بیان نہین کرسکتی نہ زیادہ سفیدی تھی اور نہ تاریکی تھی بلکہ صباحت اور ملاحت کے
ملنے سے جو پیارا رنگ پیدا ہو وہ اُسکی رنگت کا تھا لب پتلے پتلے اور سرخ تھے لبون کا حسن دو ہلال آسا خطونکے
ملنے سے اور بھی دونا ہوگیا تھا گویا لب کیا ہین دو ہلال ہین جو ایک دوسرے سے منطبق ہوگئے ہین اور انکا
التیام اس عمدگی سے فطرت نے کیا ہی کہ اگر تعریف کرنے پر جی ٹوٹتا ہے اور یہ جی چاہتا تھا کہ بس دیکھے ہی
چلے جاؤ۔ دانتون کی تابش اور نورانی چمکارے جن مین سے عقل کی درخشانی جلوہ دے رہی تھی نہایت عمدگی سے
اپنے خدا داد حسن کا نقشہ کھینچ رہے تھے۔ اعضا پتلے پتلے اور نازنین تھے مگر چہرہ پر لطیف مصفا دوڑتا ہوا خون اُسکی
طاقت کی شہادت دے رہا تھا مجسم ہیئت سے سکوت اور سنجیدہ متانت برستی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ زما
اُولوالعزمی جرأت شجاعت عقل و ادراک فہم سلیم کا اُسکو حصہ ملا ہی اس بیچ دھج سے یہ نوجوان میر
مین بڑے تپاک سے اٹھا اور نہایت آہستگی مین خلق آمیز گفتگو مین اُسنے مجھسے مزاج پرسی
اسکی مزاج پرسی کا طریقہ یہ تھا۔ کیا آپ معاف کرینگی اگر مین بے تکلفانہ لب و لہجہ سے آپکی مزاج پو
مین اپنے ایک ایسے دوست کا خیر مقدم کرتی ہون اور اسس خلق و ادب سے مزاج پرسی
تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہون۔
پیارے عمرو عیار مجھے اسکی صورت دیکھکر جھجک تو مطلق باقی نرہی تھی لیکن میرے دل مین اب یہ وہم سا
گذرا تھا کہ یہ نوجوان کون ہی اور اسکا نام کیا ہی۔ اس نہ جھجکنے کا باعث صرف یہ تھا کہ مجھے یہ معلوم ہوا تھا
کہ مین یہان مہمان آئی ہون یا یہ جگہ میرے رہنے کے واسطے ہمیشہ تجویز ہوئی ہی یا یہ میری ہی گھر ہی اور یہ

شکیلا رنگیلا سنجیدہ نوجوان شہزادی سیمس کے پاس بیٹھا ہوا ہے



شخص میری خیر و عافیت دریافت کرنے آیا ہے۔

**نوجوان** - مین یقین کرتا ہون کہ آپ خوش و خرم ہونگی اور آپکی طبیعت فرحت انگیز جوبن دکھاتی ہوگی

**مین** - ہان مین بہت خوش ہون مجھے امید ہے کہ آپ بھی وجد انگیز شادمانی سے فرحان ہونگے -

یہ سنکر نوجوان بہت خوش معلوم ہوا اور اُسنے مجھ سے مخاطب ہو کر یہ کہا پیاری شہزادی سمیں اگر آپ شاد ہین اور اس عاجز کی کوٹھری مین آپکو فرحت حاصل ہوئی ہے اس سے زیادہ میری خوشی کا سبب ہو نہین سکتا کہ مین آپکو شادمان اور خرّم دیکھون -- اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی -

نوجوان نے یہ مصرع اس سوز و گداز اور موسیقی خیز آواز مین پڑھا کہ مجھے سرور انگیز لطف آگیا -

**نوجوان** - یکایک کسی نامعلوم خیال سے چونک کر جو اُسکے دماغ مین بجلی کی طرح کوندا تھا - میری صحبت تو ناگوار نہین معلوم ہوتی -

**مین** (پرشوق لہجہ مین دل سے آمادگی ظاہر کر کے) نہین یہ آپ نے کیا فرمایا مین بہت خوش ہون اور میری یہ خوشی عارضی نہین ہے بلکہ دائمی ہے - بھلا آپ جیسا حسین جمیل خلیق خوش بیان نوجوان اور اسکی صحبت کیسے دوبھر معلوم ہوسکتی ہے

یہ سنکر نوجوان نے نہایت تپاک سے اُٹھکر آداب عرض کیا اور کہا کہ یہ تو اس عنایت و نوازشانہ جواب کا شکریہ آمیز سلام ہے جو آپنے مجھپر ظاہر فرمائی ہے -

یہ باتین ہورہی تھین کہ دستک کی آواز آئی - یہ دستک دھیمی اور ملائم تھی - دستک کی صدا پر نوجوان نے صرف لفظ "اجازت" کہا -

فوراً ایک ضعیف شخص دو نوجوانون کو ساتھ لیے ہوے آموجود ہوا - نوجوان اُسکے آتے ہی تعظیم کو اُٹھ بیٹھا مجھے بھی اُسکے ساتھ اُٹھنا پڑا - یہ شخص صورت سے اسّی برس سے تجاوز کر گیا تھا - مگر جوڑ بند چوڑے ہاڑ اور رنگ کی سرخی سے یہ عمر نہ معلوم ہوتی تھی گو اُسکے روشن چہرہ پر جھرّیان پڑ گئی تھین لیکن وہ جھریان ناموزون نہ تھین - بال برف کی طرح سفید تھے - اُسکی ناک پکوڑا ان اور پھیلی ہوئی تھی - ناک پر ایک مستا ہو رہا تھا جو زیادہ تر بدنمائی نہ پیدا کرتا تھا - اُسکا قد تیر کی طرح سیدھا تھا پوشاک سفید و نورانی تھی سفید بالون کی لمبی لمبی زلفین اُسکے سرخ سرخ رخسارون پر گھنگھرالی خوبصورت معلوم ہوتی تھین - دو نوجوان جو اُسکے ہمراہ تھے وہ بھی رئیس زادے بچے تھے اُنکی صورتین بھی بشاش اور سرخ و سفید تھین

اور تر و تازہ چہروں سے پایا جاتا تھا کہ یہ بھی شاہی خاندان سے علاقہ رکھتے ہیں۔

**نوجوان**۔ آپ جانتی ہیں کہ یہ ضعیف شخص کون ہیں میں جانتا ہوں کہ شاید آپکا تعارف سابقہ حاصل نہیں ہے میں۔ دبی آواز سے۔ شاید اسپر مجھے یہ گذارش کرنا پڑے بشرطیکہ آپ معاف کریں کہ میں آپ سے بھی واقف نہیں ہوں۔

میری اس بات نے اُسکے کھلے ہوئے چہرہ پر اچھا اثر نہیں کیا اور ایک اُداسی کا رنگ اُسکی رنگت پر پر چھا گیا۔ مگر پھر اُسنے اُسی سابقہ بشاشتی کی کوشش کی اور چاہا کہ میری اُداسی ظاہر نہ ہو مگر پھر بھی میں نے تاڑ لیا میں اس کہنے کی معافی چاہنے کو تھی کہ وہ یہ بول اُٹھا۔

بیشک یہ میری بہت بڑی غلطی ہوئی کہ میں نے اپنے سے آپکو آگاہ نہیں کیا۔ برا‌ہ خدا آپ مجھے معاف کرینگی لیکن میں نے جو اس ضعیف شخص سے آپکا تعارف کرانے کا ارادہ کیا تھا صرف تھوڑی دیر کی صحبت سے مجھے تعارف کا فخر حاصل ہوگیا تھا اسی لحاظ سے بے ساختہ اور بے تکلف میری زبان سے نکل گیا پہلے میرا فرض ہے کہ میں اپنے سے آپ کو واقف کروں پھر دوسرے سے آپکا تعارف کراؤں۔

پھر نوجوان نے بوڑھے شخص کی صورت کی طرف دیکھا۔ وہ مع اپنے دو نوجوان ساتھیوں کے اُٹھکر چلا گیا

**نوجوان** لگنگیا کر۔ مجھے سلطامی کہتے ہیں میں مازندران اور کوہ قاف کا فرمانروا ہوں۔ پیاری جہان تم تشریف رکھتی ہو یہ مکان خصوصًا یہ کمرہ ایک موتی کا بنا ہوا ہے میں قوم جنات میں سے ہوں جس تخت پر کہ تم بٹھا کر لائی گئی ہو میں اُسپر بیٹھکر آسمان کی سیر کر رہا تھا کہ مین نے تمھیں مع تمھارے دو ساتھیوں کے دریا میں غرق ہوتے ہوئے دیکھا۔ چونکہ تمھارے دو دوستونکو اور جن اُڑا کر لے گئے تھے مجھے تمھاری بے کسی کی حالت پر رحم آیا فورًا میں نے اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ دیکھنا شہزادی سمیس کے کپڑے بھی بھیگنے نہ پائیں اور اسپر کچھ آسیب خوفناک موجوں سے نہ آئے چنانچہ تمھیں اُٹھا کر تخت پر بٹھالیا گیا اور میں دوسرے تخت پر بیٹھکر پہلے گھر میں داخل ہوا تاکہ تمھارے لیے کمرہ سجاؤں۔ پیاری تم بالکل آزاد ہو اگر تم خوشی سے میری محبت قبول کرتی ہو تو میں حاضر ہوں ورنہ تمھیں اپنی طبیعت کا بالکل اختیار ہے۔

یہ سنکر میں خاموش ہو رہی اور میں نے مطلق جواب نہ دیا نہ تو میں صاف انکار ہی کر سکتی تھی اسلیے کہ اُسکے حیطۂ قدرت میں آگئی تھی اور نہ اقرار کر سکتی تھی وجہ یہ تھی کہ مجھے منظور نہ تھا کہ غیر جنس کو میں اپنا خاوند بناؤں میرا سکوت دیکھکر دہ متوالا نوجوان یہ گویا ہوا۔ پیاری کچھ جلدی نہیں ہے میں تم سے ابھی جواب نہیں مانگتا ۱۱

یہ میری ہرگز مرضی نہین ہے کہ اس فکر سے تمھاری راحت اور آرام مین کچھ خلل پڑے بلکہ تم جب کبھی کہ تمھاری طبیعت فکر سے خالی ہو اور تمھارا دل چاہے کہ تم اس معاملہ پر غور کر سکو اُس وقت تم سوچ سمجھ کر جواب دینا اور اسکے لیے مین مدت بھی نہین مقرر کرتا۔

یہ مہربانی آمیز باتین سنکر مین بہت خوش ہوئی مین نے اسی نرمی اور خلق سے جواب دیا کہ مین آپکی بہت ممنون ہون کہ آپنے مجھے اس معاملہ مین فکر کرنے کے لیے غیر محدود وقت کی مہلت دی ہے۔

**نوجوان** ۔ پیاری مین یہ نہین چاہتا کہ تم جیسی بے گناہ نوجوان خاتون میری سی بات سے بھی رنجیدہ ہو وہ بڑے کم بخت ہین کہ جو اپنی راحت کے لیے دوسرون کا دل دُکھاتے ہین اور صرف چند لمحہ محظوظ ہونے کے لیے دوسرون کا گرانبار وبال اپنی گردن پر لیتے ہین مین اُن لوگون مین سے نہین ہون خصوصاً میری یہ عادت ہے کہ جب مین کسی پر جان دیتا ہون اُسکا دل دکھانا کفر جانتا ہون۔

جس چیز کی ضرورت ہو خواہ وہ کیسی ہی چیز ہو تمھین یہان حاصل ہو سکتی ہے۔

مثلاً ایک شے کی تمھین ضرورت ہوئی اُسکا خیال ضرور تمھارے دل مین گذریگا خیال آتے ہی سامنے والے آئینہ مین دیکھو فوراً وہ چیز تمھارے پاس آکر حاضر ہو جائیگی۔ اور ایک بات جو قابل معروض ہے وہ یہ ہے کہ جب تمھارا مجھسے ملنے کو جی چاہے مین حاضر ہو جاؤنگا مین کوئی مدت نہین مقرر کرتا اگر تم دس برس تک بھی یاد نہ کروگی تو مین شکایت نہین کرنے کا سبب مین تمھین چاہتا ہون اور واقعی چاہتا ہون پھر میرا فرض ہے کہ تمھاری مرضی مین میری مرضی ہو اور تمھاری خوشی مین میری خوشی ہو۔

اُسکی ان باتون نے نہ صرف مجھے دلجمعی بخشی بلکہ کسی قدر اسیر فریفتہ بھی کر دیا بھلا ایسا جمیل شہنشاہ مجھ جیسی عاجزہ اور مظلومہ سے جو بالکل اُسی کے قبضہ مین آگئی ہو اس ادب اور محبت سے پیش آئے یہ سب باتین سچ تھین لیکن پھر بھی بڑا تعجب یہ تھا کہ تحیر حیثیت مجھے اسکی طرف سے دل مین غلان رہی تھی۔

پھر نوجوان نے یہ کہا کیا آپ اجازت دینگی کہ مین خواصون کو کھانا لانے کے لیے اجازت دون۔

**مین** ۔ بہت خوب۔

اُسنے اُٹھکر سامنے والے آئینہ مین دیکھا فوراً چند خواصین تازہ تازہ پر تکلف کھانون کے خوان لیے ہوئے آموجود ہوئین کھانون کی کثرت اور لذت بیان کرنی بیکار ہے صرف اسی قدر کہنا کافی جانتی ہون کہ مین نے بھی اپنے والدین کے عہد مین ایک محل کی حکومت کی ہے اور زمانہ کے لذیذ کھانے کھائے ہین

لیکن مین یقین دلاتی ہون کہ مین نے اپنی عمر مین کبھی ایسے لذیذ کھانے نہین کھائے۔ کھانے کے بعد ہم خوشرنگ کے بلوری شیشے چھلکتے ہوے آئے ہم دونون نے ملکر خوب خوب شرابین اُڑائین۔ بعدازان نوجوان نے میری اجازت لیکر گانے والیون کو بلایا۔ اُنھون نے بڑی تک سریلی اور موسیقی خیز آواز مین گانے گائے پھر اُنھین بھی رخصت کیا۔ دوبارہ مین اور نوجوان شلطامی تنہا رہگئے۔

نوجوان۔ اگر آپ اجازت فرمائین تو مین رخصت ہوتا ہون ایسا نہو کہ میری صحبت سے کسی طرح تکلیف حاصل ہو۔

مین۔ بہت خوب اگر آپ تشریف لیجانا چاہتے ہین تو تشریف لیجائیے۔ لیکن پھر آپ کب قدم رنجہ فرمائین گے۔

نوجوان۔ مین عرض کرچکا ناکہ جب آپ یاد فرمائین گی مین فوراً حاضر خدمت ہوجاؤنگا۔

مین۔ بہت خوب بس تو مین آپ کو بلوالونگی۔ یہ سنکر نوجوان اُٹھا اور باہر چلا گیا۔ اسکے جانے کے بعد خود بخود دروازہ بند ہوگیا۔

پیارے عمرو عیار شلطامی نوجوان کو گئے ہوے شاید پندرہ منٹ بھی نہ ہوے تھے کہ پھر دستک کی آواز آئی اور دستک کی آواز کے ساتھ یہ لرکھڑاتی ہوئی صدا بھی تھی شہزادی شمیس واری ہماؤن کیا تو اجازت دیگی کہ مین تیری خدمت مین حاضر ہون چنانچہ مین نے فوراً اجازت دیدی۔ اجازت ہوتے ہی ایک عورت ادھیڑ عمر کی میرے پاس آکر پاؤن مین بیٹھ گئی اُس عورت کی عمر شاید چالیس برس کے پیٹے مین ہوگی اُسکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ جس کام کے لیے آئی ہے وہ اسکے خیال مین سخت مشکل اور اہم ہے کسی قدر پریشانی سے بھی اُسکو حصہ ملا تھا۔ اُسکے چہرہ کی مخروطی صورت نے اُسے بدنما بنادیا تھا۔ اسکی آنکھین گول گول اور بھورے رنگ کی تھین۔ آنکھون کی بے محابا گردش اور سرگردانی کسی ایسے اضطراب کی خبر دیتی تھی کہ جو اُس ہی تک محدود اور اُسکا اثر ہنوز دوسرے پر نہ پڑا تھا۔ ناک اس قدر لمبی تھی کہ جسنے دونون طرف سے نصف نصف رخسارون کو ڈھک رکھا تھا اُسکے چہرہ کی ناموزونیت کی صرف یہ پھیلی ہوئی ناک ہی شہادت نہ دیتی تھی بلکہ تنگ پیشانی نے بھی اُسکے چہرہ مہرہ کو بگاڑ دیا تھا دانت گو مصفا اور روشن تھے مگر ساتھ ہی اسکے انکا حد اعتدال سے بڑا ہونا موزون نہ جچتا تھا۔ رنگ صاف اور گورا تھا مگر ہان اسکی رنگت کی نسبت ایک مبصر کی نظر یہ کہ سکتی تھی کہ رنگ بالکل چربی سا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | حسن کو چاہیے ہے ناز و ادا ناز و نمک | | گر ہوا کیا ہوئی گورے کی طرح کھال سفید | |

قد اسکا لمبا تھا کہ بے وقت [illegible] جسم اگر [illegible] ہوگیا تھا۔ ہاتھ [illegible] اور سیاہ [illegible] چہرہ کی رنگت اور

ہاتھوں کے رنگ میں قدرتی زمین و آسمان کا فرق تھا۔ کپڑے بھی اسکے چندان قیمتی نہ تھے اس پیچ دھیج سے وہ پاداں میں بیٹھ گئی۔ مجھے اسکی صورت دیکھنی ناگوار گذری اور نہ میں نے یہ چاہا کہ یہ میرے پاس زیادہ دیر تک ٹھہرے گو ابھی اسنے ایک بات بھی نہ کی تھی لیکن ساتھ ہی اسکے صورت ایسی کریہ اور نفرت خیز تھی کہ میں یکایک گھبرا اٹھی۔ مگر مروت نے مجھے خاموش ہونے کے لیے مجبور کیا اور میں اخلاق سے دریافت کرنے لگی۔ بوا تم کون ہو اور میرے پاس تم کیونکر تشریف لائی ہو۔

وہ یہ سنکر رونے لگی اور اسنے میرے سوال کا جواب نہ دیا۔ پھر میں نے دریافت کیا پھر جواب ندارد میں ناچار خاموش ہو رہی اور اسے روتا ہوا چھوڑا کہ یہ اپنے دل کی بھڑاس نکال لے جب وہ خوب رو چکی تو اسنے ناچار مجھسے یہ کہا۔

بیگم صاحبہ میں کیا بیان کروں میری حالت ناگفتہ بہ ہے۔ جہاں آپ بیٹھی ہوئی ہیں آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ مکان شہنشاہ جن شلطای نامی کا ہے چونکہ آپ انسان ہیں اور میں بھی گروہ انسانی میں سے ہوں اس لیے میرا فرض ہے کہ آپ کو میں اس آنے والی آفت سے مطلع کروں کہ جو آپکے سر پر آنے والی ہے اور جس سے آپ ہنوز بے خبر ہیں

یہ سنکر میں چونکی اور یکایک مجھے اپنی جان خطرہ میں پڑی ہوئی معلوم ہونے لگی۔ وہ پوری بات بھی نہ کہنے پائی تھی کہ میں نے یہ جواب دیا۔ آپ ضرور فرماویں وہ کونسی آفت ہے کیا میں اس سے بچ بھی سکتی ہوں۔ پہلے مطلع ہونے کا لطف تو یہ ہے کہ میں اس سے بچ بھی جاؤں مگر خیر بچوں یا نہ بچوں تم خدا کے لیے مجھے مطلع ضرور کرو احسان ہوگا۔

**عورت** اپنی اسی روئی اور جھرجھری آواز سے پیاری شہزادی میں اس لیے تمھارے پاس آئی ہوں کہ تمھیں مطلع بھی کروں اور اگر ممکن ہو تو اس سے بچنے اور نجات حاصل کرنے کی بھی تدبیر بتاؤں۔ مگر شرط یہ ہے کہ تمھیں میرے کہنے کے موافق عملدرآمد کرنا پڑیگا۔

میں۔ گھبرا کر یہاں جن موجود ہوں تم جانتی ہو کہ میں بے بس ہوں میرا یہاں کوئی وارث نہیں ہے نہ میرا کوئی سرپرست ہے ہاں ایک خدا ہے جو کبھی نہ کبھی میری مدد کریگا بظاہر مجھے اپنے بچاؤ کی تدبیر کرنی چاہیے۔ انسانی فرض ہے کہ اگر اسپر کوئی آفت آ کر پڑے تو وہ ہر طرح سے اپنی حفاظت کی تدبیر کرے ؎ شرط عقل ست جستن از دریا ؎

**عورت** - اطمینان دلانے کے طور پر اور کچھ آگے سرک کر - تم گھبراتی کیون ہو جو کچھ قسمت مین لکھا ہوا ہی وہ ہو کر رہے گا - بیشک اپنی حفاظت کی تدبیرین کرنی فرض مین داخل ہین - اگر تم مطمئن ہو کر مجھ سے گوشگذار کرو تو مین آہستگی مین تم سے صاف صاف ساری باتین دُہرا دونگی - پھر تم مجھسے اقرار کرو کہ مین کسی سے ذکر نہ کرونگی - اگر تم نے ذرا بھی زبان سے نکالا تو سمجھ لینا کہ تمھاری جان کے ساتھ میری جان بھی خطرہ مین پڑ جائیگی اور ایک تہلکہ عظیم برپا ہو جائے گا -

**مین** - نہایت استواری سے سنجیدہ بنکر نہین یہ کبھی نہین ہو سکتا کہ مین اپنے راز کی بات کسی سے بیان کرون مین عوام الناس مین سے نہین ہون کہ اپنی بات کی سمائی نہ کر سکون یقین جانو کہ تم سے زیادہ اپنے قولون کی حفاظت کرونگی - ممکن ہی کہ اُسکی ہوا بھی کسیکو لگے - میری ان باتون نے اُسے اطمینان دیا اور پھر وہ یہ کہنے لگی اصل یہ ہی بیگم صاحبہ چونکہ اس مین جان کا ضرر تھا اس لیے مین نے یہ بحث دیر کر لی ہی تم زیادہ جلد رپر ناراض نہو نا مین - نہین نہین ناراضگی کی کوئی بات نہین ہی جیسا تم نے مجھے یقین دلایا ہی ویسا ہی مین نے تمھین برجستہ اور آزاد لفظون مین بے تکلفی سے یقین دلایا ہی اب مجھے تاب نہین ہی تم بہت جلد جو کچھ بیان کرنا ہو کرو -

**عورت** - سنیے اصل یہ ہی کہ یہ شخص شلطاحی نامی سخت بدکار اور عیاش ہی اسکی عادت ہی کہ جھوٹی قسمین ہزارون کھا جاتا ہی لیکن کبھی ایفا نہین کرتا جہان تم اور مین بیٹھے ہوے ہین یہ مکان کسی حقیقی اور اصلی مصالح کا نہین بنا ہوا ہی بلکہ یہ جادو کا مکان ہی اسکا قاعدہ ہی کہ یہ تم جیسی حسینہ عورتین ادھر اُدھر سے اُڑا کر لے آتا ہی دو چار دس پانچ دن نہایت خاطرداری سے رکھتا ہی بعدازان پھر اُسکا دشمن بن جاتا ہی اور اُنکی ایسی ناگفتہ بہ حالت کرتا ہی کہ جسکے ذکر نے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین - یہ صرف تنہا کسی باعصمت خاتون سے ناجائز بتاؤ نہین کرتا بلکہ اپنے یار دوستون سمیت اُسکے عصمت کے قلعہ پر حملہ کرتا ہی اکثر عورتون کو مین نے مرتے دیکھا ہی یا جو زندہ بچ جاتی ہین وہ کریہ منظر دیوون کی بیویان بنائی جاتی ہین چنانچہ یہ میری نوبت ہی کہ مین ایک حلال خور کی بیوی ہون مین بھی تمھاری طرح سے پہلے اسی محل مین لائی گئی تھی اور جیسی تمھاری آؤ بھگت ہوئی ہی ایسی میری بھی ہوئی تھی لیکن پندرہ بیس ہی دن کے بعد میری یہ نوبت ہوئی کہ جو اسوقت تم دیکھ رہی ہو اگر تمام عمر ہفتم جہنم مین رکھا جائے تو مین اپنے حق مین حال کی مست بھر کی تکلیف سے بہتر جانتی ہون - کریہ اور ناپاک دیو کی مباشرت بھلا مجھے کیون پسند ہونے لگی - اگرچہ پیاری تم ہمیس (یونان) تیتن کی) شہزادی ہو ... بھی ارض ... چو پونا سے چھ سو پچاس میل کے فاصلہ پر ہی بادشاہزادی بھی نصیبہ کی

گردش سے میں اس کمبخت شلطامی نامی کی نظر پڑی یہ مجھے یہاں اُڑا لایا۔ میری صورت ایسی بدہیئت نہ تھی جیسی تم اب دیکھ رہی ہو گو میں یہ نہیں کہہ سکتی کہ میں تمہاری طرح خوبصورت تھی لیکن ہاں اس کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتی کہ تمہاری بہن برابر بیٹھنے سے معلوم ہوتی۔ دیکھو میری حالت زار کیسی رونے کے قابل ہے جس حالت میں میں ہوں میری لونڈیاں بھی اس سے بہتر رہتی ہیں۔

وہ زبان لاؤں کہاں سے کہ مصیبت روئے
ہے مصیبت کو وہ الفت کہ خدا کی ہے پناہ

اسکو ہوتی ہے بہت اپنے بیان سے رقت
اک گھڑی بھر بھی نہیں مجکو وہ دیتی فرصت

ابھی اُس نے اپنی رام کہانی ختم نہ کی تھی کہ بیچ بیچ میں مار مار کر رو اُٹھی میرا رونا تھا کہ اُسکے چھکے چھوٹ گئے ہر چند وہ چاہتی ہے کہ مجھے بند کرے لیکن میری رقت اختیاری نہ رہی تھی پھر وہ ہاتھ باندھکر عرض کرنے لگی کہ دیکھو تمہارے رونے سے میری جان پر آبنے گی۔ میں نے بھی ہر چند اپنے کو ضبط کیا لیکن توبہ توبہ ہزار توبہ لحہ بہ لحہ رقت کی زیادتی ہوتی گئی اور آواز میں تیزی آتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ عورت گھبرا کر اُٹھ بیٹھی اور چاہا کہ باہر چلی جائے وہ دروازہ تک پہونچنے بھی نہ پائی تھی کہ پھر دروازہ پر ایک درشت اور دہلا دینے والی دستک کی آواز آئی دستک سنتے ہی پھر وہی شخص جو پہلے میرے پاس آیا تھا یعنے شلطامی ہاتھ میں ننگی تلوار لیے ہوئے آموجود ہوا اب بھی وہ اسی قدر خوبصورت تھا مگر غصہ کی تمتماہٹ نے اسکے گندمی رنگت کی صفائی کو مٹا دیا گالے سرخ ہو رہے تھے۔ آنکھوں میں شعلے مشتعل تھے اور منہ میں کف پر کف بھرے چلے آرہے تھے اسنے آتے ہی اُس کریہ منظر عورت کی طرف اشارہ کر کے کہا او نابکار بدکار بدسرشت عورت تو ایک بے گناہ عصمت پناہ خاتون کو ورغلانے آئی ہے۔ تجکو پہلے کتنا سمجھایا تھا کہ تو اپنی اس بُری عادت کو چھوڑ دے لیکن تو نے نہیں مانا تجھے یاد ہے کہ تجھسے عہد ہو چکا تھا اب تو نے عہد شکنی کی پھر وہ میری طرف مخاطب ہو کر یہ کہنے لگا۔ پیاری شہزادی سنو یہ عورت جسنے تمہیں مجھسے برگشتہ کرنے میں بہت کوشش کی ہے یہ میری بیوی قوم جنات میں سے ہے میں پہلے اس سے ایسی محبت رکھتا تھا کہ جسکی نظیر میں نے اپنی عمر میں نہیں دیکھی۔ مگر جب سے کہ یہ بیاہی ہوئی آئی اسنے صدہا بے گناہوں کو قتل کرنا شروع کر دیا میری جتنی بیویاں تھیں سب کو اسنے بہانہ رکھ رکھ کر قتل کروا ڈالا۔ رفتہ رفتہ اسکی آواز میرے کان میں آنے لگی چونکہ اس سے مجھے محبت بہت تھی اس لیے میں نے کسی شخص کی بات کو نہیں سنا۔ نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ یہ چند دیوں کی طرف بدنظر سے دیکھنے لگی چنانچہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ایک دیو سے بوس و کنار کرتے ہوئے۔ میری محبت دیکھو پھر بھی میں نے اسے قتل نہیں کیا

جن نے اپنی بیوی کی گردن اڑا دی اور شہزادی سیمس سے اخلاقانہ گفتگو کر رہا ہے



بلکہ اسے اسکے دوست دیو کے پاس رہنے کی اجازت دی۔
یہ سچ ہے کہ مجھے گو میں قوم جنات میں سے ہوں لیکن پھر بھی اپنی قوم کی عورتوں سے سخت نفرت ہے کئی بار میں نے کوشش کی کہ بنی انسان میں سے کسی خاتون سے شادی کروں اور ہمیشہ میں اسکا خادم بنکر رہوں لیکن کبھی میری مراد صرف اس نابکار بیوی کے سبب حاصل نہیں ہوئی۔ اسی طرح سے یہ اسکا قاعدہ ہے کہ جہاں میں کسی خاتون کو لایا اور اسنے موقع پاکر اُسے بھگایا یہانتک کہ اس بیچاری کو مجھسے ایسا خائف کیا کہ وہ خودکشی کرکے مرگئی۔
اگر پیاری اس وقت تم آواز سے نہ روتیں تو مجھے ہرگز خبر نہ ہوتی (اپنی بیوی کی طرف مخاطب ہوکر) کیوں بدسرشت جو کچھ میں نے کہا ہے اگر اس میں ذرا بھی فرق ہو تو بیان کردے بس آج ہی ہمارا تیرا فیصلہ ہے یہ سنکر اُس نابکار عورت نے جواب نہ دیا اور آنکھیں نیچی کرکے رونے لگی۔ اب مجھے یقین ہوگیا کہ واقعی یہ عورت بڑی بدکار اور دشمن جانی ہے۔
**شلطامی**۔ اُسی طیش انگیز لہجہ میں۔ کیوں اے بدسرشت عورت اب تو کیا چاہتی ہے۔
**عورت**۔ گھگیاکر۔ اور ہاتھ باندھکر۔ اب مجھسے ہرگز یہ خطا نہ ہوگی آپ مجھے معاف کریں۔ خدا کے لیے معاف کریں۔
**شلطامی**۔ کمبخت معافی کی بھی کوئی حد ہے تجھسے معاہدہ ہوچکا تھا کہ اگر آیندہ تونے ایسا کیا تو بغیر جان لیجیے نہیں چھوڑنے کا۔
**عورت**۔ ایک دفعہ اور بھی آزمائش کرلیجیے ابکی اگر مجھسے ایسی خطا ہوئی تو آپ قتل کرڈالیے گا۔
**شلطامی**۔ تو یہی فقرہ کئی بار کہہ چکی ہے جب تونے گناہ کیا یہی کہا اب میں ہرگز نہ چھوڑونگا۔
**عورت**۔ (میری طرف مخاطب ہوکر) خدا کے لیے پیاری شہزادی بس تم ہی میری سفارش کردو کہ میری گردن نہ اُڑائی جائے
**میں**۔ تم نے میرے ساتھ جدا ہی سلوک کیا ہے کہ میں تمھاری سفارش کرونگی۔
ادھر میری زبان سے یہ نکلا اور اُدھر اُسنے ایک ہاتھ اسکی گردن پر رسید کیا گردن وہ جاکر پڑی۔
**شلطامی**۔ تلوار اپنے ہاتھ سے پھینک کر۔ پیاری تمنے دیکھا کہ اسنے تمھاری جان خطرہ میں ڈالنے اور مجھ سے بدگمان کرنے کی پوری تدبیر کرلی تھی اگر تم نہ روتیں تو بیشک تمھارا مصیبت سے بچنا مشکل ہوجاتا

مین - آپ نے مجھپر بڑا احسان کیا کہ ایسی حالت مین میری مدد کی بیشک اگر آپ تشریف نہ لاتے تو میرا فیصلہ ہی ہو چکا تھا -
شلطامی - نہایت ہی خلیق اور با مروت صورت بناکر - مجھے اجازت ہے کہ مین جاؤن (چونک کر) ہان یہ اور عرض کرنا چاہتا ہون کہ جو کچھ گذرا ہے اُسپر کبھی اپنی طبیعت کو پژمردہ اور اُداس نہ کرنا بلکہ حتی الوسع اپنے خوش رکھنے کی کوشش کرنا -
مین - نہین یہ تو بڑی خوشی اور شکر کا مقام ہے کہ اللہ نے ایک ایسی آفت سے نجات دی کہ جس سے جان کے لینے کے دینے پڑ گئے تھے -
شلطامی - بہتر ہے مجھے اجازت -
مین - بہت خوب آپ تشریف لے جاوین -
یہ سنتے ہی وہ چلا گیا - اسکے پیچھے دروازہ بند ہو گیا - ابھی تک وہ عورت سرکٹی ہوئی میرے قریب پڑی ہوئی تھی خون شرشر بہ رہا تھا اور اُسکی آنکھین پھری ہوئی تھین - اُسکی صورت دیکھکر مین نے یہ چاہا کہ یہ بھی بیان سے صاف ہو جائے یہ خیال آتے ہی مین نے آئینہ مین دیکھا پھر جو پلٹ کر زمین پر دیکھا اُسکا پتہ بھی نہ تھا -
یہ خونی سمان میری آنکھون کے آگے آناً فاناً مین گذر گیا - جب مین تنہا بیٹھی اور مین نے اسپر غور کیا کہ مین کہان ہون اور کس کے قبضہ مین ہون پیارا یوسف اور عمرو عیار کہان ہو گا - اور دیکھیے پھر اس سے ملاقات کیونکر ہو گی - یہ خیال مجھے سکرات الموت کی جان کندنیون سے زیادہ تکلیف دہ تھا - ہر چند مین شلطامی کی عاجزانہ مروت اور خلق کی طرف خیال کرتی تھی اور جتنی تعیش خیز چیزین تھین وہ میرا دل لبھانے مین مستعدی ظاہر کر رہی تھین لیکن پھر بھی تمھارے نہ ہونے کی خلش میرے دل مین لمحہ بہ لمحہ ترقی کر رہی تھی -
کبھی گذشتہ واقعات کا نقشہ میری آنکھون کے آگے کھچ کر مجھے خون کے آنسو رلواتا تھا اور کبھی تمھاری مفارقت جان کو گھلائے دیتی تھی - اور سب سے زیادہ تو یہ آفت تھی کہ مین ایسی جگہہ مقید ہون کہ جہان سے پھر نکلنا بہت مشکل ہے مشکل کیا محال تر ہے - اِن پے در پے خیالات سے جو وحشت ہوئی مین اُٹھ کھڑی ہوئی اور بے ساختہ میری زبان سے یہ سرزد ہوا -

جان پر افتاد کیسی آ بنی
ہائے کس بیدرد کے پالے پڑے
یاد یوسف نے ستایا ہائے ہائے
خضر ہو نہین کیا کہ مرتا ہی نہین
یاد یوسف کام اب دمساز ہے
ہر طرح سے ہم ہین محروم وصال
کیا تھمے پونچھے سے اشک لالہ گون
چاک پردے سے نہ جھانکے وہ کبھو

حال بگڑا جائے ہے یہ کیا بنی
دشمن جانی ہے یارو کیا کرون
اور عمر نے بھی جلایا ہائے ہائے
ٹھوکرین کھاتی ہے مرگ دادخواہ
جو نفس ہے سو دم اعجاز ہے
چارہ و تدبیر کا امکان نہین
پاک دامن نے رلایا ہے یہ خون
چاندنی کے پھول سے تسکین کہان

زندگانی کے ہمین لالے پڑے
کیا کرون اے دوستدارو کیا کرون
کاسۂ عمر آہ بھرتا ہی نہین
آئی ہے کیا سخت جانی سنگ راہ
آس ملنے کی نہین مرنا محال
درد اپنا قابل درمان نہین
ہو شگاف سینہ کا کیونکر رفو
مہر وش کی یاد مین ہے دل تپان

درد دل کا چارہ یاس انگیز ہے
ہائے وہ یوسف لباس بے تمیز

نرگس بیمار کو پرہیز ہے
بوئے پیراہن رکھے مجھ سے عزیز

جب میری حالت بہت بُری ہوئی اور مجھ سے ضبط نہ ہو سکا مین غل مچا مچا کر رونے لگی پھر میرا چاہنے والا شلطامی آموجود ہوا۔

اب اسکی صورت سے اُداسی ٹپکتی تھی۔ اب وہ رونق رخسارون پر نہ رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا گویا اسکے دل پر سخت غم کا جبر کا بیٹھا ہے۔

**شلطامی**۔ حیف صد حیف کہ آپکا غم جدائی احباب قدیم نے بُرا پیچھا پکڑا ہے مگر جس برن مین وہ اب ہین اگر آپ اُنھین ملاحظہ کرینگی تو آپ کو سخت نفرت ہو جائیگی۔

**مین**۔ چونک کر۔ یہ آپ نے کیا فرمایا۔

**شلطامی**۔ مین تمھارے دوست عمرو عیار اور یوسف کے بارے مین ذکر کرتا ہون

**مین**۔ گھبرا کر۔ پھر کیا ہوا۔

**شلطامی**۔ ہوا کیا یوسف گھوڑا ہو گیا ہے اور تمھارا دوست عمرو عیار گدھا بن گیا ہے۔ اگر تمھین یقین نہ آئے تو مین تمھین دکھا بھی سکتا ہے

**مین**۔ مُنھ بھاڑ کر۔ یہ آپنے کیا فرمایا کیا یوسف اور عمرو عیار کی یہ نوبت ہو گئی۔ سچ ہے۔ ہے ہے پھر کیون

**شلطامی**۔ ہان ہان اُنکی یہ حالت ہو گئی ہے۔ اُن ہی کی اُن ہی کی۔ یہ سچ ہے اسمین شک نہین ہے۔

مین۔ یہ کیون اُنھون نے ایسا کیا جرم کیا تھا اور پھر کسنے اُنھین یہ سزا دی۔ خدا کرے یہ جھوٹ ہووے
شلطامی۔ تم ایک عاقلہ فہیم شہزادی ہو کر یہ باتین بناتی ہو اتنی پریشان نہ ہو جو کچھ مین کہتا ہون
اس مین شک کرنا کفر جانو۔
مین۔ اچھا تو پھر فرمائیے وہ جانور کیونکر بن گئے۔ آخر کوئی وجہ بھی ہوگی یا کسی جابر اور بیرحم
نے اُن پر یہ ظلم کیا ہے۔
شلطامی۔ تیور بدل کر۔ نہین وہ اپنی خطا مین پکڑے گئے ہین اُنپر کسی نے ظلم نہین کیا ہے۔
مین۔ وہ کون شخص ہے جسنے اُنھین جانور بنا دیا ہے جنون مین سے ہے یا آدمیون مین سے ہے۔
شلطامی۔ نہین وہ آدمیون مین سے ہے اور عورت ہے۔
مین۔ کیا وہ پھر تمام عمر اُنھین آدمی نہین بنانے کی۔ وہ تو ایسے نہین تھے کہ ایسے زبردست جرم
کے مرتکب ہوتے کہ جسکی سزا اُنھین ایسی سخت دی جاتی تعجب کی بات ہے مین دعوے سے
کہتی ہون کہ اُن پر قطعی ظلم ہوا۔ حیف صد حیف
شلطامی۔ دوسرے پھیکے لہجہ مین۔ جب تک تحقیق تصدیق نہ ہو جائے تم دعوے سے نہین کہہ سکتین
تم جانتی ہو جب تک کوئی کسی کا نقصان نہین کرتا وہ ہرگز تکلیف دہی پر آمادہ نہین ہوتا۔
مین۔ کیا اُنھون نے کسیکو قتل کر ڈالا یا کسی شہر مین آگ لگا دی یا کہین جعلسازی کی آخر
تمھین بھی اطلاع ہوگی کیا ایسا جرم کیا جسکی اُنھین یہ سزا ملی۔ تم مفصل نہ بیان کروگے
مین ہرگز یقین نہ کرونگی کہ وہ اپنے گناہ مین پکڑے گئے
شلطامی۔ پیاری شہزادی تم مجھسے ناحق جھک جھک کرتی ہو نہ مین نے اُنکو سزا دلوائی نہ میرا اس
واقعہ سے کچھ تعلق ہے پھر مجھسے ناحق کج بحثی کرتی ہو بھلا مین کہان اور یہ ناحق کی کشمکش
کہان ہان اتنا مجھے اختیار ہے کہ مین اُن دونون کو جانور بنا ہوا دکھا سکتا ہون اگر تم دیکھنا
چاہو۔ باقی مجھسے اس معاملہ مین گفتگو نہ کرو ؎ من کجا کشمکش رد و قبول لم زکجا ؎
اُسکی یہ اُکھڑی اُکھڑی باتین سنکر مین خوفزدہ ہو کر چپکی ہو رہی مجھے ڈر یہ تھا کہ کہین یہ میرا بھی وہی درجہ
نہ کرے جب اُسنے مجھے ساکت دیکھا وہ کھلکھلا کر یہ کہنے لگا۔ پیاری مین پہلے تمھاری خدمت مین
عرض کر چکا ہون کہ ہر کام مرضی پر منحصر ہے۔ اگر تم برضا میری محبت قبول کرتی ہو مین بھی موجود

ہون اور جو تمھین منظور نہین ہے مین زیادہ زور نہین ڈالتا -
مین نے اپنی اُسی گھبراہٹ اور پریشانی مین - کیا مین یہان سے نجات حاصل کر سکتی ہون -
شلطامی - ہان کیون نہین - مگر مین تمھین جتا دیتا ہون کہ تمھارے لیے جنگل در جنگل بھٹکتے پھرنا مناسب نہ ہوگا میرے یہان سے رہائی پانا کچھ بھی بات نہین ہے مگر اے پیاری تم جانو اگر تمنے آیندہ نتائج پر غور نہ کیا تو سخت سے سخت مہلک مصائب مین گرفتار ہو جاؤگی - احسان جتانے سے زیادہ چھچھوراپن جانتا ہون کوئی نہین ہوگا لیکن پھر یہ بھی صحیح ہے

دو چیز تیرۂ عقل ست دم فرو بستن
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

ناچار تمھاری بیکسی کی حالت کا نقشہ کھینچنا لازم آیا - وہ اچھا تھا کہ تم طعمۂ امواج قہر انگیز ہو جاتین وہ اچھا تھا کہ تم غضب خیز لہرون کی نذر ہو جاتین - وہ بھلا ہوتا کہ تمھاری جان زار پھڑک پھڑک کر نکل جاتی کیا وہ نظارہ قابل دید ہوتا کہ تم تختہ پر پھڑک کر جان دیدیتین - افسوس ایسی حالت مین مین نے تمھاری کتنی مدد کی اور کس قدر پھرتی کرکے تمھین کنارۂ موت سے نجات دی - پیاری کیا تم نہین جانتین کہ مین تمپر مرتا ہون اور یقیناً یہ بھی تم جانتی ہوگی کہ تم میرے قبضہ مین ہو مین سب کچھ ناجائز برتاؤ تمھارے ساتھ کر سکتا ہون مگر مین نہین توبہ توبہ ہرگز نہین - مین اپنی محبت فروخت کرتا ہون کیا تم خریدتی ہو -
مین بیشک تمھارے عظیم الشان احسانات کا بہن شکریہ ادا کرتی ہون اور اسکا بھی مین اعتراف کرتی ہون کہ مین تمھارے قبضہ مین ہون اور یقیناً یہ بھی ہے کہ تم مجھ سے ہر قسم کا ناجائز برتاؤ کر سکتے ہو مگر نہ مین نے تمسے مدد کی خواہش کی نہ مین اب التجا کرتی ہون کہ تم میری دستگیری کرو اگر خدا کو جان بچانی تھی وہ بچا سکتا تھا کیا ضرور تھا کہ تمھاری ہی مدد درکار ہوتی - خیر تم نے یہ احسان کیا میرا فرض ہے کہ تمام عمر اس سے سبکدوش نہ ہون اور ہمیشہ جب موقع ہو مین تمھاری احسانمندی ظاہر کرون لیکن اس نجات دینے اور موت سے بچا لینے کا آپ معاوضہ چاہتے ہین اور وہ معاوضہ یہ ہے کہ مین آپ کی ملک بنکر رہون یہ کیونکر ہو سکتا ہے پھر آپکا احسان ہی کیا ہوا اسکے یہ معنی ہین کہ آپنے میری جان صرف اپنے فائدہ کے لیے بچائی ہے - یہ مین جانتی ہون کہ آپ جیسا امیر کبیر شہنشاہ بحر و بر خلیق متین سنجیدہ نہین مل سکتا مگر کسی نے یہ بھی سچ کہا ہے

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

میری طبیعت کا میلان ہی تمھاری طرف نہین ہوتا اسکو مین کیا کرون -
شلطامی - گرما کر مگر پھر اپنے کو ضبط کر کے - مجھے اے پیاری شہزادی یہ ہرگز امید نہ تھی کہ تم ایسی باتین

کردگی ورنہ مجھے ضرورت کیا تھی کہ مین تمھین ایسی نازک حالت سے نجات دیتا۔ افسوس ہی کہ میرے اتنے عظیم الشان احسان نے تمھارے دل پر ذرا بھی اپنا اثر نہین ڈالا۔ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ مگر اب مین تمسے صاف صاف کہتا ہون کہ اگر تم مجھے قبول نہ کردگی تو تمھارے لیئے اچھا نہوگا پھر تم پچھتاؤگی کہ مین نے کیا کیا کیون نہیں اسکی نصیحت مان لی

مین - دلیرانہ اور کسی قدر تحکمانہ لہجہ مین - یہ تو مین بخوبی جانتی ہون کہ ایک مظلوم انسان کو ایک قہرناک جن سے ہرگز امید بہتری نہین ہوسکتی لیکن ساتھ ہی اسکے مین یہ بھی کہتی ہون کہ اگر تم میرے ناحق ایذا دینے اور ستانے مین قوی ہو خداوند تمسے اسکا عوض لینے مین قوی تر ہی - آپ کیا ہین اگر میری قسمت مین مصیبتین اور سختیان ہی لکھی گئی ہین تم انکے زائل کرنے کی بھی ہرگز طاقت نہین رکھتے - بظاہر تمھین یہ دکھائی دیتا ہی کہ میرا کوئی وارث نہین ہی نہ ایسا کوئی ہی کہ میری ڈھارس بندھوائے اور میری دستگیری کرے مگر یہ بھی تم سمجھ لو کہ میرا اصلی مددگار اور مختلف تکالیف سے نجات دینے والا میرا خاوند ہی جسکی مٹھی مین میری اور تمھاری دونون کی جانین ہین

شلطامی - آنکھین نکال کر - ان سب باتون کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم ایسے قیدخانہ مین ڈالی جاؤگی کہ جہان تکلیفون کی حد ہوگئی ہی اور آدمی تو آدمی جن اُس قیدخانہ کا نام سنکر تھرا جاتے ہین -

مین - اپنی اُسی بے پروائی سے - اگر میری قسمت مین یہی لکھا ہوا ہی بہت خوب مین بھی اسکے لیے مستعد ہون کیا مضائقہ ہی - جب خدا ہی کو منظور ہے کہ مجھے ان ان مصیبتون مین گرفتار کرے مجھے بھی انکار نہین ہے - جو کچھ کرتا ہے وہ اپنے بندہ کے لیے اچھا ہی کرتا ہے -

جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہے کریگا — یہ بات حکومت کی اُسی کو ہی سزا ہے

شلطامی - پیاری یہ باتین تم جب ہی تک بناتی ہو کہ تم نے وہ قیدخانہ نہین دیکھا ایک نظر بھی اگر تم قیدخانہ دیکھ لوگی تو یہ ساری باتین بھول جاؤگی اونٹ جب پہاڑ کے نیچے آتا ہی اُسوقت اُسے کھلتا ہی کہ مجھسے بھی بلند دنیا مین کوئی چیز پیدا ہوئی ہی ہاے یہ کسی نے سچ کہا ہی - قدر عافیت کسی داند کہ بہ مصیبتی گرفتار آید -

(یکایک چونک کر) ہاے اے شہزادی پھر مین یہی کہتا ہون کہ تم میرا کہنا مان جاؤ - دیکھو جس محل مین تم بیٹھی ہوئی ہو دنیا کے پردہ پر کسی بڑے سے بڑے سلطان کو بھی یہ نصیب نہین ہوا (کھڑکی کھولکر) دیکھو یہ باغ ہی کرورہا روپے کی لاگت سے تیار ہوا ہی اگر تم کسی عظیم شان سلطان سے بھی بیاہی جاؤگی جب بھی تمھین یہ باغ دیکھنا اور یہان کی سیر کرنا نصیب نہوگا - اس باغ مین صرف ٹہلنا اور ہوا کھانا کافی ہی - شراب

پینے کی کوئی ضرورت نہین ہی ایک جھوکا ہوا کا لگا اور طبیعت وجد انگیز خوشی مین سرشار ہو گئی اس قدر نشہ ہو جاتا ہی کہ جیسے نصف شیشہ شراب کا خالی کر دیا۔ اور مین تمھین کیا بتاؤن بڑی بات یہ ہی کہ جس چیز کی تم خواہش کر کے آئینہ مین دیکھو وہ چشم زدن سے بھی پہلے تمھارے آگے موجود ہو جائیگی پھر اس سے زیادہ بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہی کہ ایسی آرام کی جگہہ سے تم ناکام چلی جاؤ اور گوناگون غیر مترقبہ نعمتون پر لات مارو مین۔ اپنے اسی دلیرانہ لہجہ مین تمھاری یہ باتین مین نے خوب سنین اور مجھے اچھی طرح اسکا اندازہ ہو گیا کہ اس سے بہتر دنیا مین نہ مجھے مکان مل سکتا ہی اور نہ باغ لیکن مین کیا کرون یہ باغ میرے آگے خارستان ہے اور یہ محل ایک قیدخانہ سے کم نہین ہی اس لیے کہ میرے جگری دوست میری سبب راحت تو جانور ہو جاوین اور مین ایسا عیش کرون لعنت ہی میرے ایسے عیش پر اور تف ہی میرے باغ کی ہوا کھانے پر یہ کہکر مین بیتاب ہو گئی اور میرا یہ جی چاہا کہ مین گریبان پھاڑ کر نکل جاؤن آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو ٹپکنے لگے اور میری یہ کیفیت ہوئی کہ مین خودکشی کر لون نہ مجھے قہرناک جن کا خیال رہا اور نہ اپنی تقییدی حالت کا میری زبان سے بے ساختہ تمھین یاد کر کے یہ نکل گیا۔

بیاکہ بادلم آن می کند پریشانی    کہ غمزۂ تو نہ کردست بامسلمانی
زدیدہ فتنی و مردم ہمہ نفس فریاد    کہ میتو مردم و انگاہ چنین بآسانی
کسیکہ تشنۂ لب نازنست میداند    کہ موج آب حیاتست جبین پیشانی

شلطامی۔ آزردہ ہو کر اور اپنے مطلب پر مایوسی ظاہر کر کے افسوس صد افسوس کہ تم اپنی بدقسمتی مین اول نمبر ہو۔ مین نے اپنے سمجھانے کا حق ادا کر دیا آگے تمھین اختیار ہے چاہے مانو اور چاہے نہ مانو

نا نصیحت بجاے خود کردیم    روزگارے درین بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت تو    بر رسولان بلاغ باشد و بس

لیکن پھر بھی میرا فرض ہی کہ تمھین کئی دن کی اور بھی مہلت دو دن مین جاتا ہون اور تمھین تنہا فکر کرنے کے لیے چھوڑتا ہون تین دن کے بعد مین پھر آؤنگا اور تم سے انفصالی یا انقطاعی بات سنونگا۔

یہ کہکر وہ قہرناک جن چلتا بنا اور مجھے اُس ایک موتی کے محل مین تنہا فکر کرتا ہوا چھوڑا۔

اُسکے جانے کے بعد دروازہ خود بخود بند ہو گیا اور مین نے اپنے حال اور آئینہ قسمت پر خون کے آنسو بہانے شروع کیے کبھی مین تمھارا خیال کرتی تھی کہ شاید مجھے ڈرانے کے لیے اسنے یہ کہدیا ہی کہ عمرو عیار اور یوسف گدھا

گھوڑا بنا دیے گئے یا واقعی ایسا ہی ہوا ہے پھر میں اپنی آیندہ قسمت پر خیال کرتی تھی کہ دیکھیے یہ قہرناک جن میرے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔

پیارے یوسف اور عمرو عیار تمھیں یہ سنکر تعجب ہوگا کہ نہ میں نے خود کھانے کی تین دن تک خواہش کی اور نہ کسی نے درخواست کی لخت دل کھانے کو اور خون جگر پینے کو میرے لیے کافی تھے تین دن کا صاف کڑاکا مجھ پر گذر گیا نہ کوئی میرے پاس اس اثنا میں آکر پھٹکا نہ میں کسی کے پاس گئی۔ چوتھے دن علی الصباح شلطامی آیا جب تک اُسنے اپنا نام نہ بتایا میں نے نہیں پہچانا اس لیے کہ نہ وہ اسکی صورت رہی تھی نہ وہ جوانی کا شباب نہ وہ حسن اور نہ وہ ہنس مکھ چہرہ۔ ایک کھوسٹ بوڑھا معلوم ہوتا تھا دونوں آنکھیں گڑھے میں گھسی ہوئی گلے چپکے ہوئے ایک عجیب بدہیئت کہ جسکی صورت دیکھتے ہی میں دہل گئی کہ کہیں شلطامی نے ملک الموت کو تو مجھے دہشت دینے کے لیے نہیں بھیجا ہے میں ڈر کر اُٹھ بیٹھی۔

بوڑھا۔ نہیں نہیں تم ڈرو نہیں میں وہی چاہنے والا دوست شلطامی ہوں چونکہ یہ میری اصلی صورت ہے اس لیے اس شکل کو بھی تمھیں دکھا دیتا ہوں۔ میں جب اس شکل میں آتا ہوں کہ یا تو مجھے کسی اپنے دوست سے ملنے جانا ہو یا تم جیسی نامہربان حسینہ کی خدمت میں حاضر ہونا ہو۔ تو بیان کرو کہ تین دن میں تمنے کیا سوچا ہمیشہ مجھے اس کریہ صورت میں دیکھنا چاہتی ہو یا اُسی نوخیز جوانی کی شکل میں اگر تم راضی ہوگئیں تو محل باغ سب تمھارا ہے اور جو تم راضی نہیں ہوئیں تو تم دیکھ لینا جو تمھارے نصیب میں لکھا ہوا ہے۔ خوب سمجھ کر جواب دینا

میں۔ جواب کیا دوں مجھے ہرگز منظور نہیں ہے کہ میں تمھاری بیوی بنوں اب جو کچھ تمھارا جی چاہے وہ کرو۔

شلطامی۔ اپنے زرد زرد دانت نکوس کر۔ نہیں مانتیں نہیں مانتیں۔ دیکھو پچھتاؤ گی پھر کچھ نہیں ہوگا لاکھ کچھ تڑپو گی مگر وہ تڑپنا سود نہ دیگا۔ تمھارے دوست جانور بنا دیے گئے وہ اتنی مصیبت میں گرفتار نہیں ہیں جتنی تم ہوگی۔ یہ باتیں اُسنے ایسی ناک میں بولیں کہ میں سناٹے میں دنگ ہوگئی اور از خود میری طبیعت پر ایک خوف طاری ہوگیا۔

میں۔ خوف پر بھی اُسی دلیرانہ جرأت میں۔ کچھ پروا نہیں ہے جو تیرا جی چاہے کر موجود ہوں۔

شلطامی۔ ایک سخت بھیانک آواز میں نہیں مانتی او ناشائستہ بدسرشت عورت نہیں مانتی۔ بتاؤں

یہ سنتے ہی میرے تن بدن میں مرچیں لگ گئیں گو یہ جانتی تھی کہ میں اسکے قبضہ میں ہوں لیکن پھر بھی مارے غضب کے مجھے ہوش نہ رہا میں غضبناک شیرنی کی طرح اُسپر جھپٹی اور یہ دل چاہا کہ اسکی ہڈیاں تک چبا جاؤں۔ جوں ہی

مین نے اُسپر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اُسنے ایک پتھر مارا اور ایک چیخ ماری مین اُس پتھر کی ضرب سے بیہوش ہوگئی میری آنکھ جو کھُلی تو مین نے اپنے کو ایک ایسے قید خانہ مین مقید دیکھا کہ جہاں سے آسمان نہ دکھائی دیتا تھا ناپاک جانور مثلاً گھونسین چوہے چھچھوندرین کثرت سے ادھر اُدھر پھرتی دیکھین میلا چارون طرف پڑا ہوا ملاحظہ کیا اسقدر بدبُو اُٹھتی ہوئی سونگھی کہ مین تڑاخ سے پیچھے جا پڑی جب مجھے ہوش آیا تو پھر وہی غلیظ کوٹھری اور وہی مکروہ جانور دیکھے۔ اُنکی سنت بھر کی صحبت سخت عذاب ہوگئی ہر چند مین روتی ہون اور چیختی ہون لیکن وہان کون سنتا ہے کبھی ناک پر ہاتھ رکھ لیتی تھی اور کبھی آنکھین بند کر لیتی تھی وہ گھونسین اور چھچھوندرین مجھ سے آآکر لپٹنے لگین کبھی مین چیخ کر ادھر ہو جاتی ہون اور کبھی اُدھر لیکن وہ پیچھا نہین چھوڑتین پیارے مین کیا بیان کرون کہ مجھپر کیا گذری اور مین نے کیا کیا مصیبت سہی موت کی آرزو کرنے لگی لیکن وہان موت کا پتہ بھی نہ تھا دو دن جب مجھے اُس کوٹھری مین ہوگئے تو سڑا ہوا گوشت اور پھپوند لگی روٹی ایک حبشی خوک اور ناک بہتا ہوا میرے پاس لایا اور اُسنے چٹیا پکڑ کر اپنے چوب نیلم سیل کیا اور بعد ازان وہ گوشت و روٹی میرے آگے رکھی۔ اور گنگناتی ہوئی آواز مین کہا اے پاجی بدبخت عورت کھا۔

مین نے اُسکی سخت اور درست بات کا جواب نہ دیا پھر اُسنے اپنا لوہے کا ڈنڈا جو اُسکے ہاتھ مین تھا اُٹھا کر کہا۔ کھا اے پاجی عورت بدبخت کھا۔ گو میری ایسی نازک حالت تھی اور مین مار بھی کھا چکی تھی لیکن مجھے اُسکی یہ باتین سخت بُری معلوم ہوئین بس یہ جی چاہا کہ اسپر ایک جھپٹا مارون اور اسکا فیصلہ کر دون مگر یہ میری نری حماقت تھی بھلا اس قہرناک کریہ منظر دیو سے مین مقابلہ کیونکر کر سکتی تھی۔ اُسکی شکل کا کچھ ایسا رعب بیٹھا کہ مین ڈر گئی اور جھجک کر پیچھے ہٹ گئی۔

دیو۔ گنگناتی ہوئی آواز مین۔ کیون تو ہمپر حملہ کرنا چاہتی ہے تو نے ہمارے آقا شلطامی پر حملہ کر کے کیا لیا جو ہمپر حملہ کر کے تجھے حاصل ہوگا یہ کوٹھری جہان تو مقید ہے یہ ایسی تکلیف دہ نہین ہے اس سے دس حصے زیادہ اور بھی کوٹھریان ہین۔ جہان تجھے عنقریب مقید کیا جائیگا۔ مین نے ایسی ڈھیٹ عورت نہین دیکھی جیسی تو ہے کم بخت بُرائی کیا تھی اگر تو شلطامی کی بیوی بن جاتی۔ عمرو عیار اور یوسف تو گئے گذرے ہوئے ایک گدھا بنا اور ایک گھوڑا بن گیا۔

مین۔ گھبرا کر اور منت و عاجزی کر کے۔ مین کیونکر اس سخت قید خانہ سے رہائی پاؤنگی مجھے سخت تکلیف ہے۔

دیو ہنسکر۔ تو ایک نابکار غصیلی عورت ہے تو نے شہنشاہ پر حملہ کیا اور تو نے مجھپر بھی حملہ کرنا چاہا تھا رہائی

اکروہ اور غلیظ قید خانہ مین شہزادی سمیس سے دیو باتین کر رہا ہے اور لوہے کے ڈنڈے سے خوف دیتا ہے گھونسین چھچوندرین اِدھر اُدھر دوڑ رہی ہین



کہا آپ باہر تشریف لائیں
میں۔کیا میرے لیے شلطامی کا حکم رہائی آگیا۔تمہارا آنا مبارک ہو۔اب مجھے کہاں لے جاؤ گی۔
خواصیں۔شلطامی جس نے آپ کو اتنی مدت تک ایسے کرِیہ قید خانہ میں مقید کر رکھا تھا وہ نہایت تکلیف اور خواری سے قتل کر دیا گیا! اب تم ایسی جگہ لیجائی جا رہی ہو کہ جہاں تم اپنے بچھڑے ہوؤ دوستوں سے ملوگی
میں کھلکھلا کر۔کیا عمرو عیار اور یوسف سے۔یہ کہکر مجھ پر حالت غشی طاری ہو گئی۔یہ میں نہیں کہہ سکتی کہ میں کتنی دیر تک بیہوش رہی۔ہاں جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے سر کو ایک خواص کے زانو پر دیکھا اور چند خواصوں کو اپنے پر کیوڑہ وغیرہ چھڑکتے ہوے پایا۔
خواص۔حضور شہزادی صاحب آپ اُٹھیں اور اپنے بچھڑے ہوے دوستوں کے دیدار سے مشرف ہو جیے۔
میں۔کیا تم عمرو عیار اور یوسف کی نسبت کہتی ہو۔
خواص۔ہاں ہاں ہی دو صاحبوں کی نسبت عرض کرتی ہوں۔
یہ سنکر میں اُٹھ بیٹھی اور پر شوق قدموں میں ان کے ساتھ چلی بس پھر میں تمہارے پاس آکر پہونچی۔ اور جو کچھ بعد ازاں میں وہ تمہیں بھی معلوم ہے اور میں بھی جانتی ہوں۔
یہاں شہزادی ہمیس نے اپنی رام کہانی ختم کی جب تک شہزادی یہ کہتی رہی ہم سب روتے رہے۔روتے روتے ہماری ہچکی بھی بندھ گئی تھی۔
اُس دن ہم میں یہ تاب نہ تھی کہ ہم سب پیاری مریم کی سرگذشت سُنتے۔دوسرے دن پیاری مریم میری درخواست پر مجھ سے یہ بیان کرنے لگی۔

## مریم کسان کی لڑکی کی سرگذشت

میں اپنی سرگذشت کیا بیان کروں شہزادی ہمیس کی گذشتہ حالت سنکر میرا دل اب تک قابو کا نہیں ہے لیکن خیر جو کچھ مجھ پر گذری ہے وہ بھی بیان کر دیتی ہوں۔پیارے عمرو عیار جب میں تمہارے ساتھ گرفتار ہوئی اور مجھے وہ سوار لیکر بھاگے۔مجھے یقین ہو چکا تھا کہ تم قتل کیے گئے کیونکہ میرے سامنے تمہاری جو کچھ کیفیت ہوئی تھی وہ میں نے خود ملاحظہ کی تھی۔اس میرے یقین کو استواری اور بھی یوں ہوئی کہ جب میں غل مچا مچا کر رونے لگی تو ایک سوار نے مجھسے یہ کہا اے مریم جسکے لیے تو رو رہی ہے وہ قتل کیا گیا۔یہ سنتے ہی میں اور بھی غل مچا مچا کر رونے لگی یہانتک کہ میں بیہوش ہو گئی جب مجھے ہوش آیا تو میں نے اپنے کو یونان والے سکہ

مجھ پر جو دیکھا میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور پھر میں نے غل مچانا شروع کیا - میرے غل مچانے سے چند خواصیں نہایت ادب سے میرے پاس آئیں اور کہا آپ کا غل مچانا بے سود ہے آپ شور مچا کر اپنی جان ناحق تہلکہ میں ڈالتی ہیں - آج اکیس دن کے بعد آپ ہوش میں آئی ہیں آپ میں مطلق قوت نہیں ہے
میں - ہے ہے یہاں مجھے کون لے آیا میرا پیارا دولھا عمرو عیار کہاں ہے -
خواصیں - عمرو عیار ایک مجہول شخص کو دولھا بنا کر کیا کرو گی شہزادہ یونان تم پر اپنی جان فدا کرتا ہے اسکی طرف توجہ کرو -
یہ سنتے ہی میرا ناطقہ بند ہو گیا اور میں ڈر کے مارے کانپنے لگی - پھر مجھے خواصوں نے دوائی پلائی دوائی ایسی قوی تھی کہ میری آنکھیں کھلیں - جب وہ خواصیں دوائی پلا کر چلی گئیں تو ایک ضعیفہ میرے پاس آئی اور اُسنے نہایت آہستہ اور دھیمے لہجہ میں یہ کہا -
خوش ہو لے پیاری مریم کہ اب تم تندرست ہونے پر شہزادہ یونان کی بیوی بنائی جاؤ گی - شہزادہ یونان تم پر اپنی جان قربان کرتا ہے -
میں - میری شادی تو عمرو عیار سے ہو گئی وہ میرا دولھا ہے شہزادہ یونان سے میں کیونکر شادی کر سکتی ہوں
بڑھیا - بیٹی عمرو عیار تو مارا گیا اب تم تنہا کیونکر رہو گی بہتر ہے کہ تم شہزادہ یونان کو دولھا بنانا پسند کرو -
میں - نہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے وہ تو میرے خاوند کا قاتل ہے اس سے میں کبھی شادی نہیں کرنے کی -
غرض بڑھیا سے میری خوب جھک جھک ہوئی وہ بڑھیا رحمدل اور انصاف پسند تھی مجھ سے ہمدردانہ طور پر یہ کہنے لگی بیٹی تجھے اختیار ہے چاہے جو کچھ تو کر مگر ابھی زبان سے نہ نکالیو بلکہ جو کوئی تجھے آکر مبارکباد دے تو بظاہر خوش ہو اور اسکا خیر مقدم کر - دیکھ اگر موقع ہوا تو تجھے اس بلا سے نجات دلوا دونگی اور جو تو نے ابھی شہزادہ سے نفرت ظاہر کی تو تیری جان تہلکہ میں پڑ جائیگی اور پھر تجھپر آفت آکر پڑیگی یہ ظاہر ہے کہ تو اسکے قبضہ میں آگئی ہے -
اسکی یہ ہمدردانہ اور مشفقانہ گفتگو سنکر میں بہت خوش ہوئی اور میں نے پھر اس سے التجائی لہجہ میں دریافت کیا کہ خدا کے لیئے میری بجائے مادر مہربان تم سچ کہنا عمرو عیار مارا گیا یا زندہ ہے -
بڑھیا - یہ میں نہیں کہہ سکتی کہ عمرو عیار مارا گیا یا نہیں لیکن ہاں اتنا کہہ سکتی ہوں کہ کوئی انقطاعی خبر اسکے قتل ہونے کی نہیں آئی - تو خاطر جمع رکھ اسکی بھی میں تجھے تحقیق کر دونگی مگر خدا کے لیے بیٹی

جو کچھ مین نے نصیحت کی ہے اُسکو نقش دل کرلیجیو۔
شہزادہُ یونان ایک شریف اور نیک طینت شخص ہے وہ تجھپر ہرگز ظلم نہین کرنے کا لیکن یہ جب ہی تک ہی جب تک کہ تو اُسے ناراض نہ کریگی اور ہمیشہ وہ باتین کریگی کہ جس سے وہ خوش رہیگا۔ تیری عصمت پناہی اور بیکسی پر مجھے ترس آتا ہی پیاری تو گھبرائیو نہین اپنی قدرت کے موافق تیری مدد کرونگی آگے تیری تقدیر۔
یہ خیال کہ پیارے عمرو عیار تم قتل کیے گئے تذبذب مین پڑگیا اور اب مجھے شبہہ ہونے لگا اور مجھے اس امر کا بھی یقین ہوا کہ تم قطعی زندہ ہو گیا عجب ہی جو میرے تمھارے پھر بھی ملاقات ہو۔ مین شہزادہ سے کامل نفرت کرتی تھی وجہ یہ بھی کہ مین اُسے اپنے مظلوم اور بےگناہ باپ کا قاتل تصور کرتی تھی اور یہ بھی جانتی تھی کہ وہ تمھارا قاتل ہی گو تمھارے قتل مین بڑھیا کے کہنے سے شبہہ پڑگیا تھا میرا جی تو یہ چاہتا تھا کہ اپنے باپ اور تمھین یاد کرکے خوب روؤن پیٹون ڈاڑھین مار مار کر زاری کرون لیکن بڑھیا کے قیمتی نصائح کے نقوش میرے لوح دل پر نقش ہو گئے تھے اور مین بار بار یہی خیال کرتی تھی کہ شاید اگر میری جان بچ جاے تو مجھے اپنے دولھا عمرو عیار کے ملنے کا فخر حاصل ہو۔
جب مین مہینہ ڈیڑھ مہینے مین خوب تندرست ہو گئی اور میرے افسردہ رخساروں پر تندرستی کی سرخی جلوہ دینے لگی مجھے خواصین حمام مین لے گئین اور نہلا دھلا کر مجھے قیمتی کپڑے پہنائے مین ایک سجے سجائے محل مین لاکر بٹھائی گئی۔ مجھے ایک خواص نے پھر آکر یہ خوش خبری سنائی کہ آج تم شہزادہ یونان کے کمرہ مین پہونچائی جاؤگی۔ گو بظاہر مین نے اُس خواص کو انعام دیا لیکن دل مین میرا خون خشک ہو گیا! ایک قاتل سنسناہٹ اُٹھی اور میرے رگ و پے مین دوڑ گئی۔ مین مایوسانہ نظرون سے چارون طرف دیکھنے لگی اور ایسے شخص کو میری نظرین جستجو کرنے لگین کہ جو میری عصمت کو بچاوے۔ مین اسی کشمکش مین تھی کہ وہ بڑھیا میرے پاس آئی اور اُسنے مجھ سے یہ کہا کہ آج تمھین خوشخبری سنائی گئی ہوگی کہ تم خوابگاہ سلطانی مین جاؤگی۔
مین۔ نہایت افسردہ اور پژمردہ صورت بن۔ ہان آج یہ قہرناک حکم میرے کان مین تو پڑا ہے مگر دیکھیے اللہ کیا کرتا ہے۔
بڑھیا۔ مین نے سب تدبیرین کرلین اب میرے بس کی کوئی بات نہین رہی ہان ایک تیسی تعویذ مین تم سے بیان کرتی ہون اُسکو تم اپنے دامن سے باندھ لو تمھین ہر قسم کی تکلیف سے نجات دیگا۔

مین - اچھی وہ کیا ہی بتاؤ - میری رائے یہ ہی کہ مین خودکشی کر لون - مین یہ نہین چاہتی کہ میری عصمت کا تاج اُتارا جائے اور مین زندہ رہون -

بڑھیا - دیکھو بیٹی سنو - خودکشی کرنا سخت بُرا ہے بلکہ حرام موت مرنا ہی - گھبرانے کی کوئی بات نہین ہی مین جو کچھ سمجھاتی ہون اُسکو خوب سمجھ لو مین جانتی ہون کہ تمپر کسی قسم کی آنچ نہین آئیگی - وہ یہ ہی کہ اگر تم واقعی عصمت پناہ ہو اور تمھارا مستقل عزم ہی کہ تم عصمت بچانیکے لیے اپنی جان کھو دو - تو تمپر کوئی دست درازی نہین کر سکتا -

مین - کیا یہ بات - واقعی مین اپنی مستقل طبیعت اور عصمت پناہی طینت سے بچ سکتی ہون - یہ مین نے ایسی حیرت اور استعجاب سے کہا وہ بھی ششدر رہ گئی اور اُسنے متعجب ہو کر کہا کچھ تعجب کی بات نہین ہی - دشمن اگر تو یست نگہبان قوی تر ست - خداوند پر نگاہ رکھو وہ سب مشکلین آسان کریگا - اور اسکے ساتھ ہی مین اور بھی خوشخبری تمھین سناتی ہون وہ یہ ہی کہ جب تمھین شہزادہ یونان عصمت پناہ سمجھ لیگا اور اُسے یقین ہو جائیگا کہ تم پاکباز اور مقدس خاتون ہو وہ پھر تمھارے قدمون کے نیچے آنکھین بچھا دیگا اور تمھارا تمام عمر کا غلام بن جائے گا -

بڑھیا یہ باتین کر رہی تھی کہ اتنے مین دو خواصین بڑھیا کو بلانے آئین وہ فوراً اُنکے ساتھ اُٹھکر چلی گئی - مین تنہا خیال کرتی ہوئی رہ گئی گو بڑھیا نے ایسی طمانیت بخش باتین کی تھین مگر پھر بھی میرا کلیجہ دھڑک رہا تھا میرے تن بدن پر رعشہ چھا گیا تھا - اور مجھے موت سوجھتی تھی کبھی ارادہ کرتی تھی کہ مین قلعہ کی کھڑکیون مین سے اپنے کو پھینک دون مگر پھر جان عزیز معلوم ہوتی تھی اور ایسی حرام موت مرنے کو دل نہین چاہتا تھا -

غرض اسی کشمکش مین وہ وقت آیا کہ میری طلبی کی گھنٹی شہزادہ کے محل مین بجی - بارہ خواصین مجھے لینے کو آئین سب زرق برق تھین - نہایت تپاک سے پھولون کی بوچھار کرتی ہوئی مجھے محل مین پہونچایا جس کمرہ مین کہ مین پہونچائی گئی وہ لاکھون روپے کی قیمتی اشیا سے سجایا گیا تھا چارون طرف عطر کا چھڑکاؤ ہوا تھا - اور چھپر کھٹ پر پھولون کا بچھونا ہو رہا تھا صدہا فوارے چھُوٹ رہے تھے جن مین سے جھین جھین پھوار عطر کی برس رہی تھی - میرا بیان کمرہ کی تعریف مین ناکافی ثابت ہوگا اسلیے مین اصل واقعہ کا بیان کرتی ہون جس وقت شہزادہ یونان میرے کمرہ مین آیا - بالکل دولھا بنا ہوا تھا - اسکی شکل و شباہت بیان کرنے کی بھی مین تکلیف گوارا نہ کرونگی صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ وہ حسینان جہان کا عطر تھا -

مریم سجے ہوئے کمرہ مین بیٹھی ہوئی ہے اور شہزادہ یونان داخل ہوا ہے



اُسکے آتے ہی مین کھڑی ہوگئی اور مین نے نہایت ادب سے جیساکہ بڑھیا نے بتایا تھا سلام کیا۔ اسنے مسکراکر جواب دیا۔ پھر وہ جس چھپرکھٹ پہ مین بیٹھی ہوئی تھی میرے پاس آ بیٹھا اور نہایت اخلاق اور موسیقی خیز صدا مین کہا پیاری مریم تم اچھی ہو۔

مین۔ حضور کی جان و مال کو دعا دیتی ہون۔ خدا کرے آپ ہمیشہ مجھپر ایسے ہی مہربان رہین۔

شہزادہ۔ مجھے یہ امید نہ تھی کہ تم اتنی جلد صحیح و سالم ہو جاؤ گی کیونکہ پندرہ سولہ دن ہوے مین نے تمھین ایک نگاہ دیکھا تھا اُس وقت تم زرد ہو رہی تھین۔ پیاری مین تمھین ایک خوشخبری دیتا ہون اور وہ یہ ہے کہ جن سوارون نے تمھارے بے گناہ باپ کو قتل کیا تھا اُنکا سر مین نے کولھوین پلواکر کچلوا دیا۔ کیونکہ میری ہرگز یہ اجازت نہ تھی کہ تمپر یہ شدید مظالم توڑے جائین۔

شہزادہ نے صرف میرے باپ کے قتل کا ذکر کیا اور تمھارا نام بھی نہین لیا اس سے مجھے اور بھی امید ہوگئی اور قریب قریب یقین ہوتا چلا کہ تم زندہ ہو۔ ہان مین نے مناسب نہین سمجھا کہ تمھاری بابت شہزادۂ یونان سے کچھ سوال کرتی۔

مین۔ آنکھون مین یون ہی سے آنسو ڈبڈبا کر۔ مین آپکی لونڈی ہون میرا باپ آپکا غلام تھا آپنے اسکی خونبہالی نہ صرف عدل کیا بلکہ مجھ مظلومہ کے بجھے ہوے دل کو کھلا دیا۔ ہم آپکی رعیت ہین اگر حضور ایسا انصاف نہ کرینگے تو ہمارا بچنا مشکل ہے ہماری زندگی صرف آپکی توجہ پر منحصر ہے۔ میری ان باتون نے شہزادۂ یونان کو بہت شاد کیا کیونکہ میری ان مودبانہ باتون سے وہ یہ سمجھا کہ میری طرف اسکا التفات ہے حالانکہ دل مین مین اُس سے سخت متنفر تھی۔

وہ اور بھی میرے قریب آ بیٹھا اور پھر مجھ سے اِدھر اُدھر کی لگاوٹ کی باتین کرنے لگا مین نے ان باتون پر کچھ بے التفاتی ظاہر کی۔

وہ میری یہ بے محابا ادا دیکھکر چونکتا ہوا پھر اُسنے میلان کیا پھر مین نے کچھ بیرخی کی اسنے اور بھی اپنا میلان طبیعت ظاہر کیا تیسری بار مین نے صریحی اعراض کیا اور دبی زبان سے یہ فقرہ بھی میرے منھ سے نکل گیا۔ کیا حضور اس شرف سے مجھے محروم رکھین گے۔

میرے اس فقرہ کا مطلب وہ اپنے مدعا کے موافق سمجھا اور پھر اُسنے آزادانہ میری طرف میلان کیا جبکہ میری زبان سے یہ سرزد ہوا۔ کیا یہ خلاف فطرت سلطانی نہین ہے۔

میری

میری یہ بات شہزادۂ یونان کو سخت ناگوار گذری وہ فوراً میرے پاس سے الگ ہو بیٹھا اور اُسنے آنکھیں بدلکر مجھسے یہ استفسار کیا۔ آے کسان کی لڑکی کیا تو میری بیگم بننا نہیں چاہتی کیا تیری یہ خواہش نہیں ہے کہ مین تجھے اپنی تمام حرم سرا مین ممتاز کرون ۔ اور تمام یونان مین تو میری محبتی بیوی مشہور ہو۔

مین ۔ حضور مین ایک ادنی کسان کی لڑکی ہون یہ سخت گستاخی ہوگی اگر مین اپنے کو حضور کی بیگم تسلیم کراؤن گی مین تو حضور کی لونڈیون سے بھی کمتر ہون بھلا مین کہان اور شاہی بیگم بننا کجا ۔ مین اگر ایک خدمتگارنی کے طور پر رکھی جاؤن وہ بہتر ہوگا۔

شہزادۂ بولا اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی شرارت پیشہ خواص نے تجھے بہکا دیا ہی کہ تو یہ نخرے کیجیو تیری قدر چاہت بڑھے گی حالانکہ یہ تیرے ساتھ اُسنے دشمنی کی مین تجھے ویسے بھی دل سے چاہتا ہون تو ہرگز یہ ناز و نخرے جن کو مین سخت ناپسند کرتا ہون نہ کر اور میری طرف دل سے میلان کر تا کہ کام جان برآوے ۔

مین ۔ حضور خداوند نعمت کیا آپ معاف کرینگے اگر مین یہ عرض کرونگی کہ مجھے کسی نے نہین سمجھایا اور نہ یہ باتین سکھائین کہ شہزادہ صاحب بہادر کے آگے یہ ناز و انداز کرنا ۔ اگر مین ایسا کرتی ہون تو بیشک مین گردن زدنی ہون ۔ نہین بلکہ حضور ایسا مرنہ خیال فرمائین اصل یہ ہی کہ مین اپنے کو کسی طرح سے حضور خداوند خدائیگان کے لائق نہین خیال کرتی کجا ایک کسان کی لڑکی اور کہان شہزادۂ یونان ۔

ان باتون نے اُسے اور بھی برانگیختہ کیا اور وہ اپنی ترچھی نگاہین پھیر کر یہ گویا ہوا تحقیق تجھے بہکایا گیا ہی مگر مین تجھے سمجھاتا ہون کہ یہ باتین تجھے بیشک تہلکہ مین ڈالدینگی نہ صرف تجھکو بلکہ تیرے ساتھ تمام محل کو ۔ اگر تو اپنی اور تمام محل کی خیر چاہتی ہی تو دل کھولکر اپنے کو میرے حوالہ کردے اور جو تونے نہین کیا تو میری تلوار ہوگی اور تیری گردن ۔ خوب کان کھولکر سن لیجیو جو کچھ مین کہ رہا ہون ورنہ ابھی گردن ندارد ہو جائے گی ۔

مین ۔ کچھ روکھی پھیکی ہو کر ۔ تجھے اختیار ہے کہ تو مجھے قتل کر ڈال لیکن تو چاہے کہ میرے تاج عصمت کو اُتار ڈالے یہ ممکن نہین اب تجھ سے صاف کہتی ہون ۔

شہزادہ ۔ جھجک کر اور ننگی تلوار ہاتھ مین لے کر ۔ کیا واقعی تو عصمت پناہ ہے

مین ۔ ہان عصمت پناہ ہون تو تو نہین جانتا کہ خداوند مسیح کی مان کے ہم نام ہون تجھے معلوم نہین ہے کہ صاحب عصمت خواتین کا ساتھ خود خداوند تعالیٰ دیتا ہے تو نہین جانتا کہ اگر تو نے جبراً مجھپر دست درازی کی تو عنقریب قہر الٰہی مین مبتلا ہو جائے گا ۔

قہر الٰہی کے لفظ نے بظاہر اسپر نمایان اثر کیا - اسکی آمادگی مین کمی واقع ہوگئی اور قدرے خوف بھی اسکے چہرہ پر چھاگیا وہ پھر ملائم ہوا اور اُسنے آہستگی مین یہ کہا - مریم پیاری مریم آج سے نہین بلکہ زمانہ مدید سے مین تجھپر مرتا ہون - کون سی بُری بات تونے مجھ مین دیکھی کہ تجھے اتنی محبت پر بھی نفرت بڑھ گئی - تو دیکھ رہی ہے کہ جس قدر منت و عاجزی مین تجھ سے کررہا ہون آج تک مجھے یاد نہین پڑتا کہ مین نے کسی سے کی ہو اور یہ وجہ صرف تیرے حسن کا سبب ہے -

مین - نہایت لجاجت اور عاجزی سے - حضور نے جو کچھ فرمایا اُسکا مین شکریہ ادا نہین کرسکتی ہون بلکہ اگر مین اس نوازشانہ ارشاد پر اپنی جان بھی صدقہ کردون وہ بھی کم ہے لیکن صرف اگر غرض ہے تو یہ ہے کہ آپ میری طرف سے وہ خیال کھو دین جو آپ کی طبع مبارک کو جوشزن کررہا ہے اور صرف اس بدنصیب تصور کی وجہ سے خراب اور نفرت انگیز جذبے آپ کے مصفا قلب مین موجین مار رہے ہین - یون آپ کی مین لونڈی ہون اور مجھے لونڈی بننا فخر ہے - مین یہ چاہتی ہون کہ جس قدر مجھے اپنی عصمت کا پاس ہے اُسی قدر حضور پر نور کو بھی ہونا چاہیے اسلیے کہ ہم آپکی ادنی اور ارذل تر رعیت ہین آقا بجاے والدین کے ہوتا ہی اور پھر اُسپر آپ کا یہ برتاؤ -

میری ان شرم انگیز باتون نے پھر اُسے گرما دیا اور اب وہ میری طرف بڑھا نہ محبت و الفت سے بلکہ طیش انگیز غضب مین قریب آکر اُسنے بازو پکڑ لیا اور گرم گرم الفاظ مین یہ کہنے لگا - سُن او ادنی کسان کی لڑکی تیری تقدیر تجھے ایسی تکلیفون مین پھنسائے گی کہ تجھے چودہ طبق روشن ہو جائین گے - تو نہین جانتی کہ جو شخص میری بات کی تردید کرتا ہے مین اُسکو کیا سزا دیتا ہون - مین اُسکو زندہ دیوار مین چُنوا دیتا ہون - زندہ اُسکو جلوا کر مار ڈالتا ہون - اسکی گٹھری بنا کر قلعہ پر سے نیچے پھینک دیتا ہون - بورے مین لپیٹ کر دریا مین پھکوا دیتا ہون - بندھوا کر شکاری کتون سے پھڑوا دیتا ہون - اوکھلی مین سر ڈلوا کر کچلوا دیتا ہون - تکلے چُبھوا چُبھوا کر مروا ڈالتا ہون وغیرہ وغیرہ - اسی قسم کی بہت سی باتین مجھے روا ہین - اور اگر کوئی میری بات کی تردید نہین کرتا اور اسے نہین ٹالتا - اسے مین جاگیر دیتا ہون - خلعت پہناتا ہون - اپنا خاص مقرب بنالیتا ہون اُسے اپنی عزیز چیز بخشدیتا ہون - اسے باغ وقف کر دیتا ہون - غرض اُسے گونا گون عنایتون سے مالامال کر دیتا ہون کہ پھر وہ عالم کی تمام راحتون سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اُسسے

کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی میں کئی بار جتاچکا کہ میں تجھپر مرتا ہون - جون جون تو انکار کرتی ہی میرا اشتیاق بڑھتا جاتا ہے جو کچھ مین نے تجھسے عذاب رحمت کی بابت کہاہے اس مین سر مو تفاوت نہین ہے - اب بھی کچھ نہین گیا ہے - پیاری اور بہت پیاری مریم کیا تو میری محبت خریدنا چاہتی ہے کیا تو میری ممتاز بیگم بننا چاہتی ہے -

مین - کچھ دیر خاموش ہوکر آپنے پہلے سخت عذاب کے قہرناک مشاہدے کرائے - اور پھر عنایتون کے سبز باغ دکھائے - دونون پر مین نے غور کیا لیکن جب مین نے اپنی عصمت پر نظر کی تو مجھے معلوم ہوا کہ ان عنایتون کے سبز باغ سے میری عصمت قیمتی ہے - اور قیمتی بھی کیسی کہ اگر اسکی حفاظت مین اُن تکلیفون کو جو آپنے بیان فرمائی مین اس سے دہ چند زیادہ بھی آپ مجھپر توڑین گے مجھے عذر نہوگا اور نہ مین آف کرونگی - کیونکہ عصمت بچنے پر اگر تمام عالم کی مصیبتین مجھپر ٹوٹ جائین گی جنت کی گوناگون نعمتون سے مین اُنھین افضل تر سمجھونگی -

شہزادہ یونان - تھوڑی دور پیچھے سرک کر - معلوم ہوتا ہے کہ تیرے سر پر قضا کھیل رہی ہے - اور تو یہ سمجھتی ہے کہ صرف یہ ڈراوا ہی ڈراوا ہے تجھپر یہ آسیب نہین آئے گا مگر نہین مین تجھے یقین دلاتا ہون اور تو ہرگز میری بات کو خلاف واقعہ نہ جانیو کہ اگر تو نے میری مرضی پر کام نہ کیا تو تیری قسمت اُن ہی مجرمون کی سی ہوگی کہ جو سلطنت کے امن مین مخل ہوتے مین - یا جو سرکشی کرتے ہین اور اپنے بادشاہ کا حکم نہین مانتے -

جب گفتگو نے زیادہ طول کھینچا اور میرے گڑگڑیا نے اور منت وعاجزی سے بھی شہزادہ کی اٹھتی ہوئی لہردار خواہش نہ بجھی بلکہ اور زیادہ ہوتی گئی تو مین نے اپنی جان پر کھیل کر جھنجلا کر کہا سن اے شہزادہ یونان اب تک اپنی عصمت کے بچانے مین اپنی قدرت کے موافق کوشش کی ہے اب اسکی حفاظت میری قدرت سے نکل گئی اگر خداوند ہمارا منتقم حقیقی ہے اور وہ اپنے بندون کی عزت وعصمت کا پورا محافظ ہے تو وہ آپ میری حفاظت کرلے گا مجھے چندان اپنی عصمت کی حفاظت کا خیال نہ رہا تو جو کچھ تجھسے بن آئے کر مین تو اپنا کرتب کر چکی بہ فارغ البال ہوئی خوب فراغت پائی - میری ان باتون پر اُسنے قہقہہ مارا مگر اس قہقہہ مین زہر ملا ہوا قہر انگیز اور نفرت خیز غرور - حد سے زیادہ سخت اور قابل شرم عجب لبالب بھرا ہوا تھا - اس قہقہہ کے بعد

اسنے کمرہ کی چھت کی طرف دیکھکر کہا ٭ تفو باد بر چرخ گردان تفو ٭ ایسی ناقابل لڑکی چشم فلک نے بھی کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ دیکھیے آیندہ اسکی قسمت کیا ہوتی ہے۔

اسکے بعد پھر سکوت اسکا گلوگیر ہوا اور وہ خاموشانہ نیچی نیچی نگاہوں سے اِدھر اُدھر تکنے لگا پھر یکایک اسکی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور اُسکے تمام رونگٹے رونگٹے کو ہولناک طیش نے ٹھہرادیا۔ کالے اور زہرا سنے ناگ کی طرح پھنکارے مارنے لگا باچھوں مین غصّہ کے کف بھرے چلے آئے برہنہ تلوار ہاتھ مین تھی اور شہزادہ بار بار قہر آلود نگاہوں مین میری طرف دیکھ رہا تھا۔

مین بھی کن انکھیوں کن انکھیوں مین اُس کی جانب نگران رہی پہلے تو میری حالت ایک ڈری ہوئی بھیڑ یا گائے کی سی ہوگئی لیکن بعدازان مین دلیرانہ اسکی طرف نظر کرتی رہی جب مین نے اپنی دوامی خوشی صرف اپنی موت پر سمجھ لی تھی پھر بھلا مجھے خوف ہی کیا ہوتا۔ ایک کم بخت جان ہوتی ہے کہ جسکی محبت مین آدمی سر سے کوئین کھو دیتا ہے اور ایسی خلاف فطرت باتین اپنے اوپر گوارا کر لیتا ہے جو واقعی سخت نازیبا ہوتی ہین۔ مگر جب جان کی محبت جاتی رہی پھر کیا ہے۔ کیسا ہی قہرناک شہنشاہ ہو وہ ایک مردک سے بھی کم حقیقت جچتا ہے۔ یکایک پھر شہزادہ سنبھلا اور تلوار کو میری طرف آگے بڑھاکر کہا۔ کیا واقعی تو اس تلوار کی دھار کو اپنا خون چٹوانا چاہتی ہو کیا تیری خواہش ہے کہ اس سجے ہوے کمرہ مین تیرا خون بہے۔ کیا تیری یہ آرزو ہے کہ تو زمانہ سے ناکام جائے کیا تو اسی پر آمادہ ہے کہ اس عنفوان شباب مین تیرا سر خاک وخون مین لتھڑے۔

مین اس سے زیادہ تند اور تیز و درشت لہجہ مین۔ کچھ پروا نہین ہے اے غیر فطرت کام کی طرف رجوع ہونے والے شہزادے۔ گرچہ کچھ تیرا جی چاہے زیادہ جھک جھک ناحق کرتا ہے اگر تجھ مین کچھ بھی ہمت ہے اور تیری رگون مین شہزادگی کا خون ذرا بھی موجزن ہے اور تو کچھ بھی شجاع و بہادر ہے اور تجھے رمق برابر بھی اپنے قولون کا پاس ہے تو کر جو کچھ تیرا جی چاہے یا جسکے لیے تو اتنی آمادگی ظاہر کرتا ہے ٭ بیا تا چہ داری ز مردی وزور ٭

پیارے عمرو عیار تم جانتے ہو کہ ایسی حالت مین ایسی خلاف داب درشت باتین کس طرح ایک غصیلے شہزادہ کو بھڑکا سکتی ہین۔ اُسنے یہ بھی رستہ نہ دیکھا کہ مجھے زندہ دیوار مین چنوا دیتا یا گٹھری بنوا کر قلعہ پر سے پھکوا دیتا یا زندہ بورے مین لپیٹ کر دریا مین ڈبوا دیتا بلکہ اُسنے

بیتر ابدل کر غصہ مین ایک وار تلوار کا مجھپر کیا - مجھے معلوم بھی نہین ہوا پھر غصہ مین اُسنے دوسرا وار کیا مجھے جب بھی خبر نہ ہوئی مین اُسکی صورت دیکھکر مسکراتی رہی پھر دانت پیسکر اسنے نہایت درجہ کے جذبہ مین تیسرا وار کیا وہ بھی خالی گیا - تلوار گردن پر لگ کر ایسی چھٹ جاتی تھی کہ جیسے فولاد پر جب شہزادہ اپنے ان سخت حملون مین کامیاب نہین ہوا تو اُسنے ہاتھ بڑھاکر میری عطر بیز زلفون کو پکڑنا چاہا - اِدھر اُسکا ہاتھ میری طرف بڑھا اور اُدھر جھپٹ کر ایک ہاتھ نکلا اور میرے آگے سپر ہو گیا اور پھر ایک گرجتی ہوئی آواز آئی - اور وہ آواز یہ تھی "ہمین اس عصمت پناہ کسان کی لڑکی نے اپنا محافظ بنا دیا ہے اب اگر تو اس سے مخالفت کریگا تو ہم سے جنگ کرنے کے لیے آمادہ ہوجا"

اس آواز نے شہزادہ کے دل پر نہ صرف خوف کا اثر کیا بلکہ اُسکو میرا مطیع کردیا وہ تلوار پھینک کر میرے پیرون پر گر پڑا اور گڑگڑا کر اُسنے یہ عرض کیا اے عصمت پناہ خاتون خدا کے لیے تو میرا قصور معاف کر تجھسے زیادہ نیک بخت اور پاکباز عورت آج تک نہین دیکھی میری مجال نہین کہ مین تجھ سے مخالفت کرکے خداوند سے جنگ کرنے پر آمادہ ہون -

مین - شہزادہ کا سر اپنے قدمون پر سے اُٹھاکر - مین آپکی لونڈی ہون اب بھی آپکی ادنیٰ رعیت مین سے ہون آپنے دیکھ لیا کہ ایک عصمت پناہ خاتون کی خداوند تعالیٰ یون حفاظت کرتا ہے -

شہزادہ - سخت نادم اور پشیمان ہوکر - ہان مین نے دیکھ لیا اب اگر مین تمہارے قدم دھو دھوکر پیون تو اس مین میری نجات ہے - تم بخوشی میرا گناہ معاف کردو تاکہ مین خدا کے قہر سے نجات پاؤن -

مین - بہت خوشی اور صاف دل سے مین نے آپکا گناہ معاف کردیا آپ اُٹھیے شہزادہ صاحب برائے خدا اُٹھیے بس پیارے عمرو عیار مین تم سے کیا بیان کرون کہ شہزدہ نے بعد ازان میری کس قدر خاطرداری کی اور مجھے آنکھون پر بٹھایا - ایک محل علیحدہ مجھے رہنے کو دیدیا اور مین بآرام زندگی بسر کرنے لگی - شہزادہ میری ایسی اطاعت کرتا تھا کہ جیسے وفادار غلام اپنے آقا کی کرتا ہے مین میرے کہنے سے شہزادہ یونان نے سوار بھیج بھیج کر تمھین تلاش کرایا لیکن کہین تمھارا پتہ نہ ملا ہر طرح سے مجھے آرام تھا مگر صرف تمھارا خیال میری جان کو آدھا کیے دیتا تھا -

جس حالت مین کہ تم نے مجھے دیکھا تمھین معلوم ہے کہ میری کیسی عزت تھی بس یہ میری سرگذشت

شہزادۂ یونان تلوار پھینک کر مریم کے قدموں پر سر ٹکا رہا ہے



تھی جو مین نے بیان کی ہے -

## سترھوان باب

### گانا - نکاح

جب شہزادی سمیس و یوسف اور مریم نے اپنی سرگذشت بیان کر دی جو کچھ مجھپر گذری تھی مین نے بھی بیان کی - ہمارے پاس ایک پیسہ بھی نہ رہا تھا کہ ہم بخوشی چندروز بنگالہ مین گذارتے ہان صرف پیاری مریم کے پاس ایک موتیون کا ہار تھا جسکی قیمت جب تک ہم پٹنہ نہ پہونچے نہ اُٹھی - پٹنہ مین ہم نے چار ہزار روپے کو ہار بیچا - ایک مکان نفیس معتدل کرایہ پر لیا - اور یہان ہم اپنی زندگی کے دن خوشی مین گذارنے لگے - ایک دن مین نے پیارے یوسف سے کہا کہ جب تک کوئی روزی کی صورت معقول نہین نکلے گی ہماری گذر یہان مشکل ہو - ناظرین کی توجہ مین اس طرف رجوع کرتا ہون کہ یہان سے یعنے پٹنہ سے میری عیاری کی تاریخ شروع ہوئی - یوسف سے شورہ کے بعد مین مہاراجہ پٹنہ کے دربار مین گیا - صرف مین ہی تنہا تھا - میری وضع اور میری صورت پٹنہ والون کے بالکل مخالف تھی - زیادہ تر یہ لوگ صرف ایک چادر باندھتے تھے اور ایک چادر اوڑھتے تھے مگر یہان یونان کا عبا نما کوٹ اور ہی رنگ پیدا کرتا تھا - ایک طرف شمشیر ہندی پڑی ہوئی ہاتھ مین کٹار لیے ہوے سر پر بال نما اون کی سیاہ ٹوپی اس سج دھج سے مین سیدھا دربار کی طرف پہونچا - دربار یا محل کا دروازہ پھولون اور سبز پتون سے بالکل ڈھکا ہوا تھا - اور کئی خونخوار سپاہی اونچے اونچے کوٹ پہنے ہوے پہرہ دے رہے تھے - انھون نے جب مین اُنکے قریب پہونچا متحیرانہ صورت مین میری طرف دیکھا - اُنکی بولی سنسکرت تھی کہ جسکو بنگلور ہی مین مین نے سیکھ لی تھی اُنھون نے نہایت اخلاق سے میری طرف توجہ کی اور مجھے اپنے پاس صدر پر بیٹھنے کے لیے اصرار کیا - ایک سونے کی چوکی جس پر مختلف قسم کے نگ جڑے ہوے تھے وہان رکھی ہوئی تھی کئی آدمی اُسپر اور کئی آدمی چاندی کے تخت پر بیٹھے تھے سب مجھے دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوے اور سونے کی چوکی بالکل خالی کر دی -

ایک بوڑھا پہرہ والا - آئیے حضرت آئیے آپ کہان سے تشریف لا رہے ہین - آپنے بہت عنایت کی کہ یہانتک قدم رنجہ فرمایا -

مین - حضرت مین یونان سے آ رہا ہون اور یہان تک صرف روزگار کی تلاش مین آیا ہون -

بوڑھا پہرہ والا- آپ کا یہاں آنا مبارک ہو ہمارے مہاراجہ آپ سے بہت خوش ہونگے اور آپ کو کوئی معقول عہدہ اپنی ریاست مین دیدین گے-

مین- تو پھر کیونکر دربار تک رسائی ہوگی- کیا آپ مجھے وہان تک پہونچا دین گے

بوڑھا- خوش ہوکر- ہان بہت خوشی سے مین ابھی جاکر اطلاع کرتا ہون-

چنانچہ وہ یہ کہکر اندر گیا اور دم کے دم مین وہ واپس پھر آیا اور کہا چلیے حضور یاد فرماتے ہین مین یہ سنتے ہی سونے کی چوکی پر سے اُٹھ بیٹھا اور سیدھا اُسکے ساتھ دربار مین روانہ ہوا- جون ہی اندر قدم رکھا محل کی دولتمندی اور شوکت ایسی آنکھون مین جچی گویا دنیا مین اسکا ثانی نہ ہوگا پیچھے مجھے معلوم ہوا کہ یہ چونے کا ہے پہلے مین سنگ مرمر کا سمجھا تھا- دیوارون مین ایسی چکناہٹ اور صفائی تھی کہ اچھی طرح سے آدمی اپنی صورت دیکھ سکتا تھا- تمام دیوارون پر سونے اور چاندی کی لہرین اور بیلین بن رہی تھین- اور اُن بیلون مین خوبصورت رنگ کے نگ نہایت بھلے معلوم ہوتے تھے بعدازان مجھے معلوم ہوا کہ یہ نگ نہایت قیمتی ہین چھتین گو سلون کی تھین لیکن اُنپر گنگا جمنی کا کام نفاست سے ہو رہا تھا- بڑے بڑے دالان اور اُن مین نفیس کپڑے کے بچھونے جو بالکل زرین تھے بچھے ہوے محل کی شوکت دکھارہے تھے- اُنپر طرح طرح کے پھول پڑے ہوے اپنی عطر بیز لپٹون سے دماغون کو معطر کر رہے تھے-

جب مین دربار مین پہونچا تو مین نے عجب شوکت سے دربار سجا ہوا دیکھا- بڑے بڑے خونخوار سپاہی ننگی ننگی تلوارین لیے ہوے کھڑے ہین اُنکے تیور شجاعت اور جرأت کو خود پیدا کر رہے ہین- اُنکے اُبھرے ہوے سینے- چوڑے چوڑے بازو- اُنکے ڈنڈون کی بھری ہوئی مچھلیان خونخوار صورت باادب نیچی نیچی گردنین تلوارین کندھون پر گرز فولادی آگے رکھے ہوے تیرکمان پشت پر پڑی ہوئی پوری دلاوری اور شجاعت کا نقشہ کھینچتی ہین-

سپاہی جس قدر تھے سب فولاد مین غرق تھے اُنکی آنکھین لوہے مین چمکتی تھین اور اُنکے ہاتھ پیر سب لفافہ فولاد مین ملفوف تھے- اُنکے قد اعتدال سے زیادہ لمبے تھے- پہلا پہرا جس کا مین نے بیان کیا وہ صرف نہین ریشمی کپڑے زیب تن کیے ہوے تھا مگر دوسرا پہرا فولادی کپڑون سے آراستہ تھا پھر مین اور بھی آگے چڑھا مجھے صدہا ایسے لوگ نظر آئے جو صرف ایک چادر باندھے تھے اور

انکے تمام جسم پر رنگ نقش و نگار اس خوبصورتی سے ہو رہے تھے کہ جنھون نے انکا تمام جسم پوشیدہ کر دیا تھا۔ لیکن ان مین سے ہر شخص کثرت سے زیور مین غرق تھا گہی گئے تھے موتیون کے زیب گلو تھے۔ جو شمن جنکی قیمت مین بیان نہین کر سکتا۔ انکے بازوون کی گلائی کی شہادت دیتے تھے۔ انکی کمر مین نہایت قیمتی ہار جن کی چمک ناظر کی نگاہ مین بہت مستعدی سے چکا چوند کر رہی تھی۔ عجیب جوبن پر سب تھے۔ موٹے موٹے سونے کے کڑے پیرون مین حلقہ کیے تھے۔ ان سب کو مین نے حیرت و استعجاب سے دیکھا لیکن ان کی نگاہین نیچی تھین شاید ہی کن انکھیون سے کوئی نظر کر لیتا ہوگا۔ ورنہ تھے سب گردنین خم کیے ہوے جب مین اور آگے بڑھا تو ایک تیز جھوکا خوشبو کا مجھے آیا جسنے مجھے فرحت کے ساتھ نہایت ہی دلچسپی دی مین بیان نہین کر سکتا کہ مجھے کس بلا کی شادمانی ہوئی تھی۔ اور اس پرشوکت دربار نے میری نگاہون مین کیسی چکا چوند پیدا کی تھی کہ مین تمام دربارون کو بھول گیا کہ جو مین نے دیکھے تھے۔ میرے ساتھ دروازہ ہی سے چار چوبدار ہو گئے تھے جو مجھے سکھاتے جاتے تھے کہ یون قدم اٹھاؤ اور یون رکھو ادھر چلو اس طرف دیکھو مین بھی اپنے بدن کو سادے ہوے جا رہا تھا۔ گو میری گردن مین بھی چوبدارون کے کہنے سے خم آگیا تھا لیکن پھر بھی نیچی ہی نیچی نگاہون مین سبکو دیکھ لیتا تھا۔ چلتے چلتے مین حضور مہاراجہ کے قریب پہونچا پوری ستائیس عورتین سرخ چادرین سر سے پاؤن تک لپیٹے ہوے مہاراجہ کے گرد کھڑی ہوئی ہین۔ انکے حسن کی نسبت مین کیا بیان کرون بس اتنا کہہ سکتا ہون کہ خدا نے ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ ان کا جوبن خیز حسن۔ انکے لباس کی سادگی اور پھر اسپر انکے عنفوان جوانی کا ابھار۔ رونگٹے رونگٹے مین صد ہا ناز و انداز بھرے ہوے۔ یا ہر رونگٹا رونگٹا غمزہ عشوہ ناز و ادا کا مخزن بنا ہوا۔ ان کے سڈول۔ ڈھلے ہوے جسم۔ ان کی مؤدبانہ صورتین۔ انکا قرینہ سے اپنے مہاراجہ کے آگے کھڑا ہونا۔ ان کی اطاعت خیز اور مہذب شکلین۔ ان کی عشوہ انگیز متانت۔ ان کا بولتا ہوا اور نمایان سکوت ان کی تصویر کی حالت ہیئت فطرت کی اس بانکی کی شہادت دے رہی تھین کہ جو قابل تعریف ہے اور جس سے بہتر ہنر اسنے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مین نہین ظاہر کیا۔ لطف یہ تھا کہ سب ایک ہی صورت کی تھین۔ ایک کو چھپاؤ ایک کو نکالو۔ کوئی شخص نہ یہ کہہ سکتا تھا کہ انکے والدین جدا جدا ہین نہ یہ حکم لگا سکتا تھا کہ یہ مختلف سانچون مین بنی ہین۔ وہ چادرین۔ جو انکے

اُبھرے ہوئے اور گولائی مائل جسم پر پھٹی ہوئی تھیں ایسی ہیں اور صفت تھیں کہ جس سے صرف
ایک نگاہ مبصر کی جسم کی ہو بہو صورت کا نقشہ کھینچ سکتی تھی۔ یہ عورتیں مطلق کسی قسم کے زیور
سے آراستہ نہ تھیں۔ چونکہ یہ منظر مجھے اچھا معلوم ہوا اس لیے میں اپنے ناظرین کے آگے ایک
لڑکی کا نقشہ کھینچ دیتا ہوں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ اس حسن و خوبی کی وہ لڑکیاں تھیں
کہ جو مہاراجہ صاحب بہادر کو حلقہ کیے ہوئے تھیں۔ یہ لڑکی جو مہاراج کے آگے کھڑی تھی اور جو آپ
میں بیس معلوم ہوتی تھی۔ اسکی صورت کا نقشہ مفصلہ ذیل ہے۔ اسکی شباہت اسکے پندرہ سال
ہونے کی شہادت دے رہی تھی جس کی ہیئت اسکا دل آویز حسن اسکے لطافت خیز جمال کا نقشہ
کھینچتی تھی۔ اس کے بال سنگ موسیٰ کی طرح سیاہ تھے۔ اس کی دولت انگیز بل کھاتی
ہوئی نرم ریشمی زلفیں اُس کے دونوں کندھوں پر بل کھا رہی تھیں۔ اسکی اندر جھباری اور
صاف آنکھوں سے اسکی عقل و دانش کے شعلے جو ایک معمولی آنکھ میں نہیں ہوتے مشتعل ہو رہے
تھے۔ وہ شعلے کہ جنکا نور بیز ہو تو اسکے گلابی مائل اُبھرے ہوئے رخساروں پر عجیب جوبن کھلا رہا
تھا۔ اسکی اُٹھتی ہوئی جوانی اُسکے نوخیز حالت کی خبر دیتی تھی۔ اسکی زلفوں میں جو رخساروں پر
بل کھا رہی تھیں اُن میں ہزارہا سیاہی مائل بھونری حلقے اور اُنکا گنڈلی مارنا اور بھی اس نوجوان
لڑکی کے حسن کو دوبالا کر رہا تھا۔ اسکی انسانی خوبی۔ اسکی بے مثال رعنائی اسکی لاجواب دلیرانہ
ہیئت بہت کچھ اسکے عاشق کے تن بدن میں نئی جان پیدا کرتی تھی۔ اُسکی تاریکی بیز آنکھیں
اور اُن میں بصارت کے چمکارے محل میں کس قدر نور برسا رہے تھے جیسے سیاہ ابر سے بجلی کا چمکارا
تیزی کے ساتھ کوندتا ہے اور عالم کو آن کی آن میں منور کر دیتا ہے۔ اس حسن و خوبی کے ساتھ
جس وقت وہ اپنے ارغوانی لبوں کو ادب کے ساتھ شرمیلے لہجہ میں جنبش دیتی تھی اور اُن میں سے
سفید موتیوں کی طرح اُسکے دانت چمکتے تھے تو ایک شعلہ بار برق کوند جاتی تھی۔ گو اُس کی عمر
پندرہ برس سے کچھ کم ہی تھی مگر قد کی لمبائی اور ہاتھ پیروں کا چوڑا پن چہرہ پر صحت کی نماہٹ
اُسکی اٹھارہ برس کی عمر ظاہر کرتی تھی مجسم ہیئت سے ادب اور اطاعت ایسی ہویدا تھی کہ گویا فطرت
نے ادب ہی کے لیے اسے بنایا ہے اُسکی پیشانی جس پر قشقہ کا نمایاں نشان جو چندن سے کھینچا گیا تھا
خوش قسمتی کی پیشین گوئی کرتا تھا۔ اسکی بھوئیں جن کی سیاہی اور انتہا درجہ کی تاریکی نے اصل

ظلمت اور خود تاریکی کو شرما دیا تھا محراب نما جھکی ہوئی یہ گویا یقین کہ جو کوئی میری طرف نظر اٹھا کر دیکھے پہلے میری طرح اپنی کمر بھی خم کرلے۔ آنکھین نکیلی اور رسیلی تھین۔ آنکھون کا رسیلا پن سیاہی پر نور ہین سے عجیب جوبن دیتا تھا۔ اس ہوشیاری اور چستی سے اُسنے اپنی ریشمی چادر تمام جسم پر لپیٹی تھی کہ جب وہ کسی بات کو سننے کے لیے جھکتی تھی تو اُس مین چرس مطلق نہ پڑتی تھی گویا کسی نے ریشمی چادر کو اُسکے تمام جسم پر منڈھ دیا ہے۔ جون ہی مین آگے بڑھا سب نے بآواز بلند یہ کہا۔ اے آمدنت باعث خوشنودی ما: چوبدارون کے اشارہ سے مین بھی جھک گیا اور مہاراجہ کو تین سلام کیے۔

مہاراجہ نے نہایت عنایت اور نوازش سے مجھے اشارہ کیا۔ گویا میری مزاج پرسی کی۔ مین نے سنسکرت زبان مین مہاراجہ کو دعا دی اور کہا۔

| | |
|---|---|
| شاہا منم کہ بعد ہزار آرزوئے دل | بختم نمودہ سوئے جناب تو رہبری |
| دست مرا بگیر کہ دستم زکار رفت | در بحر رنج بسکہ نمودم شناوری |

مہاراجہ۔ تمھارا آنا مبارک ہو۔ ہم بہت خوش ہوے کہ تمنے اے طبیب خاطر ہماری سلطنت مین قدم رکھا۔ اور ہم یہ دیکھکر اور بھی خوش ہوے کہ تم صحیح و سالم یہان تک پہونچے اور کسی قسم کی رستہ کی تکلیف یا تکان کا اثر تمپر نہین معلوم ہوتا۔ ہمارے آدمیون نے تم سے ادب مین کچھ بے پروائی تو نہین کی

مین۔ ہاتھ باندھکر۔ نہین حضور نہین میری اس سرگرمی سے مہمان نوازی ہوئی ایسی بیان نہین کر سکتا۔

مہاراجہ۔ خوش ہو کر۔ ہمین صرف یہی خوشی ہے کہ مسافر ہماری سلطنت سے ناخوش اپنے ملک کی طرف واپس نہ جائے

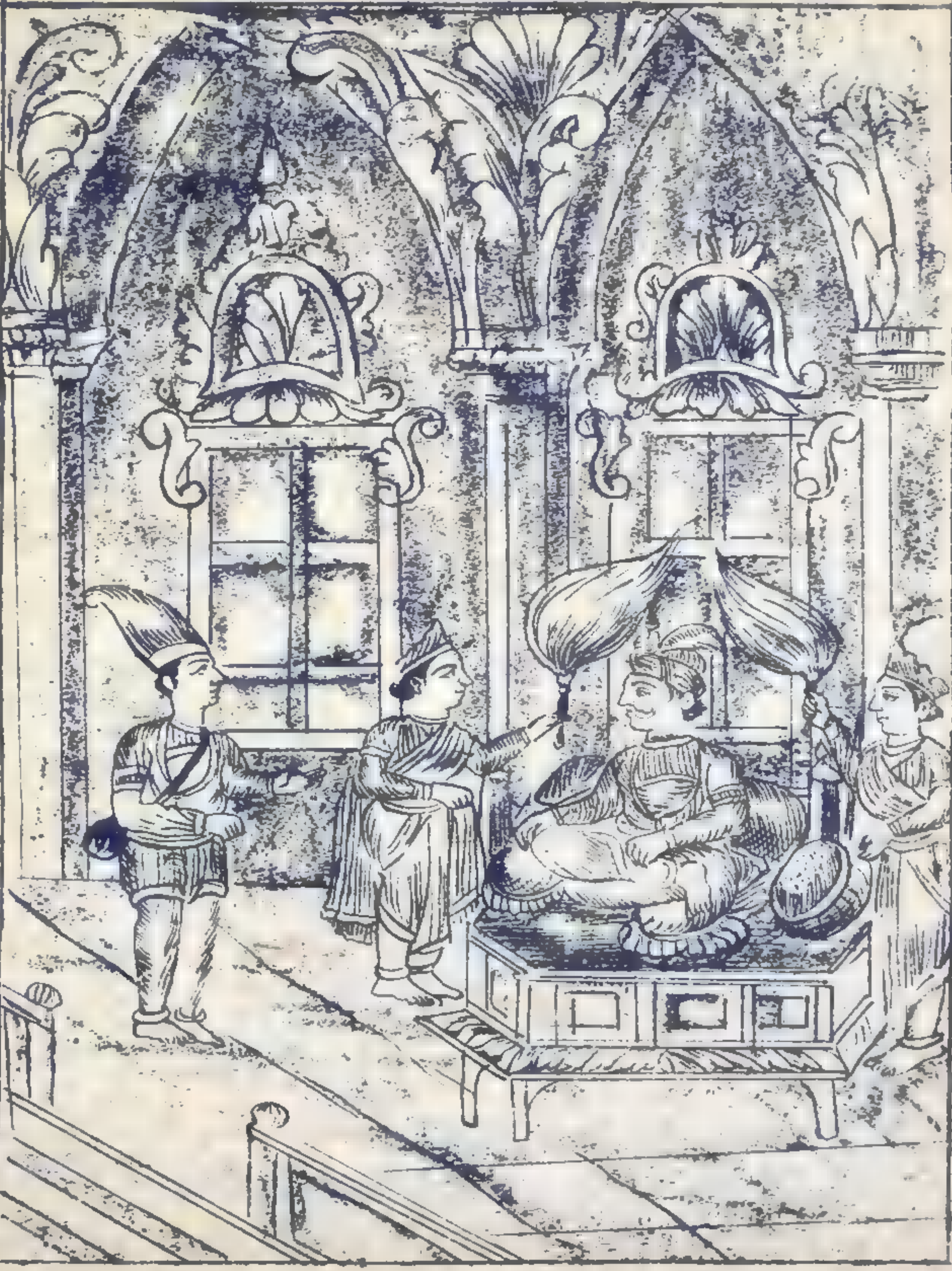
مین۔ حضور کے کریمانہ الطاف اور خسروانہ نوازشات کا ایسا اوپری اثر نہین ہے کہ جو بہت جلد دلون سے جاتا رہے۔ اسکا اثر تمام عمر تک اُسکے دل پر رہے گا۔ مین تو حضور کا بے دامون کا غلام بن گیا صرف ان مہربانی آمیز کلمات سے جو آپنے مجھ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمائے۔

| | |
|---|---|
| مہاراجہ جئین ہزار برس | ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار |

مہاراجہ نے یہ خوشامدانہ گفتگو سنکر اور بھی عنایت مبذول فرمائی۔ اور نہایت اخلاق سے مجھ سے یہ کہا کہ تم یہان صرف بہ نظر سیاحت آئے ہو یا تمھاری اور بھی کچھ غرض ہے۔

مین۔ دست بستہ۔ حضور میری غرض صرف یہ ہے کہ مین حضور کے خدام کے گروہ مین شمار کیا جاؤن۔ یہ میری دلی آرزو ہے۔

مہاراجہ صاحب کے پرشوکت دربار مین عمرو عیار کھڑا ہے



مہاراجہ - خوش ہوکر - بہت خوب ہم تمہیں تمہاری قابلیت کے موافق معقول عہدہ دیں گے لیکن یہ بتاؤ کہ تم کس محکمہ میں روزگار کرنا چاہتے ہو -

میں - حضور جس محکمہ میں چاہیں مجھے جگہ عنایت فرمائیں میں موجود ہوں ہر قسم کا کام کرسکتا ہوں خواہ جنگی ہو یا سیول ۔

مہاراجہ - تمہیں کچھ سپاہ گری کے ہنر آتے ہیں -

میں - حضور مجھے سب ہنر آتے ہیں کہ شاید میں تمام پٹنہ میں ممتاز گنا جاؤں -

مہاراجہ - وہ کس قسم کے ہنر ہیں گیا تم ان کی بانگی دکھاؤگے -

ناظرین فسانہ کو اس امر کی اطلاع دہی میں بھی کوتاہی نہ کروں گا کہ میرا یہ بڑھکر بولنا ناراضگی مہاراجہ صاحب بہادر کا باعث نہیں ہوا - اور نہ اہل دربار کے دلوں میں کشیدگی پیدا ہوئی - بلکہ اہل دربار بہت خوش تھے کہ ہمارے مہاراجہ کے ہاں ایسا زبردست اور ہنرور شخص آکر ملازم ہوا -

میں - حضور موقع پر میں بہت خوشی اور آزادگی سے اپنے کمالوں کی بانگی دکھاؤنگا - کہیں آپ حملہ آور ہوں یا خدانخواستہ کوئی ہماری سلطنت پر حملہ کرے تو میں اپنی سپہگری کے کمالوں کی بانگی دکھاؤں - علاوہ ان کمالوں کے مجھے تمام جہان کے علوم و فنون سے تھوڑا تھوڑا حصہ ملا ہے - گانا مجھے آتا ہے وہ گانا کہ شاید حضور نے کم گوشگذار فرمایا ہوگا - گانے کا نام سنتے ہی مہاراجہ صاحب بہت خوش ہوئے اور مجھسے کہا ہم بہت خوشی سے تمہارا گانا سنیںگے

میں - جب حضور حکم کردیں تو میں سارا بندوبست کرکے گانے کا سامان کروں -

مہاراجہ - بندوبست کیا طبلہ وغیرہ بجانے والیوں کی ضرورت ہے - تو اسکا بندوبست کرادیا جائے جس شے کی حاجت ہو وہ تم بآزادی بیان کرو پورا اہتمام سرکار کی طرف سے ہو جائے گا -

میں - حضور صرف قلعہ کے نیچے کا میدان صاف کرادیں - اور چند ہدایتیں عرض کرنی ہیں اگر حضور ارشاد کریں تو وہ پیش خدمت کی جائیں -

مہاراجہ - میں بہت خوشی سے تمہاری ہدایتیں سنونگا اور انپر عمل کرونگا -

میں - حضور جب میں گانا شروع کروں نہ تو آپ کسی سے باتیں کریں نہ حضور سے کوئی کچھ عرض کرے اور جو کچھ مشاہدہ کیا جائے اس سے خوف نہ کیا جائے بس یہ ہدایت ہے اگر اسپر عمل ہوا تو حضور کو تکلیف ہوگی

مہاراجہ - کیا خوفناک باتوں کا ظہور ہوگا -

میں - جی حضور نہایت متعجب اور پرخوف باتوں کا جسکا خیال بھی حضور کو نہیں ہوسکتا غرض مہاراجہ صاحب

بہادر نے معاہدہ کرلیا کہ جو کچھ تم نے ہدایتیں کی ہین انپر استواری سے عمل کیا جائے گا۔چنانچہ ایک دن لگانے کا قرار پایا بڑے بڑے گوئیے بھی حاضر دربار تھے اور وہ یہ سنکر متعجب تھے کہ وہ کونسی چیز اسے ایسی آتی ہے کہ جس سے اسنے اتنا بند وبست کیا ہے۔تمام بڑے بڑے جنگی اور سیول افسر حاضر خدمت ہوے اور مہاراجہ صاحب بہادر کی لونڈیان جو ہر وقت حاضر خدمت رہتی تھیں دھانی کپڑے پہن پہن کر دست بستہ کھڑی ہوئین۔صدہا آدمی قلعہ کے اس کمرہ مین جمع ہوے کہ جسکا فاصلہ میدان سے بہت ہی قریب تھا یہ ہال یا بڑا کمرہ نہایت نشیب مین آکر واقع ہوا تھا۔مہاراجہ صاحب بہادر کا ایسا عظیم الشان دربار خاص کسی تہوار پر منعقد ہوا کرتا تھا۔کمرہ مین تقریبًا تمام سلطنت کے افسر موجود تھے۔ہان عام لوگون کو منع کردیا تھا کہ وہ اس حد سے آگے نہ بڑھین کہ جو مقرر کردی گئی تھی۔

جب یہ دربار پوری شان وشوکت سے منعقد ہوگیا تو مین نے اپنے محسن فقیر کا سکھایا ہوا گانا شروع کیا مشکل سے تین چار سنٹ گذرے ہونگے کہ شیرون کے دھاڑنے کی زور زور کی آوازین کانون مین گونجنے لگین مہاراجہ صاحب بہادر مع تمام ارکان دولت چونک پڑے ایک شیر آیا دم ہلاتا ہوا آگے بیٹھ گیا۔دو شیر ہوے تین ہوے یہانتک کہ پانچسو شیر جمع ہوگئے۔اسکے بعد پھر تیندوے آئے پھر چیتے آئے غرض اسی طرح سے تمام درندے جمع ہوگئے پھر ہاتھی آئے اور تمام چوپائے آئے۔ہرن وغیرہ شیرون کے پاس آکر بیٹھ گئے مگر یہ تمام جانور ایک کونے مین میدان کے جمع ہوگئے۔اور پھر یکایک کئی سقہ آئے اور وہ چھڑکاؤ کرکے چلے گئے پھر فراشون نے فرش بچھایا۔اسکے بعد صدہا جنگی اور سیول افسر آکر صف بستہ کھڑے ہوے۔تھوڑی دیر کے بعد ایک زمردین تخت ہوا پر سے اُترا اُسپر جنون کا شہنشاہ جسکی صورت مین فقیر کے پاس دیکھ چکا تھا موجود ہوا۔

سب ساکت تھے کیا ممکن ہے جو کوئی ایک لفظ بھی زبان سے نکال سکتا۔اتنے آدمیون کی صورت مین جنون کا آنا اور کیا مقدور ہے کہ ہون کی آواز بھی کان مین آئی ہو۔میرا گانا دردناک ہی نہ تھا بلکہ اس مین سر بلا پن کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔پیارا یوسف۔شہزادی شمیس اور مریم میرے پاس بیٹھے ہوے تھے جنون کا شہنشاہ نہایت ادب سے گردن نیچی کرکے میری طرف متوجہ ہوا اور جب تک مین گاتا رہا وہ ہمہ تن گوش ہوکر سنتا رہا۔ہمارے مہاراجہ صاحب بہادر اور انکے ارکان دولت کا بھی یہی حال تھا کہ سناٹے مین بیٹھے ہوے تھے نہ وہ خود ہل جل سکتے تھے نہ انکے ہلنے کی کوئی آس کرسکتا تھا۔

جو غزل میں نے ستار پر گائی تھی ایسی چبھتی ہوئی تھی کہ ادب بھی پر اثر اور جادو بھرے گانے کے ساتھ لوگوں کے دلوں پر اپنا اثر کرتی تھی۔ زیادہ تر ان گویوں کی بری کیفیت تھی کہ جو پٹنہ میں کامل استاد تھے۔ ناظرین فسانہ کی دلچسپی کے لیے میں وہ غزل بھی لکھ دیتا ہوں ہاں اس غزل کا جو میں نے سنسکرت میں گائی تھی اپنی زبان میں ترجمہ کرتا ہوں۔ وہ غزل یہ ہے۔

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اسے بھی فکرِ ستم نہ ہوتا — جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا
ہوئی خجالت سے نفرت افزوں گلے کیے خوب آخری دم — وہ کاش آ کے دم ٹھہر کے آتے کہ میرے لب بھی دم نہ ہوتا
پڑا ہے مرنا بس اب تو ہم کو جو اسنے خط پڑھ کے نامہ بر سے — کہا کہ گر سچ یہ حال ہوتا تو قمر اتنا رقم نہ ہوتا
کسی کے چلنے کا دھیان آیا وگرنہ دودِ فغاں سے میرے — اگر ہزاروں سپہر بنتے تمہاری آنکھوں میں نم نہ ہوتا
جو آپ در سے اٹھا نہ دیتے کہیں نکلتا میں جبہہ سائی — اگرچہ یہ سرنوشت میں تھا تمہارے سر کی قسم نہ ہوتا
وصال کو ہم ترس رہے تھے جواب ہوا تو مزا نہ پایا — عدو کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اسکو رنج و الم نہ ہوتا
جہان تنگ و ہجوم وحشت غرض کہ دم پر بنی تھی — کہاں میں جاتا نہ جی ٹھہرتا کہیں جو دشت عدم نہ ہوتا
اگر رقیبوں نے سر اٹھایا جو یہ نہ ہوتا تو بے مروت — نظر سے ظاہر حیا نہ ہوتی حیا سے گردن میں خم نہ ہوتا
وہاں ترقی جمال کو ہے یہاں محبت ہے روز افزوں — شریک ہے یہ بیاں تھا بوالہوس بھی جو بیوفائی میں کم نہ ہوتا
غلط کہ صانع کو ہو گوارا خراش انگشت ہائے نازک — جواب خط کی امید رکھتے جو قول جف القلم نہ ہوتا
یہ بے تکلف پھرا رہی ہے کشش دلِ عاشقانہ اسکو — وگرنہ ایسی نزاکتوں پر خرامِ نازک قدم نہ ہوتا

وصال تو ہے کہاں میسر مگر خیالِ وصال ہی میں
مزے اڑاتے ہوس نکلتی جو ساتھ اندازِ رم نہ ہوتا

جب یہ غزل میں گا چکا اور میں نے ستار کو اپنے ہاتھ سے رکھ دیا پہلے باری باری سے سب جانور اپنے اپنے مقام پر چلے گئے اور پھر جنوں کے شہنشاہ کا ایک قاصد آیا اور اس نے مہاراجہ کے روبرو مجھ سے یہ عرض کیا کہ ہمارے شہنشاہ بحرِ و بر حضور پرنور عمرو عیار کی خدمت میں یہ التماس کرتے ہیں کہ اگر حکم ہو تو قدم بوسی کے لیے حاضر خدمت ہوں۔ کیونکہ ایک زمانہ مدید سے حضور کی زیارت مجھے نصیب نہیں ہوئی میں نے مہاراجہ صاحب بہادر کا حکم لیکر انھیں آنے کی اجازت دی۔ بڑے تزک و احتشام سے شہنشاہ آیا میں نے نہایت اخلاق سے اٹھکر تعظیم دی اسنے میرے ہاتھ چومے اور پھر اپنی آنکھوں سے لگائے بعد ازاں میں نے

مہاراجہ صاحب بہادر نے شہنشاہ جنات کی ملاقات کرائی دونون کی خوب خوب باتین ہوتی رہین
تھوڑی دیر کے بعد شہنشاہ میری طرف مخاطب ہوکر یہ گویا ہوا۔
حضور شاہ صاحب جنت آشیانی سے ہمین جو کچھ نیاز حاصل تھا ہمارا ہی دل جانتا ہے ہم ہمیشہ ارمان
ہی مین رہے کہ کبھی ہم سے حضور کچھ ارشاد کرین لیکن ہماری یہ آرزو پوری نہین ہوئی ناچار اب آپکی
خدمت مین گذارش کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ ہمین کسی ایسے کام کی طرف ارشاد کرین کہ جسکی
تکمیل ہمارے شرف اور عزت کا باعث ہو۔
مین۔ اے شہنشاہ جن آپکی اس درخواست پر آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہون مگر میری صرف یہ
درخواست ہے اگر آپ اُسے قبول فرمائین
مین یہ کہنے بھی نہ پایا تھا کہ وہ شہنشاہ یہ سمجھ کر کہ عمرو عیار مجھ سے کوئی خواہش کسی چیز کے لیے ظاہر
کرتا ہے کہہ اُٹھا جو کچھ آپ ارشاد کرینگے اُسکا مین اقرار کرتا ہون کہ جب تک میری جان مین جان
باقی ہے مین اُس سے نہین پھرنے کا اور اُسکو پورا ہی کر کے رہونگا۔
مین۔ تو پھر آپ اقرار کرتے ہین نا اس مین فرق نہ ہووے۔
شہنشاہ جنات۔ کیا ممکن ہے جو فرق ہووے تمام سلطنت بھی تلف ہوجاوے لیکن اُسکو پورا کئے رہونگا
مہاراجہ صاحب بہادر خود متردد تھے خبر نہین یہ کیا درخواست کرتا ہے۔
مین۔ صرف میری یہ خواہش اور یہ آرزو ہے کہ آپ ایسی درخواست ہی مجھ سے کبھی نہ کرین۔
یہ سنتے ہی شہنشاہ جنات کی رنگت پر ہوائیان اُڑنے لگین اور وہ فق ہوکر یہ کہنے لگا۔ ہم تو
صرف فرمان کے بندے ہین اگر یہی حضور کا حکم ہے ہمین اسکی تعمیل مین بھی عذر نہین ہے ہین
یہ چاہتا تھا کہ اگر حضور مجھ سے کسی چیز کے لیے ارشاد کرینگے تو مجھے جب تک مین زندہ ہون اور
میری تمام اولاد کو قیامت تک اسکا فخر رہے گا۔ خیر اگر حضور کی یہی مرضی ہے یہی سہی۔

| | |
|---|---|
| جو کہوگے تم کہین گے ہم بھی ہان یون ہی سہی | آپکی یہ ہی خوشی ہے جب ہان یون ہی سہی |

مین۔ اے شہنشاہ جنات جس بزرگ فقیر کے صدقہ مین مجھے یہ کمال حاصل ہوا ہے جس سے
تمام جن و انس میرے مطیع ہین اور تم جیسے عالی قدر والا شان شہنشاہ آرزو کرتے ہین
کہ مین تم سے کسی شے کی درخواست کرون اُسی بزرگ فقیر نے مجھے یہ سمجھا دیا ہے۔

| کرو آپ تم اپنی مشکل کشائی | نہ تو منت گر کوئی دیوے خدائی |
|---|---|

اگر اسنے مجھے وصیت کی ہی تو صرف یہی کی۔ پھر تم ہی خیال کر سکتے ہو کہ فقیر کی خلاف وصیت اسکی گدی پر بیٹھنا کیونکر کر سکتا ہون۔ تمھین معلوم ہوا ہو گا کہ اس گیارہ بارہ برس کے عرصہ مین میری کیا کیا گت بنی کبھی بھی کسی کی مدد کا خیال میرے دل مین گذرا۔

خود آفتین سہین گدھا بنا رہا لیکن یہ آرزو نہ کی کہ شہنشاہ جن آئے تو مجھے اس آفت سے نجات دے اگر بیچاری بڑھیا نہ آدمی بناتی اور شلطاتی وغیرہ جن آویختہ نہ کرتی تو ہمیشہ ہمیشہ گدھے کا بن ہو جاتا میری یہ باتین سنکر مہاراجہ صاحب بہادر میری اولوالعزمی پر دنگ رہ گئے اور شہنشاہ جنات رونے لگا مین سمجھا کہ شاید میری گذشتہ مصیبت پر خون کے آنسو بہاتا ہے لیکن جب مین نے یہ کہا کہ جو کچھ گذرنا تھا گذر گیا آپ ناحق گریہ کرتے ہین۔ اب تو خدا نے آرام مہاراجہ صاحب بہادر کے سایہ عاطفت مین پہونچا دیا مجھے کچھ پروا نہین مین اپنی تمام گذشتہ مصائب بھول گیا۔

**شہنشاہ جنات**۔ حضور بھلا اب مین ان مصیبتون پر خون کے آنسو کیون بہانے لگا جو کچھ گذرا سب میری آنکھون کے آگے گذرا مجھے رونا اسی بات کا ہے کہ جب تک آپ مختلف تکالیف و مصائب مین گرفتار رہے مین تمھارے ساتھ ساتھ پھرا کہ تم میری مدد کا ذرا بھی خیال اپنے دل مین لاؤ لیکن تم نہین لائے بس اس افسوس پر مین روتا ہون۔

**مین**۔ آپ زیادہ تاسف نہ کرین میرے استاد نے مجھے مرتے وقت یہی وصیت کی ہے مین کیا کرون۔

بڑی دیر تک باہم اسی قسم کی باتین ہوتی رہین آخر شہنشاہ جنات رخصت ہوا اور مہاراجہ صاحب بہادر مع ارکان دولت کے تنہا ہال مین رہ گئے بار بار میری طرف تحیرانہ نظرون سے دیکھتے تھے اور کچھ زبان سے نہ کہتے تھے۔ آخر بڑی دیر کے بعد خود مین نے دست بستہ یہ گذارش کی کیا حضور کو میرا گانا پسند آیا

**مہاراجہ صاحب بہادر** نے یہ سنکر مجھے اپنی گدی کے پاس بٹھانا چاہا مین نے گڑگڑا کر عرض کیا۔ یہ میری مجال نہین ہے کہ حضور کے حکم کی تعمیل نہ کرون اور ذرا بھی پس و پیش کرون لیکن یہ میرا فرض ہے کہ اپنی حیثیت سے زیادہ قدم نہ بڑھاؤن مین آپکا خادم بن چکا آپ میرے آقا بن چکے ایک ادنی خادم اگر اپنے آقا کے پاس بیٹھنے کی جرات کرے سخت گستاخ ہے

**مہاراجہ صاحب**۔ ہمین معلوم نہ تھا تم تو ایک بہت بڑے زبردست پرماتما ہو ہم اگر تمھاری

دیوتاؤن کے موافق پرستش کرین تو یہین زیبا ہے۔
مین۔ یہ تو حضور کی عنایت ہے جو ایسا فرماتے ہین مگر جس لحاظ سے آپ ایسا فرماتے ہین مین نہین چاہتا کہ اس سبب سے مین وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاؤن اگر مجھے اپنے گانے کے صدقہ مین عزت و شوکت و دولت حاصل کرنی ہوتی شہنشاہ جنات کے معروضہ کو کبھی نہ ٹالتا جس فقیر نے مجھے یہ بتایا ہے وہ بھی زندگی اپنی صرف اپنے بازوؤن کی محنت پر بسر کرتا تھا۔ اگر حضور کی مرضی مبارک ہو کہ مین حضور کی خدمت مین حاضر رہون تو گانے کے سبب سے رتی برابر بھی میری عزت نہ کی جائے بلکہ کسی محکمہ مین مجھے رکھکر دیکھا جائے کہ مین کتنی محنت کرتا ہون اور میری کارگذاری کیسی ہوتی ہے۔ پھر اس کارگذاری کے موافق میری عزت افزائی کی جائے۔ یہ سنکر مہاراجہ صاحب بہادر نے کچھ دیر تامل کیا اور بعد ازان یہ گویا ہوے۔ اے عمرو عیار چونکہ یہ ہمارا دلی منشا ہے کہ ہم تمھین یہان رکھین اور یہان سے نہ جانے دین اس لیے جس طرح سے تم کہوگے اُسی طرح سے کیا جائیگا۔ (اپنے ایک رکن ریاست کی طرف اشارہ کرکے) عمرو عیار کو فوج کی محافظ دفتری کا عہدہ دیدو۔
عمرو عیار۔ حضور مین سنسکرت بولنا جانتا ہون لیکن لکھنا نہین جانتا۔ کوئی ایسا عہدہ دیا جائے کہ لکھنے کا کام نہ پڑے
مہاراجہ۔ تم عقلمند آدمی ہو سب کام چلا لوگے۔
چوبدار۔ (پشت پر سے) حضور نے اپنی عنایت اور مہربانی سے تمھین عہدۂ محافظ دفتری عنایت فرمایا ہے تین سلام جھک جھک کے کرو اور رخصت ہو۔ مین نے فوراً سلام کیے جب مین چلنے لگا تو مہاراجہ صاحب نے مسکرا کر کہا۔ کل تمھین رات کو اس عہدہ کی خلعت دی جائے گی۔ جاؤ بہت ہوشیاری اور ایمانداری سے اپنے فرائض کے انجام دہی مین کوشش کرو۔
مین خوشی خوشی وہان سے واپس چلا آیا۔ پیارا یوسف شہزادی سمس اور مریم میرے ساتھ تھین جنکا بڑے تپاک سے مہاراجہ صاحب بہادر سے تعارف کرایا۔ مین نے اور میرے تمام ساتھیون نے عہد کر لیا تھا کہ ہم اس شہر سے مرکر بھی نہین جانے کے۔ یہان نہ کوئی فریب جانتا تھا نہ مکر نہ امیر و غریب مین درجہ امتیاز یہ قائم تھا۔ جو پوشاک امیر کی وہی غریب کی۔ ہر متنفس مہاراجہ پر اپنی جان فدا کرتا تھا۔ قزاقی و فریب دہی چوری کا نام و نشان بھی نہ تھا بلکہ اُن لوگون نے یہ مکروہ نام کبھی سُنے بھی نہ تھے۔

ایک دوسرے پر جان دیتا تھا - گویا سب حقیقی اور سگے بھائی بستے ہین اگر کسی کی کوئی قیمتی چیز گر پڑتی تو وہ وہین پڑی رہتی کیا ممکن ہے جو کوئی آنکھ بھر کر بھی دیکھ سکے ایک ادنی مزدور کی طبیعت استغنائی مین شاہون سے بڑھی ہوئی تھی - نہ کوئی شخص فقیر دکھائی دیا اور نہ کوئی حاجتمند پایا گیا - نہایت حسین اور قابل تعریف جمیل خواتین آزادی سے غول کے غول پڑے پھرتے کوئی نوجوان آنکھ بھر کر بھی اُنکی طرف نہ دیکھتا بلکہ ایک غیر شخص غیر عورتون کو اپنی مان بہنین سمجھتے تھے اور ویسی اُن کی تعظیم کرتے تھے یہی مہاراجہ صاحب بہادر کی کیفیت تھی - کہ ہر شخص خواہ کیسا ہی ادنی ہوتا بآزادی دربار مین جاکر مہاراجہ صاحب بہادر سے باتین کر سکتا اور جو کچھ اپنی ضرورت ہو وہ کہہ سکتا تھا - مہاراجہ اپنی رعیت کو اپنے بیٹا بیٹی خیال کرتا تھا اور رعیت اپنے اصلی باپ سے بھی زیادہ اپنے خلیق ہر دل عزیز شاہ یا مہاراجہ کو جانتے تھے تعصب یا حسد نام کو بھی نہ تھا ہان صرف رشک ہوتا تھا کہ ہمارے فلان بھائی نے یہ قابلیت حاصل کر کے فلان عہدہ حاصل کر لیا ہمین بھی چاہیے کہ ہم بھی ایسی لیاقت پیدا کرین کہ ہمین بھی وہی عہدہ مل جائے جب ملتے تھے تو اس طرح سے ملتے تھے کہ جیسے بچھڑے ہوئے بھائی ملتے ہین اور اگر نہ ملو تو کسی کو کسی سے کام نہ ہوتا تھا - واقعی کسی نے یہ سچ کہا ہے

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | بہشت آنجا کہ آزارے نباشد | | کسی را با کسے کارے نباشد | |

ہم نے بہ طیب خاطر نہایت خوشی و خرمی سے اپنی زندگی کے خوش دن گذارنے شروع کیے کئی برہمن ہمارے دوست بن گئے تھے اور ہمارے مکان پر خاصہ مجمع مرد و عورات کا رہا کرتا تھا - مہاراجہ صاحب بہادر کی چیلیان وغیرہ ہر وقت بیٹھی رہا کرتی تھین - خوب جلسہ بنا رہتا تھا -

آخر ایک دن مین نے علیحدگی مین یوسف سے کہا پیارے میری رائے ہے مین اگر تم منظور کرو تو شہزادی شمس سے تمھاری شادی کر دی جائے کیونکہ نہ تمھین ایسی حسین عالی دماغ عصمت پناہ خاتون ملے گی نہ اُسے ایسا جری نوجوان وفا شعار ملے گا -

یہ سنکر یوسف نے آنکھین نیچی کر لین اُسکی شرمگین صورت سے معلوم ہوتا کہ اس نے نہایت سرگرمی سے ایسی عصمت پناہ خاتون کا خیر مقدم کرنا منظور کر لیا ہے کہ جو اسکی خوش نصیب بیوی بنے گی مگر زبان سے کچھ جواب نہ دیا -

مین - پیارے تمھاری خاموشانہ ہیئت اور سنجیدہ مگر پرشوق صورت سے مجھے یہ تو معلوم ہو گیا

کہ تم رضامند ہو مگر مین جواب تمھاری زبان سے سننا چاہتا ہون تاکہ پھر شہزادی سمیس سے عرض کرون

یوسف۔ مین بہت خوشی سے ایسی شہزادی کی محبت خریدنے کو موجود ہون کہ جسکا ثانی مجھے مین چراغ لیکر بھی ڈھونڈھونگا نہین ملنے کا اگر شہزادی سمیس منظور کرلے تو مین دنیا کے خوش قسمتون مین اپنے کو قسمت ور سمجھونگا

یہ سنکر مین سیدھا شہزادی سمیس کے پاس گیا اور نہایت ادب و تہذیب سے یہ عرض کیا۔

حضور شہزادی صاحبہ مین واقعی بہت شرمندہ ہون کہ صرف میرے سبب سے آپنے اتنی تکلیف اٹھائی۔ مین درحقیقت بڑا بدنصیب سبز قدم ہون کہ جہان مین گیا وہ جگہ ناس ہو گئی۔

شہزادی مسکرا کر۔ خدا پٹنہ کی خبر کرے۔ یہ کہکر مجھ سے معافی مانگی اور اپنے اس آزادانہ ریمارک پر خفیف ہوئی مین بھی اسکی ان باتون سے بہت خوش ہوا اور مین نے اسکی بے تکلفانہ اور مذاقیہ طبیعت پر آفرین کہی۔

مین۔ حضور بیگم صاحبہ نہایت ادب اور عاجزی سے مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون اگر ناگوار طبع اقدس نہ گذرے۔ میرے صرف اتنے ہی کہنے سے شہزادی میرا دلی مدعا سمجھ گئی۔ اسلیے کہ مین نے اسکی صورت سے تاڑ لیا کہ یہ مجھپر محبت بھری نظر ڈالنے لگی اور اسکی صورت پر قدرتی شرمگین رنگ چھا گیا۔

یہ سنکر شہزادی نے نہایت دبی زبان سے یہ کہا۔ تمھارا سوال میری سمجھ مین نہین آیا وجہ یہ ہے کہ مین تمھین اپنا جگری وفادار دوست جانتی ہون اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ میری بہتری اور عزت کا جتنا تمھین پاس و خیال ہے مجھے نہین ہے اسی لیے مین آپ کو آزادانہ اپنا سچا سرپرست گنتی ہون ہر چہ از دوست میرسد نیکوست ٭

مین۔ ایک ایسے معاملہ کی طرف آپکو توجہ دلاتا ہون کہ جو محبت سے مالا مال ہو رہا ہے اور الفت سے از سر تا پا مملو ہے

شہزادی۔ مسکرا کر۔ مگر نہایت شرمگین صورت سے آنکھین نیچی کر کے۔ ہان ایسے معاملہ کی طرف میری توجہ مائل کی جاتی ہے وہ تو مین ضرور توجہ سے سنونگی۔

مین۔ اگر منظور کرین تو پیارا یوسف آپ کا غلام بننا پسند کرتا ہے۔

یہ سنتے ہی گو دل سے وہ بہت خوش تھی مگر بظاہر اسکی نمایان اور فراخ پیشانی پر حیا و شرم کے قطرے جھلملانے لگے تھے۔ وہ قطرے کہ جن مین محبت و الفت کی تصویر جلوہ دے رہی تھی۔ اسکی اس مہر خموشی پر مین بہت خوش ہوا اور پھر مین نے اصرار کرنا نہ چاہا۔ ایک تاریخ شادی کی مقرر ہوئی مین نے اپنے تمام احبا کی نکاح سے پہلے دعوت کی انمین مہاراجہ صاحب بہادر اور رانیان بھی شریک تھین وہ کھانے جو یونان بلغاریہ اور روم مین کھائے

جاتے ہین مین نے اپنے ہاتھ سے پکا پکا کر کھلائے - پھر نہایت شادمانی اور خرمی سے یوسف اور پیاری شہزادی کا نکاح بندھا - ریاست کے تمام گویئے موجود تھے انھون نے مبارک کے گیت گائے ایک شخص نے پڑھکر یہ کہا -

| | |
|---|---|
| کیسا احسان ہے خلق عالم کرنا | پھر عالم ہستی مین مکرم کرنا |
| تھا کار کرم ہی اے کریم مطلق | ناچیز کف خاک کو آدم کرنا |

## اٹھارھوان باب

### جنگ کی تیاریان

نکاح کے بعد ہم سب کی نہایت خوشی اور فرحت سے اوقات بسر ہونے لگی - میری بیوی پیاری مریم یوسف کی دولھن شہزادی سمبس شب و روز ہم مین شراب کا دور چلتا تھا اور ہم مہاراجہ کو دعا دیکر شب و روز چین اُڑاتے تھے - تین سو روپے ماہوار مجھے ملتے تھے اور سپٹیا علیحدہ عطا ہوتا تھا ہمین یقین ہو چکا تھا کہ ہماری مصیبت اور تکلیف کے دن گئے اور اب ہم تمام عمر اسی خوشی و خرمی مین زندگی بسر کرینگے کیونکہ یہ کلیہ ہمارے دماغ مین آرہا تھا اور ہم اسے زمانہ کے موافق تسلیم کرتے تھے کہ رنج اور تکلیف کے بعد راحت اور غم کے بعد خوشی ہوتی ہے -

| | |
|---|---|
| ریاض دہر مین ہے بعد رنج راحت بھی | کہ پھول کھلتے ہین ہوتا ہے جب گلاب قلم |

جو بشارتین کہ حضرت صاحب قران کی ہمراہی کی مجھے دی گئی تھین وہ سب قسیا مسیا ہو گئی تھین اور ایک نامعلوم خاتون نے جسکی سعی سے میری عجیب و غریب پیدایش ہوئی تھی اسنے میری تکلیف و مصیبت کے چوبیس برس بیان کیے تھے ان کو بھی مین بھول گیا تھا کیونکہ یہ مجھے کامل یقین ہو چکا تھا کہ مین نے وہ وہ تکلیفین اُٹھائی ہین کہ جنکی انتہا بس پٹنہ مین آنے سے ہو گئی اور مین یہ جانتا تھا چونکہ میری راحت کے دن آگئے ہین اس لیے دن بدن ترقی ہوگی اور مین دنیا کے خوش قسمتون مین شمار کیا جاؤن گا - بار بار یہ خیال میرے دماغ مین بجلی کی طرح کوندتا تھا -

| | |
|---|---|
| اُٹھائے رنج تو رُتبہ جائے آبروئے بشر | عزیز خلق کہان گوہر یتیم نہین |

مگر یہ مجھے معلوم نہ تھا کہ ابھی مین نے اپنی منزل مقصود کا صرف نصف راستہ طے کیا ہے بارہ برس اس سے زیادہ آفت مین اور بھی بسر کرنے ہین - عیش ایسا بری چیز ہوتا ہے کہ پھر انسان کو دنیا ومافیہا کی خبر نہین رہتی وہ جانتا ہے کہ جو دم گذرتا ہے وہی قائم رہے گا -

حکیم زینو اور اپی کیورس کے وہ خیالات کہ انسان دنیا مین صرف اپنی زندگی عیش مین بسر کرنے کے لیے پیدا ہوا ہے بخوبی میرے دماغ مین پستے چلے جاتے تھے اور مین کبھی اپنے دل مین یہ خیال کرنے لگتا کہ وجہ کیا ہے جو مجھپر آفت آ کر پڑے اور مین طرح طرح کی سختیان سہون - کیا اور مصیبت سہنے کے لیئے مین ہین جو گھڑی گھڑی کجرفتار فلک مجھ ہی کو گھسیٹے گا

بس ست صاحب اعمال ناسزا بودن
چہ احتیاج کہ کس جادوان بود بمعبود

کچھ زمانہ کے بعد جب عیش اور بھی زیادہ غالب ہوا تو یہ کسی قدر تکلیف دہ خیالات بھی جاتے رہے روز و شب نئی نئی امنگون اور تازہ تازہ خوشیون کے ڈھیر ملتے تھے جدھر دیکھو مبارک جشن ہو رہا اور شادمانیون کے جھرمٹ کے جھرمٹ کھڑے ہوے ہین جدھر نظر اٹھا کر نگاہ کرو کامیابی ہی کامیابی نظر پڑتی ہے - یہ خیال بھی نہ رہا کہ آباد دنیا مین غم بھی پیدا ہوا ہے ناامیدیون - اور حرمانیون کا گویا بیج ہی مارا گیا تھا میرا معمول تھا کہ آٹھوین دن مہاراجہ صاحب بہادر کو سلام کر آتا تھا - ہاں جن فرائض کی انجام دہی کے لیے مین مقرر ہوا تھا انکو بہت تندہی سے انجام دیتا - سیکڑون میرے جان پہچان ہو گئے اور درجنون جان نثار و وفا شعار دوست بن گئے - دن عید رات شب برات ہونے لگی -

یہی کیفیت یوسف اور شہزادی کی تھی اگرچہ شہزادی کو یوسف کی محبت مین کبھی اپنے شہر - اپنے بیگناہ والدین کے قتل ہونے کا وہم گذرتا تھا اُس غایت درجہ قید خانہ کا کچھ اثر طبیعت پر باقی رہا تھا مگر شادی و خوشیون کی امنگین آندھی اور مینہ کی طرح سے دونون کی طبیعتون مین موجزن ہوتی تھین اور پھر ان کا نتیجہ سوائے راحت و شادمانی کے اور کیا ہوتا - ایک دن مین مہاراجہ صاحب بہادر کے دربار مین کھڑا ہوا تھا دربار اُسی شان و شوکت سے آراستہ تھا کہ جیسا مین اوپر بیان کر آیا ہون مجھسے ہنس ہنس کر مہاراجہ صاحب بہادر باتین کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ اگر کہین موقع ملا تو دیکھین گے کہ تم جنگ مین کیا کرتب دکھاتے ہو بظاہر جنگ کی کوئی صورت نظر نہین آتی اور ہم پرمیشر سے یہی دعا کرتے ہین کہ ہمیشہ امن و امان سے ہماری زندگی بسر ہو نہ ہماری فوج کشی کی خواہش ہے نہ ہم کسی کی سلطنت اور اُسکے حقوق دبانا چاہتے ہین مین حضور کیا کسی کا منہہ ہے جو اس ریاست کی طرف آنکھ بھر کر بھی دیکھ سکے - ریاست یا حکومت پرمیشر کی امانت ہے اسکو وہ قابل مین سمجھتا ہے اسکو دیتا ہے سلطنت کی جتنی خوبیان اور عمدگی ہونی چاہیے بغیر کسی رو رعایت کے عرض کرتا ہون کہ مین نے صدہا ممالک دیکھے ہین لیکن نہ یہ امن دیکھا نہ انصاف نہ رعیت

جمع کر سکتے ہو ۔۔
وزیر جنگ ۔ حضور ایک لاکھ بارہ ہزار راجپوت مدت سے آرزومند جنگ بیٹھے ہوے ہین اُنکی تلوارین میان سے نکلی پڑتی ہین اور وہ انتہا درجہ کے آمادہ پیکار ہین یہی فوج وہ ہے جو میدان جنگ مین داد مردانگی دے سکتی ہے مجھے اس فوج پر اتنا بھروسہ ہے کہ اگر وہ عزم کرے اور حضور چاہین تو دہلی تک فتح کر سکتے ہین ۔
مہاراجہ ۔ شہر کی حفاظت کے لیے کتنی فوج درکار ہوگی اور تم کس قدر مہیا کر سکتے ہو ۔
وزیر جنگ ۔ صرف تیس ہزار فوج کافی ہے اور وہی مہیا ہو سکتی ہے پھر کمنڈر انچیف کی طرف مخاطب ہو کر کہا کس کس رُخ سے اور کے کے دستون مین فوج حملہ آور ہوگی ۔
کمانڈر انچیف ۔ ہماری فوج پانچ پانچ ہزار سوارون مین تقسیم ہوگی جو باری باری سے دشمن کی فوج سے مقابلہ کرین گے ۔ میرا ارادہ ہے کہ اُنکے تمام اودھ اور پنجاب کو زیر و زبر کر ڈالون اور ہر ملک مین آتش جنگ بھڑکاؤن ۔
مین ۔ ایک دستہ فوج کا مجھے بھی عنایت ہو کہ مین بھی اپنی بہادری کی بانگی دکھاؤن ۔
مہاراجہ ۔ تم ہمارے ساتھ رہو گے ۔ مین نہین چاہتا کہ تمھین اپنے ساتھ سے علیحدہ کرون ۔ تم جاؤ اور سفر جنگ کے لیے مستعد ہو جاؤ تمھارے گھر کی حفاظت ہمارے سپاہی کرین گے ۔۔
مین مہاراجہ صاحب بہادر سے رخصت ہو کر سیدھا اپنے گھر آیا اور ساری کیفیت یوسف شہزادی سیس اور پیاری مریم سے بیان کی ۔
تینون نے سخت تاسف کیا کہ تم جنگ پر جاتے ہو ہم تنہا نہین رہین گے یہ ہماری محبت تقاضا نہین کرتی کہ ہم گھر مین بیٹھکر چین اُڑائین اور تم میدان جنگ مین تلوارون کی سڑاسڑ اور تیرون کی شائین شون مین اپنی جان زار اِدھر رکھو ہر چند مین نے روکا لیکن تینون مین سے ایک نے بھی میرا کہنا نہ مانا اور ہم دوسرے دن مہاراجہ صاحب بہادر کی اردلی مین الہ آباد روانہ ہوے ۔ مہاراجہ کی فوج کی کیفیت بیان کرکے مین ناظرین کو ضرور دلچسپی دونگا ۔
سب سے آگے وزیر جنگ کا پیل پیکر سیاہ پل شل گھوڑا ہرن کی طرح سے کلانچے بھرتا ہوا زور شور سے جا رہا تھا ۔ گھوڑے کے قدم قدم پر فتح و ظفر نثار ہوتی چلی جاتی تھی گھوڑا ایسا بن ٹھن کر جھومتا ہوا

طاؤس نما جا رہا تھا کہ جیسے دولھا سرخوش حالت میں دلھن بیاہنے جاتا ہو۔ اسکی محراب نما گردن کمان کی صورت ایسا خم کھا رہی تھی کہ سامنے سے آتا ہوا شخص سوار کو مطلق نہیں دیکھ سکتا تھا۔ گھوڑا نہ صرف سوار اور اُسکے گرانبہا ہتھیاروں کو سنبھالے ہوئے تھا بلکہ ہزار ہا روپیہ کا قیمتی گہنا عجیب اسکو جوبن دے رہا تھا۔ اسکے ایال میں بال بال موتی پروئے ہوئے اور بھی حسن بڑھا رہے تھے ہیکل سب سے زیادہ بناؤ دیتی تھی۔ ہیکل زیادہ تر لعلوں کی بنی ہوئی تھی چار چار لعلوں کے بعد ایک ہیرے کا چمکتا ہوا درروشن نگ ناظر کی آنکھ میں بہت مستعدی سے چکاچوند کر رہا تھا۔ وزیر جنگ سرتاپا لوہے میں غرق دُہرے دُہرے ہتھیار باندھے ہوئے سینہ تانے ہوئے بیٹھا تھا۔ خود میں سے صرف آنکھیں اور پیشانی دکھائی دیتی تھی جسپر چندن کا قشقہ ادھر بھی راسخ الاعتقادی کی شہادت دیتا تھا۔ آنکھیں پرشوق نگاہوں میں جنگ کی خیالی تصویر دیکھ رہی تھیں۔ انکی آگے بڑھتی ہوئی بصارت استقلال اُولعزمی شجاعت پیدا کرتی تھی۔ ایک تلوار ہلال صورت ایک طرف لٹکی ہوئی اور دوسری جانب دوسری دودھاری تلوار آویزاں سوار کی مردانگی۔ بہادری جرأت اور عظمت کا فوٹو اتارتی تھیں پشت پر کمان اور ترکش لگا ہوا کریہ اور درشت خونخواری کا نقشہ کھینچتی تھی۔ اسکے پیچھے پانچ ہزار سواروں کا پرا یلغار کرتا ہوا اپنے گھوڑوں کو سنبھالتا ہوا اس عمدگی سے جا رہا تھا کہ جیسے آسمان کی صاف اور غیر مکدر سطح پر غلیظ ابر خوب زور شور سے حملہ آور ہو رہا ہو اور جو عنقریب تمام آسمان کو گھیر لیگا۔ ہر سوار بائیں ہاتھ سے باگ اٹھائے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔ سروں پر خود فولادی یہ معاہدہ کر کے سر پوش بنا تھا۔ کہ یا سر ہم یا ستائم کلاہ۔ فوج بحر مواج کی اٹھتی ہوئی موجیں۔ لہراتی ہوئی لہریں۔ کف گراتے ہوئے گھوڑوں کا تند اور تیز مستانہ قدم تقدار سمندروں کی طرح بڑھنا۔ انکی پھری ہوئی خمدار گردنوں میں موتیوں کی طرح پسینہ کا نمودار ہونا تیز اور چمکدار نیزوں کی آفتاب کی شعاعوں میں چمک دودھاری تلواروں کا دھوپ میں بجلیوں کا کوندنا سواروں کی ابھرتی ہوئی اور جنگ کے لیے گدگدائی ہوئی طبیعت اور انکا مستعد اور آمادہ ارادہ خوفناک جنگ کی مخالفین سے پیشین گوئی کرتا تھا۔ ان ڈھلے ہوئے اور پالش دار چم چم چمکتے ہوئے فولادی خودوں میں ایک ایک آفتاب مع اپنے سنہری تاج کے بند ہو گیا تھا۔ ادھر بلند بلند بھالوں کی تیز تیز نوکوں پر خورشید کی تابندگی اور پھر چوڑے چکلے سینوں میں آفتاب کا مجسم نمودار ہونا عظیم الشان عظمت اور جلال چھا را جاتی پیدا کرتا تھا۔ ہر ایک بہادر کی پرعزم اور پرجلال صورت کا یہ مفہوم ہو رہا تھا۔

کہتا تھا ہر اک آج کہ مرنا ہی سعادت — سر تا بقدم خون میں بھرنا ہی سعادت
خنجر کے تلے حلق کو دھرنا ہی سعادت — سر سے رہ راجہ میں گذرنا ہی سعادت

پانی میں وہ لذت نہ وہ کھانے میں مزا ہے
جو آج کے دن حلق کٹانے میں مزا ہے

بہادروں کے جسم زرہ بکتر میں ایسے چھپے ہوے تھے جیسے مکدر ابر چاند کے چہرہ پر محیط ہو جاتا ہے - ادھر سواروں کا عزم بالجزم اور ادھر گھوڑوں کی کلیلیں کرتی ہوئی میدان جنگ کی طرف بڑھتی ہوئی چلبلی طبیعتیں تند اور درشت معرکہ کی خبر دیتی تھیں - سوار باگیں ہاتھوں سے اپنے پر قوت کلائیوں سے گھوڑوں کو برابر رکھنے کے لیے روکتے تھے مگر ہر گھوڑا گرسنہ شیر کی طرح شکار پر پر زور قدموں میں بڑھا چلا جاتا تھا یہانتک کہ سوار بھی ہلکان ہو گیا تھا - جو جری بہادر نکلتا تھا اسکا سج دھج سب سے نرالا اور نئی طرح کا ہوتا تھا جس پر شوکت چہرہ پر نظر پڑتی بے اختیار منہہ سے نکلجاتا کہ ایسی سپوت کو ماں نے جنا ہے - دوسری قسم کی فوج جو خود فولادی نہ زرہ بکتر زیب تن کیے ہوے تھے آئے - اُنکے سروں پر زعفرانی اور سرخ چیرے بندھے ہوے سواروں کا بانکپن دکھاتے تھے - ہر سوار کے چیرے پر ایک موتی بہت بڑا اور قیمتی زیب دے رہا تھا - ریشمی انگرکھیاں اُنکے جسموں کی گلائی کی شہادت دیتی تھیں - زرین زرین پیٹیاں سونے کے پرتلوں میں چاندی کے میانوں کی خونخوار دو دھاری تلواریں لٹکی ہوئیں - تصویر نما گلوں میں پھولوں کے کنٹھوں کے ساتھ موتیوں اور مختلف جواہر کے ہار پڑے ہوے - کیا کچھ حسن خیز جوانی کی تصویر کھینچتے تھے - اُنکے چوڑے چوڑے سینے - اُنکی طباق سی روشن اور فراخ پیشانی والے چہرے - اُنکے ڈھلے ہوے اور سڈول جسم - اُنکے ٹھوس اور سخت بازوؤں کی بھری ہوئی مچھلیاں - اُنکے ارغوانی لبوں کی رجز پڑھتے وقت جنبش - اُنکے امنگوں والے قلوب اور پرجوش طبائع - غضب انگیز جذبوں سے بھرے ہوے خیالات سچی بہادری اور ننگ کی تاثیر پیدا کر رہی تھی ہر نوجوان نوخیز عنفوان جوانی کے تازہ قدم رکھے ہوے بہادر اور شجاع کی صورت یہ مطلب پیدا کرتی تھی -

سینہ تیروں کا بڑے تو کبھی منہہ کو نہ موڑیں
تیروں کا ہر اک بندان ہی ہاتھوں سے توڑیں
ہاتھ آئے تو تلوار کے سر اک ایک کو پھوڑیں
جیتا ہی مہاراج کے دشمن کو نہ چھوڑیں

کچھ ڈھال کی حاجت نہیں مشتاق اجل کو
دانتوں سے چبا جائیں گے تلوار کے پھل کو

قلب میں حضور مہاراجہ دھیراج ہیمچند ریشمی کپڑے زیب تن کیے ہوے ایک پتلی سی خمدار تلوار ایک طرف لٹکی ہوئی تمام باندیاں بھی معمولی گھیر کیے ہوئیں مورچھلیں جھلتی ہوئیں آہستہ آہستہ رواں تھیں ہر باندی کے پاس ایک ڈھال ایک تلوار اور ایک ایک خنجر موجود تھا گویا مہاراجہ صاحب بہادر کے دشمنوں کو وہ اپنی تلواروں سے

زرک و بیزنگی تلوار یا مختلف ہتھیاروں کا رکھنا سخت منع تھی اُنکے پاس کیا کم ہتھیار تھے جو انھیں ان لوہے کے ہتھیاروں کی ضرورت پڑتی ۔ اُنکی تیز تیز نگاہیں ایک پرے کے پرے پر فتح پانے کے لیے کافی تھیں ۔ اُن کی آنکھوں کی پلکیں برچھیوں کا نفاست اور عمدگی سے کام دے سکتی تھیں ۔ غرض پانچ ہتھیاروں سے بھی زیادہ اُنکے پاس خوبخود ہی ہتھیار موجود تھے ۔ مہاراجہ صاحب بہادر کا گھوڑا عجیب اٹکھیلیاں کرتا ہوا جھنجھن لگے ہوئے سُموں سے جا رہا تھا پاؤں کے جھانجن کی جھنکار بہت دور سے گویا تھی کہ مہاراجہ صاحب تشریف لا رہے ہیں

## مہاراجہ کے گھوڑے کی تعریف

رفتار میں اورنگ سلیمان ہے یہ گھوڑا
چمکاتے ہی جاتا ہے زمین سے جو فلک پہ
ہے جلوہ تماشا سے جہان چاند کے مانند
گردن یہ بلند اسکی ہے گلشن میں جو گذرا
آتا ہے پسینہ جو اُسے آب بقا سے
ایسا ہے بدن صاف کہ لوٹا جو زمین پہ
کہیے جو اِسے برق تجلّی تو بجا ہے

ہر صورت و خلقت میں تو انسان ہے یہ گھوڑا
سب کہتے ہیں خورشید درخشان ہے یہ گھوڑا
سنتے ہیں فلک سے بھی دو چندان ہے یہ گھوڑا
قمری نے کہا سروِ خرامان ہے یہ گھوڑا
حیوان ہے تو کیا چشمۂ حیوان ہے یہ گھوڑا
سب کہنے لگے گوہر غلطان ہے یہ گھوڑا
نعلوں سے ہمیشہ شرر افشان ہے یہ گھوڑا

برچھے ہیں اگر اس کے جلو میں تو بجا ہے
کچھ شبہہ نہیں شیر نیستان ہے یہ گھوڑا

ایسے پُرشوکت گھوڑے پر سوار مہاراجہ صاحب بہادر جنکے چہرے سے جلال مہاراجگی عیان تھا روانہ ہوئے جب دشمن کی حدود قریب رہ گئی مہاراج نے اپنے ریشمی کپڑے اُتار کے لوہے کے بہادرانہ کپڑے پہنے ۔ اپنا خود فولادی سر پر رکھا اور باندیوں نے زرہ بکتر اپنے حنائی ہاتھوں سے پہنایا ۔ زرہ بکتر پہنانے کے وقت سنسکرت کے مقدس اشلوک پڑھتی گئیں ۔ جوں ہی مہاراجہ صاحب بہادر نے یہ کپڑے زیب تن کر لیے مہاراج کا چہرہ ایسا پُررعب ہو گیا کہ اچھے اچھے بہادروں کے پتّے پانی ہو کر بہ جائیں ۔ مہاراجہ صاحب بہادر کی شکل سے ستائیس برس کی عمر ہو گی ۔ چہرہ پر وہی بشاشی و زنازگی ہویدا تھی جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ مہاراج اس جنگ کو بازی سمجھتے ہیں اور ایسی ایسی مہموں میں انھیں بڑی دلچسپی حاصل ہوتی ہے ۔ وہ اپنی باندیوں اور اپنے مصاحبین اور خصوصاً مجھ سے اسی دلجمعی اور ہنس مکھ چہرہ سے بکشادہ پیشانی باتین

کرتے جاتے تھے کیا ممکن ہے جو ذرا بھی بے چینی اور گھبراہٹ کے خیالات مہاراجہ کے پاس بھی آکر پھٹکے ہون یہی کیفیت اُن نوجوانون بے ریش و بروت سوارون کی تھی جو مہاراجہ کو حلقہ کیے ہوے تھے -

ایک ایک جوان زیور جنگی کو سنوارے — تیرون کی چمک اور وہ سمندون کے طرارے
راجہ کے جگربند نورانی سے پیارے — رستم سے ہر اک جنگ کرے شیر کو مارے
سفاک ہو مرحب سا تو شمشیر سے مارین
عنتر سا ہو کن ندار کو اک تیر سے مارین

کمسن کئی لڑکون کا جدا غول تھا سب سے — سوئے بھی نہ تھے ولولۂ جنگ مین شب سے
رہ گئے ہوے باگون کو وہ راجہ کے ادب سے — اعدا کی طرف دیکھتے تھے چشم غضب سے
ہتھیار جو باندھے تھے تو گویا تن پہ کھلے تھے
سب جیتے تو لے ہوے مرنے پہ تلے تھے

وہ چاند سے منھ زرد گورے سے بدن اُن کے — شرمندہ ہو غنچہ بھی وہ نازک دہن اُن کے
یوسف کی طرح عطر فشان پیرہن اُن کے — آکر وہی کپڑے ہوے آخر کفن اُن کے
باحسن عقیدت تھا عجب دل کے جوان تھے
راجہ پہ فدا ہونے کو سب ایک زبان تھے

تھے تین تو کم و بیش پہ سب گیسوؤن والے — اک غول مین تھے چاند لگی اور رکبی پالے
ذی مرتبہ بس رانیون کے گود کے پالے — غنچہ تھا وہ سب راجہ گلرو کے حوالے
ان تازہ نہالون مین نمودار یہی تھا
اس گلشن یک رنگ کا مختار یہی تھا

اس سج دھج اور شان و شوکت سے اپنی پوری قوت سے مہاراجہ الہ آباد کی طرف بڑھا۔
فوج بڑھنے سے پہلے جاسوس پہلے ہی چھوڑ دیے گئے تھے کہ مخالفین کی دم دم کی خبرین دین اُن مین سے ایک جاسوس بھاگا ہوا آیا اور اُسنے یہ اطلاع دی کہ نوسندرائے تین لاکھ لشکر سے مقابلہ کریگا اسکی مدد دہلی اور میرٹھ والے نے بھی کی ہے یہ تینون ہمراہ ہو کر جنگ کرینگے - یہ سنکر بہادرون کے ہوش اُڑ گئے اور اُنکی بڑھتی ہوئی ہمتین پست پڑ گئین - مگر برخلاف اسکے مہاراجہ کی وہی حالت تھی جو اسے

تین مہاراجاؤں اور اُن کی تین لاکھ فوج کی پروا تھی اور نہ اپنی کم تعداد فوج کا خیال تھا بلکہ جب مہاراجہ نے دیکھا کہ مصاحبین کی یہ کیفیت ہے اپنے پاس بُلا کر کہا۔ تم کچھ خائف معلوم ہوتے ہو میں بہت خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ جو صاحب چاہے بخوشی پٹنہ چلا جائے میں ہرگز تعرض نہ کرونگا یہ سنکر کل افسروں نے گردنیں ڈالدیں اور کہا اگر حضور ہمیں قتل بھی کر ڈالیں گے جب بھی ہم جنگ سے منہ نہیں موڑنے کے۔

مہاراجہ۔ تمہاری جرأت اور بہادری کا تو میں قائل ہوں لیکن میں نے تین لاکھ کی سنکر تمہیں فق دیکھیں اندازہ سے مجھے معلوم ہوا کہ تم خائف ہو گئے سخت مشکل ہے کہ ہنوز تمہیں شعور نہیں آیا فوج کی کمی اور زیادتی پر شکست و فتح نہیں ہوتی۔ اسکا بارہا تجربہ ہوا ہے اور ہم خوب سمجھتے ہیں اِسکے علاوہ خوش نصیب ہے وہ نوجوان کہ جسکا گذارن میں کٹے اور بدبخت ہے وہ جو میدان جنگ سے پشت پھیرے۔ یہ سنتے ہی پھر وہی جرأت و بہادری کے جوش اُنکی طبائع میں موجیں مارنے لگے اور اب اُنکی ایسی خونخوار طبیعتیں ہوگئیں کہ اگر شیر بھی سامنے آئے اُسکے بھی ٹکڑے اُڑادیں جب آرا آباد کوئی دس میل کے فاصلہ پر رہگیا تو ہمیں مخالفین کی فوجیں چاروں طرف کثرت سے بڑی معلوم ہوئیں اُنکی فوج کے پھریرے ہوا میں فراتے پھر رہے تھے۔ انہیں بھی ہر سپاہی جرأت کے بیشہ کا درندہ شیر۔ میدان شجاعت کا چابک سوار بحر جلال کا نمایاں گوہر تھا۔ ہزار۔ یاؤ میرے پڑا ہوا تھا اُن لوگوں کا ارادہ ہوا تھا کہ ہم پٹنہ پر حملہ آور ہوں اُنھیں یہ خبر نہ تھی کہ والی پٹنہ خود آندھی اور مینہ کی طرح اُمنڈ کر بجائیک ذوہی باتوں پر یلغار کرتا ہوا حملہ آور ہو جائے گا۔

وہ دیکھتے ہی دنگ رہ گئے۔ وہ سیہ کرنا پہنچتے ہی جنگ پر صفیں جما کر بیٹھے۔

## اُنیسواں باب

### جنگ کا پہلا دن

ایک دن لشکروں نے میدان جنگ میں آرام کیا جو بہادر تھے وہ بے چین ہو رہے تھے کہ کسی طرح جلدی سے صبح ہو تو ہم اپنی مردانگی کی بانگی دکھائیں اور جنکے دلوں میں کچھ خوف تھا اُنکی طبیعت دھکڑ پکڑ کر رہی تھی کہ دیکھیے یہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے اور جنگ کا آخری نتیجہ کیا ہونا ہے۔ اسی کشمکش میں صبح ہوگئی ہنوز صبح کاذب ہی کا جہان میں دور دورہ تھا کہ دونوں طرف سے فوجیں جم جم کے آگے بڑھیں۔ مہاراجہ صاحب بہادر مع اپنے باڈی گارڈ اور جان نثار باندیوں کے علیحدہ یعنے جنگ سے نصف میل کے فاصلہ پر ٹھہرے

ہو گئے یہ مقام جہان مہاراجہ صاحب کھڑے تھے ایسا بلند تھا کہ یہان سے اُتار چڑھاو بخوبی معلوم ہوتا تھا۔ پہلے ایک نوجوان دلیر ہماری طرف سے نکلا اور اُسنے کرنا پھونکی ادھر اسکا کرنا پھونکنا تھا اور اُدھر طبل جنگ پر ایک چوب پڑی کہ اچھے اچھے بہادرون کے دل دہل گئے طبل بجتے ہی چندر بنس شیر غران کی طرح میدان جنگ مین بڑھا۔ اُسکے ساتھ ہی دس ہزار راجپوت جنگی تلوارون سے خون ٹپکتا تھا ہالہ کیے ہوے تھے صرف اُنکی آنکھین مہین جھلملی جالی سے جو آنکھون پر پڑی ہوئی تھی چمکتی تھین باقی اُنکا تمام جسم تلوار کے جوہر کی طرح لوہے مین غرق تھا۔

ناگاہ بجا طبل بڑھا لشکر سفاک
تا چرخ گیا غلغلۂ کوس شغب ناک
فریاد سے قرنا کی ہلا گنبد افلاک
تھرا گیا آواز دہل سے کرۂ خاک

بڑھنے لگا اک ایک جری لے کے سپر کو
جو کچھ نہ سمجھتے تھے خطر کو نہ حذر کو

سب سے پہلے جو میدان مین تلوار ہاتھ مین لیکر آیا وہ ہمارے مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹنہ کا بھتیجا تھا۔ اُس دلاور کی ہنوز مسین بھیگنی شروع ہوئی تھین۔ اُسکی عمر مشکل سے اٹھارہ برس کی ہوگی۔ یہ ایک زعفرانی چیرا سر سے لپیٹے ہوے تھا صرف ایک تیر کمان اور ترکش باریک پتلی سی تلوار ہاتھ مین لیے ہوے اٹکھیلیان کرتا ہوا چندر بنس کی طرف بڑھا۔ نہ خود فولادی سر پر اور نہ لوہے کے دستے ہاتھ مین نہ زرہ بکتر غرض کچھ نہین تھین ریشمی سنہرے کپڑے زیب تن کیے ہوے گلے مین موتیون کا ہار کانون مین مُندریان پڑی ہوئی کیا بھلی معلوم ہوتی تھین۔

سر پر عوض خود مہادیو کا سایا
زخمون کے لیے تن کو زرہ سے نہ بچایا
دستانے پہننا بھی نہ بچے کو خوش آیا
کیا فائدہ ہے جینے سے جب ہاتھ اُٹھایا

یہ تیغ نہین وہ جو دم حرب رُکے گی
مین تم سے رُکونگا نہ مری ضرب رُکیگی

میدان جنگ مین یہ شکیلا نوجوان گھوڑا کُداتا ہوا آتے ہی چندر بنس کو پکارا اے نوند والے کے سپوت اگر کچھ بھی مرزی رکھتا ہے تو بہت جلد جنگ کے لیے بڑھ۔ یہ للکار سُنکر چندر بنس چونکا اور اپنے مصاحبین سے دریافت کرنے لگا کہ یہ نوجوان بے ریش و بروت کون ہے کسی نے کہا کہ یہ مہاراجہ پٹنہ کا

بھتیجا ہرلی نامی - چندرنبس نے ایک قہقہہ مارا اور کہا کہ ایسے ایسے چھوکرون کو پرتھیشر کی شان ہے مجھ سے جنگ کی آرزو ہوتی ہے مجھے سخت شرم آتی ہے کہ مین ایک چھوکرے کے مقابلہ مین میدان جنگ مین تلوار کو گردش دون - ایک نوجوان سوار کو اشارہ کیا کہ تو اسکی گردن اُتار لا - یہ سوار جسکی طرف اشارہ ہوا تھا تقریباً تیس پینتیس برس کی عمر کا تھا - بارہا مختلف جنگون مین نام آور چلا آتا تھا کئی تمغے اسکے زیب گلو ہو رہے تھے - اور لطف یہ ہے کہ لوہے مین غرق تھا دو دھاری تلوارین دونون پہلوؤن مین لٹکی ہوئی گرز فولادی کندھے پر رکھا ہوا اس شان و شوکت سے گھوڑے کو جولان پھراتا ہوا ہنس مکھ چہرہ سے ہرلی کے پاس آکر پکارا - وہ کونسی بیرحم مان ہے کہ جسنے تجھ بچہ کو میدان جنگ مین آنے کی اجازت دیدی ہنوز آغوش مادر کی مامتا بھری گرمی سے تیرا جسم گرم ہے - تیرے منھ سے دودھ کی بو بھی ابھی آرہی ہے اے لاڈون کے پالے نوجوان یہ رنگیلا پن جنگ مین کام نہین آتا بہتر ہے کہ تو واپس پھر کر چلا جا تجھپر اُدہر اگر مجھے ترس آتا ہے مین تجھے پرتھیشر کا واسطہ دیتا ہون کہ تو چلا جا مجھپر احسان ہوگا - ہماری شجاعت اور بہادری اسکی مقتضی نہین ہے کہ ہم اپنی تلوار ایک تجھ ایسے شیر خوار بچہ پر اُٹھائین گے -

ہرلی - مسکرا کر - اور نہایت متانت سے گھوڑے کو دو تین تاوے دیکر - جو کچھ تو نے کہا مین نے بگوش دل سُن لیا تیری اس ہمدردی کا مین شکریہ ادا کرتا ہون مگر مگر جسکو مین نے بلایا تھا شاید وہ تو نہین ہے مین چندرنبس سے دو دو ہاتھ کرنا چاہتا ہون - تیرے مقابل کے بھی میری فوج مین کثرت سے نوجوان ہین تو واقعی میرا مد مقابل نہین ہے - تیرا اور بھی احسان ہوگا اگر تو چندرنبس کو بھیجدیگا - ارادہ تو تمام ہندوستان فتح کرنے کا ہے مگر جنگ سے منھ چھپاتا ہے - تم کیسے راجہ کے نوکر ہو -

نوجوان سوار - پھر تو وہی ہرزہ درائی کیے جاتا ہے ہمارا آقا اپنی شایان شان نہین سمجھتا کہ تجھ شیر خوار بچہ سے میدان جنگ مین بازی کرے اُسکے اور اُسکے خاندان کے لیے سخت ننگ ہے -

ہرلی - تیور اور پینترا بدل کر - بس معلوم ہوا کہ تمھارا آقا سخت نامرد ہے صرف دوسرون کے بھروسے پر وہ یہ شیخی شون کرتا ہے - پھٹ ہے اُسکی راجائی پر اور لعنت ہے اُسکے اس عظیم الشان عزم پر اور آخ ہے اُسکی نسل پر اور تف ہے اُسکی مان پر جسنے ایسا نامرد پتر جنا - لے تو ہی سنبھل جا کیا یاد کریگا کہ ایک نوجوان سے ہم نبرد ہونے گیا تھا -

یہ کہتے ہی جوان کیا شیر شگماز
اثر کر صف اعدا پہ گیا صورت شہباز

رنگِ رخِ افواج ستمگر گیا پرواز — گھوڑا تھا مگر شیر کا تھا جست مین انداز

اک دم مین گیا پار سوارون کے پرے سے
مُڑ کر اِدھر آیا تو گرے خود سرون سے

چمکی عجب انداز سے اس شیر کی تلوار — گویا سرِ اعدا پہ گری برق شرربار
ڈھالون سے بدن اپنے چھپاتے تھے سبکار — اس دست زبردست کا رُکتا تھا کوئی وار

بچتا اسے نہ تھا خود زرہ سے تن و سر کو
سینہ سے گذر جاتی تھی دو کرکے سپر کو

کاٹے ہوئے جل برچھیون کے رن مین پڑے تھے — سہمے ہوئے لوشون مین کماندار کھڑے تھے
چھایا تھا ہراس اُن پہ ہمیشہ جو لڑے تھے — آنکھین وہ چُراتے تھے بہادر جو بڑے تھے

دہشت سے زرہ پوشون نے بھی چھوڑ دیا تھا
اس تیغ نے تیغون کا بھی مُنھ موڑ دیا تھا

تھے برچھیون والون کے پرے بے سر و بے پا — برچھی تھی کہین ہاتھ کہین اور کہین پنجا
تھا دور تلک موجزن اک خون کا دریا — بہتے تھے حبابون کی طرح سے سرِ اعدا

دہشت سے تلاطم تھا ہر اک فوج عدو مین
مچھلی سے تڑپتے تھے زرہ پوش لہو مین

چلاتے تھے اعدا کوئی بنتی نہین تدبیر — دم بند ہے مارین کسے تلوار کسے تیر
جس وقت علم ہو کے چمکتی ہے یہ شمشیر — پھر جاتی ہے آنکھون کے تلے موت کی تصویر

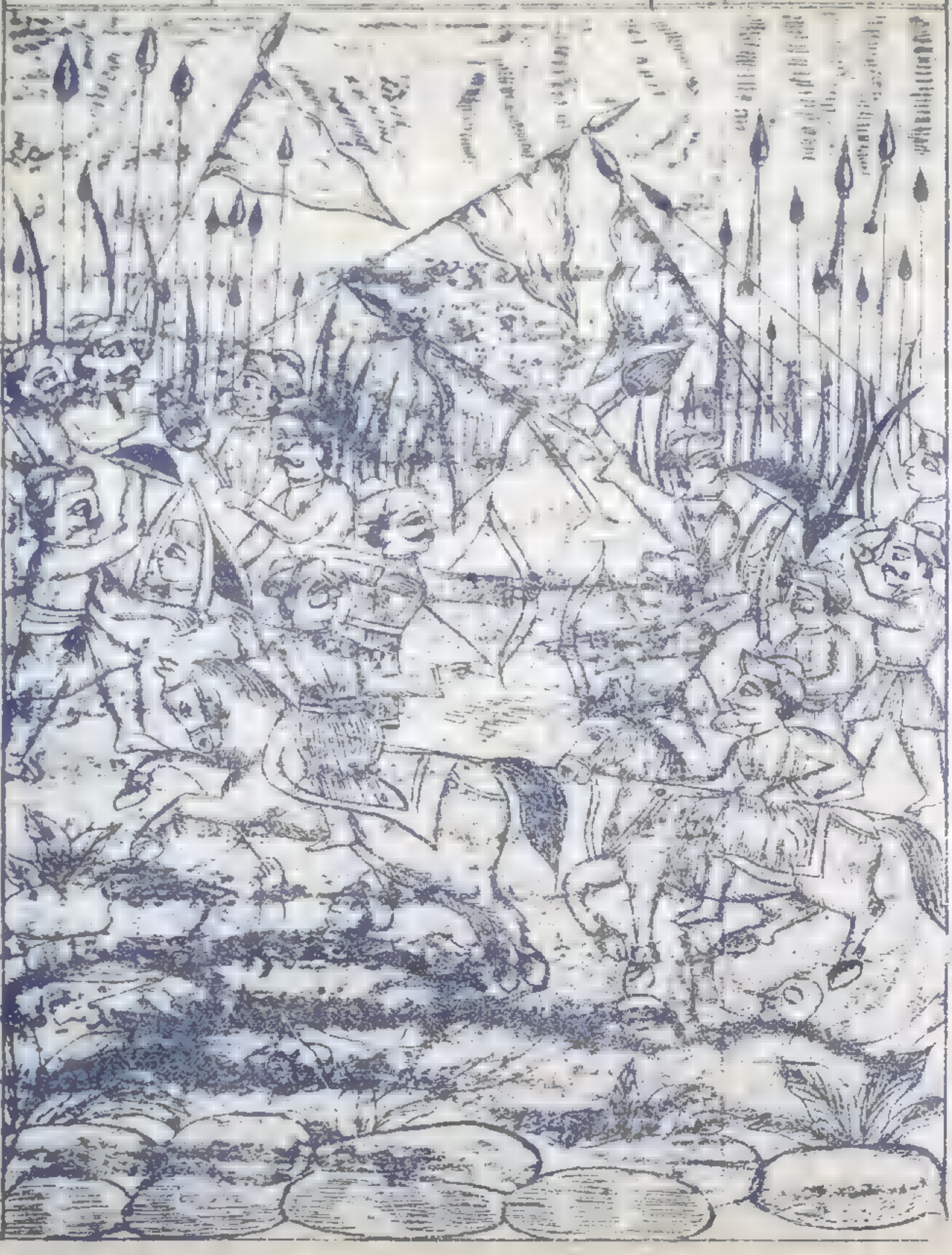
کیا ہوتا ہے ڈھالون کی جو بدلی سی جھکی ہے
بجلی بھی کہین ابر کے روکے سے رُکی ہے

بیکار تھے جلادون کے نیزے دمِ پیکار — تلوار سے ملتی تھی نہ مہلت کہ چلے وار
حلقہ کیے اس شیر کے درپے تھے کماندار — چلّے سے مگر جس نے ملایا لبِ سوفار

شہباز سا سر پر فرس تیز قدم تھا
نکلا بھی نہ تھا تیر کمان سے کہ قلم تھا

نہ صرف وہی نوجوان جسکو چندربنس نے بھیجا تھا جنگ کی بھینٹ ہوا بلکہ کئی صفین زیر و زبر ہو گئین۔ اور ایک دند مچا پچا شیر مچل گیا ہو خدا خیر کرے مین مہاراجہ صاحب بہادر کے ساتھ یہ نظارہ نہایت پر شوق نگاہون مین دیکھ رہا تھا۔ مہاراجہ کی خوشی کا کیا عالم بیان کرون اگر انکے قبضہ مین ہفت اقلیم ہوتی تو وہ اسس نوجوان کو بخشش دیتے۔ چندربنس نے جب یہ کیفیت دیکھی اسنے کئی قدم پیچھے ہٹکر اپنے کو مجتمع کرنا مناسب سمجھا۔ جب ہرلی نے دیکھا کہ چندربنس میدان مین آنا نہین چاہتا تو اُسنے تو کردکہ چلکر حضور مہاراجہ صاحب بہادر ہی کو سلام کر آئین۔ خون ٹپکتی ہوئی ہلالی تلوار ہاتھ مین لیکر اپنے اُسے زعفرانی چہرے اور سنہری ریشمی کپڑون سے واپس پھرا کسی بہادر نے اُسکا تعاقب نہ کیا آنًا فانًا مین مہاراجہ کے قدمون مین اپنا سر ڈالدیا اور یہ عرض کی کہ حضور کے پرتاپ سے کئی صفین زیر و زبر کر آیا ہون چندربنس کو ہر چند پکارا لیکن وہ میدان جنگ مین نہین آیا اور پیچھے ہٹ گیا۔ مہاراجہ صاحب بہادر نے اپنا موتیون کا ہار ہرلی کے گلے مین اپنے ہاتھ سے پہنا کر گلے سے لگایا اور خوب پیار کیا۔ ابھی باتین دونون چچا بھتیجون کی ختم نہ ہوئی تھین کہ دشمن کے ایک سوار کے پرے نے ہماری فوج پر دھوکا دیکر حملہ کیا۔ ایسی سخت گھمسان کی جنگ آ کر پڑی کہ جسنے ہمارے دستہ کے پیر اکھیڑ دیے اور وہ آنکھین بند کر کے بھاگے۔ یہ اُس دستہ سے مراد ہی کہ جو جنگ کے لیے تیار نہ تھا بلکہ میدان کار زار کا رنگ دیکھ رہا تھا۔ کمنڈر انچیف نے دیکھا کہ ایک دستہ کو کامل ہزیمت مل چکی اُسنے دوسرے پرے سے حملہ کا جواب دیا۔ پھر جو جان توڑ کر سوار لڑے ہین واقعی لطف آ گیا۔ مہاراجہ صاحب بہادر جنگ کا اُتار چڑھاو پُر شوق نگاہون سے دیکھ رہے تھے۔ ہر ہر سپاہی کے ساتھ مہاراجہ کی جان لڑی ہوئی تھی۔ دو گھنٹے کامل جنگ ہوتی رہی۔ وہ جنگ کہ جسنے اچھے اچھے بہادرون کے چھکے چھڑوا دیے۔ زمین و آسمان سے اُداسی برستی تھی ہوا مین بھی خون کے ذرّے آمیز ہو گئے تھے۔ اس جنگ کا نتیجہ کچھ مین نہ کھلا تھک تھک کر دونون پرے سوارون کے ہٹ گئے۔ انکا ہٹنا تھا کہ تازہ دم صفین آ کر پھر جم گئین اور اب دور دور سے تیرونکی بوچھاڑ ہونے لگی بھلا نوجوان بہادرون کو کہان صبر تھا کہ وہ دور دور ہی رہتے اور قریب آ کر بہادری نہ دکھاتے پھر جو تلوار چلی ہے اور خچاخچ کی آوازین آئی ہین الٰہی توبہ۔ جون ہی تلوار گردن پر پڑی اور خون کے فوارے اچھلے تمام جنگل فوارے بن رہا تھا چلیو بچیو کی پکار کی آوازین چارون طرف سے آ رہی تھین۔ غرض شام تک یون ہی جنگ ہوتی رہی لیکن فتح و ظفر کا عقدہ نہ کھلا۔ ایک ڈر دو طرف تھا۔ ادھر مہاراجہ نو نندر اپنے خیال کرتا تھا کہ مہاراجہ ٹھٹھہ سے مین نے جنگ کیا چھیڑی گویا شیرون کے بھون کو چھیڑا۔ ناحق بیٹھے بٹھائے

باہم دونون پردون مین جنگ ہو رہی ہے



یہ آفت مول لی اپنے گھر آرام سے بیٹھے ہوئے تھے اُدھر علاوہ مہاراجہ پٹنہ کے جو ایک شیر غرندہ تھا بہادر افسروں کے کلیجے دہلے جاتے تھے کہ دیکھیے اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اور یہاں سے کون کون شخص زندہ پھر کر گھر جاتا ہے ۔ مگر ہمبرلی نوجوان انتہا درجہ کا وجد انگیز خوشی میں سرشار تھا ۔ وہ جھوم جھوم کر اپنے مصاحبین سے باتیں کرتا تھا کہ صبح جلدی سے ہو تو چندر ہنس کو پھر نبرد کے لیے طلب کروں اور پرمیشر کرے ۔ وہ آجائے تو پھر اُسے اسکے عزم جنگ کا مزہ چکھاؤں ۔ مختلف خیالات کی اُدھیڑبن میں ہر جری اور ناجری لگا ہوا تھا ۔ کوئی اپنے بال بچوں کو یاد کرتا اور کوئی اپنے وطن کو روتا تھا کوئی پرمیشر سے دعا مانگ رہا تھا کہ جلدی شب جائے اور صبح آئے تو میں مخالف کے مقابلہ میں جنگ کروں ۔

مہاراجہ صاحب بہادر اپنے مصاحبین کو ہمراہ لیکر ایک بلند ٹیلہ پر جا بیٹھے ۔ چاند سامنے سے طلوع ہو کر خوب دھوم دھام سے اپنی روپہلی دھیمی شفاف خنک روشنی گردش کنان زمین پر پہونچا رہا تھا ۔ اسکی نور ریز شعاعیں جو بہت مستعدی سے جنگ آوروں کے خیموں میں بیٹھی جاتی تھیں گویا اُولوالعزم بہادروں کی مزاج پرسی کر رہی تھیں یا اُنھیں تسکین دے رہی تھیں کہ تم کچھ دیر آرام کر لو کہ دوسرے دن تمھیں میدان جنگ میں بہت کچھ خون پسینہ ایک کرنا پڑیگا مہاراجہ صاحب بہادر کے قیمتی زرین غالیچہ پر بھی یہ نور افشاں چھپی ہوئی تھی مہاراجہ صاحب بہادر ایک جواہر نگار چوکی پر متمکن ہوے اُنکے گرد ہالہ کیے ہوے باندیاں کھڑی ہوئیں سامنے اُمرا و روزا اور وزیر جنگ تمام اعلیٰ اعلیٰ جنگی اور سیول افسر باادب بنے پُرعزم اور پُراستقلال ارادہ سے بیٹھے

مہاراجہ مسکرا کر اور ہمیری طرف مخاطب ہو کر ۔ تم نے ہمارے ملک کی جنگ دیکھی کہ بہادر کیا جان توڑ کر لڑتے ہیں

ہمین ۔ ہاتھ باندھ کر ۔ ہاں حضور میں نے غور سے جنگ ملاحظہ کی بیشک جنگ بہت خونخوار ہوتی ہے

مہاراجہ ۔ تم اس جنگ میں کچھ کام کر سکتے ہو ۔ خطرہ کے وزن کو پہچان کر بیان کرنا ۔

ہمین ۔۔ بے پروائی سے منھ اونچا کر کے ۔ حضور میں خطرہ کے وزن کو کامل طور سے پہچان کر عرض کرتا ہوں کہ اس جنگ میں بہت کچھ اپنے ہنر کی بانگی دکھا سکتا ہوں ۔ صرف حکم کی دیر ہے ۔

مہاراجہ ۔ کیا تلوار سے جنگ کروگے یا گرز فولادی کی بانگی دکھاؤگے ۔

ہمین ۔ حضور بھلا میں ایک کھال چھینے والے کا لڑکا جنگ کیا جانوں ہاں مجھ سے ہو سکتا ہے کہ جسکی نسبت آپ ارشاد کریں میں اُسے گرفتار کر لاؤں ۔

مہاراجہ ۔ چونک کر ۔ گرفتار ۔ کیا واقعی تم سچ کہتے ہو ۔

میں - حضور میری کیا ہستی ہے کہ میں خلاف واقعہ ایک لفظ بھی زبان سے نکال سکوں جس کو آپ حکم کریں میں گرفتار کرلاؤں -

مہاراجہ کے چہرہ پر خوشی کے آثار ہویدا ہو گئے اُنکے چہرہ کے رنگ سے یہ ہویدا نہ ہوتا تھا کہ اُنھوں نے میری بات کو یقین بھی کیا ہی لیکن ہاں یہ بات ہی ایسی خوشی کی تھی کہ جسنے مہاراجہ کو کھلا دیا -

مہاراجہ - اپنا ایک کڑا مرحمت فرماکر - تمھاری اتنی زبانی جرأت ہی خوش کرنے کو کافی ہے شاباش ہی مہاراجہ کی یہ باتیں مجھے گونا گوار گذریں میں اپنی جگہ سے اُٹھ بیٹھا - اور ہاتھ باندھکر شتابانہ لہجہ میں یہ عرض کیا بس حضور مجھے اجازت ہو کہ میں جاؤں اور جسکی نسبت حکم ہو اُسے گرفتار کرلاؤں - جب میری یہ آمادگی دیکھی تو مہاراجہ کے چہرہ پر ہوائیاں اُڑنے لگیں وہ مع اہل دربار مجھے متحیرانہ نظروں میں تکنے لگے

مہاراجہ - کیا واقعی جس کو کہا جائے گرفتار کرکے لاسکتے ہو - (گھبراکر) کیا یہ سچ ہے -

میں - حضور آپکا غلام خلاف عرض نہیں کرتا صرف حکم ہونیکی دیر ہے کل اسی وقت وہ شخص یہیں ہو گا -

مہاراجہ - دبی آواز سے - چندربنس کو گرفتار کرکے لاسکتے ہو -

میں - بہت خوشی سے - بس تو میں رخصت ہوتا ہوں کل اسی وقت حضور کے قدموں میں بندھا ہوا لاکر ڈالدونگا - یہ کہکر میں نے دربار اور اہل دربار کو رخصت کیا اور سیدھا اپنے ڈیرہ میں آیا - یوسف شہزادی آسیس اور مریم پریشان بیٹھے ہوے تھے میں نے اُنکی تسکین کی اور اپنا عزم ظاہر کیا وہ سب سنکر خوف کھانے لگے کہ یہ تم نے کیا سنائی اس میں سراسر جان کا خطرہ ہے - میری بڑی دیر تک رد و بدل ہوتی رہی نتیجہ یہ ہوا کہ میں اُنسے رخصت ہوکر اپنے اہم کام میں مشغول ہوا -

## بیسواں باب

### جنگ کا دوسرا دن اور عیاری

اب میں نے دل میں فکر کرنا شروع کیا کہ کیا تدبیر کروں اور کیونکر مخالف کے لشکر تک پہونچوں - کیونکہ مجھے یہ پہلا موقع تھا کہ میں اپنے نام کے پاس اور لحاظ پر کام کروں اور مہاراجہ پٹنہ کے نمک کا حق ادا کروں - سوچتے سوچتے میں نے یونانی تاجروں کے سے کپڑے پہنے اور پھر پیارے یوسف اور مریم سے اُن کپڑوں کو جسم ہی پر پھٹوا دیا کہ جیسے لڑائی ہوتے وقت پھٹ جاتے ہیں اور پھر اپنے رخساروں پر نہتوں کے نشان کیے غرض اس صورت و شکل میں میں سیدھا چندربنس کے ڈیرے کی طرف روانہ ہوا یہاں بھی کثرت سے عیار

اکھٹے تھے اور گفتگو ہو رہی تھی کہ مہاراجہ پٹنہ کے لشکر اور سرداروں کے خیالات کی کیونکر خبر لائی جائے جب مین جھومتا
ور لڑکھڑاتا ہوا وہان پہونچا تو چند پہرائیون نے مجھے گرفتار کر لیا اور مجھسے دریافت کرنے لگے کہ تو کون ہی مین نے
سوا اسکے اور کوئی جواب ہی نہین دیا اور وہ بھی ڈکر "چندر بنس کی دہائی ہی" جب بہت غل مچا اور لوگ زیادہ
اکھٹے ہو گئے تو ہر شخص نے مجھسے سوالات کرنے شروع کیے ایک بولا تو کون ہی اور تیرا کیا نام ہے۔ دوسرا بولا
یہان تو کیونکر چلا آیا تیسرا بولا تو رہنے والا کہان کا ہے۔ چوتھا بولا اس رستخیز مین تیرا کام کیا ہے۔
سواے اسکے کہ چندر بنس کی دہائی ہے مین نے کچھ نہ کہا۔
ایک بوڑھا سردار بہتر ہی حضور مہاراجہ صاحب بہادر چندر بنس کے دربار مین اسے لے چلو۔ سب نے اسکی
رائے کی تائید کی اور مجھے گھسیٹتے ہوے وہان لے گئے جون ہی مین نے درباری خیمہ مین قدم رکھا دربار
اور اہل دربار کی شان و شوکت نے میری آنکھون مین چکا چوند کر دی ہر شخص سونے اور جواہرات مین غرق
دیکھا شراب کے دور خوب چل رہے تھے اور ہر شخص اپنی شیخی بگھار رہا تھا۔ کوئی کہتا تھا کہ عین میدان جنگ مین
کل ہرنی کا سر کاٹ لاؤن گا۔ کوئی ڈینگ کی ہانکتا تھا صرف حضور کا اشارہ ہی کافی ہی مہاراجہ پٹنہ کا سر
مین لا سکتا ہون۔ چندر بنس خوش ہو ہو کر جواب دیتا تھا۔ انکے علاوہ کئی عیار غدار بھی فن جمع تھے۔
ایک عیار بولا۔ اگر حکم ہو تو تمام سردارون کی ناکین کاٹ لاؤن۔
دوسرا عیار۔ اگر حضور ادھر اج مجھے پروانگی دین تو تمام سردارون کی آنکھین پھوڑ دون۔
تیسرا عیار۔ حضور کے حکم کی صرف دیر ہے نہین ابھی مہاراجہ پٹنہ کو تو مین گرفتار کر لاتا ہون۔
یہ سنکر تمام اہل دربار نے ایک قہقہہ مارا مگر یہ قہقہہ کچھ طنز نہ تھا بلکہ نہایت سرخوشی اور سرمستی کی حالت مین مارا گیا تھا
ان عیارون مین سے چندر بنس کسیکو کہتا تھا کہ تمام شمالی پٹنہ کے حصے تجھے دیدونگا کسیکو امید دلاتا تھا کہ
مغربی پٹنہ کا تجھے مالک بنا دونگا غرض یون ہی سب کو امیدین دلا رہا تھا لطف یہ کہ باوجودان باتون کے کسی نے
بھی باہر نکلنے کا عزم نہین کیا وجہ یہ تھی کہ انھون نے مع چندر بنس کے شراب خوب اُڑائی تھی اسکی مستی مین
آ آکر یہ شیخی بگھار رہے تھے ورنہ تھا ایک بھی کام کا نہین شیخی کا نمونہ اوپر دکھا چکا مگر تھوڑا سا دلاور اور جری
سوار کی کیفیت بھی حوالہ قلم کرتا ہون۔ ایک نوجوان سردار پہلو مین سے نکلکر آگے بڑھا نشہ شراب مین
جھوم رہا تھا۔ آنکھین چڑھی جاتی تھین پیر لڑکھڑاتے جاتے تھے تیور بدلے جاتے تھے نہ ہوش تھا نہ حواس
بجا رہے تھے اس حالت مین وہ شجاع نوجوان بغل مین شراب کا شیشہ دبا کر یہ بولا حضور کی پروانگی لینے آیا ہون

بیچ

زبانی جمع خرچ تو کبھی آیا ہی نہیں جو کچھ مین نے کہا وہی کیا۔ اگر پروانگی ملے تو عرض کرون۔
چندر بنس - خوش ہوکر۔ ہان ہان ہم اقرار کرتے ہین کہ تمھین پروانگی دیدین گے۔
نوجوان متوالا - مین مہاراجہ پٹنہ کا سر کاٹنا چاہتا ہون اگر مہاراجہ پروانگی عطا فرمائین گے تو ابھی برہنہ شمشیر لیکر روانہ ہوتا ہون۔
چندر بنس - یہ رات کا وقت ہے ابھی چندان ضرورت نہیں ہے آخر صبح بھی تو ہوگی علی الصباح میدان جنگ مین تم اپنے کمالات کی بانگی دکھا دینا۔ اسوقت تم جیسا نوجوان تن تنہا شاید کامیاب نہ ہوسکے۔
نوجوان - مہاراجہ صاحب بہادر مین پہلے عرض کرچکا ہون کہ جب مین ارادہ کرلیتا ہون پھر نہین مانتا جب تک کامیابی سے اسکی تکمیل نہ کرلون یہ تو حضور کو اجازت دینی ہی ہوگی۔
چندر بنس - تمھاری جرأت اور دلاوری کی مین تعریف کرتا ہون فتح ہونے پر ایک عظیم الشان جاگیر دونگا مین نہین چاہتا کہ میرا ایسا نوجوان دلیر یون کتّے کی موت مارا جائے کیونکہ تم وہان تنہا جاؤگے پہرہ والے سپاہی تمھین گرفتار کرلین گے پھر تم خود ہی جانتے ہو کہ بعد ازان اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ سنتے ہی متوالے رنگیلے نوجوان کی آنکھین سرخ ہوگئین اور غصہ کی تمتماہٹ نے نشہ کے جھلملے رنگ پر اپنا تیز و تند پرتو ڈالا ایک تو نوعمری اور نوجوانی کا نشہ اور دوسرے نشہ شراب کا جوبن خیز سرور اور اسپر راجپوتی خون کا تیزی کے ساتھ رگون مین جوش اور پھر اپنے ہمعصرون سے بازی لیجانے کا اولوالعزم قصد۔ ان سب باتون نے نوجوان کو حیطۂ اعتدال سے خارج کردیا اور اب وہ آزادی سے یہ گویا ہوا اگر حضور مجھے اجازت نہ دینگے تو مین ابھی اپنی گردن کاٹکر مر جاؤنگا یا تو آپ مجھے پروانگی عطا کرین اور یا اپنی تلوار سے ابھی میرا گلا کاٹ ڈالین
چندر بنس نے بھی گو شراب پی تھی لیکن ساتھ ہی اسکے اسے مہاراجہ پٹنہ کی پوری قوت معلوم تھی وہ جنگ کے آثار چڑھاؤ کو بخوبی جانتا تھا اسے معلوم تھا کہ ایک ناتجربہ کار نوجوان اتنی فوج کے مقابل مین کچھ نہین کرسکتا مگر پھر بھی نوجوان کے اصرار پر اسنے اجازت دی اور کہا ایک آقا کو اس سے زیادہ مبارک خوشی اور کیا ہوسکتی ہے کہ اسکے کارکن اور ارکان سلطنت ایسے بہادر و جری اور شجاعت کے بیشہ کے شیر غران ہون لیکن پھر بھی تمھین سمجھا دیتا ہون کہ جو کچھ کام کرو نہایت ہوشیاری سے کرنا دیکھنا وہ بات نہو کہ جان خطرہ مین پڑجائے
رنگیلا متوالا نوجوان - حضور کیا ارشاد کررہے ہین اگر ہزار سوارون کا خیمہ کے گرد پہرا ہوگا اسکو بھی مین فنا کردونگا کیسکی کیا ہستی ہے جو میرے سامنے آسکے شیرون کے پتے پانی ہوتے ہین اور کوہ تمثال

ہاتھیوں کے زہرے آب ہوتے ہیں۔

بہر جا کہ شمشیر من کار کرد — یکے را دو کرد و دو را چار کرد

غرض جب پردانگی مل گئی تو ایک جام بھر کر نوجوان نے اور چڑھایا پھر مہاراجہ صاحب نے اپنے ہاتھ سے ایک پیالہ بھر کر دیا اب اور بھی نشہ نے اپنا دورہ کیا۔ سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا۔ پہلے ہی سے ٹوٹے ہوئے الفاظ زبان سے نکلتے تھے۔ اور پیر لڑکھڑائے جاتے تھے مگر اب جو دگنی گلگون جاسبر اور بھی چڑھائی اور پھر یہ پڑھا۔ لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی ؛ تو ایسی سرشار حالت میں آپ خیمہ کے باہر قدم زن ہوئے نشہ نے جو اسکے قلعہ جو اس خمسہ پر تاخت و تاراج کی دھڑام سے آپ ار ادھم کھکر خیمہ کی رسیوں میں اٹک کر جا پڑے جب گرنے کی آواز آئی تو لوگ دوڑے ہوئے گئے اور نوجوان کو اٹھا کر لائے۔ نوجوان کی حالت ایک مردہ جسم سے کچھ بھی زیادہ نہ تھی نہ وہ اولوالعزمی خیالات تھے اور نہ وہ شجاعانہ لمبے چوڑے الفاظ تھے نہ وہ دون کی لی جاتی تھی کچھ بھی نہ رہا تھا ایک طرف خیمہ کے کونہ میں ڈالدیا گیا لیجیے وہ مہاراجہ پٹنہ کا سر بھی کاٹ لائے اور بھگا بھی دیا فیصلہ شد۔ میں اتنی دیر تک کھڑا رہا مگر میری اپنی سرخوش باتوں میں کسی نے پروانہ کی نہ میری کیفیت کسی نے پوچھی۔ یکایک میں نے اس زور سے کریہ اور درشت آواز میں غل مچایا کہ سب چونک "وہ آواز یہ تھی۔ دُہائی ہے چندربنس کی۔ میری اس آواز سے چڑا مہاراجہ نوجوان کا خیال میری طرف رجوع ہوا اور اب اُنھوں نے ان آدمیوں سے دریافت کیا کہ جو مجھے لائے تھے کہ یہ کون ہے اور یہاں کیوں آیا ہے۔

ایک شخص بولا۔ حضور ہم نے اسے چیختا ہوا اور غل مچاتا ہوا سُنا اس لیے ہم اسے یہاں لے آئے ہیں یہ حضور کا نام لیکر فریاد چاہتا ہے۔

مہاراجہ۔ پورے طور سے میری طرف مخاطب ہو کر۔ تو کون ہے کہاں کا رہنے والا ہے مجھسے کیا چاہتا ہے؟

میں۔ کپکپاتے ہوئے لہجہ میں۔ میں مصیبت زدہ ہوں یونان کا آپ سے فریاد کرنے آیا ہوں اور انصاف چاہتا ہوں۔

چندربنس۔ تعجب انگیز صورت بنا کر۔ کیا تو یونان کا رہنے والا ہے۔

میں۔ اپنی اُسی گھبرائی ہوئی آواز اور پھولے سانس والے دموں میں حضور کے پرتاب سے میں یونان سے آیا ہوں۔

چندر بنس - تیری ذات کیا ہے اور تو کیا چاہتا ہے - تیرے کپڑے کس نے پھاڑ ڈالے اور تیری یہ
پریشان حالت کیون ہے -

مین - حضور مین کیا بیان کرون کہتے ہوے بھی شرم آتی ہے آپ میری ذات نہ دریافت کرین تو بہتر ہے
یہ گفتگو مین نے نہایت ہی غلط اور بے معنی الفاظ مین کی اس قدر کہ سمجھ مین آجائے -

یہ چندر بنس - نہین یہ ہم ضرور دریافت کرین گے کہ تمھاری ذات کیا ہے -

مین - حضور اصرار کرتے ہین تو مین عرض کر دیتا ہون مین یونان کا شہزادہ ہون ایک بھائی ایک بیوی ایک
بہن میرے ساتھ آئے تھے چند روز مین نے پٹنہ مین قیام کیا مہاراجہ پٹنہ نے بے ایمانی سے پہلے تو مجھے
رکھا اور پھر میری بیوی بھائی بہن کو لے لیا اور مجھے جبراً اپنی دار السلطنت سے دھکے لوا کر نکلوا دیا یہ کہکر
مین اپنی بیوی کو خصوصاً یاد کر کے ڈاڑھین مار مار کر رونے لگا اور مین نے شور مچا کر کہا چندر بنس مہاراج کی دہائی ہے
مہاراجہ چندر بنس - صبر کرو صبر کرو رو نہین سب بندوبست کر دونگا ہان پھر کیا ہوا یہ کتنی مدت کا ذکر ہے -

مین - حضور کئی مہینے ہو گئے مین ادھر ادھر جنگل در جنگل ٹہلتا رہا اتفاقاً میرا گذر اس طرف ہو گیا
یہان مین نے سنا کہ مہاراجہ پٹنہ جنگ کے لیے تشریف لائے ہین پھر مین نے سپاہیون سے دریافت کیا
کہ فلان فلان یونانی مرد و عورت بھی لشکر کے ہمراہ ہین چنانچہ انھون نے کہا کہ مہاراجہ صاحب
بھا ور انھین اپنے ہمراہ لائے ہین مجھے مجنونانہ جوش انسے ملنے کا اٹھ آیا اور مین بغیر سوچے سمجھے سیدھا
اپنی بیوی اور بھائی کے پاس پہونچا کیا کہیے اگر کوئی دوسرا شخص ہوتا تو موقع ایسا تھا کہ میری
بیوی بھی چلی آتی اور مہاراجہ پٹنہ قید ہو جاتا - تنہا دونون ایک خیمہ مین بیٹھے ہوے تھے مین
اپنی حماقت سے اندر چلا گیا مہاراجہ نے آواز دیکر چند سپاہیون کو بلا یا اور مجھے اس قدر پٹوایا
کہ میرا ہی دل جانتا ہے اگر میری بیوی جسپر مہاراجہ جان دیتے ہین سفارش نہ کرتی تو میرا قطعی
فیصلہ ہو چکا تھا - میری ان باتون کو مہاراجہ چندر بنس نے پر شوق دل سے گوش گذار کیا
ور نہایت توجہ سے میرے خاموش ہونے کے بعد بھی دیکھتے رہے - بعد ازان پھر مجھ سے یہ
ارشاد ہوا وہ کونسا ڈیرا ہے جہان مہاراجہ پٹنہ تمھاری بیوی کے ساتھ رہتے ہین -

مین - حضور عالی ڈیرہ تو بہت بلندی پر کھڑا کیا گیا ہے لیکن میری بیوی کا ڈیرہ جسکے گرد نہ کوئی پہرا
ہے نہ چوکی ہے اس سامنے کے ٹیلے کے پاس ہے کوئی پہراتی اور سپاہی یہ نہین جانتا کہ شب کو مہاراجہ

یہان آکر آرام فرماتے ہین

مہاراجہ چندر بنس - تمھاری بیوی تم سے موافق ہے یا مخالف -

مین - نہین حضور وہ تو مجھپر جان دیتی ہی اگر میرے ساتھ کوئی شخص چلے اور وہان قبل از وقت چھپ جائے تو مہاراجہ پر اُسکا وار خوب چل سکتا ہی - یہ سنتے ہی ایک شور ہوا کوئی کہتا ہی ہم جائین گے کوئی کہتا ہی ہم جائین گے - مین خاموشانہ اُنکی صورت کی طرف دیکھتا تھا - چندر بنس نے کہا یہ مہم ہماری شایان شان ہی چونکہ مین خود مہاراجہ الہ آباد کا بیٹا ہون اس لیے مین مہاراجہ پٹنہ کے رعب مین بھی نہین آسکتا اور اُسے بآسانی گرفتار کر سکتا ہون مگر تم مین سے مجھے کسی پر یہ بھروسہ نہین ہی کہ تم مقابلہ کی حالت مین مہاراج پر غالب آجاؤ - مہاراج کی یہ تقریر گوشگذار کر کے سب خاموش ہو گئے اور کسی نے چون تک بھی نہ کی بعد ازان میری بہت قدر افزائی کی گئی عمدہ اور نفیس قیمتی پوشاک میرے لیے منگائی گئی اور مجھ سے علٰحدہ گوشہ مین لے جا کر مفصلہ ذیل باتین کہین -

چندر بنس - تمھین معلوم ہی کہ پٹنہ کی فوج کی کیا کیفیت ہی اور افسرون کا خیال جنگ کی طرف کیسا ہی -

مین - فوج بڑی جرار اور خونخوار ہے - مہاراجہ نے الہ آباد - دہلی اور اجمیر - انہلواڑہ کے فتح کرنے کا عزم کر لیا ہے -

چندر بنس - ہان یہ ارادہ ہی - یہ کہکر چندر بنس غوطہ مین گیا تھوڑی دیر کے سکوت کے بعد یکایک ایک نامعلوم خیال سے چونکا اور پھر ہڑبڑا کر یہ کہنے لگا ہان تم مجھے کوئی صورت ایسی بتاؤ کہ جس سے یا تو وہ زندہ قید ہو جائے یا اُسکا سر چلا آوے

مین - ہان حضور یہ بات اگر ہو جائے گی تو میرا بھائی بہن بیوی بھی نجات پائین گے -

چندر بنس - یہ تدبیر جو تم نے بیان کی ہی کسی قدر اطمینان بخش ہی اور اس سے کامیابی کی امید ہے -

مین - حضور اگر اجازت ہو تو مین عرض کرون - جو تدبیر کہ مین نے پہلے عرض کی ہی اگر وہ خیال مین نہ چڑھے تو دوسری تدبیر اور بھی ہے -

چندر بنس - آنکھین کھولکر - ہان وہ ضرور بتاؤ کہ کیا تدبیر ہے تم بھی تو آخر شہزادہ ہو تمھین بارہا تجربہ ہوا ہو گا اگر کوئی ایسی بات نکل آئے کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے پھر جنگ سے فائدہ کیا ہے اور کیون انہون کے سپوتون کو تلوار کے حوالہ کیا جائے اور مفت مین بیشمار بشر کے جیوں کو ہلاکت مین ڈالا جائے -

ہین ۔ اپنے کو کسی قدر مستعد بناکر ۔ حضور اصل یہ ہی کہ جنگ کے بعد اگر فتح بھی ہو جائے جب بھی کامیابی دقت ہو جاتی ہی وجہ یہ ہی کہ اگر ایک لاکھ نوجوان کٹ گیا اور پھر فتح بھی ہوئی تو وہ فتح اور شکست ایک حکم رکھتی ہی خزانہ سارا خالی ہو جاتا ہی اور پھر نئے سرے سے نئے ملک مین انتظام کرنے اور بے تعداد روپے کے خرچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہی ۔ غرض ایک آفت ہے ہان ہمارے یونان مین یہی دستور ہے کہ جب ایسا سخت معاملہ آکر واقع ہوتا ہے تو ہم یہی تدبیرین کیا کرتے ہین ۔

چندر بنس ۔ تمنے بھی ایسی ایسی عیاریان اور لاتعداد تدابیر کی ہونگی بیشک تمھین اس قسم کی خوب مشق ہو گی ۔

ہین ۔ حضور نے سکندر اعظم کی کیبت سنی ہوگی کہ نوشابہ کے پاس خود بھیس بدلکر گیا تھا ۔ گو وہان وہ کامیاب نہین ہوا اسلیے کہ اُسکی تصویر رکھی تھی نوشابہ نے تصویر کو ملاکر سکندر کو پہچان لیا اور نہین دوسری جگہ سکندر بخوبی کامیاب ہوگیا ۔ تو حضور یہ کام آدمیون کے نہین ہوتے جب تک بادشاہ بہ نفس نفیس خود نہین کرتے ۔

چندر بنس ۔ ہان یہ باتین تو مین بخوبی جانتا ہون مجھے یہ بھی گوارا نہ ہوا کہ عین دربار مین اسکا ذکر کیا جائے ۔ دیوار و در ہم گوش دارد ۔ اس لیے مین تمھین علٰحدہ لایا ہون ۔ اب تم مجھے جو تدبیر بتاؤ گے وہ عمل مین لاؤنگا ۔

ہین ۔ تدبیر یہ ہی کہ مین اور آپ بیراگیون کے سے کپڑے پہن لین اور سیدھے اُس جگہ چلین جہان مہاراجہ تنہا اپنی چیلیون کے ساتھ بیٹھا کرتے ہین اُس وقت سوائے عورتون کے اُن کے ساتھ کوئی نہین ہوتا کیا وہ موقع حضور نہین جانتے ہین ۔

چندر بنس ۔ خوش ہوکر ۔ ہان اگر ایسے موقع پر مین جا پہونچون تو بیشک پٹنہ والے کو گرفتار کر سکتا ہون اور اگر گرفتار نہین تو قتل کرنا کچھ بات ہی نہین ۔

ہین ۔ اسوقت مہاراجہ کے پاس ہتھیار بھی نہین ہوتے آپ بخوبی گرفتار کر سکتے ہین خواہ قتل کر سکتے ہین

چندر بنس ۔ پھر کب چلوگے اور کس وقت چلوگے مین اپنے کو مستعد بناؤن اور بیراگیون کے سے کپڑے تیار کراؤن ۔

ہین ۔ حضور آج شب کو تو رہنے دین دوسرے دن جب جنگ ہو چکے گی پھر مین ہون اور آپ ہین پھر دیکھیے مہاراجہ کی کیا گت بنتی ہے ۔۔

چندر ہنس میری ان چکنی چپڑی باتون پر بہت خوش ہوا چونکہ وہ محض ناتجربہ کار تھا میری ان باتون مین آگیا۔ لالچ بھی آدمی کو نادان اور ناعاقبت اندیش بنا دیتا ہے بھلا مین ایک نووارد غیر ملک کا آدمی اور پھر میرے ہر قول پر آمنا اور صدقنا کہنا مجھے خود تعجب تھا کہ یہ معاملہ کیا ہے واقعی کیا تو گرہ کی عقل ہو اور آدمی فطرتی آٹھون گانٹھ کمیت ہو یا مختلف تجارب اسے پکا چھٹا چلتا بنا دین چندر ہنس ہنوز بچہ تھا نہ اُسے کبھی مختلف آدمیون سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا اور نہ گرہ کی عقل رکھتا تھا۔ نہ جنگ کے اُتار چڑھاؤ دیکھے تھے وہی چھینٹون مین دم پر چڑھ گیا اور میرا ایسا گرویدہ ہوا گویا مین اُسکا پُرانا رفیق تھا بھلا ناظرین خود خیال فرما سکتے ہین کہ ایسے اُتو کیا جنگ کر سکتے ہین اور کیا خاک فتح پانے پر بھی ملک مفتوحہ کا انتظام کر سکتے ہین چندر ہنس نے مجھے حکم دیا کہ چونکہ تمہیر عظیم الشان سفر کی تکان غالب ہے اس لیے تم باقی ماندہ شب اور دن کو آرام کرو شام کو ہم تمھاری مدد سے اپنی مہم پر چلین گے۔ دیکھین پرشیر کیا کرتا ہے۔

مین۔ حضور اتنی میری عرض ہے کہ اسکا ذکر کسی سے حتی کہ اپنے والد بزرگوار سے بھی نہ آئے۔

چندر ہنس۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے مین بھی خوب جانتا ہون یہ کہین ہو سکتا ہے جہان اپنی ہی دیو بھین سے کسی کے کان مین کوئی بات پڑی پھر اُسکا پوشیدہ رہنا بہت مشکل ہے۔ تم بھی اس امر کی احتیاط کرنا۔ کوئی شخص آوے کسی سے کچھ بات نکرنا بلکہ مین حکم دیدونگا کوئی راجپوت افسر تمسے نملے اور نہ تمھاری تنہائی مین خلل انداز ہو

مین۔ بس حضور بس اگر یہ بات ہو جائیگی تو بہت اچھا ہوگا مین خیمہ مین خاموش پڑا رہونگا۔

یہ کہکر چندر ہنس چلا گیا اور میری حفاظت کے لیے دو سپاہی چھوڑ دے کہ کوئی نہ آنے پائے اور اسکے آرام مین مخل نہو۔ بھلا مجھے آرام اور نیند کہان تھی مین خاموش پڑا ہوا اپنی تدبیرون کا اُتار چڑھاؤ دیکھتا رہا۔ کبھی کچھ خیال کرتا تھا اور کبھی کسی بات کو سوچتا تھا ہر پہلو مین اپنی جیت معلوم ہوتی تھی۔ ان خیالات کی اُدھیڑ بُن مین اگر مجھے اندیشہ تھا تو صرف مہاراجہ کے بھتیجے ہرلی کا کیونکہ اسکی دلیرانہ طبیعت سے خوف معلوم ہوتا تھا۔ وہ سو دو سو ہزار پانسو کو کوئی بات ہی نہ خیال کرتا تھا گھوڑا گڈایا اور میدان جنگ مین جا پڑا اور دو دھاری تلوار کے ہاتھ پھینکنے شروع کیے جنگ مین مخل جانا آج تک مین نے کسی سوار کا دیکھا ہی نہین بس مطلق تاب تھی ادھر تلوارونکی جھنکار کی آواز اسکے کان مین آئی اور ادھر اُسکے دل مین گدگدی اُٹھی اور اُسنے اپنے گھوڑے کو مہمیزین لگائین۔ واقعی ایسے نوجوان مین نے کم دیکھے ہین۔ جون ہی صبح کاذب نے صادق کو چارج دیا اور طبل جنگ پر چوب پڑی۔ تازہ دم بہادر گھوڑون کی باگین سنبھالے ہوئے

دونون طرف سے ایک دوسرے کے مقابلہ مین آگے بڑھے تازہ دم صفون نے چلّے چڑھائے ہوئے قدم بقدم آگے کی طرف
بڑھ کر تیراندازی شروع کی تیرون کی شائین شائین اور شون شون کی آوازین آنے لگین۔ جب کوئی دو
گھنٹے گذرے تو پھر ہرلی نوجوان گھوڑا کدتا ہوا اپنی فوج سے نکلا۔ اور سیدھا چندر بنس کی طرف
بڑھا اور پھر زور سے للکار کر کہا چندر بنس قسم ہو اس ماں کی جس نے تجھے جنا ہے اور قسم ہو اُس نسل کی
جس مین ہونا تجھے فخر ہے کہ آ اور مجھ سے دو دو ہاتھ کر تا کہ تجھے معلوم ہو کہ میدان جنگ مین آنے کا نتیجہ
کیا ہوتا ہے اور بہادرون کے مقابلہ مین کس قدر لطف آتا ہی۔ چندر بنس پہلے ہی خوفزدہ ہو گیا تھا
اسنے اس نوجوان کے مقابلہ پر آنے مین تامل کیا۔ بھلا ہرلی کو کہان تاب تھی دوسری للکار مین اور بھی سخت
و سست کہا وہ درشت اور شرم لانے والے الفاظ یہ تھے یقیناً تجھے معلوم ہو گیا کہ تو نو نندرائے کے نطفہ
سے نہین ہے نہ تیری ماں کوئی شریف زادی ہے ورنہ اگر ذرا بھی خون شرافت تیری رگون مین موجزن
ہوتا تو تو اتنا ڈرپوک نہوتا اور میرے مقابلہ مین ضرور گھوڑا کدتا ہوا نکلتا۔ ایسی سخت باتین سنکر
چندر بنس بھی بیتاب ہو گیا حالانکہ آتے وقت مصاحبین نے بھی روکا اور منع کیا لیکن غضب انگیز حالت
مین ہرلی کے سامنے گھوڑا دوڑا کر آ کھڑا ہوا۔ اور یہ زبان پر لایا۔ او ناتجربہ کار گستاخ شریر ناعاقبت اندیش
چھوکرے کیا تجھے یہ شایان تھا کہ تو مجھے میدان جنگ مین ایسی سخت دشنام دہی سے یاد کرے اگر تو
ذرا بھی شریف زادہ ہوتا کبھی ایسی بات منھ پر نہین لاتا۔ یہ کمینہ اور چھچھورون کا قاعدہ ہوتا ہے کہ اپنے
نام کے لیے دوسرون کو گالیان دیتے ہین میرے نہ آنے کی صرف وجہ یہ تھی کہ تو میرا مد مقابل نہین ہے
تو خود خیال کر سکتا ہے اگر تجھ مین ذرا بھی عقل ہے کہ ادنیٰ آدمی کے ساتھ ایک صاحب جلال شاہ نہین
آسکتا لیکن جب تو نے ایسی بدزبانی کی اور سخت گستاخانہ کلمات میری نسبت استعمال کیے اس لیے
مجبوراً مجھے تیری کان گوشی کے لیے آنا پڑا۔ اب تو دیکھے گا کہ تیری اس ہرزہ گوئی اور لاف زنی کا کیا نتیجہ
ہوتا ہی۔ یہ سنتے ہی نوجوان بہادر نے گھوڑے کو دو تین کاوے دیے اور نہایت خوش ہو کر پرجذبے
لہجہ مین یہ جواب دیا۔ آئیے اے حضرت آئیے رات بھر مین نے پرمیشر سے یہی دعا کی تھی کہ صبح کو میدان
جنگ مین حضور آپ میرے مقابلہ کے لیے آئین جس قسم کی مین نے گفتگو کی ہے وہ بجائے خود نہایت
بُری اور قبیح ہے لیکن آپ کے برتاؤ اور جنگ کے خائف ہونے نے بے ساختہ میری زبان سے
یہ نکلوا دیا۔ اس مین ہرگز شک نہین کہ اگر راجپوتی سچے خون کا جوش کسی کی رگون مین موجزن ہو

چندر نبس والی الٰہ آباد اور ہسر لی والی پٹنہ کے بھتیجے کی جنگ



وہ ہرگز جنگ سے جی نہیں چھپا سکتا کل میں مایوس ہو کر چلا گیا اور آج بھی وہی کیفیت دیکھی بس ایسے میں گستاخ بن گیا اور میں نے غیرت دلانے والے الفاظ کہے -

چندر بنس - تیری شوخ اور چنچل چھبیلی طبیعت سے مجھے افسوس آتا ہے کہ تیرا چہرہ جو نہایت حسین اور خوبصورت ہے عنقریب خاک و خون میں لتھڑیگا -

تو جنگ دلیران کجا دیدہ
کہ مرغ خویشتن را پسند بدہ

یہ سنکر ہرلی نے ایک قہقہہ مارا اور گھوڑے کو مہمیز مار کر چندر بنس کی طرف جھپٹا - اور باواز بلند کہا چندر بنس رانڈوں کی سی باتیں کب تک کرتے رہو گے مرد ہو تو تلوار لیکر سامنے آؤ پھر نوجوان ہرلی نے آہستہ سے سر اٹھا کر ایک نظر آسمان کی طرف پھینکا - نوجوان ہرلی نہایت خوش و خرم دکھائی دیتا تھا مگر چندر بنس کے چہرہ پر زردی کے آثار ہویدا ہونے لگے تھے - گو رنگت پر خوف کی ہلکی ہلکی سیاہی چھائی ہوئی تھی لیکن پھر بھی اسنے اپنے کو ایسا ضبط کر کے سنبھالا تھا کہ نوجوان ہرلی نہ پہچان سکا چندر بنس نے تلوار نکال کر کہا کہ پہلے تیرے ٹکڑے اڑاتا ہوں کیونکہ میرا قاعدہ ہے کہ میں پہلا کے وار کرتا ہوں -

ہرلی - پرے ہٹ کر کیوں غیر نتیجہ باتیں بناتا ہے کئی بار کہہ چکا کہ تو مستعد ہو جا ورنہ پھر یہ ہوگا کہ دیر ہو گیا

یہ کہکے لی نیام سے تیغ شرر فشاں
سنتے ہی الحذر کہا مجھی نے الامان

خوب چکا چک تلواریں چلنی شروع ہوئیں تھوڑی دیر کے بعد دونوں کی تلواریں ٹوٹ گئیں بعد ازاں پھر گرز فولادی کے وار ہونے لگے وہ بھی بیکار گئے آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ دونوں کی سانس چڑھ گئی اور دونوں بیس بیس گز کے فاصلہ پر جدا جدا ہو کر جا بیٹھے - ہر نوجوان اپنی جان سے مایوس ہو گیا تھا نہ چندر بنس کو یہ یقین تھا کہ میں بچونگا اور نہ ہرلی کو یہ خیال تھا کہ چندر بنس مجھے چھوڑیگا -

چندر بنس - اپنے کو سمیٹ کر اور دلی پریشانی کا اثر چہرہ سے اڑا کر - ہرلی تو نے دیکھا کہ بہادروں سے جنگ کرنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے اب تو کبھی جنگ کا نام نہ لوگے - تمھاری صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ تمھارا حال بہت ابتر ہے -

ہرلی - نہایت لہجہ میں - اشعار

چندر ابھی اٹھارہ برس کا ہے مرا سن
راتیں ہیں جوانی کی مرادوں کے ہیں یہ دن

ماں باپ کو راحت نہیں آکر آن مرے بن
پر جان کا صرفہ میں کروں یہ نہیں ممکن

کھانے کی نہ پروا ہے نہ پانی کی ہوس ہے
میں وہ ہوں جسے مرگ جوانی کی ہوس ہے

یہ کہکر وہ نوجوان دلاور پھر جنگ کے لیے آمادہ ہوا اور چندر منس سے کہا تو بیٹھا ہوا کیا آرام کر رہا ہے آ اپنی اپنی قسمت کا بہت جلد فیصلہ کرلیں۔ چندر منس کا سانس ابھی تک پھولا ہوا تھا اور اسکا دھڑکتا ہوا دل ابھی مطمئن نہ ہوا تھا۔ اس لیے کچھ بہانہ بازی کی باتیں کرکے تھوڑی دیر نوجوان ہرلی کو اور بھی ٹالنا چاہا چندر منس۔ گو تو میرا مخالف ہے لیکن پھر بھی مجھے منظور نہیں ہے کہ میں تجھے حسرت و یاس کا ہمکنار کرکے قتل کروں تو ابھی تھکا ہوا ہے اور تیرا سانس چڑھا جاتا ہے ابھی تو اور بھی دم لے لے پھر مجھسے جنگ کیجیو ہرلی اُسکے اس چھینٹے میں آگیا اور تھوڑی دیر پھر خاموشی کی۔ دونوں بہادروں کا عہد ہو چکا تھا کہ کوئی طرفین کی مدد کو نہ آئے۔ ادھر مہاراجہ پٹنہ کچھ امید اور کچھ مایوسی سے اپنے بھتیجے کی طرف نگران تھا اور اُدھر نوتن رائے اپنے بیٹے کو خون آلود آنکھوں سے تک رہا تھا کہ دیکھیے جنگ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اور ان دونوں نوجوانوں میں سے کونسا نوجوان غالب آتا ہے جب زیادہ دیر ہوگئی تو پھر نوجوان ہرلی اُٹھا اور اُسنے باواز بلند یہ پکار کر کہا اے چندر منس اب صبر نہیں ہوسکتا اُٹھ تاکہ ہم بہت جلد اپنی اپنی قسمتوں کا فیصلہ کریں۔ پھر دونوں کی ہونے لگی۔ کُل ہتھیار ٹوٹ گئے یا بیکار ہو ہوکر زمین پر گر پڑے اور اب کشتی کی ٹھہری بڑی دیر تک زور ہوتا رہا مگر دونوں میں سے ایک بھی نہ مسکا نتیجہ اس جنگ کا کچھ بھی نہ ہوا اگر ہوا تو یہ ہوا کہ ایک خوف دونوں طرف بیٹھ گیا۔ وہ خوف جسنے دونوں کو اپنی اپنی جان شیریں سے نا امید کردیا۔ جب دونوں تھک تھکا گئے تو دوسرے دن کے وعدہ پر اپنے اپنے لشکر کی طرف چلے گئے جوں ہی لشکر کے قریب ہرلی پہونچا یکایک اُسے یہ خیال آیا کہ کہیں راجہ صاحب بہادر یہ نہ کہیں کہ تم اتنا ہمک کر گئے تھے جنگ کے میدان سے کیا لیکر آئے۔ اس خیال نے اُسے پھر جنگ کی طرف آمادہ کیا اور وہ بہادر بپھرے ہوئے شیر کی طرح چندر منس کی فوج کی طرف بڑھا۔ اور اس زور شور سے اچانک بے خبری میں دشمن کی فوج پر گرا کہ ایک وند مچ گیا۔

تھا حملۂ ہرلی غضب حضرت باری
اک برق جہندہ تھی وہ رکیں کسے ماری

دو ہو گیا شمشیر جسے شیر نے ماری
ڈھالیں تو شکستہ تھیں وہ تلواریں تھیں عاری

دشمن کو گر اگر بھی نہ منھ موڑتی تھی وہ
دم تن سے نکل جاتا تھا تب چھوڑتی تھی وہ

افسوس ہو کہ نوجوان ہرلی اس زور شور سے آندھی اور بجلی ہو کر فوج چندربنس مین گرا کہ اُسکے دستے کے سوار جسکی یہ گمان کرتا تھا نہ پہونچ سکے۔ صدہا جنگی سوار تھے اور یہ اکیلا نوجوان تھا کہ جو سر گرد زمین اُڑا رہا تھا۔ ایک سوار نے قریب آ کر زور سے ہرلی کے ایک برچھی جو زہر میں بجھی ہوئی تھی ماری برچھی کیا تھی پیغام اجل تھا جس نے کلیجہ کے ٹکڑے اُڑا دیے۔

برچھی کو تو اس شیر نے جلاد سے چھینا
دی راجہ کو آواز کہ لینا مرا کینا
پر ڈوب گیا خون مین وہ چاند سا سینا
برچھی سے جگر چھد گیا دشوار ہے جینا

اٹھارہ برس آپ کے سایہ مین پلے ہم
جلد آئیے مہاراج کہ دنیا سے چلے ہم

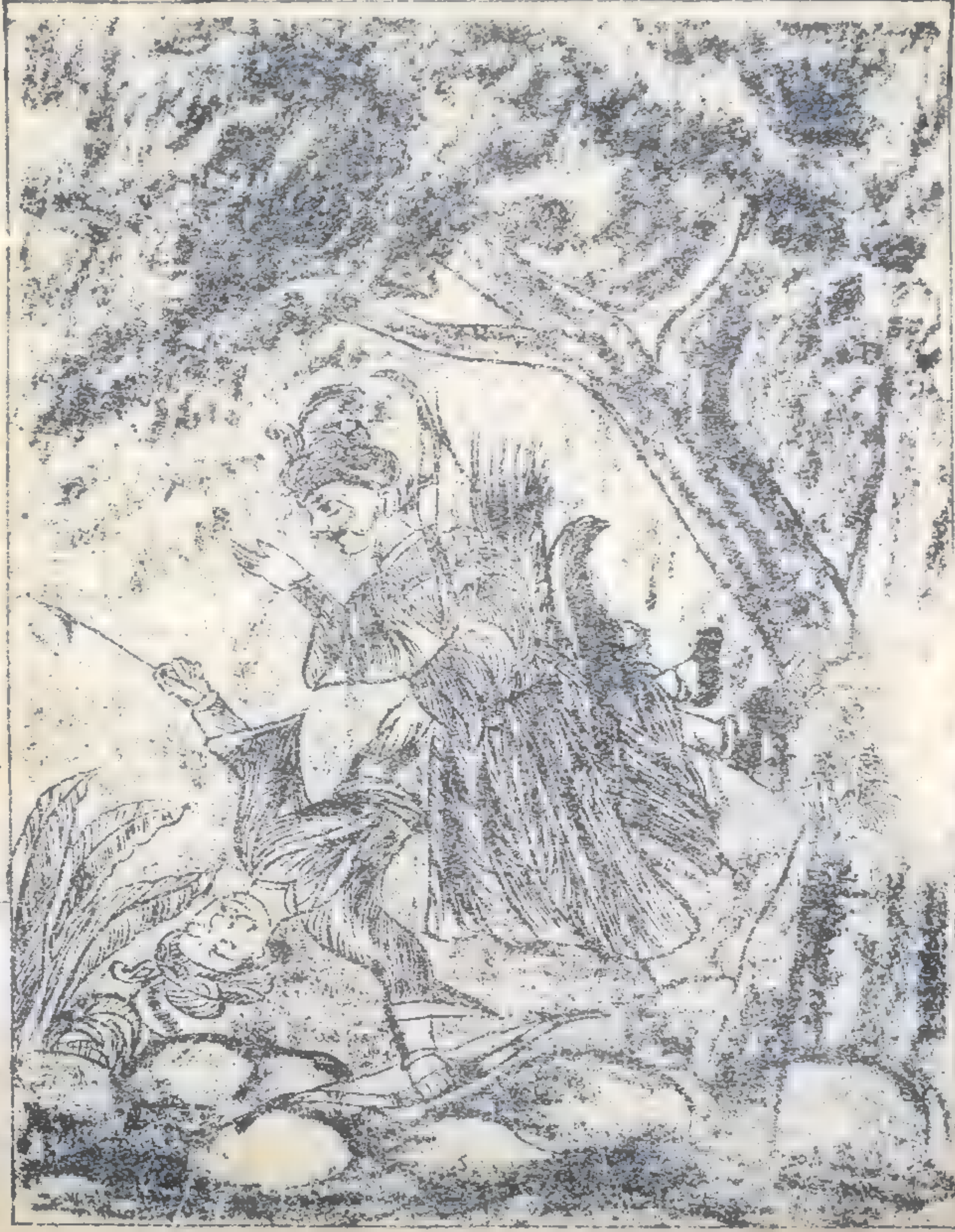
ہرلی کی بس آواز سے حالت ہوئی تغیر
برچھی سے تو زخمی ہوئے ان ہرلی دلگیر
چلا کے کہا ہائے کلیجے پہ لگا تیر
مچھلی سی تڑپنے لگی بس اسکی پھر ہمشیر

تھا کون اُٹھاتا جو زمین سے اسے آکر
اُٹھکر کبھی دوڑے تو گرے ٹھوکرین کھاکر

تمام ٹپنہ کے لشکر مین سخت ماتم پڑا۔ یہ ماتم صرف ہمارے ہی لشکر مین محدود نہ رہا افسوس کرتے تھے اور ہر ایک کی زبان پر یہ کلمہ تھا کہ ہمنے آج تک ایسا بہادر جری م ہے۔

چندربنس صرف اپنی جان بچنے سے خوش تھا مگر اس بہادر نوجوان کے قتل ہونیکا صدمہ ... مہاراجہ سنتے ہی اپنے بھتیجے کی نعش پر دوڑے ہوے آئے قانون جنگ کے موافق جنگ ملتوی ہو گئی تھی نہ تو مین نے اپنی عمر مین ایسا کم سن نوجوان اس سج دھج سے لڑتا ہوا دیکھا اور نہ کبھی ایسے عالی ہمم اور بہادر مہاراجہ کو نعش پر پرندونکی طرح سٹپٹے دیکھا۔ مہاراجہ کی عجیب کیفیت تھی مچھلی کی طرح زمین پر لوٹ رہا تھا اور اس قدر شور مچا رہا تھا کہ زمین و آسمان بھی اُسکی زاری پر گریہ کرتے تھے۔ راجپوتون کے ہان دستور تھا کہ جنگ مین جو شخص اپنی جان دیتا تھا اُسکا جنازہ دفن کیا جاتا تھا اور اُسکی یادگار کا بہت بڑا مقبرہ بنایا جاتا تھا چنانچہ ہرلی کی نعش بھی تابوت مین رکھکر دفن کی گئی اور اب شب کو مہاراجہ

مہاراجہ پٹنہ اپنے بھتیجے ہرلی کی نعش پر گریہ وزاری کر رہا ہے



میری راہ دیکھنے لگے۔ اول ہی شام چندر بنس گھبرایا ہوا میرے پاس آیا۔ چندر بنس کے اضطراب مین خوشی بھری ہوئی تھی اور وہ کسی اہم کام کی انجام دہی کے لیے آمادہ معلوم ہوتا تھا۔ مجھ سے اپنی اسی مضطرب حالت مین یہ کہا۔ عمرو عیار وقت آگیا ہے۔

مین۔ حضور مین موجود ہون۔

مہاراجہ چندر بنس۔ (اپنی بغل سے گٹھری نکال کر) دیکھو یہ دو جوڑے بیراگیون کے تیار ہین۔

مین۔ گویا مجھے کسی معاملے سے خبر ہی نہین۔ مہاراجہ صاحب کیسے جنگ کا حال کیا ہوا آجکا میدان کسیا ہو

چندر بنس۔ ہرلی شاید تم اس سے واقف ہو گئے مہاراجہ پٹنہ کا بھتیجا جنگ مین مارا گیا ہمارے مخالفین کے ہان ماتم ہو رہا ہے۔

مین۔ وہ کون تھا ہرلی مین نہین جانتا کیا آپ کے ہاتھ سے مارا گیا۔

چندر بنس۔ نہین مجھسے تو سارے دن جنگ ہی نہ مین اسے زیر کر سکا اور نہ اسکو مجھپر فتح حاصل ہوئی۔

مین۔ بات کاٹ کر۔ کیا حضور آپ سے جنگ رہی اور پھر وہ آپ کے ہاتھ سے نہین مارا گیا۔ (دانتون مین انگلی دبکر) تعجب ہے۔

چندر بنس۔ بات یہ ہے کہ تھا وہ کم سن ابھی اسکی مونچھین داڑھی بھی نہین نکلی تھین لیکن غضب کا زور آور بہادر تھا میرا دم بھی ناک مین کر دیا تھا یقیناً مجھے اپنی زندگی سے مایوسی ہو چکی تھی پر شیر کو میری زندگی رکھنی تھی کہ وہ اپنے لشکر کی طرف پھر کر کسی مجنونانہ خیال سے پھر وا اپس پھرا اور تلوار لیکر میرے دستہ مین گھس پڑا۔ اکیا سی نوجوانون کو اسنے قتل کر ڈالا۔ بعد ازان ایک زہر کی بجھی ہوئی برچھی سے اسکا کام تمام ہو گیا۔ گو وہ میرا دشمن تھا لیکن پھر بھی مجھے افسوس ہے۔

مین حضور افسوس کی کیا بات ہے دشمن تھا مارا گیا حضور کی پر شیر نے جان بچادی خس کم جہان پاک۔

چندر بنس۔ تم جلدی سے اپنی تدبیر کرو کیونکہ میرے دل پر خوف بیٹھا ہوا ہے جب ایک بے ریش و بروت نوجوان نے ناک چنے چبوا دیئے تو داڑھی والے نوجوان کیسے ہونگے*

بارہ بجے تک مین اور چندر بنس ادھر ادھر کی باتین کر رہے تھے پھر ہم دونون نے بیراگیونکے سے کپڑے پہنے اور مہاراجہ پٹنہ کے خیمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مہاراجہ کو مین ہر طرح سے پٹنہ کرا آیا تھا۔ وہ بیٹھے ہوئے راستہ دیکھ رہے تھے کہ مین مہاراجہ صاحب کے وبرو لیکر پہنچا۔ دافعی مہاراجہ صاحب کے پاس

اس وقت کوئی نہین تھا صرف چیلیان اردگرد کھڑی ہوئی تھین۔ مہاراجہ نے نہ مجھے پہچانا اور نہ چندر بنس کو متحیرانہ صورت مین دیکھنے لگے۔ مین نے آگے بڑھکر عرض کیا۔ غلام عمرو عیار حاضر ہے اور چندر بنس کو گرفتار نہین بلکہ یون ہی دربار مین لے آیا ہے۔ (بازو پکڑکر) یہ چندر بنس حاضر ہے۔ یہ سنتے ہی چندر بنس کے ہوش اُڑ گئے اور اُسپر اس قدر رعب طاری ہوا کہ وہ دھڑام سے پیچھے جا پڑا۔ گو مہاراجہ کے دل پر غم کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے اور انتہا درجہ کے غم مین مہاراجہ ڈوبے ہوئے تھے لیکن پھر بھی ایک ایسے زبردست دشمن کے اس آسانی سے گرفتار ہونے نے انھین کھلا دیا اور وہ اس قدر خوش ہوئے کہ مین بیان نہین کرسکتا۔ اسکے گرتے ہی مہاراجہ نے باندیون سے اشارہ کرکے مشکین بندھوا لین۔ اور خیمہ کے دوسرے درجہ مین قید کرادیا۔ پھر میرے گلے مین جواہرات کا ہار ڈالکر کہا عمرو عیار تم نے عجیب جادو کیا کہ دشمن کو یہان اس آسانی سے گرفتار کر لائے ہم تمھین اسکے صلہ مین ایک عظیم الشان جاگیر عطا کرینگے۔

مین۔ حضور اصل یہ ہے کہ یہ باتین حضور کے پرتاپ سے محض بے حقیقت ہین مین انکو کچھ بھی نہین سمجھتا۔ یہ تو ناتجربہ کار بچہ تھا نہین بڑے بڑے عیار بوڑھے آدمی میرے آگے پانی بھرتے ہین حضور دیکھین گے جب کوئی اہم کام آکر پڑیگا مین کیا کرتا ہون۔

مہاراجہ۔ ہمین تم سے یہی امید ہے بیشک تم اپنا ثانی نہین رکھتے۔ اچھا اب یہ بتاؤ اسکے ساتھ برتاؤ کیا کیا جائے

مین۔ حضور علی الصباح ایک خلعت فاخرہ سے مشرف کرکے اور پانچون ہتھیار بندھوا کر رخصت کر دیجیے گا

مہاراجہ۔ بیشک تمھاری رائے قابل توقیر ہے تم بڑے عقلمند ہو اس مین شک نہین تم ایک جری منصف اور رحمدل نوجوان ہو۔ چونکہ رات بہت گذر چکی تھی اس لیے مین مہاراجہ سے رخصت ہوکر اپنے خیمہ مین آیا۔

## اکیسوان باب

### گرفتاری کا نتیجہ

میری پیاری بیوی مریم اور میرا جگری دوست یوسف اور اسکی دلھن شہزادی سمیس ہنوز جاگتے تھے انھین میرا خیال کھائے جاتا تھا۔ میری پیاری دلھن مریم بار بار آہٹ پر چونکتی ہوتی تھی اور خیمہ کے دروازے پر آ آ کر دیکھتی تھی تینون آدمی غرض سخت بے چین تھے۔ ایسی حالت مین مین پہونچا سب اُٹھکر مجھے لپٹ گئے اور اسقدر خوش ہوئے گویا ایک ایک کو نعمت قائم کی سلطنت مل گئی جو کچھ مجھپر گذری تھی مین نے سب

کہ سنائی ناظرین فسانہ اس غم کے اظہار کی معافی دینگے کہ جو ہرلی نوجوان کے بیجا قتل پر مجھے ہوا تھا۔
اسکی خوبصورت شکل کی تصویر میری آنکھوں کے آگے پھرتی تھی اور مین بار بار سر خیال پر ایک آہ مار کر
کر چپکا ہو رہتا تھا نہ صرف مین ہی نوجوان ہرلی پر رو تا تھا بلکہ میرا دوست یوسف بھی سخت مغموم تھا۔ رات
بھر مجھے نیند نہین آئی گو کبھی کبھی آنکھ لگ گئی لیکن خواب مین مین ایسا چونک پڑتا تھا کہ پھر کئی منٹ نیند نہ آتی تھی
علی الصباح مین مہاراجہ بہادر کے دربار مین آیا۔ مہاراجہ پوجا پاٹ کر کے میرا رستہ ہی دیکھ رہے تھے تمام
اُمرا اور سردار حاضر خدمت تھے ایسی حالت مین چندر بنس کو بے ہتھیار دیکر بلایا گیا مین بھی قریب
ہی کھڑا ہوا تھا۔ چندر بنس نے آتے ہی جُھک کر سلام کیا اور با ادب کھڑا ہوا۔
مہاراجہ۔ خوش ہو کر۔ ہم بہت خوش ہوے کہ تم عنایت کر کے ہمارے غریب خانہ مین تشریف لائے۔
نوجوان چندر بنس نے کچھ جواب نہ دیا پھر مہاراجہ نے کہا تم آزاد ہو تم میرے بھتیجے ہرلی کے برابر ہو مجھے ہرگز
اُس رقعہ کا خیال نہین ہے جو تم نے مجھے طلب جنگ کے لیے لکھا تھا۔ نوجوان کی طبیعت مین اگر اس قسم
کی اُلوالعزمی نہو تو وہ سلطنت ہی کیا کر سکتے ہین۔ مبارک ہین وہ راجہ جن کے سپوتون کی طبیعت مین
یہ جوش ہے۔ بیٹا جنگ مین اگر تمھاری فوج کو رسد کی ضرورت ہو تو ہمسے طلب کر لینا تم میرے واقعی بیٹے
ہو مین نے تمھین اپنے ملازم عمرو عیار کے ہاتھ اس لیے بلوایا ہے تاکہ تمھین اپنے تجربہ کا حال اور اپنے عمل
کا اندازہ معلوم ہو اور پھر تم ایسے کام کی طرف آنکھ بند کر کے آمادہ نہو کہ جو تمھارے لیے نتیجہ بُرا پیدا کرے۔
نوجوان یہ سنتا تھا اور اُسکی آنکھون سے برابر آنسو جاری تھے اپنے رونے مین مہاراج کی کسی بات کا جواب
نہین دیا۔ پھر مہاراجہ نے ارشاد کیا بیٹا چندر بنس یہ تمھارا قصور نہین ہے بلکہ تمھارے باپ کا قصور
ہے اگر تمنے ارادہ بھی کیا تھا تو اُسے لازم تھا کہ وہ جنگ کے خوفناک نتائج سے تمھین روکتا اور تمام اونچ نیچ سمجھا
دیتا تم نے ایک بے ریش و بروت نوجوان کی بہادری دیکھ لی ہمارے جگری دوست اور ہمارے خاص ملازم
عمرو عیار کا یہ ایک ادنی کرشمہ ہے جو تم نے دیکھا۔ تم نے دیکھا ہے کہ مین نے دہلی اور انہلواڑہ کو فتح کرنے
کا ارادہ کر لیا ہے۔ مین تمھین اپنے دربار سے رخصت دینا چاہتا ہون لیکن بہت عزت کے ساتھ اگر تم
ایک باپ کی عزت قبول کرو۔ ناچار بنس نے یہ جواب دیا۔ اسی دن کے لیے مین اپنے باپ کو منع
کرتا تھا کہ آپ پرانی راہ و رسم پر پانی نہ پھیرین اور اس اتحاد کو نہ مٹا دین کہ جو صدیون سے قائم ہے۔ ہمارے
خزانہ کی حالت اچھی نہین ہے ہمپر ابھی اگر کوئی حملہ بھی کرے تو اُسکے مقابلہ کرنے کے لیے بھی کچھ نہین

میں اپنی سلطنت بچانی مشکل پڑ رہی ہے مگر میرے باپ نے صرف رانی کے کہنے پر نہ مانا اور نہایت قابل شرم الفاظ میں نامہ لکھ بھیجا - خیر گذشت انچہ گذشت میں تو حضور کا خادم ہوں اور ہمیشہ جب تک میرے تن میں جان باقی ہے ادنی خادم رہنا اپنا فخر سمجھونگا - ان باتوں سے مہاراجہ صاحب بہادر بہت خوش ہوئے اور انھوں نے گیارہ پارچہ کے خلعت اور کثرت سے زر و جواہر عنایت فرمایا - چندر بنس نے سلام کر کے لے لیا - اور پھر رخصت چاہی - مہاراجہ پٹنہ نے اپنے مصاحبین کو بہت دور تک پہونچانے بھیجا - جوں ہی چندر بنس اپنے باپ کے پاس پہونچا اس سے یہ سخت باتیں ہوئیں کہ جنکو میں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں نوشند رائے کو معلوم ہو گیا تھا کہ میرا بیٹا مہاراجہ پٹنہ سے جا کر مل گیا ہے اور وہاں سے خلعت فاخرہ لیکر آ رہا ہے وہ بیچارہ ابھی اپنے ڈیرہ میں بھی نہ پہونچا تھا کہ نوشند رائے نے اپنے بیٹے کو رستہ ہی میں سے بلا لیا -

نوشند رائے - کیوں تجھ سے یہی امید تھی کہ تو دشمن سے مل جائیگا اور وہاں سے خلعت لیکر واپس پھر آویگا -

چندر بنس - میں جانتا ہوں کہ شاید یہ خیال آپ کا کسی قدر صحیح نہیں ہے وہاں سے ایک عیار یونانیوں کے سے کپڑے پہنکر آیا تھا اسنے مجھے سخت دھوکے میں ڈالکر اپنے ساتھ مخالف راجہ کے دربار میں لے گیا گو میں کئی کئی ہتھیار باندھے تھا لیکن جوں ہی اسنے یہ کہا غلام حسب وعدہ چندر بنس کو لے آیا ہے بس میرا خون خشک ہو گیا یہاں تک کہ میں لڑکھڑا گیا ہر چند میں نے اپنے کو سنبھالا لیکن ایک پٹخنا ایسا کھایا کہ پھر مجھے سدھ بدھ نہ رہی پیچھے مجھے معلوم ہوا کہ باندیوں نے میری مشکیں کس لی ہیں اور میں خیمہ کے ایک کونہ میں پڑا ہوں - علی الصباح مجھے دربار میں بلا کر یہ خلعت دی اور رخصت کر دیا -

نوشند رائے - تو ہرگز میرے نطفہ سے نہیں ہے تو سخت نامرد ہے تو نے میری سات پشت کی ناک کاٹ دی -

چندر بنس - ہاتھ باندھ کر - آپ ناحق مجھپر ناراض ہوتے ہیں میں مطلق بے قصور ہوں میں کرتا کیا جب مجھ میں اسکے آگے کھڑے ہونے ہی کی قدرت نہ تھی - اگر آپ مجھے گنہگار سمجھتے ہیں تو جو کچھ آپ کا دل چاہے کیجیے میں حاضر ہوں -

نوشند رائے - کوئی سزا ایسی نہیں ہے کہ وہ اس نامردی کی پوری مکافات ہو سکے - تو نے مخالف کے دربار میں جا کر اپنی بے عزتی نہیں کرائی بلکہ تین لاکھ راجپوتوں کی ناک کاٹ ڈالی کہ جو جنگ پر آمادہ ہیں اور اپنی عزت اور بات کے لیے اپنی جان قربان کرنی ایک بات خیال کرتے ہیں مجھے خبر تھی کہ تو میدان جنگ میں یوں جی چرائیگا اور مجھ سے اب تو ذرا نہ مارا جائیگا وہ چھوکرا کہ جسکو ادنی سپاہیوں نے فنا کر دیا

وہ بڑا کم بخت باپ ہے جس کی اولاد ایسی ہو۔

چندر ہنس۔ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ سب بجا و درست ہے اگر آپ کے خیال میں میں نے کوئی جرم کیا ہے آپ شوق سے مجھے اسکی سزا دیجیے۔

نوشندرائے۔ سزا کیا دوں بس اگر تجھ میں کچھ بھی غیرت ہے تو مجھے اپنا منہ نہ دکھائیو۔

چندر ہنس آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے اپنے غمناک اور غضبناک باپ کے پاس سے اٹھکر چلا آیا۔ نوشندرائے نے جو کچھ اپنے چاہیتے بیٹے کو کہا سنا تھا وہ محض غصہ کا ابال تھا نہ تو اسکی یہ خواہش تھی کہ میرا نوجوان بیٹا ملک عدم کو پہونچے نہ وہ یہ چاہتا تھا کہ یہ کہیں نکل کر چلا جاوے۔ غصہ میں جو کچھ اسنے جی چاہا کہدیا مگر کم بخت نے اس نتیجہ کو خیال نہ کیا کہ جو آیندہ اسکی آنکھیں دیکھیں گی۔ اسے کیا معلوم تھا کہ میرے بیٹے کو میری باتوں نے زندگی سے مایوس کر دیا ہو اسے کیا خبر تھی کہ پھر میں اپنے پیارے بیٹے کی روشن صورت نہیں دیکھونگا۔ جونہی چندر ہنس اپنے خیمہ میں پہونچا اپنے تمام مصاحبین کو رخصت کر دیا اور آپ ہیرے کی کنی چاٹ کر مر گیا صرف ہیرے کی کنی ہی پر قناعت نہ کی بلکہ اپنے پہلو کو کٹار سے چاک کر ڈالا۔ یہ سارا خوفناک معاملہ آٹھ بجے تک ختم ہو گیا تھا۔ آنا فانا میں یہ خوفناک خبر نوشندرائے کو پہونچی وہ پیٹتا ہوا بھاگا آیا اور اپنے بیٹے کو پہلو چرا ہوا دیکھا جو جان توڑ رہا تھا۔ اور اس کی آنکھیں پھری جاتی تھیں۔

نوشندرائے۔ بیٹا چندر ہنس یہ تو نے کیا کیا میں نے بطور فہمائش خفا ہو کر تجھ سے یہ کہا تھا کہیں میری یہ مراد نہ تھی کہ بڑھاپے میں تو میری کمر کو توڑ ڈالے گا۔ ہے ہے میرے بیٹے چندر ہنس یہ تو نے کیا کیا۔ یہ کہکر مجنون اور بدنصیب باپ تڑاخ سے پیچھے جا پڑا اور ہاتھ پیر مارنے لگا اگر مصاحبین نہ روکتے تو وہ قطعی اپنا پہلو بھی چاک کر لیتا۔ ایسی حالت میں انسان کو یہ خبر نہیں رہتی کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں اسکا آخری نتیجہ کیا ہوگا حرمانی کامل طور سے دل کو توڑ دیتی ہے اور مایوسی تمام دنیوی نعمتوں سے سخت نافر بنا دیتی ہے۔ ایک چیخ زمین تھی اور ایک چیخ آسمان تھی کبھی اپنی اسی پریشانی میں مقتول کی نعش کو جو خون آلودہ تھی اپنے گلے سے لگاتا تھا اور کبھی خاک اپنے سر پر اچھالتا تھا مگر اب کیا ہوتا تھا۔ نوجوان لائق بہادر غیرت مند بیٹا تو مر ہی چکا تھا نہ اب پچتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ ہر چند مہاراجہ نے چاہا کہ اپنے مقتول بیٹے سے دو دو باتیں کر لوں مگر اسے سوائے مرتی ہوئی

صورت دیکھنے کے اور کیا نصیب ہو سکتا تھا۔ نوشند راے کا رونا افسوس ناک تھا اسکے رونے کی آواز مین سنگ کے جگر کو بھی آب کرتی تھین مجنونانہ غل مچا مچا کر کہتا تھا کہ یہ مین نے اپنے آپ چاہیتے بیٹے کو قتل کیا ہے وہ اپنا آپ ہرگز قاتل نہین ہے۔ واجب ہے کہ مین بھی اپنا پہلو چاک کر کے اپنے کو قتل کر ڈالون میری زندگی پر خاک ہے لعنت ہے میری اس شفقت اور محبت پر۔

بریدن زبان هم سزاوار هست　جز از خاک تیره مبادم نشست　چو من نیست در گرد گیهان یکی
بکردی بدم پیش او کودکی　چه گویم چو آگه شود مادرش　چه گونه فرستم کسی را برش
کدامے پدر این چنین کار کرد　سزاوارم اکنون بگفتار سرد　پدرش آن گرانمایه تر پهلوان
چه گویند بدان دخت پاک جوان　که دانست کاین کودک ارجمند　بدین سال گردد چو سرو بلند
بجنگ آیدش رائے و ساز و سپاه　بمن برکند روز روشن سیاه　بفرمود تا دیبهٔ راجگان
کشیدند بر روے پور جوان　همین آرزو گاه و شهر آمدش　یکی تنگ تابوت بهر آمدش
وزان دشت بردند تابوت او　سوے خیمهٔ خویش بنهاد روے　به پرده سرا آتش اندر زدند
همه لشکرش خاک بر سر زدند　همان خیمه و دیبه رنگ رنگ　همه تخت پرمایه زرین پلنگ
بر آتش نهادند برخاست غو　همی کرد زاری جهاندار گو　جهان چون تو دیگر نبیند سوار
بمردی و گردی گه کارزار　دریغ آن همه مردی و رائے تو　دریغ آن رخ و برز و بالائے تو
دریغ این غم و حسرت جان گسل　ز مادر جدا و ز پدر داغ دل　چگویند گردان گردن کشان
چو زین سان شود زد ایشان نشان　ازین چون بایشان رسد آگهی　که برکندم از باغ سرو سهی
بدین کار پورش چه پیش آورم　که دل شان بگفتار خویش آورم　همی ریخت خون و همی کند خاک
به تن جامهٔ راجگی کرد چاک

لاکھ کچھ وہ زاری کرتا اور اپنا سر پھوڑتا مگر سب باتین بے سود تھین اب کچھ نہ ہو سکتا تھا۔ تابوت مین رکھ کر نوشند راے نے اپنے باپ اور دادا کی برجی کے پاس دفن کرا دیا۔ اس قہرناک دن کو جنگ موقوف رہی۔ شب کو نوشند راے نے اپنے تمام مصاحبین کو بلا کر کہا کہ یہ جنگ نہایت خوفناک معلوم ہوتی ہے اصل یہ ہے کہ میری کمر ٹوٹ چکی ہے اور اب مجھ مین یہ تاب نہین ہے کہ مین میدان جنگ مین سپہگری کی بانگی دکھاؤن۔ تم کیا صلاح دیتے ہو ظاہرا ہمارے لشکر کے تیور اچھے نہین معلوم ہوتے خزانہ کی حالت اچھی نہین ہے سپاہیون کے اس خوفناک واقعہ سے

دل ٹوٹ گئے ہین مخالف کی فوج کی دہشت کچھ کچھ ہمارے لشکر کے دل پر بیٹھتی چلی ہے - ان ساری باتون پر خیال کرکے مجھے جواب دو کہ تم کیا چاہتے ہو اور تمھاری صائب راے مین اس اہم اور پیچیدہ معاملہ کی نسبت کیا آتا ہے -

مصاحبین - ہماری مرضی وہی ہے کہ جو حضور کی ہو ہمارے خیال مین یہ سخت ندامت کی بات ہے ہم نے اپنا ایسا عظیم الشان قصد اپنے مخالفین ہی پر نہین بلکہ تمام ہندوستان پر ظاہر کردیا ہے کہ ہم کشورکشائی کے لیے اُٹھے ہین تو پھر معمولی جنگ کے بعد ہم دبکر صلح کرلین سخت شرم کی بات ہے ہم اپنی قوم مین منھ دکھانے کو جگہ نہین رہنے کی تین لاکھ راجپوتون کی فوج اور پھر یون دُم دباکر ہم میدان جنگ سے بھاگ جائین مخالف تو ہمین پیس پیس ڈالیگا - یہ ہم جانتے ہین کہ حضور کے دل پر ایک زبردست چرکا غم کا بیٹھا ہے جسکا اثر ایسا خوفناک ہے جسنے آپ کو دنیا سے بیزار کردیا اور آپ گوشہ نشین ہونا چاہتے ہین لیکن اس جنگ کو حضور اپنی جنگ نہ خیال فرمائین بلکہ قومی جنگ تصور کی جائے ہماری سات پیڑھی کی ناکین کٹ جائینگی یہ ہم نہایت سوز اور اپنی قوم کی ہمدردی سے عرض کرتے ہین اگر حضور کو ہماری راے نادرست معلوم ہو تو پہلے ہمارا گلا یہین کاٹ ڈالین پھر جو کچھ ارادہ ہو اُسپر آزادی سے عمل کرین - جب تک کہ ہمارے دہن مین زبان چلتی ہے اور جب تک کہ حواس خمسہ سے ہم نامزد کیے جاتے ہین یہ محض ناممکن ہے کہ ہم جنگ سے منھ پھیرین اور آنند کے نار جائین - نوشند راے نے وزرا کی یہ باتین بہت غور سے سنین اور بڑی دیر تک اُنپر سر دھنتا رہا - بڑی دیر کے بعد اُسکی مہر سکوت ٹوٹی اور وہ ٹوٹے ہوے الفاظ مین یہ گویا ہوا - اصل یہ ہے کہ جو کچھ تم کہتے ہو عین صواب ہے بیشک یہی درست ہے اور مین بھی اسپر آمادہ ہون صرف تمھارا دل دیکھنا تھا کہ اب تمھارے ارادہ کی کیا کیفیت ہے اور تم کیا چاہتے ہو آیا جنگ کرنے کا قصد ہے یا نہین

وزرا - اپنی برہنہ تلوارین اپنی گردن پر رکھکر - آزمایش کی بھی حضور نے کیا فرمایا گو پرمیشر نے حضور کو مہاراجہ بنایا ہے مگر ایک ایک راجپوت الہ آباد کی گدی کو اپنی گدی سمجھتا ہے اور اپنی بادشاہت خیال کرتا ہے - وہ بھلا جنگ سے کیون دل چرانے لگا - وزرا کی ان باتون نے نوشند راے کی ٹوٹی ہوئی کمر کو مضبوط کردیا اور اب نئے جوش سے وہ آمادہ جنگ ہوا -

## بائیسوان باب

### جنگ کا تیسرا دن

یہاں تو یہ کیفیت ہوئی۔ اور وہاں یعنی ہمارے آقا کے دربار کی بات چیت اور صورت حال بھی ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ مہاراجہ پٹنہ کو جونہی یہ خبر پہونچی کہ چندر منس نے خودکشی کی میں جانتا ہوں کہ جس قدر ہمارے مہاراجہ کو صدمہ ہوا اُسکے باپ کو نہیں ہوا ہوگا۔ مہاراجہ اس قدر روئے اس قدر روئے کہ انکی ہچکی بندھ گئی۔ اسکی سعادتمندانہ صورت تمام دربار کی آنکھوں میں پھر رہی تھی۔ مہاراجہ تو سندر آسے کی حماقت اور کمینہ طبیعت پر نفرین بھیجتے تھے کہ اُسنے خودکشی نہیں کی بلکہ اسکا قاتل اُسکا باپ ہے۔

تیسرے دن صبح کاذب ہی سے میدان جنگ میں نقارہ جنگ پر چوب پڑنے لگی مہاراجہ پٹنہ بھی سپہ آراستہ کرکے آگے بڑھا ایک ایک دستہ فوج کا آگے بڑھتا تھا اور تھوڑی دیر جنگ کرکے پیچھے ہٹ جاتا تھا۔ پھر تازہ دم دستہ اگر مقابل ہوتا تھا۔ جنگ ہوتے ہوتے شاید دو گھنٹے ہوئے ہونگے کہ اتنے میں میرے دوست یوسف نے فوجی وردی پہنکر مہاراجہ صاحب بہادر کو سلام کیا اور یوں ملتمس ہوا کہ مجھے اجازت ہو تاکہ میں اپنی مردانگی کے جوہر دکھاؤں۔ میں دیکھتے ہی یوسف کو دنگ رہ گیا کہ اسے کیا سوجھی کہ نہ جنگ کا تجربہ ہے نہ کبھی ہتھیاروں کا استعمال کیا اب یہ موقع نہ تھا کہ میں اُسے مہاراجہ ہی کے آگے منع کرتا کہ تم جنگ میں نہ جاؤ خاموشانہ سکتہ کی حالت میں میں اُسے دیکھتا رہا۔

مہاراجہ۔ پیارے یوسف تمہاری اس درخواست کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ابھی چنداں تمہاری ضرورت نہیں ہے آٹھ آٹھ میل تک تمام جان نثار دوست پڑے ہوئے ہیں۔ ابھی مدت تک یہ کافی ہیں جب کبھی ہوگا دیکھا جائیگا۔ میں بہت خوش ہوں کہ میرے جتنے نمک خوار ہیں سب میرے جان نثار ہیں

یوسف۔ یہ سب کچھ سہی لیکن حضور مجھے بغیر جنگ ایک منٹ بھی گذرنا محال ہے اگر حضور مجھے جنگ کے لیے اجازت نہ دینگے میں خودکشی کرونگا میں نے مستقل ارادہ کرلیا ہے کہ میں میدان جنگ میں آ آباد کے راجپوتوں کے مقابلہ میں ضرور اپنی مردانگی کے جوہر دکھاؤنگا۔ میں اپنے کو بڑا خوش نصیب خیال کرونگا۔ اگر حضور مجھے جنگ کی رخصت عطا کرینگے۔ جوں جوں یوسف اصرار کرتا تھا میری روح فنا ہوئی جاتی تھی کہ خدا خیر کرے یہ اسکو کیا سوجھی ہے۔ میں دل میں دعا مانگ رہا تھا کہ خدا کرے مہاراجہ اُسے اجازت نہ دیں ورنہ غضب ہی ہوجائے گا یہ محض ناتجربہ کار ہے ضرور جنگ میں مارا جائیگا اور پھر شہزادی سیمیں کو میں کیونکر سنبھالونگا

مہاراجہ۔ تمہاری مردانگی پر صد ہزار آفرین ہے مرحبا اے بہادر یوسف مرحبا کہ تو شیر ببر کی طرح تم اکیلے راجپوتوں سے تن تنہا ہم نبرد ہونا کھیل سمجھتا ہے مگر۔

| نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند | جوانان سعادتمند پند پیر دانا را |
|---|---|

مین نہین چاہتا کہ بے ضرورت تیری حسین صورت کو خاک و خون مین لتھڑا ہوا دیکھون خدا مجھے یہ دن نہ دکھائے کہ تجھ ایسا بہادر بے ضرورت خاک و خون مین لتھڑے - یہ سنتے ہی نوجوان یوسف کی کھلی ہوئی اور گلابی مائل رنگت پر غصہ کی تمتماہٹ جھلملانے لگی اُسکے منہ مین کف بھر آئے اور اُسکے تمام جسم پر رعشہ چھا گیا - مگر پھر اُسنے اپنے کو ضبط کیا اور مہاراجہ کی نصیحت آمیز گفتگو کا یہ جواب دیا - جو کچھ حضور نے ارشاد کیا وہ سب درست ہے لیکن اگر خداوند کی یہ مرضی ہے کہ مین جنگ مین نہ جاؤن تو مجھے ابھی اپنی تلوار سے قتل کر ڈالیں ورنہ مین خودکشی کرونگا - رخصت میدان جنگ صرف خون لگا کر شہیدون مین ملنے یا بہادرون کی فہرست مین اپنا نام لکھوانے کے لیے نہین مانگی ہے میری اصلی غرض یہ ہے کہ مین قطعًا جنگ کرنے جاؤن اور پھر حضور کا حق نمک ادا کرون - یوسف کے اس مستقل اور پر عزم بیان سے مہاراجہ ناچار ہو گئے اور ایک آہ بھر کر کہا اچھا یوسف جاؤ لیکن یہ سمجھ لینا کہ ہری کا غم ابھی کم نہین ہوا ہے ذرا سوچ سمجھ کر جنگ کرنا وہ راجپوت بڑے تجربہ کار سپاہی ہین - اس اجازت سے یوسف کو اس قدر خوشی ہوئی کہ اسکی رنگت کھل گئی اور اپنی اُسی وجد انگیز خوشی مین کئی کئی بار جھک جھک کر سلام کیے اب مجھ مین تاب نہین رہی کہ مین مہاراجہ صاحب بہادر کے ادب سے خاموش رہتا اور اپنے کو ضبط کرتا دوڑ کر یوسف کو لپٹ گیا اور مین نے رو رو کر یہ کہا ہے ہے یوسف تم نے کیا غضب کیا کہ اس استقلال سے جنگ کا عزم کر لیا - پھر مین تمھاری صورت کہان سے لاؤنگا اور شہزادی سیمیس کو کیونکر ڈھارس دونگا - یوسف - اپنی اُسی خندہ پیشانی سے - بھائی عمرو عیار تم کیون روتے ہو تم نہین جانتے کہ مرنا اور دو بھی میدان جنگ مین گلا کٹانا ایک جوانمرد کی جان ہے - خوب سمجھ لو کہ بقول حکیم ایجی سی آس کے موت ایک اعلیٰ ترین نیکی ہے اور موت بھی وہ موت کہ جو اپنے آقا کے حق نمک ادا کرنے سے حاصل ہو بہنیرا مین نے سمجھایا اور کہا خدا کے لیے آج اے نوجوان یوسف اور بھی ٹھہر جا اگر ایسا ہی ارادہ ہے تو کل چلے جانا مگر بھلا وہ اُلو العزم نوجوان کب ماننا تھا مجھے دلاسا دیتا ہوا گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ کی طرف بڑھا - چونکہ فوج دور دور تک پھیلی پڑی تھی اس لیے یوسف اُس دستہ کی طرف تو نہین گیا جہان وہ مخالف کے پس سے مقابلہ کر رہا تھا بلکہ دوسرے رخ سے فوج پر حملہ کیا - اور سیدھا نوندرائے کے خیمہ کی طرف پہونچا - نوندرائے اکیس ہزار باڈی گارڈ کو لیے ہوئے علیحدہ کھڑا ہوا چارون طرف سے جنگ کے

اُتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔ اُسے یہ خبر نہ تھی کہ ایک جانباز نوجوان کس زور شور سے حملہ آور ہونے کو ہے۔ مہاراجہ نونندرائے اپنے مصاحبین سے اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے کہ یکایک سامنے سے گرد اُٹھتی ہوئی معلوم ہوئی۔ مہاراجہ نے متعجبانہ لہجہ میں اپنے مصاحبین سے استفسار کیا کہ کیا مہاراجہ پٹنہ کا قاصد آتا ہے۔
مصاحبین۔ شاید ایسا ہی ہو مگر اسکی روش اور گھوڑے کی آن بان سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ قاصد ہے بلکہ کوئی اجل رسیدہ نوجوان ہے جو حضور سے ہم نبرد ہونے کو آرہا ہے۔ یہ باتیں ہی ہو رہی تھیں کہ نوجوان یوسف فوج نونندرائے کے قریب پہونچکر للکارا۔

| | |
|---|---|
| کدام است گرد از شما شیر دل | کہ آید سوے نیزۂ جان گسل |
| کجا باشد آن جادوے خویش کام | کجا نام خواستار زنہار اش نام |

مہاراجہ۔ یہ کون نوجوان ہے ہندی تو نہیں معلوم ہوتا ہے یہ کوئی باہر کا شخص ہے۔ گو کپڑے سب ہندی پہنے ہوے ہے مگر پھر بھی صورت شکل بہ گویا نہیں ہے کہ اسکی نژاد ہندی ہو۔
مصاحبین۔ یہ کہیں عمرو عیار تو نہیں ہے جو چندر بنس کو بھگا کر لے گیا تھا۔ یقیناً وہی ہے
مہاراجہ۔ نہیں وہ نہیں ہے۔ یہ تمھاری رائے کی غلطی ہے بھلا عیار کیسے؟ نوجوان راجپوتوں میں کیوں آنے لگا۔ پہلی للکار میں جب کوئی جانباز نہیں نکلا تو جوان یوسف کو سخت غصہ آگیا۔ اور پھر اُسنے دوسری للکار دی۔

| | |
|---|---|
| بہ پیش سپاہ اندر آمد چو گرد | چو رعد خروشان یکے ویلہ کرد |
| کہ گردان کدامند سالار کیست | ز رزم آوران جنگ را یار کیست |
| کہ بر من یکے آزمون را بجنگ | بگردد دلیران دلاور نہنگ |
| ز جنگ آوران لشکر سرفراز | مرا او را نیاید کسے پیش باز |

دوسری للکار نے بھی غنیم کی فوج پر مطلق اثر نہ کیا اور کچھ ایسا سکتہ ہوا کہ اکیس ہزار سواروں میں سے ایک شخص بھی نہ نکلا۔ سہ بارہ نوجوان نے نہایت قریب آکر ایک زور سے للکار ماری اسوقت چیختے چیختے نوجوان کی آواز جھرجھری پڑ گئی تھی۔ تیسری للکار نے جو نہایت قہر آلود تھی اکیس ہزار فوج پر اثر کیا وہ للکار یہ تھی۔

| | |
|---|---|
| کہ گردان کدامند جنگ آوران | دلیران و کار آزمودہ سران |
| کہ با من بگردد درین کینہ گاہ | ز چندین دلاور سران سپاہ |

یہ سنتے ہی نوجوان سندا نامی جو مہاراجہ نوسندرائے کا نسبتی بھائی تھا گھوڑا گدراتا ہوا یوسف کے مقابلہ مین آیا۔

برفت آنجوان پیش و نام خواست — ہرآن اسپ گفتی کہ کوہ سند ہست
بگشتند ہر دو سوار دلیر — بگرز و بہ نیزہ بہ شمشیر تیز
چو سندا خرامید با خشم تیز — دل از کینۂ خستگان پر ستیز

خوب تیرون کی بوچھار ہوئی پھر تلوار چلنے لگی اور بعد ازان گرز فولادی پر نوبت آگئی۔ یوسف نے بڑھکر ایسا ایک زبردست گرز مارا کہ سندا کی کھوپڑی کے بھی ٹکڑے ہو گئے اور یہ بے ریش و بروت نوجوان افسوس ہے کہ مارا گیا۔ سندا کی صورت بالکل ہرلی سے ہم مشابہ تھی گو میرا جگری دوست بہادر فتح یاب ہوا تھا لیکن پھر بھی سندا پر ہمین سب کو افسوس ہوا۔

دریغ آن نبرد و سوار دلیر — کہ نازش ندیدآن خردمند پیر

نوسندرائے پر اپنے نسبتی بھائی سندا کے مارے جانے کا سخت صدمہ ہوا۔ دوسرا نسبتی بھائی جو اس سے بہت ہی قوی تھا یوسف سے اپنے بھائی کا انتقام لینے کے لیے آیا۔ اسکی آنکھوں مین آنسو ڈبڈبا رہے تھے اسکی صورت خونخوار تھی اسکی ہیئت سے معلوم ہوتا تھا کہ اگر شیر ببر بھی اسکے سامنے آئیگا تو یہ کھا جائیگا آتے ہی اسنے ایک للکار ماری اور کہا او نامراد اجل دوست ہوشیار ہو جا۔ یوسف پہلے ہی سنبھلا ہوا تھا دوڑ کر ایک ہاتھ تلوار کا رسید کیا نوجوان راجپوت نے سپر پر تلوار لی دوسرا وار اور بھی اسپر کیا پھر اسنے سپر پر روکا چونکہ دو وار یوسف کے خالی گئے اس لیے اسکے غصہ کی آگ پورے طور سے بھڑک گئی۔ تلوار اور گرز پھینک کر یوسف نوجوان راجپوت سے جا لپٹا اور اب دونون کی کشتی ہونے لگی آناً فاناً مین یوسف نے اسے پچھاڑ دیا اور چشم زدن مین اپنے خنجر سے اسکا پہلو چاک کر ڈالا۔ اسکے قتل ہونے پر ایک تہلکہ اکیس ہزار سوارون مین پڑ گیا اچھے اچھے بہادرون کے دل دہل گئے۔ مہاراجہ نوسندرائے خونی نظرون سے اس جنگ کو تک رہا تھا اس نے نہایت حسرت سے اس دوسرے واقعہ کو دیکھا۔

مہاراجہ۔ یہ نوجوان بڑا بہادر اور شجاع ہے لطف تو یہ ہے کہ کوئی شخص اسے زندہ پکڑ کر لائے۔ یہ سنکر سب کے ہوش اڑ گئے اور کسی نے ہمت نہ کی کہ برانگیختہ غضبناک شیر کو زندہ پکڑ لائے۔ یوسف کو کہان تاب تھی وہ پھر یکا یک تڑپا اور زور کی آواز مین اسنے یہ کہا۔

کدام است مرد از شما نامدار … جهاندیده و گرد و نیزه گذار
به پیش آیدم زود نیزه بدست … که در پیش شان مردم آمد ست

مہاراجہ نوندراے اپنے دونسبتی بھائیون کو یاد کرکے رو رہا تھا اسپر سابق مقتول کا بہت بڑا صدمہ تھا اپنے بیتابانہ اندوہ و الم مین یہ کہتا تھا ۔

دریغ آن سواران گرانمایه شیر … که افگنده شد رائگان خیر خیر
که همچو پدر بود همتا ئے او … دریغ آن نکو روے بالاے او

جب للکار پر کوئی شخص لڑنے نہین نکلا تو نوجوان نے نوندراے کو بہت سخت وشست کہنا شروع کیا اور یہ تند و درشت الفاظ زبان پر لایا ۔ اے نامرد نوندراے جب تو ایسا نامرد ہی تو تجھے کس نے کہا تھا کہ تو شیرون کے مقابل مین جنگ پر آمادہ ہو یہ کیا نامردی ہے کہ دوسرون کو کٹوار ہاہی اور اپنی جان اکیس ہزار نوجوانون مین چھپالی ہے لعنت ہی تیری راجائی پر اور تف ہی تیری اس حمیت پر قسم ہے تجھے اُسکی جس کی مٹھی مین تیری جان ہے بہت جلد آمادہ پیکار ہو ۔ یہ باتین نوندراے نے سنکر بہت ہی اضطراب ظاہر کیا اور اپنے لشکر کی طرف مخاطب ہوکر یہ للکارا ۔

یکے چارہ باید سگالید نا … وگرنه ره ترک مالید نا
که این گرد بار دژ ماے چنین … که آباد ماند نه میبر بر زمین
کدام است مرد از شما نیک خواہ … که آید پدید از میان سپاہ
یکے مرد وارے خرامد بہ پیش … چنیدہ کند در جہان نام خویش
مرا و را دہم دختر خویش را … سپارم بدو لشکر خویش را
سپاہش نداد ند با بخشش باز … نرسیدہ بد لشکرش زان کراز
که یوسف بمیدان چنان پیل مست … همی کشت شان و همی کرد پست

جب کسی سوار کی ہمت نہ پڑی اور وہ مہاراجہ کے اس کہنے پر بھی آگے نہین بڑھے تو ناچار غیرت مین آکر مہاراجہ نے اپنے گھوڑے کی باگ اُٹھائی ۔ اُس وقت تو مصاحبین کو بہت شرم آئی کہ ہم نے کل کس زور شور سے کہا تھا اب ہم جی چُراتے ہین ۔ مجبوراً انھون نے مہاراجہ نوندرائے کو روک لیا اور گردنین ڈالکر عرض کیا کہ پہلے ہمین قتل کر ڈالیے پھر میدان جنگ کی طرف گھوڑا اٹھائیگا

مہاراجہ۔ کیا خاک مین ٹھہرون تم کس منہ سے مجھے ٹھہراتے ہو تم اکیس ہزار سوار ہو کر ایک جریدہ سوار سے ڈرتے ہو اور پھر مجھے بھی جنگ پر نہین جانے دیتے آخر ایک چھریرے جسم نوجوان نے جو وزیر اعظم کا بڑا بیٹا تھا ڈرتے ڈرتے اپنا گھوڑا میدان مین کدایا۔

**یوسف**۔ ہم سنتے تھے کہ راجپوت بڑے بہادر ہوتے ہین تم تو بالکل نامرد نکلے تمھین ذرا بھی غیرت نہین کہ ایک جریدہ سوار تمھین بلاتا ہے اور تمھارا آتے ہوئے دم نکلتا ہے۔ شکر ہے کہ بے تعداد نوجوانون مین ایک تیرے خون مین تو جوش پیدا ہوا۔

راجپوت۔ تامل کی وجہ صرف یہ تھی کہ ہمارے ہر نوجوان کو تجھ سے جنگ کرتے ہوئے ننگ آتی ہے بھلا تو ایک نحیف ناتجربہ کار لڑکا تیرے مقابلہ تجھ ہی جیسا نامرد آنا چاہیے چونکہ مین اپنی فوج مین نہایت کمزور ہون اس لیے مجبوراً انھون نے مجھے بھیجا ہے یوسف نے اسکی ان باتون پر قہقہہ مارا اور کہا اے راجپوت کے لڑکے ہم خوب جانتے ہین۔ تیری یہ باتین ہماری ناخونون مین پڑی ہوئی ہین تو کیا بکتا ہے اکیس ہزار سوار میری صورت دیکھکر تھرا رہے ہین۔ تو بھیگی بلی کی طرح میرے پاس آیا ہے دیکھ تجھے عنقریب موت کے ہم آغوش کرتا ہون۔ راجپوت یہ سنکر طیش مین لال پیلا ہو گیا اور زور سے ایک تیر شست باندھکر لگایا۔ مگر وہ تیر خالی گیا پھر دوسرا تیر مارا وہ بھی بیکار رہا پھر تیسرا تیر مارا وہ بھی ناکارہ گیا غصہ مین یوسف پر تلوار لیکر دوڑا یوسف نے پینترا بدل کر ایک ہاتھ تلوار کا ایسا مارا کہ دھڑ سے گردن جدا ہو کر پیچھے جا پڑی مہاراجہ یہ سمان دیکھتے ہی دنگ رہ گیا اور اب اُسے یقین ہو گیا کہ اگر ایک ایک نوجوان لڑیگا تو اس سے ہرگز بازی نہین لیجا سکتا۔ یہ وزیرزادہ نہایت حسین ملیح رنگ کا تھا۔ اسکی سیاہ عطر بیز زلفین خاک و خون مین نہایت خوفناکی سے لتھڑین۔ اسکا دوسرا بھائی بندرابن دانت پیستا ہوا اپنے بھائی کے انتقام لینے کے لیے دوڑا اور چاہا کہ آندھی اور مینہ کی طرح یوسف پر جا پڑون اور اسکا فیصلہ کر دون مگر یوسف پہلے ہی سے چوکنا تھا فوراً بندرابن سے آمادۂ پرخاش ہوا گھنٹہ بھر تک خوب جنگ ہوتی رہی آخر بندرابن کا گھوڑا منہ پر زخم کھا کر بھاگا یوسف نے کمند ڈال کر اُسے گرفتار کر لیا۔ اور بھی ایک تہلکہ پڑ گیا کہ نوجوان بندرابن زندہ گرفتار ہو گیا۔ مین۔ مہاراجہ اور ہمارا تمام دربار یوسف کی مردانگی دیکھ دیکھ کر دانتون مین اُنگلیان دے رہے تھے۔ مہاراجہ اور تمام جنگی افسر یہ گویا تھے کہ ہمنے ایسی عمر والے کم تجربہ نوجوان کو اس آزادگی اور دلیری سے جنگ کرتے ہوئے نہین دیکھا۔ نوجوان یوسف

بندرابن کو گرفتار کر کے اپنے خیمہ کی طرف پھرا خدا کی شان ہے کچھ ایسا رعب اُن سوارون پر بیٹھ گیا تھا کہ ایک کی بھی ہمت نہ پڑی جو اُسکا تعاقب کر کے بندرابن کو چھڑا لیتے - بندرابن کتّے کی طرح گھسٹتا ہوا ہمارے سامنے آیا - مہاراجہ نے دوڑکر یوسف کو گلے سے لگا لیا - اور کہا اے نوجوان آفرین ہے تیری بہادری اور انداز جنگ پر کہ تو نے اپنی شمشیر بُران سے اکیس ہزار سوارون کو ٹھہرا دیا - جنگ ختم ہو گئی -

## تیئیسوان باب

### جنگ کا چوتھا دن

پھر جنگ نہوئی اور گویا باقی ماندہ دن اور شب بہادرون کے آرام کے لیے چھوڑی گئی - بندرابن نہایت خراب حالت مین ہمارے مہاراجہ کے آگے لایا گیا - مہاراجہ کے حکم سے فورًا مشکین کھولدی گئین اور اُسکو کل ہتھیار دیکر دربار مین کھڑے ہونے کی اجازت دی -

مہاراجہ - تم نے دیکھا کہ ہمارا ایک بہادر ایک تیغ زن بہادرون کے دل چھڑوا آیا کسی کو یہ امید نہ رہی کہ وہ اسکے مقابل مین گھوڑا آگے بڑھاتے اور دو دو ہاتھ کرتے - اب ہم تمھین خلعت دیکر رخصت کرتے ہین تم جاؤ پھر اگر تمھارا جی چاہے گا تو جنگ کرنے چلے آنا - یہ سنکر بندرابن آنکھون مین آنسو بھر لایا اور کہا لعنت ہے مجھپر کہ مین اپنی زندگی کے دن نامردون مین گذارون - مین حضور ہی کا خادم رہنا پسند کرتا ہون مہاراجہ نے خوش ہوکر فورًا اُسے اعلیٰ عہدہ فوج مین مرحمت کیا اور اپنی تلوار بھی بخشی - وہ اور بھی خوش ہوا اور اُسنے اپنے دل سے قصد کر لیا کہ مین حضور کے قدمون کے نیچے سے کبھی نہ جاؤنگا - پھر مہاراجہ نے یوسف کو رخصت کا حکم دیا - مین اور یوسف خوشی خوشی اپنے ڈیرہ مین آئے - پیاری شہزادی سیمس کی بہت بُری نوبت تھی یوسف سے وہ مایوس ہو چکی تھی اور اُسے ہرگز یقین نہ تھا کہ میرا معزز خاوند پھر بھی جنگ سے بچ کر آئیگا - شہزادی یوسف کی صورت دیکھتے ہی گرد پھرنے لگی اور کئی کئی بار صدقہ ہوئی بعد ازان مفصلہ ذیل باتین ہونے لگین جنھون نے مجھے متحیر کر دیا -

شہزادی سیمس - خداوند نے میری مراد دی کہ تم زندہ جنگ سے واپس پھر کر چلے آئے ہین بہت خوش ہون کہ کل میرے یہ حنائی ہاتھ مردانگی کی بانگی دکھائینگے اور یہ بھی مجھے یقین ہے کہ تم وعدہ خلافی نہ کرو گے -

مین - پیاری شہزادی یہ کیا کہہ رہی ہو میری سمجھ مین نہین آیا خدا کے لیے اس وعدہ کی تشریح کرو کہ جو

تمہارا اور یوسف کا ہوا ہے۔

شہزادی سمیس ۔ کل بڑی دیر تک میری اور پیارے یوسف کی بحث ہوتی رہی مین نے یوسف سے رخصت جنگ مانگی تھی پہلے تو یہ اِدھر اُدھر کی اونچ نیچ دکھاتے رہے مگر جب مین نے نہ مانا تو یوسف نے یہ وعدہ کیا کہ پہلے مین جنگ مین ہو آؤن پھر تم بھی چلی جانا اگر پہلے تم جاؤ گی مجھے پھر اپنے ہمعصرون مین مُنھ دکھانے کو جگہ نہ رہے گی۔ بس یہ وعدہ ہوا تھا چونکہ یہ جنگ مین سے آگئے اسس لیے مین حسب وعدہ آزادی سے کل گھوڑا کُداتی ہوئی جا سکتی ہون۔ اسکی یہ تعجب خیز تقریر سنکر میرے ہوش اُڑ گئے اور سنسنیان سی میری رگ و پے مین دوڑنے لگین۔

شہزادی سمیس ۔ مجھے ساکت اور مُنھ کھُلے کا کھُلا دیکھ کر۔ پیارے تم ایسے بہادر ہوکر متعجب کیون ہوئے یقیناً تمھین یون تعجب ہوا ہو گا کہ ایک عورت جسکو کبھی تلوار کا نام لیتے بھی نہین سنا وہ کس اُلوالعزمی اور استقلال سے آمادۂ جنگ معلوم ہوتی ہے لیکن اسے خبط تو نہین ہوا۔ تو پیارے مین یقین دلاتی ہون کہ تم اس امر کا مطلق تعجب نہ کرو وجہ یہ ہے کہ مین نے جب مین اپنے والدین کی سرپرستی مین تھی بارہا سیون جنگون مین اپنے لشکر کی نمایان مدد کی ہے اور کئی صفون کو زیر و زبر کر دیا ہے۔ اتنے دن سے ہم مصیبت مین گرفتار تھے خدا نے میری مراد کے موافق روز جنگ دکھایا ہے ایسے مبارک موقع پر بھی مین جنگ مین خنگ تیز گام کو کاوے نہ دون تو میرے برابر کوئی بدنصیب نہین ہے۔

اگر وہ آگیا دم مین مری تیغ دودم کے بان     اُڑا دونگی دُھوئین ایک آن مین نوشندہ ہے کے

اُسکی اس تقریر نے اور بھی مجھے متحیر بنایا اور مین پہلے سے زیادہ اُسکی صورت پر ٹکٹکی باندھ کر تکنے لگا

مریم ۔ شہزادی سمیس کا راجپوتون کے مقابلہ مین جانا گویا قسمت ہو چکا ہے تم ناحق متعجب ہوتے ہو بلکہ خداوند مسیح سے یہ دُعا کی جائے کہ جیسے یوسف کو زندہ دکھایا ہے اس طرح شہزادی سمیس کا بھی جنگ مین بال بیکا نہ ہو اور یہ خوشی خوشی گھوڑا کُداتی ہوئی فتح کے راگ گاتی ہوئی اپنے خیمہ مین آئے

مین ۔ لرزتی ہوئی آواز مین ۔ خیر اگر پیاری تم نے یہ ارادہ کر لیا ہے خدا کرے تم اپنے ارادہ مین کامیاب ہو اور بہادر راجپوت تمہاری تیغ دودم کے نذر ہون کسی کی ہمت تجپر حملہ کرنے کی نہ ہو۔ یہ دعا میری ایسی نہین تھی کہ جو قابل اطمینان ہوتی یا جس دعا پر کچھ بھروسہ ہو سکتا کہ جنگ مین کوئی مخالف ہاتھ نہین اُٹھائیگا۔ مین نہین بیان کر سکتا کہ میری کیا حالت ہو گئی تھی کبھی مین پریشان

حالت مین یوسف کو تکتا تھا اور کبھی پیاری شہزادی کی صورت دیکھتا تھا کہ دنیا مین ایسی عورتین بھی پیدا ہوئی ہین کہ جنکا یہ ارادہ ہو اور یہ عزم ہے اور یہ جوش مردانگی ہے۔

مین۔ یوسف یہ ہنر جنگ کے تم نے کہان سیکھے کہ جنھون نے بڑے بڑے تجربہ کار بہادرون کو دنگ کر دیا۔

یوسف۔ میری وہ حیثیت نہین ہی کہ مین اپنے باپ کا نام لون لیکن جب تم دریافت کرنا چاہتے ہو اس لیے مین بیان کر دیتا ہون۔ مین قسطنطنیہ کے وزیر جنگ کا بیٹا ہون بارہ برس کی عمر مین مین نے ایشیائے کوچک ایک خونخوار جنگ کے بعد فتح کر لیا تھا میری بہادری کی دھاک تمام روم مین لگگئی تھی چند حاسدون نے روم والے کے دل مین میری طرف سے کشیدگی پیدا کر دی اس لیے مین اپنے عہدہ چھوڑنے پر مجبور ہوا اور پھر مین نے اپنی زندگی پرائوٹ حالت مین بسر کرنی شروع کی۔ چونکہ مین مدت سے شائق تھا کہ کبھی کوئی موقع جنگ کا نکلے تو اپنی مردانگی کی داد دکھلاؤن۔ خدا خدا کر کے وہ دن آگیا تو اب مین تم سے ہی دریافت کرتا ہون کہ کیونکر یہ جنگ صبر کر سکتا ہون۔

مین۔ تم نے مہاراجہ کے آگے اپنا حسب نسب ظاہر کیا ہوتا وہ اور بھی تمھاری عزت کرتے۔

یوسف۔ مین اس امر کو سخت ناگوار خیال کرتا ہون کہ کہین مجمع مین یا دربار مین بے حقیقت ہو کر اپنے صاحب عظمت باپ دادا کی تعریف کی جائے کہ وہ ایسے تھے ایسے تھے کوئی یہ کہیگا کہ تھین کیا اگر ایسے تھے تو کچھ اپنے جوہر دکھاتا کہ تیرے باپ دادا کا اندازہ بھی ہم اسی پر کرلین۔ پھر تم ہی بتاؤ کہ اسکا کیا جواب ہو سکتا ہے کیا یہ تم نے نہین سنا ہے۔

اما نبود وصف اضافی ہنر ذات ۔ این فتوہ ہمیت بود از باپ ہم را

مین۔ دبی آواز سے۔ خدا نخواستہ تم مین کوئی عیب نہین ہی کوئی بات نہین ہے پھر کیا وجہ ہے جو اپنے باپ دادا کا نام نہ ظاہر کیا جائے مین جانتا ہون کچھ عیب مین تو داخل نہین ہے۔

این برق نجابت کہ جہد از گہر تو ۔ مدحت ولی گوہر ذات اب و عم را
وصف گل و ریحان ہوا باز نگردد ۔ ہر چند ہوا عطر دہد قوت شم را

یہ سنکر نوجوان مسکرایا لیکن اسکی مسکراہٹ کی جھلکی سے پایا جاتا تھا کہ اسنے میرے قول کو قبول نہین کیا۔ تھوڑی دیر تک وہ سناٹے مین رہا بعد ازان میرے کئی کئی بار کے اصرار پر یہ جواب دیا بیشک جو کچھ تم کہتے ہو سچ ہے لیکن مین جانتا ہون کہ یہ امر بھی بہت صحیح ہے۔

| | |
|---|---|
| نازم بکمال خود و بر خود نفرایم<br>گوہر نہ بکان کان بگہر و بشناس ست | آثار در و تاج صنا دید عجم را<br>بر فرخی ذات و لیلم اب و عم را |

کئی گھنٹے تک میری اور یوسف کی باتیں ہوتی رہیں پھر ہم دونوں علیحدہ ہو گئے وہ اپنی بیوی کے کمرہ میں چلا گیا اور میں اپنی دلہن کے کمرہ میں چلا آیا بڑی خوشی کی بات یہ تھی کہ پیارے اور جوانمرد یوسف کے جنگ میں ایک کھرونچ بھی نہ لگی تھی ہاں صرف ہاتھوں پیر جو مدت سے بیکار تھے یکا یک حد سے زیادہ کام کرنے پر شل ہو گئے تھے۔ رات کو گو میں نے سونے کی کوشش کی لیکن نہ مجھے اور نہ پیاری مریم کو نیند آئی میں نہایت ہی وحشیانہ صورت میں پیاری شہزادی کی خیالی جنگ پر نظر کرتا تھا جب کبھی آنکھ لگ جاتی تو چونک چونک پڑتا اور یہ خیال کر کے کہ دیکھیے شہزادی سیمس کی جنگ کا کیا نتیجہ ہوتا ہے ایک ہیبت سے معلوم ہونے لگتی۔ اسی کشمکش و خیالات کی ادھیڑ بن میں صبح ہو گئی۔ اُدھر آفتاب نے افق پر دھوم دھام سے متوازیہ خطوط روشنی کے کھینچ دیے اور ادھر نقارۂ جنگ پر چوب پڑ کر خوفناک صداؤں نے جگر کے ٹکڑے اڑانے شروع کر دیے۔ مجھ پر شب کی بے چینی اور آسائش نہ ملنے نے مجھے نہایت سست اور مکدر خاطر بنا دیا مجھے وقت مقررہ پر دربار پہونچنے میں گھنٹہ بھر کی دیر ہو گئی اگر مہاراجہ صاحب بہادر کا چوبدار نہ آتا تو شاید اور بھی ایک آدھ گھنٹہ طبیعت کی بدمزگی کے نذر ہوتا ہتھیار باندھ بوندھ کر میں مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھتا کیا ہوں کہ شہزادی سیمس صاحبہ کھڑی ہیں سر سے پاؤں تک لوہے میں غرق ہے کوئی شخص جب تک اصلیت سے واقف نہ کیا جائے ممکن نہیں کہ اسکو پہچان سکے اسکی سیاہ گنڈلی مارتی ہوئی عطر بیز ریشمی زلفیں زرہ بکتر میں اس طرح پوشیدہ ہو گئی تھیں جیسے مکدر او غلیظ ابر پر سیاہ اور انتہا درجہ کا تاریک ابر چھا جاتا ہے اگر مہاراجہ اشارہ نہ فرماتے تو میں بھی نہ پہچانتا۔

مہاراجہ۔ عمرو عیار ہر چند میں نے سمجھایا لیکن پیاری شہزادی سیمس نہیں مانتی۔ اور بہادر راجپوتوں کے مقابلہ میں جنگ کرنے کے لیے آمادہ ہے۔

میں۔ حضور یہ مہاراجہ صاحب بہادر کے نمک کی تاثیر ہے کہ جس کے خون میں مل گیا پھر ناممکن ہے کہ وہ جان نثار نہ کر دے۔ یہ سنکر مہاراجہ صاحب بہادر بہت خوش ہوے اور انھیں اتنا معلوم ہو گیا کہ یہ معاملہ آپس کی گٹھ جوٹ سے ظہور پذیر ہوا ہے۔

شہزادی سمیس - اجازت ہے کہ میں اپنے شبدیز خوش رنگ تیز خرام کی بانگی دکھاؤں -
مہاراجہ - تجھ ایسی عصمت پناہ اور بہادر خاتون کو جی نہیں چاہتا کہ جنگ میں جانے کی اجازت دوں مگر خیر جب تیری خوشی اسی میں ہے تو مجبوراً (آنکھوں میں آنسو ڈبا کر) تجھے رخصت کرتا ہوں فتح و ظفر تیری ہمعنان ہو اور اقبال تیرا یاور رہو اور تجھ پر پرمیشر کا سایہ ہو - شہزادی سمیس نے جھک جھک کر سلام کیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر رخصت ہوئی - یہ بھی آناً فاناً میں مہمیز لگا کر بجلی کی طرح سیدھی نوسندرائے کے خاص لشکر میں گری - یوسف نے پہلے ہی سواروں کے دل پر دہشت بٹھادی تھی اور زیادہ تر وہ یوسف اور شہزادی سمیس میں امتیاز بھی نہ کر سکے صورت دیکھتے ہی دہل گئے -
مہاراجہ نوسندرائے نے کہا کہ ہم جب جانیں کہ یہ سوار یا تو میدان جنگ ہی میں مارا جائے یا زندہ گرفتار ہو جائے مہاراجہ کی اس درخواست کا کسی نے جواب نہ دیا - پھر تو مہاراجہ کو غصہ آگیا اور مہاراجہ نے یہ غیرت دلانے والے جملے کہے - کیا یہی راجپوتی ہے تمھاری وہ بہادری جو پانڈوں کی جنگ میں دکھائی تھی اب الامان ہے کیا تم ان بہادروں کے بیٹے نہیں ہو جنھوں نے اسکندر اعظم کو اپنے دو تین خونخوار حملوں میں چین بلوادی تھی - کیا اُن بزرگوں کے خون کا اثر تمھاری رگوں میں مطلق نہ رہا جنکی بہادری کی دھاک تمام عالم میں مچ رہی تھی اور ایک زمانہ تھراتا تھا جن کی تلواروں سے ہر وقت خون ٹپکتا رہتا تھا جنکا بستر گھوڑے کا زین تھا اور جنکی دلچسپی صرف گھوڑے کو خون میں تیرانے سے ہوا کرتی تھی -
یہ سخت غیرت دلانے والے الفاظ سنکر خون میں یکایک حرارت پیدا ہوئی اور راجپوت سپوتوں کے تیور بدلنے لگے - ابھی وہاں سے کوئی جانباز نکلکر مقابل ہی نہ ہوا تھا کہ شہزادی سمیس نے غل مچا کر کہا - اے نوسندرائے اور اے نوسندرائے کے معاونو تم میں کچھ بھی غیرت ہے یا صرف خودکشی کرنے کے دھنی ہو میں دریافت کرتا ہوں کہ جب جنگ سے یوں دل چھپانے کا ملکہ تمھیں تھا پھر کیا وجہ تھی کہ تمنے عزم جنگ کیا اور ارادہ کر لیا کہ تمام ہندوستان کو زیر و زبر کر ڈالیں گے - اس نامردی اور بودے پن سے یہی تعجب ہے کہ تم سے اپنے ملک کی حفاظت کیونکر ہوتی ہوگی تمھاری اُن ماؤں پر لعنت ہے جنھوں نے تمھیں جنا ہے اس درشت کہنے پر بھی تم میں سے کوئی مقابل نہ ہوا تو سمجھ لینا کہ عین قلب میں آکر نوسندرائے کو گرفتار کرکے لے جاؤں گا - اور تم میں ایک ایک کتے کی موت مارا جائیگا -

یہ سنتے ہی لشکر کی صفین ہو گئین تیار ڈنکے پہ لگی چوب علم کھل گئے یکبار
بجلی سی چمکنے لگی ایک ایک کی تلوار ڈھالون کا اٹھا چار طرف ابر دھوان دھار

شور دہل حرب گذرتا تھا فلک سے
خیرہ تھی نظر برچھیون کے پھل کی چمک سے

اک سمت کماندار قدم آگے بڑھا کر خم ہو گئے نیزونکو کمانون سے ملا کر
گجبازون نے سیدھا کیا نیزہ کو اٹھا کر کچھ آ ئے کمین گہ مین کمندونکو بچھا کر

رونے کی ہے جا وان تو یہ سامان وغا تھا
یان صرف یہ شہزادی تھی یا سر پہ خدا تھا

ناگاہ زمین زن کی ہوئی وادی ایمن صحرائے بلا دور تلک ہو گیا روشن
غرائی جو یہ شیر نی تھرا گئے دشمن رشک مہ نو بن گئے نقش سم توسن

ذرون نے نگاہون سے ستارون کو گرایا
گھوڑون نے الف ہو کے سوارونکو گرایا

ایک نوجوان راجپوت اس غضبناکی سے گھوڑا کڑاتا ہوا نکلا کہ گویا آتے ہی شہزادی سمیس کا نوالہ خام کرہی جائیگا۔ یہ سوار خود فولادی نہین پہنے ہوئے تھا صرف سبز ریشم کی مہین چادر سر سے پاؤن تک لپٹی ہوئی تھی۔ گو عمر بہت کم تھی لیکن مختلف گذشتہ جنگون کے متواتر تجارب نے اُسے نڈر بنا دیا تھا یکایک شہزادی کے سامنے آکر اُسنے غل مچایا کہ اے نوجوان سوار تو نے ایسے بے تہذیب کلمات جو ایک شریف کے مُنہہ سے کبھی نہین نکل سکتے ہمارے مقابلہ مین کیون زبان سے نکالے اول تو تیری یہی نامردی ہے جسپر تجھے اتنا ناز ہے کہ تو خود فولادی سر پر اور زرہ بکتر بر مین زیب کیے ہوئے ہی بہادرون کی شان سے یہ بعید ہے۔

شہزادی۔ خود فولادی یا زرہ بکتر پہننے کا یہ سبب نہین ہی جو تو سمجھا ہے بیشک جو تو کہتا ہے وہ سچ ہے لیکن ساتھ ہی اسکے پہننے کی وجہ اور ہے جو تیرے آگے مین بیان نہین کر سکتا۔

راجپوت سوار۔ یہ تیری نوی بہانہ بازیان ہین جو تو یون باتین بنا رہا ہی خیر تجھے اختیار ہے چاہے اس سے بھی زیادہ کئی من لوہا تو اپنے اوپر لادلے۔ ہماری تلوار یہ کیا اگر گئی تو پر تو زرہ بکتر رکھے ہوئے

ہون تو اُنکو کاٹ کر ایسی نکل جاتی ہے کہ جیسے صابون مین سے تار نکلے ہوشیار ہو جا کہ تجھپر عنقریب ایک سخت آفت ٹوٹے گی۔ شہزادی سمیس نے مطلقاً پروانہ کی اور مسکراتی ہوئی تلوار لیکر آگے بڑھی نوجوان راجپوت نے ایک تیر مارا جو اس پھرتی اور کمال سے ڈھال پر روکا گیا کہ تمام لشکرون نے مرحبا و صد مرحبا کہا۔ ع فلک گفت احسن ملک گفت زہ۔ کا مضمون ہوا پھر دوسرا تیر دوسرا تیر بدلکر نوجوان راجپوت نے رسید کیا وہ بھی پیاری شہزادی نے بے تکلفی سے سپر پر روکا۔ اور بھی شہزادی کے ہنرون اور کمالون کی دھوم مچ گئی تیسرا تیر اور بھی شست باندھکر نوجوان نے اُڑایا لیکن بھی اُسی بے پروائی اور بے تکلفی سے ڈھال پر روک لیا گیا تھا جب تین حملہ نوجوان راجپوت کر چکا تو شہزادی سمیس نے مہمیز لگا کر کہا لو اب ہوشیار ہو جاؤ اب ہماری باری ہے یہ کہکر بجلی اور مینھ کی طرح سے جھپٹ کر بھالے پر نوجوان سوار کو اُٹھا لیا۔ نیزہ پشت کو چھید کر کلیجہ کو چیرتا ہوا پیٹ سے نکل گیا تھا۔ تمام لشکر مین تہلکہ پڑ گیا لیجیو پکڑیو کی چارون طرف دُہائی ہوئی تھوڑی دیر کے بعد پھر ایک اور نوجوان نکلا دو تین ہاتھون مین اُسکا بھی صفایا بول دیا۔ غرض اٹھارہ نوجوان راجپوت شہزادی سمیس کے نذر ہوئے ہمارے لشکر سے مرحبا آفرین کی صدا بلند ہوئی سینکڑون اور مخالف کا لشکر یہ ہاتھ دیکھکر دنگ تھا۔ جب نونندرائے بالکل ناامید ہوگیا اور اُسے یقین ہوگیا کہ اب ہرگز اور کسی حالت مین اگر ایک ایک سوار جنگ کریگا تو زندہ بچنا مشکل ہے لاؤ ایک پانچ سو سوارون کے دستہ کو حکم دون کہ وہ ملکر اسپر حملہ کرے حالانکہ یہ امر قانون جنگ کے بالکل خلاف تھا۔ ملک چھین جانے تھے ایک ایک سوار کبھی کبھی سو قتل کر ڈالتا تھا مگر قانون جنگ کی پابندی کرنی اپنے اوپر فرض خیال کرتے تھے۔ دھرم بھرشٹ ہو جائے وہ بدنما معلوم ہوتا تھا لیکن قانون جنگ کی پابندی توڑ ڈالنا ایسا بُرا تھا گویا اپنے معبود کی سخت بے ادبی کی یا اُسکو شکست کر ڈالا۔ نونندرائے نے اس سخت نامردی کو کام فرمایا کہ اُسنے اپنے ایک دستہ کو حکم دیا کہ سب ملکر اس جریدہ سوار کو گھیر لو یا اسے قتل کر ڈالو یا زندہ گرفتار کر لاؤ۔ یہ سنکر نوجوان سوارون نے گو پس و پیش کیا لیکن کچھ مہاراجہ کا حکم تھا کچھ وہ بھی ہمارے جریدہ سوار سے جلے ہوئے تھے اُنھون نے یکایک شہزادی پر حملہ کیا جب ہمارے مہاراجہ نے یہ کیفیت دیکھی اُنکو سخت غصہ آیا اور آخر مجبوراً اُنھین بھی فوج کو حکم دینا پڑا کہ بہت جلد شہزادی سمیس کی مدد کو پہونچین مگر نونندرائے نے ایک یہ چالاکی کی تھی کہ چارون طرف سے شہزادی سمیس کو گھیر رکھا تھا مدد کا پھرتی سے

شہزادی تک پہونچنا ایسا ہی مشکل تھا کہ جیسے جریدہ سوار کا فتح پا لینا۔

ناگاہ بڑھی فوج ہوا جنگ کا سامان
شہزادی پہ جب پڑنے لگا تیروں کا باران
اور گھٹنے لگی طاقت جسم مہ رخشان
تلوار علم کر کے کہا یا شہ مردان

اک برق جہان سوز چمکتی نظر آئی
جس صف پہ گری آگ بھڑکتی نظر آئی

نعروں سے بہادر کے دہلنے لگے ناری
سر بچ کے لڑنے کو نکلنے لگے ناری
اس شعلۂ جوالہ سے جلنے لگے ناری
ٹھہرے نہ قدم ہاتھوں کو ملنے لگے ناری

میدان میں تو اس برق مجسم نے جلایا
تن سرد ہوا جب تو جہنم نے جلایا

تنہا تھی مگر فوج ستمگار کو روکا
پیاری نے سپر پہ نہ کسی وار کو روکا
دو چار کو گھائل کیا دو چار کو روکا
روکا بھی تو تلوار پہ تلوار کو روکا

تیروں نے ستمگاروں کے دل توڑ دیے تھے
تلوار نے تلواروں کے منہ موڑ دیے تھے

ایک ایک زرہ پوش تہ دام اجل تھا
عاری تھے جنہیں حوصلۂ جنگ و جدل تھا
چار آئینہ والوں کے بھی حیرت کا محل تھا
تیروں میں نہ پیکان نہ کسی برچھی میں پھل تھا

کیونکر نہ عدو بھاگتے اس صف شکنی سے
حربوں کے بھی سر اڑ گئے تھے تیغ زنی سے

نیزہ کی تکانوں سے سنانوں کو گرایا
گھوڑوں سے نمودار جوانوں کو گرایا
تلوار سے پیاری نے کمانوں کو گرایا
شانوں سے مخالف کے نشانوں کو گرایا

یونان کی بس جنگ کے سب ڈھنگ کھائے
شہزادی کی تلوار نے کیا رنگ دکھائے

دو ٹکڑے کیا خود و نکو گردن پہ نہ ٹھہری
جوشن کو بھی جب کاٹ چکی تن پہ نہ ٹھہری
گردن سے بڑھی آگے تو جوشن پہ نہ ٹھہری
کیا تن کی حقیقت تھی کہ توسن پہ نہ ٹھہری

اسواروں کو جنبش نہ ہوئی خانۂ زین پر
اللہ رے صفائی کہ یہ ٹھہری تو زمین پر

اُٹھی جو چمکتی ہوئی وہ برق شرربار
جس غول پہ جا پڑتی تھی تولے ہوئے تلوار

اوچھی سی کمر پر جو لگادی تو ہوئی پار
بیدل پہ تو بیدل تھے سوار و نپہ تھے سوار

سوکھے ہوئے لب چاٹ کے دم لیتی تھی پیاری
دو چار صفین کاٹ کے دم لیتی تھی پیاری

گھوڑوں سے اُڑی گرد ہواروں میں اندھیرا
چلاتے تھے راجہ کہ پھر العل نہ میرا

میدان سے نہ پیاری نے مگر باگ کو پھیرا
یاں یوسف دلگیر کو تشویش نے گھیرا

اُٹھ اُٹھ کے کبھی دیکھتے تھے فوج ستم کو
کہتے تھے کہ کچھ نظر آتا نہیں ہم کو

اِدھر تو دس پانچ ہزار سواروں نے شہزادی سیمیس کو گھیر لیا اور اُدھر مہاراجہ پٹنہ نے بہ نفس نفیس شہزادی سیمیس کی حمایت پر نوسندرائے کی فوج پر چھاپہ مارا۔ ایسی سخت جنگ ہوئی کہ تو بہ ہی آناً فاناً میں جنگ کی آگ تمام باقی ماندہ راجپوتوں میں روشن ہو گئی بیشک ایسا سخت معرکہ اب تک کہیں دیکھنے میں نہ آیا تھا جانباز بہادر دم توڑ توڑ کر جنگ کر رہے تھے کہ کیفیت آرہی تھی اسی سخت جنگ میں ایک غل مچا کہ وہ عورت گرفتار ہو گئی جو مردانہ لباس میں بہت شد و مد سے جنگ کر رہی تھی۔ یہ سنتے ہی مہاراجہ کو حالت غشی طاری ہونے لگی اور یوسف کی تو عجیب کیفیت ہوئی گھوڑا گدا کر قلب میں جا گھسا اور نوسندرائے پر تلوار کا وار کیا نوسندرائے چونکہ خود جری اور دلیر آزمودہ کار سپاہی تھا مقابل میں آیا۔ جب اور لوگ راجہ کی مدد پر آنے لگے تو یوسف نے پکار کر کہا شایان جوانمردی یہی ہے کہ میں اور تو بھگت لیں نہ تو اپنی مدد کے لیے دوسرے کو بلا اور نہ میں بلاؤں نوسندرائے کو بھی اسوقت کچھ غیرت آگئی اُسنے اپنے مددگاروں کو روک دیا اور تن تنہا یوسف کے مقابل میں آیا۔ دونوں کی چھننے لگی تلواروں پر تلواریں اور گرز پر گرز نیزوں پر نیزے بجنے لگے نوسندرائے نے مضطرب یوسف کے چھکے چھڑوا دیے۔ نوسندرائے کی طاقت اور جنگ کے ہنر دیکھکر دنگ رہ گیا۔ یوسف کو یقین ہو چکا تھا کہ اب میں نہیں بچونگا مجھے کیا خبر تھی کہ نوسندرائے کی یہ

کیفیت ہوگی میں کبھی جنگ نہ کرتا۔ یوسف تھا چالاک دل میں یہ سوچنے لگا بہتر ہے مہاراجہ نوشدرا ے کو پا پیادہ جنگ کے لیے آمادہ کردوں یقیناً اس میں وہ حیل و حجت کریگا بس میرا داؤ دھوکے میں چل جائیگا۔

همه اسپش از تشنگی شد غمی
که مهاراج را گویم اندر نبرد
پیاده نگردد که عار آیدش
شوم بے گمان در دم اژدها
پیاده به آید که جوئیم جنگ
بدانست اندیشهٔ بدگمان
که آسوده گردد سر افشان کنند
که آبادیان برکند کار تنگ
چو راجه پیاده بدین کارزار
من از تخم شداد دارم نژاد
به زنلام گفت آن جهان شهریار
زپشته چنین لشکر آرائے نیست
وزان سو به یوسف بشد ترجمان
که با جنگ راجه ترا پائے نیست
بدان نامور ترجمان او بگفت
همین بر فرازم بخورشید سر
ولیکن ستودان مرا از گریز
اگر دیده اژدها بسپریم
ندانستم این در مردی ز چیست
به پیکار چون اندر آیم بجوئے
ز تخم مهاراج هم کس نبود

نه نیروے مرد اندر آمد کمی
بیا تا بکشتی پیاده شویم
زشاهی تن خویش خوار آیدش
بدو گفت راجه به تیغ و سنان
بکردار شیران بیازیم چنگ
بدل گفت کاین شیر بازو ز جنگ
بسے شیر دل را خروشان کند
بدو گفت زنلام کاے تاجور
چه باید بدین دشت چندین سوال
پیاده شوم پیش او رزم ساز
که اے مهربان پهلوان سوار
نباشد مرا ننگ رفتن بجنگ
که زوری گزین از بد بدگمان
بهنگام کردن ز دشمن گریز
که آواز مردان نشاید نهفت
بدین زد راین فر و دستبرد
به آید چو گیرم بکارے ستیز
گر آید مرا هوش بر دست او
برین نامور فرد ایزدیست
چنین گفت راجه هم اندر زمان
که هرگز پیاده نبرد آزمود

چو زو ننگ شد با روان اندیشه کرد
نگون در خوے آهار واده شویم
بدین چاره گر زو نیابم رها
کند هر کسی جنگ پیچد عنان
جهاندار خسرو هم اندر زمان
که دارد همین جنگ سست و بازو نهنگ
وگر من پیاده نگردم بجنگ
بدین کار تنگی نگردان گهر
اگر پاے برخاک باید نهاد
تو شاهی جهاندار گردن فراز
ترا خیر با رزم او پائے نیست
پیاده بسازیم جنگ پلنگ
جز از باز گشتن ترا روئے نیست
به از پا تن خویش کردن ستیز
چنان دان که با من ببستم کمر
ندیدم بآوردگاه دنیے گرد
هم از گردش چرخ برگندیم
نه دشمن زمن باز دارد نه دوست
پیاده اگر دست یابم بدوئے
که اے نامدار از نژاد مهان
ولیکن ترا گر چنین ست کام

ز کام تو ہمسر گرفتہ ہچم لگام
بہ ترلام داد آن گران مایہ اسپ
فرود آمد از اسپ جنگی نہنگ
چو یوسف بدید آن بروزد و رد جاہ
دل چارہ گر زین ببازد بہا

فرود آمد از پشت شبرنگ شاہ
بیامد بکردار آذر گشسپ
بہاموں چو پیلان بر آویختند
ہمان ایزدی فرّ و آن دستگاہ
چو آگاہ شد راجہ از راز او

ز سر بر بزد راجپوتی کلاہ
چو از دور دیدش پیادہ بجنگ
ہمین خاک باخون برآمیختند
ہمی جست چارہ کہ یابد رہا
وزان نابرآوردہ آواز او

تین گھنٹے کامل جنگ کے بعد دونوں نوجوان تھک گئے اِدھر یوسف کا دم چڑھ گیا اور اُدھر مہاراجہ نوشند رائے کا سانس پھول گیا نہ یوسف کا جنگ کرنے کو جی چاہتا تھا اور نہ مہاراجہ کی طبیعت اس طرف رجوع تھی دونوں دل سے چاہتے تھے کہ کسی طرح اسوقت جنگ ملتوی ہو جائے ہر نوجوان دلاور یہی چاہتا تھا کہ میری پریشانی لوزنکان کسی طرح سے مخالف پر ظاہر نہو۔ مگر بھلا یہ کیونکر ممکن ہو سکتا تھا۔ ناچار مہاراجہ نوشند رائے نے کہا اچھا آج جنگ ملتوی کرنی چاہیئے کل میں ہوں اور میدان ہی میری تلوار ہی اور تیرا سر ہے یوسف پہلے ہی دل سے چاہ رہا تھا کہ مہاراجہ اپنے منھ سے التوائے جنگ کی درخواست کریں۔ سُنتے ہی یہ کہنے لگا۔ میں اب بھی جنگ کرنے پر آمادہ ہوں لیکن جب تمھاری یہ مرضی ہی کہ آج باقی ماندہ دن اور شب ملتوی رہے تو بہت خوب میرے دل میں اب بھی وہی جوش جنگ موجود ہی میری تلوار خصم کا خون چاٹنے پر اُسی آمادگی پر مستعد ہی مگر نہیں یہ میرے قاعدہ کے خلاف ہی کہ میں خصم کی رعایت نہ کروں اچھا آج نوجوان بچا کر چلا جا کل تو ہے اور مرگ سے ہمکناری میں ہوں اور فتح و ظفر۔ مہاراجہ نے یہی موقع زندگی بچنے کا غنیمت سمجھا سیدھے اپنے لشکر کی طرف جو کوئی پانسو قدم پر منتظر تھا روانہ ہوئے اور اِدھر یوسف اپنے خیمہ گاہ کی جانب باگ پھرا کر چلا آیا۔

## چوبیسواں باب

### آخری جنگ اور اسکا نتیجہ

مہاراجہ صاحب والی پٹنہ پرشوق نگاہوں سے یوسف کی جنگ دیکھ رہا تھا صورت دیکھتے ہی نہال ہو گیا اپنی جگہ سے اُٹھکر یوسف کو گلے سے لگالیا اور کہا اے بہادر تو نے ایسی بہادری کی ہی کہ تمام ہندوستان کی تاریخ میں صدیوں تک تیرا نام روشن رہے گا۔

یوسف۔ شرمندہ ہو کر۔ کیا کہوں مہاراجہ صاحب بہادر ابھی تک حق نمک ادا نہیں ہوا خیر یہ میری

قسمت تھی کہ میں نے اپنی جان تک لڑادی لیکن نوشندرائے گرفتار ہوا نہ مارا گیا میں نے آج تک ایسا نوکا اور بہادر سپاہی نہیں دیکھا۔ اگر وہ التوائی جنگ کی درخواست نکرتا تو محض ناممکن تھا کہ میں زندہ بچکر یہاں تک آتا۔ جان بچنے کی تو خوشی ہے لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بڑا رنج ہے کہ میری پیاری شہزادی گرفتار بلا ہو گئی ہے۔ دیکھیے وہ کیونکر بچتی ہے یہ کہکر یوسف زار زار رونے لگا۔

**مہاراجہ** - تم ناحق روتے ہو عمرو عیار کی طرف دیکھو یہ تمھاری مشکل آسان کر دیگا۔

**یوسف** - ہاں یہ تو میرا سرپرست ہے لیکن میں نے سنا ہے کہ شہزادی سمیس ایک ایسے خیمہ میں مقید ہے کہ جسکو کئی ہزار جنگی سواروں نے گھیر رکھا ہے اور مہاراجہ نے حکم دیدیا ہے کہ اگر کوئی پرندہ بھی اگر میٹھے یا اس طرف آڑکر آوے تو اسکو تیر مار دو۔ اب یہ حضور خیال فرماویں کہ عمرو عیار یہاں کیا کارروائی کر سکتے ہیں۔

مہاراجہ نے یوسف کی یہ مایوسانہ گفتگو گوشگذار کرکے میری طرف دیکھا اور کہا عمرو عیار تم نے سنا یہ کیا کہہ رہا ہے میں حضور یوسف کو جس قدر رنج ہو وہ ایسا نہیں ہے کہ اس سے طبیعت پر مایوسی نہ چھا جائے میں حضور کے آگے اس امر کے یقین دلانے میں کوشش کرتا ہوں کہ جتنی عیاریاں ہیں سب میرے بائیں ہاتھ کے داؤں ہیں میں اگر صبح ہوتے ہوتے شہزادی سمیس کو قیدخانہ سے نہ لے آؤں تو میرا نام بدل دینا۔ میری اس تقریر نے نہ صرف مہاراجہ کو مطمئن کیا بلکہ یوسف بھی بہت خوش ہوا اٹھکر مجھے لپٹ گیا اور کہا بھائی عمرو عیار یہ تمھارا ہی صدقہ ہے کہ میں زندہ ہوں یقیناً تم میرے باعث عیش اور سبب آسائش کو قید سے رہائی دلوا دوگے شام ہو گئی تھی ہم دونوں مہاراجہ صاحب بہادر کے دربار سے رخصت ہوے اور اپنے ڈیرہ میں آ گئے۔

شہزادی سمیس کے قید ہونے کی جب پیاری مریم نے کیفیت سنی وہ مدہوش سی ہو گئی اور اسکی ایسی بری نوبت ہوئی کہ جان کے لینے کے دینے پڑ گئے بڑی دقت سے مریم ہوش میں آئی ٹھیک بارہ بجے میں بغیر یوسف کو خبر کیے باہر نکل آیا پہلے میں نے مہاراجہ نوشندرائے کے مصاحب کی صورت بنائی چونکہ میں کپڑوں کے طرز و صورت کو دیکھ آیا تھا اس لیے مجھے ساری کیفیت معلوم تھی۔ میں خوب جانتا تھا کہ مہاراجہ اس وقت کئی سو قدم پر ہیں اور فلاں ڈیرہ میں شہزادی سمیس قید ہے۔ یہ بھی مجھے معلوم تھا کہ اس خیمہ کے گرد پانچ ہزار سوار ننگی تلواریں لیے ہوے کھڑے ہیں پہلے برہنہ پا اسی خیمہ کی طرف روانہ ہوا جب قریب پہونچا تو چند سواروں نے آواز دی تو کون ہے میں نے مہاراجہ نوشندرائے کے مصاحب کا نام رتلام بتا دیا وہ فوراً گھوڑوں پر سے اتر کر آ کھڑے ہوے اور مجھ سے مخوف ہو کر آنے کا سبب دریافت کیا۔

مہاراجہ پٹنہ کے دربار مین یوسف مضطرب کھڑا ہوا ہی اور عمرو عیار اُسے اطمینان دیرہا ہی



مین - مجھے مہاراجہ صاحب بہادر نے بھیجا ہے تاکہ مین تمھین آگاہ کرون کہ مہاراجہ صاحب تن تنہا تشریف لائین گے اُنکا شہزادی سیمیس کے پاس آنا پرائیوٹ اور نہایت پوشیدگی سے ہوگا کوئی شخص نہ آتے وقت اور نہ جاتے وقت اُنھین ٹوکے - یہ حکم پانچ ہزار سوارون کے پاس آناً فاناً مین دوڑ گیا -

راجپوت سوار - کیا مہاراجہ نونندرائے کی نگہ اس نوجوان بہادر عورت کی طرف ہے

مین - خاموش خاموش یہ بات زبان سے نہ نکالو؟ دیوار و در ہم گوش دارد؟ ہان اس امر سے مین تمھین آگاہ کرنا چاہتا ہون کہ مہاراجہ اسپر جان و دل سے فریفتہ ہین اور وہ اسے اپنے محل مین رکھنا اور رانی بنانا چاہتے ہین اُنھون نے اپنا خاص ڈیرہ اسکے لیے خوب سجایا ہی اب وہ خود اسے لینے آئین گے - یہ سنکر تمام راجپوتون کے سپوت بہت خوش ہوے - اور مہاراجہ کی آمد آمد کی خبر صرف اس غرض سے تمام پہرہ والے سپاہیون مین مشتہر کردی -

مین یہ کہکر چلا آیا گھنٹہ بھر تک ایک پتھر کے نیچے چھپا ہوا بیٹھا رہا بعد ازان وقت ٹالکر مین نے نونندرائے کے سے کپڑے پہنے اور خدا کو یاد کرتا ہوا سیدھا شہزادی سیمیس کے خیمہ کی طرف روانہ ہوا - ناظرین فسانہ یہ ضرور دریافت کرینگے کہ اسوقت میرے دل کا کیا حال تھا اور کس قدر تذبذب مین تھا مگر نہین مجھے کامل اطمینان تھا اور مین جانتا تھا کہ مین راجپوتون کو کامل طور سے دھوکا دے چکا ہون کوئی شخص میری عیاری کو نہین پہچان سکتا - مین سیدھا ڈیرہ تک آہستہ آہستہ قدمون مین چلا گیا لیکن کسی نے بھی نہ شبہ ظاہر کیا نہ میرے پاس آنے کی جرأت کی - جب مین ڈیرہ مین گیا تو مین نے ایک بڑے تخت سے شہزادی سیمیس کو مشکین کسی ہوئین ملاحظہ کیا - یہ نہایت کرب کی حالت مین تھی لیکن ساتھ ہی اسکے وہ اُف نکرتی تھی اور اپنی قسمت پر شاکر تھی اُسکی آنکھون پر مُردنی چھائی ہوئی تھی اور اُسے یقین ہو چکا تھا کہ اب مین پیارے یوسف کی صورت نہ دیکھون گی - جون ہی اسکی خونی نگاہین مجھپر پڑین وہ دھک ہو گئی اور اس تند اور گہرے استعجاب کے ساتھ قدرے اطمینان بخش خوشی بھی اُسپر چھا گئی تھی وہ خوشی کہ جس مین رہائی کی تہ شامل تھی اسقدر تعجب و حیرت ہوئی کہ وہ میری طرف تکتی کی تکتی رہ گئی مگر زبان سے کچھ نہ کہا - مین قریب جا بیٹھا اور مین نے نہایت آہستہ مگر ممکن السمع آواز مین یہ کہا دیکھنا ایک حرف بھی زبان سے نہ نکالنا نہ مجھ سے کوئی سوال کرنا مین تمھین رہائی دلوانے کے لیے آیا ہون پھر مین نے بہت پھرتی سے شہزادی سیمیس کے تمام بند بند کھولے - اُسوقت شہزادی کا تمام جسم شل ہو گیا تھا اور ایسی بُری کیفیت ہو گئی تھی کہ کھڑے ہونے سے

عمرو عیار شہزادی آمیس کے بند حسن تنہا خیمہ مین کھول رہا ہے



پیر لڑکھڑائے جاتے تھے صرف خوشی رہائی کی ایسی تھی کہ جسنے شہزادی سمیس کو قوی بنا دیا تھا خوشی کیا
تھی گویا اُسکے لیے عصا بن گئی تھی۔ آہستگی مین مین نے پھر شہزادی سے یہ کہا کہ جو شخص کچھ کہے یا پیچھے آوے
تم گردن ڈالے ہوے میرے ساتھ چلی آنا ہرگز کوئی بات زبان سے نہ کہنا مین شہزادی کا ہاتھ پکڑ کر باہر لایا
کسی نے بھی چون نہ کی نہ آنکھ بھر کر دیکھا کہ یہ کون ہے اور کس کو لے جاتا ہے۔ انھین یقین ہو چکا تھا کہ ہمارے
مہاراجہ نوشندرائے مین اور وہ اپنے خیمہ مین شہزادی سمیس کو تن تنہا لیے جاتے ہین۔ ہان یہ تحریر کرنا بھول
گیا کہ مین نے پہلے ہی سے دو گھوڑے نہایت چنے ہوے اور قوی تیار کر رکھے تھے جو ڈیرہ سے کوئی نصف
میل کے فاصلہ پر کھڑے کر دیے تھے جب ہم دونون تمام سوارون مین سے نکل آئے تو آخر مین صرف
دو تین آدمی ہمارے ساتھ کچھ قدم آئے تھے اُنکی غرض یہ تھی کہ ہم سے دریافت کرین کہ آیا ہم مہاراجہ کی اردلی
مین چلین مین نے اُنگلی کے اشارہ سے منع کر دیا کہ کچھ ضرورت نہین ہے جب ہم بچکر گھوڑون تک آگئے
اور اُنپر پھُرتی سے سوار ہو کر دس پانچ قدم آگے بڑھے مین نے للکار کر کہا اے غافل اور بہرہ والے سوارون
عمرو عیار شہزادی سمیس کو رہائی دلوا کر لیے جاتا ہے۔ میرا یہ کہنا تھا کہ ایک تخلخل عظیم پانچ ہزار لشکر مین
برپا ہو گیا بجائے اسکے کہ وہ ہیر تعاقب کرتے کچھ ایسے سکتہ مین آئے کہ کسی نے ہون تک بھی نہین کی
جب ہم بہت دور نکل آئے پھر کہین ہم نے سنا کہ سوارون مین کچھ گڑبڑ مچ رہی ہے مگر وہ گڑبڑ بے نتیجہ تھی
مین سیدھا شہزادی سمیس کو لیکر مہاراجہ پٹنہ کے دربار مین حاضر ہوا مہاراجہ کو دم بدم کی خبرین
پہونچ رہی تھین کہ عمرو عیار فلان فلان کارسازی کر رہا ہے۔ شہزادی سمیس کی صورت دیکھتے ہی مہاراجہ
کو اس قدر تعجب ہوا کہ مہاراجہ بھی بڑی دیر تک بے حس و حرکت ہو گئے مگر تھوڑی دیر کے بعد اُنھون نے
مجھ سے رہائی کا سبب دریافت کیا مین نے جو کچھ کیفیت تھی سب بیان کر دی مہاراجہ نے ہم دونون
کو خلعت دیکر رخصت کر دیا۔ ہم دونون اپنے خیمہ مین آئے۔ یوسف پڑا ہوا رو رہا تھا جون ہی اُسنے
اپنے سرہانے پیاری شہزادی سمیس کو دیکھا اُٹھکر لپٹ گیا بار بار میرے گرد پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ اے عمرو عیار
اگر مین تجھپر اپنی جان بھی نثار کر دون تو کچھ دور نہین ہے تو نے کام ایسا کیا ہے کہ اگر تجھے ہفت اقلیم
کی سلطنت بخشدی جائے تو وہ کم ہے۔ ہم یہ باتین ہی کر رہے تھے اور اُس وقت شب کے دو بجے
ہونگے کہ یکایک قرنا کی ہولناک اور جگر شق کرنے والی صدائین آئین ہم سب خیمہ مین گھبرا گئے
یوسف اور شہزادی سمیس نے ہتھیار سنبھالے اور منع کرتے کرتے خیمہ کے باہر نکلکر گھوڑے پر سوار ہوے

اور سید ھے مہاراجہ پٹنہ کے ڈیرہ کی طرف روانہ ہوئے - مین یہ سمجھا کہ اگر دشمن اس خیمہ پر آپڑے تو
جان بچنی مشکل ہے اور مفت مین کتے کی موت مارے جائین گے - مین بھی پا پیادہ پیاری مریم
کو لیکر باہر نکلا مین بیان نہین کر سکتا کہ فوجون کے دل بادل ایسے چھائے ہوئے تھے کہ یہ نہ معلوم
ہوتا تھا کہ ہماری فوج کہان ہے اور مخالف کون سے ہین - جدھر جاتا ہون فوج کے غول کے غول معلوم
ہوتے ہین - سخت پریشانی کی حالت مین مین ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا پیاری مریم میرے ساتھ تھی - نوندرائے
نے اپنی پوری قوت سے حملہ کیا تھا اور اُسکے وزرا نے قسم کھائی تھی کہ ہم زندہ بغیر فتح کیے واپس
نہین پھرنے کے - ایسی سخت جنگ ہوئی کہ لاکھون کے صفائے ہو گئے - نہ یہ معلوم تھا کہ مہاراجہ پٹنہ
کدھر ہین نہ یہ خبر تھی کہ پیاری شہزادی اور یوسف کہان ہین - صبح تک تلوار چلتی رہی اسقدر خون
بہا کہ گھوڑون کے گھٹنون تک خون بہنے لگا - جب تک کہ آفتاب خوب تیز تیز کرنون سے سامنے کے
اُفق پر نہ چمکا ہرگز جنگ بند نہ ہوئی - مین سخت متردد تھا کہ دیکھیے یوسف کی کیا کیفیت ہے اور
شہزادی سمیس کہان گئی بعد ازان مین نے اپنے لشکر کے سپاہیون کو نوندرائے کی فوج کا تعاقب
کرتا ہوا دیکھا - ایک سپاہی جو گھبرایا ہوا میرے پاس آیا مجھے اس سے معلوم ہوا کہ مہاراجہ
نوندرائے مارا گیا اور اُسکے سارے سردار قتل ہو گئے - مین نے نہایت پریشانی کی حالت مین
اُس سے دریافت کیا کہ یوسف اور شہزادی سمیس کو بھی دیکھا ہے -

سپاہی - مین مہاراجہ کے حکم سے آپ کی اور اُنکی تلاش مین آیا ہون - آپ مہاراجہ صاحب بہادر
کے دربار مین حاضر ہون مین یوسف اور شہزادی کو تلاش کر کے لاتا ہون - مین سیدھا مریم کو
لیکر دربار مین آیا یہان مین نے ایک ایسا خوفناک نظارہ دیکھا کہ مجھے تمام عمر یاد رہیگا - اور جب تک
مین زندہ ہون ہرگز نہین بھولونگا - ناظرین فسانہ یہ بھی سنکر سخت افسوس کرینگے کہ مین نے یوسف
اور پیاری شہزادی کو بے دم مہاراجہ پٹنہ کے آگے نوندرائے کی نعش کے ساتھ پڑا ہوا دیکھا - مین
یہ خوفناک نظارہ دیکھ کر کلیجہ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ گیا - میرے پیرون کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی اور تمام
جہان آنکھون مین تاریک ہو گیا تھا - پیاری مریم کی ماتمی حالت بیان کرکے مین اپنے ناظرین کا وقت
نہ لونگا صرف اسی قدر لکھنا کافی ہے کہ اسکا ماتم جگری اور دلی ماتم تھا جسنے اُسپر اپنا بہت اثر کیا کہ
پندرہ بیس دن کے لیے کامل حواس خمسہ نے اُس سے مفارقت کی مین نے نعش پر ایک نظر کرکے کہا کیون

اے پیارے یوسف مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ تم تن تنہا عالم ارواح کو سدھاروگے اور مجھے ساتھ نہ لوگے

یہ کہکے گرا نعش پہ پھر با دل مضطر — پیشانی کو بوسہ دیا منھ رکھدیا منھ پہ
زانو پہ رکھا فرش سے سر اسکا اٹھا کر — رو رو کے کہا کھولو تو آنکھوں کو برادر

ملنے کے لیے ہاتھوں کو پھیلائے ہیں یوسف
تم دیکھو تو کس حال سے ہم آئے ہیں یوسف

سر پیٹ کے چلانے لگا یہ مرے سوار — ہے ہے مرے پیارے مرے بھائی مرے غمخوار
اب جوش ہے رقت کا غم ہے جگر افگار — مولا سے یہ کر عرض کہ اے کل کے مددگار

میں بھی ترے ہمراہ چلوں اے مرے بھائی
مجکو تو گوارا نہیں اب تیری جدائی

مہاراجہ صاحب بہادر اور انکے مصاحبین نے مجھے سمجھایا اور کہا اس گریہ وزاری کا آخری نتیجہ اچھا نہیں بس صبر کرو اور پرمیشر تمھیں صبر عطا فرماوے - ناچار میں لاش پرسے یہ پڑھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

پتلی کی طرح نظر سے منظور ہے تو — آنکھیں جسے ڈھونڈھتی ہیں وہ نور ہے تو
ہے قرب رگ جان سے اسپر یہ بعد — اللہ اللہ کس قدر دور ہے تو

مہاراجہ صاحب بہادر کی چیلیاں اس قدر ماتم کر رہی تھیں یقیناً وہ مہاراجہ کی لاش پر اگر ماتم کرتیں تو اتنا نہ کرتیں -

اک کہتی تھی صدقے ترے اے گیسوؤں والے — اک کہتی تھی قربان ترے اے ناز کے پالے
جینے کے جوانی میں تمھیں پڑ گئے لالے — ٹھہرو کہ بندھی چھاتی سے برچھی تو نکالے

ہے ہے یہ قبا خون میں سب بھر گئی یوسف
مارے گئے کیا ظلم کہ قضا مر گئی یوسف

مہاراجہ گو مجھے سنبھال رہے تھے لیکن انکی کیفیت بھی متغیر ہوتی چلی تھی ضبط کرتے کرتے ڈاڑھیں مار مار کر رونے لگے اور یوسف کی بہادری اس زور شور سے بیان کی کہ تمام جانبازوں کے کلیجے ہل ہل گئے مہارانی یوسف کو مخاطب بنا کر یہ کہہ رہے تھے - جیتابی میں یہ خبر نہ رہی تھی کہ کس سے میں

مخاطب بنا ہوا ہوں آیا یہ زندہ ہے یا مردہ ہے۔

یہ صف ہوئی پامال تو اُس صف میں در آیا
طاؤس خیال اس سے نہ سرعت میں بر آیا
یا نسے جو گیا وان تو ادھر سے اُدھر آیا
نظروں سے چھپا گاہ تو گاہے نظر آیا
اُڑنے میں جھنک گُل کی تن صاف سے آئی
ہر غول میں غل تھا کہ پری قاف سے آئی

کیا عزم تھا اللہ رے جری واہ ری ہمت
لڑنے میں نظر آئی جدھر تیروں کی کثرت
پہونچا وہیں تو شیر نیستان شجاعت
تلوار میں تھی برق جہان سوز کی خصلت
اعدا کو سنبھلنے کی بھی فرصت نہ ذرا دی
معلوم ہوا آگ نیستان میں لگا دی

اس صف سے کمانداروں پہ آیا جو پلٹ کر
چلّوں کو جفا کیش لگے کھینچنے ہٹ کر
یوسف نے کیا وار جو گھوڑے کو ڈپٹ کر
تیروں کی طرح تیر قلم بن گئے کٹ کر
کچھ ہو نہ سکا جنگ میں ناوک فگنوں سے
تیغوں سے کمانیں تھیں جدا ہاتھوں تنوں سے

ہر سو صفت برق اُچھل جاتی تھی تلوار
گہ سر پہ کبھی زیر بغل جاتی تھی تلوار
جل جاتا تھا جس غول پہ چل جاتی تھی تلوار
ہر صف کو قلم کر کے نکل جاتی تھی تلوار
دل فوج کا جلتے ہوئے صحرا سے نہ کم تھا
میدان ستم آگ کے دریا سے نہ کم تھا

اس تیغ سے جو چار ہوا تھا وہ دوپارہ
اور بچ گیا جو عمر ملی اُسکو دوبارہ
غل تھا کہ سوا بھاگنے کے اب نہیں چارہ
صحرا میں چلو چھوڑ کے بہتر ہے کنارہ
عالم کے ڈبو دینے کا سامان کیا ہے
آب دم شمشیر نے طوفان کیا ہے

اکثر جو صف جنگ میں بڑھ بڑھ کے لڑے تھے
جانوں کو چھپائے ہوئے وہ دور کھڑے تھے
رُعب اُنپہ وہ چھایا تھا بہادر جو بڑے تھے
زندہ تھے مگر خوف سے مردوں میں پڑے تھے

بازار سلاح حربی رن کی زمین تھی
نیزہ کہین خنجر کہین تلوار کہین تھی

دہشت سے نگون تھے علم لشکر بے پیر
مُنھ موڑ کے عاری ہوئی الہ آباد کی شمشیر
تھا ہاتھ مین نیزون کے بھی رعشہ صفت تیر
گوشون مین کہین نیزہ تھے ترکش مین کہین تیر

تیغین کہین ہنگام زدوکشت نہان تھین
ڈھالین بھی سوارون کے پشت نہان تھین

پہونچی جو چمک کر کسی ظالم کی سپر تک
اللہ رے صفائی نہ ہوئی اُسکو خبر تک
بجلی سی سپر تک وہ گئی کاسہ سر تک
یہ سر سے گئی سینے پہ سینے سے کمر تک

کاٹی کمر اس طرح سے دو کر کے زرہ کو
جس طرح کوئی کھولدے ناخن سے گرہ کو

یہ کہتے کہتے مہاراجہ گر پڑے اور ہرلی کا وہ غم جس سے کمر جھک گئی تھی بھول گئے تھے۔ کہان تک مین ناظرین کو اپنے ماتم مین شریک کرون صرف اتنا ہی کہنا کافی ہو کہ دونون کو تابوت مین رکھکر مین نے ایک سایہ دار درخت اور سرو تازہ خنک مقام پر دفن کر دیا۔ مین مہاراجہ کے ساتھ اب ہر وقت رہنے لگا۔ مہاراجہ نے مجھے نائب دیوان ریاست مقرر کر دیا۔ الہ آباد بآسانی فتح ہو گیا۔ صرف دار الخلافہ مین خفیف سا مقابلہ ہوا بعد ازان بہت امن سے الہ آباد پر مہاراجہ پٹنہ کا قبضہ ہو گیا۔ مہاراجہ صاحب بہادر نے یہان رہ کر پھر اپنے کو درست کرنا اور اپنی فوج کو آراستہ کرنا شروع کیا۔ آخر کہانتک رفتہ رفتہ مجھے صبر آگیا تھا۔ مگر میری پیاری مریم کے دل پر کچھ ایسا چرکا بیٹھا تھا کہ وہ دن بدن مضمحل ہوتی چلی گئی ہر چند مین نے علاج کیا اور بہت خبر گیری کی لیکن مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی آخر ایک دن اسنے ہمیشہ کے لیے مجھ سے مفارقت کی حیف صد حیف کہ ایک ایک کر کے تینون ساتھی رخصت ہو گئے ہندوستان کا آنا اور یہان کا ملازم ہونا میرے لیے نحوست ہو گیا۔ وہ ساتھی کہ جو مدتون سے تکلیف مین راحت مین ایک حالت مین ساتھ رہے اور پھر کس طرح سے مفارقت ہوئی۔ ایک دن نہایت مایوسی کی حالت مین جب میری پیاری مریم مریض تھی مین نے خودکشی کرنی چاہی مین خنجر مارنا ہی چاہتا تھا کہ ایک نامعلوم ہاتھ نے میرے پہونچے کو پکڑ کر نہایت مسکراتی ہوئی اور لہراتی ہوئی صدا مین یہ کہا عمرو عیار ابھی تجھ

بہت کچھ کرنا ہے۔ کیا تو صاحب قران کو بھول گیا جنکی ہمراہی مین تجھے ابھی بہت کچھ مردانگی کے جوہر دکھانے پڑین گے۔ ناظرین فسانہ کو یاد ہوگا کہ یہ آواز اُسی خاتون کی تھی کہ جس نے مجھے جنایا تھا اور جب مین اپنے سرپرست فغفور ششتری کے پاس رہتا تھا اُسنے مجھے لیجا لیجا کر تمام عیاری کے ہنر سکھائے تھے اور پھر اُسی خاتون نے مجھے بشارت دی تھی کہ تو صاحبقران کی طرف سے کفاران عرب یونان وغیرہ سے مقابلہ کریگا۔ اور یہ خوفناک پیشین گوئی بھی اُسی خاتون نے کی تھی کہ تو چوبیس برس تک مختلف مصائب و سختیون کا شکار بنے گا پھر کہین تجھے اصلی خرمی حاصل ہوگی اور بعدازان تیسری تمام عمر نہایت شادمانی سے بسر ہوگی۔ اسکی آواز اس بلا کی تاثیر بخش تھی کہ جسنے مجھے خودکشی ہی سے باز نہین رکھا بلکہ اپنی بہتری کے آیندہ واقعات کا مین بہت زور شور سے رستہ دیکھنے لگا اور مجھے بیوفا دہر سے بہتری اور وفا خیر الفت کی نئے سرے سے امیدین بندھنے لگین بایں ہمہ میرا ناظر فسانہ خود اندازہ کر سکتا ہے کہ مریم پیارے یوسف مظلوم و مقتولہ شہزادی سمیس کو مین کیونکر بھلا دیتا خیر یوسف اور شہزادی سمیس کا خیال تو آتا ہی تھا لیکن پیاری مریم کا جگر خراش صدمہ مجھے ادھوا کیے دیتا تھا اُٹھتے بیٹھے جیسے کسی مریض کو درد گردہ اُٹھتا ہے اور وہ لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے یہی میری کیفیت تھی کہ خاصہ بیٹھا ہوا باتین کر رہا ہون جہان خیال آیا اور کلیجہ پکڑ کر زمین سے لگ گیا مین کہتا تھا خدایا تو اپنے کسی اور بندہ کو یہ صدمہ نہ دیجیو کچھ دن تک میری زندگی سخت حد جہ کی بے چینی مین گذری ہر لحمہ موت کی آرزو ہوتی تھی اور مین مرگ کے نہ آنے سے مایوس ہو جاتا تھا مہینون بلکہ برسون اُسکی پھری ہوئی آنکھین اور مردنی چھائی ہوئی رنگت زور سے سانس لینا۔ آخری دم کی فنا کر دینے والی ہچکیاں کبھی گھبرا کر آنکھون کا کھول دینا اور سخت جانکندنی کی حالت مین مجھے تکنے لگنا پھر ضعف سے آنکھین بند کر لینا اور اپنے مردنی چھائے ہوئے ہاتھون سے رخصتی سلام کرنے کی کوشش کرنا مگر انتہا درجہ کی کمزوری سے اس کوشش مین ناکام رہنا۔ کبھی کسی نامعلوم خیال سے افسردہ اور حرمانی کے بھرے ہوئے سانس لینے لگنا کبھی سکرات الموت کی ناقابل برداشت سختی سے موت کی خواہان ہونا۔ یہ ساری باتین ایسی تھین کہ جو خود بخود ایک کربدیی پیدا کر رہی تھین۔ وہ کربدی کہ جو نہ صرف تکلیف دہ تھی بلکہ جسنے موت کا مزا چکھا دیا تھا مجھے اُسکی مرتی ہوئی حالت بخوبی یاد ہے مرنے سے دو تین ساعت پہلے اسنے یکایک آنکھ کھول دی۔ آنکھ کھولتے ہی اُسکی پیشانی پر پسینہ کے قطرے نمودار ہو گئے اُس سے مین نے اُسکے حد سے گذرے ہوئے ضعف کا اندازہ کر لیا ہر چند وہ چاہتی تھی کہ

مجھسے کچھ کہے اور اپنی رخصت ہوتی ہوئی روح پر بہت زور ڈال
مگر اُسکی یہ قیمتی اور جان توڑ کوششین سب خیرباد ہو گئین۔ مگر الحمدللہ کہ دو
اُسنے نہایت ہی آہستہ اور دبی مگر ممکن السمع آواز مین یہ کہا۔ پیارے عمرو عیار۔
کہ مین ہمیشہ کے لیے تمسے رخصت ہون یقیناً تم میری عارضی مفارقت پر ایسا رنج نہ کرو۔
جان تہلکہ مین ڈالدے اور پھر تمھین آلام و مصائب کا سامنا کرنا پڑے۔ لو مین جاتی ہون ذرا میرے
گلے سے لگ جاؤ۔ اُسکے کہتے ہی مین نے بغلگیر ہونا چاہا کہ اُسکی حالت اور بھی بگڑ گئی اور اُسکا دم اُکھڑنے
لگا۔ دم کا اُکھڑنا تھا کہ فوراً علیحدہ ہو گیا اور پھر مین نے اس امید سے کہ یہ مر گئی اسکی صورت کی طرف
دیکھا ہنوز اُسکا دم نہین نکلا تھا اور وہ سخت کرب مین مبتلا تھی اُسی کرب کی حالت مین اُسنے آسمان
کی طرف دونون ہاتھ اُٹھا دیے اور پھر اُسکے ہونٹ پھڑپھڑانے لگے گویا اسے کوئی لینے آیا ہے اور وہ اس سے
باتین کر رہی ہے۔ اس بات کو شاید نصف گھڑی گذری ہوگی کہ وہ سیدھی بہشت مین داخل ہوئی۔

| گر پیر بود سالہ بمیرد عجبے نیست | این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد |
|---|---|

جون ہی اُسکی نبض پر مین نے ہاتھ رکھا اور مجھے نبض نہ معلوم ہوئی بس پھر مین اپنی کیفیت کیا
بیان کرون میرا گھر تباہ ہو گیا۔ میرے وہ رفیق کہ جنھون نے میرے برن بدلنے پر بھی میرا خیال اور ساتھ
نہ چھوڑا وہ یون میرے سامنے خاک و خون مین لوٹین۔ ایسی حالت مین زندہ رہ کر مین نے اپنے کو بدنصیب
خیال کیا اور نیز یہ بات خلاف یگانگت و اتحاد گنی کہ مین دنیا مین ہوا آفتاب اور ہوا سے فائدے اُٹھاؤن اور
وہ ایک تنگ و تاریک گوشہ مین خواری اور سخت مایوسی کی حالت مین عاجزی کے ہمکنار ہو کر آرام کرین۔

## ۲۵ پچیسوان باب

### میری آیندہ قسمت

مجھے ہی مریم یوسف شہزادی ہمیس کا صدمہ نہ ہوا تھا بلکہ تمام لشکر مع مہاراجہ صاحب بہادر دنگ تھا
ہر شخص کی زبان پر یہی افسوس تھا کہ ان تینون نے ابھی دنیا کا دیکھا کیا تھا جو یون شتابانہ عالم ارواح
کو پہونچے۔ ہرلی کے صدمہ سے بھی لشکر مٹیہ دھورا ہو گیا تھا اور سب کی آنکھون مین اسکی تصویر پھرتی تھی
مگر ہرلی کا غم یوسف وغیرہ نے کچھ دن کے لیے دلون سے بالکل نسیاً منسیاً کر دیا تھا۔ ایکدن مہاراجہ
صاحب نے مجھے بلایا اور کہا عمرو عیار جو کچھ گذرنا تھا گذر گیا اب مین اگر پیارے ہرلی کے لیے اپنے کو ہلاک بھی

م یوسف اور مریم شہزادی سیمیس کے غم مین تباہ ہو جاؤ گے -
رہے کہ ہم تم اور جس قدر لوگ اس دربار مین موجود ہین سب ایکدن بر قع
مر علیے نہین گے اور ٹھیک اسی راہ پر قدمزن ہونگے جس راہ پر یہ مقتول راہی ہوئے
... رفتگی پیچھے کے لیے اپنی مستعار زندگی کے چند روز ایسے ناگفتہ بہ اور خراب حالت مین
... کرنا نہایت نازیبا اور برا ہی تم تو یونان کے ہو کیا تم نے حکیم اپی کیورس کے لیکچرون کو نہین پڑھا
جو اسنے اپنے ایک باغ مین جو ایتھنس مین واقع تھا دیے تھے کہ موت ایک اعلی ترنیکی ہی - اور اس حکیم کا
وہ آخری خط جو اسنے اپنے ایک دوست کے نام لکھا ہی مین نے اپنا جانشین ہرمرچس کو مقرر کیا ہے
کیونکہ وہ موت کی آرزو پر شوق طبیعت مین کریگا اور ہمہ تن گوش ہو کر موت کے قدمونکی آہٹ کو گوشگذار کریگا
اور اسے سکرات الموت کی ناقابل برداشت سختیان - جان کندنیون کی بڑھتی ہوئی اور خوفناک ہچکیون
کی فوج کے نحیف اور زار جان پر حملے جگری شادمانی بڑھانے والے اور روح مین جان ڈالنے والے ہونگے
یہ حکیم اپی کیورس کی چٹھی کا خلاصہ ہی جو مین نے تمھین سنایا ہی جب یہ بات ہی پھر ہمین بھی جلدی سے
موت کے خیر مقدم کرنے کے لیے مستعد ہو جانا چاہیے - اور جب تک ہماری زندگی اس ناپائدار عالم
مین باقی ہے جہانتک ممکن ہو خود بھی آرام سے گذارین اور اپنے دوستون اور متعلقین کو بھی آرام
سے رکھین - اور بس - کیا تم نہین جانتے - شعر

کسی کی مرگ پر اے دل نہ کیجیے چشم تر ہرگز
بہت سا روئیے انپر جو اس جینے پہ مرتے ہین

مہاراجہ کی اس تقریر نے مجھپر وہی اثر کیا کہ جیسے پانی آگ پر کرتا ہے - وہ غم کے بھڑکتے ہوے
شعلے سب خبر باد ہو گئے جنکی امید بجھنے کی نہین تھی - مین جانتا تھا کہ یہ غم میرے دل سے کبھی زائل
نہین ہوگا مگر تقریر کیا تھی گویا ایک افسون تھا کہ جسنے تمام گذشتہ خیالات کو دل سے دھو دیا - مجھے
خاموش دیکھکر مہاراجہ نے پھر یہ فرمایا - مجھے معلوم ہوتا ہی کہ میری تقریر نے تمپر کچھ اثر کیا ہی اور اب
تم جس حالت مین اپنی زندگی گذار رہے ہو اسکو حیات انسانی کے لیے قہر سمجھو گے -

مین - خاموشانہ ہیئت مین - حضور کی پُر اثر تقریر مین نے دل سے سنی بیشک جو کچھ حضور نے
فرمایا وہ عین ثواب ہے - آیندہ مین اُسی سلک پر چلونگا اور عمل کرونگا -

مہاراجہ - ہم نے تمھارے لیے ایک تجویز کی ہے جو تمھاری قیمتی خدمات کا پورا پورا صلہ دیگی تمھین معلوم

ہو گا کہ دنیا مین انسان پیدا ہو کر کیا کرتا ہے اور اُسکی زندگی عیش مین کیونکر بسر ہوتی ہے۔ مہاراجہ کی ان امید فرا باتون نے مجھ مین نئی جان اور بھی زیادہ کر دی اور اب مین منھ کھول کر اُس تجویز کے سننے کا مشتاق ہوا جو مہاراجہ نے میرے لیے کی تھی۔

مہاراجہ۔ وہ تجویز فقط یہ ہی کہ مین تمھین الہ آباد کا گورنر مقرر کرتا ہون۔ مجھے تمپر بھروسہ ہی اور مین امید کرتا ہون کہ تمھاری سرپرستی مین الہ آباد ایک سرسبز اور بارآور صوبہ ہماری سلطنت کا ہو جائیگا اگرچہ قاعدہ ہماری سلطنت مین نہین ہی کہ سوائے بھائی بیٹون کے اور کوئی دوسرا شخص جو نہ صرف قوم مین غیریت رکھین لرنا بلکہ مذہبًا اور وطنًا بھی غیر ہے کہین کا صوبہ مقرر ہو لیکن میری اس تجویز کو جو مین نے تمھارے بارے مین کی ہے میرے تمام ارکان سلطنت نے پسند کیا ہے اور وہ بہت خوش ہین اگر مین تمھین الہ آباد کا گورنر مقرر کر دون۔ یہ سنتے ہی مین تو باغ باغ ہو گیا میرا سر کھنچکر آسمان کی طرف چلا۔ اور اب مین اپنے کو دنیا کے خوش قسمتون مین شمار کرنے لگا میرے چہرہ پر بجائے افسردگی بشاشت کی سرخی چھا گئی بچھی ہوئی زردی کی جگہ شادمانی کی جھلک مارتی ہوئی تمتماہٹ نے اپنا جلوہ کھیلا اُس قدر خوش ہوا کہ میری زبان سے ایک لفظ بھی سرزد نہین ہوتا اور مین مہاراجہ صاحب بہادر کی صورت کو تکتے کا تکتا رہ گیا۔

مہاراجہ۔ کیا تم الہ آباد کی گورنری منظور کرتے ہو۔ مین نے تین سلام جھک کر کیے اور پھر دست بستہ یہ گویا ہوا خداوندگی یہ اعتدال سے بھی زیادہ نوازش ہی کہ مجھ جیسے مجہول شخص کو حضور اپنا اتنا بڑا صوبہ عنایت فرماتے ہین۔ حالانکہ مین اسکے قابل نہین ہون زہے نصیب کہ مجھے یہ والاشان عہدہ بخشا جائے اور مین اُسے قبول نہ کرون پھر مجھ سے بھی زیادہ کوئی بدنصیب ہو سکتا ہی۔ میری ان باتون نے مہاراجہ کو مطمئن کر دیا۔ مہاراجہ نے ہر تھانہ اور چوکی کے نام روبکار روانہ کر دیے کہ ہم نے عمرو عیار کو گورنر صوبہ مقرر کیا ہی سب اسکی اطاعت بجائے ہماری اطاعت کے خیال کرین۔ مجھے بعد ازان جُھمر وبدہی اور کہا جاؤ پر بیشر کی جانون کو آرام دو۔ مین اُس زرک احتشام کو بیان کرکے ناظرین کا وقت نہ لونگا۔ جو جہر ریاست دینے پر عمل مین آئے کئی ہاتھی کئی گھوڑے اور کثرت سے زر و جواہر ملا اور کئی قیمتی قیمتی خلعتین بخشی گئین۔ اس جاہ وجلال سے بجائے مہاراجہ مین الہ آباد کی گدی پر متمکن ہوا مہاراجہ صاحب بہادر صرف ایک ہزار سوار اور تین ہزار پیدل چھوڑ کے پٹنہ تشریف لے گئے اور مین گورنر کیے

احکام جاری کرنے لگا۔ اب یہان سے میری نئی قسمت شروع ہوتی ہے وہ قسمت کہ جسنے مجھے آسمان سے اُٹھا کر زمین پر پٹک دیا۔ شاید چھ مہینے ہوے ہونگے ایکدن مین تنہا گھوڑے پر سوار صبح کے وقت سبزہ کو روندتا ہوا دریاے گنگ کے کنارہ کنارہ جا رہا تھا۔ نئی نئی آرزوؤن تازہ تازہ امیدون کا جمگھٹ میرے ساتھ تھا اور پرجوش اُمنگون کا دورہ میری رگ و پے مین بہت زور شور سے دوڑ رہا تھا۔ مین آنکھ اُٹھا اُٹھا کر دیکھتا تھا اور کوسون مجھے ملک خدا جہان تک میری نگہ کام کرتی تھی میرا ہی معلوم ہوتا تھا۔ مجھے خود اپنے مین سے حکومت کی بو آنے لگی تھی اور مین جانتا تھا کہ ہمیشہ کے لیے صوبہ دار بنا رہونگا کبھی کچھ خیال کرتا تھا اور کبھی میرے دل مین کچھ تصور آتا تھا اور یہ سب خیال ہر مرتبہ نئی نئی امیدین بندھواتے تھے۔ مین اسی سرخوش حالت مین نہایت سرور مین جا رہا تھا۔ دریا کی بھینی بھینی ہوائین اور ہی لطف دے رہی تھین اِدھر سبزہ کا تر و تازہ اور قوی نظارہ اُدھر بھیگی ہوئی ہواؤن کے جان بخش جھوکے دنیا کی تمام عیش بخش سامانون کے عطر کی لپٹین پہونچا رہے تھے۔ ایسے سہانے وقت اور دلچسپ سین مین مین نے اپنے گھوڑے کے پیچھے نرم نرم قدمون کی آہٹ سُنی وہ آہٹ کہ جسنے مجھے چوکنا کر کے مجبور کیا کہ مین اٹھکھیلیان کرتے ہوے گھوڑے کو ٹھہرالون اور آنے والے کی صورت دیکھون۔ اِدھر مین نے گھوڑا ٹھہرایا اور اُدھر وہ پریرو میرے سامنے آکھڑی ہوئی گو ایک جوگیا چادر اوڑھے ہوے تھی کسی قسم کا زیور زیب تن یا زیب گلو نہ تھا بظاہر فقیری قشقے کھچے ہوے تھے چہرہ پر ایک حیرانی خیز جھلک اس سرخ و سفید رنگت پر ایسی چمک رہی تھی کہ جسنے اُسے دیوتا سے بے نیاز کر دیا تھا۔ اور اُسکی وضع سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ ایک جوگن ہے جو عالم کو نہین خریدتی ہے اسکا پورا چہرہ کھلا ہوا تھا اور برہنہ گردن صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اسکی زلفین پریشان گیروا چادر پر اِدھر اُدھر بکھری ہوئی تھین۔ گو زلفین قدرتی گھونگروالی اور بل کھائی ہوئی تھین لیکن اُنھین صاف کرنے کا پیاری حسینہ کو شاید کئی ماہ سے موقع نہین آیا تھا۔ زلفون کی کُنڈلیان بندھی ہوئی تھین مگر اُن کُنڈلیون مین عطر بیز حلقے دل ناظر کو پھنسانے کے لیے بہت سرگرمی ظاہر کر رہے تھے۔ وہ سرگرمی کہ جسکی انتہا کامیابی پر منحصر ہوتی ہے۔ اسکا قد لمبا اور خوبصورت تھا بدن سڈول اور گول تھا۔ بانہین ایسی حسین حسین خوبصورت لگتی تھین کہ جیسے کسی نے سانچہ مین ڈھال دی ہون۔ پاؤن برہنہ تھے اور گھٹنون تک گیروا چادر لپٹی ہوئی تھی۔ چادر مین اس ہوشیاری سے لپٹین ہوئی تھین کہ گویا اُسے اپنی عصمت کا بہت بڑا خیال ہے اور یہ اپنے گورے گورے

چاند سے جسم کا کوئی حصہ بھی دکھانا نہیں چاہتی اسکی یہ صورت وشکل دیکھکر مین گھوڑے پر سے نیچے اتر آیا گو وہ
ایک معمولی وضع مین تھی لیکن اسکے حسن کا رعب ایسا بیٹھا کہ مجھ سے گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھا نہ گیا۔ اسکی
آنکھین جب مین نے گھوڑے پر سے اتر کر دیکھین تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی بہت بڑی رئیس زادی ہے کہ اس حالت
مین بھی میری گورنری پگڑی اور موتیون کے طرہ نے اسپر کچھ اثر نہ کیا اور نہ اسنے میری ذرہ برابر حقیقت سمجھی۔ میرے
گھوڑے پر سے اترنے نے اسکی حالت مین کچھ فرق نہیں ڈالا جس دھن مین وہ جا رہی تھی سیدھی آنکھین نیچی
کیے ہوے چلی گئی نہ اسنے آنکھ اٹھاکر دیکھا اور نہ وہ ٹھٹکی حالانکہ میرا اسے دیکھتے ہی گھوڑے پر سے اترنا یہ گویا تھا
کہ مین پری رو سے کچھ باتین کرنا چاہتا ہون جب مین نے دیکھا کہ وہ نہیں ٹھہرتی اور چلی جا رہی ہے مین نے
ناچار بیتاب ہوکر اسکا تعاقب کیا۔ مگر کچھ ایک ہی نگاہ ملنے سے رعب ایسا بیٹھا تھا کہ جسنے یہ ہمت نہ دی کہ
مین اس جاتی ہوئی حسینہ کو روک لون اور اپنا مافی الضمیر بیان کرون تاہم میرے شوق اور بیتابانہ جذبون نے
مجھے سہارا دیا اور مین آہستہ آہستہ اسکے پاس جاکر یہ گویا ہوا۔ کیا آپ معاف کرینگی اگر مین آپ سے کچھ دریافت
کرکے آپ کا وقت لونگا۔ میرے اس استفسار پر اسنے اپنی نیچی نگاہین اوپر کی طرف اٹھائین اور پھر نیچے کرکے
یہ جواب دیا۔ آپ گورنر الہ آباد ہین مین فقیر ہون آپ مجھ سے کیا فرمائینگے اور مین کیون اپنا عزیز وقت
غیر جنس کی گفتگو مین برباد کرون۔ یہ جواب سنے بے رخائی اور روکھے پن سے دیا اور اسکی صورت سے یہ
معلوم ہوا کہ مجھسے باتین کرنی نہیں چاہتی اور ایک بات کرنی بھی اسے ناگوار معلوم ہوتی ہے مگر مین اپنی
طبیعت کو کیا کرون اسکے پر شوق اور امنگون والے جذبے مجبور کر رہے تھے کہ تو ضرور اپنا حال عرض کر
اور اسکی حالت دریافت کر کہ یہ کون ہے اور اس ردہ حالت مین کیون پھر رہی ہے۔ مین بڑی کشمکش مین تھا
ادھر تو اسکا رعب اور ادھر شوق طبیعت دونون باہم جنگ کر رہے تھے آخر میرا شوق طبیعت پر غالب
آیا اور مین نے اسکے روکھے پھیکے جواب کا جواب الجواب دیا۔ گو مین گورنر الہ آباد ہون لیکن میری طبیعت عاجزانہ
ہے وہ تجبر اور غرور جو حاکم کی صفت ہوتا ہے مجھ مین بالکل نہیں ہے تم دیکھتی ہو کہ مین تنہا گھوڑے پر جا رہا
ہون یقیناً ایک متوسط درجہ کا رئیس بھی تنہا جانا اپنی بے عزتی خیال کریگا جب یہ بات ہے پھر مین جانتا ہون
کہ سرداری کچھ گناہ و جرم مین داخل نہیں ہے۔ میرے اس مسلم جواب نے اسے ٹھہرا دیا پھر اپنی اسی نیچی نگاہون
مین یہ گویا ہوئی جو کچھ تم نے کہا ہے وہ سب صحیح ہے لیکن تم معاف کرنا یہ زبانی جمع خرچ ہے اس لیے کہ اگر تمھاری
طبیعت عاجزانہ ہوتی تو گورنری پگڑی اور طرہ نہ لٹکاتے جو تمام جاہ وحشم کے لیے کافی ہے تمام ادنی کے

سوارون اور پیدلون کی شوکت ایک طرف اور اس پگڑی اور طرہ کی عظمت ایک جانب۔ اسکے اس برجستہ جواب نے مجھے بہت خفیف کیا ایسا خفیف کہ میری پیشانی پر قطرے نمودار ہو گئے اور مین سناٹے مین اُسکی طرف تکتا رہا۔ مجھے خاموش دیکھکر پھر اُسنے یہ کہا کیون تم اس سے کچھ ناراض تو نہین ہوے ہمارے مسلک مین کسی کا ذرا بھی دل میلا کرنا سخت کفر ہے مین اپنے اس آزادانہ جواب کی دلی معافی مانگتی ہون۔ پہلے میرا دل اسکی طرف رجوع ہوتا چلا تھا لیکن ابھی فیصلہ نہوا تھا کہ آیا مین دل کو اسکے حوالہ کرون یا نہ کرون مگر اس معافی مانگنے پر مین نے قطعاً دل کا بھی فیصلہ کر دیا کہ بہت جلد اسکے حوالہ کر دون چنانچہ بطیب خاطر مین نے اپنا دل ہدیۃً اُسکی خدمت مین پیش کیا اور یہ گویا ہوا مین سخت شرمندہ اور ذلیل ہون کہ ایسا تحفہ خدمت عالی مین پیش کرتا ہون کہ جو ہرگز لائق و قابل نہین ہے کیا آپ مجھے اسکے قبول کرنے پر شرف بخشین گی۔ اپنا یہ مافی الضمیر مین نے اشارہ ہی اشارہ مین اس سے کہا میری ان نظرون کو تاڑ گئی اور اُسنے نیچی نگاہ کر کے کچھ جواب نہ دیا اور میرے جواب کی منتظر رہی۔

**مین**۔ یہ پگڑی اور گورنری طرہ اپنے یقین اور ایمان سے کہتا ہون کہ مین نے شوکت کے لیے نہین رکھا بیچیا لی مین درباری پوشاک پہنکر سوار ہو گیا تم نے سنا ہو گا کہ مین حکومت نہین کرتا بلکہ حفاظت کرتا ہون میری یہی خواہش ہے کہ جہانتک ہو خلقت خدا کو آرام دون۔ نہ مین نے کبھی تمکنت کی نہ مین جانتا ہون کہ غرور کسے کہتے ہین اور تکبر اور نخوت کیا چیز ہے **مصرع** بندہ ام بندہ مہربانان رابہ

**پریرو**۔ مین کہتی ہون مجھے اس تقریر سے فائدہ آخر آپ فرمائین کہ مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہین آپنے ایک بات فرمائی اُسکا مین نے جواب دیا۔ اور جو کچھ آپ کو دریافت کرنا ہو کر لیجیے مین نہین چاہتی کہ اپنی مستعار زندگی کا زیادہ وقت غیر نتیجہ کشمکش مین گذارون۔

**مین**۔ ہاتھ باندھکر۔ اے پریرو یہ مین نہین چاہتا کہ آپ میرے سبب سے کسی قسم کی تکلیف گوارا کرین ایسے سوال و جواب کو سلام ہے اگر آپکے مسلک مین کسی کا دل میلا کرنا کفر ہے تو مین بھی قریب قریب ایسا ہی کہہ سکتا ہون۔ بہتر ہے اگر میری تقریر سے آپکو رنج ہوتا ہے بہت خوب تشریف لے جاوین۔ یہ کہکر بے اختیار مجھے رونا آگیا ہر چند مین نے چاہا کہ اپنے کو ضبط کرون لیکن نہو سکا اور برابر ٹپ ٹپ آنسو رخسارون پر ٹپکنے لگے اور مین وہین کا وہین اسکی صورت تک کر رہ گیا۔ میرے بے تابانہ رونے نے اُسکے دل پر گونہ اثر کیا گو اُسنے اپنے اثر کو بہت چھپانا چاہا لیکن پھر بھی چہرہ پر اُسکے نمایان چمک کے جھلکیے پر تو رنگت پر معلوم ہونے لگے

حسینہ۔ اپنے کو ضبط کرکے) کیا بہت اس رُوکھے جواب نے آپ کو کسی قدر رنجیدہ کیا حالانکہ اس نیت سے مین نے جواب نہین دیا تھا کہ آپ کو رنج ہو مین معافی چاہتی ہون اور مجھے یقین ہو کہ آپ معاف کرینگے آپ کو جو کچھ دریافت کرنا ہو کرو۔ مین بخوشی جواب دینے کو موجود ہون۔ اس اطمینان بخش تقریر نے میری ڈھارس بندھوائی اور مین خوش ہوکر یہ کہنے لگا۔ نہین نہین آپکی باتون سے مجھے رنج نہین ہوا صرف اپنی بدقسمتی پر مین نے آنسو بہائے تھے پیاری یہ بناوٹ سے نہین کہتا بلکہ مین تمھین یقین دلاتا ہون کہ مین نے یہ زاری صرف اپنی کم نصیبی پر کی تھی۔ ہان اگر آپ اجازت فرماتی ہین تو مین یہ عرض کرتا ہون کہ آپکا نام کیا ہے اور آپ کہان رہتی ہین وطن کہان ہو۔

حسینہ۔ ایک آہ بھر کر۔ تم نے مجھ سے ایک سوال مین تین سوال کیے ہین اور تینون سوال بھی ایسے بڑے ہین کہ جنکا جواب جسقدر محال ہو اسی قدر طول طویل ہو۔ ہان تینون سوالون مین سے ایک سوال کرو تو جواب دے سکتی ہون

مین۔ خیر اگر آپ کی یہی مرضی ہے اختیار ہے صرف یہ بتا دو کہ تمھارا نام کیا ہے اور تمھاری طبیعت کی کیا کیفیت ہے۔

حسینہ۔ آنکھون مین آنسو ڈبڈبا کر۔ پھر وہی پیچیدہ اور درد انگیز سوال کیا ہے کہ جسکا جواب اگر مین پورا پورا دونگی تو بڑھیا ہو جاؤنگی بس یہی کہنا کافی۔

چہ می پرسی ز من حالِ دل غمدیدہ ات چون شد — جگر شد خون و خون شد آب و از دیدہ بیرون شد

اسکی ان باتون سے مین سمجھ گیا کہ یہ گیروا کپڑے اسنے صرف کسی نوجوان حسین کے عشق مین زیب تن کیے ہین اور یہ فقیری صرف کسی سکھی پیارے پر اسنے اختیار کی ہے۔ گو مین حکومت مین بالکل بھول گیا تھا لیکن پھر بھی محبت کے نقوش کا اثر میرے دل پر ہو رہا تھا اور مین جانتا تھا کہ عشق بُری بلا ہوتا ہو۔ اُسنے ابھی تک اپنی زار حالت بیان نہین کی تھی لیکن صرف اشارہ ہی اشارہ مین میرے مجروح دل پر ایسے چرکے بیٹھے کہ مین چھاتی پر ہاتھ رکھکر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ میری یہ افسوسناک صورت اُسے ناگوار گذری اور اُسے سخت بُرا معلوم ہوا کہ اسنے اپنی یہ حالت کیون ظاہر کی مین خود ہی مر رہی ہون مجھ سے دوسرے کا رنج والم کاہے کو دیکھا جائیگا مگر باین ہمہ وہ مجھپر فریفتہ ہو گئی اور یہ فریفتگی کسی خاص محبت والفت سے نہ تھی بلکہ ہمجنس ہونے کی غرض سے تھی کیونکہ اسنے سمجھ لیا کہ میری طرح یہ بھی گرفتار بلا ہے۔

مین۔ رونکھی اور شکستہ آواز مین۔ خدا کے لیے اگر میری زندگی چاہتی ہو تو بہت جلد مجھے اپنے نام و نشان سے

آگاہ کرو میرا کلیجہ نکلا جاتا ہے میرا دل دھڑ دھڑ اُچھلتا ہے اور میرے رگ و پے مین سنسنیان اُٹھ رہی ہین اور میرا جی چاہتا ہے کہ مین تمھاری زار حالت سنون اور جہانتک مجھ سے ممکن ہو ہمدردی کرون - کیون -

| درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو | | ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیان |
| --- | --- | --- |

گو مین کسی قابل نہین ہون لیکن پھر بھی جہانتک ممکن ہو گا مین تمھاری مدد کرونگا - یہ سنکر وہ رونے لگی اس قدر روئی کہ ہچکی بندھ گئی مین حیران ہوا کہ یہ رونے کا محل کونسا ہے شاید اسے اپنا کوئی ہمدرد یاد آیا ہوگا جو یہ زاری کر رہی ہے مین اُسکے رونے مین مخل نہین ہوا جب وہ خوب رو چکی اور اُسکی ہچکی تھم گئی اور دل کی بھی بھڑاس نکل گئی تو مین نے مستفسرانہ نظرون مین اُسکی طرف دیکھا - مگر اُسنے جواب نہ دیا دوبارہ مین نے سخت پریشان حالت مین اُسکی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا وہ پھر آنکھین چار کرکے چپکی ہو رہی - ادھر مین خاموش اور اُدھر وہ چُپ نہ مین اُس سے کوئی سوال کرتا ہون نہ وہ کچھ جواب دیتی ہے - بڑی دیر مین اسکی مہر سکوت ٹوٹی اور آخر وہ یہ گویا ہوئی آپ کیا خاک میری ہمدردی کرتے ہین اور کس منھ سے آپ مجھپر خون کے آنسو بہاتے ہین جو کچھ میری کیفیت آپ ملاحظہ فرما رہے ہین یہ سب آپ ہی کا صدقہ ہے ورنہ بھلا مین اس حالت مین کیون مبتلا ہوتی - یہ سُنتے ہی میرے چھکّے چھُٹ گئے میرے منھ پر ہوائیان اُڑنے لگین اور میرے ہونٹ پھڑپھڑانے لگے میری رنگت زرد پڑ گئی میرا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا - متحیرانہ صورت بن مین دانت نکوس کر اُسکی طرف تکنے لگا گو میری مجسم ہیئت سے پایا جاتا تھا کہ مین اس سے اسکا سبب دریافت کرنا چاہتا ہون لیکن توبہ توبہ ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکلتا تھا اور کچھ ایسا تحیر آمیز خوف مجھپر طاری ہوا کہ میرے حواس خمسہ مین فرق آنے لگا - تاہم مین نے اپنے کو ضبط کیا اور بڑی دقت سے سہارا دیے کھڑا رہا - میرا ایک ہاتھ اپنے رفیق گھوڑے کی گردن پر تھا اور دوسرا ہاتھ اپنے زانو پر پڑا ہوا تھا آنکھین کھُلی کی کھُلی رہ گئی تھین - ہان صرف نبض چلتی تھی - میرا یہ سکوت خیز چہرہ دیکھکر اسنے کہا - تم اتنے متعجب کیون ہوے اگر ابھی مین کہدونگی تو تمھارا یہ متذبذب تعجب سب کافور ہو جائیگا -

مین - کیا آپ کی تکلیف دہی کا باعث مین ہون اور میرے ہی سبب سے آپنے گیروا کپڑے پہنے مین -

حسینہ - ہان ہان وہ تم ہی ہو جسنے میری یہ زدہ حالت کر دی مجھے گھر سے بے گھر اور وطن سے بے وطن کر دیا -

محیط شدہ تعجب پر ایک اور تعجب مجھپر غالب ہوا اور اب کچھ کچھ رعشہ بھی میرے تمام جسم پر چھا گیا پھر بھی مین نے اپنے کو ضبط کیا اور اُس حسینہ سے یہ مخاطب ہوا - برائے خدا بہت جلد بیان کرو ورنہ مین ابھی خودکشی

حسینہ نیچی نگاہیں کیے ہوے کھڑی ہے اور عمرو عیار خاموشانہ اُسکی صورت تک رہا ہے



گراونگا میرا اتنا ظرف نہیں ہے کہ میں تمھاری ان باتوں کا سہار کروں۔ اگر میری جان پیاری ہے تو بہت جلد بیان کرو۔

حسینہ۔ میں مناسب جانتی ہوں کہ تم مجھ سے میری گذشتہ حالت نہ دریافت کرو تمھارے لیے دقت ہوگی

میں۔ نہیں نہیں دقت کی کوئی بات نہیں ہے یقیناً میں خودکشی کرونگا۔ یہ باتیں میری بناوٹی نہیں ہیں میں نہیں کہہ رہا بلکہ میرا دل کہہ رہا ہے۔

حسینہ۔ خیر اگر تمھاری یہ مرضی ہے تو میں کہدیتی ہوں۔ یہ کہکر یکایک وہ کسی نامعلوم خیال سے چونکی اور پھر کچھ دیر دریائے تفکر میں ڈوب گئی۔ نہ میں نے اس خاموشی میں اس سے کوئی سوال کیا اور نہ اُسنے کچھ جواب دیا۔ پھر وہ آپ ہی ہچکیاں لے لے کر یہ کہنے لگی۔ اصل میں میں چندر بنس کی بیوی ہوں۔ میرا نام پدمنی ہے کیا وہ تم نہیں ہو کہ جسنے میرے خاوند کو عیاری سے مہاراجہ پٹنہ کے دربار میں پہونچایا تھا اور اسی باعث سے وہ خودکشی کرکے مرگیا۔ میں تم سے ہی دریافت کرتی ہوں کیا تم چندر بنس کے سبب قتل نہیں ہوے۔ یہ سنتے ہی میں دھڑام سے پیچھے جا رہا اور ٹھوڑی پر کے لیے میرے حواس خمسہ نے مجھسے مفارقت کی جب میں نے آنکھ کھولی تو اپنا سر پدمنی کے زانو پر رکھا ہوا دیکھا۔ پدمنی نے آنکھ کھلی دیکھکر مجھسے پنجابی لہجہ میں یہ کہا آپ کیسے جوان ہیں اور کیسے بہادر ہیں جو آپ کی ایسی کمزور طبیعت ہے آپ اپنا دل مضبوط کرکے اٹھیں اور بہت جلد مجھے رخصت کریں۔

میں۔ شرماکر اٹھ بیٹھا اور اُس سے نہایت عاجزانہ طور پر یہ عرض کیا رانی صاحبہ جو کچھ آپنے فرمایا بہت درست ہے لیکن جہاں تک میرا خیال ہے میں آپکے خاوند کا سبب قتل نہیں ہوا۔ ہاں میں نے عیاری کرکے اُسے اپنے مہاراجہ کے دربار میں پہونچایا تھا لیکن دوسرے دن خلعت فاخرہ دلوا کر رخصت کردیا۔ آپ کے خسر صاحب ہاں سبب مرگ ہوے ہیں۔

حسینہ۔ روکر۔ سلسلہ تو تمھیں سے پیدا ہوا گو بعد ازاں میرے خسر کا قصور کیوں نہ ہو۔ یہ سنتے ہی میں نے فوراً تلوار نکال کر اُسکے آگے رکھدی اور کہا اگر تم مجھے اپنے خاوند کا حقیقی قاتل سمجھتی ہو تو قتل کر ڈالو۔ میں اُف بھی نہیں کرونگا۔

پدمنی۔ نہیں آپ ایسا نہ فرمائیں یہ باتیں میں نے صرف اپنی سوختہ جانی سے کی ہیں ورنہ میں جانتی ہوں کہ اُس نخبرنند کا سبب موت صرف اُسکا باپ ہوا ہے تم یہ تلوار میان میں رکھو ہمارے ہاں جبتک

کہ کسی کے قتل کا کامل ارادہ نہیں کر لیتے تلوار نہیں نکالتے اور اگر تلوار بے خون چٹائے میان میں دے لیتے ہیں تو اس امر کو سخت نحوست خیال کرتے ہیں۔ میں نے فورًا اسکے حکم کی تعمیل کی اور تلوار کو میان میں کر لیا پدمنی کی عمر تقریبًا سترہ برس کی ہو گی اُسکی پیشانی نمایان فراخ تھی گو فطرتی وجیہ مکھ چہرہ کی پیدا کی گئی تھی لیکن زمانہ کی طرح طرح کی سختیون اور بیوفا دہر کی نامہربانیون نے چہرہ کی شایان فطرت کو کھو دیا تھا اس پریشانی اور مصیبت مین بھی اُسکی آنکھیں اُبلی ہوئی تھیں گو خوشی اور سچی صحت کی روشنی نکیلی اور رسیلی اندھیاری آنکھون مین نہ رہی تھی مگر پھر بھی امتیاز یہ لمعے ہنوز اُسکے حسن وجمال کا نقشہ کھینچ رہے تھے۔ اُسکی فراخ روشن پیشانی پر محراب نما ابروؤن کا سیاہ نشان دس حصے خوبی بڑھا رہا تھا وہ خوبی

خوبی کو اس کی خوبی سے خوبی | ناز کو اس کے ناز سے صد ناز

اُسکے لب پتلے اور سفید تھے لبون کی سرخی مائل جھلک کو چڑیان چک گئی تھیں مگر تاہم اُنکے بنانے مین فطرت نے اپنے ہنرون کی ایسی بانگی دکھائی تھی کہ اُنکی سفیدی مائل زردی اور اُن مین نیلی نیلی مہین مہین رگیں بھلی لگتی تھیں۔ دانتون مین چھوٹے چھوٹے نقطے سنہری گو مدھم پڑ گئے تھے مگر تاہم اُنسے اسکی کم عمری ہویدا تھی۔ اُسکے تمام زاویہ نما خوبصورت جمیل چہرہ مین کہین رمق برابر سرخی کا بھی نام ونشان نہ تھا مگر ایسی زردی مائل صورت مین نے حسین نہیں دیکھی

لطافت جلوہ آرائے برو دوشش | ز لعل نازکی در موج آغوشش

قدرتی اسپر حسن برس رہا تھا جس زمانہ مین وہ سہاگن ہو گی تو شاید دس بیس ہزار عورتون مین تو اُسکا ثانی نہ نکلے گا گو چرخ فتنہ زفلک نے ناچ نچا رکھا تھا مگر ہنوز اُسپر گوشت باقی تھا جسنے اور بھی اُس کی رعنائی کو دونا کر دیا تھا۔

پدمنی۔ تم خاموش کیون ہو آخر اس سکوت کا کوئی باعث بھی ہے۔ مین مرخص ہوتی ہون۔

مین۔ سچ کہتا ہون کہ چندر بنس کے مرنے کا صدمہ تازہ ہو گیا اور اب اسکی تصویر میری آنکھون کے آگے گردش کرنے لگی۔

پدمنی۔ ہان تمھاری ہمدردانہ طبیعت سے یہ مجھے کامل امید ہے مگر تمھارا رنج کرنا بالکل مین سخت معافی مانگتی ہون کہ میرے سبب سے آپ کا بشاش دل رکھلا ہوا دل کس سرست اور خوش خیال مین جا رہے تھے اور مجھ کم بخت نے آپکو یہ صدمہ یاد

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | در مجلس خود راہ مدہ ہمچو منے را | | افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را | |

مین - رانی صاحبہ یہ آپ کیا فرما رہی ہین دہر کے ناپائدار غمزون پر لٹو ہو جانا اور غیر نتیجہ خوشی مین اپنا وقت صرف کرنا سوائے افسوس و حسرت کے اور کیا دیتا ہے ہان اصلی شادمانی اور آسایش کی بات یہ ہو کہ دوسری کی ہمدردی کی جائے اور اُسکے غم مین اُسکا کچھ تو حصہ بٹایا جائے - کیا تم مجھے اس کہنے کی اجازت دوگی کہ میری عمر کا اکثر حصہ احباب کی خدمت مین گذر گیا ہو اُس حالت مین مینے جتنی تکلیفین اُٹھائین اور مصیبتین سہین وہ درحقیقت اصل راحت تھین وہ راحت کہ جسکا اثر قبر دن کے بھی پرے تک جاتا ہے میری اس تقریر سے جو مین نے بے تابی کی حالت مین دل سے کی تھی اُسپر بہت بڑا اثر پڑا وہ اثر کہ جسنے اُسے مجھپر سچ مچ فریفتہ بنا دیا اور وہ نہایت التفات سے یہ دریافت کرنے لگی بیشک تم ایک سچے وفا شعار دوست ہو مگر حیف کہ تمھارے دوستون نے تم سے عین ایسے وقت مین پہلو تہی کی کہ وہ زمانہ انکی مفارقت کا نہ تھا - اس فقرہ نے مجھے یوسف شہزادی سیمیس اور مریم کو دوبارہ یاد دلوا دیا وہ یاد کہ جسنے مجھے اس قدر رُلایا اسقدر رُلایا کہ شاید اپنی عمر مین تو مین کبھی نہ رویا ہونگا - پدمنی بار بار مجھے تسکین دیتی تھی اور ڈھارس بندھواتی تھی لیکن ایک سمندر تھا کہ چھاتی مین اُمڈا چلا آتا تھا - بھلا وہ کیونکر ٹھہرتا - ناچار جب مین نے اپنی رقت نہین تھمائی وہ کسی قدر جھنجھلا کر گویا ہوئی - آپکی بھی حالت دم دم مین بدلتی ہے کبھی تو سخت ہمدرد بن جاتے ہین اور کبھی ایسے بے رحم ہو جاتے ہین کہ توبہ ہے - یہ آپ نہین خیال کرتے کہ مین پہلے ہی سے مجروح قلب شکستہ دل خستہ جان - افسردہ روح - بدبخت بیٹھی ہوئی ہون کیا اپنی سلطنت اُجڑنے اور اپنے نوجوان خاوند مالک گدی کے گذر جانے کا صدمہ کم ہے جو تم اپنے رونے سے اور مجروح قلب پر کچوکے دیتے ہو - اس سے زیادہ بے رحمی کیا ہو سکتی ہے - پرمیشر تمھین صبر عطا کرے مت روائے پیارے مت رو - پدمنی نہایت لیق اور فہیم معلوم ہوتی تھی - اُسکی زبان صرف سنسکرت ہی نہ تھی بلکہ وہ ہندوستانی زبانین بولتی تھی گفتگو جب کرتی تھی نظم مین کرتی تھی - اور اس فصاحت و بلاغت سے اظہار کرتی تھی کہ اسکا اثر برابر دل پر ہوتا چلا جاتا تھا لہجہ ایسا سُریلا اور موسیقی خیز تھا کہ جسنے تقریر مین لکھی تھی - یکایک اس گفتگو سے مین نے اپنے کو ضبط کیا گو میرے ضبط کے اثر نے تمام جسم میرے ضبط نے آنسوؤن کو روکدیا میری ظاہرا حالت یہ گویا تھی -

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | الم ست نکال تھین | | سدا معذور ہے مضطر نکل آیا نکل آیا | |

بین - خدا کے لیے مجھے اس سے آگاہ کرو کہ تمھارا مسکن کہاں ہے اور تم مستقل طور پر کہاں رہتی ہو -
پدمنی - مسکرا کر - جسکی مسکراہٹ مین غم والم کوٹ کوٹ کر بھرا ہُوا تھا -

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

بین - پیاری بین نے بھی بادیہ نوردی مین اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ گزارا ہے - اُسکی لذت سے مین ہی خوب واقف ہون اس لیے عرض کرتا ہون کہ اگر محل مین جو درحقیقت تمھارے ہی ملک ہین آپ اپنی زندگی خواہ تنہائی مین خواہ انجمن احباب مین بسر کرو تو بہتر ہو گا -
پدمنی - وحشت زدہ ہوکر - محلون کا نام میرے آگے نہ لو - اس سے زیادہ ایک کم بخت بیوی کون ہو گی کہ جو اپنے خاوند کو یون نامراد مرنے کے بعد اس محل مین عاجزانہ طور پر زندگی بسر کرے کہ جہان حکومت کرتی تھی -
بین - یقین دلاتی ہوئی صدا مین - وہ ہی حکومت آپ کر سکتی ہین آپ میری مخدومہ ہین اور بین آپکی اطاعت کرنی اپنا فخر سمجھتا ہون - اگر آپ محل مین چلکر تشریف فرما ہونگی - تو میری عزت اور بھی دونی ہو جائے گی
پدمنی - ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ حضرت یہ تو آپ صحیح فرماتے ہین لیکن ان آنکھونکو تلوون کے نیچے کیونکر مل ڈالون کہ جو محل مین جاتے ہی اِدھر اُدھر چند رنبس کی جستجو کرینگی - ان قدمون کی آہٹ کہان سے سنونگی کہ جو شب کو میرے کمرہ کے پاس سُنائی دیتی تھی - اس آہٹ کی گونج ہنوز میرے کان مین گونج رہی ہے ہان وہان جانے سے یہ فائدہ ہو گا کہ مین زندگی سے سبکدوش ہو جاؤنگی - اور یہ بھی چاہتی نہین - مرجانا یا خودکشی کر لینا سخت بدتر اور نامردی کی بات ہے آپکو تعجب ہو گا جب آپ سُنینگے کہ مین نے ستی ہونا بھی پسند نہین کیا -
بین - ستی کیا - یہ رسم مین نے ہنوز نہین سنی تھی نہ کبھی یہ لفظ میرے کان مین پڑا تھا - پٹنہ مین شاید یا تو یہ رسم ہی نہ ہو گی اور یا کسی کا خاوند میرے سامنے نہ مرا ہو گا - میرے چونکنے سے وہ بھی متحیر ہوئی اور مجھ سے یہ کہنے لگی کہ تم اتنے دن سے ہندوستان مین آئے ہوئے ہو تمھین یہ معلوم نہین کہ رسم ستی کیونکر اختتام پذیر ہوتی ہے -
بین - نہین مین نے آجتک نہ کسی سے سنا اور نہ دیکھا کہ ستی کسے کہتے ہین اور یہ رسم کیونکر انجام پاتی ہے
پدمنی - جب کسی کا میری طرح سے چاہیتا خاوند مرجاتا ہے تو اُسکی بیوہ کا فرض ہوتا ہے کہ وہ بھی اپنے خاوند کے ساتھ ستی ہو جاتی ہے - یعنے چتا مین زندہ جل جاتی ہے مگر بین آپکو اس یقین دلانے کی کوشش

کروں گی کہ میں نے برہمنوں کی یہ درخواست منظور نہیں کی ہرچند اُنھوں نے زور دیا کہ میں چتا میں بیٹھکر جل جاؤں لیکن انکار ہی کرتی رہی اگر نوسندرائے سخت جنگ میں نہ مارا جاتا اور ہمارا ملک چھنکر دوسرے کے قبضہ میں نہ آجاتا تو جبراً میں زندہ جلادی جاتی تم مجھ سے دریافت کروگے کیا مجھے اپنے خاوند کی محبت نہ تھی - کیا میں یہ نہ جانتی تھی کہ اُسکے بعد میری تمام خوشیوں اور مُرادوں کا دیا بجھ گیا -

ایک میں ہوں کہ ہوئی ایسی پشیمان کہ بس — ایک وہ ہیں کہ جنھیں چاہ کے ارمان ہونگے

نہیں یہ ساری باتیں ہنوز میرے دل پر نقش ہو رہی ہیں مگر ہاں ہمہ میں نے مرجانا سخت بدنما سمجھا کیونکہ جو مختلف تکالیف کا سہارا نہیں کرسکتے عموماً وہ خودکشی کرلیتے ہیں مجھے اپنے خاوند سے ایسی محبت نہ تھی کہ میں آناً فاناً میں اُسکی مفارقت کی تکالیف کا اختتام کردیتی اور چندروز بھی دنیا میں اُسکا نام نہ قائم رکھتی - میری خوشیاں ناامیدیاں ہیں - میرا آرام مایوسی ہی جہاں دل چاہا پڑ رہی بس وہی محل ہے اور وہی سونے کا پلنگ ہے - کوئی لمحہ ایسا نہیں گذرتا کہ جس میں کئی بار چندرہنس کا خیال نہ آجاتا ہو - میں جب تک زندہ رہوں اُسکو بھی زندہ جانتی ہوں ہاں اتنا معلوم ہوگیا ہی کہ دنیا میں ہم اور وہ نہیں ملیں گے یہ سبزہ زار جو تمھیں مستعدی سے فرحت دے رہا تھا یہیں میرا خاوند ہواخوری کے لیے آیا کرتا تھا - یہی دریائے گنگ کا کنارہ ہی اور یہی مقام ہے کہ جہاں میں اُسکے ساتھ گھوڑے پر سوار ہوکر سیر کرنے آیا کرتی تھی جس قدر آنسو تھے وہ سب میں اُسکی یاد میں روچکی جتنا غم تھا وہ اُسکے فراق میں کھاچکی اب صرف دل میں اُسکی تصویر کے نقوش ہو گئے ہیں جنکو کلیجہ سے لگائے ہوئے پھرتی ہوں -

دل کے آئینہ میں ہی تصویر یار — جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

میری فرحت اسی میں ہے کہ میں جنگل در جنگل پاپیادہ اپنے سکھی کی یاد میں پڑی پھروں - نہ مجھے جھلساتی ہوئی دھوپ تکلیف دیتی ہی اور نہ راہ طے کرنے سے میرے ہونٹھوں پر پھپڑیاں بندھتی ہیں اپنے سکھی کی جستجو میں اگر سو کوس بھی طے کرلیتی ہوں جب بھی تازہ دم رہتی ہوں اور چلنے پھرنے میں کسی قسم کی تکان غالب نہیں ہوتی -

کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجاست — این قدر ہست کہ بانگ جرسی می آید

کبھی پھرتے پھرتے یہ خبط سما جاتا ہی کہ چندرہنس زندہ ہی اور مجھسے خفا ہوکر کہیں چلا گیا ہی کبھی کئی دن تک اسی خیال میں غلطاں و پیچاں رہتی ہوں اور پہاڑوں کی کھوئیں جنگلوں کی بھٹیں یہ میری آرام گاہیں بنیں

جب تلاش کرتے کرتے تھک جاتی ہون یعنے یہ خیال آجاتا ہے کہ وہ کھویا گیا اب نہین مل سکتا تو
از خود میری صورت حال یہ گویا ہوتی ہے۔

نیست معلوم کہ منزلگہ آن شوخ کجاست ۔۔۔ بر در دل بنشینیم و یک آواز دہیم

یہ کہکر وہ پریرو پدمنی خاموش ہو رہی تھوڑی دیر تک مین بھی سکتہ مین بیٹھا رہا جب اسکی طبیعت
درست ہوئی تو مین یون ملتمس ہوا۔ رانی صاحبہ جو کچھ آپنے اپنی حالت بیان فرمائی ہے مین خوب
جانتا ہون چونکہ برسون مین اس حالت مین مبتلا رہ چکا ہون اس لیے مین اسکی قدر جانتا ہون۔

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیمکش کو ۔۔۔ یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

مگر ایک ترکیب مین بتاتا ہون جو چندر بنس کی یاد کو ہر وقت تازہ کریگی اور اُس کی یاد مین تمھین
ایک دلکش لذت آئے گی۔

پدمنی۔ وہ کیا بات ہے۔ رانی نے اس شوق مین ذرا آگے کی طرف بڑھکر دریافت کیا کہ جس سے
اُسکے دل کا کامل جوش معلوم ہوتا تھا۔

مین۔ رانی صاحبہ جو کچھ میرا تعلق چندر بنس سے تھا وہ آپ کو بخوبی روشن ہو گیا ہے پھر مجھ سے زیادہ
چندر بنس کی یادگار کو تازہ کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے۔ اگر آپ میری اس مظلوم حالت پر رحم کھائین
اور اپنی خدمت مین مجھے بھی لے لین تو گویا مین تمام عمر کے لیے زندہ ہو جاؤنگا اور مین سمجھونگا کہ
خدا نے تین رفیقون کا مجھے نعم البدل عنایت فرمایا ہے۔

پدمنی۔ اور یہ گورنری اور یہ جلوس حکومت اور یہ قیمتی محلون مین رہنا۔

مین۔ یہ آپ کیا فرماتی ہین اگر آپ اپنی ہمراہی مین لے چلنے کو اجازت دینگی تو پھر مجھے یہ حکومت خار ہو جائیگی۔

پدمنی۔ تمھارا یہ خیال مجھے صحیح نہین جچتا فرض کرون کہ مہاراجہ نے تم پر بھروسہ کرکے اپنا اتنا بڑا ملک سپرد
کیا ہے اور پھر تم اُنسے ایک بے نتیجہ بات پر اسقدر جلد قطع تعلق کرو۔ مین جانتی ہون کہ زیبا نہ ہوگا۔

مین۔ یہ بیشک آپ صحیح فرماتی ہین لیکن جب تک مین مہاراجہ صاحب بہادر کو مطلع نہ کرلونگا اور وہان سے
کوئی آدمی میری جگہ نہ آجائیگا مین اُسکو بغیر چارج دیے ہرگز اپنی جگہ خالی نہین کر سکتا۔ یہ مہاراجہ
صاحب بہادر کو سخت فریب دہی ہے اگر مین ایسا کرون۔ میرے مذہب مین ایسے جُرم کا ارتکاب کفر
سے بھی زیادہ ہے۔ میری ان باتون نے پدمنی کو نہ صرف خوش کیا بلکہ میری انسانیت میری وفاشعاری کا

تھا نقشہ اُسکی آنکھون کے آگے کھنچ گیا وہ سمجھ گئی کہ دنیا مین اگر مجھے راحت مل سکتی ہی تو صرف اس وفا شعار کی ہمراہی مین - میری ان باتون نے اسے ساکت بنا دیا وہ سکوت جسکی نسبت یہ کہ سکتے ہین - الخاموشی نیم رضا - اُسکی اس خاموشی نے مجھے سہارا دیا کہ مین اور بھی اسکی تائید واصرار مین کچھ کہون -

مین - کیا آپ مجھے اجازت دیتی ہین کہ مین گورنری سے ہپوتہی کرنے کی سانڈنی سوارون کے ہاتھ درخواست روانہ کرون -

پدمنی - مین جانتی ہون کہ آپ جیسے مددگار بیشک کہین اگر مین چراغ لیکر بھی ڈھونڈونگی جب بھی نہین ملنے کا لیکن یہ سخت ناگوار بات ہوگی کہ مین گویا آپکی گورنری کھونے کا سبب ہون - یہ مین جانتی ہون کہ آپ ہمدرد ہین اور آپ سے یہ درخواست نہایت درد سے کی ہی - مگر پھر بھی آپ میرے لیے گورنری چھوڑتے ہین -

مین - یہ آپ ہرگز نہ خیال فرمائین گورنری تو چیز ہی کیا ہی - پیاری اور بہت پیاری رانی اگر نصف جہان کا بھی مین مالک ہوتا تمھاری خدمت مین رہنے کے لیے اُسے بھی چھوڑ دیتا - یہ جتنی خوشیان ہین سب عارضی ہین ان کا اثر بھی چند روزہ ہی طبیعت پر رہتا ہے پھر ایسی عارضی شادمانی کی طرف مائل ہونا اور دوامی خرمی کو چھوڑ دینا اس سے زیادہ اور کیا حماقت ہو سکتی ہے - كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا - کہ مین تمھاری ہمراہی یا ہمرکاب ہونے کو ایک جہان کے حاصل ہونے کے برابر جانتا ہون - اُس وجد انگیز خوشی کا کہ جب تم التفات سے تنہا مقام مین مجھ سے باتین کرو اور مین نہایت ادب سے ان باتون کا جواب دون بس میری زندگی بڑھانے کے لیے کافی ہے -

کسی کہ تشنہ لب ناز تست میداند | کہ موج آب حیات ست چین پیشانی

پیاری پدمنی نے میری ان باتون کو قبول کر لیا اور نہایت شرمندہ ہوکر آنکھین نیچی کر لین

## چھبیسوان باب ۲۶

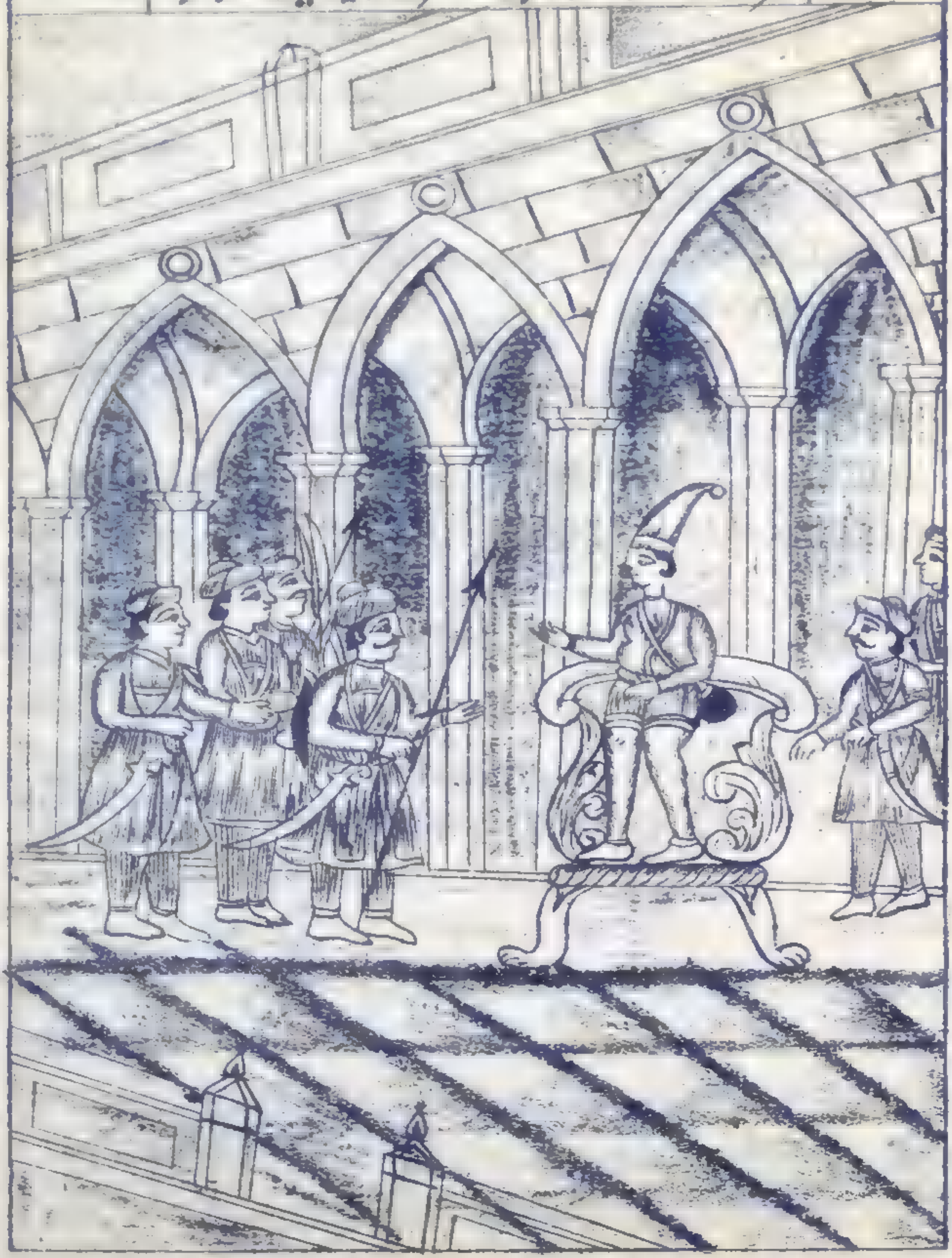
### رانی پدمنی

ہم دونون یہ باتین ہی کر رہے تھے کہ اتنے مین چند سوار آتے ہوئے دکھائی دیے مین سمجھا کہ شاید کوئی رئیس آتا ہوگا جب وہ قریب آئے تو معلوم ہوا کہ یہ میری اردلی کے سوار ہین انھین دیکھکر سخت حیران ہو گیا کہ یہ وجہ کیا ہی جو ایسے بے تحاشا دوڑے ہوئے چلے آتے ہین سب سوار مجھے دیکھکر ٹھٹک گئے مگر ایک سردار آگے بڑھا اور اُسنے مجھ سے یہ کہا - مجھے چند ضروری کاغذ پیش کرنے ہین اگر حضور اجازت

دین تو پیش خدمت کردن -
مین - ہان ہان لاؤ ایسے کیا ضروری کاغذ ہین - اُسنے وہ کاغذ پیش کیے - پہلا کاغذ جو میرے ہاتھ
مین آیا وہ ماتمی تھا - افسوس صد افسوس کہ مہاراجہ پٹنہ کا انتقال ہوگیا تھا اور جو شخص کہ پٹنہ کی گدی پر
بیٹھا تھا اُسنے صرف اپنا سکہ جانے کے لیے یہ لکھا تھا کہ عمرو عیار کو معلوم ہو کہ وہ فوراً الہ آباد کی گورنری ہمارے
حامل فرمان کو تفویض کردے اور وہ سیدھا پٹنہ مین حاضر ہو تاکہ اُسکے ساتھ شاہی مراعات برتے جائین
مین نے اپنے حق مین مہاراجہ پٹنہ کا گذر جانا نیک شگون خیال کیا فرمان دیکھتے ہی مین نہایت خوش ہوا
اور مین نے اشتیاقیہ لہجہ مین اُنسے دریافت کیا کہ حامل فرمان کہان ہین - اُسنے دست بستہ گذارش
کی کہ وہ فلان مقام پر بیٹھا ہوا ہے - مین نے اُن سوارون کو رخصت کیا کہ تم چلو مین آتا ہون
چنانچہ وہ سوار چلے گئے اور پھر میری رانی سے مفصلہ ذیل باتین ہوئین -
مین - دیکھو رانی صاحبہ پرمیشر کی مرضی ہے کہ مین ضرور ہی آپ کی ہمرکابی مین رہون - اسکی حکمت
وہی جانے - مین اسی تذبذب مین تھا کہ مہاراجہ صاحب مجھے ہرگز اجازت نہ دینگے کہ مین اُنکی ملازمت
چھوڑ کر چلتا ہون - گو مہاراجہ صاحب کے مرنے کا مجھے افسوس تو بہت ہوا ہے لیکن خوشی اگر ہے تو یہ
ہے کہ خدا نے گورنری سے پیچھا چھٹایا - کیونکہ افلاطون کا قول ہے کہ بعض وقت چھوٹی چھوٹی خوشیان
بڑی خوشی پر قربان کردینے ہین اور خفیف خفیف تکلیفین کسی بڑی مصیبت کے بھینٹ چڑھا دیتی ہین - انسان کا
دل بھی کیا قوی ہے کہ جہان کوئی بات استواری سے اُسکی طبیعت مین جمی اور اُسکا فوراً ظہور ہوگیا -
پدمنی - یہ واقعہ تمھاری صفائی قلب کا اظہار کرتا ہے -
مین - تو آپ مجھے اجازت دیتی ہین کہ مین اپنے عہدہ کا چارج دے آؤن -
پدمنی - ہان بہت خوشی سے اجازت دیتی ہون - آپ بہت جلد واپس تشریف لائیے گا -
مین - آپ کہان مجھ سے آکر ملین گی - یا جہان آپ فرماوین مین ہی حاضر ہون -
پدمنی - وہ جو سامنے ایک ٹوٹی سی چھتری سنگ مرمر کی دکھائی دیتی ہے یہان ہین آپکو جسوقت آپ تشریف
لائین گے مل جاؤنگی - گو میرا جی تو نہین چاہتا تھا کہ مین پیاری رانی کو چھوڑ کر چلا آؤن لیکن اپنے
فرائض کی انجام دہی سب سے اول مد نظر خیال کرکے چھاتی پر ہاتھ رکھکر اُٹھ بیٹھا اور سیدھا شہر کی طرف
روانہ ہوا - جون ہی مین نے شہر مین قدم رکھا دل بادل فوج کے اُمنڈتے ہوئے دکھائی دیے یہ دیکھتے ہی

یہی رنگ رہ گیا اور سنسنیان سی چھوٹ گئیں خدا خیر کرے کہیں کوئی نئی کشمکش نہ پیدا ہو جائے دروازہ
مین قدم رکھتے ہی مین نے چند سوارون کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھا مین نے متحیرانہ صورت مین انکی
طرف ملاحظہ کیا ایک سوار نے آگے بڑھکر کہا حضور تمام فوج نے گورنر کے آنے سے سخت برانگیختہ ہو گئی ہے
اور وہ نہین چاہتی کہ حضور یہان سے تشریف لیجائین ادنی ادنی سپاہی سخت بگڑا ہوا معلوم ہوتا ہے اور
وہ آمادہ ہے کہ اشارہ ہوتے ہی آئے ہوئے گورنر کو قتل کر ڈالین اور حضور کی مستقل حکومت صوبہ اودھ مین
قائم کردین۔ لیجیے یک نشد دو شد یہان کچھ اور خیال کر کے آئے تھے وہان نیا شگوفہ کھل گیا چہ خوش چرا
نباشد۔ مین نے کوشش کر کے تمام فوج کے سردارون کو جمع کیا وہ سردار جنکا حصہ اس بلوہ مین بہت بڑا تھا۔
جب وہ سب جمع ہو گئے مین نے انکو یہ اڈریس کیا میرے جگری دوستو اور سچے وفادار میرے بیکنٹھ باشی
آقا کے ملازمون کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو یقیناً کرتے ہو پھر جو کچھ تم کرتے ہو وہ ہرگز میری نارضگی کا باعث
نہ ہوگا۔ دل دکھانا ایسا برا ہے کہ اس سے زیادہ برائی عقلانے کوئی بھی تسلیم نہین کی ہے مین جانتا ہون کہ
دشمن کا بھی دل دکھانا سخت کفر ہے نہ کہ ایسے شخص کا کہ جو تمہارا دلی خیرخواہ ہو اور تم بھی اسے اپنا خیرخواہ
اور دوست ہی خیال کرو جس بھروسہ اور اطمینان سے مین اڈریس کر رہا ہون اس سے زیادہ بھروسہ
مجھے امید ہے کہ تم اسپر کاربند ہو گے اور کبھی ایسی بات نہین کرنے کے کہ جو میری نارضگی کا باعث ہو۔
(آوازین آئین کہ نہین نہین ہرگز نہین) چند ہی مہینے مجھے تمھارے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوئے گذرے ہین
لیکن اس تھوڑے سے عرصہ مین جہانتک مین خیال کر سکتا ہون بشرطیکہ مین اپنے خیال مین صحیح ہون مین نے
اپنی راحت پر تمھاری راحتون کو ترجیح دی ہے اور ہمیشہ یہی خیال رہا ہے کہ کسی طرح سے تمھین ظاہر نہو کہ یہ
ہمپر حکومت کرنے آیا ہے بلکہ ہمارے ساتھ دوست بنکر رہنے آیا ہے۔ ایک ایک بھائی راجپوت کی وقعت اور
خوشی کی مین نے اسی قدر حفاظت کی ہے جتنی کہ مین اپنی کر سکا۔ الحمد للہ کہ اپنی اس وضع اور برتاؤ کا اثر
مین تمھاری صورتون پر دیکھتا ہون اور اپنے قلیل زمانہ کی مختصر تاریخ تمھاری آنکھون سے پڑھتا ہون
مین تم سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہون کیا تم اسپر کاربند ہو گے میری اس درخواست سے وہ بہت خوش
ہوے بظاہر میری تقریر سے وہ یہ سمجھے کہ مین اپنی حکومت صوبہ اودھ مین چاہتا ہون انھون نے بہت زور
زور سے کہا کہ آپکے حکم کی تعمیل مین اگر جانین بھی ضائع ہو جائینگی ہمین ناگوار نہ معلوم ہوگا۔ جب انکو
مین نے اتنا مضبوط کر لیا تو پھر اپنی تقریر کا رخ اس طرف پھیرا۔ میرے جان نثار دوستو اور میرے اصلی

عمرو عیار آلہ آبادی فوجی افسر فرن کو ایڈریس کرتا ہے



خیرخواہو۔ میں ایک ایسے امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جو تمھارا اوڑھنا بچھونا ہے اور صرف اُسے تم اپنا سبب بقائے وقعت و عزت حتیٰ کہ دھرم خیال کرتے ہو۔ وہ یہ ہے کہ جس آقا کا ہمنے نمک کھایا ہے اُسکی بجاآوری حکم ہمپر ایسی فرض ہے اور اُسکے فرمان کی حفاظت ہمیں ایسی کرنی چاہیے کہ جیسے ہم اپنے ناموس کی کرتے ہیں۔ میں مہاراجہ پٹنہ بیکنٹھ باشی کا ادنیٰ خادم تھا۔ نہ میں نے مہاراجہ مرحوم کی ایسی کوئی قابل خدمت کی نہ کہیں پسینہ کی جگہ خون بہایا۔ مگر پھر بھی اپنی عنایت و نوازش سے مہاراجہ مرحوم نے میری اس قدر قدر افزائی کی کہ صوبہ اودھ کا گورنر مستقل طور پر مطلق العنان بنا دیا۔ اب ایک نازک و اہم معاملہ درپیش ہے اور وہ یہ ہے حیف صد حیف کہ مہاراجہ پٹنہ کا بے وقت انتقال اور پھر کسی مستحق کنور کا پٹنہ کی گدی پر متمکن ہو جانا بیشک میرے بعض خیرخواہوں کو نازیبا معلوم ہوا ہوگا۔ نہیں بلکہ ہمارا فرض یہ ہے کہ گدی پر کوئی شخص بیٹھے ہم اُسے اپنا مہاراجہ ہی تسلیم کریں کیونکہ ہم اُسکی عزت نہیں کرتے بلکہ گدی کی وقعت قائم رکھتے ہیں۔ اب یہ حکم نئے مہاراجہ کا میرے لیے آیا ہے میری شرافت۔ نجابت اور وفاداری اسی کی شاہد ہے کہ میں بہت آمادگی سے اُسپر عمل کروں اور نہایت شوق سے اس حکم کا خیر مقدم کروں کہ جتنا میری قدرت میں ہو مجھے کامل طور سے یقین ہے اور اس امر کو خوب جانتا ہوں کہ اُس کے خلاف کارروائی میرا سبب رنج اور باعث توہین ہوگا اس لیے مجھے امید ہے کہ آپ نہ میری تکلیف دہی گوارا کرینگے اور نہ میرا رنج۔ یہ شورش اور آمادگی جس کا سبب صرف آپ کی محبت و الفت کا تقاضا ہے ابھی فرو ہو جانی چاہیے۔ میری اصلی خوشی اور دلی وفاداری اگر ہے تو صرف اسی پر ہے کہ میں ابھی فراخ دلی سے گورنری کا چارج حامل فرمان شاہی کو دیدوں۔ میری اس تقریر نے سب کو بے حس کر دیا اُنکے وہ جوشیلے خیالات کہ ہم عمرو عیار کو ہرگز نہ جانے دینگے اور مستقل حاکم بنائیں گے سب جاتے رہے مایوس ہو کر انھوں نے سر نیچے کر دیے اور کچھ نہ کہا۔

میں۔ باصرار۔ میری خوشی یہ ہے کہ تم سب ایک زبان ہو کر کہو کہ ہمیں یہ امر منظور ہے۔ میری یہ بات سنکر ایک نوجوان لڑکا راجپوت کا اُٹھا اور یہ گویا ہوا۔ ہم نے تلسی کی پتیاں منھ میں لے کر قسمیں کھالی تھیں کہ جب تک ہم صوبہ اودھ کا آپکو مستقل حاکم نہ بنالیں گے ہمیں گھروں میں آرام سے بیٹھنا حرام ہے مگر خیر جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ میری ناراضگی کا باعث ہوگا اس لیے مجبوراً آپکے حکم کی تعمیل کرنی لازم آئی۔ اس نوجوان کی تائید کئی سرداروں نے کی۔ میری تقریر نے اُنھیں کچھ ایسا

خوب بنا دیا تھا کہ سوائے ہان ہان کے اور کوئی کلمہ نہ تھا۔ ہر شخص میری نمک حلالی اور وفاداری کی تعریف کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ ضرور کوئی دیوتا ہے جو اس صورت میں ہندوستان میں آیا ہے۔ بھلا کیسا ہی پارسا اور متقی شخص ہو یہ بہت مشکل ہے کہ ایک عظیم الشان سلطنت کو صرف نمک کا پاس کر کے ٹھوکر مارے اور ذرا توجہ کی نظر سے نہ دیکھے۔ قصہ مختصر یہ کہ میں نے تمام سلطنت کے کاموں کا دو دن میں چارج دیا اور ہر معاملہ کو خوب سمجھا دیا۔ میں اس ماتم کو نہیں بیان کر سکتا کہ جو آنہ آبلو چھوڑنے پر ظہور پذیر ہوا تھا بڑے بوڑھے بچے سب میرے لیے روتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ عمرو عیار آپ ہمیں تنہا چھوڑ کر نہ جائیں۔ اگر کوئی کسی کا چہیتا مر جاتا ہے تو اسکے لیے اتنا نہیں روتا جتنا کہ آنہ آبادی میرے لیے زاری و بکا کر رہے تھے جس قدر میرے پاس اسباب تھا وہ سب میں نے اپنے پاس کے دوستوں میں تقسیم کر دیا ہاں کچھ زر و جواہر اور نقد روپیہ خرچ راہ کے لیے ضرور اپنے ساتھ لے لیا ایک گھوڑا جسپر ہمیشہ میں سوار ہوتا تھا وہ اور ایک اور ممتاز گھوڑا رانی کے لیے لیکر سیدھا تنہا پیاری رانی پدمنی کے پاس آیا جس وقت اس جھنڈی میں میں پہونچا ہوں رانی زانو پر سر رکھے ہوئے بیٹھی تھی۔ نہ بستر تھا جسپر وہ آرام کرتی نہ کھانے کا سامان تھا کہ جو اسکی کسی قدر قوت کا باعث ہوتا۔ جوں ہی اُسنے میری قدموں کی آہٹ سنی اُسنے آنکھ اٹھا کر دیکھا دیکھتے ہی نہال ہو گئی اور خوشی کی حالت میں اٹھ بیٹھی۔ اُسوقت میں اور رانی ہی تھی تیسرے شخص کا پتہ بھی نہ تھا۔

رانی۔ مجھے امید نہ تھی کہ تم آؤ گے۔ ایک تو میں نے سنا تھا کہ لوگ آمادۂ فساد ہیں وہ آپکے رکنے کے لیے آمادگی ظاہر کر رہے ہیں دوسرے آپکو غیر معمولی دیر لگ گئی تھی۔

میں۔ گھگیا کر۔ چونکہ میں آپ سے وعدہ کر چکا تھا اور یہ بھی عرض کر چکا تھا کہ آپکی ہمرکابی ہی میں نصف جہان کی حکومت خیال کرتا ہوں بیشک تمام سردار مجھے مستقل حاکم بنانے پر آمادہ تھے لیکن میں نے یہ سخت بے ایمانی اور نمکحرامی سمجھی اور اگر یہ بھی میں تسلیم کر لیتا۔ ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند۔ مگر رانی صاحبہ آپکی خدمت کا شرف پھر کسکو ملتا۔ میری ان باتوں اور ایسی طبیعت سے وہ نہ صرف خوش ہوئی بلکہ اُسے آئندہ مجھسے نئی نئی امیدیں ہو گئیں اور اسے یقین ہو گیا کہ ایسے شخص کی ہمراہی برکت دہ ہے۔ اُسوقت اُسکے زردی مائل چہرہ پر کچھ بشاشی کی جھلکی چمکنے لگی تھی۔ گو وہ اُس دن سے نہایت کمزور معلوم ہوتی تھی جس دن کہ میری اُسکی پہلی ملاقات ہوئی ہے گو جسم ویسا ہی گول آنکھیں اُسی طرح سے ابھری ہوئی تھیں چہرہ پر افسردگی کا نور بھی کسی قدر کم ہو گیا تھا مگر آواز نہایت ضعیف ہو گئی تھی اور باتیں کرنے میں ہانپے جاتی تھی میں نے خوب

غور کے بعد تاڑ لیا کہ اُسنے دو دن سے کچھ نہ کھایا نہ پیا یہ تین دن ہوے اس چھتری میں صبح دنمیری راہ دیکھتی رہی ہر دن منتظر
کے لیے بھی ادھر اُدھر پانی پینے یا جنگلی پھلوں سے پیٹ بھرنے کے لیے نہیں نکلی۔ میرے اس متحیرانہ دیکھنے کو
وہ پہچان گئی اور میرے مشتاقانہ سوال کا مختصر یہ جواب دیا وہ جو معنی خیز مگر دو لفظی ہوتا ہے۔

میں۔ جانتا ہوں تین دن سے گیہوں کا دانہ بھی آپ کے منھ میں اُڑ کر نہیں گیا ہے۔

پدمنی۔ آپ کی راہ دیکھ رہی تھی۔ یہ جواب پدمنی نے ایک ایسی شرمگین حالت میں دیا اور جواب
دیتے وقت یہ معلوم ہوا کہ اس بات کا اقرار کرنا کہ میں نے تین دن سے نہیں کھایا ہے اور اپنا احسان
جتانا اسے ناگوار معلوم ہوا۔

میں۔ آپ اس گھوڑے پر سوار ہو جائیں آگے کسی بستی میں چلکر ناشتہ کر لیں گے۔

ناظرین فسانہ کو تعجب ہوگا جب میں رانی کے پاس آنے کا وقت پورے چار بجے صبح کے بتاؤنگا۔ اِلہ آبادی
سرداروں نے مجھے کئی میل تک پہونچایا میں نے اُن میں سے ایک سے بھی یہ نہ کہا کہ اس جانب جاؤنگا۔ جب وہ
پہونچا کر چلے گئے تو میں رانی کے پاس آیا۔ چاندنی خوب زور شور سے چٹک رہی تھی ایسی صاف چاندنی تھی کہ
اُس وقت دور ہی تک کا آدمی جہانتک نظر کام کر سکتی ہے صاف معلوم ہوتا تھا۔ ہوا خنک اور صحت بخش دھیمی
دھیمی رفتار سے چل رہی تھی۔ مگر وادرے انتظار کہ ایسی حالت میں بھی غنودگی کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

رانی۔ یہ مظلوم بے زبان جانور ہمارا کہاں تک ساتھ دینگے ان کو تو یہیں چھوڑ دینا چاہیے۔

میں۔ اس غرض سے میں ان بے زبان جانوروں کو لیکر نہیں آیا ہوں کہ یہ ہمارا ساتھ ہمارے پورے
سفر میں دینگے بلکہ صرف یہ غرض ہے کہ ہند کی عملداری تک انھیں ضرور اپنے ہمراہ رکھکر ان سے مدد لینی چاہیے۔

رانی گو تین دن کی بھوکی پیاسی تھی لیکن واہ ری ہمت کہ مستعدی سے گھوڑے پر سوار ہو گئی اور میرے
ساتھ دوگامہ کا ایک گامہ کرتی ہوئی روانہ ہوئی۔ میں سخت شرمندہ تھا کہ میرا پیٹ تو بھرا ہوا ہے اور یہ صرف
میرے سبب سے تین دن سے بھوکی ہے مگر بد قسمتی سے ہم نے پندرہ بیس کوس بھی طے کر لیے تھے جب بھی
کوئی بستی نہیں دکھائی دی۔ ٹھیک دوپہر کے دو بج گئے تھے اور ہم ہنوز صرف کسی بستی کی تلاش میں رستہ
طے کیے جاتے تھے۔ راہ میں نہ تو کہیں ٹھہرنے کو جگہ ملی اور نہ کوئی چھوٹی موٹی بستی ملی کہ جہاں اپنے جانوروں
کو بھی دم دیتے اور آپ بھی آرام کر لیتے۔ خدا خدا کر کے جب کوئی چار بجے ہونگے تو ہمیں بہت دور پر دھواں
اُٹھتا ہوا معلوم ہوا۔ بیچاری رانی کو چوتھا دن بغیر کھائے ہو گیا تھا اسپر گھوڑے کی سواری کی تکان

رستہ کی گرم گرم لوئین۔ سمی ہواؤن کے جھوکے بگولون کا متواتر حملہ آور ہونا۔ ادھر آفتاب کی جھنجھلا جھنجھلا
تیز کرنون کا پتھرون پر آتش خیزی سے ٹپکنا اور پھر پتھرون سے شعلے پیدا ہونے اچھے اچھے مستقل مزاجون
کو بیکار کرنے والے تھے مگر مرحبا و صد مرحبا پدمنی پر کہ وہی خندہ پیشانی بنی رہی اور جس لہجہ مین اول دن سے
گفتگو شروع کی تھی اُسی روش پر تقریر کا سلسلہ جاری رہا ہان یہ مین ضرور کہونگا کہ اُسکی آواز بہت کمزور
پڑ گئی تھی اُس مین اسکا کچھ اختیار نہ چل سکتا تھا یہ ایک فطرتی امر تھا غرض نہایت جان کندنی اور
سکرات الموت کی حالت مین ہم نے اُس بستی کو لیا۔ اُس بستی مین شدر فرقہ کے لوگ بستے تھے۔ یعنی وہ
قومین کہ جنکو برہمنون نے ارذل قرار دیدیا تھا اور جنکے ہاتھ کا کھانا پینا تو کجا قریب بیٹھنا بھی کفر سمجھا جاتا تھا
جون ہی ہم دونون گھوڑون پر سوار وہان پہونچے تو غول کے غول کے ہماری صورتین دیکھ دیکھکر بھاگنے لگے
اور دور دور جاکر سجدے کرنے شروع کر دیے۔ مین انکی یہ صورت اور طرز معاشرت دیکھکر سخت متحیر ہوا کہ یہ
کیا بات ہے یہ لوگ انتہا درجہ کے خائف معلوم ہوتے ہین کہ ہمین دیکھ دیکھکر بھاگ رہے ہین ضرور کوئی
ظالم زبردست کا ظلم اُٹھائے ہوئے ہین۔ ایک مکان کے آگے رانی ٹھہر گئی مین نے بھی وہین گھوڑا ٹھہرا لیا۔

رانی۔ مسکرا کر تم سمجھے کہ یہ لوگ کیون بھاگ رہے ہین اور اس قدر کیون اطاعت ظاہر کرتے ہین۔

مین۔ نہین رانی صاحبہ مین نہین جانتا مین سخت متعجب ہون کہ پردیسیون سے یہ کیون اسقدر بھاگتے ہین

رانی۔ نہین یہ کوئی بات نہین ہے کہ اجنبیون کو دیکھکر بھاگین بلکہ انکی اس عاجزانہ حالت کا سبب دوسرا ہے
جو مین تم سے بیان کرونگی۔ پہلے مجھے بہت جلد پانی پلا دو میری حلق مین کانٹے پڑے جاتے ہین اور میری
زبان خشک ہوئی جاتی ہے۔ مین گھوڑے پر سے اُتر کر اُس مکان مین دوڑ گیا اور اُنسے پانی مانگا۔ پہلے تو
اُنہین پانی دینے مین کچھ خوف سا معلوم ہوا لیکن مجھے رانی کی جان کا پاس تھا ایک ظرف جو قریب ہی
ٹھنڈے پانی کا بھرا ہوا رکھا تھا اُٹھا لایا اور رانی کی خدمت مین پیش کیا۔

رانی۔ بہت آسانی سے تم پانی لے آئے یہ سخت تعجب کی بات ہے۔ یہ کہکر چند گھونٹ پانی کے رانی نے پیے اب اسکی
آواز مین طاقت آئی صورت پر بھی سرخی سی دوڑ گئی گویا کسی نے تازہ جان اُسکے جسم مین پھونکدی۔ پھر مین نے
تھوڑا سا پانی پیا۔ جب ہم پانی پی چکے تو جو لوگ ہم سے بھلگے بھاگے پھرتے تھے وہ سب ہمارے پاس نہایت
عجز سے آئے اور اُنھون نے اپنے سر ہمارے پیرون پر رکھدیے۔ پھر وہ ہمارے لیے کھانا لائے ہمنے پیٹ بھر کر
کھانا کھایا۔ ایک موزون قیامگاہ ہمارے لیے تجویز ہو گئی تھوڑی دیر کے بعد وہ سب چلتے بنے۔ صرف مین

اور پیاری تنہا رہ گئے

میں - رانی صاحبہ اب تو آپ آرام فرمائیں پر بستر نے چاہا تو کل باتیں کرینگے - رانی کی آنکھوں میں نیند بھر رہی تھی میری درخواست نے اور بھی اُسے سہارا دیا اور وہ نہایت اطمینان سے پڑکر سو رہی دو تین آدمیوں کو میں نے اپنے گھوڑے سپرد کر دیے اُنھوں نے اُنکی چپی وغیرہ کی اور رسید وغیرہ کھلایا - جانور جب کھا پی چکے تو میں بھی سو رہا -

## ستائیسواں باب

### ڈاکو

ہم دونوں ایسی سرخوش نیند میں رات بھر سوئے کہ جیسے کوئی گھوڑے بیچکر سوتا ہے صبح کو جب تک آفتاب نے اپنے عظیم الشان دورہ میں سے ایک آٹھواں حصتہ طے نہیں کر لیا ہم دونوں بیدار نہیں ہوئے جب ہم اُٹھے تھوڑی دیر کے بعد ہمارے لیے نفیس نفیس کھانے لائے گئے ہم دونوں نے مجبکر کھانا کھایا اب ہماری طبیعتیں گمن تھیں دل کی تو خبر نہیں لیکن دونوں کی ظاہر صورتوں سے ایک ناظر اندازہ کر سکتا تھا کہ انھیں کوئی فکر نہیں ہے اور یہ اپنی حالت میں خوش ہیں - میری اگر کوئی پوچھے تو میں پیاری مریم یوسف اور شہزادی سیمیس کو بھول گیا تھا علیٰ ہذالقیاس یہی حالت رانی کی بھی معلوم ہوتی تھی اُسکا دل میری ہمراہی میں بٹ گیا تھا اور وہ ایک ایسے شخص کے ساتھ رہنا پسند کرتی تھی کہ جو اسکا نہ صرف خادم ہی تھا بلکہ اُسپر اپنی جان فدا کرتا تھا - گو میں زیادہ لکھا پڑھا نہ تھا لیکن پھر بھی مجھے تجربہ اس قدر ہو گیا تھا اور مختلف قسم کی حکایتیں اتنی یاد تھیں کہ میں کسی وقت رانی کا خیال دوسری طرف رجوع نہیں ہونے دیتا تھا پیاری اور بہت پیاری رانی کی فصاحت میں کیا بیان کروں تازہ تازہ دلچسپی اسکے ہر ہر لفظ سے میرے دل میں پیدا ہوتی تھی - پیاری رانی خلیق اس درجہ کی تھی کہ بیان نہیں کیا جاتا میں نے اپنی عمر میں آج تک ایسی شیریں بیان نہیں دیکھی کیسا ہی رنجیدہ اور مغموم شخص ہو وہ باتوں میں اپنی طرف مخاطب کر لیتی تھی -

میں - کیا آپ معاف کریں گی اگر میں آپ سے یہ عرض کرونگا کہ شدر فرقہ کون ہے - اور یہ لوگ ایسے خائف کون ہیں -

رانی - ہاں یہ میں بہت خوشی سے بیان کرونگی تمھیں سکندر اعظم کی تاریخ یاد ہوگی کہ جب وہ ہند پر حملہ آور ہوا تھا اسکی فوج کی کیا حالت تھی اور وہ کس اولوالعزمی سے ہند پر حملہ آور ہوا تھا - ہمارے بھائی بندوں نے

کئی جنگوں میں اسکے چھکے چھڑوا دیے تھے اگر ہمارے تمہارے راجہ صلح نہ کر لیتے تو کب ممکن تھا کہ سکندر یا اُسکا کوئی ساتھی جان بچا کر واپس جاتا۔ ہمیں جو کچھ کسی قدر شکست حاصل ہوئی تھی وہ صرف ہماری کم عقلی کی وجہ سے ورنہ سکندر کا کیا منہ تھا کہ وہ ایک مقابلہ بھی کر سکتا۔ ایک برہمن جو ہمارا راجہ پورو جسکو یونانیوں نے پورس لکھا ہے۔ بہت منہ چڑھا تھا۔ ہاں پہلے اسکے کہ میں جنگ کی کیفیت بیان کروں جس مقام پر جنگ ہوئی تھی وہ بیان کرتی ہوں سکندر اعظم اپنی جان نثار فوج سے دریائے جہلم کے عبور کرنے کو گجرات پہونچا۔ (یہ وہ مقام ہے کہ جہاں ۱۸۴۹ء میں انگریزی سپاہ نے سکھوں کو ایک خونخوار جنگ کے بعد شکست دی تھی) جوں ہی یہ خبر ہندوستان کے راجاؤں کو پہونچی وہ سب اکھٹے ہو گئے لیکن یہ ہم افسوس سے سنو گے کہ اسوقت نااتفاقی کا بازار خوب گرم ہو رہا تھا تین سو بیس راجہ اپنی اپنی فوجیں لیے ہوئے آمادۂ پیکار تھے۔ ایک شب بہت بڑا جلسہ ہوا سب راجہ باہم جمع ہوئے پہلے کباب اُڑے بعد ازاں شراب کے دور چلے۔ پھر حملہ کا مشورہ ہوا۔ کوئی راجہ موافق نہ تھا کہ پورو کو اپنا افسر بنا کر سکندر اعظم کے مقابلہ میں مستعد کیا جائے۔ مگر پورو صرف اپنی نامآوری پر ضد کرنے لگا۔ راجپوتوں نے دیکھا کہ یہ ضد کیے جاتا ہے اگر ہم اسکا کہنا نہ مانینگے تو ابھی جنگ ہو جائیگی اور جب ہماری نااتفاقی کی خبر خصم کو معلوم ہو گی وہ بہت آسانی سے چیرہ دست ہو جائیگا۔ غرض بڑی بحث کے بعد پورو سب کا افسر بنایا گیا۔ پورو کی عمر اُسوقت تیس برس کی تھی یہ جیسا ناتجربہ کار تھا اُسی قدر کم عقل تھا ضدی اس بلا کا تھا کہ جو کچھ سمجھ میں آجاتا تھا جہان اُلٹ جائے مگر اپنی بات سے درگذر نہ کرتا تھا صرف اسکی نکیل ایک برہمن دیندا نامی کے ہاتھ میں تھی وہ جو کچھ چاہتا تھا کرا لیتا تھا جب سب راجپوت مشورہ کر کے چلے گئے تو پورو کی اور برہمن ویندا نامی کی مفصلۂ ذیل باتیں ہوئیں جن سے معلوم ہو گا کہ اگر حکمت سے ہندو جنگ کرتے تو سکندر کبھی میدان جنگ سے بچکر نہ جاتا۔ گویا دوسرے دن جنگ ہو گی۔ اِدھر یہ سب ٹھکر گئے اور اُدھر ویندا برہمن آموجود ہوا۔

پورو۔ تم نے دیکھا کہ میں نے اپنے کو کس طرح سب سے اعلیٰ قرار دیا۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ اگر راجاؤں نے میری بات کو نہ مانا تو میں ہرگز میدان جنگ میں نہیں جانے کا اور نہ سکندر سے جنگ کرونگا بلکہ اپنے ملک کو واپس پھر کر چلا جاؤنگا۔

ویندا۔ یہ حضور نے بڑی حکمت سے کام نکالا۔ میری تو یہ رائے تھی کہ اگر سب ہمارا راجہ نہ مانتے تو تم یہ کہتے کہ مجھ سے جنگ کے لیے مستعد ہو جاؤ بعد ازاں سکندر کے مقابلہ میں صف آرائی کرنا۔

پورو۔ ہان ہان یہ بھی میرا ارادہ تھا۔ کہ اگر کوئی راضی نہو تو مین یہ بھی کر گذرون۔ وجہ کیا جو مین مہاراجہ نہ بنایا جاؤن مدت سے میرے بزرگ ہندوستان کے مہاراجہ ہوتے چلے آئے گو اب کئی صوبے اپنی سرکشی سے علیحدہ ہو گئے ہین ہو جائین ہماری وہی حالت رہے گی اور ہم کبھی دیگر کام نہ کرینگے۔

ویندا۔ حضور مہاراجہ یہ مستقل مزاجی اور حوصلہ کا صدقہ ہے کہ حضور نے پھر اپنی آبائی رسم کو جگا دیا اور عجب حکمت سے سب کو اپنا مطیع بنا لیا۔ یہی چاہیے تھا۔

پورو۔ میرا ارادہ ہے کہ اپنے دونون جیشون کو ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ سوار دیکر یکلخت حملہ آوری کے لیے حکم دیدون۔ تاکہ دشمن کو ہوش نہ رہے اور وہ سٹ پٹا جائے۔ میری یہ رائے ہے اور اُسکی مخالفت میرے تمام راجاؤن نے کی ہے۔ مہاراج آپ صلاح دین کہ کیونکر حملہ کیا جائے۔ یونانی کچھ ایسے بہادر نہین ہین کہ ہمارے جانباز راجپوتون کے سامنے ٹھہرین۔

ویندا۔ حضور یہ آپ کی رائے بہت درست ہے۔ اسوقت ہمارے پاس سات لاکھ بارہ ہزار فوج ہے جو ساٹھ ساٹھ کوس کے پھیر مین پڑی ہوئی ہے۔ سکندر کی تھکی ہوئی اور ماندہ سپاہ نہ اُنکو یہان کی آب و ہوا موافق پھر وہ کیونکر جنگ کر سکتے ہین۔ میری یہ بھی مرضی ہے کہ پہلے سکندر اعظم کو صلح کا پیغام بھیجا جائے جب وہ غافل ہو اُسپر یکایک حملہ کر دیا جائے۔

پورو۔ یہ رائے نہایت ناموزون ہے دھوکا دہی ہمین زیبا نہین ہے اگر یہ بھی فرض کیا جائے کہ ہم اُسپر فتح حاصل کر لین گے لیکن ہمارا نام تمام عمر کے لیے بدنامی سے مشہور رہے گا اور لوگ یہ کہین گے پورو نے اپنے ایک مہمان خصم کو دھوکے سے مارا۔ پیارے عمرو عیار یہ بھی غنیمت تھا کہ اس حماقت اور جہالت پر یہ خیال تھا۔ یہ سنکر ویندا خاموش ہو رہا اور اب جنگ کی بے تکی اور بیہودگی باتین بیان ہونے لگین۔

ویندا۔ جانب شرق ہماری ایک لاکھ فوج تعینات ہے صبح ہوتے ہی حکم کیا جائے کہ وہ یکلخت ٹوٹ پڑے

پورو۔ مگر یہ بات اور راجہ تسلیم نہین کرتے کہ وہ چاہتے ہین کہ سکندر کی فوج کا وزن دیکھ کر پھر اُس سے جان توڑ کر لڑا جائے۔

ویندا۔ اجی حضور کہین کوئی ٹل ملا نہ جائے آپکو مختلف وقتون کا سامنا کرنا پڑیگا۔ جو کچھ آپکی رائے مین آئے آپ کیجیے اور جو کچھ اُنکے جی مین آئے وہ کرین۔ پھر جو کچھ نتیجہ ہو گا دونون دیکھ لین گے۔

یہ مشورہ لیکر پورو بہت خوش ہوا اور کہا کہ یہ بات بہت درست ہے علی الصباح مین اُنھین اجازت دیدونگا

که جو کچھ اُنکا جی چاہے وہ کرین - آن دونون کی تو یہ صلاح ہوئی اور ادھر وہ سب راجہ ایک جگہ جا کر دوبارہ جمع
ہوئے انھین پورو کی ناتجربہ کاری کا بہت بڑا خیال تھا وہ جانتے تھے کہ یہ کچھ نہ کچھ اپنی حماقت سے ضرور گل
کھلائیگا - ایک نوجوان راجپوت کے سپوت نے جسکی ہنوز مسین بھی نہ بھیگی تھین اُٹھکر یہ کہا - جو کچھ آپ
صاحبون نے باہم فیصلہ کر کے پورو کو اپنا حاکم مقرر کیا ہے عین صواب ہے - گو میری عمر سولہ سترہ برس سے زیادہ
نہین ہے اور مین نے زمانہ کے تجربہ کا بہت کم حصہ لیا ہے لیکن پھر بھی جو کچھ میری راے مین مہاراجہ پورو کو اپنا
سرتاج بنانے کی نسبت آیا ہے بیان کرتا ہون میری تقریر سے آپ یہ ہرگز نہ سمجھ جائین کہ مین یہ اعتراض کرونگا
کہ مہاراجہ پورو کو کیون اپنا پیشوا قبول کر لیا مین صرف جنگ کے طریقون پر بحث کرونگا وہ جنگ جو چند
گھنٹے کے بعد درپیش ہوگی یعنی ہمین کیونکر جنگ کرنا چاہیے اور کن کن پہلوؤن پر لڑائی چھیڑنی مناسب ہوگی
نوجوان کی اس بات پر سب نے نہایت توجہ مبذول کی اور ایک بوڑھا راجپوت جسکی عمر اسّی برس سے
تجاوز کر گئی تھی یہ گویا ہوا - پیارے او بہت پیارے نوجوان اور اپنی مان کے ایک ہی بیٹے جو کچھ تو اپنی سلیم
عقل سے جنگ کے اُتار چڑھاؤ بیان کریگا ہمارا فرض ہے کہ ہم بہت غور سے سنین اور اگر وہ باتین عمل کرنے
کے قابل ہون تو اُنپر جان لڑا دین - ہان جب تو بیان کر چکیگا تو مین تجھے اُسکے سبب بیان کرونگا -
کہ کن کن اسباب سے ہم نے پورو کو اپنا پیشوا بنایا ہے اور کن کن وجوہ سے ایسے خودرائے کو جو نہ صرف
کم عقل ہے بلکہ ضدی بھی ہے اپنا سردار بنا کر سکندر سے ہمنبرد ہو گئے - یہ سنکر نوجوان جنگ کے اُتار چڑھاؤ
بیان کرنے لگا اور حملہ کرنے کا رخ جانب شرق بتایا مگر اس نوجوان نے سکندر کے عزم کی بابت
جو کچھ بیان کیا وہ ایسا تھا کہ گویا سکندر نے صلاح لیکر اُس سے کارروائی کرنے کا قصد کیا تھا
نوجوان کہنے لگا کہ جانب شمال تھین تو بھی بہت چھیڑ معلوم ہوتی ہے اور کہین کہین دور دور کے فاصلہ
پر ایک آدھ کمپنی کھڑی دکھائی دیتی ہے لیکن مجھے کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہے مجھے یقین ہے کہ
ان چھدرے چھدرے سپاہیون کے پیچھے ضرور بے تعداد فوج ہے جو پہلا وار دیکر حملہ آور ہوگی گو اسوقت
اُنھون نے بظاہر دھوکا دینے کے لیے اس مورچہ پر اتنا زور نہین دیا ہے لیکن یقیناً یہ ادھر سے ضرور
حملہ آور ہونگے ان چھدرے چھدرے سپاہیون کے پیچھے مجھے یقین ہے کہ فوج کثیر پوشیدہ ہے انکے مورچے
کچھ ایسے بیڈھنگے مٹی کے ڈھیرون کے بنے ہوے ہین کہ یکایک کسی کو شبہ نہین ہوتا کہ یہ فوجی مورچے ہین
گو نوجوان کی یہ راے اُس وقت قابل التفات نہین تھی لیکن جب بھی سب نے تحسین کی

دربہت خوش ہوئے نوجوان کی اس عاقلانہ اور مستعدانہ رائے زنی پر چاروں طرف سے آفرین کی
بوچھار ہوئی۔ اور تمام سپہ سالاروں نے اقرار کیا کہ ہم ہر وقت اس رخ پر زور دیتے رہیں گے اور کبھی اس
ترکیب وہ مورچے سے غافل نہ ہونگے۔ یہ سنکر نوجوان راجپوت بیٹھ گیا پھر ایک بوڑھا اٹھا اور وہ یہ بیان
کرنے لگا کہ ہم نے پورو کو خاص اس وجہ سے اپنا پیشوا بنایا ہے کہ ہمیں اسکے تیور جلے ہوئے معلوم ہوتے
تھے ہم جانتے تھے کہ اسکا مشیر بندا برہمن نہایت شریر اور بری صلاح دہندہ ہے اگر ہم ذرا چوک گئے چڑا کر جنگ لیکے
یقیناً وہ ہم سے جنگ کرنے پر آمادہ ہوگا اور پھر ہمارے مخالف کو چیرہ دستی حاصل کرنے کا بہت اچھا موقع
مل جائیگا ہلدی لگے گی نہ پھٹکری وہ باتوں ہی باتوں میں پھر فتح حاصل کرلیگا۔ بوڑھے کی اس بات نے
نوجوان معترض کے دل پر اثر کیا اور وہ سمجھ گیا کہ جو کچھ یہ بوڑھا پورو کی بات کہتا ہے سب صحیح ہے۔ یہ جلسہ
بعد ازاں برخاست ہوا۔ پیارے عمر عیار میں تمہارا اس مشہور واقعہ کو بیان کرکے زیادہ وقت لینا نہیں
چاہتی صرف مختصر الفاظ میں اتنا اور بھی کہنا چاہتی ہوں کہ دوسرے دن جب جنگ ہوئی تو ہر حملہ میں
ہماری ہی فتح ہوتی ہوئی دکھائی دی اگر کم بخت پورو سہ پہر کو اپنے باڈی گارڈ کے ساتھ بے قاعدگی سے
حملہ ور نہ ہوتا تو ہم میدان خصم لے ہی چکے تھے۔ جو کچھ ہمیں یعنے تمام راجپوتوں کو اس جنگ میں ذلت حاصل
ہوئی وہ سب برہمنوں کے صدقہ میں اگر برہمن راجاؤں کی رائے میں دخیل نہ ہوتے تو محض ناممکن تھا کہ
سکندر یوں فتح کا نشان اڑاتا ہوا اپنے ملک کی طرف گھوڑے کی باگ پھیرتا۔ اتنے طول وطویل بیان
سے میری صرف یہ غرض تھی کہ میں تمہیں شدر فرقہ کی کیفیت سے بخوبی آگاہ کروں۔ برہمنوں نے دیکھا کہ
ہمارا تنزل ہوتا چلا ہے اور لوگوں کی نگاہوں سے ہم گرتے جاتے ہیں انھوں نے فوراً خدا کی مخلوق کی چار
قسمیں کردیں جن میں سے سب سے زیادہ شدر فرقہ کو ارذل رکھا اور سب سے افضل اپنے کو تسلیم کیا اور
پھر ارذل ہی بناکر انھیں نہیں چھوڑ دیا بلکہ انپر طرح طرح کے مظالم توڑنے شروع کیے بھلا تم بھی اسے
خیال کرسکتے ہو یہ بھی کوئی انصاف ہے کہ اگر ایک برہمن سو شدروں کو قتل کر ڈالے تو قانون ملکی یا قانون
مذہبی۔ یا قانون مجلسی یا قانون تمدن برہمن سے خون بہا نہیں لے سکتا پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ
ایسی ظالم قوم آزادی اور قوت سے حکمرانی کرسکے گی۔ ایکدن وہ آئیگا کہ یہ ہندوؤں کی برائے نام سلطنت
بھی نہیں رہے گی اور جو خونی عزت کہ برہمن کی اب قائم ہے یہ بھی بالکل مٹ جائے گی۔ پدمنی کی یہ
باتیں جو واقعات سے بھری ہوئی تھیں اور جن میں صداقت جلوہ دے رہی تھی مجھے بھلی معلوم ہوئیں

اور مین اسکی فصاحت وبلاغت کا اس درجہ کا معترف ہوا تھا کہ میری طبیعت مجھے رستہ دے سکی پدمنی کی
گفتگو کا بیان خاتمہ ہوگیا پانچ چار دن تک ہم دونون وہان رہے پھر پدمنی کی صلاح سے آگے کی طرف روانہ ہوئے
ناظرین فسانہ کا سفر کے طول و طویل حالات بیان کرکے مین کبھی وقت نہ لونگا صرف ایک ضروری واقعہ کی طرف توجہ
دلاتا ہون جسنے نہ صرف مجھے ہلاک ہونے کے قریب پہونچادیا بلکہ ایسا تیر کا یہ کلیجہ پر بیٹھایا کہ جب تک زندہ پدمنی
سے ملی وہی حالت رہی۔ ہم دونون نہایت خوش وخرم مالوہ مین سفر کررہے تھے مجھے ہندوستان کے اور
حصص سے مالوہ کا ملک نہایت خوشنما اور زرد وتازہ دکھائی دیا یہان کی آب وہوا خوشگوار تھی اور یہان کے
آدمی بھی خلیق اور بامروت تھے چارون طرف سرسبز کھیتیان ملک کی دولت کی شہادت دے رہی تھین ہم دونون
ایک پہاڑ پر جو جیسا تر وتازہ تھا اسی قدر فرحت بخش تھا فقیر کے جھونپڑہ مین جاکر ٹھہرے اس جھونپڑہ کے گرد فقیر نے
اپنے ہاتھ سے چند میوہ کے درخت اور پھلواری لگا رکھی تھی یہ سمان نہایت دلکش اور فرحت زا تھا۔ جونہی ہم
دونون وہان پہونچے پدمنی نے مجھسے کہا عمرو عیار یہ پہاڑ ایسا لطیف ہے کہ یہان سے جانے کو دل نہین چاہتا
اگر تمہاری مرضی ہوگی تو چند مہینے ضرور یہین گذارینگے۔ مین نے بھی اسکی تائید کی اور ہم فقیر کی پھلواری کے
پاس ہو بیٹھے۔ مگر ہماری ہمت یہ نہ پڑی کہ ہم جھونپڑہ مین بغیر اجازت کے چلے جاتے دو دن تک ہم بیٹھے رہے نہ تو
تہذیب نے یہ گواہی دی کہ مین اسکے جھونپڑہ پر دستک دیکر اسکے آرام وآسایش مین خلل انداز ہوتا نہ ادب
فقیری نے دھینگا دھینگی جھونپڑہ مین جانے کی اجازت دی تین دن کے بعد ایک نوجوان جوگی اس جھونپڑہ مین
سے نکلا۔ اسکی شباہت اسکے اٹھارہ سالہ ہونے کی شہادت دیتی تھی اسکا رنگ نہایت گورا تھا اور جسقدر چہرہ
کا رنگ گورا تھا اسی قدر بال سیاہ تھے اسکی عمر ایک بصر کی نگاہ مین اٹھارہ برس کی جچتی تھی لیکن معمولی نظر کا شخص
کہ سکتا تھا کہ یہ پچیس برس سے کم نہین ہے۔ اسکے چہرہ کا ڈھنگ زاویہ نما تھا اور ایسا زاویہ نما کہ جسکے دو
خط جو پیشانی سے شروع ہوکر ٹھوڑی پر مل جاتے ہین۔ اور جن خطون کی بصورت محراب نما اگر واقع ہوتی ہے
جسکو حکما کے محاورہ مین جیسا کہ بوعلی سینا اپنی کتاب قانون مین لکھتا ہے۔ اکلیل کہتے ہین۔ اسکی آنکھین
سرخ اور بڑی بڑی تھین اور انسے نشیلا رنگ ناظرین کی نگاہون مین بہت ستعدی سے اسکے متوالے رنگ کا
نقشہ کھینچتا تھا۔ اسکے ناک کے خط مستقیم نے ہلال آسا جھکی ہوئی محراب نما ابروؤن کو علیحدہ علیحدہ کردیا تھا۔
اسکی صورت وشکل اور اسکا شباہت خیز ابھرا ہوا جوبن دل سے اسپر فریفتہ کرتا تھا۔ گو وہ ایک جھونپڑہ
مین جو نہایت ذلیل حالت کا تھا تھلا رہتا تھا لیکن پھر بھی جو لوگ کہ شاہی محلات مین رہتے ہین انکی سیکڑون پر

یہ تر و تازہ بشاشتی نہیں ہوتی کچھ قدرتی اُس نوجوان کی صورت پر عجائب خوشی برستی تھی اور بظاہر ایک مبصر سرسری نظر ڈالکر یہ کہہ سکتا تھا کہ دنیا کی تمام خوشیوں کا حصہ اسے ہی ملا ہے۔ ہماری صورت دیکھتے ہی وہ اور بھی خوش ہوا اور وہ ایسا دوڑ کر آیا کہ گویا اُسے ہماری تلاش ہی تھی۔

نوجوان فقیر۔ آپ لوگ اندر کیوں نہیں تشریف لے آئے یہاں تو آپ کو بہت تکلیف ہوئی ہوگی۔

ہین۔ گو ہمارا دل چاہتا تھا کہ ہم پناہ کی جگہ قیام کریں لیکن ہم نے سخت بدتہذیبی سمجھی کہ ہم آپکی آسایش اور راحت میں مخل ہوں۔ آپ سے آنکھیں دوچار ہونے سے پہلے ہم نہیں کہہ سکتے تھے کہ آیا یہ جھوپڑہ خالی ہے یا اس میں کوئی رہتا ہے۔

پدمنی۔ فقیر صاحب ہمیں تین دن یہاں آئے اور اس درخت کے نیچے ڈیرہ جمائے گذر گئے ہم آپسے دلی معافی مانگتے ہیں کہ بغیر آپکی اجازت کے ہم نے یہاں آرام کیا۔ پدمنی کی ان باتوں نے نوجوان فقیر کے دل پر بہت بھاری اثر کیا جس اثر کے نمایاں نشان چہرہ پر نمودار ہونے لگے وہ ان باتوں سے سخت خفیف ہوا کہ میں تو آرام اندر بیٹھا رہا اور میرے خلیق مہذب مہمان باہر تکلیف اُٹھایا کیے چاہتا تھا کہ اس امر کی معافی مانگے لیکن کچھ خفت سے اُسکی زبان سے نہ نکلتا تھا۔ اور وہ بڑی دیر تک سکتہ میں کھڑا رہا مگر بعد ازاں یہ گویا ہوا میں بڑا کم بخت اور بدنصیب ہوں کہ میرے مہمان ایسی تکلیف پائیں اور میں یوں بآرام اپنے شخصیت کے جھوپڑہ میں بیٹھا رہوں خدا کے لیے آپ دل سے فرمائیے کہ ہم نے معاف کیا ورنہ میں ابھی اپنے کو سخت سزا دونگا ہم نے ایک زبان ہوکر فوراً یہ کہدیا کہ نہیں نہیں ہم نے معاف کیا اور آپکی اس خاطر و مدارات اور خلق کے ہم دل سے شیدا ہیں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمیں اس سرسبز درخت کے نیچے رہنا بالکل بُرا نہ معلوم ہوا۔ بلکہ ہمیں اس امر کا بہت خیال تھا کہ کہیں ہماری یہاں کی نشست مالک پھلواری کو بُری نہ معلوم ہو۔

نوجوان فقیر۔ نہیں نہیں حضرت یہ آپ کیا فرماتے ہیں میں تو آپکا خادم ہوں آج گویا میرے ہاں عید ہے کہ آپ صاحبوں نے مجھپر کرم کیا اور میرے جھوپڑہ میں قیام کرنے کا ارادہ کیا۔ چند منٹ کی گفتگو کے بعد وہ نوجوان فقیر ہم دونوں کو اندر لے گیا باہر سے جھوپڑہ کی حالت جیسی خراب تھی اُسی قدر اندر سے درست تھی اسکی وسعت موزوں تھی سامان باقاعدہ تھا اور صفائی قابل تعریف تھی ایک سفید چادر تمام شخصیت کے جھوپڑہ پر اندر سے بیٹھی ہوئی تھی فرش صفائی سے ہو رہا تھا چار پانچ آدمی آرام سے زندگی بسر کر سکتے تھے ہمیں اندر بٹھا کر نوجوان فقیر باہر گیا اور اپنے باغیچہ میں سے چند تازہ تازہ پھل توڑ لایا اور ایک تھال میں نہایت تپاک سے

ہمارے آگے لا کر رکھے چونکہ ہمیں بھوک لگی ہوئی تھی اس لیے ہم نے خوب پیٹ بھر کر کھایا پھر وہ تازہ تازہ دودھ لایا وہ بھی نہایت خواہش سے پیا گیا ہم میوہ کھا کر اور دودھ پی کر کچھ ایسے سرشار ہو گئے جیسے کوئی شراب پی کر متوالا ہو جاتا ہے پدمنی - گو ہماری معاشرت میں سخت بد تہذیبی ہے کہ ہم آپکی کچھ حالت دریافت کرنے کی خواہش ظاہر کریں لیکن میں جانتی ہوں کہ اتنا سوال کرنا گناہ نہ ہوگا کہ آپ کون ہیں اور آپکا اسم شریف کیا ہے - یہ سنکر نوجوان فقیر ہنسا مگر جواب دینے میں اُسنے ایسا تامل کیا کہ جب تک پدمنی نے باصرار دوبارہ دریافت نہ کیا اُسنے ایک لفظ بھی نہ کہا - نوجوان فقیر نے پدمنی کے اصرار پر یہ بیان کیا کہ میں مہاراجہ مالوہ کا بیٹا ہوں اور میرا نام منبی دھر ہے سلطنت سے کنارہ کرنے کے ایسے متعجب اسباب نہیں ہیں کہ آگاہی ہونے پر آپ کچھ دلچسپی ظاہر کرینگے چونکہ ہوش سنبھالتے ہی مجھے فقیری کی دُھن لگی ہوئی تھی اس لیے باپ کے مرنے کے بعد فقیر ہونے کا اچھا موقع ملا ملک گیری کی ہوس کبھی میری طبیعت میں موجزن نہیں ہوئی گو اپنی اُولوالعزم طبیعت پر مجھے اتنا بھروسہ ہے کہ اگر میں چاہتا تو ایک عالم کو زیر و زبر کر ڈالتا جب میں نے خیال کیا اور دیکھا کہ اور بھی مجھسے بڑے بڑے حکمران ہیں اگر میں ملک گیری کی ہوس پر کاربند بھی ہونگا جب بھی کامیاب نہیں ہو سکتا - اسکے مقابل میں طبیعت کی وسعت نے یہ گواہی نہ دی کہ میں محدود سلطنت کا مہاراجہ نامزد ہوں تمام ہندوستان میں میری شہرت ہے اور ہر متنفس اپنے اپنے خیال کے موافق رائے زنی کرتا ہے - کوئی میری نسبت کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے مگر اُنکی مختلف الاقوالی کا اثر مجھپر کچھ نہیں پڑتا میں بہت خوش ہوں میرا ایک ایک لمحہ نہایت شادمانی سے گذرتا ہے یہاں نوجوان فقیر نے اپنی رام کہانی ختم کی مگر دس منٹ کے سکوت کے بعد یہ گویا ہوا

جانتا ہوں میں کہ بیشک زندۂ جاوید ہوں ۔ میری شہرت ثبت انجم ہے نہیں جسکو فنا
فتح کر لیتا میں آسانی سے ہفت اقلیم کو ۔ گر زمانہ میں نہ ہوتا کوئی مجھسا دوسرا
کیا کہوں پر تھی مری تقدیر میں سختی بہت ۔ اور صدی مملو تھی اُن لوگوں سے جنمیں زور تھا
یوں تو حاصل کرنیکو حاصل کیا میں نے سبھی ۔ پر نہ سمجھونگا کہ قسمت کا نتھا میں کچھ لاڈلا
میری ہمت میں تھی وہ جرأت کہ جسکے زور سے ۔ میں نے قسمت کو بھی استقلال سے پسپا کیا
اس سے لی وہ چیز جس سے محض انکار اسکو تھا ۔ گو خوشامد میں دقیقہ کوئی بھی چھوڑا نہ تھا

اسکی ان متضاد باتوں سے اتنا معلوم ہو گیا کہ گو فقیری کی حالت سے بشاشت رکھتی ہے لیکن پھر بھی خون فرمانروائی کی گرمی کبھی نہ کبھی اسکی رگوں میں خون کی طرح موجزن ہو جاتی ہے - بہرحال اسکی

حالت بُری نہ تھی وہ ایسا ہی خوش تھا کہ جیسے ایک نوجوان خوش ہو سکتا ہی اسکے چہرہ کی بشاشی گویا تھی کہ اب تک جتنی آرزوئین کہ اُسکی طبیعت مین پیدا ہوئین وہ بہت آسانی سے بر آئی گئین۔

نوجوان فقیر۔ مین جانتا ہون کہ ان باتون سے زیادہ دلچسپی نہو گی جب تک کہ ہم زمانہ کو بھلا کر مے نوشی کی نہ ٹھہرائین گے۔ جو کچھ گذر گیا گذر گیا اور جو کچھ گذریگی گذر جائے گی ؎ بر سر اولاد آدم ہر چہ آید بگذرد ؛ ہمارے غم کھانے اور فکر کرنے کا نتیجہ سوا اسکے کہ ہماری جان ہلاکت مین پڑے اور کیا ہو سکتا ہی نہ گم شدہ چیز کسی غم سے آئی ہوئی دیکھی اور نہ انفراق معشوق گریہ و زاری سے صورت وصل بن گیا۔ یہ یقین ہی کہ ایک دن ہم سب مٹ جائین گے اور ایسے مٹین گے کہ ہمارے نام تک بھی لوگ بھلا دینگے کوئی بھی نہین جانتے کا کہ یہان کوئی رہتا تھا اور اسپر یہ یہ خوشیان اور یہ یہ آفتین گذری تھین ایسی مستعار زندگی کو خواہ مخواہ کی کشمکش مین پھنسانا اس سے زیادہ حماقت نہین ہو سکتی۔ اُسکی اس اسپیچ نے نہ صرف میرے دل پر اثر کیے پیاری مریم۔ یوسف شہزادی سیس کو بھلا دیا بلکہ پدمنی کے دل پر سے بھی چندر سس کی محبت کے نقوش کھو دیے۔ ہم دونون کی یہ خواہش ہوئی کہ ہم اپنی آیندہ عمر اپنی قدرت کے موافق نہایت شادمانی سے بسر کرین حکیم زینو کے قول کے موافق کہ آدمی دنیا مین صرف اپنی مستعار زندگی عیش مین گذارنے کے لیے پیدا کیا گیا ہی جب عین فطرت یہی ہی پھر ہمین کیا ضرور ہی کہ ہم خلاف فطرت کر کے اپنی جان مفت مین ہلاکت مین ڈالین۔ ناظر شمانہ نہ میری طبیعت کی متغیر حالت دیکھکر تعجب کریگا جب مین اسکی خدمت مین یہ عرض کرونگا کہ ہماصرف وقت کا اثر تقریر سے ضرور طبیعت پر پڑتا ہی۔ اور پھر ایسی حالت مین کہ مین اپنا مجروح قلب پدمنی کو حوالہ کر چکا تھا اور کسی قدر پدمنی کا دل میرے دام مین پھنس چکا تھا اس لیے ہم دونون خوش تھے اور ایک دوسرے کی صحبت کو غنیمت جانتے تھے ہمین نوجوان فقیر نے خوش دیکھکر یہ کہا خوش قسمتی سے میری تقریر نے آپ پر اچھا اثر کیا اب اگر حکم ہو تو مین خوشرنگ مے کے شیشے خدمت مین حاضر کرون پدمنی نے اُسکے اس استفسار کا جواب آنکھون ہی آنکھون مین دیدیا اور پھر وہ نوجوان دو بلوری شیشے مے گلرنگ کے بھر لایا اُسنے پہلا پیالہ اپنے ہاتھ سے بھر کر دیا اور پھر ہم دونون کے اصرار سے پدمنی ساقی بنی۔ مین بیان نہین کر سکتا کہ اسوقت کی مے نوشی نے مجھے کیسی دلچسپی دی مین ایسا ہی سرخوش تھا جیسا کہ ایک نوجوان ہو سکتا ہی شب کا وقت تھا پھولون کے تختون کی لپٹین مے کے نشہ کو اور بھی دو نا کر رہی تھین نوجوان فقیر منبسی دھر اگو مست تھا لیکن ہماری خاطر داری مین جھکا چلا جاتا تھا۔ اُسکی متوالی صورت اور چڑھی ہوئی آنکھون کی

گلابی مائل سرخی اور انگار سیلاب میری آنکھون مین کھپا جاتا تھا۔ ادھر سے گلرنگ کی مستی اور ادھر نوجوان کی نشیلی صورت کا اثر اور پھر بھینی بھینی اور خنک ہواؤن کے لطیف جھونکے اور اُسپر متوالی پدمنی کا پے در پے شراب کے پیالے بھر بھر کے دینا مین ہی جانتا ہون کہ میری روح مین کس درجہ کی تازہ روح پھونک دی تھی۔ اُسی سرمستی کی حالت مین نوجوان فقیر نے ہماری اجازت لیکر یہ غزل گائی جو جس قدر دردناک تھی اُسی قدر پرتاثیر تھی۔ یہ شعار اُسنے سنسکرت مین پڑھے تھے جنکا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔

سینہ کو نہ سیا ناصح کی بخیہ گری اتنی     لون مین بھی بھی لیتے ہے پردہ دری اتنی
تم اُٹھ گئے محفل سے ذکر آتے ہی مجنون کا     سایہ سے مرے وحشت اے رشک پری اتنی
دل لے کے وفا کیسی پر قول تو دینا تھا     اے سیمتن آفت ہے تو مفت بری اتنی
بے پردہ پس چلمن یک بار تم آ بیٹھے     ہے تاب نظر کس کو کیون جلوہ گری اتنی
لازم تھا خود مجھسے ناچیز کے نالون سے     پر تجھ کو کہان غیرت اے بے اثری اتنی
لو چھیڑ رہے ہی نکہت کو گلہائے شبینہ کی     اب تم سے بھی چل نکلی باد سحری اتنی
یہ کون کہے اس سے کی ترک وفا مین نے     گر تو ہی ذرا ناصح پیغامبری اتنی
کیا ہو گئی خود بینی اب غیر سے چشمک ہے     یا خوش نگہی وہ کچھ یا بد نظری اتنی
کہتا ہی مرے آگے وہ مجھپہ عدو غش ہے     ہے ہے مری الفت سے ہو بے خبری اتنی
سجدہ نہ کہین کرنا پیارے قدم بت پر     کعبہ ہی مین ہوتی ہے بیہودہ سری اتنی

مجھے مشکل سے یاد ہے کہ مین نے یہ آخری شعر خبر نہین اسکی زبان سے سنا یا نہین سنا کیونکہ میرے حواس خمسہ نے مجھ سے مفارقت کر لی تھی اور اب نہ مجھے پیاری رانی پدمنی کی خبر تھی اور نہ نوجوان فقیر کی۔ جب مجھے ہوش آیا تو مین نے اپنا سر پدمنی کے زانو پر رکھا ہوا دیکھا نوجوان فقیر کیوڑا چھڑک رہا تھا اور لخلخے سنگھا رہا تھا ہوش مین آکر مجھے معلوم ہوا کہ مین تین دن کے بعد اس مین آیا ہون غرض مین اُٹھ بیٹھا۔ سفر کی تمام تکان جاتی رہی تھی میرا دل قوی اور مضبوط تھا میرے دماغ مین خوشی و خرمی کا سرور کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا میرے بازوؤن مین قوت آگئی تھی میری طبیعت قدرتی مطمئن تھی گویا گذشتہ ہولناک اور غم اندوز واقعہ کا اثر میرے دل پر مطلق نہ رہا تھا۔

نوجوان فقیر۔ آپ یقیناً صحیح و سالم ہونگے جس چیز کی آپ کو ضرورت ہو یہان مہیا ہو سکتی ہے گو آپ میرے

مہمان ہین لیکن اپنا گھر سمجھیے اور مجھے اپنا خادم جانیے۔ ہرگز تکلف نہ کیجیے گا۔ کیونکہ اگر آپ تکلف کرینگے
تو مجھے تکلیف ہوگی اور یہ بھی مجھے امید ہے کہ آپ میری کبیدگی خاطر پسند نہ کرینگے۔ اور میری رنجش خاطر آپکو
کبھی گوارا نہوگی۔ اُسکی اس درخواست پر مین نے بہت ممنونی ظاہر کی اور اُسے یقین دلایا کہ مین کبھی
کسی شے کے مانگنے مین تکلف نہ کرونگا۔ پندرہ سولہ دن ہم دونون کو نوجوان فقیر کے یہان مہمان ہوے
گذر گئے۔ یہان کی خوشگوار آب و ہوا نے پیاری رانی پدمنی کو بھی کامل صحت بخشی اُسکے مرجھائے ہوئے رخسار
کھل گئے اور اُسکے اعضا مین بھی قوت آگئی۔ ایک دن ہم تینون خوش و خرم اپنے جھونپڑہ مین بیٹھے ہوے
کھانا کھا رہے تھے دنیا کی مکروہات سے ہمارا دماغ آزاد تھا۔ ہماری خوشی کا گویا یہی لمحہ انتہا تھا۔ نوجوان
فقیر اِدھر اُدھر کی باتین کر کے پدمنی کو اور مجھے ہنسا رہا تھا اُس وقت ہمارے گمان مین بھی یہ نہین تھا
کہ عنقریب کسی نامعلوم آفت کا سامنا کرنا پڑیگا وہ آفت جو اس راحت کو مصیبت سے بدل دیگی۔
ہمارے اس عیش مین ایک کریہ آواز مخل ہوئی اور وہ آواز یہ تھی "عیش کا وقت ختم ہوگیا" یہ سنتے ہی
نوجوان فقیر چونکا نہ صرف چونکا بلکہ اُسنے ہاتھ مین سے نوالہ اُٹھا کر رکھدیا اور تحیر خیز صدائی لہجہ مین یہ کہا یہان
کون آگیا یہ منحوس آواز کس کی ہے اور کون ہماری راحت کا خاتمہ کرتا ہے ابھی تحیر نے پورے طور سے
طبیعت پر غلبہ نہ پایا تھا کہ پھر دوسری آواز آئی اور وہ آواز یہ تھی "اے بے خبرون ہوشیار ہو جاؤ تمھاری
راحت کا زمانہ ختم ہوگیا" دوسری آواز نے نوجوان فقیر کو تند غصہ مین بھر دیا اُسکی آنکھون مین غضب کے
شعلے روشن ہونے لگے اُسکے رخسارون کی گلابی مائل سرخی غصہ کی سرخ سیاہی مائل تمتماہٹ مین بدل
گئی۔ اور وہ کچھ بیتاب سا ہوگیا تھا اُٹھکر باہر جانے ہی کو تھا کہ اتنے مین ایک شخص فولاد مین غرق آگے آ کھڑا
ہوا اور اُسنے بہ تبدیل الفاظ پھر یہی کہا "عیش کے ختم ہونے کا وقت آگیا اے بے ہوشون خبردار ہو"
نوجوان فقیر۔ تو کون ہے اے نامہذب منحوس شخص کہ ہماری خوش صحبت مین مخل ہوا کس نابکار استاد
نے تجھے تعلیم دی ہے۔ کہ تو ایسا بدذات شریر ہوگیا خبر نہین کس کو روہ کا رہنے والا ہے اگر اپنی جان کی خیر
چاہتا ہے تو چلا جا ورنہ۔ ورنہ۔ اُس شخص نے جس کا تمام جسم چہرہ تک لوہے مین غرق تھا ایک قہقہہ مارا
اور کہا اے چھوکرے کیا یہ ہماری تہذیب نہین ہے کہ ہم نے تجھے دو دفعہ آواز دیدی اور پھر بھی تو ایک
پری پیکر کو بغل مین دبائے ہوش و حواس کو رخصت کر چکا ہے اب بھی تو نہین جانتا کہ مین کون ہون میرا
نام شلسن نلا ہے اور مین مالوہ کی ڈاکوون کے گروہ کثیر کا سردار ہون آج تین دن ہوے مجھے خبر لگی تھی کہ تو

ایک خوش اندام استری (عورت) کو اڑا لایا ہے چونکہ مجھے ایسی شوخ و شنگ اور حسین لڑکیوں سے ہمیشہ محبت رہتی ہے اس لیے میں ساٹھ آدمی لیکر اُسے لینے آیا ہوں شکر ہے کہ ہنوز وہ صحیح و سالم ہے۔ ناظر فسانہ خود خیال کر سکتا ہے کہ اُس وقت میری کیا حالت ہوگی اور پدمنی کی مفارقت کی تصویر کس تیزی سے میری آنکھوں کے آگے گردش کرنے لگی میں ایسا سکتہ میں آگیا کہ میرے تمام اعضا غیر متحرک اور لاجنب ہو گئے میں بصورت بت ٹکٹکی باندھے ہوئے تک رہا تھا۔ یہی کیفیت پدمنی کی تھی وہ مجھ سے بھی زیادہ سناٹے میں تھی گو وہ ایک مردک تھا ہم اُسکا وہیں تیا پانچہ کر سکتے تھے لیکن کچھ قدرتی تحیر خیز رعب ایسا میٹھا جسنے پتھر کا بنا دیا۔

**نوجوان فقیر**۔ کھڑا ہو کر۔ کیا یہی تیری مردانگی ہے کہ تو صرف ایک شخص کے لیے ساٹھ آدمی چڑھا لایا۔ یہ دونوں میرے یہاں مہمان ہیں جب تک یہ میرے یہاں مہمان ہیں تو ہرگز انکی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکتا ان کی جان کے ساتھ میری جان ہے۔

**شلن تلا**۔ تمسخرانہ لہجہ میں۔ تو کیا اور تیری جان کیا ایک تھپڑ میں ادھر سے اُدھر ہو جائیگا۔ ہاں ایک بات میں میں تجھ سے رعایت کرتا ہوں اگر تم دونوں نوجوان بغیر چون و چرا کے اس حسین استری کو ہمیں دیدو تو ہم تمھیں کچھ نہیں کہنے کے۔

**نوجوان فقیر**۔ ڈاکو کو ایک دھکا دیکر۔ چلا جا مردود ورنہ ابھی خاک و خون میں لتھڑیگا۔ گو نوجوان فقیر کی عمر اٹھارہ برس کی تھی لیکن پھر بھی اُسکے بازو ایسے مضبوط تھے کہ جسنے شلن تلا کو گرا دیا۔ وہ نامرد گرتے ہی بھاگا اور اپنے ساتھیوں کو جو مختلف درختوں میں چھپے ہوئے تھے آواز دی وہ سب نکل آئے شلن تلا نے جتنے بتائے تھے اُسی قدر تھے سب لوہے میں غرق تھے۔ نوجوان فقیر نے ہمیں جھونپڑے میں بٹھا دیا۔ اور آپ تلوار لیکر باہر نکلا اس زور سے للکار بتائی کہ وہ سب دہل گئے بھلا مجھ سے یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ میں اندر بیٹھا رہتا اور نوجوان فقیر کو ساٹھ ڈاکوؤں کے مقابلہ میں چھوڑ دیتا۔ مگر غضب یہ تھا کہ تلوار تک میرے پاس نہ تھی صرف ایک پتلی سی لاٹھی لیکر میں باہر نکل آیا ہرچند نوجوان فقیر نے مجھے سمجھایا لیکن میں نے نہ مانا اور میں اسکی مدد کرنے پر آمادہ ہوا۔ ڈاکوؤں نے مجھے دیکھ کر ایک قہقہہ اُڑایا کہ دیکھو یہ کیسی نازک بازی کھیل رہا ہے کہ تیر و تفنگ گرز فولادی اور شمشیر ہائے ہندی کے مقابلہ میں ایک چھڑی لیکر نکلا ہے۔ لمحہ ہی بھر کے بعد پدمنی بھی نہتی آکھڑی ہوئی۔ نوجوان نے پہلے تو پدمنی کو منع کیا لیکن جب اُسنے نہیں مانا تو اپنی تلوار پدمنی کو دیدی اور آپ نہتا شلن تلا کی طرف دوڑا۔ شلن تلا نے چاہا کہ ایک گرز میں فیصلہ کر دوں

نوجوان فقیر نے اُسے فرصت ہی نہ دی اور چھاتی پر چڑھ کر تلوار چھین لی۔ مگر افسوس ہے کہ نوجوان کے پہلو مین ایک ڈاکو کا اس زور سے تیر لگا کہ پھر نوجوان فقیر کو اُٹھنا بھی مشکل ہوا۔ مین نوجوان کی طرف دوڑا اور اُسے اُٹھانا چاہا مگر وہ پہلو پر ہاتھ رکھکر اُٹھ بیٹھا اور مرتے مرتے سات آدمیون کو فنا کر دیا مگر نتیجہ اچھا نہین ہوا اور وہ بے نیل مرام جیت جا رہا اسکی پھرتی ہوئی مردنی چھائی ہوئی پتلیان پدمنی کی طرف گردش کر رہی تھین بظاہر اُسے اپنے ایسے خوفناک قتل کا افسوس نہ تھا بلکہ وہ اپنے مہمانون پر خون کے آنسو بہا رہا تھا کہ دیکھیے آیندہ میرے بعد انکا نتیجہ کیا ہوتا ہے اور ڈاکو ان کے ساتھ کیا برتاو کرتے ہین نوجوان کیا قتل ہوا کہ میرے پیرون کے نیچے سے زمین نکل گئی اور جون ہی شلن تلا اُسکی گردن کا ٹکر اُچھالی ہے مین چت بیہوش جا رہا مگر پھر مین نے آنکھین کھولدین ہان نشست و برخاست کی طاقت نہ رہی میرا گرنا اور بھی قہر ہوا شلن تلا نے فوراً آ کر میری مشکین کس لین۔ وہ میری مشکین کسنے مین لگا اور پدمنی اُسپر تلوار لیکر دوڑی فوراً تمام ڈاکوؤن نے اُسے گھیر لیا جبتک مجھے ہوش رہا مین نے اٹھتیس ڈاکوؤن کو اُسکی تیغ بران کا شکار دیکھا۔ مگر جب وہ از خود ٹھوکر کھا گری ہے اور ڈاکو اُسپر جھپٹے ہین بس پھر مجھے چندان ہوش نہ رہا تھا ہان اتنی آواز ہنوز میرے کان مین آ رہی تھی کہ پدمنی گرفتار ہو گئی اور اسکی مشکین کس لی گئین۔

## اٹھائیسوان باب

### شلن تلا ڈاکو

شلن تلا کے صرف پینتالیس آدمی مارے گئے تھے ہم دونون سیاب کی طرح سے خچرون پر لاد دیے گئے تھے شلن تلا ننگی تلوار لیے ہوے ساتھ تھا اسے اپنے آدمیون کے قتل ہونے کا ذرا بھی صدمہ نہ تھا کیونکہ اُسنے اپنی مطلوبہ شے پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ وہ نہایت خوش ہمارے ساتھ جاتا تھا اور یہ نمایان فتح گویا اُسکے لیے ایک بہت بڑی فخر کی بات تھی۔ گو ہم دونون بے بس تھے ہماری مشکین بندھی ہوئی تھین لیکن بھی ڈاکو ایسے خائف تھے کہ سوا شلن تلا کے کوئی قریب نہ آتا تھا۔ اب ہم دونون بالکل ہوشیار تھے اور اپنی بدقسمتی پر خون کے آنسو رو رہے تھے مجھسے اگر پوچھو تو مطلق اپنی جان کا صدمہ نہ تھا اول تو مجھے اس قسم کی بلکہ اس سے بھی زیادہ مختلف تکالیف دیکھنے کا بارہا اتفاق ہوا تھا مگر پدمنی کی یہ نازک حالت میری مظلوم جان کو گھلائے دیتی تھی اور مین آنسو ڈبڈبائی ہوئی آنکھون سے اُسکی طرف دیکھتا تھا اور ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھر کر خاموش ہو رہتا تھا شلن تلا نے جب مجھے سسکیان بھرتے ہوے سنا اور پاس آ کر میری آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے دیکھا تو ہنسکر یہ کہنے لگا آپ روتے کیون ہین اب رونے سے کچھ حاصل نہین ہے وہ تم ہی تھے کہ چھڑی لیکر ننگی تلوارون کے مقابلہ مین نکلے تھے

شکلن نلا ڈاکوؤن کے سردار نے عمرو عیار اور پدمنی کو گرفتار کر لیا ہے



ایک ڈاکو بولا۔ یہ شخص دیوانہ معلوم ہوتا ہے بھلا کوئی عقلمند شخص آج تک جنگ مین لکڑی لیکر بھی نکلا ہے۔

شغلوس تلا۔ یہ دیوانہ ہو یا سودائی مگر مقابلہ کا مزا تو ضرور ہی چکھیگا۔ دیکھو کس عذاب سے اسے قتل کرتا ہون مین۔ دیوانہ اور مردک ڈاکو تو یہ کیا بکتا ہے ارے شیرون کے مقابلہ مین تلوار لیکر آتے ہین نہ کہ تم نامردون کے مقابلہ مین۔ مین اب بھی آزادانہ تجھ سے کہتا ہون کہ تو تلوار لیکر میرے مقابلہ مین کھڑا ہو اور مین لکڑی بھی نہین اپنا پھر بھی اگر پانچ منٹ بھی تو بچا رہے تو مجھے عمرو عیار نہ کہیو۔ دانتون سے بوٹیان چبا ڈالونگا۔

شغلوس تلا ہنسکر۔ درست ہے آپ بہت بڑے بہادر ہین۔ جب ہی تو خوف کے مارے آپ سے بے جنگ کیے بجا رہے ہے۔

ڈاکو۔ حضور یہ دیوانہ ہے آپ اس سے بات ہی نہ کرین۔

شغلوس تلا۔ یہ بھی ایک مذاق ہے یہ تو مین جانتا ہون کہ یہ دیوانہ ہے لیکن مین بھی دیوانہ ہی سمجھ کر اس سے گفتگو کرتا ہون۔

پدمنی۔ او نامرد شغلوس تلا تو یہ بیہودہ الزامات کیون قائم کر رہا ہے پرمیشر کو یہی منظور تھا کہ مرد کی موت نامرد کے ہاتھ ہو اس لیے ایسا ہی ہوا ورنہ تم جیسے نامرد ساٹھ کیا بلکہ ساٹھ سو ہوتے جب بھی کچھ چیز نہ تھے۔

شغلوس تلا۔ ایسی زبان درازیون کی قدر مین خوب جانتا ہون ایسی جمیل استری تو جتنی اپنی بہادری کی تعریف کرے وہ سب صحیح ہے مگر اب تو خوش ہو کہ تو مجھ جیسے بہادر دولتمند کے قبضہ مین آگئی اگر تو سچے دل سے مجھے چین دے اور میری حفاظت قبول کرے تو ابھی رہائی دیدیتا ہون ہان اس شخص کو تو تونے شیرون ہی اڑوا دونگا۔ یہ سنتے ہی پدمنی کی آواز مین غضب انگیز غصہ کی تھرتھراہٹ آگئی اور اسی لہجہ مین اس نے جواب دیا او بدبخت ناعاقبت اندیش پاپی چور تو نہین جانتا کہ میرے ساتھ پرمیشر ہے گو ظاہرا تو خوش ہے کہ تو نے مجھ پر قبضہ کر لیا ہے مگر یاد رکھیو کہ میرے عصمت کے تاج کا محافظ پرمیشر ہے وہ بہت بڑا قوت والا ہے۔ ع دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است۔

شغلوس تلا مسکراکر اور تمسخرانہ صورت بنا کر۔ یہ تم رانی صاحبہ کیا کہہ رہی ہو اتنی بڑی عقلمند ہو کر ایسی

باتین بنانی ہوگیا اب بھی اس مین شک ہے کہ تم میرے قبضہ مین آچکی ہو یہ مین جانتا ہون کہ زہشیر ہے اور بڑا قدرت والا ہے لیکن اسکی مرضی جب ہوئی تب تم میرے قبضہ مین آئین اگر اسکی امرضی نہوتی تو مین تمہیر کا ہے کو قبضہ پا سکتا تھا۔ یہ باتین ناحق ہین مین اپنی خیامگاہ مین چلکر تم سے شادی کرونگا اور پھر ہم تم دونون بآرام زندگی بسر کرین گے۔

بدمنی۔ شلن تلا تو نہین جانتا کہ گھڑی مین گھڑیال ہے۔ دم بھر مین پرمیشر سب کچھ کر سکتا ہے وہ ایسا ظالم نہین ہے کہ مجھ جیسی کو جبراً تجھ ناپاک کے قبضہ مین دیدیگا۔ گو مین تیرے قبضہ مین ہون لیکن پھر بھی مجھے کامل اطمینان ہے کہ مین تیرے قبضہ مین ہرگز نہین آونگی۔ ان باتون سے شلن تلا قہقہہ اڑاتا تھا اور اپنے دل مین خوش تھا کہ یہ پیاری ناز و انداز جتا رہی ہے معشوقون کے یہی عشوہ و غمزے ہوتے ہین۔ ابھی آفتاب نے اپنا دہکتا ہوا چہرہ سامنے کے پہاڑ سے نکالا تھا کہ یکایک دور سے چند سوار آتے ہوے معلوم ہوے شلن تلا اپنے آدمیون کو سمیٹ کر ٹھٹکا گیا ہم دونون کو بیچ مین لے لیا اور دبی آواز سے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ ذرا جاکر خبر لا کہ یہ کون لوگ ہین آیا میرے ہی ساتھیون مین سے ہین یا کوئی اور ہین کہان سے آئے ہین کس طرف جاتے ہین۔ سو وہ اپنی کاٹھیاواری گھوڑی دوڑا کر ان آتے ہوے سوارون کی طرف روانہ ہوا اور دم کی دم مین واپس پھر کر آیا اور اسنے نہایت آہستگی مین ان الفاظ مین کہا کہ میری سمجھ مین بالکل نہین آیا مگر اسکے کہنے کا اثر ایسا برا ہوا کہ مین نے اسکا رنگ تغیر دیکھا اور بھیانک آواز مین یہ کہتے سنا کیا وہ ہرمن ہے

ڈاکو۔ ہان ہرمن۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے مین تمام سوار جو سامنے دکھائی دیتے تھے قریب آگئے ان مین سے ایک سوار آگے بڑھا اور اسنے یہ دریافت کیا تم کون لوگ ہو اور کہان جاتے ہو

شلن تلا۔ دبی آواز سے اور کسی قدر لہجہ بدل کر۔ ہم مسافر لوگ ہین اپنے وطن کو جاتے ہین

ہرمن۔ اپنے ساتھیون سے۔ یہ آواز شلن تلا کی معلوم ہوتی ہے گو اسنے لہجہ بدلنے کی کوشش کی ہے۔ یہ سنتے ہی شلن تلا کے ہوش اڑ گئے اور اس نامرد کے تن بدن مین رعشہ پڑ گیا مگر اسنے مطلق اسکے مشتبہ سوال کا کچھ جواب نہین دیا پھر دوبارہ اسنے یہ کہا اچھا تم اپنا اسباب اور ہتھیار رکھدو۔

شلن تلا۔ ہمارے پاس کچھ اسباب نہین ہے۔

ہرمن ۔ اچھا ہتھیار اور گھوڑے دیدو اور اپنی جانین بچاکر چلدو ۔
شلن تلا ۔ ہتھیار صرف درندون کی حفاظت کے لیے رکھے ہین اور گھوڑون پر ہم اپنے وطن کا راستہ طے کرتے ہین اس لیے ہمین ان دونون سے باز رکھا جائے اور ہم پر رحم کھاکر ہمین چھوڑ دیا جائے
ہرمن ۔ یہ سچ ہین دو گھوڑون پر اسباب معلوم ہوتا ہے مگر تم انکار کرتے ہو حالانکہ اس مین تمھاری جان کا خطرہ ہے ۔
شلن تلا ۔ یہ مریض ساتھی ہین اسباب نہین ہی ۔ یہ سنتے ہی مین نے بآواز بلند کہا یہ جھوٹھا ہے شلن تلا جھوٹھا ہی شلن تلا ہم غریب بیوطن مسافر ہین ہمارے ساتھیون کو شلن تلا نے قتل کر ڈالا اور ہم کو نہایت خراب حالت مین گرفتار کر لایا ہی ۔ یہ سنتے ہی ہرمن گھوڑا دوڑاکر ہمارے قریب آیا اور اسنے شلن تلا کے چہرہ پر ایک نظر ڈال کر یہ کہا ۔ اخا آپ جناب ہین مدت سے استاد تمھاری تلاش تھی ملے بھی ہو تو کیا اچھے موقع پر لو ہوشیار ہو جاؤ ۔ گو شلن تلا لوہے مین غرق تھا اور کئی کئی ہتھیار بندھے ہوے تھے لیکن پھر بھی اُسپر کچھ ایسا رعب چھایا کہ ہاتھ کی برہنہ تلوار بھی گر پڑی اور کچھ ایسا رعشہ سا چھایا کہ گھوڑے پر بھی سنبھلنا مشکل ہوگیا ۔
ہرمن ۔ تیری یہ شائین شون اور مردانگی خونخواری کی یہ شہرت نری لغو ہی لغو تھی بے کسون اور مظلومون پر تو نے دست تعدی دراز کرکے مالوہ مین اپنی بہادری کی دھاک باندھ دی تھی تجھے گرفتار کرتے ہوے مجھے شرم آتی ہی بھلا تجھ نامرد پر اور وہ بھی خالی ہاتھ پر مین کیا ہاتھ دوڑاؤن ہان جب تک تو تلوار اپنے ہاتھ مین نہ لیگا مین تو ہرگز گرفتار نہ کرونگا ۔
شلن تلا ۔ مین اپنے فعل قبیح یعنے قزاقی سے توبہ کرتا ہون آپ مجھے گرفتار نہ کرین ۔
ہرمن ۔ یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین تجھے چھوڑ دون تو گرفتار ضرور کیا جائیگا تیری کازبان میچ جانتا ہون
شلن تلا ۔ تنکا منہ مین لے کر ۔ مین گؤ ہون مجھے چھوڑ دو اور مجھپر دیا کرو ۔
ہرمن ۔ دیا ۔ چہ خوش چرا نباشد ۔ او ظالم نامرد تو نہین جانتا ۔

نکوئی با بدان کردن چنان است
که بد کردن بجائے نیک مردان

اس سے تو تو ہاتھ دھو بیٹھ ہان قتل کرنے نہ کرنے مین ابھی کلام ہی یہ سنتے سنتے جو شلن تلا کو حماقت چھائی وہ آنکھ بچاکر بھاگا دہ جا دہ جا ہرمن غصہ مین اُسکے پیچھے دوڑا اور کوئی ہزار قدم پر جاکر

شلن تلا کو گرفتار کر لیا کتے کی طرح گھسیٹتا ہوا ہرمن نامرد شلن تلا کو لایا۔ باقی ماندہ اُس نامرد کے ساتھی کچھ بھاگ گئے اور کچھ قتل کیے گئے۔ صرف مین اور پیاری پدمنی گھوڑون کی کاٹھیون پر کسے ہوئے رہ گئے۔ گویا ہم شلن تلا کی قید سے نکلکر ہرمن کی قید مین آ گئے۔ ہرمن نے آتے ہی مجھ سے سوال کیا تم کون لوگ ہو اور کہان کے رہنے والے ہو۔

مین۔ ہم ایسے ملک کے رہنے والے ہین کہ جسکا فاصلہ ہندوستان سے صدہا کوس ہے۔

ہرمن۔ کیا تم ہندوستانی نہین ہو لیکن تمھارا لہجہ اور صورت سے تو معلوم ہوتا ہی کہ تم ہندوستانی ہو۔

مین۔ نہین مین یونان کا رہنے والا ہون۔

ہرمن۔ یونان کے۔ یہ الفاظ اُسنے اس استعجاب اور حیرت سے کہے کہ گویا اُسے سخت تعجب ہوا پھر وہ یہ کہنے لگا افسوس تم ہندوستان مین آئے اور آتے ہی تم نے قزاقون کا ساتھ دیا حالانکہ یہ تمھین زیبا نتھا یہ سنتے ہی پدمنی نے ایک ٹھنڈا سانس بھرا اور یہ گویا ہوئی۔ ہرمن بظاہر تو سنجیدہ اور عقلمند معلوم ہوتا ہی لیکن تو بہانہین نہایت کم عقلی کی کر رہا ہی ہماری صورتین ہماری حالتین کیا تجھے اس امر کی شہادت دے رہی ہین کہ ہم قزاق ہین اے بہادر اور زبردست شخص ہم تو شلن تلا کے قیدی ہین اسنے ہمارے ایک ساتھی کو قتل کر ڈالا اور ہم دونون کو دھوکا دیکر گرفتار کر لیا ہم مظلوم ہین ہماری حالت قابل رحم ہی جون ہی یہ آواز ہرمن کے کان مین پڑی وہ سر دھننے لگا اور اُسنے شلن تلا کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ او بد ذات شریر کیا دلیری کم تھی جو تونے پردیسیون پر یہ ظلم کیا دیکھ اسکی سزا مین بھی تجھے کیسی دیتا ہون کہ تو بھی یاد رکھے۔ وہ سزا کہ آج تک کسی نے کسی کو نہین دی پھر اُسنے فوراً ہم دونون کو کھول دیا اور یہ مجھ سے یہ گویا ہوا۔ مہاتماؤن جہان تمھارا جی چاہے تم جا سکتے ہو اب تم آزاد ہو۔ گو مین بھی قزاق ہون لیکن میرے دھرم مین یہ سخت کفر ہی کہ پردیسیون یا غریب دیسیون کی بجائے مدد کرنے کے تکلیف دہی مین کوشش کرون میری جوانمردی اسی کی مقتضی ہی کہ اپنے سے قوی پر میرا ہاتھ اٹھے مین نے آج تک غریبون کو نہین ستایا ہان میری یہ تلوار ظالمون کا خون کرنے مین انتہا درجہ کی تیز اور خون آلود ہی پھر شلن تلا کی طرف مخاطب ہوا او بد ذات شریر شیطان اخبث کیا تیری جوانمردی اور اُلو العزمی کا یہی تقاضا تھا کہ تو ایسے ایسے قابل رحم مسافرون پر یون دست درازی کرے۔ لعنت ہی تیری ہفتاد پشت پر اور تف ہے تیری نسل پر آخ ہے تیری ڈاڑھی پر۔

شلن تلا۔ کپکپاتے ہوئے لہجہ میں۔ جو کچھ آپنے فرمایا وہ سب صحیح ہے میری مجال نہیں کہ میں آپکے قولوں
کو جھٹلا سکوں مگر جو کچھ واقعی ہے وہ عرض کرتا ہوں میں نے ان ہیرن بہاتاؤں پر جن میں سے ایک قتل
ہو گیا دولت اور روپے کے لیے چھاپا نہیں مارا نہ میری یہ غرض تھی کہ میں ان میں سے کسی کی جان ضائع
کروں مگر انھوں نے مجھ سے جنگ کی اور اپنا ایک ساتھی ہمیشہ کے لیے کھو دیا۔ میں اس نوجوان پدمنی پہ
عاشق ہوں گو اب میں مقید ہوں اور یہ بھی مجھے امید ہے کہ میں بچنے کا نہیں لیکن پھر بھی میں اب بھی اسپر اپنی
جان فدا کرتا ہوں صرف اس استری کے خونخوار حسن نے مجھے یہ جرأت دلائی کہ میں چند سواروں کے ساتھ
انکے مسکن پر چھاپا ماروں۔ یہ گفتگو شلن تلا نے پوری نہ کی تھی کہ ہرمن نے دوڑ کر ایک لات ماری اور
جھنجھلا کر یہ گویا ہوا او نامعقول یہ بات زبان سے نہ نکال تو ایک عصمت پناہ خاتون کو اپنے ناپاک عشق
سے بدنام کرتا ہے او پاجی غلیظ شخص نیری محبت اسی کی مقتضی تھی کہ تو اس سختی سے اُسے گرفتار کرتا اور یوں
اذیت دیتا۔ (پدمنی کی طرف مخاطب ہو کر) برائے خدا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں شلن تلا کو آپ کے سامنے
قتل کروں اُسنے نہ صرف آپ کے پیارے ساتھی کو قتل کیا بلکہ آپ کے عصمت کے تاج پر بھی اسکی نگاہ تھی
پدمنی ایک رحم دل اور خلیق عصمت پناہ خاتون تھی یہ موقع شلن تلا کی رہائی کا اچھا پایا وہ اپنی تیز نیز
نگاہیں اُٹھا کر یہ سفارشی الفاظ زبان پر لائی۔ ہمارا مذہب یہ نہیں ہے کہ جو شخص ہمارے ساتھ بُرائی کرے
ہم اُسکی ایذادہی کے درپے ہوں اور پھر ایسے شخص سے انتقام لینا چاہیں کہ جو انتہا درجہ کا نامرد ہو نامرد
کو مارنا ہمارے یہاں سخت گناہ ہے اگر آپ اسے قتل کریں خاص اپنے لیے قتل کریں اس جرم میں کہ اسنے
ہمارے ساتھ یہ بے اعتدال ظلم کیا ہے کبھی آنکھ بھر کر بھی اسکی طرف نظر نہ کریں۔ ہرمن یہ سنکر بہت خوش
ہوا اور فوراً شلن تلا کو ملامت کر کے رہائی دیدی۔ پدمنی کی جوانمردی کی ایسی تعریف کی کہ گویا اُسنے
ایسی عصمت پناہ بہادر عالی حوصلہ خاتون اپنی عمر میں کبھی دیکھی ہی نہ تھی۔ وہ ہاتھ باندھکر ڈنڈوت
کرنے لگا اور اُسنے مقدس دیبی بناکر پدمنی کی پرستش کی۔ ہرچند اُسنے چاہا کہ ہم دونوں کو اپنے قبا مگاہ
پر لے جاکر مہمان رکھے لیکن ہم نے اُس سے رخصت ہی چاہی مجبوراً اُسنے ہم دونوں کو رخصت کر دیا
جس وقت ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر اس سے علیحدہ ہوئے وہ زار زار روتا تھا اور کہتا تھا کہ ایسی
مقدس دیبی کی مجھے گھڑی بھر کی بھی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ پدمنی بھی اُسکی رقیق القلبی کی
بہت مدح خوان تھی اور چلتے چلتے اُسے دلاسا دیتی جاتی تھی چلتے وقت یہ فقرہ پدمنی نے کہا

جو کسی قدر اطمینان بخش تھا "اے ہرمن رو نہیں کیا یہ تو نا ممکن سمجھتا ہے کہ اب ہمارا ہمیشہ کے لیے تفریق ہو گیا اور ہم کبھی ملنے ہی کے نہیں نہیں اگر پیشر نے چاہا تو پھر بھی کبھی نہ کبھی ملیں گے " یہ الفاظ گو نہ تسلی بخش تھے گو ہرمن اب بھی اُسی طرح رو رہا تھا لیکن پھر بھی امید کی ایک سرخ جھلک اُسکے چہرہ پر تابانی کرنے لگی تھی اور وہ ششدرانہ حالت میں ہماری طرف نگران تھا جب تک ہم اُسکی آنکھوں سے گم نہ ہو گئے وہ یکھتا ہی رہا

## انتیسواں باب

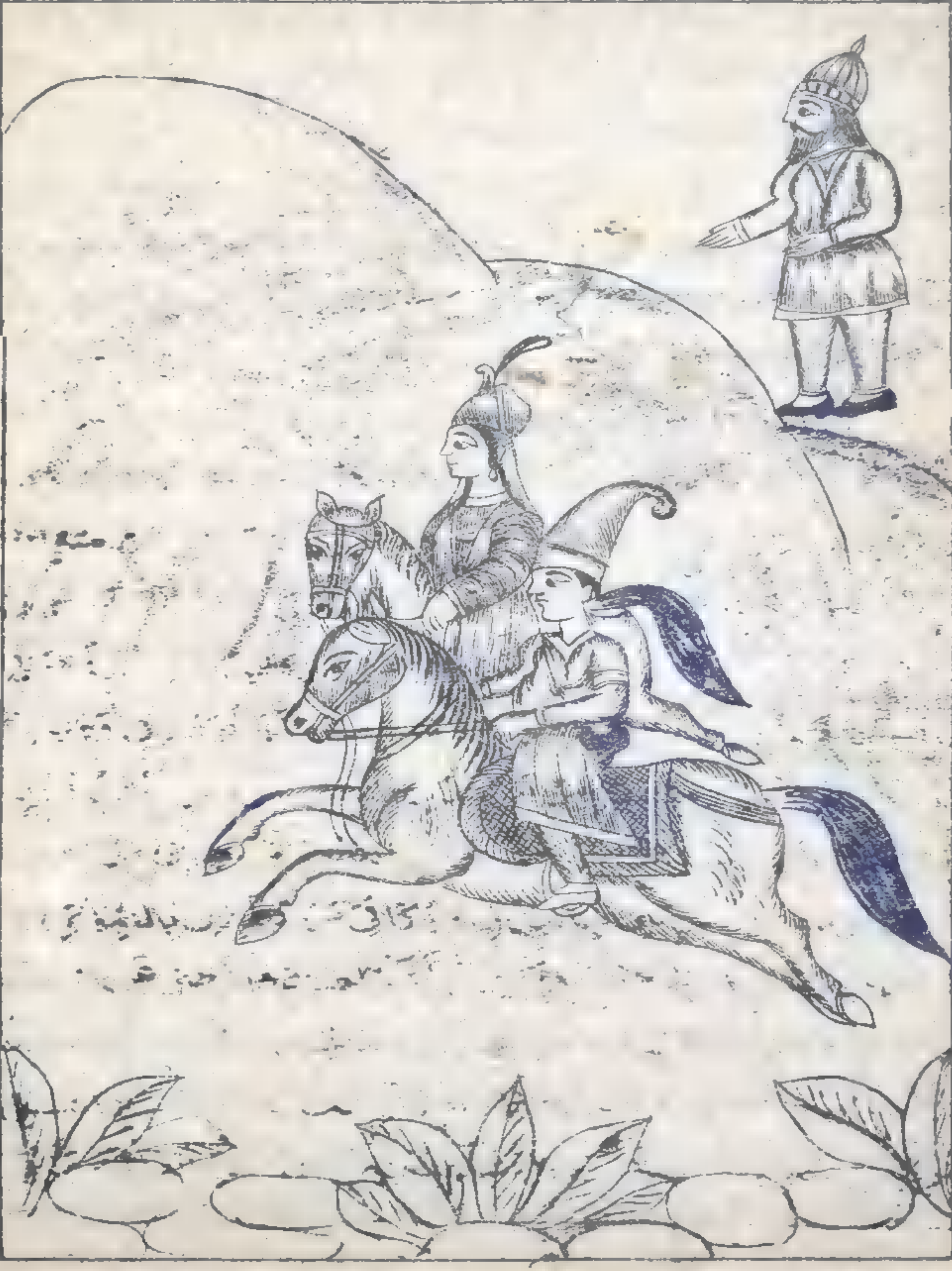
### جدائی

جب ہم دونوں ہرمن کی آنکھوں سے دور ہو گئے تو پدمنی نے مجھ سے رو کر کہا ہنوز بدقسمتی ہمارا ساتھ دے رہی ہے دیکھیے یہ کب ہمارا پیچھا چھوڑتی ہے اور اس سے ہمیں کب نجات حاصل ہوتی ہے ایک نوجوان فقیر جو اپنی سلطنت کو لات مار کر پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا تھا کہ اپنی زندگی کے باقی ماندہ دن تنہائی اور آزادانہ دلچسپی میں گذار سکے ہائے اُسکی نوجوانا ہیئت اور اسکی مروت اور اسکا خلق اُسکے تروتازہ رخسارے جو اُس کی عنفوان جوانی کی شہادت دیتے تھے رہ رہ کر مجھے یاد آتے ہیں کاش اے عمرو عیار اگر میں اُس کی جگہ مر جاتی تو بہتر ہوتا اُسکی عطر آمیز سیاہ ریشمی زلفیں یوں خاک و خون میں لتھڑیں اور میں بھیانک صورت میں اُسکی طرف نظر کروں - اس سے زیادہ سبز قدمی اور کیا ہوگی کہ جس نے ہم بدنصیبوں کو پناہ دی وہی عین شباب میں ہمیشہ کے لیئے عالم سے رخصت ہو گیا -

| | |
|---|---|
| حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد |

یہ کہتے کہتے یکایک پدمنی قہقہہ مار کر ہنسی اُسکی ہنسی میں خوفناک تذبذب شکستگی خوف - ہولناک دسادس بھرے ہوئے تھے گو قہقہہ تھا لیکن اُسکی آواز ایسی بھیانک تھی کہ میں ڈر گیا اور وہ بھی اپنی آواز سے چونکی چونکہ یہ حالت پدمنی کی ایسی نہیں تھی کہ میں اُس سے کچھ استفسار کرتا اور سبب دریافت کرتا اس لیے ایک تو میں خود اوسان باختہ تھا اور دوسرے اسکی حالت بھی سنبھلی ہوئی نہ تھی - ایک مجنونانہ دورہ اُسکی رگ و پے میں دوڑ رہا تھا اُسکی آنکھوں میں ڈراؤنے خوف کے شعلے مشتعل ہو رہے تھے - اسکی رگ رگ اور رونگٹا رونگٹا گویا مخزن غم و الم بن رہا تھا - صرف یہ تھا کہ میں اُسکی طرف حیران و ششدر تک رہا تھا اور اپنی حالت سنبھالنے کی بھی کوشش کر رہا تھا اور یہ بھی کوشش کرتا تھا کہ اسکا بھی اطمینان کروں - یکایک ہنسی کے بعد وہ پھر چونکی اور آسمان کی طرف دیکھکر یہ گویا ہوئی اے پرمیشر کیا میں اس قابل ہوں

پدمنی اور عمرو عیار گھوڑون پر سوار جا رہے ہین اور ہرمن آبدیدہ ہو کر دیکھ رہا ہے



کہ دنیا مین اور بھی زندگی بسر کرون کیا میرے سبز قدم کے منحوس اثر کے لپیٹ مین ابھی اور بھی بے گناہ پھنسین گے بہتر ہے کہ تو مجھے دنیا سے اُٹھالے مین نہین چاہتی کہ میرے سبب سے کئی خانے ویران ہون اور صدہا آدمی تباہ ہون۔ پھر وہ میری طرف مخاطب ہو کر یہ کہنے لگی تم ضرور میرے قہقہہ پر متعجب ہوے ہو گے بلکہ قریب قریب مجھے مجنون ٹھہرایا ہو گا لیکن قہقہہ کا جب تمھین سبب معلوم ہو گا تو تمھارا تعجب یقیناً جاتا رہے گا مین صرف شلن تلا پر ہنسی تھی کہ اُسنے بھی گرفتار کر کے کچھ لذت حاصل نہین کی خود بھی نہایت خواری اور ذلت سے گرفتار ہوا اور اپنی تمام عمر کی نیک نامی اور شہرت کو خاک مین ملا دیا۔ اسکے بعد جو مجھے ایک خوف معلوم ہوا اُسکی وجہ صرف یہ تھی کہ اگر ہر من ہمین اپنے پاس بطور مہمانون کے چند روز رکھتا اُسکی بھی کچھ نہ کچھ ناگفتہ بہ حالت ہوتی۔ مگر شکر ہے کہ وہ بیچارہ صحیح و سالم ہمارے پاس سے رخصت ہو گیا اور اُسکا روز بد ہم نے اپنی آنکھون سے نہین دیکھا۔

مین۔ پیاری پدمنی جو کچھ تم نے کہا ہے اس مین سر مو تفاوت نہین ہے اپنی سبز قدمی کا خیال کر کے کیا تم اجازت دیتی ہو کہ ہم خودکشی کر لین حالانکہ خودکشی کرنا مین جانتا ہون کہ سخت نامردی ہے اگر ہم سبز قدم ہین اور صرف ہمارے قدمون کی نحوست ہمین اور ہمارے رفقا کو یہ ناچ نچا رہی ہے تو پھر یہ حوادث و قاتل سوانح جو عالم کے ہر حصہ مین شب و روز پیدا ہونے مین کیا وہان بھی ہمارے ہی قدمون کا اثر پہونچتا ہے شاید یہ بات تو نہو گی۔ پیاری اور بہت پیاری پدمنی جب انسان ہوش سنبھالتا ہے اور زندگی کے کھلے ہوے میدان مین قدم رکھتا ہے تو اُسے اُسی قسم کی مایوسیون کے قدم قدم پر ڈھیر ملتے ہین جو اُسکے ارادون کو حیرا روکتے ہین اور اُسے لمحہ لمحہ انتہا درجہ کا اُسکے کامون پر پشیمان کرتے ہین مگر اولو العزم کبھی اِن باتون کی پروا نہین کرتا اور اپنے پر بشر کی مرضی پر بڑھا چلا جاتا ہے۔ پیاری اور میری معزز رانی صاحبہ جو کچھ مجھپر گذرا ہے اگر مین صدہا بار دُھراؤن جب بھی ہر بار آپ کو ایک نئی دلچسپی ہو گی مین جانتا ہون کہ جیسی میری گت بنی ہے شاید دنیا مین ایسا شامت نصیب کوئی شخص نہو گا۔ جانور مین بنا رہا اور مارین مجھپر پڑین خبر نہین میری کیا کیا گت بنی دوست سب میرے عالم ارواح کو پہونچے اور بیوی چاہیتی بیوی میری مری۔ مین نے کیا کیا آفت نہین اُٹھائی مگر پھر بھی مین نے ہمت نہ ہاری اور ہر سانحہ پر صبر کر کے قدم آگے بڑھائے۔ لیکن لطف یہ ہے کہ جہان مین جا رہا ہون نہ یہ معلوم ہے کہ کہان جاتا ہون اور اُسکا نتیجہ پھر کیا ہو گا نہ مجھے دولت کی خواہش ہے نہ کسی عہدہ کی آرزو ہے نہ مین

کچھ جاہ و حشم چاہتا ہون اسپر بھی اگر کوئی سوال کرے کہ جب کچھ نہین چاہتے پھر کس بات کی آرزو ہے گو ہمیشہ دل مین خیال کرتا ہون مگر سمجھ مین نہین آتا کہ اپنی کونسی آرزو پر آنکھین بند کرکے چلون اور اُسکا اتباع کرون -

بدمنی - مین تم سے سخت شرمندہ ہون کہ مین نے تمھاری آرزوؤن پر پانی پھیر دیا اور جتنی امیدین کہ آیندہ تمھارے پرشوق دل مین موجزن ہوتین سب کو ملیا میٹ کر دیا تمھاری وہ گورنری کی شان و شوکت اور تمھارا جاہ و حشم کا نشیلا سرور جسنے گم شدگان کو بھی بھلا دیا تھا - وہ سب شادمانی انگیز حالت صرف میری ایک ترچھی نگاہ سے خیرباد ہوگئی - اب تم ہو اور یہ چٹیل میدانون کا سفر مین ہون اور بصد ناکامی و حرمانی - مگر مین تمھاری رفاداری اور تمھاری حمیدہ خصائل پر تمھین مبارکباد دیتی ہون بیشک تم اللہ کے پاک بندہ ہو تمھاری اس رحیم طبیعت کا اثر زندگی پر اچھا پڑیگا - مگر پھر مین تم سے دریافت کرتی ہون کہ کیا تمھارے دل مین کوئی آرزو نہین ہے - (مسکراکر) دیکھو سوچ سمجھ کر جواب دینا پھر نہ کہنا کہ مین نے بھولے سے کہدیا تھا - اُسکی یہ مسکراہٹ بیز باتین سنکر مین خوش ہوا مگر پھر بھی میرا دل ٹوٹا ہوا تھا - میرے کلیجہ پر الم کے کچوکے لگے ہوے تھے - میری چھاتی پھٹی جاتی تھی میرا دل بیٹھا جاتا تھا طبیعت سخت بیکل اور بے چین تھی - ایسی ٹوٹی ہوئی یا شکستہ حالت مین کہ مین مایوسی و ناکامی کا محاط ہو رہا تھا - اسکے استفسرانہ لہجہ کو مطلق نہ سمجھا اور یہی جواب دیا کہ مین رانی صاحبہ عرض کر چکا کہ میرے دل مین کوئی آرزو نہین ہے اور نہ یہ آرزو ہے کہ پھر کوئی آرزو پیدا ہو - اسمین شک نہین کہ مین اپنے کو اُسی وقت تک خوش قسمت خیال کرونگا کہ جب تک میرا دل آرزوؤن سے پاک ہو اور مین کبھی بھولے سے بھی کسی آرزو کا خیال نہ لاؤن - یہ کمبخت آرزو وہی ہے کہ جو صدہا سختیان جان زار پر توڑتی ہے اور ایسے ایسے سخت اور تکلیف دہ عذابون مین مبتلا کرتی ہے کہ توبہ توبہ خوش نصیب ہے وہ شخص کہ جسکے دل مین کوئی آرزو نہین ہے اور زیادہ نیک نصیب ہے وہ نفس کہ جس کے دل مین آرزو کا خیال بھی نہین ہے اس وقت جو کچھ میری حالت ہے مین خدا سے یہی چاہتا ہون کہ میری ہمیشہ یہی کیفیت رہے وہ دل ہمیشہ مختلف غمون کا شکار رہتا ہے کہ جس کے دل مین مختلف آرزوئین شب و روز پیدا ہوتی ہین -

بدمنی ہنسکر اور یاددہانی کے طور پر کہا یہ سچ ہے کہ کوئی آرزو نہین ہے مین تو سمجھتی ہون کہ یہ بات غلط ہے - دنیا مین پیدا ہوکر کوئی متنفس آرزوؤن سے بے نیاز نہین ہو سکتا گو تمھارے دل مین مثلاً کسی

شے کے حاصل کرنے کی آرزو نہین ہے مگر یہ آرزو تو باقی ہے کہ ہمین کوئی آرزو نہو جب طبیعت کی یہ حالت ہے تو پھر یہ دعوی کرنا کہ ہمارے دل مین کوئی آرزو نہین ہے محض بے سروپا ہے لطف تو یہ ہے کہ یہ بھی خیال نہ رہے جب ہم جانین کہ ہان آرزؤن سے دل پاک ہوا۔ پدمنی کی اس تقریر سے مین نہایت خوش ہوا مجھے دل ہی دل مین قائل ہونا پڑا کہ بیشک پدمنی صحیح کہتی ہے ساتھ ہی اسکے یکایک یہ خیال بھی دل مین آگیا کہ یہ کتنی بڑی آرزو ہے کہ پدمنی مدت العمر میرے ساتھ رہے اور کبھی اس سے فصل نہو۔ میری خاموشی پر وہ قہقہہ مارکر ہنسی اور کہا دیکھا ہم تم سے کہتے نہ تھے کہ یہ دعوی ہرگز نہ کرو دیکھو اب تمھین قائل ہونا پڑا۔

مین۔ واقعی مین قائل ہوگیا لیکن مین بہت ادب سے آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ میرے دل مین اگر ہے تو سب سے بڑی یہ آرزو ہے کہ پدمنی تم سے کبھی جدا نہ کرے۔

پدمنی مسکراکر۔ پہلے یاد دلانے پر بھی تمھین یہ آرزو یاد نہین آئی۔ ابھی دیکھیے کتنی آرزوئین دل مین دبی ہوئی نکلتی ہین۔

مین۔ اگر آپ معاف کرینگی تو مین یہ کہہ سکتا ہون کہ جب مین ہمہ تن آرزو ہو رہا تھا پھر وہ آرزو یاد کیونکر آتی۔ غرض اسی قسم کی نازونیاز کی باتین ہوتی رہین۔ ہم دونون گھوڑون پر آہستہ آہستہ جارہے تھے نہ ہمین یہ معلوم تھا کہ ہماری منزل مقصود کہان ہے نہ یہ خبر تھی کہ ہم کہان جارہے ہین۔ پدمنی نے ذرا سکوت کرکے یہ کہا پیارے عمرو عیار تم سے ملنے کے پہلے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ مین تنہا کسی جنگل سنسان کے گوشہ مین ہو بیٹھون گی اور کبھی آدمی کی صورت نہ دیکھون گی۔ مگر جب سے کہ تم سے ملاقات ہوئی ہے اب یہ جی نہین چاہتا کہ مین تمھین چھوڑدون (آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھاکر) اے پرمیشر ایسا کبھی نہ کیجیو کہ عمرو عیار کی مجھ سے مفارقت ہو۔ یہ سنکر مین رونے لگا یہانتک کہ میری ہچکی بندھ گئی وہ گھوڑے پر سے اُتر پڑی مجھے گلے سے لگالیا اور خود بھی بڑی دیر تک رویا کی نہ ہمین سنسان جنگل مین کوئی ڈھارس بندھوانے والا تھا نہ کوئی تسلی دینے والا تھا ہم آپ ہی اپنی ڈھارس بندھواتے تھے اور آپ ہی تسلی دیتے تھے۔ غرض پھر ہم دونون سوار ہوگئے اور آگے کی طرف روانہ ہوئے جنگل بظاہر خوفناک نہین تھا سرسبز درخت چارون طرف نظر آرہے تھے ہوا بھی صحت بخش تھی اور کسی کسی کوس پر کوئی نہ کوئی جھونپڑا بھی مل جاتا تھا جو شخص ملتا تھا اس خوش اسلوبی سے پیش آتا تھا کہ مین بیان نہین کرسکتا جب چلتے چلتے ہمین شام ہوگئی تو ہمنے کیا کہ رخصت کے

نیچے آرام کیا - چاروں طرف سنسانی کی سلطنت ہو رہی تھی - دور دور کسی آدمی کا پتہ بھی نہ تھا - ہاں جس درخت کے نیچے ہم ٹھہرے تھے یہ نہایت سرسبز اور جگا دری تھا اگر ایک ہزار آدمی بھی آرام کرنا چاہیں تو شاید درخت کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا تھا - زمین نرم اور کسی قدر ہموار تھی -

پدمنی - میں جانتی ہوں کہ اس سے بہتر قیام کی جگہ اور مل نہیں سکتی -

میں - ہاں شام ہو گئی ہے اگر دن رہتا تو ہم کوئی بستی تلاش کر لیتے بہتر ہے کہ یہیں شب بھر گذار دیں موقع خاصہ ہے بُرا نہیں ہے -

پدمنی - بس تو گھوڑوں کو کھول دو اور سامنے کے سبزہ میں چرنے کو چھوڑ دو - میں نے فوراً اُسکے حکم کی تعمیل کی اور اب ہم اپنا باسی کھانا کھانے کو ہو بیٹھے -

پدمنی - یہ تو بد مزہ ہو گیا - مجھ سے نہیں کھایا جاتا اگر تمھیں کھانا ہو تو کھا لو -

میں - میں نے خوف سے عرض نہیں کیا تھا کہ شاید آپ کی خواہش دل کے خلاف صرف میرے کہنے سے ہاتھ کھینچ لیں ہاں تو مجھے بھی معلوم ہوتا ہی - غرض ہم نے فوراً کھانے کو آگے سے اُٹھا کر پھینک دیا -

میں - اگر حکم ہو تو میں کوئی جانور شکار کر لاؤں - ورنہ ہمیں شب بھر ہمیں فاقہ سے گذرے گی اور پھر خبر نہیں صبح کو بھی ملے یا نہ ملے -

پدمنی - نہیں شکار کی اجازت میں کبھی نہیں دے سکتی وجہ یہ ہے کہ شام ہو گئی ہے سب جانور اپنے اپنے بسیروں میں آرام کرنے چلے گئے ہیں آرام کی حالت میں جبکہ وہ نہ بھاگ سکیں نہ اپنی پناہ کی کوئی جگہ تلاش کر سکیں مارنا نہایت نازیبا امر ہے - مجھے تو پیاری اور معزز رانی کے حکم کی تقلید کرنی تھی - اگر وہ کہتی شکار کر لاؤ میں شکار کر لاتا اب اُسنے منع کر دیا میں بھی فوراً خاموش ہو رہا تھوڑی دیر کے بعد پیاری پدمنی کو پیاس معلوم ہوئی پانی ہو چکا تھا اور تشنگی کی شدت ایسی غالب ہوئی کہ پدمنی سے جو ایک ضابطہ اور مضبوط صابر خاتون تھی ضبط نہ ہو سکا - اور گھبرا کر مجھ سے پانی مانگا - میں نے دست بستہ عرض کیا اگر حکم ہو تو بندہ تلاش آب میں روانہ ہو یہاں کہیں قریب تو پانی کا کوئی چشمہ دکھائی نہیں دیتا -

پدمنی - مجھے اس وقت گو پیاس زیادہ ہی لیکن میں یہ نہیں چاہتی کہ تمھیں تکلیف ہو اور تم بغیر جانے ہوئے جنگل میں بھٹکتے پھرو - ہاں اگر کہیں سو دو قدم پر پانی ہو بیشک یہ تو نبہ بھر لاؤ - یہ سُنتے ہی تو نبہ لیکر جانب جنوب روانہ ہوا شاید کوئی پانسو قدم بھاگا بھاگ گیا ہونگا کہ ایک کوئیں پر ایک ضعیف شخص

پانی بھرتا ہوا نظر پڑا - مین اُسے دیکھتے ہی کھل گیا کہ نہایت آسانی سے پانی ہاتھ لگ گیا ضعیف شخص میری صورت دیکھتے ہی مجھ سے بھی زیادہ خوش ہوا اور میری طرف پرشوق نگاہون مین تکنے لگا جون ہی مین قریب گیا اُسنے جھک کر مجھے سلام کیا اور مزاج پرسی کے بعد یہ استفسار کرنے لگا حضور آپ پردیسی معلوم ہوتے ہین اور شاید آپ یہین کہین جنگل مین اُترے ہوے ہین اس لیے آپ کو پانی کی حاجت یہان لے آئی - اگر آپ کسی بستی مین یا سرا مین اُترتے تو وہین بافراط پانی دستیاب ہو جاتا - پھر وہ دریافت کرنے لگا کیا مین اپنے خیال مین صحیح ہون -

**مین** - خوش ہو کر عاجزانہ طور پر - جو کچھ آپنے فرمایا واقعی سب صحیح ہے ایک مین اور ایک میری ساتھی عصمت پناہ خاتون سامنے کے درخت کے نیچے ٹھہرے ہوے ہین آپ کی مہربانی ہو گی اگر آپ میرے تونبے مین پانی بھر دینگے -

**ضعیف** - نہین نہین مین آپکے تونبے مین پانی نہین بھرنے کا بلکہ آپ کے ہمراہ اپنا یہ بھرا ہوا گھڑا لے کر چلتا ہون تقریباً شب بھر آپ قیام کرینگے یہ گھڑا مین وہین رکھدونگا جب آپکو ضرورت ہو آپ بآزادی اس مین سے استعمال کر سکتے ہین - اُسکی ان باتون سے مین بہت خوش ہوا اور مین نے اسکی انسانیت پر آفرین کہی مگر آنا دبی آواز سے شکریہ ادا کرنے کے بعد اُس سے یہ کہا حضرت آپکو تکلیف نہ ہو آپ صرف یہ تونبہ مجھے بھر دیجیے ہم صبح تک اسین گذارا کرلین گے یہ ہم سے برداشت نہو گا کہ آپ تکلیف اُٹھاوین اور ہم بے تکلفانہ آپ کا بھرا ہوا پانی پئین -

**ضعیف** - گھگیا کر حضرت بھلا یہ آپ کیا فرماتے ہین میرا مکان یہان سے بہت قریب ہی کچھ ایسی ضرورت پانی کی نہین اس وقت مین خالی تھا مین نے کہا آؤ پانی ہی بھر لاؤ - مین نے کوشش کی کہ گھڑا پانی کا خود اُٹھا کر لے چلون لیکن یہ بھی اُسنے تسلیم نہین کیا اور یہی کہا کہ میری اس خدمت مین عزت افزائی ہو جائیگی اگر آپ میرے خلاف طبیعت مجھے مجبور کرینگے تو میری طبیعت مین بدمزگی پیدا ہو گی -

**مین** - آپ کی یہ باتین مجھے آپ کا فریفتہ کیے دیتی ہین واقعی آپ ایک فرشتہ ہین خدا آپ کو اسکا اجر عطا کرے - مین اُس شخص کو ہمراہ لے کر پیاری پدمنی کے پاس آیا وہ آنکھین پھاڑے ہوے میرا راستہ دیکھ رہی تھی پانی کا گھڑا دیکھتے ہی خوش ہو گئی -

**پدمنی** - پیارے عمرو عیار یہ کون صاحب ہین تم نے انھین کیون تکلیف دی - مرحبا اے طالع بیدار من خو

ضعیف - گھبرا کر - اور گھگیا کر - حضرت بیگم صاحبہ یہ آپ کیا فرماتی ہین میری اصلی راحت اور تحقیق شادمانی اسی مین ہوتی ہے کہ مین اپنی قدرت کے موافق آپ سے اصحاب کی خدمت کرون اور صرف کوئین سے پانی کا یہان تک لے آنا مین جانتا ہون کوئی ایسا اہم کام نہین ہے کہ جس کو مین ادنی خدمت گذاری بھی سمجھون - پیاری پدمنی نے خوب سیراب ہو کر پانی پیا - پانی ٹھنڈا اور میٹھا ہلکا تھا - پدمنی کے ارشاد سے گو مجھے اتنی پیاس نہ تھی مین نے بھی پانی پیا - پانی واقعی نہایت ہلکا اور خنک و شیرین تھا -

ضعیف - ہاتھ باندھکر - کیا مین کچھ عرض کر سکتا ہون آپ اجازت عنایت فرماتی ہین -

پدمنی - خلیق اور ہنس مکھ چہرہ مین - ہان ہان آپ فرمائیے جو کچھ آپ کہنا چاہین بہت آزادی سے کہ سکتے ہین مین بہت شوق سے سننے کو موجود ہون آپ نے ہم پر احسان کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ جہان تک ہماری قوت گواہی دے ہم آپ کی مدد کرین -

ضعیف - گڑگڑا کر حضور رانی صاحبہ مین کچھ مدد تو نہین چاہتا صرف میری یہ عرض ہے اگر آپ قبول فرمائین کہ میرے غریب خانہ پر آپ تشریف لے چلین تو میری بڑی سرفرازی ہوگی وجہ یہ ہے کہ یہ جنگل ہے یہان صدہا درندہ گشت لگاتے پھرتے ہین علاوہ درندون کے قزاق وغیرہ بھی اس جنگل مین بہت ہین جب حضور کے غلام کا غریب خانہ موجود ہے پھر اس جنگل مین رہنے سے فائدہ - گو اسکا مین اعتراف کرتا ہون کہ حضور کے موافق سامان میرے غریب خانہ پر نہین ہے لیکن یہ مین کہ سکتا ہون کہ اس جنگل سے کچھ نہ کچھ زیادہ ضرور آرام ملے گا -

پدمنی - ہم آپ کی اس ہمدردانہ درخواست کا دلی شکریہ ادا کرتے ہین اور ہم دل سے دعا کرتے ہین کہ خدا آپ کو اس سے بھی زیادہ توفیق عطا فرماوے لیکن ہم یہی چاہتے ہین کہ آپکو تکلیف نہ دین - اور یہین شب گذار دین - ہم صحرا نورد ہین نہ ہمین درندے کا ڈر ہے نہ کسی رہزن کا خوف ہے ہماری عمر کا بہت بڑا حصہ صحرا نوردی ہی مین گذر گیا ہے - پدمنی کا یہ روکھا پھیکا جواب سنکر ضعیف شخص کچھ خاموش سا ہو گیا مگر یکایک ایک نامعلوم خیال سے جو اسکے دماغ مین بیٹھے بیٹھے بجلی کی طرح کوندا چونکا - اور پھر یہ گویا ہوا - (لیکن اپنی ڈاڑھی ہاتھ مین پکڑ کر) مین تمھین رانی صاحبہ اس سفید ڈاڑھی کا واسطہ دیتا ہون کہ اپنی عزت و عصمت کے صدقہ سے آپ میری بے بضاعت مہمانداری کو رد نہ کرین اگر آپنے نہ مانا تو مین اپنے کو سخت بدقسمت خیال کرونگا - اور یہ غم مجھے جب تک میری مستعار عمر باقی ہے میرے کلیجہ پر نقش رہیگا

نہ صرف میری زندگی سخت غم والم مین کٹے گی بلکہ روح پر بھی مرنے کے بعد اسکا چرکا رہیگا۔ کیا آپ ایک ضعیف سفید ڈاڑھی والے شخص کو یون آفت مین پھنسانا چاہتے ہین۔ ہرچند ہمنے کوشش کی کہ ہم اُس ضعیف کی درخواست کو لطائف الحیل سے ٹالدین لیکن وہ کچھ ایسا چچپڑ ہوکر چمٹا کہ اُسنے مانا ہی نہین اور ہمین اپنے گھر کی طرف لیکر چلا۔ مجھے اور پدمنی کو صرف ایک خیال تھا کہ کہین ہمارے جانے سے اسپر کوئی آفت نہ آکر پڑے۔ مگر جب اُسنے نہ مانا تو ہم بھی رضا بقضا اُسکے ساتھ ہولیے ہمارے گھوڑون کی باگ ڈورین اُسکے ہاتھ مین تھین اور ہمارا تھوڑا بہت سامان اُسنے اپنے سر پر لادلیا تھا۔ گھنٹہ بھر کامل رستہ طے کرنے کے بعد ہم منزل مقصود پر پہونچے۔ گو ہم نے اُس سے یہ دریافت نہ کیا تھا کہ تمھارے گھر مین کوئی اور بھی ہے یا تم ہی اکیلے ہو لیکن اُسکی باتون سے پایا جاتا تھا کہ یہ تنہا ہی رہتا ہے ضعیف کی ظاہری صورت محض غریبون کی سی تھی لیکن مکان اندر سے پرتکلف سامان سے آراستہ پایا۔ سوائے چند ماماؤن اصیلون کے کسی مرد کی صورت نظر نہین آئی۔ جون ہی ہم نے اندر قدم رکھا پیچھے سے دروازے بند ہوتے چلے گئے۔ ہمین اُس بوڑھے نے ایک کمرہ مین لیجاکر بٹھایا اور آپ دروازہ بند کرکے باہر چلا گیا۔ شب بھر تک کسی کا پتہ تھا نہ ضعیف شخص آیا نہ اُسکی کوئی خادمہ آئی۔ ہمین سخت تردد ہوا کہ یہ کیا بھید ہے۔ مین نے پدمنی کے اشارہ سے کواڑ کھولکر باہر آنا چاہا مگر کواڑ بند تھے خدا خدا کرکے صبح ہوئی۔ پدمنی میری صورت دیکھتی تھی اور مین اُسکی صورت دیکھتا تھا۔ صبح ہوتے ہی ضعیف گھگھیاتا ہوا آیا کہ جون ہی مین یہان سے گیا مجھے چکر آگیا اسوقت ہوش آیا ہے۔ اسکے آنے کے بعد چند خوان کھانے کے ہمارے لیے مامائین لیکر آئین۔ کھانا لطیف اور پرتکلف تھا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو ہم نے رخصت طلب کی۔

**ضعیف**۔ رخصت ہونے کا تو حضور نام ہی نہ لین مین چاہتا ہون کہ جب تک مین زندہ ہون آپ یہین تشریف رکھین زندگی کے تمام عیش کے سامان سب موجود ہین صحرا نوردی کوئی انسانیت نہین ہے۔

**پدمنی**۔ یہ تو آپنے صحیح فرمایا لیکن جہان آپ ہمین ٹھہرانا چاہتے ہین یہ ہمارا منزل مقصود نہین ہے آپ کی ہم نے خاطر کردی ہم یہان آئے اور رات بھر آپکے مہمان رہے اب آپ بھی ہمین رخصت کیجیے زیادہ ٹھہرنا سبب ملال ہوگا۔

**ضعیف**۔ روکھا ہوکر۔ زیادہ جھک جھک سے کوئی نتیجہ نہین جب تک حیات مستعار آپ کی باقی ہے آپ کو مجبوراً یہین رہنا ہوگا۔ یہ کہکر وہ بوڑھا اُٹھ بیٹھا اور تیوری چڑھائے ہوئے باہر چلا گیا

اُسکے جاتے ہی سب ماماؤن نے کنڈیان باہر سے لگا دین -
پدمنی - دبی آواز سے - یہان تو کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہے ہم سمجھے کچھ تھے اور نکل کچھ آیا
مین - رانی صاحبہ آپ گھبراتی کیون ہین اگر آپ کو ذرا بھی اُسکی نسبت بدنیتی کا شبہہ ہو تو مین دم
بھر مین اُسکا کام تمام کر دونگا -
پدمنی - یہان ہم قید مین ہین قید سے رہائی پانا ہماری طاقت سے باہر ہے ہان عقل سے اگر کوئی تدبیر
ایسی نکل آوے کہ ہم رہائی پائین تو جبر اور زبردستی سے بہتر ہوگا کیونکہ جبر و زبردستی ہماری یہان
چل نہین سکتی -
مین - ہان یہ آپ صحیح فرماتی ہین بیشک ہم قید ہی مین ہین مگر رہائی کی تدبیر کرنا یہ بہت مشکل امر ہے
یکایک دو عورتین کوئی گھنٹہ بھر کے بعد ہمارے کمرہ کے دروازے پر آ کھڑی ہوئین دونون آمنے سامنے
سے آ رہی تھین اُنھین دیکھ کر مین چپکے سے دروازے کے پاس بہت غور سے کان لگا کر آ کھڑا ہوا -
ایک بولی - بوا یہ دونون مرد و عورت کون ہین معلوم تو امیر ہوتے ہین -
دوسری بولی - ارجی - خبر نہین یہ پردیسی بے چارے کس طرح دھوکے مین پھنس گئے اپنر تو مجھے ترس
آتا ہے مجھے یہ دونون میان بیوی معلوم ہوتے ہین شاید اپنے شہر جاتے ہونگے دونون نوجوان ہین ابھی
انھون نے زندگی کا کیا لطف اُٹھایا ہوگا -
ارجی - انکے ذبح ہونے کی اے سندی کب باری آئے گی -
سندی - مین جانتی ہون کہ کوئی آٹھ دن مین یہ دونون ذبح ہو جائین گے یون تو یہ کئی مہینے تک نہوتے
مگر وجہ یہ ہے کہ آٹھوین دن سارن (بوڑھے کا نام) نے اپنے احباب کی دعوت کی ہے اس لیے اُس دن
کم سے کم ساٹھ آدمی ذبح کیے جائین گے اُنکے ساتھ یہ بھی ذبح ہونگے -
ارجی - مجھے ان کی امیرانہ صورت اور نوجوانی پر سخت افسوس آتا ہے دیکھیے یہ کس سختی سے
ذبح کیے جاتے ہین -
سندی - مین نے آج تک جب سے مین یہان آئی ہون کوئی مرد کوئی عورت ایسی نہین دیکھی -
ارجی - یہ بچ بھی سکتے ہین یا نہین -
سندی - میرے خیال مین بچنے کی کوئی صورت نہین نکل سکتی وجہ یہ ہے کہ سارن نے ان کا نام

بھی ذبح ہونے والے مرد و عورت مین لکھ لیا ہے اور وہ ایک ضدی شخص ہے اس کم بخت کا یہی قاعدہ ہے کہ اگر کوئی اس سے سفارش کرے تو وہ سب کو ذبح کر ڈالتا ہے۔

ارجی۔ بُوا عقل کی بانگی تمھاری جب جانین کہ جب ان دونون کی جان کسی تدبیر سے بچا دو۔

سندی۔ یہ ممکن تو ہو سکتا ہے مگر دقت یہ ہے کہ انکے بدلے مین وہ بے گناہ ذبح کی جائینگی جو انکی محافظ مقرر کی گئی ہین۔

ارجی۔ لطف تو ہے کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔ ایسا تو مین بھی کر سکتی ہون۔ ایک کو بچا کر دونکو پھنسایا تو کیا خاک عقلمندی ہوئی کوئی ایسی تدبیر سوچو کہ انکے ساتھ اورون کی بھی جان بچ جائے۔

سندی۔ ہان کہتی تو تم سچ ہو اچھا مین سوچونگی کل تم مجھے یہین ملنا جو کچھ تدبیر ہوگی مین تمھین بتا دونگی یہ باتین کرکے وہ چلتی بنین اور مین اپنی پیاری پدمنی کے پاس آبیٹھا۔ ہر چند مین نے اپنے کو روکا لیکن ضبط نہو سکا اور مین پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ پیاری پدمنی نے چاہا کہ مین رونے کا سبب بتاؤن لیکن مجھ سے وہ سب بیان ہی نہ کیا گیا جب پدمنی دریافت کرتے کرتے بہت دق ہوگئی تو جل کر اُسنے یہ کہا مین تو سمجھی تھی کہ تم اعلیٰ درجہ کے مستقل مزاج اور شجاع ہو لیکن تمھاری یہ حالت میرے اس گمان کو غلط کیے دیتی ہے۔ اگر مین یہ بھی تسلیم کر لون کہ ہم یہان مرنے کے لیے آئے ہین تو پھر غضب ہی کیا ٹوٹ پڑا مرنا ایک دن ضرور ہے دو دن آگے یا دو دن پیچھے لیکن سکرات الموت کی جان کندنیون سے یہ زیادہ تکلیف ہے کہ تم بیتاب ہوے جاتے ہو اور سبب نہین بیان کرتے ایسا بھی کیا غضب ہے۔ مجھے دیکھو کہ عورت ہو کر کس دلیری سے موت کی پیشوائی کرنے پر آمادہ ہون تم ہو کہ دہلے ہی جاتے ہو۔ اسکی اس تقریر نے مجھپر بہت بڑا اثر کیا مجھے اپنے کو ضبط کرنے کی بھی کوشش نہ کرنی پڑی مین خود ہی مطمئن ہوگیا اور جو کچھ باتین سنی تھین سب حرف بحرف دُہرا دین۔ اُسنے یہ سنکر ذرا بھی اُداسی ظاہر نہ کی نہ وہ سٹپٹائی نہ پریشان ہوئی بلکہ اطمینان بخش لہجہ مین یہ کہنے لگی اگر ہمارے پرمیشر نے ہماری تقدیر مین یہی لکھدیا ہے اچھی بات ہے پھر رنج کرنے کا کونسا مقام ہے۔ مگر ہمین بالکل مایوس نہونا چاہیے شاید کوئی صورت رہائی کی پیدا ہو جائے اور ہم شیطان اور آدمخور بوڑھے کو زک دیکر یہان سے نکلین۔

مین۔ پیاری پدمنی یہ مین بھی جانتا ہون لیکن میری یہ بیقراری اپنی جان خطرہ مین پڑنے سے نہین ہے بلکہ مین بیتاب یون ہون کہ صرف میرے باعث سے آپ ایسی ایسی آفتون مین پھنس رہی ہین ورنہ یہ مین

خوب جانتا ہوں کہ موت آنے کا خاص ایک وقت معین ہے۔ کوئی سبب ہو اور خواہ کیسا ہی خطرناک محبس ہو لیکن پھر بھی اگر عمر ہو تو انسان بچ سکتا ہے

پدمنی۔ خیر یہ تو ہو چکا مگر یہ تو بتاؤ کہ وہ عورتیں آرجی اور سندی کب آویں گی اگر وہ ہماری رہائی کا ہم ہی سے مشورہ کریں تو ہم اُنکی جہان تک ہم سے ہو سکے رائے اور طاقت سے مدد کریں۔ مگر یہ ممکن نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اس تدبیر میں ہم سے مشورہ کریں۔

میں۔ دیکھیے اب کل پر بات رہی جو کچھ گفتگو ہو گی آپ بھی سُن لیں گی۔ دوپہر کے وقت ہمارے لیے چند لڑکیاں کھانا لیکر آئیں وہ ہم نے بے تامل خوب پیٹ بھر کر کھایا پھر شام کو بھی کھانا آیا شام کو بھی ہم نے مل کر کھایا۔ رات کو مجھے پریشانی کے مارے نیند نہیں آئی علی الصباح وہ دونوں عورتیں دروازہ کے پاس آکھڑی ہوئیں اور اُنکی باہم باتیں ہونے لگیں۔ میں نے پدمنی کو بھی اشارہ کرکے اپنے پاس بُلا لیا تھا

ارجی۔ کہو بوا سندی کوئی تدبیر سوچی۔ آج کا تم نے مستقل وعدہ کیا تھا۔

سندی۔ بُوا تدبیر تو سوچ لی ہے لیکن جب تک ان دو قیدیوں سے صلاح نہو گی کام نہیں بن سکتا کیونکہ انکو بھی تو آگاہ کرنا ضرور ہے کہ تم پر آفت آنے والی ہے اور ہم تمھیں اس تدبیر سے بچانا چاہتے ہیں تم ہوشیار رہنا۔

ارجی۔ ہاں یہ بھی عمدہ بات ہے اس میں بُرائی کیا ہے ابھی دروازہ کھول کر ان سے ذکر کر دو دیکھو یہ کتنے پانی میں ہیں

سندی۔ سارن باہر گیا ہوا ہے نا وہ کہیں جلدی واپس تو نہ آجائے گا۔

ارجی۔ وہ تو اور شکار کی تلاش میں گیا ہوا ہے۔ اگر جلدی بھی آیا تو شام تک آئے گا۔

سندی۔ تم ذرا ادھر اُدھر جاکر دیکھ آؤ پہرہ والیاں تو نہیں پھر رہی ہیں ایسا نہو کہ تدبیر عمل میں آنے سے پہلے سارن کو معلوم ہو جائے۔ ارجی فوراً دوڑی ہوئی ایک طرف گئی اور چند منٹ میں پھر کر واپس چلی آئی پھر دونوں دروازہ کھولکر اندر آئیں۔ بیچاریوں نے پہلے جُھک جُھک کر سلام کیا پھر ہم سے یہ گویا ہوئیں ہم آپ سے کچھ عرض کرنے آئے ہیں اگر آپ ہماری باتوں کو غور سے گوشگذار فرمائیں گی تو آپ کا احسان ہو گا۔ گو ہمیں ساری کیفیت معلوم تھی لیکن ہم دونوں انجان بن گئے اور اُنکی طرف توجہ مبذول کی۔ سندی نے ساری کیفیت سارن کی بیان کی۔ اُسنے کہا یہ ایک بہت بڑی سلطنت وسط ہند کا راجہ تھا

نوجوانی سے اُسے یہی عادت ہے کہ عموماً آدمیون کی کلیجی بھون کر کھایا کرتا ہی - اور جب جی چاہتا ہی گوشت بھی کھا لیتا ہی - اس کم بخت نے ہزارہا بے گناہ جانون کو پار لنگھا دیا یہانتک کہ اسکی سلطنت اُجڑ گئی اور اب صرف یہ محل رہ گیا ہی غضب یہ ہی کہ اسنے اپنے کئی دوست بھی اپنے ہی سے آدمخوار پیدا کر لیے ہین چھٹے مہینے دعوت کرتا ہی پچاس ساٹھ مرد و عورت ذبح کر ڈالتا ہی چنانچہ وہ دعوت کا دن قریب آ گیا ہی ہمین تم پر بہت ترس آیا تم دونون کی پیشانی سے پایا جاتا ہی کہ تم ضرور عالی خاندان مین سے ہو دوسرے تم نے ابھی زندگی کا کچھ لطف نہین اُٹھایا اس لیے ہم تمھین تدبیر بتانا چاہتے ہین بشرطیکہ تم اُسپر عمل کرو - پدمنی نے جہانتک ممکن ہوا اُنکی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جس طرح تم بتاؤگی ہم اُسپر عمل کرنے کو موجود ہین -

سندی - بس اگر یہ بات ہی تو بہت آسانی سے تمھاری رہائی ممکن ہو جائیگی - وہ تدبیر یہ ہی کہ ہم آدھی رات کو محبس کا دروازہ کھول کر تمھین نکال دینگے جب تم اس قلعہ کے دروازہ کے باہر چلے جاؤ گے تو ہم غل مچائینگے کہ قیدی بھاگ گئے اُس وقت سارن مع اپنی بھر بنگائے تمپر ٹوٹ پڑیگا ایسے موقع پر اگر تم پھرتی کر سکو اور کچھ دلیری بھی کر جاؤ تو یہ تدبیر کی جائے ورنہ پھر جس عذاب سے وہ قتل کریگا وہ بیان کرنے کے قابل نہین ہی - سارن گو بوڑھا ہی لیکن گھوڑے کے برابر پچاس ساٹھ میل دوڑ سکتا ہی طاقت اتنی ہی کہ گھوڑے کو ران مین بھینچکر کسی درخت سے لٹک جاتا ہی کیا مقدور ہی جو وہ چنگل سے نکل سکین - ہمارے لیے ہتھیارون کا بھی بندوبست ہو جائیگا -

سندی - ہتھیار بہت ہتھیارون کی کیا کمی ہی مگر یہ جرأت کرنی شرط ہے - یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ باہر سے مچاچ کی آواز آئی - اس آواز نے سندی کو چونکا دیا چند لمحہ کے بعد سارن برہنہ تلوار ہاتھ مین لیے ہوے سر پر آ کھڑا ہوا رنگت سرخ ہو رہی تھی آنکھون مین غصہ کے لال لال ڈورے پڑ گئے تھے - اسکی صورت دیکھتے ہی یہ دونون عورتین گویا ٹھنڈی پڑ گئین اُنکے پران خشک ہو گئے وہ سکتہ کی حالت مین سارن کی طرف تکنے لگین -

سارن - کیا اس بچپن کا یہی اثر تھا جو تم نے مجھے دیا تھا میرا ایسا نفیس شکار تمنے کھونے ہی کا ارادہ کر لیا تھا اگر ابھی ایک مخبر کا مجھے پرچہ نہ گذرتا تو واقعی تمنے اپنا کام تو کر ہی لیا تھا مین نے صرف ان ہی کے بھروسہ پر تو اپنے چند دوستون کی دعوت کی ہی لیکن آج شب کو تمنے انکو کھو یا ہی تمھاری ین

پورے اختیارات دینے کا یہی نتیجہ تھا۔ وہ تو آنکھیں نکالے ہوئے اپنی پوری توجہ سے سندی کی طرف دیکھ رہا تھا اُسے نہ میری طرف نہ پیاری پدمنی کا دھیان تھا لیکن پدمنی بہت غور سے اپنا داؤن دیکھ رہی تھی بیٹھے بیٹھے جو جھپٹا مار کر ایک کلائی زور سے اُسکی کلائی پر ماری تلوار چھناک سے وہ جا گری تلوار کا زمین پر گرنا تھا کہ فوراً پدمنی کے ہاتھوں مین آگئی اب پدمنی تلوار ہاتھ مین لیتے ہی ایک خونخوار اور مجروح شیرنی کی طرح سے اُسپر جھپٹی پہلے تو بوڑھے نے سٹ پٹا کر بھاگنا چاہا لیکن دروازہ پر مین جا کھڑا ہوا بیچارہ بوڑھا سمٹا اور سمٹکر اُچکا خبر نہین اُچک کر چھت سے لپٹنے کا ارادہ تھا یا کیا پہنچ کرتا کہ پدمنی نے اس صفائی سے ایک ہاتھ مارا کہ دونون ٹانگین اسکی اُڑ گئین ٹانگین اُڑتے ہی وہ ارارا دھم کر کے آن پڑا مین نے دوڑ کر اُسکی مشکین کس لین اب اُسنے غل مچانا شروع کیا اور اپنے سپاہیون کے نام لیکر چیخنے لگا دم بھر مین کوئی تین چار سو آدمی آکھڑے ہوئے مگر دہشت کے مارے کوئی اندر نہین آتا اب تو سندی اور رجی کے بھی دم مین دم آگیا تھا اُنھون نے یہ موقع غنیمت سمجھا دروازہ پر کھڑے ہو کر سندی نے پکارا سنو اے مردو تمھارا ظالم آقا سارن جو آدم خوار تھا قید ہو گیا ہے اُسکی دونون ٹانگین اُڑ گئی ہین اور وہ عنقریب قتل کر دیا جائیگا۔ اگر ایسے زبردست شخص کی اطاعت کرنی ہے جس نے سارن کو گرفتار کر لیا ہے تو تمھین فلاح دارین نصیب ہوگی اور اگر تم اس سے مخالفت کروگے تو وہ محض بے سود ہوگی کیونکہ مخالفت سے سارن زندہ نہین ہو جائیگا۔ یہ سنتے ہی ایک شور عظیم برپا ہوا پہلے بڑی کھسر پھسر ہوتی رہی بعد ازان جتنے بڑے بڑے آدمی تھے وہ آئے اور اُنھون نے بیان کیا کہ ہم بہت خوش ہین کہ کسی جہان تما نے اُسے گرفتار کر لیا اُسنے صدہا آدمیون کو پکا کر کھا لیا۔ پدمنی نے یہی موقع مناسب دیکھکر اسکی گردن اُتار لی اور گردن لیکر دروازہ کے باہر پھینک دی دوبارا ایک تلاطم اور بھی برپا ہوا لیکن وہ تلاطم جو قہرناک اور ہولناک تھا شادمانی کے نعرون سے بدل گیا۔ چارون طرف مرحبا و صد مرحبا کی صدائین بلند ہونے لگین۔ پدمنی ننگی تلوار ہاتھ مین لیکر اس غول کے سامنے چلی آئی اور للکار کر یہ کہا وہ مین ہی ہون کہ جس نے تمھارے آقا سارن کو مارا ہے تم مین سے جس شخص کے دل مین جوش انتقام ہو وہ تلوار لیکر میرے سامنے آئے تاکہ مین اُسے بھی مرگ کی چاشنی چکھاؤن اور اگر میری اطاعت منظور ہو اپنے سب ہتھیار میرے سامنے رکھ دو تاکہ مین تمھین اپنا دوست خیال کرون۔ یہ سنتے ہی سب نے اپنے اپنے ہتھیار پدمنی کے آگے رکھ دیے اور یک زبان ہو کر کہا ہم اے رانی صاحبہ آپکے بے زر خرید غلام ہین آپنے ہمین ظالم بدکار آدم خوار سے نجات دی خدا آپ کو ہر دو بوی آفت سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔

پدمنی کی پرستش ہو رہی ہے صد ہا مرد و عورت گیسے پڑے ہیں



تمام عورت و مرد کوئی سجدہ کرتا تھا کوئی ہاتھ چومتا تھا کوئی گرد پھرتا تھا بالکل پدمنی کو دیبی بنا کر رکھا تھا بہت سے پدمنی کو اوتار ہی خیال کرتے تھے غرض سب نے سچے دل سے پرستش کی۔

پدمنی۔ پیاری اور میری سچی محسنہ سندری مین ایک پردیسن ہون مین یہان زیادہ قیام نہین رکھ سکتی اس لیے مین چاہتی ہون کہ تم مجھے پہلے اس وسیع مکان کے ہر حصہ کی سیر کراؤ اور دوسرا مشورہ مین تم سے یہ لیتی ہون کہ اگر پانچ چار دن کے بعد وہ لوگ جنکو اسنے مدعو کیا تھا وہ قطعی آئین گے اُنکے ساتھ کیا سلوک کیا جائے کیا پہلے بھی وہ آئے تھے اور درحقیقت وہ بھی آدم خوار ہین۔

سندری۔ ہر ایک ایک سے زیادہ آدمخوار ہے جب تک اُنکی بیخ کنی نہو گی خدا کی مخلوق کو کبھی آرام نہین مل سکتا وہ کوئی سترہ اٹھارہ آدمی ہین اور جنکے ہمراہی بھی سو ڈیڑھ سو سے کم نہین ہین اگر اُن سے مقابلہ کیا جائیگا تو نوبت بہ کشت وخون پہونچے گی ہان اگر کسی حکمت سے جنگ نہ کی جاے اور اُن سب کو زک دی جائے تو بہت درست ہے۔

پدمنی۔ لیکن اُنھین خبر ضرور ہو جائے گی کہ یہ سانحہ پیش آیا۔

سندری۔ میرے خیال مین جب تک ہم مین سے ہی کوئی خبر نہ کریگا ہرگز خبر نہین ہو سکتی۔

پدمنی۔ تم دیکھو کہ دیوار و در ہم گوش دارد خبر اور پھر ایسی خوفناک خواہ جس قدر چھپایا جاے لیکن وہ چھپ نہین سکتی۔ خیر جو کچھ ہوگا دیکھ لیا جائیگا۔ اب مین اُن مظلومون کو دیکھنا چاہتی ہون کہ جو اُسکی خوراک ہوتے اور اُنکے ساتھ مین بھی ذبح کی جاتی۔ سندری کا اشارہ ہوتے ہی چار آدمی جیل خانے کے دوسری جانب گئے اور اُن لوگون کو جن کو معلوم ہوچکا تھا کہ ہم ذبح کیے جائین گے غول کے غول ساتھ لیکر حاضر خدمت ہوے تقریباً اسی آدمی ہونگے سب ہی نوجوان تھے صرف ایک شخص ادھیڑ تھا وہ سب سے زیادہ گریہ وزاری کر رہا تھا اٹھارہ اُنیس اُنیس برس کی سب کی عمرین تھین مگر غضب یہ تھا کہ سب کو اُنکے ذبح ہونے کی بشارت دیدی گئی تھی سب کی نگاہون مین موت پھر رہی تھی اور سب کو یقین تھا کہ ہم ذبح ہونے کے لیے مطبخ مین بلائے گئے ہین سب نیچی نگاہین کیے ہوے خاموش تھے سب کی مشکین پشت پر بندھی ہوئی تھین کوئی موٹا تازہ نہ تھا کوئین لگی ہوئین آنکھون مین حلقے پڑے ہوے عجب نوبت تھی۔ اُن کی زبانین ذبح ہونے کے ڈر سے بند ہو گئی تھین اُنکے سانس بہت آہستہ چل رہے تھے سب کی گویا روح نکل چکی تھی۔ صرف برائے نام جان باقی تھی کوئی کسی طرف نہ دیکھتا تھا سب کو اپنی موت کا خیال تھا۔

پدمنی - تم لوگ جانتے ہو کہ یہان کیون بلائے گئے ہو کسی نے اس سوال کا جواب نہین دیا۔ صرف وہ ادھیڑ شخص جو شدت سے رو رہا تھا یہ گویا ہوا - اجی سارن صاحب میرے خون مین فساد ہو گیا ہے اگر مجکو ذبح کیا جائیگا تو میرا گوشت ایسا خراب نکلے گا کہ آپ سب بیمار ہو جائین گے ہان یہ نوجوان کھڑے ہوے ہین انکے خون تازہ ہین - اور گوشت بھی نفیس ہے -

پدمنی - جاؤ تم سب رہا کر دیے گئے خوش ہوا ے مظلومون خوش ہو کہ تمھارا ذبح کرنے والا قتل ہو گیا جس کا سر یہ پڑا ہوا ہے - یہ سنتے ہی سب نے متحیرانہ نظرین اُٹھائین مگر ہنوز اُنکی نظرون مین موت کی تصویر پھر رہی تھی اور وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم سے مضحکہ کیا جاتا ہے مگر اس آواز نے کہ تمھارا دشمن سارن قتل کیا گیا اُنکو بھوچکا بنا دیا اُنکی حیرت و استعجاب مین اب بھی خوف بھرا ہوا تھا لیکن جب اُنھون نے سارن کا سر اپنے پیرون مین پڑا ہوا دیکھا اور اُسے پہچان لیا تو سب کی جان مین جان آئی اور وہ سمجھے کہ ہم سے مذاق نہین کیا جاتا بلکہ بیشک ہمارا دشمن قتل کیا گیا - سب کی رنگتون پر سرخی کھنڈ گئی اور وہ مایوسی جو اُنکے چہرہ پر چھائی ہوئی تھی زندگی کی امید سے بدل گئی - پھر پدمنی نے یہ کہا تم سب رہا کر دیے گئے اور خوش ہو کہ تمھارا دشمن بھی قتل ہو گیا تیسری بشارت پر سب کی آوازین نکلین - اے مہاتما اے بزرگ اوتار تو نے ہماری مشکل کشائی کی اگر تو ہماری مدد نہ کرتی تو ہم قتل کر دیے جاتے - سب نے پدمنی کے آگے سجدے کیے اور جس قدر اُنسے سامان لیا گیا پدمنی نے دیکر رخصت کیا -

سندی - حضور رانی صاحبہ اُن جواہرات کا کچھ ٹھکانا ہی نہین ہے کہ جو مختلف کوٹھون مین بھرے ہوے ہین اُن کی نسبت جو کچھ ارشاد ہو وہ کیا جائے -

پدمنی - جو کچھ بندوبست مناسب ہو گا کیا جائیگا پہلے اُن لوگون کا انتظام چاہیے جو دعوت مین آئینگے - تین چار دن تک پدمنی مجھ سے مشورہ کرتی رہی کہ کیا کرنا چاہیے اور کیونکر اُنکا بندوبست ہو گا مطلب یہ ہے کہ نکسیر تک کسی کی نہ پھوٹے اور کام بن جائے -

جبن - اگر پیاری تم مجھے اجازت دو تو مین اسکا انتظام تنہا کر سکتا ہون -

پدمنی - اے میرے دوست عمرو عیار یہ غضب نہ ہو کہ تمھین کسی طرح سے چشم زخم پہونچے تم ہرگز میرے سامنے سے نہ الگ ہو -

جبن - جو کچھ آپ کی صلاح ہو گی مجھے وہی کرنا لازم ہے - بہت کچھ مین کر سکتا ہون صرف حکم کی دیر ہے

پدمنی۔ یہ صحیح ہے لیکن بڑا غضب یہ ہوا میرا دل گوارا ہی نہیں دیتا کہ تم ایک منٹ بھی میرے سامنے سے جدا ہو جو کچھ بھی آفت آکر پڑیگی ہم مل کر سہیں گے اور جو خوشی ہو گی وہ بھی ساتھ ملکر بانٹیں گے۔ ہم دونوں ایک تنہا کمرہ میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں سندری دوڑی ہوئی آئی اور اسنے گھبرا کر یہ کہا کہ ایک مہمان بیس آدمیوں کے ساتھ آرہا ہے اب جو کچھ حکم ہو وہ کیا جائے ہم مکان کا دروازہ بھی بند کرسکتے ہیں اور انھیں اوپر ہی سے تیر مار سکتے ہیں۔

پدمنی۔ نہیں یہ نہ کیا جائے بلکہ بڑی خاطر داری سے بڑے کمرہ میں انھیں لے جاکر بٹھاؤ جب وہ بیٹھ جائیں پھر میرے پاس آنا جو کچھ اونچ نیچ ہو گی وہ میں تمھیں بتا دونگی۔ وہ یہ سنکر گھبرائی ہوئی باہر چلی گئی شاید اسے آٹھ دس منٹ گئے گذرے ہونگے کہ پھر وہ پریشان بھاگی ہوئی آئی اور اسنے ایک وحشت انگیز حالت کی خبر دی۔ اور وہ خبر یہ تھی کہ اس آنے والے کو معلوم ہو گیا ہے کہ ایک استری نے سارن کو قید کرکے مار ڈالا ہے وہ یہ خبر سنکر بہت تند ہوا مکان میں داخل ہو گیا ہے تین چار خون کر چکا ہے اس نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیدیا ہے کہ جو شخص سامنے آجائے خواہ ہمارا مخالف ہو یا موافق ہو قتل کر ڈالو۔ پدمنی یہ سنتے ہی مارے غضب کے تھرا گئی اور مجھے ہمراہ لیکر دست بشمشیر باہر نکلی میں بھی پرخاش پر آمادہ تھا میرا دل بھی جنگ کے لیے جوش کر رہا تھا ادھر ہم دونوں مع سندری کے باہر نکلے ادھر سامنے سے وہ مرد آتے ہوئے معلوم ہوئے

پدمنی۔ او کم بخت آدم خوار شخص تو کیوں انکھیلیاں کرتا ہوا شیرنی کے آگے چلا آرہا ہے سنبھل کہ تیرے سر پر موت آگئی۔

آتا ہوا آدمخوار۔ تو کون استری ہے تجھ سے کچھ سروکار نہیں میری ننگ ہے کہ میں عورت سے جنگ کروں وہ کہاں ہے کہ جس نے میرے دوست سارن کو دھوکا دیکر مار ڈالا۔

پدمنی۔ وہ میں ہی ہوں جس نے سارن کو قتل کیا ہے۔ کھڑا کیا دیکھتا ہے لے سنبھل۔ یہ کہکر پدمنی اور میں ننگی ننگی تلواریں لیکر اس دو کوڑی آدمیوں میں جا پڑے اور چپا چپ تلوار چلنی شروع ہوئی شاید تین ہی منٹ گذرے ہونگے کہ یہ سب کے سب فنا ہو گئے آدمخوار بھاگنا چاہتا تھا لیکن وہ زندہ ہی گرفتار کیا گیا۔ اس قدر خون بہا کہ گھٹنوں گھٹنوں کھڑا ہو گیا۔ سندری حیران تھی کہ یہ کیسی زبردست عورت ہے کہ جس کے آگے بڑے بڑے قوی مرد پیش کیے ہیں یہ کچھ بھی نہیں دو تین ہی منٹ میں دو کوڑی آدمیوں کا قیمہ کر دیا۔ اس واقعہ کو گھنٹہ بھر گذرا ہو گا کہ پھر سندری بھاگی ہوئی آئی اور اسنے

اور بھی وحشت اثر خبر دی اور وہ خبر یہ تھی کہ ایک اور مہمان جسے یہ معلوم ہو گیا ہی چار سو آدمیون کی فوج لے کر آ رہا ہے۔

پدمنی۔ وہ سب پاپیادہ ہین یا سوار ہین اور اس امر کی تصدیق ہی کہ انھین ان واقعون کی خبر ہو گئی ہے

سندی۔ انکی تیز رفتار اور تند چال سے مین نے یہ اندازہ کر لیا ہے کہ انھین خبر ہو گئی ہے اور دوسرے اتنے آدمیون کا آنا یہ بھی ضرور اپنے مین کچھ نہ کچھ بھید رکھتا ہے۔

پدمنی۔ اچھا تم جاؤ اور بہت جلد اسکی خبر لاؤ کہ اُسے خبر ہو گئی ہی یا خوشی مین قدم بڑھائے چلا آتا ہے مگر دونون حالتون مین بہتر ہے کہ دروازہ بند کر دیا جائے۔ بعد ازان جو کچھ ہو گا مین دیکھ لونگی۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ اُن بے تعداد آدمیون مین سے جو یہان رہتے ہین کچھ ایسے بھی ہین جو جنگ کر سکتے ہین یا اگر جنگ نہ کر سکین یہ تو ہو کہ صف باندھ کر دشمن کے مقابلہ مین کھڑے ہو جائین۔

سندی۔ ہان کیون نہین اگر ابھی آپ حکم دین تو سب جان نثاری کے لیے موجود ہین۔

پدمنی۔ پہلے تم جا کر دروازہ بند کر لو پھر تمام آدمیون کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ سندی نے جاتے ہی دروازہ بند کرا دیا اور جس قدر آدمی مکان مین رہتے تھے سب کو بلا لائی۔ جب پدمنی نے انھین سامنے کھڑا ہوا دیکھا کمرہ سے نکل کر یہ فقرے زبان پر لائی۔ سنو اے موت اور سختی سے نجات پائے ہوئے لوگون سنو پرمیشر کے پرتاب سے مین نے تمھین ایسی آفت سے نجات دی ہی جس سے سخت تر دنیا مین کوئی عذاب نہین ہو سکتا مین ایک پردیسن ہون نہ مجھے دولت کی خواہش ہی نہ تمپر حکومت کی مین کبھی کی یہان سے چلی جاتی لیکن صرف اس سبب سے نہین گئی کہ کہین تمپر کوئی آفت نہ آ کر واقع ہو۔ اب ایک قوی دشمن تمپر حملہ آور ہو رہا ہی اگر تم تھوڑی دیر کے لیے میرے اور میرے مہربان عمرو عیار کے ساتھ حملہ آور ہو گے اور جنگ مین قدم جمائے رکھو گے تو یہ آنے والی آفت آسانی سے ٹل سکتی ہی جتنی اس مکان مین دولت ہی اسکے مالک تم سب لوگ ہو صرف ان آفتون کے مقابلہ کے لیے مین یہان ٹھہر گئی ہون اگر تم مدد کرو گے تو ہم مجبوراً انھین تمھارے دشمنون کے ہاتھ مین دیکر چلے جائینگے پھر تم جانو اور تمھاری قسمت۔ پدمنی کی تقریر نے انپر کچھ ایسا اثر کیا کہ اُن سب نے اپنی گردنین جھکا دین اور یکزبان ہو کر یہ کہا چاہے ہماری جانین جاتی رہین لیکن پھر بھی ہم حضور کو دشمن کے مقابلہ مین شمشیر بدست نہو نے دینگے آپ سو قوی پہلوانون کی ایک پہلوان ہین اور سو بہادرون کی ایک بہادر ہین جب کوئی نازک معاملہ آ کر پڑے آپ

ہماری مدد کو آجانا اور یون ہم مناسب نہین جانتے کہ آپ جنگ کی تکلیف برداشت کرین۔
پدمنی۔ شاباش ہے اے بہادرون شاباش بیشک تم اصلی شجاع ہو تمھاری اس ہمدردی کا مین شکریہ ادا کرتی ہون لیکن مین تم سے کہتی ہون کہ مجھے میدان جنگ مین آنے سے تکلیف نہین ہوتی بلکہ میری دل لگی اسی مین ہی بہتر ہے اگر مین تمھاری ہمراہی مین ہو کر تمھاری مدد کرون۔ یہ سنکر اُنھون نے اپنی گردنین خم کردین اور کہا آپ کو اختیار ہے جو کچھ آپ کی مرضی ہو وہ آپ کرین ہم تو آپ پر اپنی جان قربان کرنی اپنا ایمان جانتے ہین۔ اسی اثنا مین دروازہ پر غل مچا اور اس قدر شور ہوا کہ کان بھی کر ہو گئے
پدمنی۔ کیا وہ لوگ آگئے۔ یہ غل کا ہے کا ہے۔
سندی۔ دوڑ کر اور خوف زدہ ہو کر۔ ہان رانی صاحبہ وہی خونخوار ہین۔ دروازہ کھلوانے کے لیے بضد ہو رہے ہین۔
پدمنی۔ پیاری سندی کیون خوف کرتی ہو کچھ پروا کی بات نہین ہے دو تین گھنٹے تک ہرگز خبر نہو بعد ازان جو کچھ مین کہون اُسپر عمل کرنا۔
ایک گرجتی ہوئی آواز آئی۔ کب تک دروازہ نہ کھولوگے ہم آگ لگا دینگے یا دروازہ توڑ ڈالین گے۔
دوسری قہر آلود آواز آئی۔ او نمک حرامون دروازہ کھولو ورنہ ابھی سب کی کلیجیان بھونکر کھا جائینگے۔
تین چار گھنٹے تک کوئی خبر نہ ہوا جب وہ تھک کر بیٹھ رہے تو پدمنی نے نصف آدمی تو اپنی ہمراہی مین لیے اور نصف کا افسر مجھے بنایا اور دو دروازون سے آندھی اور مینہ کی طرح یلغار کرتے ہوئے نکلے وہ بیخبر بیٹھے ہوئے تھے کوئی لیٹا ہوا تھا کوئی بیٹھا ہوا تھا کوئی اپنے دوستون سے باتین کر رہا تھا کوئی کچھ کر رہا تھا۔ غرض سب بے ہوش اپنے اپنے شغل مین بے خبر ہو رہے تھے اور ہم اچانک یہان سے ٹوٹ کر ہم لوگ جا پڑے مین جانتا ہون شاید پون گھنٹہ لگا ہوگا کہ نصف آدمی تو قتل کر ڈالے اور نصف کو گرفتار کر لیا۔ ہم مین سے صرف سات آدمی مارے گئے اور گیارہ زخمی ہوے۔ گویا لڑائی کا ابھی یہین خاتمہ ہو گیا بظاہر سندی بہت مطمئن تھی اور یہ کہتی تھی رانی صاحب لیس اب سب کا فیصلہ ہو گیا کوئی کانٹا باقی نہین ہے جن قیدیون نے معافی مانگی اُنکو چھوڑ دیا اور جنھون نے ذرا غرفش کی اُنکی گردنین اُڑا دی گئین۔ اُن آدمیون کا سردار عین معرکہ جنگ ہی مین قتل ہو چکا تھا قصہ مختصر یہ کہ تمام سارن کے جواہرات اور روپیہ کو پدمنی نے اُن لوگون مین حصہ رسد تقسیم کر دیا

اور پھر ہم دونوں رخصت ہونے لگے۔ رخصت کا نام سنتے ہی سب رونے لگے اور کہا خدا کے لیے یہ آپ نہ فرمائیے ہم آپکے غلام یہ چاہتے ہیں کہ ہمیشہ آپ ہی کے سایۂ عاطفت میں اپنی زندگی بسر کریں یہ سب زر و جواہر اور دولت حاضر ہے اسکو آپ خرچ کریں اور ہم پر حکومت کریں۔

پدمنی۔ یہ تم سچ کہتے ہو بیشک تمھارا دل کبھی نہ چاہتا ہوگا کہ ہم یہاں سے انھیں جانے دیں لیکن اتنا سمجھ لو کہ ہم پردیسی لوگ ہیں جہاں تم ہمیں ٹھہرانا چاہتے ہو یہ ہمارا منزل مقصود نہیں ہے۔ اس لیے ہم ایک دن بھی یہاں نہیں قیام کر سکتے۔ جب یہ انقطاعی جواب سنا وہ سخت مایوس ہوے اور انھوں نے آخر اپنی گردنیں جھکا لیں اور کچھ زبان سے نہیں کہا۔

سندری۔ دست بستہ۔ رانی صاحبہ میری بھی ایک التجا ہے اگر حکم ہو تو پیش کروں۔

پدمنی۔ تم یہ کیا کہتی ہو میری اصلی محسنہ ہو جو کچھ تم کہو گی میں بخوشی سنونگی اور اگر ممکن ہوا تو اُسپر عمل بھی کرونگی۔

سندری۔ میری صرف التجا یہ ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپکی خدمت میں اپنی زندگی گذار دوں

پدمنی۔ تمھیں سخت تکلیف ہوگی میں مناسب نہیں جانتی کہ صحرانوردی میں تم ہمارا ساتھ دو۔

سندری۔ رانی صاحبہ اگر آپنے مجھے اپنی خدمت میں رکھنا منظور نہیں کیا تو میں خودکشی کرلونگی۔

پدمنی۔ دلاسا دیتے ہوے ظریفہ میں۔ نہیں نہیں تم ہمارے ساتھ رہنے سے ناامید نہ ہو وجہ یہ ہے کہ میں صرف تمھاری تکلیف کے لیے تم سے کہتی ہوں ورنہ ہمیں تو بہت بڑی خوشی ہے کہ ایک ساتھی اور رفیق طریق اور بھی ملا۔ پدمنی کے اس آخری فقرے نے سندری کو کھلا دیا وہ بلائیں لیکر گرد پھرنے لگی اور گھگیا کر گذارش کیا کہ یہ آپنے منظور نہیں فرمایا بلکہ مجھے خرید لیا جب تک میری مستعار زندگی ہمارا دیگی میں آپ دونوں صاحبوں کی خدمت کرنی اپنا فخر خیال کرونگی۔ بظاہر راجی بھی راضی ہوگئی تھی کہ میں بھی ساتھ چلتی ہوں لیکن پدمنی کی ایک ہی بات سے وہ خاموش ہو رہی اُسکا دل نہ چاہا کہ وہ مال و دولت چھوڑ کر صحرانوردی سندری کی طرح اختیار کرتی۔ غرض ہم تینوں۔ میں پیاری پدمنی اور سندری تینوں قلعہ سے نکلکر جنگل کی جانب روانہ ہوے اکیس دن تک ہم تینوں نے نہایت خوشی اور شادمانی سے سفر کیا بائیسویں دن ہم ایک جنگل میں پہاڑ کی کھو کے نیچے اُترے مطلع صاف تھا ہوا نہایت خوشگوار چل رہی تھی ہاں ہوا میں نمی پائی جاتی تھی۔ جہاں جہاں تک نگاہ کام کرتی تھی کہیں بکدر ابر کا

پہننے بھی نہ تھا۔ ہمنے دن ہی کو ایک ہرن شکار کرلیا تھا سندی جنگل مین سے لکڑیان سمیٹ لائی اور مین نے گوشت کے پارچہ کر کے نمک ملایا اتنے مین آگ روشن ہوگئی چونکہ ہمین بھوک بہت تھی اس لیے نہایت خواہش سے ہم تینون نے ملکر کھایا۔ قریب ہی ایک چشمہ تھا وہان سے ہم نے پانی پیا۔ گو ہمارے پاس شراب نہین تھی لیکن بھوک مین بھنے ہوے گوشت کے پارچہ اور پہاڑ کا پانی عجیب سرور بخش تھا کہ جسنے سرمست بنا دیا۔ ہوا ایسی صحت بخش اور لطیف تھی کہ جان مین جان پڑ رہی تھی۔ چاند کی اس مستعدی سے خنک شعاعین پہاڑ اور زمین پر پڑ رہی تھین کہ ہوا مین چاندنی سے اور بھی خنکی آگئی تھی ۔ چاند کی وہ شعاعین جو کرہ مہتاب کے سمندر سے چھن کر ہمپر علی التواتر پڑ رہی تھین۔ عالم اور عالمیان پر عجیب سحر خیز اثر کر رہی تھین۔ سامنے کے چشمہ مین جب چاند کی شعاعین پڑتی تھین اور پانی کی تہ تک بیٹھی جاتی تھین یہ معلوم ہوتا تھا گویا آب روان پر کسی نے گنگا جمنی کے تارون کی جھالرین لٹکائی ہین ۔ وہ ملائم نرم روپہلی کسی قدر سنہری رنگ مین رنگی ہوئی چادر جو جنگل۔ پہاڑ اور چشمہ پر پھیلی ہوئی تھی فطرت کی پوری بانگی کی شہادت دے رہی تھی۔ چاند کا وہ روشن کرہ جس نے آفتاب سے روشنی لی تھی آسمان کی نیلی چادر سے دھوم دھام سے چمک رہا تھا۔

پدمنی۔ خوش ہوکر۔ پیارے عمرو عیار آج پورا چاند ہے اور لطف یہ ہے کہ مطلع بھی بالکل صاف ہے ۔

مین۔ ہان برسون مین کہین ایسی رات دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے ۔ جو شب کہ آج صاف اور روپہلی ہے مجھے کم یاد پڑتا ہے کہ شاید مین نے کبھی دیکھی ہوگی ۔

پدمنی ۔ ہنسکر۔ کیا واقعی یہ سچ ہے کہ چاند کسی حسینہ جگر عاشق کے کلیجہ کا ٹکڑا ہے ۔

مین۔ قہقہہ مار کر۔ بیشک یہ میرا ہی کلیجہ کا ٹکڑا ہے جو چاند بنکر آسمان پر چمکتا ہے ۔

پدمنی۔ مضحکہ کے طور پر لیکن خستگی نہین ہے اس مین تو خنکی ہے دیکھو کیسی خنک شعاعین پڑ رہی ہین

مین۔ ہے ہے پیاری پدمنی یہ تم نے غضب کیا۔ تم غور سے دیکھو ایک تہائی حصہ چاند کا جو میلا دکھائی دیتا ہے یہی تو خستگی ہے ۔ اور خنک شعاعون کی نسبت جو کہتی ہو وہ صحیح ہے وجہ یہ ہے کہ میری ٹھنڈی سانسون کا اثر اب تک دل کے ٹکڑے مین باقی ہے ۔

سندی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی کسی پر عاشق ہے اس لیے اسکے دل پر داغ لگا ہوا ہے ۔

پدمنی۔ نہین کسی حسین کو دیکھ کر یہ دل بداغ ہے۔ باہم ایسی خوش مذاق باتین ہو رہی تھین۔ یہ باتین محض تفریح طبع کے لیے تھین ورنہ ہم سب جانتے تھے کہ یہ باتین کچھ اصلیت نہین رکھتین ہان

دل لگی کی جان ہین -
ہین - اپنے دلبر کو چاند سے ملایا کرتے ہین - مگر مین یہ کہتا ہون کہ گو چاند ایک خوبصورت کرہ ہی روشن ہے خنک ہی مگر پھر کیا صرف آنکھین اونچی کر کے دیکھا ہی کرو اور کیا ہوتا ہے - اگر ہم آغوشی کو دل چاہے تو تکا کرو پھر نتیجہ ہی کیا ہے جو ہماری قدرت سے باہر ہو ہم اُسے لیکر کیا چاٹین - مگر ہان یہ اسکا احسان ہے کہ ہم کبھی کبھی اسکی روشنی مین اپنا دل خوش کر لیتے ہین - (چاند کی طرف دیکھ کر) اے چاند ہم تیرے ممنون ہین تو ہمین نہ صرف اپنی روشنی مین وجد انگیز سرور بخشتا ہی بلکہ اور بہت سی نعمتون کا حصہ دیتا ہی -
سندی - رانی صاحبہ چاند کتنا بڑا ہوگا - بظاہر تو ایک تھال کے برابر دکھائی دیتا ہے -
پدمنی سنجیدگی سے - یہ تو صحیح ہی کہ وہ تھال کی طرح نظر آتا ہی لیکن تم خیال کر سکتی ہو جب یہ تمام عالم کو منور کر رہا ہے تو کتنا بڑا ہوگا -
سندی - ہان بڑا تو ہوگا لیکن کتنا بڑا کیا اس پہاڑ کے برابر جو سامنے نظر آ رہا ہے -
پدمنی - حیرت زدہ ہو کر اور چونک کر - پہاڑ کے برابر نہین نہین بلکہ بڑے تھال کے برابر کہنا چاہیے (قہقہہ) پیاری سندی - یہ بھی ایک دینا ہی یہ محض ناممکن ہے کہ اتنی بلندی سے جو چیز ایک عالم کو منور کرے وہ پہاڑ ہی کے برابر ہو -
سندی - یہ روشنی اس مین کہان سے آتی ہے اور کیونکر آتی ہے -
پدمنی - روشنی آفتاب دیتا ہے اور کیونکر آتی ہے اس سوال کو مین نہین سمجھی ایک جلتی ہوئی شمع کے سامنے جو چیز ہوگی اُسی پر روشنی پڑیگی -
سندی - یہ نہین سمجھ مین آتا کہ آفتاب کی روشنی مین حرارت ہے اور چاند کی شعاعین خنک ہین -
پدمنی - یہ اعتراض درست ہی مگر اسکا یہ جواب ہی کہ چاند کے کرہ مین پانی کا بہت بڑا حصہ ہی اس لیے آفتاب کی جلتی ہوئی کرنین جسوقت چاند پر پڑتی ہین وہ پانی مین غسل یا اشنان کر کے خنک نکلتی ہین اس سے ایک بات یہ بھی ثبوت ہوئی کہ اسمین پانی کا بہت بڑا حصہ ہی یہ ایسی بدیہی باتین ہین کہ انھین بچہ بھی تسلیم کر لیگا -
سندی - اسکا ثبوت یہ کچھ اچھا نہین ہوا کہ چاند کے کرہ مین پانی کا حصہ بہت بڑا ہے -
پدمنی - دوسرا ثبوت جوار بھاٹا ہی - ہر شئے اپنے مرکز یا اصل کی طرف رجوع ہوتی ہی چنانچہ آج کی شب کہ چاند کا پورا حصہ ہمارے سامنے ہی ضرور کسی نہ کسی سمندر مین جوار بھاٹا اچھلا ہوگا چاند کے کرہ کا پانی

اپنی طرف کو کھینچتا ہے اور وہ کئی کئی سو فیٹ بلند ہو جاتا ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ سمندر میں پانی کے مینار قائم ہو جاتے ہیں ۔

میں ۔ لیکن رانی صاحبہ حکیم اپی کیورس جو سمیس (یونان کا ایک قصبہ ہے) میں پیدا ہوا تھا وہ اجرام فلکیہ کا ابطال کرتا ہے اور وہ لکھتا ہے کہ اجرام فلکیہ جتنے بڑے بیان کیے جاتے ہیں اس قدر بڑے نہیں ہیں ہاں جتنے ہمیں دکھائی دیتے ہیں اس سے کچھ زیادہ ہونگے ۔

پدمنی ۔ ہاں میں اُس حکیم کو خوب جانتی ہوں یہ حکیم زینو کا نہ صرف ہم عصر ہی تھا بلکہ اُسکا مسلک بھی قریب قریب اسنے اختیار کر لیا ہے ۔ یہ حکیم علم ہیئت سے مطلق نابلد تھا اور جب یہ علم ہیئت کی مدرسہ میں بیٹھکر بڑائی کیا کرتا تھا تو اسکے پیچھے طالب علم اسپر قہقہہ اُڑایا کرتے تھے ۔ افلاطون کو بخوبی علم ہیئت کو جانتا تھا لیکن چاند کا گھٹنا بڑھنا وہ بھی نہ بیان کر سکا ۔

میں ۔ افلاطون الٰہی تو یہ بہت بڑا حکیم گذرا ہی سنا ہے وہ ہمہ دان تھا اور سکندر اعظم کا اُستاد بھی تھا

پدمنی ہنسکر ۔ نہیں اس لیے ہمہ دان تھا کہ تم اُس ضلع کے رہنے والے ہو ۔ یہ سنکر میں نے قہقہہ مارا میں بیان نہیں کر سکتا کہ اُسکی ان باتوں سے مجھے کتنا تعجب ہوا یہ نہ صرف علم سنسکرت سے واقف تھی بلکہ یونانی بھی بخوبی جانتی تھی ۔ ایک ایک حکیم اور اُسکے اصول اُسے ازبر تھے میں حیران تھا کہ اتنی سی عمر میں اسنے یہ علم کہاں سے سیکھا میں اپنے کو بڑا خوش قسمت گنتا تھا کہ ایسی حسینہ فاضلہ خاتون کا میرا ساتھ ہوا ہی میری خوشی کا عالم کچھ نہ پوچھو اس عالم کی وسعت کے لیے یہ بھی کم ہی مصرع ۔ ازل دروازہ باغ و ابد حدِ خیابانش ۔ پیارا یوسف شہزادی سمیس اور پیاری مریم کا خیال بالکل جاتا رہا تھا ۔ گورنری کا وہ سرور کہ جب میں گنگا جی کے کنارے خراماں خراماں جا رہا تھا اس خوشی کے آگے کچھ بھی نہ تھا کہ جو پیاری پدمنی کو دیکھکر مجھے ہو رہی تھی ۔ میری خوشی میں صرف اس یقین سے اور بھی ترقی ہوتی تھی کہ یہ مجھے جان و دل سے چاہتی ہی اور صرف میری محبت میں وہ اپنے چہیتے خاوند کو بھی بھول گئی دھرسندی پر خیال کرتا تھا یہ بھی حسن میں کچھ کم نہ تھی اسکی گفتگو میں بھی شیرینی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اطاعت اتنی کرتی تھی کہ اسکی محبت قدرتی طور پر میرے دل پر نقش ہوئی جاتی تھی گو ہم جنگل میں پڑے ہوئے تھے نہ کوئی پناہ کی جگہ تھی نہ سونے کو بستر تھا لیکن پھر بھی پیاری پدمنی کی ہمراہی مجھے وہ آرام دیرہی تھی کہ میرا ہی دل جانتا ہی ۔ باوجودیکہ میں اور وہ تنہا سفر کرتے تھے اور تنہا ایک جگہ مدت سے آرام ا

کرتے تھے لیکن پھر بھی ہماری محبت کے پاک جذبون مین کسی قسم کی آلایش نہ آکر واقع ہوئی تھی جن تعظیمی تقدیسی نگاہون سے مین نے اول دن آسے دیکھا تھا ہی کیفیت میری اب بھی ہماری محبت کے دامن پر نہ تنہائی نے نہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنے نے کوئی دھبہ کدورت کا ڈالا تھا۔ محبت کو لمحہ بہ لمحہ ترقی تھی لیکن نامبارک خیال کبھی دماغ مین نہ آتا تھا۔

پدمنی۔ بڑے سکوت کے بعد۔ جی چاہتا ہے کہ تمام رات بیٹھی ہوئی چاند کو دیکھا کرون اور سنسان جنگل مین چاندنی کی کیفیت اٹھاؤن کیونکہ روز یہ پوراگردہ چاند کا اور یہ صاف مطلع نصیب نہین ہونے کا:۔ مصرع ۔ ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے :۔

مین ۔ ہان پیاری میرا بھی یہی دل چاہتا ہے کہ مین بھی بیٹھا ہوا تمھارے خوبصورت چہرہ اور چاند کا مقابلہ کیا کرون

پدمنی۔ کسی قدر شرمگین صورت مین۔ مین تمھاری بہت مشکور ہون کہ تم میری نسبت یہ خیال کرتے ہو ورنہ من آنم کہ من دانم کا مضمون ہو۔ اے پیارے عمرو عیار یہ غلطی ہو اگر ہم ظاہر احسن پر نظر ڈالین اپنے دل کا مقابلہ کرنا چاہیے کہ چاند زیادہ داغدار ہے یا دل پر کدورت کے داغ ہو رہے ہین یہ کہہ کر آنکھون مین آنسو ڈبڈبالائی اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ کہنے لگی دیکھیے پرمیشر ہمین کیونکر نجات دیتا ہی اب تک ہم سے کوئی نیک کام ایسا نہین ہوا جس سے ہم یہ خیال کر سکین کہ پرمیشر ہم سے خوش ہوگا۔ مین نے ایسی خوش صحبت مین یہ خیال راحت و آرام کا مخل دیکھا فوراً گفتگو کا رخ دوسری طرف پھیر دیا اور مین سندری سے مذاقیہ یہ کہنے لگا۔ سندری ہم تو چاند اور مہتاب کی سیر کر رہے ہین تم اپنی نیند کا کیون خون کرتی ہو سو بھی رہو۔

سندری۔ یہ مین نہین کہہ سکتی کہ ایسے روح افزا وقت مین جتنی دلچسپی آپ حاصل کر سکتے ہین مجھے بھی ہے لیکن پھر بھی وہ سرور جو خود بخود میری جان مین جان ڈال رہا ہی لمحہ بہ لمحہ زیادہ ہوتا جاتا ہی۔ ہم تینون یہ باتین ہی کر رہے تھے کہ سامنے سے ایک کالا ناگ آتا ہوا معلوم ہوا اسکے پھنکارون کی آواز پہلے ہی سے آرہی تھی لیکن کچھ باتون مین کچھ ہوا کی سائین سائین مین معلوم نہوئی وہ سیدھا پھن اٹھائے ہوے ہماری طرف لپکا اسکا ارادہ ہم پر چوٹ کرنے کا تھا۔ سندری کو دیکھ کر سخت خوف معلوم ہوا وہ اسکی صورت دیکھ کر کانپنے لگی مین اور پدمنی ایک حالت مین بیٹھے رہے جب وہ بہت ہی قریب آگیا اور

نہین رُکا تو پدمنی نے ایک دوہا سنسکرت کا پڑھا جس کا یہ مضمون تھا۔

اے جنگل کے ناگون کے سردار دو استریون اور ایک مانش کو جو چاند سے روشنی لے رہے ہین کیا فنا کرنا چاہتا ہے۔ چاند کو دیکھ کیسا فیاض ہی کہ اپنی روشنی سے مسرور کر رہا ہی اور تو ایسا منحوس ہی کہ ہمین اس روشنی کا حصہ نہین لینے دیتا۔ جا اے جنگل کے ناگون کے سردار جا اور ہمپر چاند کی روشنی کا دروازہ بند نہ کر۔

جب تک خوش لحانی سے پدمنی یہ دوہا پڑھتی رہی ناگ سکتہ مین کھڑا ہوا سُنتا رہا لیکن جب وہ پڑھ چکی وہ پھر آگے بڑھا اور ہم دونون کے بیچ مین آبیٹھا جسوقت اُسنے پھن اُٹھایا ہی مین جانتا ہون دو گز سے کم نہین تھا۔ یہ دیکھ کر مجھے اور پدمنی کو سخت غصہ آیا پدمنی نے تو کچھ سوچا بھی لیکن مین نے ایک پتھر اُسکے سر پر اُٹھا کر مارا پتھر نے آناً فاناً مین اُسکا کام تمام کر دیا۔

سندی۔ یہ بڑے شکر کی بات ہے کہ اُسنے چوٹ نہین کی ورنہ ایک نہ ایک کو ہم مین سے بھینٹ لے لیتا

پدمنی۔ میری رائے مین تم نے اسکے مارنے مین جلدی کی۔ مجھے یہ سانپ نہین معلوم ہوتا کوئی جن ہے جو سانپ کے برن مین آیا تھا۔

مین۔ یہ بھی صحیح کہ یہ جن تھا لیکن مین تم سے دریافت کرتا ہون کہ یہ بھی کوئی بات ہے کہ ہمپر یون حملہ آور ہو اور ہماری خوش صحبت مین یون مخل ہو اور پھر فصل کر کے ہو بیٹھے اپنی جان کی حفاظت فرض ہے اس لیے مین نے پتھر مار دیا۔

پدمنی۔ یہ سب کچھ سہی لیکن پھر بھی اتنے جرم کی سزا موت نہین ہو سکتی خیر جو کچھ ہو گیا سو ہو گیا۔ آیندہ کے لیے احتیاط چاہیے۔ شاید اس تردد اور تفکر مین ہمین نصف گھنٹہ بھی نہ ہوا ہو گا کہ ایک موسیقی خیز آواز مین کسی نوجوان لڑکی کا رونا سنائی دیا۔ گو رونے کی آواز بہت دور سے آرہی تھی لیکن پھر بھی یہ رونا کچھ ایسا ستم کا تھا کہ جسنے ضبط پر بھی ہمین رُلا دیا۔

سندی۔ کوئی عورت ظلم رسیدہ رو رہی ہے۔ اسکی ضرور مدد کرنی چاہیے۔

پدمنی۔ پیارے عمرو عیار چلو ہم تم تینون ملکر اس بیکس عورت کی مدد کرین جو اس بُری آواز سے دہائین مار مار کر رو رہی ہی۔ ہم تینون اس جگہ سے اُٹھے اور اِدھر اُدھر کان لگا کر سُننے لگے کہ دیکھین یہ آواز

کدھر سے آتی ہے - کان لگانے لگا تو معلوم ہوا کہ یہ آواز پہاڑ کی چوٹی پر سے آرہی ہے ہم تینوں ہاتھ میں ہاتھ دیے ہوے اوپر چڑھ گئے - چاندنی تو بہت تیزی سے چھٹک رہی رہی تھی جب ہم ذرا اوپر پہونچ گئے تو ہمیں تین چار آدمی ایک عورت کو پکڑے ہوے معلوم ہوے پہلے تو ہم یہ سمجھے کہ شاید یہی اس عورت پر ظلم کر رہے ہیں لیکن جب قریب پہونچے تو عقدہ کھلا کہ یہ عورت مچل رہی ہے اور یہ لوگ سنبھال رہے ہیں یہ عورت جسکی عمر مشکل سے کوئی سترہ برس کی ہوگی زمین پر مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی اپنے قیمتی کپڑوں کی دھجیاں کر ڈالی تھیں اپنا منھ نوچتی تھی اور اپنا سر پیٹتی تھی - ایک چیخ زمین تھی اور ایک چیخ آسمان اسکا غل و شور اس عظیم الشان سنسانی کی سلطنت میں مخل ہو رہا تھا کہ جو تمام جنگل میں پھیل رہی تھی - چار آدمی جن میں تین نوجوان اور ایک بوڑھا شخص تھا اسکو سنبھالتے تھے مگر وہ مچل مچل کر انکے ہاتھوں سے نکلی جاتی تھی - بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ کسی سخت مرض میں مبتلا ہے جو اس قدر بے چین ہے - وہ رو ہی رہی تھی کہ اتنے میں ایک گروہ آدمیوں کا ایک پلنگ پر جنازہ لیکر آیا جب وہ پلنگ ہمارے سامنے رکھا گیا تو ہمنے ایک نوجوان جسکا سر پھٹا ہوا تھا مردہ پلنگ پر پڑا ہوا دیکھا خون برابر بہ رہا تھا جنازہ کو دیکھ کر وہ زاری کناں لڑکی اور بھی زیادہ پیٹی اور اب بیان کر کرکے رونے لگی جنازہ کے ہمراہ ایک بڑھیا تھی وہ بھی ایسے ہی بیان کر کرکے رو رہی تھی - بڑھیا کہتی تھی -

بپرورده بودم تنش را بناز ‌ ‌ بر خشنده روز و شبان دراز ‌ ‌ کنون آنچنان اندرون غرقه گشت
کفن بر تن پاک او خرقه گشت ‌ ‌ کنون من کرا گیرم اندر کنار ‌ ‌ که خواهد بدن مر مرا غمگسار
کرا گویم این درد و تیمار خویش ‌ ‌ کرا خوانم اکنون بجائے تو پیش ‌ ‌ دریغا تن و جان و چشم و چراغ
بخاک اندرون مانده از کاخ و باغ ‌ ‌ از امید تو میدگشتی تو زار ‌ ‌ بخفتی بخاک اندرون زار و خوار
همی گفت می خست می کند مو ‌ ‌ همیزد کف دست بر خو بر و ‌ ‌ همی گفت مادرت بیچاره گشت
سرے تو بیک سنگ هم پاره گشت ‌ ‌ ز هر سو بر او انجمن گشت خلق ‌ ‌ کران گریه ز خون همی گشت غرق
زبس کو همی شیون و ناله کرد ‌ ‌ همه خلق را چشم پر ژاله کرد ‌ ‌ برین گونه همیش بیفتاد بسینت
همه خلق را دل براو بر بخست ‌ ‌ بیفتاد بر خاک چون مرده گشت ‌ ‌ تو گفتی همی خویش افسرده گشت

بہوش آمده باز نالش گرفت ‌ ‌ بر آں پور کشته سگالش گرفت

دونوں کے رونے سے اتنا معلوم ہو گیا کہ وہ لڑکی جو بہت بیتاب تھی اسکی دلھن تھی اور یہ بڑھیا اسکی

مان تھی - پدمنی نے آگے بڑھکر ایک نوجوان شخص سے دریافت کیا جسکی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا رہے
ہوے تھے کہ یہ جنازہ کس نوجوان کا ہی اور اسے کس نے مارا ہی نوجوان نے تیوری چڑھا کر منہ پھیر لیا
اور پدمنی کی بات کا جواب نہین دیا پدمنی نے پھر دوبارہ دریافت کیا پھر بھی اُسنے جواب نہ دیا -
آخر پدمنی نے اُس بڑھیا سے جواب کچھ کچھ مطمئن تھی یہ دریافت کیا - امان جان مین ایک پردیسن
ستری ہون گو میرا آپ سے کوئی تعلق نہین ہی لیکن پھر بھی مین ہمدردی کے طور پر دریافت کرتی ہون
کہ اس خوبصورت نوجوان کو کس نے مار ڈالا اور یہ کون ہے -

بڑھیا - اے ہمدرد پردیسن تو کیا پوچھتی ہے کہ یہ کون ہے اور اس نوجوان کو کس نے مار ڈالا یہ
کون ہے اور کس نے مار ڈالا یہ تو مین پیچھے بتاؤنگی مگر مین تجھ سے دریافت کرتی ہون کہ جس نے اسے
مارا ہے اسکے قاتل کو کیا سزا دینی چاہیے -

پدمنی - بے ساختہ پنے سے - اُسکو قتل کرنا چاہیے -

بڑھیا - اور اگر وہ کوئی عذر کرے تو شنوائی کی جائے یا نہین -

پدمنی - لاکھ وہ کوئی عذر کرے جب بھی نہین سُننا چاہیئے -

بڑھیا - بیٹی جو کچھ تم کہتی ہو وہی درست ہے تاکہ اگر قاتل کوئی بھی عذر کرے جب بھی نہ سنا جائے
بڑھیا کے باربار کے اصرار پر پدمنی چونکی اور ایک نامعلوم خیال بجلی کی طرح اُسکے دماغ مین کوندا -
چند لمحہ کے سکوت کے بعد پدمنی نے یہ کہا کہ اگر قاتل کے پاس سبب قتل کا کوئی معقول عذر ہے
تو وہ بیشک پذیرا کرنے کے قابل ہی بعض وقت وہ اپنی جان کی حفاظت کے لیے دوسرے کو قتل کر ڈالتا ہی
اور بعض وقت غلطی سے دوسرے پر ہاتھ چل جاتا ہے -

بڑھیا - تم یکایک اپنے قول سے پھر گئین پہلے تم کہہ چکی ہو لاکھ وہ کوئی عذر کرے جب بھی نہین سننا چاہیے

پدمنی - یہ تو صحیح ہی لیکن پھر بھی بہت غضب ہی کہ قاتل کے عذر نہ سنے جائین ہان ایسے قاتل کے عذر
نہین سننے چاہیین کہ جسنے بلاوجہ ہماری آنکھون کے آگے قتل کیا ہی یا جس کا شیوہ قتل کا ہے
ہان اگر مجھ سے خلاف کہلانا چاہتی ہو تو مین کہہ سکتی ہون - مگر تم یہ بتاؤ کہ کس نے اسے مارا ہی اور یہ
نوجوان کون ہی - پدمنی کی یہ تقریر سنکر بڑھیا خاموش ہو رہی جواب نہین دیا بلکہ کو لا موڑ کر کھڑی
ہوگئی اور ماتم مین مشغول ہوئی - جب ہمنے یہ دیکھا اور اُن لوگون کو ایسا بے مروت پایا تو چلنے کا ارادہ کیا

شاید ہم نے آٹھ دس قدم اُٹھائے ہونگے کہ پیچھے سے تیز تیز آواز آنے لگی دیکھو قاتل جاتا ہے اسے گرفتار کرلینا۔ ادھر یہ آواز آئی اور اُدھر دو زبردست قوی ہیکل آدمیون نے میری مشکیں کس لین اور ساتھ ہی بدمنی اور سندری کی بھی مشکیں کس لی گئیں۔ ہر چند ہم نے وادیلا مچایا لیکن کسی نے نہین سنا ہم تینون کو گرفتار کر کے اُس نوجوان لڑکی کے سامنے کھڑا کیا جو نعش کے منھ پر منھ رگڑ رگڑ کر رو رہی تھی اب مجھے یقین ہو چکا تھا کہ ہم نہین بچین گے گو ہم پہلے ہر ہر قسم کی آفتون مین پھنس چکے تھے لیکن پھر بھی یہ سانحہ کہ قیدیون کی طرح بے بسی کی حالت مین کھڑے ہون دیکھنے مین نہین آیا تھا۔ بڑی مشکل سے اُس لڑکی نے میری طرف خون کی نگاہون سے دیکھ کر یہ کہا۔ اے موت نصیب بدبخت ظالم شخص تو نے میرے نوجوان خاوند کو کیون قتل کر ڈالا۔

مین۔ گھگیا کر اور ہاتھ باندھکر۔ نہین بیگم صاحبہ مین نے تو آپ کے نوجوان خاوند کو نہین مارا مین نے اُسکی صورت ہی اس حالت مین دیکھی ہے۔

لڑکی۔ تو کیون جھوٹ بولتا ہے کیا تو نے ایک نوجوان کو پتھر سے نہین مارا۔

مین۔ مین نے اپنی عمر مین کسی کو پتھر سے نہین مارا آپ کیا فرما رہی ہین آپ کو ضرور غلطی ہوئی ہے۔

لڑکی۔ آنکھیں نکالکر۔ ہا مین یہ کیا بکتا ہے صریحًا ابھی تو نے پتھر سے مارا ہے اور پھر مکرتا ہے تو نہین جانتا کہ مکرنا کچھ مفید تیرے لیے نہین ہے میرا یہ نوجوان خاوند اور یون مردہ ہو کر میرے سامنے پلنگ پر لیٹے اور مین اُسکے قاتل کو چھوڑ دون۔

مین۔ جھنجھلا کر لاحول ولا قوۃ۔ یہ بات ہی اور ہے کہ ہم تمھارے قبضہ مین ہین بلا سبب بتلائے کے بھی تم ہمین قتل کر سکتی ہو لیکن اگر تم قوم جنات سے ہو تو تمھین مین حضرت سلیمان کا واسطہ دیتا ہون کہ جو کچھ میرا گناہ ہے صاف صاف بیان کر دو اگر مین نے واقعی تمھارے خاوند کو قتل کیا ہے تو مین گردن زدنی ہون۔ اور نہین یہ جھک جھک مجھپر ستم برپا کرتی ہے۔

لڑکی۔ ابھی آپ کو جھک جھک ہی معلوم ہو رہی ہے ؎ چہ خوش چرا نباشد ؎ تم نے قتل کیا اور پھر یہ کہہ رہے ہو کہ مین نے کیا کیا۔

مین۔ پھر وہی ڈھاک کے تین پات۔ مین دریافت کچھ کرتا ہون جواب کچھ ملتا ہے

لڑکی۔ غضبناک ہو کر۔ کیا تم نے ایک کالے ناگ کو نہین مارا کیا تم انکار کر سکتے ہو۔

میں - بیشک میں نے ایک کالے ناگ کو ایک پتھر مارا اور وہ مرگیا -

لڑکی - یہ نوجوان وہی ہے جو خون میں غلطان پڑا ہوا ہے بس اب تو تمھیں معلوم ہوا کہ میں ایک بے گناہ کا قاتل ہوں -

میں - یہ تمھاری نری غلطی ہے میں نے اپنی جان کی حفاظت کے لیے قتل کیا ہمیں کیا خبر کہ یہ جن ہے جب تک یہ دور کھڑا رہا ہمنے اس سے کچھ نہ کہا بلکہ پدمنی نے ایک دو ہا پڑھ کر بھی سنایا مگر جب بھی باز نہیں آیا اور اپنا لمبا چوڑا پھن کھڑا کر کے ہم میں فصل کر کے آبیٹھا اگر یہ آدمی کی صورت میں ہوتا تو ہم اسکی خاطر کرتے اور کہیں ہمارا سر پھرا تھا کہ ہم اسپر چوٹ کرتے -

لڑکی - تم کچھ حیلہ و بہانا کرو لیکن جب بھی تم میرے نوجوان خاوند کے قاتل ہو جسکی سزا تمھیں عنقریب دی جائے گی تم اور تمھاری یہ دونوں ساتھی عورتیں اپنے کو بہت جلد موت کے لیے تیار کر لیں کہ ایک لمحہ میں انھیں دنیا سے رخصت ہونا پڑیگا - گو پدمنی کی مشکیں کسی ہوئی تھیں لیکن پھر بھی یہ سنکر اسکی آنکھوں میں غضب کے شعلے مشتعل ہونے لگے اور اسکی رگ رگ تھرانے لگی تیوری پر فوراً بل آگیا - اور وہ کڑکتی ہوئی آواز میں یہ گویا ہوئی - اے نا انصاف بدبخت لڑکی یہ تو کیا بکتی ہے کچھ تیرے جتانے کی ضرورت نہیں ہے ہم ہر وقت جب سے ہم نے پیدا ہو کر ہوش سنبھالا ہے موت کے لیے مستعد رہتے ہیں - موت کی ہمیں پروا نہیں ہے گھڑی بھر کی آتی ابھی چلی آوے لیکن اے بدبخت بدکردار لڑکی تو یہ سمجھ لیجیو کہ تجھے اس ظلم کا پھل اچھا نہیں ملنے کا - اسکا میں اعتراف کرتی ہوں کہ صرف عمرو عیار تیرے خاوند کی موت کا سبب ہوا ہے مگر اسکا قصور مطلق نہیں ہے کیوں تیرا خاوند ناگ کی صورت بنکر ہم میں فصل کر کے آبیٹھا - ہمارا مطلق قصور نہیں ہے ؎ فاش میگویم واز گفتۂ خود دلشادم

لڑکی مسکرا کر - اسکی ہنسی میں زہر ہلاہل کی آمیزش تھی - رانی صاحبہ آپ تو بڑی راستگو ہیں آپ کیا اس سے انکار کریگی کہ جس وقت عمرو عیار نے میرے خاوند کو پتھر سے مارا ہے تو آپنے کیا یہ نہیں کہا تھا کہ مارنا نہیں چاہیے تھا کہ صرف پاس آبیٹھنے کے جرم میں اُسے مار ڈالا اور کیا یہ فقرہ تمنے نہیں کہا تھا کہ خیر جو کچھ ہوا ہو گیا آیندہ احتیاط چاہیے - ظاہر ہے کہ تمھیں بُرا لگا اور آپکو ساتھی کا یہ فعل سخت ناروا قلب کو معلوم ہوا پھر تو تم نے اُسے یہ نصیحت کی اگر تمھیں بُرا نہ لگتا تو تم کاہیکو منع کرتیں

پدمنی - جو کچھ اے بدبخت لڑکی تو کہتی ہے یہ محض لغو ہے وجہ یہ ہے کہ پرمیشر نے ہمیں اپنے قیمتی رحم کا بہت

بڑا حصہ عنایت فرمایا ہے جس کا شکر ہم سے نہیں ہو سکتا یہ منع کرنا اور آئندہ کے لیے احتیاط کے لیے تاکید کرنی صرف میرے وسیع رحم پر مبنی تھا۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ ہماری جان بھی جاتی رہے لیکن دوسرے کو ہماری ذات سے تکلیف نہ پہونچے۔

لڑکی۔ تمھاری اس ہیرپھیر کی تقریر کو میں خوب جانتی ہوں اسکا اندازہ بھی مجھے بخوبی ہے لیکن میں تو جب جانتی کہ تمھارا خاوند اس طرح مارا جاتا اور جب بھی تم انصاف ہی انصاف جتیتیں یقیناً تمھاری عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے چند لمحہ اور بھی تمھیں تازی ہوا اور اس چاندنے دلچسپی پیدا کرنی ہے بعد ازاں تمھیں ایک ایسی نیند میں سُلایا جائیگا کہ تم جس سے ہمیشہ کے لیے نہ اُٹھو گی اور بآرام اپنی زندگی گذارو گی۔

پدمنی۔ موت اصل میں ایک اعلیٰ تر راحت ہے خوشی کی بات ہے کہ تم ہمیں خاکی جسم کی قید سے آزاد کرو گی لیکن یہ یقیناً جو تم نے کہا ہے اس میں کلام ہے میرا پرمیشر بڑی قدرت والا ہے وہ انسان کے ارادوں کے خلاف کیا کرتا ہے دم بھر میں ہوا کا رُخ اِدھر سے اُدھر پھیر دینا یہ اُسکے بائیں ہاتھ کا داؤں ہے اگر اُسکی یہی مرضی ہے بسم اللہ ہم موجود ہیں اور جو ابھی اسکی مرضی یہ ہے کہ ہم دنیا میں اور بھی کچھ زمانہ رہ کر آفتاب سے فائدہ اُٹھاویں تو تم کیا اگر تمام جہان بھی ہمارے قتل پر آمادہ ہو جب بھی ہمارا بال بیکا نہیں ہو سکتا۔

لڑکی۔ یہ تو تمھاری نری باتیں ہی ہیں اور ایسی باتیں ہیں کہ جو بظاہر انسان کو ایسے موقع پر اطمینان بخش ہوتی ہیں لیکن جب اجل آجاتی ہے اُس وقت چودہ طبق روشن ہو جاتے ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا تھا وہ صرف محض تھا۔

پدمنی۔ نہیں اے بدبخت بے ایمان لڑکی یہ تیری سخت غلطی ہے کہ تو خدا کے جلال اور اُسکی قدرت میں فرق جانتی ہے۔ پدمنی نے یہ کہکر آسمان کی طرف دیکھا اور کہا اے پرمیشر یہ لڑکی تیرے جلال سے انکاری ہے اور میں اسپر ایمان رکھتی ہوں۔ دکھا اے پرمیشر اپنا جلال دکھا میں جانتا ہوں کہ یہ الفاظ پورے طور سے اُسکی زبان سے نہ نکلنے پائے تھے کہ اُسی چاندنی رات میں صاف مطلع میں بجلی کڑکی اور آن کی آن میں اُس نعش کو جسنے ہمیں آفت میں پھنسایا تھا اور اُس لڑکی کو جو خدا کے جلال سے انکار کر رہی تھی اور اُس بڑھیا کو جو پہلے بقید ہو چکی تھی اور تمام اُسکے ساتھیوں کو آناً فاناً میں جلا بھُنا کر خاک سیاہ کر دیا مگر ہمیں کچھ بھی آنچ نہیں آئی۔ خدا کے جلال کا ایسا جلوہ میں نے اپنی تمام عمر میں مجھے یاد پڑتا ہے کہ کبھی نہیں دیکھا۔ اُدھر اُنکا جلنا تھا اور اِدھر ہم تینوں کی مشکوں کا کھلنا تھا۔

سندری - پرمیشر کا واقعی بہت بڑا جلال ہے کہ اُسنے چشم زدن مین سب کو خاک سیاہ کر دیا -
پدمنی - پیاری سندری مین اُسکی قدرت خوب پہچانتی ہون مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اسکے قہر کو کوئی روک نہین سکتا جو کچھ چاہتا ہے دم بھر مین اُسکا ظہور دکھا دیتا ہے یہ اُسکے ادنیٰ ادنیٰ کرشمے ہین یہ ستارے جو تمھین آسمان پر دکھائی دے رہے ہین یہ سب بجائے خود ایک ایک دنیا ہین اگر چاہے تو پلک جھپکنے مین سب کو نیست و نابود کر سکتا ہے جیسا کہ اُسکے قہر کی کہین انتہا نہین ہے اسی طرح اُسکا رحم بھی غیر محدود ہے ایک پل مین اپنے رحم کے وہ کرشمے دکھا دیتا ہے کہ جن کا سان و گمان بھی نہین ہوتا -

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال ۔۔۔ کہ آگ لینے کو جائین پیمبری ہو جائے

مین اُسکی قدرت و جلال کی قائل ہون اور اسکی عظیم الشان شان و شوکت کے نقوش میرے لوح دل پر ہو رہے ہین -
مین - خدا نے ہماری مدد کی ورنہ ہم قطعی معرض ہلاکت مین پڑ چکے تھے -
پدمنی - ہماری کیا خصوصیت ہے وہ سب کی مدد کرتا ہے ظالمون کے پھندے سے مظلومین کو بچاتا ہے وہ ہمارا اصلی محافظ ہے اس جنگل مین جہان کس شدومد سے سنسانی اور دور دور تنہائی کی سلطنت ہے ہماری حفاظت کرتا ہے لیکن جب ہماری موت آتی ہے خواہ ہم محل مین ہون یا بڑی حفاظت مین ہون لیکن جب بھی ہم جانبر نہین ہو سکتے - اور اگر موت نہین آئی ہے نہ ہمین آگ جلا سکتی ہے نہ پانی غرق کر سکتا ہے نہ تلوار ہمارا گلا کاٹ سکتی ہے نہ کوئی سفاک ہمارے پہلو مین آبدار خنجر بھوک سکتا ہے -
پدمنی کی اس تقریر نے اور بھی قابل تعریف اثر کیا اور مین خدا کے جلال کا سچا ایماندار معتقد بن گیا -
پھر ہم تینون خدا کی حمد کرتے ہوئے نیچے اُترے اور جہان ہم پہلے بیٹھے تھے وہان آکر بیٹھ گئے -
پدمنی - بہتر ہے کہ اب ہم آرام کرین رات بہت گذر چکی ہے اور جنگل کی یہ لطیف خوشگوار ہوا خود بخود آنکھون مین سرور پیدا کر رہی ہے ایک چادر سندری نے بچھائی اور قریب سے تکیہ کے لیے تین صاف صاف پتھر اُٹھا لائی ہم تینون اس چادر پر برابر لیٹ گئے سندری اور پدمنی تو دونون سو گئے لیکن مین جاگتا رہا کبھی مین اپنے گذشتہ واقعات کا خیال کرتا تھا اور کبھی پدمنی کی پارسائی اور جوانمردی و اتقا پر آفرین کرتا تھا کبھی اپنی خوش قسمتی پر پھولا نہین سماتا تھا کہ خدا نے ایسی حسینہ جمیلہ عالم باعمل کو میرا رفیق طریق بنایا ہے -
ان ہی خیالات کی اُدھیڑ بن اور پیچیدگی مین کبھی مجھے پیارے یوسف شہزادی سیمین اور پیاری مریم کا بھی خیال

آجاتا تھا جس سے بے اختیار میرے آنسو ٹپک پڑتے تھے کہ یہ تینوں نوجوان کس طرح خاک و خون میں میرے سامنے آلودہ ہوئے اور اپنی جلادت سے جانبر نہ ہو سکے گو میری پیاری بیوی مریم صرف اپنی موت سے مری تھی لیکن اسکی موت کا سبب بھی یوسف اور شہزادی ہمیس کی خوفناک موت تھی جسنے اسے دنیا سے ایسا بیزار کر دیا تھا کہ پھر وہ سنبھلی ہی نہیں اور آخر راہی ملک بقا ہوئی۔ کبھی مریم کو مخاطب بنا کر یہ کہنے لگتا تھا اے پیاری مریم کیا تو اب آسمان پر رہتی ہے کیا تیری روح ایسی جگہ پر پہونچ گئی ہے جہان سے پھر کر اب واپس نہیں آئیگی کیون اس عالم مین تجھے میرا خیال بھی ہوگا یا تو مجھے بھول گئی ہوگی ہائے میری رفاقت کبھی بھولے سے بھی تجھے یاد آتی ہوگی یا تو میری محبت سے اس عالم مین بے نیاز ہو گئی نہیں تو بے نیاز تو کبھی بھی نہوئی ہوگی میری سچی محبت کے ایسے نقوش نہیں ہین جنکو کوئی سمان اور کوئی حالت مٹا سکے جیسے مین تجھے یاد کرتا ہون عالم ارواح مین تجھے بھی میرا ضرور خیال ہوگا اے میری پیاری اور بہت پیاری مریم جہان تو رہ خوش رہ

| | |
|---|---|
| خوشی سے رہنا مرے مہربان جہان رہنا | نہ ملنا ہم سے مگر دل سے آشنا رہنا |

کبھی پھر اپنی حالت کا خیال آتا تھا اور پھر اپنے کو مخاطب بنا کر مین یہ کہنے لگتا۔ نظم

| | |
|---|---|
| اے دل بچشم زخم حوادث فگار شو | اے سینہ از تراوش دل اشکبار شو |
| اے خون بدیدہ در زد گداز جگر فرست | اے دم بسینہ دود چراغ مزار شو |
| اے لب بنوحہ نالۂ جانکاہ ساز دہ | اے سر بہ غصہ خاک سر رہ گزار شو |
| اے خاک چرخ گر نتوان زد زجا در آ | اے چرخ خاک گر نتوان شد غبار شو |
| اے نوبہار چون تن بسمل بخون بغلط | اے روزگار چون شب بے ماہ تار شو |
| اے ماہتاب روے بسیلی کبود کن | اے آفتاب داغ دل روزگار شو |
| اے فتنہ باد صبح وزید این قدر مخسپ | اے رستخیز وقت رسید آشکار شو |

آہ این چہ سیل بود کہ مارا ز سر گذشت
تنہا ز سر مگو کہ ز دیوار و در گذشت

| | |
|---|---|
| بگذر کہ بر من و تو جفا کرد روزگار | با پادشاہ عہد چہا کرد روزگار |
| شاہ سخن سرا شفور نواز را | در بزم عیش نوحہ سرا کرد روزگار |

(یہ اشارہ مہاراجہ پٹنہ کی طرف تھا کہ جس کا عیش میرے تینوں ساتھیون کی مرگ پر مکدر ہو گیا تھا)

ساحیکه بود موسم آتشش که بردهد
از نخل عمر شاه جدا اگر روزگار

مرگ این چنین رخ و تن نازک ندیده بود
کام اجل بهسد به روا اگر روزگار

هر چند بے اجل نتوان هیچ گاه مرد
آتش بخود زنید که فرخنده شاه مرد

دستی ست اے سپهر نزاد و ستمگری
باری برم ز جور تو پیش که داوری

نیرنگ ساز چرخ که بیداد خوی اوست
با گل کند سمومی و با شاخ صرصری

داغم ز روزگار که خاتون بر نه خورد
از خوبی و جوانی و فرخنده گوهری

حیف ست مردنش که در ایام کودکی
بود او ستاد قاعدهٔ بنده پروری

ناگاه روزنامهٔ عمرش دریده شد
امضا پذیر ناشده توقیع شوهری

زیبائی و جوانی و فرخنده جاه حیف
آن نونهال سرو قد کجکلاه حیف

اے ره نورد عالم بالا چه گونهٔ
مابے تو در جهیم تو بے ما چه گونهٔ

از سایه در غم تو سیه پوش شد هما
اے خفته در نشیمن عنقا چه گونهٔ

زان پس که با تو آب و هوائے جهان نساخت
در روضهٔ جنان تماشا چه گونهٔ

با گلرخان دهر و خائے نه داشتی
با حوریان آئینه سیما چه گونهٔ

ما بے خودان بحلقهٔ ماتم نشسته ایم
از خویشتن بگو که به تنها چه گونهٔ

بے مطرب و نه هم غلامان خرد سال
بے باغ قلعه و لب دریا چه گونهٔ

اے بعد مرگ راتبه خوار تو عالمے
پروانهٔ چراغ مزار تو عالمے

گفتار را بنوحه گری چیده ام اساس
در نوحه شاعری مکنید از من التماس

در پرده سنجی از لب خویشم رسد گزند
در رهروی رسا به خویشم بود هراس

مسن میهمان و چرخ سیه کاسه میزبان
دُردی خورد هلاکم و تلخابه نوش یاس

باقی نمانده اشک گریم بهاے هائے
از کار رفته دست چه بر تن درم لباس

سر حلقۂ پلاس نشینان ماتم
چون بود بزم ماتم شہزادی بخروش
از نوحہ عرض لطف سخن میتوان گرفت

اندوہ ہمدمان شنہ ز رخود کنم قیاس
من دم زدم ز تلخ نوائی برین پلاس
چون من سخن سرا و زمانہ سخن شناس

یارب جہان ز فیض تو با برگ و ساز باد
عمرِ نو پدمنی جمیلہ دراز باد

کبھی پیاری مریم اور یوسف و شہزادی سمیس کی آخری وقت کی گفتگو جب اُسکی روح جسم سے نکل رہی تھی یاد آتی تھی - اور مین زار و قطار رو رہا تھا وہ گھڑی میری آنکھون کے آگے پھر رہی تھی کہ جب مریم نے میرے ہاتھ مین ہاتھ دیا اور یہ کہا کہ مین جاتی ہون اُس رفاقت کو یاد رکھنا جو مین نے تم سے برتی ہے ہماری یہ مفارقت عارضی ہے انشاء اللہ ایک دن ہماری ہمیشہ کے لیے ملاقات ہوگی - مین اپنی اسی خیال کی کشمکش مین تھا کہ اچانک بھیانک و غلیظ ابر نے صاف مطلع اور چمکتے ہوے چاند کے گردہ پر حملہ کیا شاید دس منٹ کے عرصہ مین اندھیاری نے روشنی کو تاخت و تاراج کر ڈالا اور آپ حکمرانی کرنے لگی اس بھیانک ابر پر اور ایک تہ ابر کی چھا گئی اور پھر گھٹا ٹوپ اندھیرے مین جان پڑ گئی لحہ بہ لحہ اندھیر زیادہ ہوتا جاتا تھا حتیٰ کہ پیاری پدمنی کی صورت بھی چھپ گئی صرف اس قدر معلوم ہوتا تھا کہ پدمنی اور سندی لیٹی ہوئی ہین لیکن اُنکی صورت اور ہاتھ پیر مطلق نہین معلوم ہوتے تھے مجھے اس اندھیرے سے کسی قدر خوف معلوم ہوا مگر جب پیاری پدمنی کے قریب تھا اس لیے اپنی جان کو ڈھارس بندھائے ہوئے بیٹھا رہا - صرف اندھیرے ہی نے اس سنسان عالم مین اپنا قصد نجیا بلکہ تند اور تیز ہوا کے جھوکون نے اور بھی آفت بپا کی ایک تو اندھیاری کی گھٹا ٹوپ چادر اور اُدھر ہواؤن کے جھکڑ خود بخود دل کو ہلائے دیتے تھے ہر چند مین نے چاہا کہ پدمنی کو ہوشیار کر دون لیکن پھر اُنکی سر خوش نیند مین مخل ہونا سخت بد تہذیبی خیال کی خاموش بیٹھا ہوا آسمان کی طرف تکتا رہا - اب وہ گذشتہ واقعات جنھون نے مجھے اتنی دیر سے تمام اور باتون سے بے خبر کر رکھا تھا سب نسیًا منسیًا ہو گئے تھے صرف مجھے پیاری پدمنی اور سندی کا خیال تھا - ناظر قصہ حیران ہوگا جب مین کہونگا کہ یہ گہری گھٹا مجھے دہلائے دیتی تھی - مجھ جیسا شخص کہ جسکو زندگی کے عجیب و غریب خوفناک وقائع سے بارہا سابقہ پڑ چکا ہو اور پھر مین صرف اس گھٹا سے خوف کھا جاؤن لیکن مین بیان نہین کر سکتا کہ مجھے اس سے کتنا خوف معلوم ہوا اور پدمنی کی مفارقت کی بدنما اور منحوس صورت میری آنکھون کے آگے از خود گردش

کرنے لگی - اب میں زچ ہو رہا تھا کہ اس اندھیرے سے کیونکر نجات ہوگی ابر لمحہ بہ لمحہ گہرا ہوتا جاتا تھا اور ہوا کی تیزی میں جان پڑتی جاتی تھی ہوا کی تیزی اس قدر ہوئی کہ پہاڑ پر سے پتھر لڑک لڑک کر گرنے لگے ادھر ہوا کے تیز اور شدید جھکڑ اور ادھر اتھاک پتھروں کے لڑکنے کی ہولناک صدائیں کلیجہ کو ہاتھوں اچھال رہی تھیں - پھر یکایک اس غلیظ بادل میں بجلی کڑکی مگر یہ ایسی مہیب آواز کی تھی کہ جس نے ہوا کے تند جھکڑوں کی سائیں سائیں اور پتھروں کے لڑکنے کی گڑگڑاہٹ کو صرف ایک لڑک نے فیصلہ کر دیا - خدا خدا کر کے پیاری سندی کی پہلے آنکھ کھلی -

سندی - کیا آپ بیٹھے ہوئے ہیں ابھی تو چاندنی چھٹک رہی تھی اور ابھی کیسی اندھیاری گھٹ آئی ہے - اے توبہ -

میں - مجھے اِدھر اُدھر کے مختلف خیالات نے نیند نہ آنے دی جب سے میں بیٹھا ہی ہوں پہلے چکتی ہوئی چاندنی کی سیر کر رہا تھا اور اب اس ہیبت خیز اندھیرے کی سیر کر رہا ہوں -

سندی - مگر یہ اندھیرا بڑا ہی گہرا ہے میں نے تو اپنی عمر میں آج تک نہیں دیکھا -

میں - اطمینان دیتے ہوئے لہجہ میں - ہاں تمہیں جنگلوں میں ایسا کم اتفاق ہوا ہوگا جنگل میں تو ہر شے خوفناک ہی معلوم ہوتی ہے -

سندی - پتھر کی آواز سے چونک کر - یہ کس کی صدا ہے ہے ہے میری جان سوکھی جاتی ہے -

میں - شاید ہوا کے تند جھونکوں سے پتھر لڑک رہے ہیں -

سندی - کہیں ہم پر پتھر آ کر نہ پڑے غضب ہو جائے گا -

میں - نہیں ہم بہت دور ہیں پتھر ہم تک نہیں آسکتا تم خاطر جمع رکھو - ابھی ہمیں مدت تک صحرا نوردی کرنی ہے اس قسم کے سین روزمرہ دیکھیں گے - گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے - اِدھر تو یہ ڈراؤنی صوتیں اُسے دہلائے دیتی تھیں اور اُدھر میں تسلی دے رہا تھا - مگر میری تسلی اس دہلا دینے والے اور جگر شق کرنے والے اثر کو جو اس حالت کا پڑ رہا تھا نہ روک سکی -

سندی - بہتر ہے کہ رانی صاحبہ کو اٹھا دیا جائے ایسی حالت میں بے خبری سے سونا بہتر نہیں ہے

میں - نہیں جگانے کی کچھ ضرورت نہیں ہے - ہاں جب آپ ہی سے اٹھیں وہ بہتر ہے نہ کہ ہم جگا کر مخل آرام ہوں -

ہماری پاس کی غیر شپر نے آخر پدمنی کو بیدار کر دیا وہ ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھی اور میرا نام لیکر پکاری عمرو عیار عمرو عیار۔

میں۔ ہاں ہاں میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔ تم گھبراؤ نہیں اگر نیند آرہی ہو تو سو رہو ابھی رات باقی ہے۔

پدمنی۔ آنکھیں کھولکر۔ اوہو یہ تو بالکل سیاہی چھا گئی۔ میں تو چھٹکی ہوئی چاندنی چھوڑ کر سوئی تھی بڑا ہی گہرا ابر چھایا ہی پھر ہم تینوں خوفزدہ پرندوں کی طرح سمٹ سمٹا کر ہو بیٹھے اور ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے کہ یکایک پھر بجلی کوندی اور ہمارے سروں پر سے مچل کر چلی گئی۔ ہم اور بھی قریب سمٹکر ہو بیٹھے بجلی گرجتی تھی اور ہمارے سر پر سے تھوڑی دور ہی قلابازیاں کھاتی تھی اور گذر جاتی تھی سندی ڈری جاتی تھی میں بھی سخت خوف میں مبتلا تھا پدمنی کی حالت بھی حد اعتدال سے خارج تھی لیکن پھر بھی وہ ہم دونوں سے زیادہ سنبھلی ہوئی تھی اور ہنس ہنس کر باتیں کرتی تھی مگر اسکی ہنسی میں اضطراب کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ خود بھی مضطرب ہی لیکن اپنی جوان مردی سے ہمیں مطمئن کرتی تھی اتنے میں پھر بجلی چمکی اور اِکے بہت ہی قریب ہمارے سروں پر کوندی اور پھر ہوا میں غائب ہوگئی۔ تھوڑی دیر کے مینھ برسنے لگا ابھی پانی کی طغیانی نے زور نہ پکڑا تھا کہ ہم وہاں سے اُٹھکر ایک درخت کے نیچے آبیٹھے درخت گو کسی قدر گنجان تھا لیکن پھر بھی کہاں تک ہمیں بارش کے زور شور کے پانی سے بچا سکتا تھا۔ پانی اس دھوم دھام سے برس رہا تھا کہ توبہ ہے۔ گویا اب برس کر پھر کبھی برسنے ہی کا نہیں۔

پدمنی۔ پانی کی بہت شدت ہے دیکھیے یہ کب تک تھمتا ہے۔

ہم سب پانی میں چور چور ہوگئے تھے نہ ہمارے پاس سامان تھا کہ ہم اپنے اوپر ڈالکر برستے ہوے پانی سے محفوظ رہتے نہ کوئی محفوظ جگہ تھی۔ خدا کو بیٹھے ہوے یاد کر رہے تھے کہ دیکھیے یہ بلا ہم پر سے کب ٹلتی ہی۔ کوئی صورت آفت کی کمی کی نہیں معلوم ہوتی تھی بلکہ گھڑی بگھڑی اور زیادہ ہوتی جاتی تھی۔

سندی۔ میں جانتی ہوں کہ صبح بھی ہوگئی ہی لیکن گھٹاٹوپ اندھیاری سے روشنی نہیں دکھائی دیتی۔

پدمنی۔ پرمیشر پر نظر رکھو سب آفت ٹل جائیگی۔ اندھیر اگھڑی بگھڑی زیادہ ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ ہمنے مضبوطی سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا کیونکہ شکلیں نظر نہ آتی تھیں صرف گفتگو سے اتنا اندازہ ہوتا تھا کہ پدمنی یا سندی بیٹھی ہوئی ہیں۔ پھر زور سے بجلی کوندی اور جس درخت کے نیچے کہ ہم بیٹھے ہوے تھے اسپر گری۔ درخت پانی سے بھیگا ہوا تھا اور پانی کی جھڑی نہ تھمتی تھی۔ مگر اس درخت میں آگ لگ گئی اور

پانی کی جھڑی کے ساتھ آگ کے شعلے مشتعل ہونے لگے ان شعلوں سے تھوڑی تھوڑی دور تک روشنی ہو گئی تھی جس سے چاروں طرف لہریں مارتا ہوا پانی نظر آتا تھا مجبوراً ہمیں یہاں سے اُٹھنا پڑا کیونکہ ہمارے قریب شعلے گرنے لگے تھے لیکن ہم جاتے تو کہاں جاتے سامنے پانی لہریں مارتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور یہاں آگ برس رہی تھی۔ میں پیاری پدمنی کا ہاتھ پکڑ کر درخت کے نیچے سے اُٹھا اور باہر آ کر بیٹھا غنیمت تھا کہ ایک پتھر بلندی پر رکھا ہوا تھا اور اُس تک پانی نہ پہونچا تھا۔ ہم تینوں اُس پتھر پر بیٹھ گئے مارے سردی کے تھر تھر کانپ رہے تھے اور تھر سے دانت بج رہے تھے۔ سردی کی اتنی شدت تھی کہ رگوں میں خون بھی جم گیا تھا۔ ہمارے جسم یقیناً سرد پڑ گئے تھے ہماری آنکھوں سے روشنی تک جاتی رہی تھی۔ اور اب ہمیں یقین ہو چکا تھا کہ ہماری اجل آ گئی میں چاہتا تھا کہ پدمنی سے کچھ عرض کروں لیکن زبان یاری نہ دیتی تھی۔ چند ہی منٹ میں وہ درخت جل بھن کر خاک ہو گیا بہتیری میں نے کوشش کی کسی قسم کے اطمینان بخش الفاظ زبان پر لاؤں مگر زبان پر قفل لگ گیا جس پتھر پر کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اب اُس پر بھی پانی چڑھنا شروع ہوا۔ میرے ٹخنوں تک پانی آ گیا۔ پھر پنڈلیوں تک پانی آیا اور پھر گھٹنوں تک آ گیا۔ جب گھٹنوں تک پانی آیا تو سندی نے شکستہ الفاظ میں یہ کہا لو رانی صاحبہ رخصت لو رانی صاحبہ رخصت۔

پدمنی۔ اُسی ٹوٹی ہوئی آواز میں مت شکستہ دل ہو اب بھی پرمیشر ہمارے سروں پر موجود ہے۔ پانی کا زور رفتہ رفتہ بڑھنے لگا یہاں تک کہ ہمارا بیٹھنا مشکل ہو گیا۔ اب میں ناظرین قصہ کا کہاں تک وقت لوں صرف اتنا ہی لکھنا کافی ہے کہ ایک موج اس زور سے پانی کی آئی کہ جس نے میرا ہاتھ پدمنی کے ہاتھ سے چھڑا دیا اور پدمنی کا ہاتھ سندی کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ گویا یہیں سے ہماری مفارقت کی تاریخ شروع ہوئی جس وقت پدمنی مجھ سے علیحدہ ہوئی ہے اور ایک لہر اُسے بہا کر لے گئی ہے تو اُس نے بہت پست مگر ممکن السمع آواز میں یہ کہا ہائے میرا پیارا عمرو عیار کہاں گیا۔ اِدھر سندی کی دبی ہوئی صدا آئی اور وہ یہ تھی اے رانی صاحبہ تم کہاں گئیں اے لو میں تو چلی۔

## بیسوان باب

### طلسمی حمام

پدمنی کی یہ آواز گو پیغام اجل سے کچھ کم نہ تھی مگر پھر بھی مجھے اپنی جان کے لینے کے دینے پڑ رہے تھے اس لیے اتنا اثر اُس رخصتی آواز نے مجھ پر نہیں کیا تیرنا مجھے بخوبی آتا تھا میں ہاتھ پیر مارنے لگا موج مجھے بہا لے

لیے جاتی تھی اور مین بھی تیرتا ہوا چلا جاتا تھا۔ خبر نہین مین کہان کا کہان نکل گیا یکایک بڑی دیر کے بعد مجھے ایک پتھر سے ٹھوکر لگی مین نے کچھ ہوش مین آکر اپنے کو سنبھالا اور اُس پتھر کو پکڑ لیا صرف پتھر کے سہارے نے مجھے موج کے پھندے سے بچا لیا۔ اور اب مین اُسپر دو چار قدم چڑھ کر ہو بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد گھٹا جاتی رہی اور آفتاب کا دُھلا دُھلایا نکھرا ہوا چہرہ نکل آیا۔ جہان تک نظر کام کر سکتی تھی پانی ہی پانی دکھائی دیتا تھا۔ ہزار ہا زمیندارون کے مویشی بہے ہوے چلے جاتے تھے سیکڑون نعشین انکے ساتھ آگے پیچھے بہ رہی تھین۔ ہزارون درخت اُکھڑ کر پانی پر تیر رہے تھے۔ متحیرانہ سہما ہوا چارون طرف نظران تھا۔ مگر کسی قسم کے خیال کرنے کی قوت مجھ مین باقی نہین تھی جسم ٹھٹھرا ہوا اور سن تھا۔ ہاتھ پیرون مین سردی کے مارے ہلانے جلانے کی قوت نہ رہی تھی زبان گویائی کا کام نہ دیتی تھی وہ تو کچھ میری سخت جانی تھی کہ مین اُن آفتون پر بھی ہنوز زندہ تھا یا رُوح نے میرے جسم سے مفارقت نہ کی تھی اور نہین کہین ممکن ہو سکتا ہی کہ ایسی سخت تکلیف مین کوئی بچ سکے۔ سیکڑون مرد و عورت کی نعشون کو دیکھتا تھا اور صورت بت بنا جاتا تھا۔ حواس خمسہ مین سے ایک حواس مین بھی قوت نہ تھی کہ وہ کسی شئے کا کچھ تو احساس کرتا۔ جب مین اپنے ہی کو بھولا ہوا تھا بھلا پھر پیاری پدمنی کا کاہے کو خیال آتا مجھ مین اور اُس مین ذرا تفاوت نہ تھا ہان صرف اگر فرق تھا تو یہ تھا کہ میرے جسم مین دیر دیر کے بعد سانس چلتی تھی اور مردہ کے جسم مین نہین ہوتی جب بہتا ہوا پانی بالکل ٹھہر گیا اور اُسکی چڑھائی اُتر گئی تو سوائے گڑھون کے یا اور کوئی نشیب کی جگہ صرف ایسی باقی تھی کہ جہان پانی موجود تھا اور نہین جنگل کی تمام زمین خشک ہو گئی کثرت سے مویشی اور آدمیون بچون عورتون کی نعشین اوپر آ گئی تھین۔ دو گھنٹے مین یہ صورت پیش آئی آفتاب بھی خوب تیزی سے سامنے کے اُفق پر چمکنے لگا تھا اور اُسکی تپش سے میرے خون مین بھی گرمی آتی چلی تھی۔ جب آفتاب نصف النہار پر آ گیا میری جان مین جان آئی بدن مین بھی قوت آ گئی اور حواس خمسہ کی بیہوشی مین بھی رخنہ پڑا۔ مین آہستہ سے اُس پتھر پر سے اُترا اور اب نعشون مین اپنی پیاری پدمنی کی نعش دیکھنے لگا۔ مین نے گھبرا کر اپنے خیالی دلبر یعنے پدمنی سے یہ سوال کیا کہ اے پیاری پدمنی کیا تو زندہ ہی اور اس خوفناک پانی نے تو تجھے کچھ ضرر نہین پہونچایا۔ مگر افسوس تو تو نہین ملتی معلوم ہوتا ہی کہ تو مجھ سے خفا ہو گئی ہی اور تیری خفگی صرف اس سبب سے ہی کہ ایسی حالت مین مین نے تیرا ہاتھ چھوڑ دیا مگر اے میری پیاری اور بہت پیاری پدمنی مین سچ کہتا ہون کہ مین نے جان کر تیرا ہاتھ نہین چھوڑا

ظالم پانی کی ایک لہر نے ہم مین فصل کر دیا - کیا اے سندی تو میری اس صداقت پر شہادت دیگی - یہ باتین کرتے کرتے جہان مجھے یہ خیال آیا کہ مین یون ہی دیوانہ وار بک رہا ہون یہان نہ پدمنی کا پتہ ہے اور نہ سندی کا یہ خیال آتے ہی مین نے اپنے سے آپ سوال کیا اے کم بخت عمرو عیار کیا تو نے پدمنی کو کھو دیا - اے بدنصیب بدبخت عمرو عیار کیا تو نے پیاری رانی کو کھو دیا - بیشک تو نے کھو دیا - تو قطعی گردن زدنی ہے مجھے اس جرم مین سزاے موت دینی چاہیے - پھر دوبارہ مین اپنے سے یہ سوال کرتا تھا کیون کیا تجھے سزاے موت نہین دینی چاہیے - نہین بیشک دینی چاہیے - بلکہ وہ سزا دینی چاہیے کہ جو دیدہ نہ شنید ہو - اے قہر انگیز طوفان اور اے کل کی اندھیری رات اور اے ظالم پانی تجھے میری پیاری پدمنی پر ذرا بھی رحم نہ آیا ارے اُسکی بھولی بھولی صورت اور میٹھی میٹھی باتون پر رحم کرنا تھا - اسکی بے کسی پر اے طوفان تجھے خود خون کے آنسو بہانے تھے اے اندھیری رات اُسکی بدقسمتی پر تجھے ترس کھانا تھا - اے دوڑتے ہوے لہرون والے پانی اسکی صحرا نوردی پر بھی تجھے خیال نہوا - اے بیرحم زمانہ ایسی باعصمت خاتون کو تو نے اپنے پاس سے کیون الگ کر دیا - وہ باعصمت خاتون کہ جسکی پاکی کی فرشتے بھی قسم کھاتے ہین - وہ جمیل رانی کہ جس کا ثانی تمام عالم مین پیدا نہین ہوا - وہ تو نری بے گناہ تھی اسے کبھی کسی سے غرض بھی نہ تھی پھر اُس سے ایسی دشمنی کرنی کس مذہب اور کس ملت مین روا تھی - اے پرمیشر کیا تو ان ظالمون سے بدلا نہین لیتا جنھون نے میری بے گناہ عالمہ کو مجھ سے علیحدہ کر دیا -

| فلک تو نے اتنا ہنسایا نہ تھا | کہ جسکے عوض یون رُلانے لگا |
| --- | --- |

یہ کہتے کہتے مین سامنے کی طرف بھاگنے لگتا تھا - اور یہ کہتا تھا پدمنی صاحبہ آپ تشریف نہ لیجائین مین آپ کا بے زر خرید غلام ہون - مگر چٹیل میدان مین یا تو تھک کر بیٹھ جاتا تھا یا ٹھوکر کھا کر گر پڑتا تھا - اُس وقت آنکھین کھلتی تھین کہ کوشش مجنونانہ تھی - مین سچا مجنون بن گیا تھا مگر یہان صرف دو باتون کا مجھے خیال رہا تھا ایک تو اس امر کا کہ مین عمرو عیار ہون دوسرے اس بات کا کہ پدمنی میری مخدومہ یا میری سچی محبتی پیاری رفیقہ ہے بس آگے آیت - اور کسی چیز کا خیال نہ تھا تیسرا خیال جدائی کا ہونا چاہیے مگر وہ نہ تھا کیونکہ میری قوت متخیلہ کبھی تو پدمنی کی مجسم صورت میری آنکھون کے آگے لا کر کھڑی کر دیتی تھی اور پھر مین اُس سے گھنٹون بیٹھا ہوا باتین کیا کرتا تھا اور کبھی ہیبت ناک شب گذشتہ کا ڈوبتا ہوا خیال میری آنکھون کے آگے ڈوبتی ہوئی تصویر کھینچ دیتا تھا جس کو دیکھ کر مین زاری کرنے لگتا

اور اس قدر غل مچاتا اسقدر غل مچاتا آخر بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑتا اور پھر گھنٹون مین کہین جاکر ہوش مین آتا
اس مجنونانہ آوارگی اور دیوانہ وار کوششون مین مجھے کئی مہینے گذر گئے مین سچ کہتا ہون
اگر مجھے یہ یقین ہو جاتا کہ پدمنی مجھ سے جدا ہوکر مر گئی ہے میری اسی وقت جان نکل جاتی۔ یہ بھی ایک بہت
بڑی حکمت تھی کہ پدمنی کے طرح طرح کے خیال آتے تھے اور چشم زدن مین دور ہو جاتے تھے۔ میرے کھانے
کی صرف یہ کیفیت تھی کہ جنگل مین جو چیز پڑی ہوئی ملی اسکو کھا گیا خواہ وہ انسانی کھانے کی ہو یا نہ ہو
اس سے بحث کیا پیٹ بھرنے سے غرض تھی۔ اور یون کئی کئی دن تک ہوش نہ تھا کہ مین نے کچھ کھایا
نہین ہے بھوک ہی نہ لگتی تھی یہی پیاس کی کیفیت تھی۔ ایک دن مین بیٹھا ہوا جنگل مین پدمنی کا خیال
باندھکر یہ کہہ رہا تھا اے پیاری پدمنی تم آخر کب تک خفا رہوگی ایک نہ ایک دن تو ضرور ہی عنایت کروگی
مین تمھارا بندہ ہون اور ہمیشہ یون ہی رہونگا مین تمھارا غلام ہون اور اسی خیال مین مرونگا آؤ بھی
گلے سے لگ جاؤ۔ جون ہی یہ خیال میری طبیعت پر اپنا پورا غلبہ کرتا بس مین ہاتھ پھیلا کر بغلگیری
کے لیے آگے کی طرف دوڑتا مگر میری یہ کوشش بھی مجنونانہ نتیجہ رکھتی تھی۔ فوراً میری ڈوڑنے مین
ایک قافلہ پر نظر پڑی مین سمجھا کہ میری پیاری پدمنی اسی مین ہے مین تیر کی طرح دوڑا ہوا اس
قافلہ مین گیا اور بآواز بلند کہا اے لوگو میری پیاری پدمنی کو دیکھا جب وہ نہین جاتی تو اسے کیون
لیے جاتے ہو دیکھو تمھارے لیے اچھا نہین ہوگا مین حاکم وقت سے تمھارے اس صریح ظلم کی فریاد
کرونگا سارے قافلہ کا قافلہ صرف میرے مجنونانہ غل و شور سے تھم گیا اور اپنی بڑھتی ہوئی لین ڈوری
کو روک دیا سب نے مجھے دیوانہ جانکر مجھ سے مسخراپن پھیلایا کوئی کہتا تھا کہ لو لو یہ کوئی کہتا تھا کہ دیوانہ
ہے کوئی چانٹے مارتا تھا کوئی دھول رسید کرتا تھا ایک تو مین دیوانہ تھا ہی اوپر سے مجھے اور بھی پاگل بنا دیا
ایک بوڑھا جسکے چہرہ پر زمانہ کی گرم و سرد ہواؤن سے جھریان پڑ گئی تھین اور جسنے دنیا کا بہت کچھ
نشیب و فراز دیکھا تھا اور جو اسی برس سے تجاوز کر گیا تھا اور جسکو انسانی ہمدردی سے تھوڑا
بہت حصہ ملا تھا اسے میرے ساتھ قافلہ والون کا یہ برتاؤ سخت برا معلوم ہوا اسنے اپنی لرزتی
ہوئی آواز مین سب کو دھتکار دیا۔ اور مجھے یہ کہکر کہ آؤ مین تمھاری پیاری پدمنی کو بتاؤنگا اپنے
خچرون کے پاس لے آیا۔ بعد ازان تھوڑی دیر کے بعد مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ بوڑھا سرقافلہ ہے اسکا
اہل قافلہ حکم مانتے تھے اور جو کچھ وہ کہتا تھا اسپر انھین مجبوراً عمل کرنا پڑتا۔ اسنے للکار کر قافلہ والون سے

یہ کہا اے ناخدا ترس لوگو کیا حد انسانیت یہی تھی جو تم نے اس مجنون نوجوان سے برتی - تم نہین جانتے کہ یہ کس قدر ستم رسیدہ ہے اس کی عنفوان جوانی دیکھو اور اسکا شباب دیکھو اور پھر اس کی قابل رحم حالت دیکھو یہ دیوانہ نہین ہے مجنون نہین ہے واہی نہین ہے کوئی بہروپیا نہین ہے جو تم بجاے ہمدردی کرنے کے اس سے تمسخر کرنے لگے صرف اسکی بیوی یا معشوقہ کی جدائی نے اسپر یہ اثر کیا ہے اگر وہ زندہ ہے اور یقیناً زندہ ہے تو ضرور ایک نہ ایک دن اس سے ملاقات ہوگی اور ہوگی اور جو وہ تو پھر ایک آنے والے دن کو اس سے ملے گا - ہمارا فرض ہے کہ اسے دلاسا دین اور اس کی ڈھارس بندھائین کیا عجب ہے جو یہ خیال جس سے کسی قدر مجنونیت برستی ہے اسکے دل سے جاتا رہے - اُسکی اس تقریر نے سب لوگون کے دل پر بہت اچھا اثر کیا اُنھون نے اپنی اس بے اعتدالی کی سخت معافی مانگی اور میری ہمدردی پر ٹوٹ پڑے -

مین - اپنی بولائی ہوئی اور گھبرائی ہوئی طبیعت سے کیون بڑے صاحب کیا پدمنی کو آپ جانتے ہین

بوڑھا - ہان اے نوجوان کیون نہین جانتا ہون اُس سے خوب واقف ہون تو گھبرا نہین مین تجھے اُس کے حالات سے مطلع کرونگا -

مین - خوش ہوکر اور کچھ آگے سرک کر - ہان بڑے آپ پدمنی سے واقف ہین اور اُسکے حالات سے بھی آگاہی رکھتے ہین -

بوڑھا - بیشک کیون نہین - مین اُسے مدت سے جانتا ہون -

مین - کیا وہ آپ کے ساتھ اسی قافلہ مین ہین - یہ کہکر مین اُسکے قدمون پر گر پڑا اور خوب پھوٹ پھوٹ کر رو دیا - ہاے میری پدمنی ہاے میری پدمنی تو بہت جلد آ اور میری خبر لے - اُسنے نہایت شفقت سے مجھے پیرون پر سے اُٹھایا اور گلے لگا کر کہا اے بدنصیب نوجوان رو کر اپنی جان زار کو ہلاک نہ کر یہ قافلہ جہان جا رہا ہے وہ وہ شہر ہے کہ جہان تیری پیاری پدمنی رہتی ہے - اگر تو ذرا بھی صبر کریگا تو تجھے مین بشارت دیتا ہون کہ عنقریب تو اپنی پیاری پدمنی سے مل لیگا ؎ صبر تلخ ست ولیکن بر شیرین دارد

مین - کیا آپ واقعی سچ کہتے ہین - پدمنی ہی کے شہر کی طرف قافلہ جاتا ہے -

بوڑھا - ہان ہان مین سچ کہتا ہون - مین جھوٹا نہین ہون تم اگر اُس سے ملنا چاہتے ہو تو اپنی طبیعت درست کرلو اور صبر کرکے ہمارے ساتھ ہولو مین تمھین بچن دیتا ہون کہ اگر تمنے میرے کہنے کے موافق کیا

تو تمھاری پیاری پدمنی کا ہاتھ تمھارے ہاتھ مین دیدونگا۔ اس عہد نے جو درحقیقت کچھ بھی اصل نہ رکھتا تھا مجھ مین نئی روح پھونک دی مین نے آنکھین کھول دین اور اب مجھے چندان ہوش بھی آگیا۔ مگر اب بھی یہ حالت تھی کہ جہان کوئی آواز آئی مین سمجھتا تھا کہ پدمنی کی آواز ہی یا جہان کوئی شخص نیا ملنے کو آیا مین سمجھتا تھا کہ یہ مجھے پدمنی کی کوئی خبر دینے آیا ہی۔ اول ہی سوال میرا اُس شخص سے یہ ہوتا تھا کہ کیا تم پدمنی کو جانتے ہو اور یہ قافلہ کیا پدمنی کے شہر کی طرف جاتا ہی تو وہ بوڑھے کے اشارہ سے یہ کہدیا کرتا تھا کہ مین پدمنی کو جانتا ہون اور یہ قافلہ اُسی کے شہر کی طرف جاتا ہی بس یہ سنکر مین خوش ہوجاتا تھا اور اس امید پر کہ عنقریب پدمنی سے ملاقات ہوگی بغلین بجانے لگتا اور خوب اُچھلتا کودتا خوش ہوتا وہ بھی میرا دل بڑھانے کے لیئے دچار باتین اِدھر اُدھر کی اور بھی نمک مرچ لگاکر ملا دیا کرتے۔ یہ سب کچھ تھا مگر پھر بھی ایک اندرونی خلش باقی تھی۔ جو بار بار آنکھون کو مجبور کرتی تھی کہ پدمنی کی صورت سے اپنی بصارت کو ترقی دین مگر پدمنی کی صورت صرف خیال ہی خیال مین تو باقی تھی اور کہین نظر نہ آتی تھی۔ بوڑھے کا کھانا پینا میرے ڈھارس دینے مین حرام ہوگیا تھا صبح شام اُسنے اپنا یہی فرض سمجھ لیا تھا کہ جہانتک ہوسکے مختلف کہاوتون اور طرح طرح کے اقوالون سے میرا دل بہلائے اور مجھے اس امر سے مطمئن کرے کہ یہ قافلہ پدمنی کے شہر کی طرف جاتا ہے مین نے نہ اُن لوگون سے یہ دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو نہ یہ استفسار کیا کہ کہان جاتے ہو اُس شہر کا آخر نام کیا ہی صرف اتنا جان لینا میرے لیے کافی کہ یہ قافلہ جسکے ساتھ مین سفر کررہا ہون پدمنی کے شہر کو جاتا ہے۔ خچر پر کبھی سوار ہو لیتا تھا اور کبھی پیدل ہوجاتا تھا۔ جہان بوڑھے کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا اور مین نے پدمنی کے حصہ کا الگ اُٹھا کر رکھدیا کہ یہ وہ کھاے گی۔ ایک دن آسمان کی طرف دیکھکر مین نے یہ کہا۔

ہنسنا ہی خوش آتا ہے نہ رونا مرے دلکو — میٹھا ہی نہ بھایا نہ سلونا مرے دل کو

تا صبح تجھے یاد کیا مجکو جگا کر — بھولا نہ ترے ساتھ کا سونا مرے دل کو

اکسیر سے بہتر ہے در یار کی مٹی — منظور ہی چاندی ہی نہ سونا مرے دل کو

بے وجہ دکھاتا نہین دکھلا کے رخ یار — آنکھون ہی کے ساتھ اپنے ڈبونا مرے دل کو

بس ہو تو ابھی چیر کے پہلو سے نکل جائے — رکھتا ہی بہت تنگ یہ کونا مرے دل کو

یوسف سا حسین ہووے کوئی طفل تو چاہے — کچھ کھیل نہین جان کا کھونا مرے دل کو

بازیچہ ہستی مین وہ مجنون پری ہون — اطفال سمجھتے ہین کھلونا مرے دل کو

پہلو میں نہیں جب سے ہر وہ غیرت لالہ — داغ اوڑھنا ہی داغ بچھونا مرے دل کو

انکار ترے قد کی قیامت کا نہ ہوگا
مومن ہوں میں کافر نہیں ہونا مرے دل کو

گو میرے اوسان باختہ تھے میرے حواس خمسہ میں ہنوز فتور باقی تھا میری عقل جادۂ اعتدال سے ہٹی ہوئی تھی لیکن پھر بھی میری دردناک اور سریلی آواز نے سب کو رلا دیا اور اس قدر رلایا کہ جنھوں نے تھپے چانٹے مارے تھے اُن کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی اور وہ بے تاب ہو کر وجد کرنے لگے۔ بوڑھے کی سب سے نازک حالت تھی اگر اُسے دو چار نوجوان نہ پکڑتے تو شاید وہ سر ٹپک ٹپک کر مر جاتا۔

میں۔ کتنے دن میں قافلہ پدسنی کے پیارے اور آباد شہر میں پہونچے گا۔

بوڑھا۔ اے میرے نوجوان بیٹے بہت جلد پہونچ جائے گا گھبراؤ نہیں دیکھو میں سچ کہتا ہوں صبر کا پھل بہت اچھا ہوگا۔

میں۔ کیا آپ میری پیاری سے کبھی ملے بھی ہیں اور آپ نے اُسکی عالمانہ تقریر بھی سُنی ہے۔

بوڑھا۔ ہاں میں اُس جمیلہ حسینہ سے ملا ہوں اور اسکی عالمانہ خوش تقریر بھی سنی ہے۔ ایسی تقریر مجھے اتنی برس کی عمر میں کبھی سننے کا اتفاق نہ ہوا نہ مجھے امید ہی کہ میں ایسی تقریر سُن سکونگا۔ اُس کی تقریر میں درد ہے تناسب ہے اور شیرینی یہ تو فطرت نے اُسی کا حصہ کیا ہے۔

میں۔ اُس کے قدموں پر آنکھیں مل کر۔ ہاں ہاں آپ بے شک اُسے خوب جانتے ہیں وہ حقیقت میں ایسی ہی ہے جیسے آپ بیان کر رہے ہیں۔ اب مجھے یقین ہوا کہ آپ اُس سے ضرور ملے ہیں کیا میرا بھی کچھ ذکر آیا تھا۔

بوڑھا۔ ہاں کیوں نہیں وہ ہر وقت اور ہر گھڑی تمھارا ہی ذکر کرتی رہتی ہے دوسرا اُسے کام ہی نہیں ہے

میں۔ حضرت بڑے صاحب۔

نہ تنہا در رہش بازم دل و دین — فدائے جان شیرین جان شیرین

جب میں نے اُس پر اپنا دھن من تن قربان کر دیا ہے پھر وہ کیوں نہیں ہر وقت میرا ذکر رکھے گی۔ میری بوڑھے سے ہر وقت اسی قسم کی باتیں ہوتی تھیں میں بار بار اپنے شوق میں ایک ایک بات کو دریافت کرتا تھا مگر وہ سنجیدہ اور مستقل مزاج شخص تھا کہ اُسی پر شوق لہجہ میں جواب دیے جاتا تھا گویا

اُسے بھی میری طرح انتہا درجہ کا اشتیاق ہے۔ ایک دن ادھر اُدھر کی باتین کر کے مجھ سے یہ کہنے لگا کہ دنیا مین جب انسان پیدا ہوتا ہے اُسکی عجیب صورت ہوتی ہے نہ چل سکتا ہے نہ بیٹھ سکتا ہے نہ اُٹھ سکتا ہے صرف ایک ہی خواہش ہوتی ہے لیکن وہ بھی ظاہر نہین کر سکتا مگر جون جون بڑا ہوتا ہے خواہشین ترقی کرتی جاتی ہین۔ اور یہان تک ترقی کرتی ہین کہ اُسے پھر مختلف آلام اور مصائب کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اگر ایک دو دن مین نظر زندگی کے اُتار چڑھاؤ اور اسکی بھول بھلیون پر خیال کریگی او جانچے گی تو اُسے معلوم ہوگا کہ وہ ان پیچیدہ باتون مین پھنسا ہوا ہے جسکا کچھ نتیجہ نہین وہ ایسے کامون کی کوشش کرتا ہے کہ جو اُسکی زندگی سے تعلق نہین رکھتے جتنے واقعات کہ گذر گئے خواہ غم کے یا خوشی کے وہ سب خواب و خیال تھے ؎ مصرع ؎ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا ؎ اگر کل ہم شہنشاہی کر آئے ہین اور آج فقیری نصیب ہو گئی وہ ساری شان و شوکت خیال ہی خیال مین باقی رہ گئی اگر ایک حسینہ جمیلہ کی صحبت سے زمانہ گذشتہ مین تمھارا دل خوش رہ چکا ہے مگر پھر کہان آنًا فانًا مین وہ فرحت انگیز سمان جاتا رہتا ہے۔ وہ خواب جو آپ سو کر دیکھا کرتے ہین اور یہ باتین جو کہ بیداری مین آپ پر گذر چکی ہین مین جانتا ہون دونون ایک مد مین رکھنے کے قابل ہین۔ اب دیکھنا ہے کہ انسان کی راحت کیونکر ہو اور کس صورت سے وہ اپنی مستعار زندگی خوشی اور آرام مین گذارے میرے خیال مین جہانتک ممکن ہو اپنی زندگی جسکی اختتام کی خبر ہمین نہین ہے ایسی آسایش مین گذرے کہ ہمین اور کسی طرف کا خیال نہ رہے پیارے نوجوان تم نہین جانتے کہ کونسا لمحہ تمھاری روح اور تمھارے جسم مین مفارقت کا باعث ہوگا ابھی ہم تم زندہ ہین باتین بھی کر رہے ہین اور خبر نہین کیا کیا خیالات ہمین ہین کہ اپنے دوستون سے ملین گے یہ کرینگے اور وہ کرینگے اور یون لطف اُڑائین گے مگر ابھی پیام اجل آجائے لیجیے تمام آرزوئین اور امیدین خاک مین مل جائین ؎ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ؎ تو پھر ایسی غیر اطمینان اور نامستقل زندگی کو طرح طرح کے آلام مین زبردستی پھنسانا اور اپنا ایک ایک لمحہ گویا مخزن رنج والم بنا دینا ایسا ہی حماقت ہے کہ جسکی کوئی حد نہین۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان دنیا مین اپنی زندگی صرف راحت مین گذارنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے کم بخت ہے کہ جو اس دنیا مین آکر داغدار گیا بد نصیب ہے جسکو اپنی تقاضائے طبیعت سے ایک لمحہ بھی آرام نہین ملا۔ ایپی کیورس لکھتا ہے کہ اگر کسی قسم کی ناموری اور نیکنامی حاصل کرنے مین اپنی راحت مین خلل پڑے تو ہرگز اُس نیکنامی کو نہ حاصل کرے کیونکہ دنیا مین جتنے سامان ہین

سب کا منشا کیا ہے کہ ہر متنفس اپنی زندگی بآرام بسر کرے اور جب انھیں سامانون اور لوازمات دنیوی سے دکھ درد بڑھنے لگا تو پھر ایسے سامانون پر لعنت ہی گو بظاہر اور لوگ انکو کیسا ہی کیون نہ سمجھتے ہون - اب بحث یہ رہی کہ راحت کیونکر حاصل کرین اور چند روزہ اپنی زندگی کسطرح کیونکر گذارین - افلاطون نے لکھا ہی کہ خواہشون یا خوشیون سے کنارہ کرنا ہی اعلی ترراحت ہی حقیقت مین اے نوجوان اگر تو بھی غور کریگا تو تجھے معلوم ہوگا کہ تمام ان خواہشات نفسانیہ اور اٹھتی ہوئی امیدون یا آرزؤن سے کنارہ کرنا ہی عیش و آرام ہی - اسیکو اصلی اور متحقق شادمانی کہتے ہین اور یہی مستحکم خوشی ہی - تم خوب خیال کرلو کہ جون جون خواہشین یا آرزوئین طبع مین ترقی کرتی ہین آدمی آفت و مصیبت مین پھنستا چلا جاتا ہی کیونکہ اُسے اسکی تکمیل مین خون پسینہ ایک کرنا پڑیگا ایک مزدور جو صبح سے شام تک صرف چار آنہ کی مزدوری کرتا ہی جتنے اسکے خیالات محدود ہین اور اُسی قدر خواہشین بھی اسکی مختصر اور قلیل ہین یہ مزدور اپنی کم تعداد خواہشات کے لحاظ سے اُس دولتمند امیر سے اچھا ہے جسکی طبیعت مین خواہشون کے جھرمٹ اُٹھتے ہین اور نئی نئی امیدین ہر لحہ زور پکڑتی ہین اور پھر انکا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ زندگی کانٹون پر بسر ہوجاتی ہی کسی کروٹ آرام نہین ملتا ہر وقت موت کا سامنا رہتا ہے - اور یہ دردانگیز الفاظ زبان پر آتے ہین -

| | |
|---|---|
| منحصر مرنے پہ ہو جسکی امید | ناامیدی اُسکی دیکھا چاہیے |

پیارے نوجوان اگر تم متحقق خوشی حاصل کرنا چاہو تو بہت جلد اپنے دل سے ہر قسم کی خواہشات مٹانے پر آمادہ ہو جاؤ - جون جون تم اپنی خواہشین اپنی طبیعت سے مٹاتے جاؤ گے تمھیں راحت نصیب ہوتی جائیگی - کیا ایک نوجوان جسکی امیدون کی ابھی کونپلین ہی نکلی ہین اور جسنے زمانہ سے ابھی مختلف خوشیون کا حصہ نہین لیا ہی کیا اسکی یہ حالت جو گھڑی گھڑی اس سے موت کی آرزو کراتی ہی ماتم کرنے کے قابل نہین ہی - نہین ہے اور بیشک نہین ہی - فرض کرو ایک تم ہی ہوا بھی تم نے زمانہ کا کیا دیکھا ہی - مین تو سمجھتا ہون کہ خوشی حاصل کرنے کا بہت کم اتفاق پڑا ہوگا تو اس مین کیا تم اپنی خوش نصیبی خیال کرتے ہو جب تمھاری صورت حال یہ گویا ہے -

| | |
|---|---|
| ایک ہم ہین کہ ہوے ایسے پشیمان کہ بس | ایک وہ ہین کہ جنھین چاہ کے ارمان ہونگے |

اگر تم ذرا غور کرو تو تمھین معلوم ہو کہ جبسے دنیا قائم ہوئی ہی اور جب تک رہے گی تم جیسے محبت والے

ہزاروں پیدا ہوے اور مر گئے کوئی بھی جانتا ہے کہ وہ کہان بستے تھے ایک قصہ مجنون اور لیلی یا فرہاد و شیرین کا زبان زد عوام ہوگیا حالانکہ ان سے بہتر اور اپنی جان ہلاک کرنے والے ولے بھی بہت سے ہو گئے لیکن زمانہ نے ان کو بالکل مٹا دیا کون جانتا ہے کہ اُنھون نے کہا کیا اور مرتے وقت اُن کی کیا حالت ہوئی تھی واقعی کسی نے سچ کہا ہے ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| اے بلبل دل کم شو صید صنم خاکی | | گو بر ورق لالہ دامے نہد از قیرے | |

یہ کہکر وہ بوڑھا دم ساند کر چپکا ہو رہا اور مجھے اُسنے مختلف فکرون مین چھوڑا ۔ اس کی تقریر کچھ ایسی پر اثر تھی کہ جس نے مجھے اپنی زندگی کو نہایت قیمتی ثابت کر دیا اور مین سمجھ گیا کہ دنیا مین اگر کچھ ہے تو یہی ہے کہ ہم اپنی زندگی بعیش صرف کرین ۔ مگر ساتھ ہی اسکے پیاری پدمنی کی محبت کے نقوش ایسے اوپری نہ تھے کہ اتنی جلدی مٹ جاتے اور اُنکا کچھ خیال نہ رہتا نہین اب بھی مجھے اُسکا ویسا ہی خیال تھا مین جانتا تھا کہ قدرت نے اصلی شادمانی صرف اسپر ہی منحصر کر دی ہے جب مجھے فکر کرتے ہوے بہت دیر ہو گئی تو اُسنے اپنی گفتگو کا رُخ اس طرف پھیرا ۔ پیارے نوجوان جتنے کام کہ انسان کرتا ہے یا اُس سے سرزد ہوتے ہین اُنکی جانچ پرتال کرنے والا ضرور ہے اور یہ بھی تسلیم ہی کرنا پڑیگا کہ کوئی کام دنیا مین خدا کی مرضی کے خلاف نہین ہوتا ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| جو چاہتا ہو کرتا ہے جو چاہے گا کریگا | | یہ بات حکومت کی اُسیکو ہی سزا ہی | |

یہ اس کو اختیار ہے کہ چاہے ہمین دولت و ثروت سے مالا مال کر دے اور چاہے بھیک مانگے بھی نہ دلوائے رضا بہ قضا رہنا اسی کو کہتے ہین کہ ہر حال مین شکر کرے اور یہ سمجھے کہ جو قسمت ہو چکا ہے وہی مل رہا ہے اسپر خون کے آنسو بہانا اور اس سماوی حالت سے کبیدہ خاطر ہونا خدا پر اعتراض کرنا ہے ۔ خدا کا پیارا بندہ وہی شخص ہے کہ جو اپنے کامون کو خدا پر منحصر کر دے اور آپ اس انتظاری مین خوش ہو کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے سچا بندہ وہی ہے اور اُسی کو فلاح دارین حاصل ہو گی کہ جس نے ہر حالت اور ہر صورت مین خدا کی مرضی کے موافق کام کیا ہو یعنے جیسے بپتا اُسپر پڑے وہ سمجھ جاے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے کیونکہ جو اسکی قسمت ہو چکا ہے روز ازل مین اُسکی تقدیر مین لکھا جا چکا ہے وہی ہو گا پھر اسپر رنج کرنا اور اپنی حالت تباہ کر دینا یہ سخت گناہ ہے ۔ اشعار

| | |
|---|---|
| قسمت کیا قسام نے جب روز ازل مین | وہ اُسکو دیا جسکے وہ قابل نظر آیا |
| بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا | غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا |

فرض کرو کہ تمھاری دلبر پدمنی تم سے علٰحدہ ہو گئی ہے اور خبر نہین مفارقت کتنے دن رہیگی جبہ تو تم سمجھتے ہی ہو کہ یہ ساری باتین صرف خدا کی مرضی پر ہوئی ہین اگر خدا کی مرضی نہوتی تو ممکن تھا کہ پانی کا سیلاب سبب فصل ہو سکتا - ہرگز نہین - اگر تم سچے مسیحی ہو اور یقیناً ہو تو پھر اس واقعہ سے جو خدا کی مرضی سے ہوا ہے کیون رنج کھاتے ہو اللہ کو یاد کرو وہی سب کچھ پھر سامان کردیگا پیارے نوجوان یہ سمجھ لینا کہ اگر تم نے خدا کو ناراض کیا تو پھر تمھارا کہین پتہ بھی نہ لگیگا جس کی مٹھی مین تمھاری زندگی ہے اور جس کے قبضہ مین تمھاری تمام راحتین اور آسایشین ہین اگر اُسکی مرضی کے خلاف چلوگے تو اور بھی نامعلوم آفتون کا سامنا کرنا پڑیگا - اگر تم نے اُسے خوش رکھا تو امید سے زیادہ اسکی جلال والی برکتین تمپر نازل ہونگی اور تم اُنسے وہ ابدی سرور حاصل کروگے کہ جس کا تمھین وہم و گمان بھی نہ ہوگا - اب تم یہ سوال کروگے کہ خداوند تعالٰی کیونکر خوش رہ سکتا ہے تو مین صرف یہی کہونگا کہ ہر حال مین اپنا دل خوش رکھو اور یقین کر لو کہ جو کچھ ہونا ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہوگا اسکا فاعل حقیقی رب علٰی ہے -

**مین** - یہ آپ نے درست فرمایا مین اُسکے جلال کا اپنی آنکھون سے تماشا دیکھ چکا ہون -

بوڑھا - پھر تم ہی سمجھ لو کہ وہ کیسا جلال والا ہے اور دم بھر مین کیا کا کیا کر دیتا ہے -

ناظر قصہ متعجب ہوگا جب مین یہ کہونگا کہ ان باتون نے جو بلا کی پر تاثیر تھین مجھے مطمئن خاطر بنا دیا اور اب خود بخود اس خیال سے میری ڈھارس بندھنے لگی کہ اگر اُسکی مرضی ہوگی تو پھر بھی وہ مجھسے ملجائیگی اور جو قسمت ہی مین نہین لکھا ہے تو پھر رنج کرنا حماقت ہے - ایک تو خلاف خدا کرنا اور دوسرے مفت مین اپنی جان گھلانا - اب مین کسی قدر ہوش مین آگیا تھا اور جو شخص مجھ سے ملتا تھا مین یہ دریافت نہ کرتا تھا کہ پدمنی کو آپ جانتے ہین اور یہ قافلہ اُسی کے شہر کی طرف جاتا ہے یہ نہین ہوا تھا کہ بالکل خیال ہی جاتا رہا ہو نہین خیال تو تھا مگر وہ خیال تکلیف دہ نہین تھا - صرف دل مین یہ آرزو باقی تھی کہ پدمنی ایک بار تو اور بھی اپنے دیدار سے میری روح مین نئی روح پھونکدے جب مجھے ہوش آیا مین نے اپنی ساری کیفیت جو مجھے یاد آئی بیان کی میری گذشتہ تعجب خیز حالت سُنکر بوڑھا چکرایا اور مجھ سے تھوڑی

دیر تک ہمکلام نہین ہوا بلکہ اوپر سے نیچے تک دیکھتا رہا- مجھے بار بار غور سے دیکھتا تھا اور سر دُھنتا تھا پھر دیکھتا تھا اور اپنی سفید ڈاڑھی والی گردن ہلاتا تھا آخر یکایک دیکھتے دیکھتے خوش ہو کر مجھے گلے سے لگالیا اور کہا اے پیارے نوجوان عمروعیار تم نے اپنی زندگی مین جیسے جیسے عجائبات دیکھے ہین میشک لاکھون مین سے ایک شخص اگر ہوگا تو ایسا ہوگا کہ جس نے ان عجائبات کا ایک دسوان حصہ بھی دیکھا ہو مین تمھین اور بھی عجب تروتازہ ایک ایسے حمام کی بشارت دیتا ہون کہ جو تمھین ہر لحظہ سچی محبت بخشے گا اور تم سمجھو گے کہ زندگی کا ماحصل صرف یہی ہے جو مین حاصل کر رہا ہون

مین- اے حضرت کوئی حمام اس قسم کا ہے کیا اس مین نہانے سے کچھ زیادہ فرحت حاصل ہوتی ہے-

بوڑھا- پیارے کیسا نہانا اور کیسا دھونا عجیب عجیب کیفیتین دیکھو گے اور وہ وہ نقشے نظر آئین گے کہ جنکی دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے

مین- ہان پھر وہ حمام کہان ہے ہم کب تک وہان پہونچ جائین گے اور آپ کا حمام سے کیا تعلق ہے-

بوڑھا- اصل مین وہ سات پشت سے ہماری ہی نسل مین چلا آتا ہے لیکن مین ایسا بدقسمت پیدا ہوا ہون کہ کئی شادیان کرنے پر بھی میرے اولاد نہین ہوئی بیٹا تو بیٹا بیٹی تک نہین ہوئی مجھے بڑا رنج تھا کیونکہ میری زندگی کا زمانہ ختم ہونے کو ہے لامحالہ اور لوگ وارث ہوتے گویا ہمارے خاندان کی نشانی ہی مٹ جاتی آج بیس برس سے مین تلاش کر رہا ہون کہ شاید کوئی نوجوان اس کام کے قابل مل جائے لیکن نہین ملا جب مجھے مایوسی ہوگئی تھی تو مین نے دل مین ٹھان لی تھی کہ اپنے مرنے سے پہلے ہی مین اس حمام کا خاتمہ کردونگا مگر نہین خدا تمھاری عمر مین برکت دے کہ تم نے میری کمر مضبوط کردی اور تم ہی میری صدہا برس کی نشانی رکھنے پر رضامند ہوگے تم سے مجھے بڑی بڑی امیدین ہین اور یقیناً تم میری امیدون کو پورا کروگے-

مین- کیا آپ اُسکا مالک مجھے بنادینگے- اگر یہ بات ہے تو بڑی خوش قسمتی ہوگی-

بوڑھا- اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھکر بطیب خاطر آنکھون سے- تم میرے فرزند ہو اور تم ہی مجھا چیز کو اپنا سچا باپ سمجھو جس معشوقہ کا تمھین اتنا خیال ہے اور جسکی مفارقت نے تمھین صحرانوردی کی جانب رہنمائی کی ہو اُس جیسی بلکہ اُس سے بھی زیادہ صدہا حسینہ لڑکیان ہاتھ باندھے حاضر خدمت رہینگی تمام دنیا مین جس چیز کی تمھین خواہش ہوگی وہ چشم زدن مین تمھارے حمام مین موجود ہوگی- مگر اے میرے بیٹے پیشتر اسکے کہ مین تمھین اُس پر قبضہ دون اور آپ دنیا سے کنارہ کرون چند باتون کی طرف تمھاری

توجہ مائل کرنا چاہتا ہون اُنکو تم بہت غور سے سنو اور نہایت سنجیدگی سے سوچ سمجھ کر جواب دو تاکہ پھر کسی قسم کی حجت باقی نہ رہے

مین ۔ اے میرے باپ بیشک مین حضور کی باتون کو بہت غور سے سُنون گا اور بہت سنجیدگی سے اُس پر غور کرونگا ۔

بوڑھا ۔ ہان ہان بس مین صرف یہی چاہتا ہون کہ تم بہت غور سے میری باتون کو سنو پھر جو کچھ مین سوال کرون اُسکا سوچ سمجھ کر جواب دو ۔

مین ۔ مستعد ہو کر ۔ پر شوق لہجہ مین آنکھین کھول کر ۔ فرمائیے مین ہمہ تن سننے کے لیے موجود ہون ۔

بوڑھا ۔ دیکھو وہ حمام جسکی مین نے تمھین بشارت دی ہے دمشق مین ہے اور مین دمشق ہی کی طرف جا رہا ہون ۔ قافلہ کی ہمراہی مین نے اسی لیے اختیار کی تھی کہ شاید کوئی نوجوان مل جائے کہ جو میرے بعد میرا جانشین بنے مگر الحمد للہ کہ آج تم سے ملاقات ہو گئی اور تم ہی میری آرزو پوری کرو گے ۔ وہ حمام دمشق مین شہر سے کوئی چار میل کے فاصلہ پر بنا ہوا ہے اُس حمام کی وسعت دمشق سے کم نہین ہے ۔ حمام مین پورے دو لاکھ آدمی بستے ہین ۔ اسکی عمارتین اور اُسکے کمرے جس قدر ہین اور جس قسم کے ہین وہ تو تم خود ہی ملاحظہ کرو گے مگر دمشق مین پہونچنے سے پہلے یہ جتا دینا بہتر ہے کہ جو کچھ مین کہون اُسپر بلا سوچے سمجھے عمل کرنا گو وہ باتین شاید بظاہر ناگوار خاطر ہون اور طبیعت متنفر ہو لیکن با نتائج بہت ہونگی اُن ہی سے مطلب حاصل ہوگا اور وہی عجیب عجیب سمین دکھائین گی ۔ سکوت یہ صفت تمھین اپنی طبیعت مین بڑھانی ہوگی ۔ خواہ کچھ ہی کیون نہ گذر جائے لیکن کبھی ایک لفظ بھی زبان پر نہ لانا ۔ یہ گویا تم سمجھ لینا ۔

مرا بر لوح خاموشی الف با تا نشست اول
کہ درد سر زبان است و ز خاموشیست درمانش

جب خاموشی کی صفت بڑھ جائیگی تو متانت اور سنجیدگی کو اوڑھنا بچھونا بنانا پڑیگا ۔ تمھاری حالت ایک پر رعب اور پر جلال شاہ کی طرح سے ہو گی کہ اگر ہزارہا باتین ہنسی اور مسخراپن کی ہوتی ہین لیکن پھر بھی لبون پر مسکراہٹ کا نام بھی نہین ہوتا ۔ یہی حالت تمھین اپنی بنانی چاہیے سب مین بڑی بات یہ ہے اور اسپر تمھین عمل کرنا ہوگا کہ جتنی عجیب تر باتین دیکھو اُنپر تعجب نہ کرنا ۔ کبھی دل مین اس امر کا خطرہ بھی نہ گذرے کہ یہ عجیب و غریب چیزین ہین بلکہ ہر شے کو دیکھکر یہی کہنا کہ اس سے بھی صدہا درجہ زیادہ اور عجیب ہو گی یہ باتین ہمیشہ تمھین تمھاری زندگی مین قیمتی بنائین گی اور دو سرون کی نگاہون مین با وقعت کرینگی

اسکی ان باتون نے مجھے ساکت بنا دیا جو لفظ اسکی زبان سے نکلتا مجھ
جاتا تھا - اور جن صفات کا کہ اُس نے بیان کیا تھا گویا مین مجسم وہ صفات بن ہی
کہنے لگا تم نے سُنا مین نے کیا کہا -

مین - سنا کیا بلکہ مین مجسم وہ صفات ہی ہو گیا آپ چاہین ہر جب امتحان لے لین مین اس مین پورا اُترونگا
بوڑھا - نہین پیارے بیٹے کچھ جلدی نہین ہے تم ہرگز اسکا خیال نہ کرو کہ ابھی ان باتون پر عملدرآمد کرنا پڑیگا
ابھی ان صفات کی مشق کرنے کے لیے بہت سا زمانہ باقی ہے اگلی منزل پر ہم تم علٰحدہ ہو کر چپکے سے اس
قافلہ سے اور طرف چلدین گے پھر جو کچھ ہو گا رستہ مین ہم سمجھ لین گے - بلکہ مین دمشق کے پہونچنے
تک اور بھی مضبوط کر دونگا - کیونکہ یہ مین جانتا ہون کہ قابل طبیعت ذرا سے اشارہ پر بہت کچھ کام
کرنے لگتی ہے اور جو کوڑ مغز ہوتے ہین انھین تمام عمر بھی تعلیم دو کچھ حاصل نہین ہوتا وہی ڈھاک
کے تین پات موجود ہین -

زمین شور سنبل بر نیارد
در و تخم عمل ضایع مگردان

تم خوش ہو کہ تمھین مجھ جیسا رہبر مل گیا کہ جس کی رہبری سے تمھین وہ وہ طلسمی مسائل حل ہونگے
کہ جن کو نہ کوئی عقل سُلجھا سکتی ہے اور نہ کوئی تیز ذہن اُن کی اُدھیڑ بن کر سکتا ہے -

مین - حضرت بڑے صاحب آپنے مجھے بیٹا بنایا مجھے بہت بڑا فخر بخشا آپ کی تقریر کا اثر اس بلا کا
ہے کہ جو مجھے جبرًا ان نصایح پر جو آپ نے فرمائے ہین چلنے پر مجبور کرتا ہے - وہ زمانہ جو اس لمحہ اور دمشق
کے پہونچنے کے لمحہ مین حائل ہے یقینًا اس وسیع عرصہ مین بہت کچھ کام کر لونگا اور آپ کی تعلیم
سے قابل تعریف ایسا اثر پڑیگا کہ جس سے مین حمام پر قبضہ پانے کے قابل ہونگا - ہم ایک آدھ دن
ان باتون کے بعد قافلہ سے علٰحدہ ہو گئے ہر چند قافلہ والون نے سمجھایا کہ آپ دو شخص پر خوف و خطر
جنگل مین تنہا جاتے ہین یہ مصلحت سے بالکل خلاف ہے راہ مین قزاقون اور حرامیون کا زور
ہوتا ہے ایسا نہو کہ تمھاری جان پر کوئی آفت آئے - بوڑھے کے پاس چار خچر اسباب کے کھچا کھچ بھرے
ہوے تھے اور دو گھوڑے بل شل کوتل کے لیے ساتھ تھے - ایک گھوڑے پر مجھے سوار کیا اور ایک
گھوڑے پر آپ سوار ہوا اور چار گھوڑے اسباب کے بھرے ہوے اپنے ساتھ لیے اور شب ہی مین رستہ
طے کرنے لگا - رات اندھیاری تھی ابر محیط آسمان ہو رہا تھا ہان کبھی کبھی چاند نکل آتا تھا - آسمان پہ

...کا پرخوف سمان میری آنکھوں کے آگے پھرنے لگا جس نے میرے ... میری باتون مین لرزہ آگیا تھا اور میری حالت بھی کچھ کچھ جادۂ اعتدال سے ...دے ٹلی تھی - بوڑھا اپنی باتون مین سرگرم تھا مگر جب اُسنے ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھرتے ہوے سنا تو وہ یکایک چپ ہو رہا اور تھوڑی دیر سوچکر یہ کہنے لگا شاید اس وقت ابر کی بھیانک غلیظ شکل نے تمھین سہما دیا ہے -

مین - جی نہین ابر کیا سہمائے گا مجھے اپنی پیاری پدمنی یاد آئی ہے کہ جو فطرت کے ایسے ہی سمین مین مجھ سے علٰحدہ ہوئی تھی -

بوڑھا - بےپروائی سے - واقعی یہ سمان تمھین ضرور تکلیف دہ ہے لیکن مین تمھین سمجھا چکا ہون کہ جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے دنیا مین کوئی چیز ایسی نہین ہے جو سبب خوف یا غم ہو نہ کوئی چیز ایسی ہے جو سبب راحت و آرام ہو جس چیز کو خدا چاہتا ہے سبب خوف بنا دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے سبب راحت بنا دیتا ہے - ایک شے ایک حالت مین ہمین راحت دیتی ہے اور وہی شے دوسری حالت مین رنج دیتی ہے اب یہ کیا ضرور ہے کہ ہم اس ابر سے خوف کرین کہ جو ہمین ایک بار تکلیف دے چکا ہے یہ کیا دلیل ہے کہ یہ ابر پھر بھی تکلیف ہی کا باعث ہوگا - کچھ فکر نہ کرو اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ اس ابر سے بھی ہمین تکلیف ہوگی پھر بھی کچھ پروا نہین ہے رضا بقضا رہنا چاہیے خوف کا وہ خیال جس نے میری حالت کو جادۂ اعتدال سے خارج کر دیا تھا جاتا رہا اور اب مجھے اس خنک ہوا سے فرحت ہونے لگی -

بوڑھا - کیا اچھا فرحت بخش سمان ہے -

| | |
|---|---|
| ابر ست و بہار ست ہوا ہم مزہ دارد | برخیز کہ لغزیدن پا ہم مزہ دارد |

نصف شب تک ہم نے جنگل کا راستہ طے کیا بعد ازان بوڑھے نے کہا بھئی نیند مجھے بھی آرہی ہے اور تمھین بھی کچھ غنودگی معلوم ہوتی ہے اس لیے بہتر ہے کہ ہم کسی پتھر پر سو رہین -

مین - میرے معزز باپ ہمین کوئی درندہ جانور تکلیف نہ دے یا کہین شب کو پانی برسے اور ہم بہے پھرین -

بوڑھا - قہقہہ مار کر - لاحول ولا قوۃ کیسا درندہ کیسا مینہ کا پانی ہمارا محافظ بہت بڑا ہے ہمین کوئی چیز تکلیف نہین پہونچا سکتی - غرض اسی یہ کہتے کہتے ایک پتھر پر بستر جما دیا مین اور وہ

دونون اس پتھر پر سو رہے۔ مین کچھ جاگتا تھا اور کچھ سوتا تھا کہ میرے سرہانے کچھ کھسر پھسر کی آواز آئی مین سمجھا کہ خواب دیکھ رہا ہون لیکن جون جون وہ آواز تیز ہوتی گئی مین بیدار ہوتا گیا یہان تک کہ مجھے ہوش آگیا چپکے سے مین نے آنکھین کھولدین مین نے ایک عجیب سمان اپنے سرہانے دیکھا یعنے سندری اور پیاری پدمنی کو کھڑا ہوا پایا پدمنی کی صورت دیکھتے ہی مین ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور مین نے یہ جلدی جلدی کہا ہا میری پیاری پدمنی آگئی تم اچھے موقع پر آئین چاہتا تھا کہ اٹھکر لپٹ جاؤن کہ مین دھڑام سے بوڑھے پر گرا وہ ڈر کر اٹھ بیٹھا کہ خیر ہے اے میرے پیارے لڑکے خیر ہے شاید تو خواب مین ڈرا۔ اٹھتے ہی کچھ بھی نہ معلوم ہوا نہ وہ پدمنی دکھائی دی نہ سندری نظر آئی مین سخت خفیف ہوا اور اب مین سمجھ گیا کہ یہ نرا خواب و خیال تھا بھلا کہان پدمنی اور کہان یہ جنگل۔ بوڑھے سے مین نے ساری کیفیت بیان کردی وہ ہنسا اور کہا دیکھا مین کہتا نہ تھا کہ میری ہدایتون کی جب تک مشق نہوگی تم کبھی انہین مشاق نہین ہوسکتے اگر میری ہدایتون کے نقوش تمھاری طبیعت پر جم جاتے تو ایک پدمنی کیا ہزار پدمنی بھی آتین جب بھی تم آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتے لیکن جب تم دیکھنے ہی ایسے بیتاب ہوگئے پھر آگے کو تم سے کیا ہونا ہی۔ مین پھر تمھین بشارت دیتا ہون کہ اگر تم نے میری ہدایتون پر عمل کیا تو تمھین تمھاری پیاری پدمنی دستیاب ہوجایگی۔ اور تم باقی ماندہ زندگی مین ہرگز اس سے جدا نہوگے اور جو تم نے میری ہدایتون کے خلاف کیا تو یون ہی صحرا نوردی کرتے کرتے مرجاؤگے نہ کچھ زندگی کا ماحصل نکلے گا اور نہ کچھ تمھین حاصل ہوگا مرنے کے بعد بھی عذاب مین رہوگے۔ مین بیان نہین کرسکتا کہ مجھے فقیر کے اس قائل کرنے مین کتنی خفت حاصل ہوئی اور مین کیسا شرمندہ ہوا اب مین نے عہد کرلیا کہ چاہے پدمنی میرے پاس بھی آبیٹھے گی مین خبر بھی نہ ہونگا مجھے خفیف دیکھکر اس بوڑھے نے گلے سے لگالیا اور پیشانی پر بوسہ دیکر کہا کہ شرمندگی اور خفت کی کوئی بات نہین ہی تم ابھی نوجوان بچہ ہو جبتک پے درپے تم ذلیل نہوگے اور تمھین متنبہ نہ کیا جائیگا ہرگز تم پختہ نہین ہوسکتے حضرت موسیٰ تو پیغمبر تھے پھر بھی انسے ضبط نہوسکا ہرچند حضرت خضر علیہ السلام نے سمجھایا کہ دیکھو ضبط عجب چیز ہی لیکن وہ ضبط کرنے مین قاصر رہے اور آخرکار خضر کی تعلیم کا نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ مگر نہین تم موسیٰ پر خیال نہ کرو تم سے مجھے بڑی بڑی امیدین ہین اور مین نے بیڑا اٹھالیا ہی کہ تمھین ضرور پختہ بناؤنگا کیونکہ تمھاری طبیعت کی صلاحیت لول تبر گئی ہی اس سے بہتر طبیعت نہین ہوسکتی۔ بوڑھے کی اس طولانی ہدایت کا مین نے کچھ جواب نہ دیا

مین خاموشانہ اپنے دل مین عہد کرتا رہا کہ چاہے کچھ ہو جائے اب کبھی یہ حماقت نہین ہوگی پھر ہم دونون سو رہے بوڑھا خراٹے لینے لگا تھا مگر میری ہنوز آنکھ کھلی ہوئی تھی پھر مجھے بھی نیند آنے لگی ابھی میری آنکھ لگی ہی تھی کہ مین نے اپنے سرہانے یہ لطیف اور سُریلی آواز سنی عمرو عیار شکر ہے کہ پھر دوبارہ تمھاری صورت دیکھنی نصیب ہوئی لو اٹھو پیارے اور میرے گلے سے لگ جاؤ۔" ابھی میری آنکھین بند نہین ہوئی تھین جون ہی یہ آواز میرے کان مین آئی یہ تو مجھے فوراً معلوم ہو گیا کہ یہ پدمنی ہے مگر مین نے آنکھین کھول کر دیکھا تاکہ اسکی تصدیق ہو جائے واقعی مین نے پدمنی کو اپنے سرہانے کھڑا ہوا پایا جو مجھ پر جھکی پڑتی تھی اور بہت شوق سے مجھے آواز دے رہی تھی۔ مین یکایک ہڑبڑا کر نہین اُٹھا کیونکہ تھوڑی دیر ہوئی مجھے ذلت ہو چکی تھی پہلے مین نے اصلیت دریافت کرنے کے لیے آواز دی پھر بھی مجھے یہی جواب ملا عمرو عیار شکر ہے کہ پھر دوبارہ تمھاری صورت دیکھنی نصیب ہوئی لو اٹھو پیارے اور میرے گلے سے لگ جاؤ۔" مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ پہلے کی طرح سے مجھے دھوکا معلوم ہوتا ہے وساوس شیطانیہ ہین آؤ آنکھین بند کر کے چپکے ہی ہو رہو کیون پھر بیوقوف بنا ابھی تو ذلت اُٹھا چکا ہون مفت مین پھر خفیف ہونا پڑیگا۔ آنکھین بند کرتے ہی یہ آواز پھر آئی۔ ہائین عمرو عیار کیا کچھ آج بڑی گہری نیند غالب ہے اٹھو اور مجھ سے ملو۔ اس آواز نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ مین بے خبر ہو کر اُٹھ بیٹھا اور ادھر اُدھر ٹٹیے ٹوئیان مارنے لگا جون جون مین نے ہاتھ اِدھر اُدھر مارے وہ سب بوڑھے کے منھ پر پڑے وہ گھبرا کر پھر اُٹھ بیٹھا اور اُسنے مجھ سے دوبارہ سبب دریافت کیا جو کچھ اصلی حقیقت تھی بیان کر دی اُس بوڑھے کا رعب ایسا تھا کہ اگر مین چاہتا بھی تھا کہ خلاف امر بیان کر دون لیکن نہ ہو سکتا تھا۔

بوڑھا۔ دوبارہ چونکنے اور ہڑبڑا کر گرنے کی کیفیت سنکر۔ افسوس اے نوجوان افسوس اتنے متنبہ کرنے کے بعد بھی تو نہین سنبھلا اے بدبخت ضبط اور صبر ہی تو ہے جس سے تو طلسمی حمام پر قبضہ پائیگا تجھ سے مین بار بار کہ چکا اور تجھے خوب سمجھا دیا کہ خواہ کیسی ہی حالت دیکھ لیکن پھر بھی تو خبر نہ ہو کچھ ہوا کرے تجھ کو اس سے کچھ غرض مطلب۔ مین کہتا ہون اور بار بار کہتا ہون کہ جہانتک ہو سکے تو اپنی آنکھون مین وہ قوت پیدا کر کہ یہ خواہ کیسا ہی نظارہ دیکھین لیکن جب بھی اُنھین نہ معلوم ہو کہ ہم کیا دیکھ رہے ہین۔ پیارے پھر تجھے تیری پیاری پدمنی بھی مل جائے اور جو بشارتین تجھے اُس خاتون نے دی ہین جو تیرے تولد کی باعث ہوئی تھی اور جسنے تجھے تیرے پہلے پرورش کنندہ فغفور ششتری کے ساتھ تقویرین

عمرو عیار بوڑھے سے ایک پتھر پر لیٹا ہوا باتیں کر رہا ہے



دکھائی تھیں وہ تصویریں جن میں بڑے چوکٹے والی تصویر حضرت امیر المومنین صاحبقران حضرت امیر حمزہ کی تھی جنکا تو مصاحب بنے گا اور اسلام کی طرف سے کفار کا بھیجا نکالے گا اور جب ہی تیرا نیک نام تمام عالم میں یادگار رہے گا۔ ناظر فسانہ اب میری خوشی کا عالم نہ پوچھ کہ گذشتہ تمام بشارتیں مجھے از سر نو یاد آگئیں میں گھگیا کر بوڑھے کے قدموں پر گر پڑا اور پھر رونے لگا میری ہچکی بھی بندھ گئی جب اُسنے مجھے اُٹھا کر اپنے کلیجہ سے لگایا تو میں نے بصد منت و عاجزی یہ کہا۔ اے میرے باپ مجھ سے سخت غلطی ہوئی کہ دوبارہ عہد کرنے پر بھی میں اپنی حماقت سے باز نہیں آیا۔ جو کچھ آپنے فرمایا ہے میں سچ کہتا ہوں اُس خوشی سے زیادہ شادمانی دینے والا ہے کہ جو پدرمنی سے مجھے مل کر حاصل ہوتا۔ اُسکی محبت ہی کچھ ایسی پڑ گئی ہے کہ سمجھانے کے بعد چنداں خیال نہ رہا حالانکہ دوسری بار میں یکایک ہڑبڑا کر نہیں اُٹھ بیٹھا بلکہ پہلے دل میں خوب سوچ کر خاموش ہو کر آنکھیں بند کر لی تھیں تیسری آواز نے مجھے بیتاب کر دیا جسکی میں سخت معافی مانگتا ہوں حضرت میں تو آپ کا بے زرخرید غلام ہو چکا آپ چاہے جتنا مجھے دھتکار دیے میرا فخر ہی بیشک میں قصوروار ہوں اور پھر امید کرتا ہوں کہ آپ میرا قصور معاف کرینگے۔ میری اس عاجزی اور منت و سماجت نے بوڑھے کو بہت نرم دل بنا دیا میری زاری سے وہ بھی آنکھوں میں آنسو بھر لایا اور مجھے گلے سے لگا کر کہنے لگا اے میرے پیارے بیٹے تجھ میں یہی تو بہت بڑی صلاحیت ہی کہ تو اپنے قصور کا اعتراف کر کے اسپر نادم ہوتا ہے اور آیندہ کے لیے توبہ کرتا ہی کہ پھر ایسا کبھی نہیں ہوگا آیندہ تو بہت ہوشیاری سے ایسے توہم باطلہ کے ساتھ بازی کیجیو۔ لاکھو کوئی سبز باغ دکھائے اور ہزار کچھ تجھے رحم یا خوف کی باتیں دکھائے لیکن تو کبھی پھندہ میں نہ پھنس اور نہایت بے پروائی سے اُن نظاروں کو لغو سمجھ کر ٹالدے۔ پھر میں نے عہد کیا اور اپکی بچن بھی دیا اور توبہ بھی کی بعد ازاں وہ بوڑھا پیٹھ موڑ کر سو رہا میں بھی سو رہا ایکے میں ایسی گہری نیند میں سویا کہ جب تک آفتاب خوب تیزی سے ہمارے سر پر نہ چمکنے لگا ہماری آنکھ نہیں کھلی صبح ہونے پر ہم دونوں اُٹھے مجھے اسباب کے گھوڑوں کا بڑا خیال تھا کہیں وہ چل نہ دیے ہوں لیکن نہیں وہ خاموشی سے ہمارے سرہانہ ہی کھڑے تھے بوڑھا اُٹھا مجھ سے پانی منگایا منھ ہاتھ دھویا اور پھر اُسی پتھر پر ہم دونوں نے ملکر کھانا کھایا کھانا بوڑھے کے ساتھ بندھا ہوا تھا کھانا کھا چکے ہم نے گھوڑوں کو پہلے اسباب سے لادا اور پھر اپنی سواری کے گھوڑوں پر زین رکھا اور سوار ہو کر اپنے رستہ پر ہو لیے بوڑھا راہ میں طرح طرح کی باتوں اور قسم قسم کے

مقولوں سے میرا دل بہلاتا جاتا تھا آپ بھی ہنستا تھا اور مجھے بھی ہنساتا تھا ہمنے شاید تین چار میل رستہ طے کیا ہوگا کہ پیچھے سے کچھ سوار آتے ہوئے معلوم ہوئے کیونکہ علاوہ گھوڑوںکی ٹاپوں کے باتوں کی بھی غیر شہر کی آوازیں آرہی تھیں۔ اُسنے تو بالکل ہی التفات نہیں کیا لیکن میں نے بھی چنداں توجہ نہ کی میں سمجھا کہ شاید کسی قافلہ کے سوار ہونگے ہم دونوں اُسی طرح باتیں کرتے رہے۔ اُن آدمی اور گھوڑوں کی آوازوں نے ہماری بے تکلفانہ باتوں میں کچھ خلل نہیں ڈالا اُن آوازوں کے چند ہی منٹ کے بعد صدہا خود پوش سواروں نے ہمیں گھیر لیا۔ فوراً بوڑھے نے باتوں کے ساتھ گھوڑے کی باگ بھی روک لی اور مجھ سے بھی اشارہ سے کہا کہ گھوڑا ٹھہرالو۔

خود پوش سوار۔ آپ جانتے ہیں کہ ہم کون ہیں اور ہم نے تمھیں کیوں گھیرا ہے۔

بوڑھا۔ ڈر کر۔ اور گڑگڑا کر۔ نہیں بہادروں میں نہیں جانتا تمھاری مہربانی ہوگی اگر تم مجھے مطلع کردوگے کہ تم کون ہو۔

خود پوش۔ ہم قزاق ہیں۔ ہمیں تمھاری جانوں سے کچھ سروکار نہیں ہے صرف اسباب کے یہ چاروں گھوڑے لے جانا چاہتے ہیں۔

بوڑھا۔ رو کر اور ہاتھ باندھ کر۔ یہ آپ نے کیا فرمایا یہ تو میری تمام عمر کی کمائی ہے یہ میرا جوان بیٹا ہے اس کی شادی کرنی ہے۔

خود پوش۔ قہقہہ مار کر۔ بڑھاپے میں بھی کچھ خبط ہو جاتا ہی کیا بیوقوفی کی باتیں بناتا ہے اگر تجھے اپنی اور اپنے نوجوان بیٹے کی جان بچانی ہے تو بہت جلد یہ گھوڑے ہمارے حوالہ کردے اور ہماری تلوار تم دونوں کا یہیں فیصلہ کردے گی

بوڑھا۔ اور بھی گھگیا کر۔ میں تمھیں اُس دین کا واسطہ دیتا ہوں جس دین میں تم ہو اُس خدا کا صدقہ جس نے تمھیں پیدا کیا ہے تم میرا اسباب نہ لو یہ میری تمام عمر کی کمائی ہے اسی کو دیکھکر میں زندہ رہتا ہوں اور یہی میرے بیٹے کی زندگی کا باعث ہے۔

ایک خود پوش بولا۔ ارے میاں لے لو اگر چلتے بھی ہو یہ بوڑھا تو یکی ہی یوں ہی منتیں عاجزی کرتا رہے گا

قزاق۔ نہیں ہمارے مذہب میں حرام ہی جب تک ہم اجازت نہ لیلیں یا قتل نکرڈالیں کبھی نہیں لینگے

خود پوش۔ ننگی تلوار سوت کر۔ لے بوڑھے بہت جلد اجازت دیدے ورنہ گردن پر تلوار پڑتی ہے۔

عمرو عیار اور بوڑھے کو قزاقوں نے گھیر لیا ہے



مین اسس اثنا مین خاموش ہو رہا مجھے خوف تھا کہ ایسا نہو مین بولون اور بات اُلٹی پڑے اِس سے خاموش ہی ہونا بہتر ہے ۔
بوڑھا ۔ ہاتھ باندھکر ۔ اچھی اچھی تم مجھے قتل نہ کرو بلکہ میرا اسباب لے لو مین نے تمھین اجازت دی ۔
یہ سنکر وہ قزاق ہٹ گیا اور اُنھون نے چارون گھوڑے بھرے ہوئے اسباب کے اپنے ساتھ کر لیے ۔ اور ہمین تنہا چھوڑکر چلدیے ۔ شاید وہ میل بھر کے فاصلہ پر گئے ہونگے کہ پھر بوڑھے نے وہی دل لگی کی مذاق آمیز باتین کرنی شروع کین اس سامان کا اُسنے کچھ بھی ذکر نہ کیا نہ اس معاملہ کو دُہرایا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان قزاقون پر ایسی نمایان فتح حاصل ہوئی ہے مین بھی خاموش تھا اور اُسکی ہان مین ہان ملائے جاتا تھا ۔ مجھے کیا غرض تھی کہ مین خواہ مخواہ اُس سے دریافت کرتا اتنا مین سمجھ گیا کہ کچھ تو بھید ہی جو اسنے بیان نہین کیا پھر تم دریافت کرکے کیون آفت مول لو نصف گھنٹہ کے بعد پھر ایک غل و شور سنائی دیا ۔ آوازین دردناک تھین اور یہ معلوم ہوتا تھا گویا کوئی گروہ کا گروہ سخت مصیبت اور سختی مین مبتلا ہے ۔ اُن آوازون پر بھی بوڑھے نے ذرا بھی التفات نہین کیا گو میرے کان کھڑے ہونے لگے تھے مگر وہ اپنی باتون مین کچھ ایسا مشغول تھا کہ جب تک اُن غل و شور مچانے والون نے آکر گھیر لیا نہ بوڑھے کا گھوڑا اٹھٹکا اور نہ گفتگو مین فرق آکر پڑا جب وہ قریب آئے تو معلوم ہوا کہ یہ بھی قزاق ہین کوئی قزاق ایسا نہین تھا کہ جسکے جسم پر ہزار ہا بچھو کھنکھجورے نہ لپٹ رہے ہون ہزارون لپٹ رہے تھے اور ہزارون بھلگے ہوئے اُنکے پیچھے چلے آرہے تھے وہ سب تاتھیا ناچ رہے اُنکی حالت بیشک قابل رحم تھی اُنکے جسم سرخ ہو گئے تھے کبھی وہ گردن سے چھٹاتے تھے اور کبھی وہ پیٹ سے علٰحدہ کرکے پھینکتے تھے ۔ سب کی یہ آوازین نکل رہی تھی خدا کے لیے آپ ہمین بچائیے ہم مرے جاتے ہین یہ دوزخ سے بھی زیادہ عذاب ہے
بوڑھا ۔ قہقہہ اُڑا کر سنا چو بھئی ناچو یہی مزا ہے اہاہا واہ واہ کیا اچھا ناچ ہو رہا ہے اوہو اوہو کیسا مزا آرہا ہے
قزاق ۔ اجی حضرت ہمین معاف کرو یہ ہمین کھائے جاتے ہین ہمارا رونگٹا رونگٹا دوزخ بن رہا ہے ۔ ہم مرے ہم مرے آپ ہمین بچائیے ۔
بوڑھا ۔ وہ تلوار کہان ہی جو ہم دونون باپ بیٹون کی گردنین اُڑاتی تھی او حرامیون تم نے میرے گڑگڑانے پر بھی رحم نہ کھایا ہزارون کو تم نے لوٹا ہوگا اور صدہا کو قتل کیا ہوگا ۔ اب تمھین اسکا نتیجہ ملا ہے

قزاقون کے جسمون سے بچھو لپٹ رہے ہین اور عمرو عیار۔ بوڑھا کھڑے ہوے سیر دیکھ رہے ہین



دیکھا کسی کو سنا نا ایسا بُرا ہوتا ہے۔

قزاق۔ اب ہم نے توبہ کی ہم کبھی قزاقی اور رہزنی نہیں کرنے کے آپ ہمیں اس بلا سے نجات دیں دیکھیے یہ بچھو کھائے جاتے ہیں۔

بوڑھا۔ اوہو جی اوہو جی کیا کیفیت آرہی ہے بے داموں کا ناچ ہو رہا ہے واہ واہ واہ۔

قزاق۔ ایلو ہماری ہڈیوں میں بھی چمٹ گئے اجی حضرت آپ ہمیں نجات دیجیے توبہ ہے توبہ ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بچھو قزاقوں کا گوشت کھا گئے اور سب کے سب ہیں ڈھیر ہوئے فیصلہ شد ہمارے چاروں گھوڑے اسباب سے لدے ہوئے موجود تھے۔ میرے دل میں آیا کہ قزاقوں سے بچھو چمٹنے کا سبب دریافت کروں لیکن میں نے پھر اپنی طبیعت کو روک لیا کہ ایسا نہ ہو کوئی نئی بات کھڑی ہو جائے اگر اُسے بیان کرنا ہوگا آپ کریگا نہ بیان کرنا ہوگا نہ کریگا۔ مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت۔ گویا ہمیں سے میری خوش قسمتی کی تاریخ شروع ہوئی جتنی ہدایتیں کہ اسنے مجھے کی تھیں اُن سب کا نقش میرے دل پر ہو گیا تھا قدرتی طور پر اُدہر اگر میری طبیعت یہی چاہتی تھی کہ کسی بات پر تعجب نہ ظاہر کروں اور ہمیشہ ہر بات کو لاشئے محض تصور کروں۔ بوڑھے نے مجھ سے اس موقع اور اس کیفیت کی بابت کچھ نہ کہا اور اپنے وہی باقی ماندہ اقوال ہنس ہنس کر بیان کرنے لگا۔ میں بھی اُسی شوق سے سننے کے متوجہ ہوا چلتے چلتے ہم ایک بستی میں پہونچے اور ایک خالی مکان میں جا کر اُترے۔

بوڑھا۔ بھئی میں تو تھک گیا ہوں اگر تم اجازت دو تو میں سو رہوں۔ کھانا رکھا ہوا ہے کھا لینا جو کسی اور چیز کی ضرورت ہو گی تو نیچے حلوائی کی دکان ہی وہاں سے لے لینا۔ یہ کہکر وہ تو پڑ کر سو رہا اور میں کھانا لیکر کھانے لگا۔ کھانا کھا کر میں بیٹھا ہی تھا کہ زینہ پر چاپ کی آواز آئی۔ میں چونکا شاید کوئی آتا ہے یہ شخص جسکے قدموں کی آہٹ کی آواز آرہی تھی حلوائی کی تھی کہ جو قریب ہی دکان کرتا تھا

حلوائی۔ حضور میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ حکم دیں تو کچھ التماس کروں۔

میں۔ کیا مجھسے تمہیں کچھ کام ہے میں ایک پردیسی شخص ہوں کہیں تم بھول تو نہیں گئے۔

حلوائی۔ نہیں حضرت نہیں بھلا یہ کہیں ہو سکتا ہے آپ ہی سے مجھے کام ہے میں بھولا نہیں ہوں

میں۔ اچھا کہو کیا کام ہے میں بخوشی سننے کو موجود ہوں۔

حلوائی۔ آج تین دن ہوئے دو بدنصیب عورتیں یہاں آئی ہوئی ہیں۔ وہ صورت سے تو دولتمند معلوم

ہوتی ہیں لیکن ہیں بڑی بے کسی کی حالت میں اُن کے کپڑے پھٹکر ٹکڑے ہوگئے ہیں کئی کئی وقت انھیں کھانا نہیں ملتا نہ سونے کو گھر اور نہ خدمت کو چاکر تین دن سے ایک پتھر پر پڑی ہوئی ہیں گاؤں والے ٹکڑہ ٹیڑہ اُنھیں دیدیتے ہیں سو وہ بیچاریاں کھالیتی ہیں آپ کو خداوند تعالی نے دولتمند بنایا ہے آپکے پاس اس قدر سامان ہو جو آپ کی امیری کا شاہد ہے اگر آپ اپنی فیاض طبیعت سے اُنھیں کچھ خیرات دیں تو نہ صرف اُن بیکس عورتوں پر آپ کا احسان ہوگا بلکہ کل گاؤں آپ کا ممنون ہوگا۔

اگر میری کیسی ہی حالت تھی لیکن پھر بھی ہنوز رحم میری طبیعت میں باقی تھا اور میں جانتا تھا کہ انسان دنیا میں صرف ہمدردی کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

| | |
|---|---|
| درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو | ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیان |

میری تھوڑی دیر کا سکوت دیکھ کر وہ حلوائی گویا ہوا حضرت یہ صرف خیرات ہے کچھ جبر نہیں ہے دل کی خوشی ہے کچھ زبردستی نہیں ہے جو کچھ میں نے عرض کیا ہے اگر وہ توجہ کرنے کے قابل ہو تو حضور متوجہ ہوں اور اگر دو بے کسوں کو خریدنا نہیں چاہتے تو جواب دیدیجیے کہ میں چلا جاؤں تاکہ اور کہیں اُن کی قوت بسری کی تدبیر کی جائے۔

میں۔ تم گھبراتے ناحق ہو تمھاری گفتگو نے مجھپر ایسا اثر کیا کہ میں سکتہ میں رہ گیا واقعی ایسی بے کس عورتیں ہیں۔

حلوائی۔ آپ کو تکلیف ہوگی نہیں آپ اُنھیں خود ایک نظر ملاحظہ کر سکتے ہیں وہ یہیں تو نیچے بیٹھی ہوئی ہیں۔

میں۔ پرشوق لہجہ میں۔ وہ کہاں کی رہنے والی ہیں اور اُنکا نام کیا ہے یہ بھی تم نے اُنسے دریافت کیا۔

حلوائی۔ وطن تو مجھے یاد نہیں رہا لیکن نام جو اُنھوں نے بتایا تھا وہ یاد ہے۔ ایک کو پدمنی کہتے ہیں اور ایک کا نام سندی ہے۔ یہ سنتے ہی ایک مکا میرے دل میں لگا اور میں بے اختیار ہوکر چاہتا تھا کہ دوڑ کر نیچے جاؤں اور اُنسے جا کر ملوں کہ یکایک بڈھے کی گذشتہ ہدایتیں یاد آگئیں میں نے فوراً اپنے پرجوش جذبہ کو روک لیا اور حلوائی کی طرف سے منہ پھیر کر پڑ رہا۔

حلوائی۔ واہ حضرت واہ آپ بھی مجھ سے مذاق کر رہے ہیں اگر آپ کو کچھ اُن بیکسوں کی پرورش کرنی ہے تو عنایت کیجیے اور نہیں صاف جواب دیدیجیے یہی سے سوم بھلا جو ترت دے جواب میرا

الگ ہرج ہوتا ہے دوسرے ان مظلوم و ستم رسیدہ عورتوں کو امیدوار کر آیا ہوں وہ جدا راستہ دیکھ رہی ہونگی۔ آپ نے یہ بھی سنا ہے۔

رحم کردن بر ضعیفان رحم برخود کردنست
وائے بر شیرے کہ آتش در نیستان افگند

تمام انسانی شان وشوکت۔ دولت۔ وقعت صحت حسن۔ یہ سب لم ٹیل گھنٹہ کے منتظر ہیں اور ان کا راستہ سیدھا قبر کی طرف جاتا ہے۔ یہ چاروں گھوڑے جو کچھ کچھ اسباب سے لدے کھڑے ہیں صرف عارضی خوشی پیدا کرنے والے ہیں یہ سب یہیں رہجائیگا۔ اور آپ بے کسی کی حالت میں حیرانی و مایوسی کے ہمکنار ہوکر قبر میں جا سوؤ گے۔ اسکی ان سخت اور درشت باتوں پر بھی میں نے جواب نہ دیا اور میں پیٹھ موڑے لیٹا رہا تب تو وہ بڑا جھنجھلایا اور اُسنے مجھے آڑے ہاتھوں لینا شروع کیا تو بھی عجیب گھنچکر شخص ہے بڑا ہی ظالم ہے تیری طبیعت میں ذرا بھی رحم نہیں ہے تجھے ٹھوکے تیروں اُڑایا جائے تو سزاوار ہے۔ خدا کرے تیرا اسباب رستہ میں لوٹ لیا جائے اور قزاق تجھے راہ میں گھر پہونچنے سے پہلے قتل کر ڈالیں۔ تجھے اپنی جوانی کی بہار دیکھنی نصیب نہو تو ہو اور ناکامی ہو اور پشیمانی۔ یہ کہکر وہ کچھ دیر تک کھڑا رہا پھر دوبارہ اسکی مہر سکوت ٹوٹی اور وہ یہ گویا ہوا اتنی باتوں پر بھی تجھے شرم نہ آئی اُف رے بے غیرتی اللہ رے آنکھوں پر ٹھیکری رکھنا شاباش اے جوانمرد شاباش تیری ماں نے تجھے ہی جنا ہے لعنت ہے اس باپ کو جو تیرے پیدا ہونے کا سبب ہوا ہے تف ہے اُس ماں پر کہ جسنے تجھے نو مہینے پیٹ میں رکھا ہے۔ اخ ہے تیری ڈاڑھی پر اور تھو ہے تیری اس دولتمندی اور شرافت پر جسکا تجھے دعوی ہے تو تحقیق کسی کمینہ کا نطفہ ہے اگر اسپر بھی تجھے غیرت نہ آئیگی تو جوتے سے خبر لونگا۔ ناظر فسانہ خود خیال کر سکتا ہے کہ کون دنیا میں ایسا بے نفس شخص گذرا ہے کہ ایسی باتوں پر بھی اُسے جلال نہ آئیگا مگر میں سمجھ گیا کہ یہ سب شیطانی وسوسہ ہیں بھلا اگر بوڑھے کا اشارہ نہوتا تو کیا مجال ہے جو کوئی بدکلام کر سکتا گالیاں دیتے دیتے یہانتک نوبت پہونچی کہ وہ جوتا لیکر مارنے کو اُٹھا میرا صبر دیکھیے کہ میں نے پھر بھی چوں نہ کی اور اُسکی طرف تکتا رہا۔ پھر وہ کہنے لگا اللہ رے بے شرم تو بھی بڑا بدمعاش شخص ہے آٹھوں گانٹھ کمیت ہے بے غیرتی کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے خدا تجھے شرمائے بس اس فقرہ پر صحبت تمام ہوگئی۔ اور وہ گالیاں دیتا ہوا چلتا بنا میری خوش قسمتی کی تاریخ شروع ہو چکی تھی یہی وجہ تھی کہ دور اندیشی سے میں نے ضبط کیا ورنہ ممکن نہ تھا کہ ایسی صورت میں میں ضبط کرتا جب وہ غارت ہوا تو بوڑھے نے بستر پر کروٹیں بدلنی شروع کیں دو تین

انگڑائیاں لیں پھر آپ ہی اُٹھ بیٹھا اور مجھے پکارا عمرو عیار بیٹا عمرو عیار - میں نے ہاں جواب میں کہا -
بوڑھا - بیٹا تم سو رہے یا جاگ رہے ہو - یہ الفاظ بوڑھے نے نہایت محبت اور الفت میں کہے
جن سے موانست دلی ٹپکتی تھی -

میں - حضرت میں تو ابھی جاگ رہا ہوں - ہاں اب نیند آئی چلی ہے سو رہونگا - یہ سنتے ہی اُسنے
دوڑ کر مجھے گلے سے لگالیا اور میری پیشانی پر بوسہ دیکر کہا تو اب میرا اچھا بیٹا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تو
بھی مجھے اپنا حقیقی باپ خیال کریگا میری جان تجھپر نثار ہے اے میرے راحت جان تونے فطرت
سے وہ طبیعت پائی ہے کہ دنیا میں اچھے اچھوں کو نصیب نہیں ہوئی - بس اب تم طلسمی جام پر
قبضہ پانے کے قابل ہو گئے اور میں تمھیں بشارت دیتا ہوں کہ تمھیں ایسے لامحدود خزانہ کی
کنجی ملے گی جس خزانہ کو اچھے اچھے شہنشاہ ترستے ہیں - میں نے تمھیں پورے طور سے آزمایش کرلیا
بیشک اس کا میں مقر ہوں کہ تم بڑے صاحب استقلال شخص ہو -

میں - حضرت پیر مرشد میں نے ایسا کیا کیا جس سے آپ سمجھ گئے کہ میں مستقل مزاج ہوں -
بوڑھا - نہیں میں خوب سمجھ گیا کہ تجھ سے بہتر دنیا میں شاید ہی کوئی شخص پیدا ہوا ہو
جو جو عجیب تر باتیں تونے دیکھی ہیں میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ اُسکا آٹھواں حصہ بھی میں نے
نہیں دیکھا - تیری تعریف کوئی مجھ سے پوچھے -

میں - الحمد لِلّٰہ کہ آپ نے میری ناچیز طبیعت کی کیفیت کو پہچان لیا - اور جو ہنر مجھ میں ہیں
اُن کی آپ کو اطلاع ہے -

بوڑھا - بیٹا آدمی صرف صورت دیکھکر پہچان سکتا ہے کہ اس شخص میں اتنا مادہ ہے اور تم تو
کئی دن سے میرے ساتھ ہو بھلا میں نہ پہچانونگا - میں تجھپر ایسی جان فدا کرتا ہوں جیسے ایک
باپ اپنے چہیتے بیٹے پر فدا کر سکتا ہے -

میں - ابا جان دمشق کتنی دور ہے - کیا ابھی ہمیں صحرا نوردی زیادہ کرنی پڑیگی -
بوڑھا - بس بیٹا دمشق آگیا آج کے ساتویں دن ہم دمشق میں داخل ہو جائینگے - یہ سنکر
میں خوش ہوتے ہوتے رُک گیا کیونکہ بوڑھا سمجھا چکا تھا کہ نہ کسی بات پر خوش ہونا چاہیے - اور نہ
کسی کا غم کھانا زیبا ہے نہ کسی پر متعجب - نہ کسی کے درشت الفاظ پر خفا ہونا لائق ہے - طبیعت میں

ہر شے کے اثر کرنے کی بلا کی قوت ہو لیکن یہ نہو کہ کسی قسم کے کرشمے سے اپنی حالت متغیر کی جائے۔ ان باتون کے بعد پھر وہ بوڑھا یہ کہنے لگا اپی کیورس حکیم نے عاقل کی تعریف لکھی ہے وہ کہتا ہے کہ دنیا مین کسی حیرتناک نظارہ سے اپنی حالت نہ بدلنے کا نام عقل ہے عقلمند کو چاہیے کہ سنجیدگی مین اول نمبر ہو ہمیشہ اپنے مطلب سے کام رکھے کوئی کچھ کہا کرے کبھی کسی کے قول کا اثر اسکی طبیعت پر نہ پڑے کم بخت ہے جس کی خوشی شادمانی یا رنج والم دوسرے کے جنبش لب پر منحصر ہے اگر کسی نے تعریف کر دی خوش ہو گئے پھولے نہین سماتے اور جو کسی نے بُرائی کر دی تو کھانا پینا حرام ہے اب شب و روز اسی کا فکر ہے۔ ایسی طبیعت پر لعنت ہے جس کی راحت وغیر راحت صرف دوسرے کے جنبش لب پر منحصر ہو۔ بیٹا عمرو عیار ان قیمتی باتون کی وقعت جب ہوتی ہے کہ جب ان پر عمل کیا جاتا ہے اور زبانی جمع خرچ کرنے کو تو ہر زیادہ گو لفاظ شخص بہت کچھ باتین بنایا کرتا ہے۔ سکوت کی صفت تم مین اعلیٰ درجہ کی ہونی چاہیے کیونکہ تمھین ایک ایسے امیر کبیر فخر زمان ولی اللہ یعنے صاحبقران امیر حمزہ کے دربار مین جانا ہے کہ وہان یہ کل صفتین برتی جاتی ہین جن مین یہ صفتین ہونگی وہ دربار مین باریابی حاصل کر سکین گے۔ لو اب تم سو رہو اور مین تمھارے پیر دبا دون کیونکہ تم تھکے ہوے ہو۔

مین۔ حضرت بھلا یہ آپ کیا فرماتے ہین مین اتنا نہین تھکا ہون کہ پیر دبوانے پر مجبور ہون صحرا نوردی کرتے کرتے تمام عمر گذر گئی کبھی آج تک تکان غالب ہی نہین ہوئی۔ اور اگر یہ بھی فرض کرون کہ تکان بھی غالب ہوئی ہے پھر بھی یہ کہین سنا ہے کہ باپ بیٹے کی خدمت کرے مجھ سے زیادہ ناخلف اور کون ہوگا کہ مین بیٹا بن کر اپنے پیر آپ سے دبواؤن۔

بوڑھا۔ اصل یہ ہے کہ تمھین نیند بہت دیر مین آئے گی اور وہ بھی گہری نیند نہ آئے گی قطعی کل صبح کو تم مریض ہو جاؤ گے چونکہ مجھ مین یہ ہنر ہے کہ جہان مینے پیر دبائے اور گہری نیند نے اپنا غلبہ کیا۔ اس لیے مین پیر دبانے کے لیے مجبور ہوا ہون۔

مین۔ لاکھ کچھ ہو لیکن پھر بھی یہ ذلت گوارا نہو گی آپ معاف ہی کرین تو بہتر ہے۔ مین ابھی سو رہتا ہون

بوڑھا۔ بیٹا جو پیشین گوئی تمھارے مرض کی بابت مین نے کی ہے وہ غلط نہین ہے کہ تم ایسے سخت مریض ہو گے کہ لینے کے دینے پڑ جائین گے اور پھر بڑی دقتون سے اچھے ہو گے۔ جو کچھ مین کہ رہا ہون

اُسپر آنکھیں بند کرکے عمل کرو ہرگز چون وچرا کرنے کا موقع نہیں ہی - یہ سنکر مین خاموش ہو رہا اور اب بوڑھے نے میرے پیر دبانے شروع کیے مین کیا بیان کرون کہ مجھے کس قدر حظ آرہا تھا مین جانتا تھا کہ دنیا کے تعیش خیز سامان ایک طرف اور یہ پیر دبوانا ایک طرف اپنی اس تحقیق اور روحانی خوشی کا ن بیان نہین کرسکتا جو اس سے اس وقت لحہ بلحہ مجھے ہو رہی تھی شراب پینے کے بعد جیسی دماغ مین سنسنیان سی ہونے لگتی ہین اور قدم بقدم نشیلا سرور چلا آور ہوتا ہی - یہی حالت میری ہو رہی تھی یہانتک کہ مجھے نیند آگئی اور مین گہری نشیلی بیہوشی کی نیند مین سو رہا - صبح کو دیکھا کہ بوڑھا میرے جگانیکو لیے پیر دبا رہا ہی مین فوراً ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھا - مطلب یہ ہی کہ بوڑھے نے میرے قدمون کے نیچے آنکھین بچھانی شروع اور مصر ہو ہوکر میری ایسی خدمت کرتا تھا کہ مجھے خود شرم آتی تھی - سات دن کے بعد ہم دونون دمشق پہونچے سات دن مین کوئی ایسا مشہور واقعہ نہین گذرا کہ جسکے قلمبند کرنیکی ضرورت ہوتی - اب مین طلسمی حمام کی کیفیت بیان کرتا ہون جس پر بوڑھے نے مجھے قبضہ دیا - جب ہم دمشق کے قریب پہونچے تو بوڑھے نے خوش ہوکر کہا لو پیارے وہ دمشق آگیا جسکے لیے ہم نے اتنی تکلیف گوارا کی تھی - مین - کیا یہی دمشق ہے جس کی بلند بلند عمارتین دور سے دکھائی دیتی ہین اور اُس کے قلعہ کی اونچی نیچی برجیان نظر آتی ہین -

بوڑھا - ہان بیٹا یہی دمشق ہی مگر تمہارا حمام ابھی ایک دن کے رستہ پر یہان سے باقی ہے جہان شاموں شام ہم پہونچ جاوینگے - قصہ مختصر یہ کہ مین اور بوڑھا دونون حمام کی عمارت کے قریب پہونچے اب مین عمارت کی دلچسپ کیفیت بیان کرتا ہون ناظرین فسانہ ذرا متوجہ ہوکر گوشگزار کرین جب ہم دمشق کے شہر کو دیکھتے ہوئے فصیل کے باہر پہونچے تو مین نے چار میل کے فاصلہ پر ایک عالی شان سفید عمارت بنی ہوئی دیکھی اسکی بلندی اس قدر تھی کہ برف کے انجماد کا گمان ہوتا تھا ہر چند جون جون مین آگے بڑھتا تھا غور کرتا جاتا تھا کہ دیکھے برف ہی جمی ہوئی ہے یا سفید سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے مگر عقدہ نہین کھلتا تھا گو اتنی دور سے نظر کر رہا تھا لیکن پھر بھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کئی ہزار ایکڑ زمین مین یہ عمارت بنی ہوئی ہی جون جون پاس ہوتی جاتی تھی عمارت کی شان کھلتی جاتی تھی جب مین قریب پہونچا تو صدہا عمارتین قسم قسم کی بنی ہوئی نظر پڑین ان مین ہر گروہ اور ہر قسم کے آدمی بستے تھے ہر مقام سے ناچ رنگ کی صدائین آرہی تھین ایک جانب مست نعرے مار رہے تھے اور دوسری طرف رندو

شور و غوغا بلند ہو رہا تھا کوئی کہتا تھا۔ شعر

صبحدم چون در رود در دل سوز شیون ہائے من | آسمان صحن قیامت گردد از غوغائے من

کوئی شخص غم والم کے نشانات ظاہر نہ کرتا تھا خوشی و خرمی کی چارون طرف دہائی پھر رہی تھی۔ تمام کیا تھا گویا ایک وسیع شہر آباد تھا حمام کی فصیل بالکل سونے کی تھی اور اُس فصیل پر سفید رنگ ہیرے لگے جڑے ہوے تھے جس وقت آفتاب کی روشنی اُن پر پڑتی تھی اور ہر رنگ یک ایک کرن کو اپنے مین جگہ دیتا تھا تو نئی قسم کی روشن و چمکیلی شعاعین ہر رنگ مین نکل رہی تھین۔ نئی بات اور یہ تھی کہ اس حمام مین جتنے بچے بڑے نوجوان نظر پڑے وہ سب حسین اور خوبصورت تھے اُنکی پوشاکین صفا اور قیمتی تھین۔ اُنکے چہرہ پر رعب داب تھے اُنکی شکلین شاہانہ تھین۔ باین ہمہ ایک بات اور یہ تھی کہ اُنمین موانست قلبی بہت بڑھی ہوئی تھی اور وہ ایک دوسرے پر جان فدا کرتے تھے۔ جون ہی مین دروازہ پر پہونچا تو مین نے چار آدمی پہرا پر کھڑے ہوے دیکھے یہ شخص زنانہ کپڑے پہنے ہوے تھے اُنکی ناکون مین نتھین پڑی تھین اُنکی گردنین خوبصورت گہنون سے آراستہ تھین صرف ڈاڑھیون سے ناظر جانچ سکتا تھا کہ یہ مرد ہین ورنہ اور کوئی علامت ایسی تھی جس سے معلوم ہوتا کہ مرد ہین جن مختلف قسم کے گہنون سے انھین آراستہ دیکھا یقیناً مین نے اپنی عمر مین نہین دیکھے تھے۔ دروازہ ایک ڈھال ہیرے کا ڈھلا ہوا تھا۔ اب اسکی خوبی ناظر فسانہ خود اندازہ کر سکتا ہے کہ جو چیز ایک ڈھال ہیرے کی ہوگی وہ کیسی دلفریب ہوگی۔ جون ہی ہم وہان پہونچے ابھی دروازہ کے اندر قدم نہ رکھا تھا کہ انھون نے اپنے سب کپڑے اُتار ڈالے اور ہمین برہنہ مادر زاد ہو کر جھک جھک کر تسلیمین کین۔ اب معلوم ہوا کہ یہ ڈاڑھی والی عورتین پہرہ دے رہی ہین اُنکے بدن سڈول اور خوبصورت تھے اُنکے اعضا متناسب اور موزون تھے صرف اگر چہرہ پر ڈاڑھی نہوتی تو وہ ہزار حسینون کی ایک حسین ہوتین یہ نظارہ انتہا درجہ کا تعجب خیز تھا لیکن مجھے خبر بھی نہوئی کہ کیا ہوا اور کیا نئی بات مین نے دیکھی۔ اُس دروازہ سے جب ہم نے اندر قدم رکھا اور ہم آگے بڑھے تو قریب ہی دوسرا دروازہ اور بھی آیا یہ دروازہ یاقوت کی ساخت تھا صرف کنگرون پر حسین حسین عورتون کے کٹے ہوے سر رکھے تھے۔ سرون نے ہمین دیکھتے ہی نہایت سریلے دل لبھانے والے گانے گائے بوڑھا دس منٹ تک اُنکے گانے مجھے سنواتا رہا پھر ہم آگے بڑھے ایک عالی شان صحن مین ایک باغ لگا ہوا نظر پڑا یہ باغ عجیب کینڈے سے بنا ہوا تھا۔ جتنے درخت تھے سب مین سے اُدھر اُدھر اونچے تھے ہر چند مین نے غور کیا کہ اُنکی جڑین جو آسمان کی طرف جا رہی ہین دیکھون لیکن نظر نہ پڑا یہان اتنا دکھائی دیتا

اگر گرم حصہ میں داخل ہونے سے پہلے ہمیں ایک لباس پہنا چاہیے کہ جو ہمیں گرم حصہ کی تپش سے محفوظ رکھے ادھر یہ الفاظ اسکی زبان سے نکلے تھے اور اُدھر دو حسینہ جمیلہ لڑکیاں اٹھارہ اٹھارہ برس کی کشتیوں میں دو جوڑے لیکر آئیں یہ جوڑے ستاروں کے بنے ہوئے تھے جو آفتاب کے کرنوں کی طرح چمکتے ہیں - جوڑے پہنتے ہی ہم خود چمکنے لگے اور ہم میں سے شعاعیں نکلنے لگیں اگرچہ یہ جوڑے دبیز تھے مگر نرم تھے اب یہ کپڑے پہنکر ہم آگے چلے تھوڑی دور جاکر کچھ تپش سی معلوم ہوئی لیکن ایسی حدت نہ تھی کہ جو ناگوار خاطر ہوتی یہ راستہ کسی قدر تیز قدموں میں طے کیا ایک ہی سیدان طے کیا ہوگا کہ ہمیں آفتابوں سے بنا ہوا ہال نظر پڑا ہر ایک آفتاب سے تیز تیز کرنیں نکل رہی تھیں پاس پہونچنے پر ہر آفتاب نے علحدہ ہو ہوکر چاندوں کی طرح سجدے کیے انکی بھی گردش اسی تیزی سے ہو رہی تھی ستون چھتیں برانڈے دیوارین یہ سب گول آفتابوں کی بنی ہوئی تھیں - گرمی واقعی بہت تھی مگر ہمیں مطلق ناگوار نہ گذرتی تھی میرا دل خوشیوں سے پھولا ہوا تھا اور میرا دماغ شادمانی کے سرور سے مسرور تھا غرض یہ وسیع ہال بھی طے ہوا آخر تمام حصوں کو طے کرکے ہم اُس کمرہ میں پہونچے جو میرے رہنے کے لیے تجویز ہوا تھا - اس کمرہ میں یہ خوبی تھی کہ یہاں بیٹھکر جس چیز کا خیال آتا تھا فوراً موجود ہو جاتی تھی - میں جانتا ہوں کہ اس سے بہتر دنیا کے پردہ پر نہیں ہو سکتا کیسی ہی چیز ہو اور خواہ وہ کہیں پیدا ہوتی ہو لیکن خیال کرتے ہی وہ حاضر ہو جاتی تھی -

بوڑھا - جانتے ہو کہ اس مکان کا اصلی نام کیا ہے -

میں - جس قدر آپنے فرمایا اُسی قدر جانتا ہوں کہ اسے طلسمی حمام کہتے ہیں -

بوڑھا - طلسمی حمام تو اس کا لقب ہے اصلی نام نہیں ہے اصلی نام اسکا بہشت ہے جب محمد عربی کی وفات ہوگی یہ مکان آسمان کی طرف اڑکر چلا جائے گا

تمت

| نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت | نام کتاب |
|---|---|---|---|---|
| فسانہ جمیل - | ۴ر | بزم قہقہہ - انگریزی لطیفے | | قصہ ماہی گیر |
| قصہ سیاہ پوش - | ۹ پا | و چٹکلے - | ۲ر پ | ناٹک ہمت عالی معروف |
| فسانہ معقول - | ۸ر۳ پا | قصہ دھرم سنگھ - | ۶ پا | بہ گل بکاولی - |
| فسانہ دلفریب - | ۵ر | **قصہ جات نظم** | | قصہ ماہ رمضان - |
| قصہ زاہد شمسی - | ۱ر۶ پا | الف لیلہ منظوم کی متفرق | | قصہ قاضی جونپور - |
| سنگاسن بتیسی - | ۳ر۶ پا | جلدیں حسب ذیل فروخت | | قصہ عجیبہ - |
| ناٹک نل دمنتی - | ۲ر۶ پا | ہوتی ہیں - | | قصہ شاہ روم - |
| قصہ موتی بنولہ | ۹ پا | کامل مجلد - | عہ ر پ | قصہ شیخ منصور - |
| بیتال پچیسی باتصویر - | ۳ر | جلد اوّل از منشی طوطارام | | سنگاسن بتیسی منظوم |
| گل بکاولی - | ۳ر | شایان - | ۱۲ر پ | گلزار ابراہیم - |
| طوطا کہانی باتصویر - | ۲ر۶ پا | ایضاً - جلد دوم از منشی | | چشمہ شیریں - |
| افسانہ پر فسانہ | ۳ر | طوطارام شایان کاغذ سفید | ۱۰ر پ | جوگن نامہ - |
| قصہ گل و صنوبر - | ۱ر۶ پا | ایضاً جلد سوم مترجمہ منشی | | ایجاد رنگین - |
| ایک روسی زمیندار کا قصہ | ۵ر | طوطارام شایان - | ۶ر پ | مجموعہ چوہے نامہ و بلی نامہ |
| نورتن - | ۵ر۹ پا | ایضاً - منظوم جلد چہارم از | | و افسونی نامہ از منشی بنی رام |
| قصہ اگر گل - | ۲ر | منشی شادی لال کاغذ حنائی | | پدماوت بھاکا اردو ... ملک |
| سیر مقبول - | ۹ر۶ پا | و سفید - | ۳ر پ | محمد جائسی جدید الطبع - |
| قصہ گوپی چند بھرتھری - | ۹ پا | مجموعہ قصص باتصویر شامل | | پدماوت اردو ترجمہ از فارسی |
| لطائف ہندی | ۲ر | پانچ قصہ قصہ - | ۱ر۶ پا | شعر ملک محمد جائسی - |
| قصہ چہار گلزار - | ۴ | قصہ سوداگر بچہ - | ۶ پا | پدماوت اردو از عبرت و عشرت |
| ریاض تحقیق نادرینی اردو شرح | | بحر دانش - مطبوعہ غیسہ | ۹ پا | فسانہ عجائب منظوم - |
| سکندر نامہ بحری - | عہ ۱۲ر | آہ وحشی - ترجمہ ہنس جواہر منظوم | ۸ر پ | نل دمن اردو - |